14

سلسلة خدمة الحديث النبوي

اُردو شرح

جمعُ الفوائِد

مِن

جامع الاُصُولِ ومجمع الزّوائِد

www.KitaboSunnat.com

تالیف: امام محمد بن سُلیمان المغربی (م ۱۰۹۴ھ)

ترجمہ: مولانا محمد احمد دلپذیر

تخریج وشرح: شیخ الحدیث حافظ محمد عبّاس انجم گوندلوی

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السُنّہ
پبلیکیشنز۔ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

اردو شرح

جمع الفوائد

من

جامع الاصول و مجمع الزوائد

سلسلۃ خدمۃ الحدیث النبوی 14

جلد 7

صحيح البخاري	موطا مالك	مسند البزار
صحيح مسلم	معجم الطبراني الكبير	مسند احمد
سنن الترمذي	معجم الطبراني الاوسط	زوائد رزين
سنن النسائي	معجم الطبراني الصغير	سنن الدارمي
سنن ابي داؤد	مسند ابي يعلى الموصلي	سنن ابن ماجة

تالیف امام محمد بن سلیمان المغربی (م ۱۰۹۴ھ)

ترجمہ: مولانا محمد احمد دلپذیر، تحقیق و تشریح: شیخ الحدیث حافظ محمد عباس انجم گوندلوی

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ، نظرثانی: عبداللہ یوسف ذہبی

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور

042-37357587

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق
انصار السنۃ پبلیکیشنز رجسٹرڈ
محفوظ ہیں

نام کتاب: جمع الفوائد من جامع الاصول ومجمع الزوائد (اردو)

تالیف **امام محمد بن سلیمان المغربی** (م ۱۰۹۴ھ)

ترجمہ: مولانا محمد احمد دلپذیر — تخریج و تشریح: شیخ الحدیث حافظ محمد عباس انجم گوندلوی

اہتمام: محمد رمضان محمدی — محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی ۱۷-الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

پروفیسر عبدالقیوم لائبریری
کتاب نمبر 002546

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

مَنَاقِبُ أَهْلِ الْبَيْتِ وَأَصْهَارِهِ ﷺ	آپ ﷺ کے اہل بیت اور رشتہ داروں کے فضائل	5
مَنَاقِبُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ	مہاجرین اور انصار رضی اللہ عنہم کے مناقب	9
فَضَائِلُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ	اس امت کے فضائل	18
فَضَائِلُ قُرَيْشٍ وَغَيْرِهِمْ مِنْ قَبَائِلِ الْعَرَبِ وَفَضَائِلِ الْعَجَمِ وَالرُّوْمِ	قریش کے فضائل، قبائل عرب فضائل اور عجم اور روم کے فضائل	35
فَضَائِلُ جَمَاعَةٍ مِنْ غَيْرِ الصَّحَابَةِ	غیر صحابہ سے ایک جماعت کے فضائل کا بیان	48
فَضَائِلُ أَمَاكِنَ مُتَعَدِّدَةٍ مِنَ الْأَرْضِ وَمَاوَرَدَ ذِمُّهُ	زمین کے بعض مقامات کے فضائل یا ذمہ میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں	57
كِتَابُ الْقِصَصِ	قصوں کا بیان	71
كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَعَجَائِبِهِ	مخلوق کی ابتداء اور عجائباتِ قدرت کا بیان	87
كِتَابُ الْأَذْكَارِ وَالْأَدْعِيَةِ	اذکار اور دعاؤں کی کتاب	98
فَضْلُ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ	ذکر اور دعا کی فضیلت	98
وَقْتُ الدُّعَاءِ وَحَالُ الدَّاعِي وَكَيْفِيَّةُ الدُّعَاءِ وَغَيْرُ ذٰلِكَ	دعا کا وقت، دعا کرنے والے کا حال اور دعا کی کیفیت وغیرہ کا بیان	111
إِسْمُ اللّٰهِ الْأَعْظَمِ وَأَسْمَاؤُهُ الْحُسْنٰى	اللہ کے اسم اعظم اور اللہ کے اسمائے حسنیٰ کا بیان	125
أَدْعِيَةُ الصَّلَاةِ	نماز کی دعاؤں کا بیان	132
أَدْعِيَةُ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَالنَّوْمِ وَالْإِنْتِبَاهِ	صبح وشام نیز سوتے وقت اور سوکر بیدار ہوتے وقت کی دعائیں	164
أَدْعِيَةُ الْبَيْتِ وَالْمَسْجِدِ دُخُولًا وَخُرُوجًا	گھر اور مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعائیں	185
أَدْعِيَةُ الْكَرْبِ وَالْإِسْتِخَارَةِ وَالْحِفْظِ	مصیبت، استخارہ، حفظ، کھانے پینے اور لباس پہننے کی	

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وَالطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَاللِّبَاسِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ	دعائیں	200
❁ أَدْعِيَةُ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَعِنْدَ الرَّعْدِ وَالسَّحَابِ وَالرِّيحِ وَالْعِطَاسِ وَدُعَاءِ عَرَفَةَ وَلَيْلَةِ الْقَدْرِ	چاند دیکھتے وقت، رعد گرجتے وقت، بادلوں اور ہواؤں کے چلنے کے وقت اور چھینک آنے کے وقت کی دعا اور عرفہ اور لیلۃ القدر کی دعا	211
❁ أَدْعِيَةٌ غَيْرُ مُؤَقَّتَةٍ وَفِيهَا الْإِسْتِعَاذَةُ	وہ دعائیں جو وقت کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں اور تعوذ کی دعائیں	217
❁ اَلْإِسْتِغْفَارُ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّهْلِيلُ وَالتَّكْبِيرُ وَالتَّمْهِيدُ وَالْحَوْقَلَةُ وَالصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ	استغفار، تسبیح، تہلیل، تکبیر، تحمید، حوقلہ اور درود شریف کا بیان	258
❁ كِتَابُ الزُّهْدِ وَالْفَقْرِ وَالْأَمَلِ وَالرَّجَاءِ وَالْحِرْصِ	زُہد، افلاس، امید اور حرص وغیرہ کا بیان	290
❁ كِتَابُ الْخَوْفِ وَالرَّقَائِقِ وَالْمَوَاعِظِ	نرم دلی، خوفِ خدا، اور مواعظ کا بیان	318
❁ كِتَابُ التَّوْبَةِ وَالْعَفْوِ وَالْمَغْفِرَةِ	توبہ، معافی، اور مغفرت کا بیان	358
❁ كِتَابُ الْفِتَنِ أَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهَا التَّحْذِيرُ وَالتَّنْفِيرُ مِنْهَا	فتنوں کا بیان بچنے کی تاکید اور نفرت کرنے کا حکم	370
❁ مَاوَرَدَ مِنْ فِتَنٍ مُسَمَّاةٍ	وہ فتنے جن کا نام رکھا گیا ہے	393
❁ كِتَابُ الْمَلَاحِمِ وَأَشْرَاطُ السَّاعَةِ	جنگوں کا اور قیامت کی شرائط کا بیان	421
❁ كِتَابُ الْقِيَامَةِ وَأَحْوَالِهَا مِنَ الْحَشْرِ وَالْحِسَابِ وَالْحَوْضِ وَالصِّرَاطِ وَالْمِيزَانِ وَالشَّفَاعَةِ	قیامت اور اس کے حالات، حشر، حساب، حوض، پل صراط، ترازو اور شفاعت کا بیان	474
❁ كِتَابُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَمَافِيهِمَا	جنت اور جہنم اور جو کچھ ان دونوں میں ہے اس کا بیان	517
❁ رُؤْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي دَارِ الْخُلْدِ	ہمیشہ رہنے کے گھر میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا بیان	551

❁❁❁❁

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مَنَاقِبُ أَهْلِ الْبَيْتِ وَأَصْهَارِهِ ﷺ

آپ ﷺ کے اہل بیت اور رشتہ داروں کے فضائل

۹۰۰۵۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعَمِهِ وَأَحِبُّوْنِي بِحُبِّ اللّٰهِ وَأَحِبُّوْا أَهْلَ بَيْتِي بِحُبِّي. (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ: ۳۷۸۹)

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سے محبت پیدا کرو اس لیے کہ وہ تمہیں غذا عطا فرماتا ہے اور اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے اور میرے ساتھ محبت پیدا کرو اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لیے اور میرے اہلِ بیت سے میری محبت حاصل کرنے کے لیے محبت کرو۔''

۹۰۰۶۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ لَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَةَ (تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَ نَا وَأَبْنَآءَ كُمْ وَنِسَآءَ نَا وَنِسَآءَ كُمْ) الْآيَةَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِيْ. (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ: ۲۹۹۹)

''عامر بن سعد سے روایت ہے، وہ اپنے والد سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ہم بلائیں اپنے بیٹوں کو، اپنی خواتین کو اور تمہاری خواتین کو...... تا آخر آیت۔ نبی ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ، فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو بلایا اور دعا کی: یا اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔''

۹۰۰۷۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَلَّلَ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةِ كِسَاءً ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ وَخَاصَّتِيْ اَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَاَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّكِ اِلٰى خَيْرٍ.

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے حسن، حسین، علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہم پر بڑی چادر ڈال کر دعا کی: یا اللہ! یہ نفوس میرے اہل بیت ہیں اور میری حمایت کے حقدار ہیں پس تو ان سے ناپاکی دور کر دے اور ان کو پاک کر دے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ! میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو بہتری پر ہے۔''

۹۰۰۸۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَى

''سیدنا عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جب سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں یہ آیت نازل ہوئی: اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا کہ اے اہل بیت

(۹۰۰۵) ترمذی: ۳۷۸۹۔ ضعیف، البانی: ۷۹۲۔

(۹۰۰۶) ترمذی: ۲۹۹۹۔ صحیح الاسناد، البانی: ۲۳۹۷۔ احمد: ۱۶۱۱۔

(۹۰۰۷) ترمذی: ۳۸۷۱۔ صحیح، البانی: ۳۰۳۸۔

(۹۰۰۸) ترمذی: ۳۷۸۷۱۔ صحیح، البانی: ۲۵۶۲۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيِّ ﷺ ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ أَنْتِ عَلَى مَكَانِكِ وَ أَنْتِ إِلَى خَيْرٍ. (رواه الترمذی: ۳۷۸۷)

تم سے ناپاکی دور کر دے اور تمہیں خوب پاک صاف کر دے۔ تو نبی ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو بلایا اور بڑی چادر میں لے لیا اور اپنی پشت کے پیچھے علی رضی اللہ عنہ کو بٹھایا اور پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے ناپاکی دور کر دے اور انہیں اچھی طرح پاک کر دے تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں بھی ان کے ساتھ ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو اپنی جگہ پر ہے اور بھلائی پر ہے۔“

۹۰۰۹۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هٰذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (رواه الترمذی: ۳۷۳۳)

”سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک نبی رضی اللہ عنہ نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس نے مجھ سے محبت کی اور ان دو سے محبت کی اور ان دونوں کے باپ اور ان کی ماں سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے درجے میں ہوگا۔“

۹۰۱۰۔ زَادَ رَزِينٌ بَعْدُ وَأُمَّهُمَا :وَمَاتَ مُتَّبِعًا لِسُنَّتِي غَيْرَ مُبْتَدِعٍ ، كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ.

”رزین نے لفظ ”امھما“ کے بعد یہ اضافہ کیا ہے: ”اور میری سنت کی پیروی میں فوت ہوا اور بدعتی نہ ہوا تو وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔“

۹۰۱۱۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ. (رواه الترمذی: ۳۸۷۰)

”سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ، فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو فرمایا: میں اس سے لڑوں گا جس سے تم لڑو گے اور میں اس سے صلح کروں گا جس سے تم صلح کرو گے۔“

(۹۰۰۹) ترمذی: ۳۶۷۳۳۔ ضعیف، البانی: ۷۸۰۔ احمد: ۵۷۷.

(۹۰۱۰) رزین۔

(۹۰۱۱) ترمذی: ۳۸۷۰۔ ضعیف، البانی: ۸۱۳۔ ابن ماجہ: ۱۴۵.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٩٠١٢۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ نَحْنُ وَلَدُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَنَا وَحَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَجَعْفَرٌ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِيُّ.

(رواه ابن ماجة: ٤٠٨٧، بلين)

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم عبدالمطلب کے بیٹے جنت کے سردار ہیں۔ میں، حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی۔'' (ابن ماجہ)

٩٠١٣۔ عَنْ زَيْدِبْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيبًا ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُأَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَأُجِيْبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِيْ أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ فَقَالَ لَهٗ حُصَيْنٌ وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهٖ يَا زَيْدُ أَلَيْسَ نِسَاؤُهٗ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ قَالَ نِسَاؤُهٗ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ وَلٰكِنْ أَهْلُ بَيْتِهٖ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهٗ قَالَ وَمَنْ هُمْ قَالَ هُمْ آلُ عَلِيٍّ وَآلُ عَقِيْلٍ وَآلُ جَعْفَرٍ وَآلُ عَبَّاسٍ قَالَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ قَالَ نَعَمْ (رواه مسلم: ٢٤٠٨) وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَقُلْنَا مَنْ أَهْلُ بَيْتِهٖ؟ نِسَاؤُهٗ؟ قَالَ: لَا أَيْمُ اللّٰهِ، إِنَّ الْمَرْأَةَ تَكُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ الْعَصْرَ مِنَ الدَّهْرِ،

''سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لیے کھڑے اور فرمایا: لوگو! خبردار رہو۔ یقیناً میں بشر ہوں، قریب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا قاصد آئے اور میں اس کے ساتھ چلا جاؤں۔ میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑے جا تا ہوں۔ ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے، اس میں ہدایت اور روشنی ہے۔ پس اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ آپ نے اللہ کی کتاب کی طرف ترغیب دی اور پھر تین بار فرمایا: اور میری اہل بیت۔ میں تمہیں اللہ یاد کراتا ہوں اپنی اہل بیت کے بارے میں تو حصین نے کہا: اے زید! آپ ﷺ کے اہل بیت کون لوگ ہیں؟ کیا آپ ﷺ کی بیویاں اہل بیت میں ہیں؟ تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ کی بیویاں اہل بیت سے ہیں لیکن دراصل آپ ﷺ کے اہل البیت وہ ہیں جن پر صدقہ حرام کیا گیا ہے۔ تو اس نے کہا: وہ کون ہیں؟ تو انہوں نے کہا: وہ آل علی رضی اللہ عنہ، آل عقیل رضی اللہ عنہ، آل جعفر اور آل عباس رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔ اس نے کہا: کیا ان سب لوگوں پر صدقہ حرام کیا گیا ہے؟ تو زید نے کہا کہ ہاں! اور ایک روایت میں ہے کہ راوی نے کہا: آپ ﷺ کے اہل بیت میں آپ ﷺ کی بیویاں ہیں؟ تو

(٩٠١٢) ابن ماجه: ٤٠٨٧۔ موضوع، الباني: ٨٨٨.

(٩٠١٣) مسلم: ٢٤٩٨۔ دارمي: ٣٣١٦۔ احمد: ١٨٧٨٠.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ يُطَلِّقُهَافَتَرْجِعُ إِلَى أَبِيهَاوَقَوْمِهَا. (رواه مسلم)

انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہے۔ ایک عورت آدمی کے ساتھ زمانے کا بڑا حصہ رہتی ہے پھر وہ اسے طلاق دیتا ہے تو وہ اپنے باپ اور اپنی قوم میں لوٹ جاتی ہے۔" (صحیح مسلم)

٩٠١٤۔ اِبْنِ الزُّبَيْرِ، رَفَعَهُ: مِثْلُ أَهْلِ بَيْتِي مِثْلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَرَكَهَا غَرَقَ. (للبزار: ٢٦١٣)

"سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: "میرے اہل بیت کی مثال نوح علیہ السلام کی کشتی جیسی ہے جو اس میں سوار ہوا اس نے نجات پائی جس نے وہ ترک کی وہ غرق ہوا۔"

٩٠١٥۔ وَزَادَفِيْ الْأَوْسَطِ يَخْفٰى: وَإِنَّمَا مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مَثَلُ بَابِ حِطَّةٍ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مَنْ دَخَلَهُ غُفِرَلَهُ. (للأوسط والصغير: ٨٢٥)

"الاوسط میں خفی سند کے ساتھ مروی ہے: یقیناً میرے اہل بیت کی مثال تمہارے درمیان مغفرت کے باب جیسی ہے بنی اسرائیل میں۔ جو اس میں داخل ہوا وہ نجات پا گیا۔"

٩٠١٦۔ عَنْ عُثْمَانَ، رَفَعَهُ: مَنْ صَنَعَ إِلَى أَحَدٍ مِنْ وُلْدِ عَبْدُالْمُطَّلَبِ يَدًا فَلَمْ يُكَافِئْهُ بِهَا فِيْ الدُّنْيَا، فَعَلٰى مُكَافَأَتِهِ غَدًا إِذَا لَقِيَنِيْ. (للأوسط: ١٤٦٩ ـ بلين)

"سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، انہوں نے مرفوع بیان کیا: جس نے عبدالمطلب کے کسی بیٹے پر احسان کیا اور دنیا میں اس نے احسان کا بدلہ نہ چکایا تو کل قیامت کو اس کا بدلہ چکانا میرے ذمہ ہوگا جب وہ مجھ سے ملاقات کرے گا۔" (الاوسط سند کمزور)

٩٠١٧۔ عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ يَقُوْلُ لِلنَّاسِ حِيْنَ تَزَوَّجَ بِنْتَ عَلِيٍّ: أَلَا تُهَنِّئُوْنِيْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ، إِلَّا سَبَبِيْ وَنَسَبِيْ. (للكبير والأوسط: ٢٦٣٥)

"سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو میں نے لوگوں کے ساتھ یہ کلام کرتے سنا، جب انہوں نے علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے نکاح کیا کہ لوگو! تم مجھے مبارکباد کیوں نہیں دیتے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: "قیامت کے روز ہر رشتہ ٹوٹ جائے گا جبکہ میرا حسب اور نسب نہیں ٹوٹے گا۔" (الکبیر)

٩٠١٨۔ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى، رَفَعَهُ:

"سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ مرفوع بیان

(٩٠١٤) بزار: ٢٦١٤۔ وفيه ابن لهيعة وهو لين، هيثمی: ١٤٩٨٠.

(٩٠١٥) طبرانی اوسط، طبرانی صغیر: ٨٢٥۔ وفيه جماعة لم اعرفهم، هيثمی: ١٤٩٨١.

(٩٠١٦) اوسط طبرانی: ١٤٦٩۔ وفيه عبدالرحمن بن ابی الزناد وهو ضعيف، هيثمی: ١٥٠١٧.

(٩٠١٧) طبرانی کبیرب ٢٦٣٥۔ طبرانی اوسط، باختصار رجالهما رجال الصحيح غير الحسن بن سهل وهو ثقة، هيثمی: ١٥٠١٩.

(٩٠١٨) طبرانی اوسط وفيه يزيد بن لكميت وهو ضعيف، هيثمی: ١٦٣٨٧.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ إِلَى أَحَدٍ، وَلَا أُزَوِّجَ إِلَيْهِ، إِلَّا كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ، فَأَعْطَانِي ذٰلِكَ. (للأوسط: بلين)	کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے سوال کیا ہے کہ جب میں کسی کو رشتہ دوں یا کسی سے لوں تو وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا تو اللہ نے میری یہ دعا قبول فرمائی۔" (الاوسط سند کمزور)

شرح:...... ان احادیث میں اہل بیت کے فضائل بیان ہوئے ہیں اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو بھی اہل بیت میں شمار کیا گیا ہے، بلکہ بہترین اہل بیت قرار دیا گیا ہے اور اصل اہل بیت آپ کی بیویاں ہیں اور علی، فاطمہ اور حسنین رضی اللہ عنہم کو بھی آپ ﷺ نے شمار کیا ہے، لہٰذا وہ بھی اہل بیت میں شامل ہیں۔

۲۔ آیت "مباہلہ" کا پس منظر یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس نجران کے عیسائیوں کا وفد آیا، انہوں نے نبی ﷺ سے بات کی۔ آپ نے با دلائل یہ ثابت کیا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، وہ معبود نہیں۔ مگر وہ اپنے اس باطل نظریے پر رہے۔ نوبت مباہلہ تک پہنچی۔ ان کے سامنے حق واضح ہو چکا تھا مگر عناد اور تعصب کی وجہ سے اسے قبول نہ کیا۔

آپ ﷺ خود، اپنی بیویاں، بیٹیاں اور نواسے لے کر حاضر تھے۔ آپ نے ان سے فرمایا: تم بھی خود اور بیوی بچے لے کر آ جانا، پھر جھوٹے پر لعنت کر دیں گے، انہوں نے مشورہ کیا تو اس بات پر متفق ہو گئے کہ آپ اللہ کے سچے نبی ہیں۔ اگر ہم نے آپ سے مباہلہ کیا تو ہم سب ہلاک ہو جائیں گے، وہ مقابلے کے لیے تو نہ آئے مگر جزیہ دے کر صلح کر لی۔ (تیسیر الکریم الرحمٰن: ۱/ ۳۸۸)

۳۔ غدیر خم مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام ہے، وہاں نبی اکرم ﷺ اترے اور نصیحت فرمائی کہ قرآن پر کاربند رہنا، اس میں اندرونی و بیرونی بیماریوں کی شفا ہے، اس میں جہالت و گمراہی کے لیے نور ہے۔

اس میں اہل بیت کے متعلق بھی خصوصی وصیت فرمائی، آپ نے یہ نہ فرمایا تھا کہ میرے اہل بیت معصوم ہیں اور ان کے اقوال قرآن کی مانند واجب العمل ہیں جیسا کہ رافضیوں کا دعویٰ ہے۔

تاہم یہ ضرور ہے کہ ایک عام ایماندار شخص ہو تو اس کی حق تلفی عظیم جرم ہے اور اس کے ساتھ زیادتی گناہ ہے تو رسول اکرم ﷺ کے اہل بیت تو احترام اور انصاف کے بہت ہی زیادہ مستحق ہیں۔ (شرح ریاض الصالحین: ۳/ ۲۲۷)

مَنَاقِبُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

مہاجرین اور انصار رضی اللہ عنہم کے مناقب

۹۰۱۹۔ عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ مَخْلَدٍ : سَبَقَ	"سیدنا مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مہاجرین سب لوگوں سے

(۹۰۱۹) طبرانی کبیر: ۱۹/ ۴۳۸۔ وفیه عبدالرحمن بن مالك ولم اعرفه وبقیة رجاله ثقات، هیثمی: ۱۶۳۷۳۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الْمُهَاجِرُوْنَ النَّاسَ بِأَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا يَتَنَعَّمُوْنَ فِيْهَا وَالنَّاسُ مَحْبُوْسُوْنَ لِلْحِسَابِ ثُمَّ تَكُوْنُ الْمِائَةُ الثَّانِيَةُ مِائَةَ خَرِيْفٍ. (للكبير ١٩/ ٤٣٨ وَفِيْهِ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَالِكٍ السَّنَانِيُّ)

پہلے چالیس سال جنت کی نعمت استعمال کرنے لگیں گے اور دوسرے لوگ حساب میں پھنسے ہوں گے۔ پھر دوسرا سو سال ایک سو سال کا ہوگا۔" (الکبیر، اس روایت میں عبدالرحمٰن بن مالک سنانی مجہول راوی ہے۔)

٩٠٢٠۔ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ أَوْلِيَاءُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ وَالطُّلَقَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ وَالْعُتَقَاءُ مِنْ ثَقِيْفٍ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (رواه أحمد: ١٨٧٣٠، والكبير)

"سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: مہاجرین اور انصار بعض بعض کے ولی ہیں اور قریش کے چھوڑے ہوئے اور ثقیف کے آزاد کردہ آپس میں قیامت کے دن تک بعض بعض کے ولی ہیں۔" (احمد اور الکبیر)

٩٠٢١۔ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَرَأَيْتَ إِسْمَ الْأَنْصَارِ كُنْتُمْ تُسَمَّوْنَ بِهِ أَمْ سَمَّاكُمُ اللّٰهُ قَالَ بَلْ سَمَّانَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كُنَّا نَدْخُلُ عَلَى أَنَسٍ فَيُحَدِّثُنَا بِمَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ وَمَشَاهِدِهِمْ وَيُقْبِلُ عَلَيَّ أَوْ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَزْدِ فَيَقُوْلُ فَعَلَ قَوْمُكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا. (رواه البخاري: ٣٧٧٦)

"غیلان بن جریر سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں: میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: انصار کا نام کیا تم نے خود رکھا یا اللہ نے تمہارا نام رکھا ہے؟ انہوں نے کہا: بلکہ ہمارا یہ نام اللہ نے رکھا ہے راوی نے کہا: ہم انس رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے تھے اور وہ انصار کے مناقب اور غزوات میں ان کی شمولیت کا تذکرہ کرتے تھے اور میری طرف متوجہ ہوتے یا بنوازد کے کسی مرد کی طرف متوجہ ہوتے اور پھر کہتے تھے تیری قوم نے فلاں دن ایسا اور ایسا کیا۔" (بخاری)

شرح:...... انصار، اسلامی نام ہے، نبی ﷺ نے اوس اور خزرج اور ان کے جو حلیف تھے، ان کا نام انصار رکھا، اوس بن حارثہ اور خزرج بن حارثہ قیلہ خاتون کے بیٹے تھے۔ قیلہ ان کی ماں تھی اور حارثہ بن عمرو ان کا باپ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف میں فرمایا ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوْتُوْا﴾ (الحشر: ٩)

(٩٠٢٠) احمد: ١٨٧٣٠۔ رواه الطبراني باسانيد واحد اسانيد الطبراني رجاله رجال الصحيح، وقد جوده ﷺ وعنا فانه رواه عن الاعمش عن موسى بن عبدالله بن يزيد، عن عبدالرحمن بن ابى هلال العبسي عن جرير على الصواب، وقد وقع فى المسند عن موسى بن عبدالله بن هلال العبسي عن جرير، وموسى بن عبد الله لم يسمع من جرير وليس هو موسى بن عبدالله بن هلال العبسي، والله اعلم، هيثمى: ١٦٣٧٥.

(٩٠٢١) بخارى: ٣٧٧٦.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''اور وہ لوگ جنہوں نے گھر کو ٹھکانہ بنایا اور ایمان کو جگہ دی یہ ان کو پسند کرتے ہیں جو ان کی طرف ہجرت کرتا ہے اور یہ اپنے سینے میں تنگی نہیں پاتے اس چیز سے جو وہ دیئے گئے ہیں۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے اس قول کا یہ مطلب ہے کہ اللہ نے ان کا نام انصار رکھا ہے، اصل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا، تو آپ کے اس نام کی تردید نہیں ہوئی گویا کہ اللہ کے حکم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نام رکھا ہے۔ (فتح الباری: ۷/۱۱۰)

۹۰۲۲- عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ. (رواه الترمذی: ۳۸۹۹)

''طفیل بن ابی بن کعب سے مروی ہے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک مرد ہوتا۔'' (ترمذی)

شرح:...... نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے دلوں کو خوش کیا ہے اور ان کی دینی خدمات کو سراہا ہے کہ خود کو ان کا ایک فرد قرار دینے کا اظہار کیا ہے، صرف ہجرت اس میں رکاوٹ ہے، اسے تبدیل نہیں کیا جا سکتا اسے اختیار کرنا لازمی تھا۔

اس میں یہ بھی درس ہے کہ انسان کو اپنا نسبی معاملہ وہی رکھنا چاہیے جو ہے اسے تبدیل نہ کرے۔

ہاں اعتقادی نسبت تبدیل ہو سکتی ہے۔ جو مدینہ کے دین پسند لوگ تھے انہیں انصار کہا گیا اور جو مکہ سے گئے انہیں مہاجر کہا گیا، چونکہ ہجرت کی نسبت بھی ایک عظیم نسبت ہے اس لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس بات کی گنجائش نہیں کہ اسے چھوڑوں ورنہ میں اپنی نسبت انصاری بنا لیتا۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/ ۷۶۵)

۹۰۲۳- عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللهُ. (رواه البخاری: ۳۷۸۳)

''سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، وہ مرفوع بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا: انصار سے محبت نہیں کرتا مگر مومن اور ان سے بغض نہیں رکھتا مگر منافق۔ جو انصار سے محبت کرے گا اللہ اس سے محبت رکھے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا اللہ اسے ناپسند کرے گا۔'' (بخاری)

۹۰۲۴-عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ آيَةُ

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ مرفوع بیان

(۹۰۲۲) ترمذی: ۳۸۹۹۔ حسن، صحیح، البانی: ۳۰۵۹۔ احمد: ۲۷۷۳۳۔

(۹۰۲۳) بخاری: ۳۷۸۳۔ مسلم: ۷۵۔ ترمذی: ۳۹۰۰۔ ابن ماجہ: ۱۶۳۔ احمد: ۱۸۱۰۴۔

(۹۰۲۴) بخاری: ۱۷۔ مسلم: ۷۴۔ نسائی: ۵۰۱۹۔ احمد: ۱۱۹۶۱۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الْإِيْمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ. (رواه البخاري: ١٧)

کرتے ہیں: ایمان کی نشانی انصار سے محبت ہے اور نفاق کی نشانی انصار سے بغض کرنا ہے۔'' (بخاری)

شرح:...... انصار کے تاریخ ساز کارناموں کی وجہ سے انہیں یہ شرف حاصل ہوا کہ ان سے محبت ایمان کی علامت قرار پائی اور ان سے بغض نفاق کی علامت بنا۔ انہوں نے دیگر قبائل سے بڑھ کر جاںنثاری کا مظاہرہ کیا، انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو مدینہ منورہ میں جگہ دی اور ہر مقام پر آپ ﷺ کے دست و بازو بن کر ساتھ دیا اور اپنی جانوں سے زیادہ آپ کی غمگساری کی اور مال کا ایثار کیا اور اسے آپ پر نثار کیا۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو مدینہ میں لا کر دنیا کی عداوت مول لی، عرب و عجم مخالف ہو گئے مگر انہوں نے کسی کی پروانہ کرتے ہوئے آپ ﷺ کا ساتھ دیا اور مسلمانوں کے ساتھ حسن سلوک کیا، اس لیے ان سے بغض سے نبی ﷺ نے احتراز کا حکم دیا ہے اور ان سے محبت کی ترغیب دی ہے۔

باقی رہی بات کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں لڑے بھی تھے جو کہ اس حدیث کی خلاف ورزی ہے، ظاہر ہے بغض اور عداوت آتی ہے تو لڑائی ہوتی ہے۔ اس بارے میں گزارش ہے کہ یہ لڑائیاں اور طرح کی ہیں۔ یہ مستقل عداوت کا نتیجہ نہ تھیں، یہ وقتی طور پر غلط فہمی کا شاخسانہ تھیں، یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ایک دوسرے پر نفاق کا فتویٰ نہیں لگایا۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان کی اجتہادی غلطی تھی، جس میں درست موقف والے کو دوہرا اجر ہوتا ہے اور غلطی والے کو ایک اجر ملتا ہے۔ (فتح الباری: ۱/ ۶۳)

۹۰۲۵۔عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ ﷺ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ مُقْبِلِيْنَ قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُمْثِلًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ. (رواه البخاري: ٣٧٨٥)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عورتیں اور بچے واپس آتے دیکھے۔ میرا گمان ہے کہ وہ کسی شادی کی تقریب سے واپس آرہے تھے، چنانچہ آپ ﷺ ان کے لیے برابر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ تم مجھے سب سے زیادہ پسند ہو۔ یہ آپ نے تین بار فرمایا۔'' (بخاری)

شرح:...... یہ کتنا بڑا اعزاز ہے جو انصار کے مقدر میں تھا، سردار دو جہاں ان کے انتظار میں کھڑے ہیں اور ان سے بات کرنے کے لیے بے تاب ہیں۔

آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ تم مجھے سب لوگوں سے زیادہ پیارے ہو، اس میں اجمال ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ مجموعی طور پر تم مجھے دوسرے لوگوں سے زیادہ پیارے ہو کیونکہ آپ ﷺ سے سوال ہوا تھا لوگوں میں سے سب سے

(۹۰۲۵) بخاری: ۳۷۸۵۔ مسلم: ۲۵۰۸۔ احمد: ۱۲۱۱۳۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

زیادہ آپ کو کون محبوب ہے، تو آپ نے فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، ثابت ہوا انصار کی مجموعی تعداد مجھے دوسرے لوگوں کی مجموعی تعداد سے زیادہ پسند ہے، خصوصی طور پر ان سے زیادہ کوئی اور بھی ہوسکتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، اس طرح دونوں روایات میں مطابقت ہو جاتی ہے۔ (فتح الباری: ۷/۱۱۴)

۹۰۲۶۔عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وِلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ. (رواه مسلم: ۲۵۰۶)

''سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: یا اللہ! انصار کو، ان کے بیٹوں کو اور ان کے بیٹوں کے بیٹوں کو بخش دے۔'' (الشیخان)

۹۰۲۷۔وَفِي رِوَايَةٍ : وَلِنِسَاءِ الْأَنْصَارِ. (رواه الترمذي: ۳۹۰۹)

ترمذی نے اضافہ کیا: ''اور انصار کی خواتین کو بھی۔''

۹۰۲۸۔ وَفِي رِوَايَةٍ :قَالَ وَلِذَرَارِيِّ الْأَنْصَارِ وَلِمَوَالِي الْأَنْصَارِ. (رواه مسلم: ۲۵۰۷)

اور مسلم نے بروایت انس رضی اللہ عنہ زیادہ کیا: ''اور انصار کے موالیوں کو۔''

شرح:...... ان احادیث میں انصار کے تمام تعلق داروں کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے مغفرت فرمائی ہے۔ یہاں تو انصار کے بیٹوں کا یعنی دونسلوں تک ذکر ہے مگر ''لمعات'' میں آتا ہے جب تک انصار کے فرزند باقی ہیں یہ تب تک دعائے مغفرت ہے، بلکہ جب تک ان کی آگے نسل ہے ان تک اس دعا کو شامل کیا جا سکتا ہے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/ ۲۶۸)

۹۰۲۹۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ بِمِلْحَفَةٍ قَدْعَصَّبَ بِعِصَابَةٍ دَسْمَاءَ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ أَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس بیماری میں نکلے جس میں آپ وفات پا گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر پر کپڑا باندھا ہوا تھا حتیٰ کہ آپ منبر پر بیٹھ گئے اور آپ نے خطبہ دیا: امّا بعد۔ اے لوگو! دیگر لوگ بڑھتے جاتے ہیں اور انصار کم ہوتے جائیں گے یہاں تک کہ آٹے میں نمک کے برابر رہ جائیں گے۔ جب تم میں سے کوئی ایسے منصب پر آئے جس سے وہ کسی کو نقصان پہنچا سکتا یا نفع پہنچا

(۹۰۲۶) مسلم: ۲۵۰۶۔ بخاری: ۴۹۰۶۔ احمد: ۱۸۸۴۹.
(۹۰۲۷) ترمذی: ۳۹۰۹۔ صحیح، البانی: ۳۰۶۸۔ مسلم: ۲۵۰۷۔ احمد: ۱۲۸۱۴.
(۹۰۲۸) مسلم: ۲۵۹۷.
(۹۰۲۹) بخاری: ۳۶۲۸۔ احمد: ۲۶۲۴.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

يَضُرُّ فِيهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيهِ آخَرِيْنَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ. (رواه البخاري: ٣٦٢٨)

سکتا ہو تو انصار کی نیکی قبول کرے اور ان کی بدی سے درگزر کردے۔(بخاری)

٩٠٣٠۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَفَعَهُ: أُوْصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَقَدْ قَضَوْا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيئِهِمْ. (رواه البخاري: ٣٧٩٩)

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: میں تمہیں انصار کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ وہ میرے لباس کا اندرونی حصہ ہیں۔انہوں نے اپنی ذمہ داری پوری کی ہے اور ان کے حقوق باقی ہیں، پس ان کے نیک سے ان کی نیکی قبول کرو۔ اور ان کے بدی کرنے والے سے تجاوز کردو۔'' (الشیخین۔الترمذی)

٩٠٣١۔عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ يَا رَسُوْلَ اللهِ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعٌ وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهِ. (رواه البخاري: ٣٧٨٧)

''سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہر نبی کے پیرو کار ہوتے ہیں اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی ہے تو آپ دعا کریں کہ ہمارے پیروکار لوگوں کو اللہ ہمارے ساتھ کردے تو آپ نے دعا کر دی۔'' (بخاری)

٩٠٣٢۔عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَقْرِئْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَإِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ أَعِفَّةٌ صُبُرٌ. (رواه الترمذي: ٣٩٠٣)

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: تو اپنی قوم کو میرا سلام پہنچا دے۔ جہاں تک میرا علم ہے وہ سوال سے بچنے والے اور صبر کرنے والے ہیں۔'' (ترمذی)

شرح:......١۔ یہاں انصار کی ایک صفت یہ بیان ہوئی ہے کہ سوال سے دامن بچاتے ہیں اور جہاد کے وقت صبر وتحمل کا مظاہرہ کرتے ہیں۔(جائزة الاحوذی:٤/ ٢٦٦)

٢۔ انصار کی دوراندیشی کا ذکر ہے کہ انہوں نے کہا: ہمارے ساتھ ملنے والے جتنے بھی ہیں ان کے لیے دعا کیجیے کہ انہیں بھی یہ شرف حاصل ہو کہ ان کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے جو اوصاف ہمارے لیے ہیں انہیں بھی حاصل ہوں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ. (بخاری: ٣٧٨٨) ''اے اللہ! ان کے

(٩٠٣٠) بخاری: ٣٧٩٩۔ مسلم: ٢٥١٠۔ ترمذی: ٣٩٠٧۔ احمد: ١٣١٦٢۔
(٩٠٣١) بخاری: ٣٧٨٧۔ احمد: ١٨٨٤٨۔
(٩٠٣٢) ترمذی: ٣٩٠٣۔ ضعیف لکن صح سنه الشطر الثانی، البانی: ٨١٩۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پیروکاروں کو بھی ان میں سے کر دے۔"

۳۔ نبی اکرم ﷺ آخری بیماری میں تھے اس لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رو رہے تھے اور اس غم میں پیچ وتاب کھا رہے تھے کہ آپ کہیں ہم سے جدا نہ ہو جائیں، اس حالت میں آپ ﷺ نے انصار کے متعلق لوگوں کو آگاہ کیا کہ یہ انصار میرے راز دان اور خاص پاسبان ہیں، اسلام میں دوسرے لوگ کثرت سے داخل ہوں گے جن کے مقابلے میں قریش کی تعداد کم پڑ جائے گی۔ مگر تم ان کا خیال رکھنا جیسا کھانے میں نمک نظر نہیں آتا، اتنی قلیل تعداد ان کی ہوگی مگر انہیں نقصان نہ پہنچانا ان سے اچھا سلوک کرنا، بلکہ اگر ان میں سے کسی سے کوئی کوتاہی بھی ہو تو اس سے درگزر کرنا۔ ہاں! اگر کوئی حد کا معاملہ ہے وہ تو معاف نہ ہوگی مگر معمولی کوتاہیاں معاف کر دینا اور جو ان میں سے تمہارے لیے محسن ہے تو اس کے احسان کا بدلہ بہت اچھا دینا۔ (فتح الباری: ۷/ ۱۲۱)

٩٠٣٣- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ لِيَكْتُبَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ فَقَالُوْا لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى تَكْتُبَ لِإِخْوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ بِمِثْلِهَا فَقَالَ ذَاكَ لَهُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ يَقُوْلُوْنَ لَهُ قَالَ فَإِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ أَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ. (رواه البخاري: ٣١٦٣)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے انصار کو بلایا تاکہ آپ ﷺ ان کو بحرین کا علاقہ لکھ کر دیں تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اس وقت تک نہیں لیں گے جب تک آپ ﷺ ہمارے قریشی مہاجرین بھائیوں کو اس کی مثل لکھ دیں۔ آپ نے فرمایا: جو اللہ چاہے ان کو تو ملے گا۔ وہ بار بار یہی کہتے رہے۔ تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد تم اپنے اوپر غیروں کو ترجیح دیتے ہوئے پاؤ گے۔ پس تم صبر کرنا یہاں تک کہ میرے پاس آ ملاقات کرو۔"

شرح:...... بحرین عراق کا ایک مشہور ملک ہے، نبی اکرم ﷺ نے ان سے صلح کی کہ وہ جزیہ ادا کریں گے، یہ سرزمین صلح تھی اسے اس انداز پر تقسیم نہ کیا جا سکتا تھا کہ کسی کی ملکیت میں دے دی جائے۔ یہ صرف آپ ﷺ نے ارادہ فرمایا تھا کہ انصار کی خدمات وخلوص کے صلہ میں اس کی آمدنی اور جزیہ بعنایت خصوصی انہیں دیں اور ظاہر ہے آپ ﷺ کا یہ عزم مصمم تب ہی تھا ایسا کرنا جائز تھا اگر جائز نہ ہوتا تو آپ ﷺ کبھی اس ارادہ کا اظہار نہ فرماتے، مگر ان جانثاروں کے اخلاص کو دیکھ کر آپ نے انہیں جزیہ وغیرہ بطور جاگیر نہ دیا۔ (فتح الباری: ۶/ ۲۶۸)

٩٠٣٤- عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا

"سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے عامل مقرر کیوں

(٩٠٣٣) بخاري: ٣١٦٣- مسلم: ١٠٥٩- ترمذي: ٣٩٠١- نسائي: ٢٦١٠- دارمي: ٢٥٢٧- احمد: ١٣٥٢٨.

(٩٠٣٤) بخاري: ٣٧٩٢- مسلم: ١٨٤٥- ترمذي: ٢١٨٩- نسائي: ٥٣٨٣- احمد: ١٨٦١٣.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَا نًا قَالَ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ أُثْرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ . (رواه البخاري: ٣٧٩٢)

نہیں کرتے جس طرح آپ فلاں کو کرتے ہیں آپ نے فرمایا: میرے بعد تم اپنے اوپر غیروں کو ترجیح دیتے ہوئے پاؤ گے لہٰذا تم صبر کرنا، یہاں تک کہ میرے پاس ملاقات کرو گے۔"

شرح: ......ایسا ہی ہوا دوسروں کو عہدے ملتے رہے اور انصار رضی اللہ عنہم کو نظر انداز کیا جاتا رہا، مگر انصار رضی اللہ عنہم نے بھی نبی اکرم ﷺ کی نصیحت پر عمل کیا، کبھی کسی عہدہ کا مطالبہ نہیں کیا۔ حوض کوثر پر پیارے پیغمبر ﷺ سے ملاقات کی آرزو لیے ہی دنیا سے کوچ کر گئے۔ (فتح الباری: ۷/ ۱۱۷)

٩٠٣٥ـ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَانَعْلَمُ حَيًّا مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ أَكْثَرَ شَهِيْدًا أَعَزَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ سَبْعُوْنَ قَالَ وَكَانَ بِئْرُ مَعُوْنَةَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلٰى عَهْدِ أَبِيْ بَكْرٍ يَوْمَ مُسَيْلَمَةَ الْكَذَّابِ . (رواه البخاري: ٤٠٧٨)

"سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میرے علم میں عرب قبائل میں سے کسی قبیلے کے شہداء کی تعداد انصار کے شہداء کی تعداد سے قیامت کے دن زیادہ نہ ہوگی۔ تو انس رضی اللہ عنہ نے کہا: انصار میں سے غزوہ احد میں ستر اور بئر معونہ میں ستر اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں جنگ یمامہ میں ستر شہید ہوئے۔" (بخاری)

شرح: ......اس سے اوپر والی حدیث میں جو ہم نے انصار رضی اللہ عنہم کا ایثار واخلاص بیان کیا ہے یہ حدیث اس پر اہم دلیل ہے۔ (گوندلوی)

٩٠٣٦ـ عَنْ أَبِيْ أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ يَشْهَدُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ أَبُوْأُسَيْدٍ أُتَّهَمُ أَنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَوْكُنْتُ كَاذِبًا لَبَدَأْتُ بِقَوْمِيْ بَنِيْ سَاعِدَةَ وَبَلَغَ

"سیدنا ابو اُسید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار کا بہترین گھر بنو نجار کا ہے، پھر بنو عبد الاشہل کا، پھر حارث بن الخزرج کا، پھر بنو ساعدہ کا اور انصار کے ہر گھرانے میں بھلائی اور خیر ہے۔ جب یہ ارشاد سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو پہنچا تو وہ دل میں پریشان ہوئے اور کہا: آپ ﷺ نے ہمیں مؤخر کردیا اور ہم چار خاندانوں میں سے مؤخر کر دیے گئے۔ میرا گدھا تیار کرو میں

(٩٠٣٥) بخاری: ٤٠٧٨.

(٩٠٣٦) بخاری: ٥٣٠٠ـ مسلم: ٢٥١١ـ ترمذی: ٣٩١٠ـ احمد: ١٥٦١٩.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِكَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَوَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ وَقَالَ خُلِّفْنَا فَكُنَّا آخِرَ الْأَرْبَعِ أَسْرِجُوْا لِيْ حِمَارِيْ آتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَكَلَّمَهُ ابْنُ أَخِيْهِ سَهْلٌ فَقَالَ أَتَذْهَبُ لِتَرُدَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَعْلَمُ أَوَ لَيْسَ حَسْبُكَ أَنْ تَكُوْنَ رَابِعَ أَرْبَعٍ فَرَجَعَ وَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ وَأَمَرَ بِحِمَارِهٖ فَحُلَّ عَنْهُ. (رواه مسلم: ۲۵۱۱)

رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤں گا۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے بھتیجے نے اس سے کلام کر کے کہا: کیا تو جا کر رسول اللہ ﷺ کے قول کی تردید کرے گا جب کہ آپ ﷺ زیادہ جانتے ہیں کیا تیرے لیے یہ کم مرتبہ ہے کہ چار میں سے تو چوتھا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے قول سے رجوع کیا اور کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں اور گدھے کو واپس کرنے کا حکم دیا۔" (الشیخان)

۹۰۳۷۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِيْ مَجْلِسٍ عَظِيْمٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ أُحَدِّثُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْأَنْصَارِ قَالُوْا نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَنُوْ عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ بَنُو النَّجَّارِ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةَ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ فِيْ كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مُغْضِبًا فَقَالَ أَنَحْنُ آخِرُ الْأَرْبَعِ حِيْنَ سَمّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَارَهُمْ فَأَرَادَ كَلَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهٗ رِجَالٌ مِنْ قَوْمِهٖ اِجْلِسْ أَلَا تَرْضٰى أَنْ سَمّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَارَكُمْ فِي الْأَرْبَعِ الدُّوْرِ الَّتِيْ سَمّٰى فَمَنْ تَرَكَ فَلَمْ يُسَمِّ أَكْثَرُ مِمَّنْ فَانْتَهٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. (رواه مسلم: ۲۵۱۲)

"مسلم میں اس کی مثل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مگر اس میں بنو عبد الاشہل سے ابتداء کی گئی ہے پھر بنو نجار اور پھر بنو حارث اور پھر ساعدہ کا ذکر ہے اور پھر فرمایا: انصار کے تمام گھرانوں میں خیریت ہے۔ سعد رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور کھڑے ہو کر کہا: کیا ہم چار میں آخری قرار پائے؟ تو ان کی قوم کے افراد نے کہا: بیٹھے رہو، کیا تم راضی نہ ہو گے چوتھا نمبر تمہیں حاصل ہوا اور تمہارا ذکر فرمایا: اور بہت سے لوگوں کا ذکر نہیں فرمایا: تو سعد ٹھہر گئے۔"

(۹۰۳۷) مسلم: ۲۵۱۲۔ احمد: ۷۵۷۳.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩٠٣٨۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِبَعْضِ الْمَدِينَةِ فَإِذَا هُوَ بِجَوَارٍ يَضْرِبْنَ بِدُفِّهِنَّ وَيَتَغَنَّيْنَ وَيَقُلْنَ : نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْلَمُ اللّٰهُ إِنِّي لَأُحِبُّكُنَّ. (رواه ابن ماجة: ١٨٩٩)

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ کے ایک مقام پر جا رہے تھے تو چند بچیاں دف بجاتی اور اشعار پڑھتی تھیں اور انہوں نے کہا: ہم بنونجار کی لڑکیاں ہیں۔ کتنی خوش نصیبی ہے کہ محمد ﷺ ہمارے ہمسائے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ جانتا ہے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔'' (ابن ماجہ)

شرح: ......۱۔ بنونجار خزرج سے ہیں، بنوعبدالاشہل اوس سے ہیں، پہلے آپ ﷺ نے خاص فضیلت بیان کی اس کے بعد عام فضیلت کا اعلان کیا، یہ اشارہ تھا سب فضائل سے مالا مال ہیں، ایک اشکال ہوتا ہے کہ ایک حدیث میں یہ آیا ہے کہ انصار کے گھروں میں سے بنونجار بہتر ہے اور دوسری میں آیا ہے کہ انصار کے گھروں میں سے بہترین بنو عبداشہل ہے۔

تو ان میں مطابقت یہ ہے کہ ان دونوں ہی کو افضل کہا گیا ہے، جتنے بھی افضل قبائل ہیں، ان میں سے ایک قبیلہ بنو عبداشہل بھی افضل ہے اور دوسرے بھی افضل ہیں، اس طرح مناسبت ہو جاتی ہے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/ ۶۷۰)

۲۔ بچیوں کا خوشی کا اظہار کرنا بشرطیکہ غیر شرعی آلات وحالات سے نہ ہو جائز ہے اور گھر والوں کو انہیں ایسی خوشی کی اجازت دینی چاہیے اور اچھے اشعار دف کے ساتھ جائز ہیں گندے اور عشقیہ دف ہو یا نہ ہو، ناجائز ہیں۔ اس دور میں تو ذکر الٰہی اور عبادت کا انداز بھی دف کے ذریعہ کیا جا رہا ہے جو روح عبادت کے منافی ہے۔

نبی اکرم ﷺ سے جس طرح ان بچیوں نے اظہارِ مسرت ومحبت کیا اسی طرح پیارے پیغمبر ﷺ نے فرحت ومسرت کا اظہار فرمایا کہ اے انصار کی بیٹیو! جس طرح میری ہمسائیگی تمہارے لیے باعث مسرت ہے اسی طرح تمہارے جیسی باصفا بیٹیوں کے پاس سے گزر کر میں بھی خوش ہوں۔ (انجاز الحاجہ: ۶/ ۲۸۵)

فَضَائِلُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ

اس امت کے فضائل

٩٠٣٩۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُونَ لَهُ عَمَلًا

''سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں، یہودیوں اور نصاریٰ کی مثال اس مرد کی ہے جس نے ایک قوم کو معلوم اجرت پر رات آنے تک کام پر

(٩٠٣٨) ابن ماجه: ١٨٩٩۔ صحيح، الباني: ١٥٤١.

(٩٠٣٩) بخاري: ٢٢٧١.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

يَوْمًا إِلَى اللَّيْلِ عَلَى أَجْرٍ مَعْلُوْمٍ فَعَمِلُوْا لَهُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوْا لَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ الَّذِيْ شَرَطْتَ لَنَا وَمَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَفْعَلُوْا أَكْمِلُوْا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ وَخُذُوْا أَجْرَكُمْ كَامِلًا فَأَبَوْا وَتَرَكُوْا وَاسْتَأْجَرَ أَجِيْرَيْنِ بَعْدَهُمْ فَقَالَ لَهُمَا أَكْمِلَا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمَا هٰذَا وَلَكُمَا الَّذِيْ شَرَطْتُ لَهُمْ مِنَ الْأَجْرِ فَعَمِلُوْا حَتّٰى إِذَا كَانَ حِيْنُ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَالَا لَكَ مَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ وَلَكَ الْأَجْرُ الَّذِيْ جَعَلْتَ لَنَا فِيْهِ فَقَالَ لَهُمَا أَكْمِلَا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمَا مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ شَيْءٌ يَسِيْرٌ فَأَبَيَا وَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا أَنْ يَعْمَلُوْا لَهُ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ فَعَمِلُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ وَاسْتَكْمَلُوْا أَجْرَ الْفَرِيْقَيْنِ كِلَيْهِمَا فَذٰلِكَ مَثَلُهُمْ وَمَثَلُ مَا قَبِلُوْا مِنْ هٰذَا النُّوْرِ. (رواه البخاري:٢٢٧١)

لگایا تو اس قوم نے نصف دن تک کام کیا اور انہوں نے کہا: ہمیں تیری اجرت کی ضرورت نہیں ہے، جو تو نے شرط رکھی ہے اور ہم جو کام کر چلے ہیں اس کی اجرت باطل ہے۔ تو اس نے کہا: ایسا نہ کرو بقیہ دن کام کرو اور اپنی اجرت وصول کرو۔ تو انہوں نے انکار کیا اور وہ چلے گئے اور کام ترک کر دیا۔ اس نے ان کے بعد دوسرے لوگ اجرت پر لگائے اور اس نے کہا: تم بقیہ دن کام کرو اور تمہارے لیے وہ پوری اجرت ہے جس کی میں نے تم سے پہلے لوگوں پر شرط رکھی ہے۔ تو انہوں نے نماز عصر کے وقت تک کام کیا اور انہوں نے کہا: ہم نے جو کام کیا وہ بلا اجرت ہے اور وہ اجرت بھی تیری ہے جو ہم سے شرط پر مقرر کی ہے۔ تو اس نے کہا: اب تو دن کا تھوڑا حصہ باقی رہا ہے تم کام مکمل کرو تو انہوں نے کام کرنے سے انکار کیا۔ اس نے دوسری ایک قوم کو اجرت پر لیا کہ وہ بقیہ دن کام کریں تو انہوں نے سورج غروب ہونے تک کام کیا اور سابقہ ہر دو فریق کی اجرت کے برابر اجرت وصول کی۔ پس ان لوگوں کی اور اس نور اسلام کو قبول کرنے والوں کی یہ مثال ہے۔" (بخاری)

٩٠٤٠۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيْمَنْ سَلَفَ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوْبِ الشَّمْسِ أُوْتِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوْا بِهَا حَتّٰى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوْا فَأُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ أُوْتِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيْلِ الْإِنْجِيْلَ فَعَمِلُوْا بِهِ حَتّٰى صُلِّيَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ عَجَزُوْا فَأُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ أُوْتِيْتُمُ

"سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا دنیا میں باقی رہنا پہلی امتوں کی نسبت سے اتنا ہے جتنا عصر کے وقت سے سورج غروب ہونے تک ہے۔ اور اہل تورات کو تورات دی گئی تو انہوں نے نصف دن تک کام کیا اور تھک کر عاجز ہو گئے تو ان کو نصف دن کی اجرت ایک ایک قیراط دی گئی۔ پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی اور انہوں نے نماز عصر تک کام کیا اور کام کرنے سے عاجز آ گئے اور ان کو بھی ایک ایک قیراط اجرت دی گئی۔ پھر ہمیں قرآن مجید دیا گیا

(٩٠٤٠) بخاری: ٧٥٣٣۔ ترمذی: ٢٨٧١۔ احمد: ٦٠٣٠۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهٖ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأُعْطِيتُمْ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابِ هٰؤُلَاءِ أَقَلُّ مِنَّا عَمَلًا وَأَكْثَرُ أَجْرًا قَالَ اللّٰهُ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَهُوَ فَضْلِيْ أُوْتِيْهِ مَنْ أَشَاءُ. (رواه البخاري: ٧٥٣٣)

اور ہم نے غروب آفتاب تک کام کیا تو ہمیں دو دو قیراط اجرت دی گئی تو پہلی دو کتابوں والوں نے کہا: ان لوگوں کو تو دو دو قیراط دی گئیں اور ہمیں ایک ایک قیراط دی گئی اور کام تو ہم نے زیادہ کیا تھا۔ اللہ جل شانہ نے فرمایا: کیا میں نے تمہاری اجرت ظلم کر کے روکی ہے؟ تو وہ کہیں گے: نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس یہ میرا فضل ہے میں جس کو چاہوں دوں۔'' (بخاری)

٩٠٤١- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ أُجَرَاءَ فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِيْ مِنْ غُدْوَةٍ إِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِيْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِيْ مِنَ الْعَصْرِ إِلٰى أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ عَلٰى قِيرَاطَيْنِ فَأَنْتُمْ هُمْ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَ النَّصَارٰى. (رواه البخاري: ٢٢٦٨)

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہاری اور اہل کتاب کے دو فرقوں کی مثال اس مرد کی سی ہے جس نے اجرت پر مزدور رکھا اور کہا: صبح سے نصف دن تک ایک قیراط پر کون کام کرتا ہے؟ تو یہود نے کام کیا۔ پھر اس نے کہا: نصف دن سے نماز عصر تک کون کام کرتا ہے؟ تو نصاریٰ نے کام کیا۔ پھر اس نے کہا: عصر سے سورج غروب ہونے تک دو قیراط پر کون کام کرتا ہے؟ تو یہ کام کرنے والے تم ہو، پس یہود اور نصاریٰ ناراض ہوئے۔''

٩٠٤٢- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِيْ أَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْأُمَمِ مَابَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَ النَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِيْ إِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، بنحوه. (رواه البخاري: ٣٤٥٩)

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری عمر سابقہ امتوں کی نسبت سے اتنی ہے جتنا وقت دن کی نسبت سے عصر سے غروب آفتاب تک ہے اور تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس مرد کی سی ہے جس نے مزدور لگائے اور کہا: کون میرے لیے صبح سے دن کے نصف تک ایک ایک قیراط پر کام کرتا ہے؟ یہ بھی مثل اس کے ہے۔'' (بخاری)

(٩٠٤١) بخاری: ٢٢٦٨۔ ترمذی: ٢٨٧١۔ احمد: ٦٠٩٨.

(٩٠٤٢) بخاری: ٣٤٥٩۔ ترمذی: ٢٨٧١۔ احمد: ٦٠٣٠.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شرح:...... یہودیوں نے جو نبی ﷺ تک مدت گزاری ہے وہ تقریباً دو ہزار سال ہے اور عیسائیوں نے جو مدت گزاری یہ تقریباً چھ سو سال ہے اور مسلمانوں کی مدت کا علم اللہ ہی جانتا ہے۔

یہ جو مثال دی گئی ہے یہ مدت کے لحاظ سے نہیں بلکہ عمل کے لحاظ سے ہے۔ یہودی موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے مگر عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کر دیا تو ان کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایمان لانا، عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ انکار کی وجہ سے مفید نہ رہا اور عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھا اور سارے دن کا چوتھائی حصہ کام کیا یعنی یہ اجر کے مستحق قرار پائے، تو امت محمدیہ موسیٰ علیہ السلام پر بھی ایمان لائی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی ایمان لائی اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر بھی ایمان لائی اس خوبی کی بنا پر اس نے پہلی ان دونوں امتوں سے زیادہ اجر و ایمان حاصل کر لیا۔

یہ حدیث ضمناً یہ بھی بتا رہی ہے کہ دنیا کی مدت بہت تھوڑی ہے، ہمیں کچھ توشہ تیار کر لینا چاہیے۔

اور یہ بھی ثابت ہوا کہ عیسائیوں نے یہودیوں سے زیادہ اجر حاصل کیا، کیونکہ یہودیوں کو نصف دن کام کے عوض قیراط ملا ہے جبکہ عیسائیوں کو دن کے چوتھائی حصہ کام کرنے کا عوض ایک قیراط ملا ہے۔

تو ان احادیث میں اس امت کی برتری بیان ہوئی اور قلت عمل پر جو بے بہا اجر ملا ہے اور عزت و توقیر حاصل ہوئی ہے وہ بیان ہوئی ہے۔

نمازِ عصر، غروب آفتاب تک پڑھنے کا جواز ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مسلمان امت کی مدت بہ نسبت ان کے غیروں کی مدت کے بہت تھوڑی ہے مگر درجات بلند ہیں۔ (فتح الباری: ۴/ ۴۴۸)

٩٠٤٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ قَالَ عُمَرُ فِدًى لَكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرٌ فَقُلْتَ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرٌّ فَقُلْتَ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی ﷺ ایک جنازے کے پاس سے گذرے تو اس کی خوبیاں بیان کی گئیں تو آپ نے فرمایا: واجب ہے، واجب ہے۔ اور ایک دوسرے جنازے کے پاس سے گذرے تو اس کی بدیاں بیان کی گئیں تو آپ نے فرمایا: واجب ہے، واجب ہے، واجب ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا چیز واجب ہے؟ آپ ﷺ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ ایک جنازہ گذرا اور اس کی خوبیاں بیان کی گئیں اور آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے واجب ہے اور دوسرا جنازہ گذرا اور اس کی بدیاں بیان کی گئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: واجب ہے، واجب ہے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: جس

(٩٠٤٣) مسلم: ٩٤٩۔ بخاری: ١٣٦٧۔ ترمذی: ١٠٥٨۔ نسائی: ١٩٣٢۔ ابن ماجہ: ١٤٩١۔ احمد: ١٣١٦٠۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ . (رواه مسلم: ٩٤٩)

کو تم نے نیکی کے ساتھ ذکر کیا اس کے لیے جنت واجب ہے اور جس کو تم نے بدی کے ساتھ ذکر کیا اس کے لیے آگ واجب ہے تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔'' (الشیخین، ترمذی، نسائی)

٩٠٤٤۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَقُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ . (رواه البخاري: ١٣٦٨)

''سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کے لیے چار آدمی نیک ہونے کی گواہی دیں اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کر دے گا۔ پس ہم نے کہا کہ اگر دو گواہی دیں تو آپ نے فرمایا: اگر دو ہی گواہی دیں تو بھی۔ پھر ہم نے ایک کے بارے میں سوال نہیں کیا۔'' (بخاری)

شرح:...... یہ شہادت صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تک ہی نہ تھی بلکہ ہر مسلمان کی اچھی یا بری گواہی اس میں آ جاتی ہے۔ یہ حکم قیامت تک عام ہے۔

دو کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ یہ گواہوں کی کم از کم تعداد ہے۔ یاد رہے کہ یہ گواہی ان لوگوں کی معتبر ہوگی جو اہل فضل ہوں، اصحاب صداقت ہوں، فاسق و فاجر نہ ہوں کیونکہ برا تو اپنے ہم جنس کو بہت اچھا بتاتا ہے، نیز گواہی دینے والے اور میت کے درمیان عداوت بھی نہ ہو، کیونکہ دشمن کی گواہی قابل قبول نہیں۔ اس میں اس امت کی فضیلت بیان ہوئی ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ضرورت کے مطابق گواہی دینا اگرچہ گواہی کا مطالبہ نہ بھی کیا گیا ہو جائز ہے۔

یہ بھی ثابت ہوا کہ کسی اہم وجہ سے لوگوں کو عبرت دلانے کے لیے میت کی برائی کرنا غیبت میں شمار نہیں ہوتا۔

جو فوت ہوا اگرچہ وہ اعلیٰ مقام والا نہ بھی ہو اللہ تعالیٰ اس کی وفات کے بعد لوگوں کے دل میں یہ الہام ڈال دیتے ہیں جو اس کی تعریف کرتے ہیں جو اس کے جنتی ہونے کی دلیل بن جاتی ہے، اسی طرح برے کے لیے بری تعریف ڈال دیتے ہیں جو دوزخی بنا دیتی ہے۔ (فتح الباری: ۳/۲۳۲)

٩٠٤٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَضَلَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُوْدِ يَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارٰى يَوْمُ الْأَحَدِ فَجَاءَ

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم سے پہلی امتوں کو اللہ تعالیٰ نے جمعہ کا دن اختیار کرنا بھلا دیا۔ یہود ہفتے پر اور نصاریٰ اتوار پر راضی ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں جمعہ اختیار کرنے کی

(٩٠٤٤) بخاری: ١٣٦٨۔ ترمذی: ١٠٥٩۔ نسائی: ١٩٣٤۔ احمد: ٣٢٠.

(٩٠٤٥) نسائی: ١٣٦٨۔ صحیح، البانی: ١٢٩٦۔ بخاری: ٣٧٨٦۔ مسلم: ٨٥٥۔ احمد: ١٠١٥٢.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِنَا فَهَدَانَا لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَ السَّبْتَ وَ الْأَحَدَ وَكَذَالِكَ هُمْ لَنَا تَبَعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَنَحْنُ الْآخِرُوْنَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَ الْأَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ. (رواه النسائی:۱۳٦۸)

ہدایت دے دی، پس جمعہ پہلے ہے پھر ہفتہ پھر اتوار ہے اور وہ قیامت کے دن ہمارے بعد ہوں گے۔ پس ہم اہل دنیا میں سب سے آخر میں ہیں اور قیامت کے دن ساری مخلوق سے پہلے ہمارا فیصلہ ہوگا۔"

۹۰۴٦- وَفِيْ رِوَايَةٍ : نَحْنُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا ثُمَّ هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِيْ فُرِضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ، بنحوه. (رواه البخاری:۸۷٦)

"ایک روایت میں ہے۔ ہم پچھلے ہو کر بھی پہلے ہیں۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ ان کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی ہے، پھر یہ دن ان پر فرض کیا گیا تو انہوں نے اس میں اختلاف کیا تو اللہ نے ہمیں اس کے لیے ہدایت دے دی۔" (مثل اس کے ہے۔ الشیخین، النسائی)

شرح:...... ان میں جو یہ بیان ہوا ہے کہ ہم آخر میں آئے ہیں اور آگے بڑھنے والے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم وجود کے لحاظ سے بعد میں آئے ہیں مگر مرتبہ کے لحاظ سے پہلی امتوں سے سب سے آگے بڑھ جائیں گے، جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے، اس امت کا حشر سب سے اول ہوگا اور حساب بھی سب سے اول ہوگا۔

ان احادیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ جمعہ فرض ہے اور ہدایت وضلالت اللہ کی طرف سے ہے اور اس امت کا اجماع خطا سے سلامت ہوتا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کتاب وسنت کا واضح حکم (نص) ہوتے ہوئے قیاس کرنا ایک فاسد عمل ہے اور شرعاً جمعہ کا دن ہفتہ کے دنوں میں سے سب سے پہلا دن ہے۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ اس امت کا شرف وفضل دیگر امتوں پر بالکل واضح ہے۔ (فتح الباری:۲/ ۳۵۵)

۹۰۴۷- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿يٰأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ﴾ قَالَ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةُ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ أَتَدْرُوْنَ أَيُّ يَوْمٍ ذٰلِكَ فَقَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ

"سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں: جب نبی ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، بے شک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے...... آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو وہ کون سا دن ہوگا؟ تو انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ وہ دن ہوگا جب اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو

(۹۰۴٦) بخاری: ۸۷٦۔ مسلم: ۸۵۵۔ نسائی: ۱۳٦۷۔ احمد: ۱۰۲٦۵۔

(۹۰۴۷) ترمذی: ۳۱٦۸۔ ضعیف الاسناد، البانی: ٦۱۸۔ احمد: ۱۹۴۰۰۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِكَ يَوْمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِآدَمَ ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ فَقَالَ يَارَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ تِسْعُ مِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ إِلَى النَّارِ وَوَاحِدٌ إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ فَأَنْشَأَ الْمُسْلِمُوْنَ يَبْكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا فَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهَا جَاهِلِيَّةٌ قَالَ فَيُؤْخَذُ الْعَدَدُ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنْ تَمَّتْ وَإِلَّا كَمُلَتْ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ وَمَا مَثَلُكُمْ وَ الْأُمَمِ إِلَّا كَمَثَلِ الرَّقْمَةِ فِيْ ذِرَاعِ الدَّابَّةِ أَوْ كَالشَّامَةِ فِيْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ ثُمَّ قَالَ إِنِّيْ لَأَرْجُوْأَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوْا ثُمَّ قَالَ إِنِّيْ لَأَرْجُو أَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوْا ثُمَّ قَالَ إِنِّيْ لَأَرْجُوْأَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوْا قَالَ لَاأَدْرِيْ قَالَ الثُّلُثَيْنِ أَمْ لَا . (رواه الترمذی:۳۱۶۸)

فرمائے گا کہ جہنم جانے والوں کو بھیج دے تو وہ عرض کریں گے۔اے رب! جہنم جانے والے کس قدر ہیں؟ حکم ہوگا کہ ہزار میں سے نو سو ننانوے جہنم کی طرف اور ایک جنت کی طرف۔پس سب مسلمان رونے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: قریب رہو اور سیدھے رہو جب بھی کوئی نبوت آئی ہے تو اس سے پہلے عہد جہالت گذرا ہے۔پس ان سے یہ گنتی پوری کی جائے گی۔اگر گنتی پوری ہوگئی تو بہتر ورنہ منافقین سے مکمل کی جائے گی۔اور تمہاری مثال دیگر امتوں کی نسبت سے ایسی ہے جیسے چوپائے کے بازو پر نشان ہوتا ہے یا اونٹ کے پہلو میں کوئی نشان ہوتا ہے۔پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں امید رکھتا ہوں کہ تم اس جنت کی ایک چوتھائی برابر ہو گے۔تو مسلمان نے تکبیر کہی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ تم اس جنت کا تیسرا حصہ ہو گے، تو لوگوں نے پھر تکبیر کہی۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت میں نصف ہو گے تو لوگوں نے اللہ کی تکبیر کہی۔راوی نے کہا کہ مجھے یاد نہیں ہے کہ آپ نے دو تہائی کا ذکر فرمایا ہے یا نہیں فرمایا۔"

۹۰۴۸۔ وفی رواية: هَلْ تَدْرُوْنَ أَيُّ يَوْمٍ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذَاكَ يَوْمٌ يُنَادِي اللّٰهُ فِيْهِ آدَمَ فَيُنَادِيْهِ رَبُّهُ فَيَقُوْلُ يَاآدَمُ ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ فَيَقُوْلُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعُ مِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ فِي النَّارِ وَوَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ فَيَئِسَ الْقَوْمُ حَتّٰى مَا أَبْدَوْا بِضَاحِكَةٍ فَلَمَّا رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الَّذِيْ بِأَصْحَابِهِ قَالَ اعْمَلُوْا

"ایک روایت میں ہے: کیا تم جانتے ہو وہ کونسا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول کو بہتر علم ہے۔آپ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو حکم دے گا اور فرمائے گا: اے آدم! اہل جہنم کو کھڑا کر دے تو وہ عرض کریں گے: یا رب! جہنم والے کس قدر ہیں؟ تو حکم ہوگا: ہزار میں سے نو سو ننانوے آگ کی طرف جائیں گے اور ایک جنت کی طرف جائے گا تو لوگ پریشان ہوئے اور مسکراہٹ بھول گئے۔جب آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کی یہ کیفیت دیکھی تو فرمایا: عمل

(۹۰۴۸) ترمذی: ۳۱۶۹۔ صحیح، البانی: ۲۵۳۴۔ احمد: ۱۹۴۰۰۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَأَبْشِرُوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَمَعَ خَلِيقَتَيْنِ مَاكَانَتَا مَعَ شَيْءٍ إِلَّا كَثَّرَتَاهُ يَأْجُوْجُ وَمَأْجُوْجُ وَمَنْ مَاتَ مِنْ بَنِي آدَمَ وَبَنِي إِبْلِيْسَ قَالَ فَسُرِّيَ عَنِ الْقَوْمِ بَعْضُ الَّذِي يَجِدُوْنَ فَقَالَ اعْمَلُوْا وَأَبْشِرُوْا فَوَ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّاكَا لشَّامَةِ فِيْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِيْ ذِرَاعِ الدَّابَّةِ. (رواه الترمذي: ٣١٦٩)

کرو اور خوش رہو۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! تم ان دو قوموں کے بالمقابل ہو کہ ان کا جس سے موازنہ تعداد میں کیا جائے تو وہ سب سے زیادہ ثابت ہوتی ہیں۔ یاجوج اور ماجوج اور جو انسان اور شیطان کی اولاد کفر پر مرتی ہے۔ اس پر مسلمانوں کی پریشانی جاتی رہی۔ اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا: خوش رہو اور عمل کرو اور تمہاری تعداد لوگوں میں اسی طرح ہے جیسے اونٹ کے پہلو پر نشان یا چوپائے کے بازوں پر داغ ہوتا ہے۔" (الترمذی)

شرح: ...... ایک الجھاؤ دور کر دیا جائے، ایک حدیث میں آیا ہے کہ ۹۹۹ دوسری قوموں سے اور ایک اس امت سے دوزخ میں جائے گا اور ایک میں ہے ۱۰۰ سے ۹۹ جائیں گے۔ یہ تعارض ہے، ایک اور دس افراد کا فرق نکلتا ہے۔ تو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے یوں دور فرمایا ہے، مخصوص تعداد بتانا مطلوب نہیں اور نہ کم تعداد زیادہ تعداد کی نفی کرتی ہے، دونوں تعداد میں سے ایک ہوگی۔ اصل یہ ہے کہ مومنوں کی تعداد کم ہوگی اور دوزخ میں جانے والوں میں سے کافروں کی تعداد زیادہ ہوگی۔ (فتح الباری: ۱۱/ ۳۹۰)

یہ کم تعداد سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں مسرت کی لہر دوڑ گئی تو انہوں نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا، نبی اکرم ﷺ نے انہیں ترغیب دلائی کہ اس پر اللہ کا شکریہ ادا کریں اور اتنی زیادہ نعمت پر اس کی حمد وثنا کہیں، اس میں اس امت کا شرف بیان ہوا ہے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/ ۲۹۶)

٩٠٤٩۔ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَعَدَنِيْ رَبِّيْ أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ سَبْعِيْنَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِهِ. (رواه الترمذي: ٢٤٣٧)

"سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار انسان جنت میں داخل کرے گا اور ان پر نہ حساب ہوگا نہ عذاب ہوگا۔ اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار ہوگا اور میرے رب کے دست مبارک کے چلو سے تین چلو۔"

(٩٠٤٩) ترمذی: ٢٤٣٧۔ صحیح، البانی: ١٩٨٤۔ ابن ماجہ: ٤٢٨٦۔ احمد: ٢١٦٥٢.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۹۰۵۰۔ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَأَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ. (رواه الترمذی: ۲۵٤٦)

''ابن بریدہ اپنے والد ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت ایک سو بیس صفیں ہوں گی، اسی (۸۰) صفیں اس امت کی ہوں گی اور چالیس صفیں تمام امتوں کی۔''

۹۰۵۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا تَضِيءُ وُجُوْهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَقَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ. (رواه البخاری: ٦٥٤٢)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کی ایک جماعت ستر ہزار نفوس پر مشتمل ہوگی، ان کے چہرے چودھویں تاریخ کے چاند کی طرح روشن ہوں گے تو عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کیا: یارسول اللہ! دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کردے تو آپ ﷺ نے دعا کی یا اللہ! اس کو ان میں سے کردے پھر ایک انصاری مرد اٹھا اور اس نے بھی عرض کیا: یارسول اللہ! دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کردے تو آپ نے فرمایا: عکاشہ تیرے اوپر سبقت لے گیا ہے۔'' (الشیخان)

شرح:......۱۔ میدان محشر کے متعلق جوں جوں آپ کو آگاہ کیا گیا آپ بتاتے گئے۔ یہ امت جنتیوں کے دو تہائی حصہ میں ہوں گے، اس سے پہلے اس امت کے جنتی نصف بتائے تھے، بعد میں دو تہائی بتائے، پھر اللہ نے اور فضل کر دیا پھر صفوں کی تعداد بتا دی کہ کل محشر میں جنتی لوگوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی، ان میں سے ۸۰ اس امت کی ہوں گی اور ۴۰ دوسری امتوں سے ہوں گی۔ اس طرح تمام احادیث میں مطابقت ہو جاتی ہے۔ (شرح مسلم: ۳/ ۹۵) اس امت کا شرف و فضل نمایاں ہے۔

۲۔ بغیر حساب جنت میں جانے والے لوگوں کے ذکر والی حدیث میں جو انبیائے کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ لوگوں کی تعداد بتائی گئی ہے، اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ ناکام ہیں بلکہ انہوں نے تو اپنا مشن پورا کیا تھا لوگ نا نہجا تھے۔ احادیث کا مطلب ہے کہ انبیائے کرام رضی اللہ عنہم اپنے تابعین کی تعداد میں مختلف ہوں گے، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ ﷺ کی امت کثیر تعداد میں ہوگی۔

(۹۰۵۰) ترمذی: ۲۵٤٦۔ صحیح، البانی: ۲۰٦٥۔ ابن ماجہ: ٤۲۸۹۔ دارمی: ۲۸۳۵۔ احمد: ۲۲٤۹۳.

(۹۰۵۱) بخاری: ٦٥٤٢۔ مسلم: ۲۱٦۔ احمد: ۹۵۷۳.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ایک اعتراض: یہ ہوسکتا ہے کہ آپ ﷺ پوچھیں گے یہ میری امت ہے جبکہ آپ کو بتایا جائے گا یہ موسیٰ علیہ السلام کی امت ہے، ایک حدیث میں آتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا روز قیامت میں اپنی امت کو وضو کے نشانات سے پہچان لوں گا یہاں پہچاننے میں کیوں دقت پیش آئی؟

اس کا حل: یہ ہے کہ یہ محشر کی اس وقت کی حالت ہوگی جب لوگ دور ملے جلے ہوں گے، اس وقت نہ پہچان سکیں گے، لیکن جب آپ ﷺ کے سامنے آپ کی امت ممتاز ہوکر آئے گی تو پھر آپ آثار وضو سے پہچان لیں گے، جیسا کہ حوض کوثر پر ہوگا۔

اور حدیث میں بیان کردہ اوصاف جو بغیر حساب جنت میں داخلے کا باعث ہیں، داغ نہ لگوانا، دم نہ کروانا، بدشگونی نہ پکڑنا اور اپنے رب پر اعتماد کرنا ہے۔ بدشگونی تو ناجائز ہے، داغ لگوانے کی بھی اجازت ہے، دم کروانا بھی جائز ہے۔ ایک تو مطلب یہ ہے کہ صرف اللہ پر اعتماد کرتے ہیں ان چیزوں کو بروئے کار نہیں لاتے۔ اگر لاتے بھی ہیں تو حقیقی شفا اللہ ہی سے تصور کرتے ہیں، ان اسباب پر اعتماد نہیں کرتے۔ وہ سمجھتے ہیں ان میں تاثیر اللہ ہی پیدا کرتا ہے۔

یا وہ خود دم وغیرہ کرتے ہیں کسی غیر سے نہیں کرواتے۔ اور یاد رہے کہ بغیر حساب جنت میں جانا سب سے افضل ہونے پر دلالت نہیں کرتا بلکہ جن کا حساب ہو رہا ہے اور جنت میں تاخیر سے داخل ہو رہے ہیں ان میں ایسے لوگ ہوں گے جو بغیر حساب والوں سے افضل ہوں گے ایک حدیث سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے۔

اور مجموعی احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ چار کروڑ نو لاکھ افراد ہوں گے جو بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔

سیدنا عکاشہ رضی اللہ عنہ ان میں سے ہوئے دوسرے آدمی کو شامل نہ کیا گیا۔ بتایا گیا ہے کہ وہ منافق تھا، وہ جو مشہور ہے کہ وہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ تھے، یہ بات مردود ہے۔ شاید اس کا نام سعد بن عمارہ تھا کسی نے سعد بن عبادہ بنا دیا ہے۔ (فتح الباری: ۱۱/ ۴۰۶)

۹۰۵۲۔عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دَفَعَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُوْدِيًّا أَوْنَصْرَانِيًّا فَيَقُوْلُ هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ. (رواه مسلم: ۲۷٦۷)

”سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایک یہودی یا ایک نصرانی پکڑائے گا اور فرمائے گا تیرے بدلے یہ جہنم میں جائے گا۔“ (مسلم)

شرح:...... ہر ایک آدمی کا ایک ٹھکانہ جنت میں ہے اور ایک ٹھکانہ دوزخ میں ہے۔ ایک ایماندار جب جنت میں داخل ہوگا تو کافر اس کی جگہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ یہ اپنے کفر کی بدولت ہوگا یہ جو کافروں اور یہودیوں نے اپنے کفر کی وجہ سے دوزخ میں جانا ہے اور مسلمانوں نے جو کہ گناہوں سے پاک ہوں گے انہوں نے جنت میں جانا ہے، اسی کا نام آزادی رکھا گیا ہے، یہ کافر مسلمان کی دوزخ سے آزادی کا باعث بنا ہے، اصل میں مسلمانوں کے گناہوں کی وجہ

(۹۰۵۲) مسلم: ۲۷٦۷۔ احمد: ۱۹۱٦۱۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

سے یہودیوں نے دوزخ میں نہیں جانا انہوں نے اپنے کفر کی وجہ سے جانا ہے، اسے ہی مسلمان کی دوزخ سے آزادی قرار دیا گیا ہے۔(شرح مسلم:۲/۳۶۰، کتاب التوبہ، باب فی سعۃ رحمۃ اللہ)

۹۰۵۳۔ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ أَجَارَكُمْ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ أَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلَكُوْا جَمِيْعًا وَأَنْ لَا يَظْهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلٰى أَهْلِ الْحَقِّ وَأَنْ لَا تَجْتَمِعُوْا عَلٰى ضَلَالَةٍ. (رواه أبو داوٗد:۴۲۵۳)

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس امت کو تین امور سے پناہ دیدی ہے۔تمہارا نبی ﷺ تم پر بددعا نہیں کرے گا تاکہ تم سب ہلاک ہوجاؤ اور اللہ تعالیٰ اہل باطل کو اہل حق پر غلبہ نہیں دے گا۔اور تم گمراہی پر جمع نہیں ہوگے۔''

۹۰۵۴۔ عَنْ أَبِي مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أُمَّتِي هٰذِهِ أُمَّةٌ مَرْحُوْمَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الْفِتَنُ وَالزِّلْزَالُ وَالْقَتْلُ. (رواه أبو داوٗد: ۴۲۷۸)

''سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ میری مرحومہ امت ہے، اس پر آخرت کا عذاب نہیں ہے۔اس کا عذاب دنیا میں فتنے، زلزلے اور قتل وقتال ہے۔''

شرح:......ان احادیث میں اس امت کے فضائل بیان ہوئے ہیں، نبی ﷺ کا یہ فرمان کہ میری امت، اس سے اس وقت کے لوگ بھی مراد ہوسکتے ہیں یا اس کے علاوہ بھی آنے والے لوگ مراد ہوسکتے ہیں، اس کو آپ نے امت مرحومہ قرار دیا ہے۔

یعنی ان پر رحمت ونعمت کی نوازشات بہت زیادہ ہیں اور جو بوجھ پہلی امتوں پر تھے مثلاً توبہ کے لیے جانیں قتل کرتے، زکوٰۃ سے چوتھا حصہ مال کا نکالتے تھے اور نجاست لگ جائے تو کپڑا کاٹنا پڑتا تھا، اس امت کو اس سے محفوظ رکھا گیا ہے۔اور جو یہ کہا ہے کہ آخرت میں عذاب نہ ہوگا، اس کا مطلب یہ ہے کہ کفار کی مثل عذاب نہ ہوگا۔یعنی دائمی عذاب نہ ہوگا۔اگر توبہ کرلیں تو معاف ہوگا، اگر توبہ نہ ہوگی تو سزا کے بعد دوزخ سے نکال دیا جائے گا، بلکہ یہ بھی خوبی ہے کہ محنتوں، امراض اور آزمائشوں کی وجہ سے گناہ بخش دیے جائیں گے اور دنیا میں انہیں سزا یہ ملے گی کہ آپس میں خانہ جنگی میں مبتلا ہوں گے، ہولناک زلزلوں کی نذر ہوجائیں گے اور ایک دوسرے کو قتل کریں گے، تاہم یہ عذاب آخرت کے عذاب سے ہلکا ہوگا۔بظاہر حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس امت کو آخرت میں عذاب نہیں ہوگا، یہ درست نہیں کیونکہ متواتر احادیث میں آتا ہے کہ اس امت کے کبیرہ گناہوں کے مرتکب افراد کو دوزخ میں عذاب دیا جائے گا۔

(۹۰۵۳) ابوداؤد: ۴۲۵۳۔ ضعیف، البانی: ۹۱۴۔

(۹۰۵۴) ابوداؤد: ۴۲۷۸۔ صحیح، البانی: ۳۵۹۷۔ احمد: ۱۹۱۷۹۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پھر سفارش کے ذریعے اور اللہ غفار الذنوب کے معاف کرنے سے نکال دیئے جائیں گے۔ (عون المعبود: ۴/ ۱۷۰) یا توحید کی وجہ سے نکل آئیں گے۔

۹۰۵۵۔ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَنْ يَجْمَعَ اللّٰهُ عَلٰى هٰذِهِ الْأُمَّةِ سَيْفَيْنِ سَيْفًا مِنْهَا وَسَيْفًا مِنْ عَدُوِّهَا. (رواه أبوداود:٤٣٠١)

''سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت پر اللہ تعالیٰ دو تلواریں مسلط نہیں کرے گا۔ ایک اپنوں کی تلوار اور ایک دشمن کی تلوار۔''

شرح:...... یعنی جب کفار کے ساتھ لڑائی کا آغاز ہوگا، مسلمان آپس کی لڑائی بند کر دیں گے ملاحم وہ لڑائی ہوتی ہے جو مسلمانوں اور کفار کے درمیان ہو اور جو مسلمانوں کی آپس میں جنگ ہو اسے فتنہ کہتے ہیں۔

اس حدیث میں اس امت کی یہ خصوصیت بتائی گئی ہے کہ ایک ہی وقت میں کفار سے لڑائی اور آپس میں مسلمانوں کی قتل وغارت یکجا نہ ہوں گے، اگر آپس میں مسلمان لڑ رہے ہوں گے تو دشمن سے لڑائی کا آغاز ہو جائے تو یہ آپس کی غارتگری چھوڑ کر دشمن کے خلاف متحد ہو کر لڑنا شروع کر دیں گے، تا کہ اللہ کا کلمہ سر بلند ہو جائے۔

ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جب مسلمان آپس میں جنگ کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر ان کا دشمن مسلط کر دے گا، ان کی لڑائی رک جائے گی، آپس میں استیصال نہ کر سکیں گے دشمن ان کا استیصال کر دے گا۔ (عون المعبود: ۴/ ۱۸۵)

۹۰۵۶۔ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ أَمَانَيْنِ لِأُمَّتِيْ (وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيْهِمْ وَمَاكَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ) فَإِذَا مَضَيْتُ تَرَكْتُ فِيْهِمُ الْإِسْتِغْفَارَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (رواه الترمذي:٣٠٨٢)

''سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے میری امت کے لیے دو اسباب امن کے نازل کر دیئے ہیں (اور نہیں ہے اللہ کہ ان کو عذاب دے جب کہ تم ان میں موجود ہو، اور نہیں ہے اللہ کہ ان کو عذاب دے جب وہ استغفار طلب کرتے ہوں اور جب میں چلا جاؤں گا تو ان میں قیامت آنے تک استغفار چھوڑ جاؤں گا۔'' (ترمذی)

۹۰۵۷۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ حَتّٰى إِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِيْ مُعَاوِيَةَ دَخَلَ

''سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن وہ عالیہ سے واپسی پر نبی ﷺ کے ساتھ آ رہے تھے۔ جب بنو معاویہ کی مسجد کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے اس میں دو رکعات نماز

(۹۰۵۵) ابوداؤد: ۴۳۰۱۔ صحیح، البانی: ۳۶۱۴۔ احمد: ۲۳۴۶۹.

(۹۰۵۶) ترمذی: ۳۰۸۲۔ ضعیف الاسناد: ۵۹۷.

(۹۰۵۷) مسلم: ۲۸۹۰۔ احمد: ۱۵۱۹.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا فَقَالَ ﷺ سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا. (رواه مسلم: ٢٨٩٠)

پڑھی اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ ﷺ رب تعالیٰ سے طویل سوال کیا اور دعا مانگی اور ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں اور اللہ نے دو دعائیں قبول فرمائیں اور ایک چیز مجھے نہ دی۔ میں نے دعا مانگی کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کر دیا جائے تو یہ دعا قبول فرمائی۔ اور دعا کی کہ میری امت کو غرق نہ کرے تو یہ بھی قبول فرمائی اور میں نے دعا کی کہ میری امت کے درمیان جنگ وجدال نہ ہو تو یہ قبول نہ ہوئی اور مجھے یہ امر نہیں دیا۔'' (مسلم)

٩٠٥٨۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةً فَأَطَالَهَا قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْتَ صَلَاةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيهَا قَالَ أَجَلْ إِنَّهَا صَلَاةُ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ إِنِّي سَأَلْتُ اللّٰهَ فِيهَا ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِسَنَةٍ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُذِيقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيهَا. (رواه الترمذي: ٢١٧٥)

''سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز پڑھائی تو آپ نے لمبی نماز پڑھائی تو لوگوں نے کہا: آپ ﷺ نے اتنی لمبی کبھی نماز نہیں پڑھائی، آپ نے فرمایا: ہاں بے شک یہ نماز رغبت اور خوف دلانے والی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے سوال کیا کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کیا جائے تو یہ انعام مجھے دیا گیا ہے اور میں نے دعا کی کہ ان پر غیروں کو مسلط نہ کیا جائے تو مجھے یہ چیز عطا فرمادی۔ میں نے دعا کی کہ میری امت کے بعض کو بعض کی جنگ وجدال کا عذاب نہ چکھایا جائے تو اسے روک دیا اور قبول نہ کیا۔''

شرح:...... نماز کی طوالت یہ تھی کہ اس کے ارکان اور دعا طویل کیے، بڑی عظیم نماز تھی۔ عموماً ایسی نماز پڑھنے کی عادت نہ تھی اس لیے لوگوں نے سوال کیا، تو آپ ﷺ نے بتایا کہ اس میں ثواب کی رغبت تھی اور خوف الٰہی سے ہیبت تھی۔

ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ نماز بہت جامع تھی جس میں ثواب کی امید تھی اور عقاب الٰہی کا خوف تھا اور اس دعا کی قبولیت سے پر امید تھا اور رد ہونے کا ڈر تھا، اللہ تعالیٰ نے بھی اس کی تائید فرمائی ہے:

﴿يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا﴾ (السجدہ: ١٦)

(٩٠٥٨) ترمذی: ٢١٧٥۔ صحیح، البانی: ١٧٦٧۔ نسائی: ١٦٣.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

"یہ اپنے رب کو خوف اور طمع سے پکارتے ہیں۔" (مرقاۃ: ۱۱/ ۵۵)

اور آپ ﷺ نے جو یہ فرمایا ہے کہ ان پر ان کا غیر دشمن مسلط نہ ہو یہ اس لیے کہا تھا کہ دشمن کا فر جو ہے وہ اگر مسلط ہو جائے تو جڑ سے اکھاڑ دیتا ہے جبکہ آپس کا دشمن کلی ہلاک نہیں کرتا، یہ حدیث اس آیہ مبارکہ کی تفسیر ہے:

﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّ يُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ﴾ (الانعام: ٦٥)

"کہہ دو! وہ قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیجے یا تمہیں فرقوں میں بانٹ دے اور تمہارے بعض کو بعض کا عذاب چکھائے۔"

٩٠٥٩۔عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيْلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعَصَبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ. (رواه الترمذي: ٢٤٤٠)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں سے بعض افراد بڑی تعداد کی شفاعت کریں گے اور کوئی ایک قبیلہ کی شفاعت کرے گا اور کوئی فرد ایک گروہ کی شفاعت کرے گا اور ان میں وہ بھی ہوگا جو صرف ایک فرد کی شفاعت کرے گا، یہاں تک کہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔"

٩٠٦٠۔ زَادَرَزِيْنٌ:وَإِنَّمَا شَفَاعَتِيْ فِيْ أَهْلِ الْكَبَائِرِ، وَإِنَّهُ لَيُؤْمَرُ بِرَجُلٍ إِلَى النَّارِ فَيَمُرُّ بِرَجُلٍ كَانَ سَقَاهُ شُرْبَةَ مَاءٍ عَلَى ظَمَإٍفَيَعْرِفُهُ ، فَيَقُوْلُ: أَلَا تَشْفَعُ لِيْ؟ فَيَقُوْلُ: وَمَنْ أَنْتَ؟ فَيَقُوْلُ : أَلَسْتَ أَنَا سَقَيْتُكَ الْمَآءَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَعْرِفُهُ فَيَشْفَعُ فِيْهِ فَيُرَدُّ مِنَ النَّارِ إِلَى الْجَنَّةِ۔

رزین رحمہ اللہ نے اضافہ کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "میری شفاعت امت میں سے کبیرہ گناہوں کے ارتکاب کرنے والوں کے لیے ہوگی اور کسی آدمی کے لیے جہنم لے جانے کا حکم ہوگا، پھر وہ کسی مرد کے پاس سے گذرے گا جس نے پیاس کے وقت اس کو پانی پلایا تھا اور اس کو پہچان کر کے کہے گا: کیا تو میرے لیے شفاعت نہیں کرتا ہے؟ تو وہ کہے گا: تو کون ہے؟ تو وہ کہے گا: کیا فلاں فلاں دن میں نے تجھے پانی نہیں پلایا تھا؟ پس یہ بھی اس کو پہچان جائے گا اور اس کی شفاعت کرے گا تو اس کو آگ کی بجائے جنت میں لے جایا جائے گا۔"

٩٠٦١۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ

"عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایلیاء جگہ میں

(٩٠٥٩) ترمذي: ٢٤٤٠۔ ضعيف، الباني: ٤٣٠۔ احمد: ١٠٧٦٤۔ (٩٠٦٠) رزين۔

(٩٠٦١) ترمذي: ٢٤٣٨۔ صحيح، الباني: ١٩٨٥۔ ابن ماجه: ٤٣١٦۔ دارمي: ٢٨٠٨۔ احمد: ١٥٤٣٠۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مَعَ رَهْطٍ بِإِيْلِيَاءَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِيْ أَكْثَرُ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سِوَاكَ قَالَ سِوَايَ فَلَمَّا قَامَ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا ابْنُ أَبِي الْجَذْعَاءِ. (رواه الترمذی: ۲۴۳۸)

ایک جماعت کے ساتھ تھا تو ان میں سے ایک آدمی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: میری امت کے ایک فرد کی شفاعت کی وجہ سے اتنے لوگ جنت میں داخل ہوں گے جو بنو تمیم کی تعداد سے بھی زیادہ ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کی: وہ آپ ﷺ کے علاوہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہاں وہ میرے علاوہ ایک مرد ہے۔"

۹۰۶۲۔عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ أُمَّتِيْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ. (رواه الترمذی: ۲۸۶۹)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے کہ اندازہ نہیں ہو سکتا کہ اس کا آخری حصہ زیادہ مفید ہے یا اول حصہ۔" (یہ ترمذی کی مرویات ہیں)

۹۰۶۳۔زَادَ رَزِيْنٌ: فِيْ هٰذَا: وَأَنَّهُ لَا مَهْدِيٌّ إِلَّا عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ، وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ، وَلَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَنْ تَهْلِكَ أُمَّةٌ أَنَا أَوَّلُهَا، وَمَهْدِيُّهَا أَوْسَطُهَا وَالْمَسِيْحُ آخِرُهَا۔

"رزین رحمہ اللہ نے اضافہ کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "کوئی مہدی نہیں مگر عیسیٰ اور میں سب سے زیادہ حقدار ہوں اس کا اور میرے اور اس کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور میں نے آپ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: وہ امت ہلاک نہ ہوگی جس کا اول فرد میں ہوں، اس کے وسط میں مہدی رحمہ اللہ آئے گا اور اس کے آخر میں مسیح علیہ السلام آئیں گے۔"

شرح: ......اس حدیث میں اسلاف پر عدم اعتماد کا نہیں کہا گیا، یہ امر تو مسلم ہے کہ اس امت کے اولین لوگ ایمان لائے، دعوت کو قبول کیا، معجزات دیکھے اور بعد والے لوگ غیب کے ساتھ ایمان لائے اور پہلوں کی اتباع کی۔ پہلے مجتہدین نے اساسی کام کیا اور بعد والوں نے اپنی سعی مبذول کر کے ان کے علم کی تلخیص کی اور اسے مضبوط کرنے میں اپنی عمریں کھپا دیں۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس بات پر محمول ہے کہ دین کو احتیاج ہے کہ اسے امت کے پہلے لوگ بعد والوں تک پہنچائیں اور اسی طرح اس کی یہ ضرورت بھی ہے کہ اسے آخر والے قائم رکھیں اور لوگوں کو سنت پر ثابت قدم رکھیں، اسے روایت کریں اور اس کا اظہار دوسروں پر کریں، تاہم شرف و فضل پہلوں کو ہی حاصل ہے، وجہ یہ ہے کہ کھیتی کو اول میں بھی پانی کی سیرابی کی ضرورت ہوتی ہے اور بعد میں بھی ہوتی ہے مگر پہلے پانی کی اسے زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ اگر وہ سیراب نہ کرے تو کھیتی نہ تو اگتی ہے اور نہ اس کی بنیاد ہی ہوتی ہے۔ (تفسیر: ۴/۳۶۳)

(۹۰۶۲) ترمذی: ۲۸۶۹۔ حسن صحیح، البانی: ۲۳۰۲۔ احمد: ۱۱۹۱۸۔ (۹۰۶۳) رزین۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩٠٦٤۔عَنِ الْمُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ. (رواه البخاری: ٣٦٤٠)

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے کچھ غالب رہیں گے یہاں تک کہ اللہ کا حکم آئے گا اور وہ غالب ہوں گے۔'' (الشیخان)

٩٠٦٥۔عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَزَالُ أَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ. (رواه مسلم: ١٩٢٥)

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل غرب ہمیشہ حق کے ساتھ غالب رہیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہوجائے گی۔'' (مسلم)

٩٠٦٦۔عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيْكُمْ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ مَنْصُوْرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ: هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ. (رواه الترمذی: ٢١٩٢)

''معاویہ بن قرہ اپنے باپ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اہل شام تباہ ہوں گے تو تمہارے لیے بھلائی نہ رہے گی اور میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ غالب رہے گی، لوگوں کا ان کو چھوڑ دینا ان کے لیے نقصان نہیں دے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہوگی۔ امام بخاری نے کہا ابن مدینی نے کہا: مراد حفاظ حدیث ہیں۔'' (ترمذی)

٩٠٦٧۔عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ إِذَا أَرَادَ رَحْمَةَ أُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهِ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهُ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةَ أُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَأَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَأَقَرَّ عَيْنَهُ بِهَلَكَتِهَا حِيْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا أَمْرَهُ. (رواه مسلم: ٢٢٨٨)

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی امت کے لوگوں پر رحمت کرنا چاہتا ہے تو اس امت سے پہلے اس کے نبی کو وفات دے دیتا ہے، چنانچہ نبی ان کے لیے آگے جانے والا اور ان کے لیے پیش رو بن جاتا ہے۔ اور جب کسی امت کو عذاب دینا چاہتا ہے تو نبی کی حیات میں اس امت کو ہلاک کردیتا ہے اور ان کو ہلاک ہوتے دیکھتا ہے اور ان کی ہلاکت پر نبی کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں

(٩٠٦٤) بخاری: ٣٦٤٠۔ مسلم: ١٩٢١۔ دارمی: ٢٤٣٢۔ احمد: ١٧٧٣٨.

(٩٠٦٥) مسلم: ١٩٢٥.

(٩٠٦٦) ترمذی: ٢١٩٢۔ صحیح، البانی: ١٧٨٢۔ ابن ماجہ: ٦.

(٩٠٦٧) مسلم: ٢٢٨٨.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس لیے کہ انہوں اپنے نبی کی تکذیب کی ہوتی ہے اور اس کی حکم عدولی کے وہ مرتکب ہوتے ہیں۔" (مسلم)

٩٠٦٨ـأَبُوْ الدَّرْدَاءِ، رَفَعَهُ : أَنَاحَظُّكُمْ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْتُمْ حَظِّي مِنَ الْأُمَمِ. (رواه البزار:٢٨٤٧)

"سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں: میں انبیاء میں تمہارے نصیب میں تھا اور تم امتوں میں سے میرے نصیب میں تھے۔" (بزار رحمۃ اللہ علیہ)

٩٠٦٩ـعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا سَمِعْتُهُ يُكَنِّيْهِ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَايَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ يَا عِيْسَى إِنِّيْ بَاعِثٌ مِنْ بَعْدِكَ أُمَّةً إِنْ أَصَابَهُمْ مَا يُحِبُّوْنَ حَمِدُوا اللّٰهَ وَشَكَرُوا وَإِنْ أَصَابَهُمْ مَايَكْرَهُوْنَ احْتَسَبُوْا وَصَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا عِلْمَ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ هٰذَا لَهُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عِلْمَ قَالَ أُعْطِيْهِمْ مِنْ حِلْمِيْ وَعِلْمِيْ. (رواه أحمد: ٢٦٩٩٧ والبزار والكبير والأوسط)

"سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰ! میں تیرے بعد ایک امت پیدا کروں گا اور جب ان کو مرغوب اور پسندیدہ چیز ملے گی تو وہ الحمد للہ کہیں گے اور شکر ادا کریں گے اور جب ان کو وہ مصیبت پیش آئے گی جس کو وہ ناپسند کرتے ہوں گے تو وہ اس کو ثواب سمجھ کر اس پر صبر کریں گے۔ جب کہ ان میں نہ تو علم ہی ہوگا اور نہ ان میں تحمل اور بردباری ہوگی۔ عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: یا اللہ! یہ ان کے لیے کیسے ممکن ہوگا جب کہ ان میں علم وتحمل بھی نہ ہوگا؟ فرمایا: میں اپنے علم اور تحمل سے ان کو دوں گا۔" (احمد، بزار، الکبیر، الاوسط)

٩٠٧٠ـعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَفَعَهُ: مَا مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا وَبَعْضُهَا فِي النَّارِ، وَبَعْضُهَا فِي الْجَنَّةِ، إِلَّا أُمَّتِيْ، فَإِنَّهَا كُلَّهَا فِي الْجَنَّةِ. (للأوسط: ١٨٥٨ والصغير بضعف)

"سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں: ہر امت کا یہ حال ہے کہ ان میں سے بعض جنت میں اور بعض جہنم میں مگر میری امت سب ہی جنت میں جائے گی۔"

شرح:......ان احادیث میں آیا ہے کہ قیام قیامت تک اہل حق رہیں گے۔

(٩٠٦٨) بزار: ٢٨٤٧ـ ورجاله رجال الصحيح غير ابى حبيبه الطائى، وقد صح له الترمذى حديثا وذكره ابن حبان فى الثقات، هيثمى: ١٦٧٠٥.

(٩٠٦٩) احمد: ٢٦٩٩٧ـ بزار، طبرانى كبير، طبرانى اوسط، ورجال احمد رجال الصحيح غير الحسن بن سوار وابى حلبس يزيد بن ميسرة وهما ثقات، هيثمى: ١٦٧٠٨.

(٩٠٧٠) طبرانى اوسط: ١٨٥٨ـ طبرانى صغير وفيه احمد بن محمد بن الحجاج بن رشد بن وهو ضعيف: ٩٠٧١ـ قال الالبانى، صحيح: ٣٠٦٥.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایک اشکال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی جبکہ اس میں ہے، اہل حق قیامت تک رہیں گے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ جو کہا گیا ہے کہ قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی یہ مخصوص جگہ ہوگی اور دوسری جگہ پر جماعت حق ہوگی جو حق کے قیام کے لیے برسر پیکار ہوگی۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ والی حدیث میں ہے کہ آپ سے دریافت کیا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ جماعت حق کہاں ہوگی؟ آپ نے فرمایا: وہ بیت المقدس میں ہوگی ایک اور توجیح بھی ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں رجال نے گھیر رکھا ہوگا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نکلیں گے تو دجال کو قتل کریں گے۔

ایک احتمال یہ بھی ہے کہ یہ دجال کے خروج کے وقت ہوگی یا عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد ہوگی۔ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد ایک ہوا چلے گی۔ جس کے دل میں بھی ایک ذرہ کے برابر ایمان ہوگا، یہ ہوا اسے قبض کرے گی، زمین پر صرف شریر لوگ رہ جائیں گے، ان پر قیامت قائم ہوگی، پھر گروہ تو دور کی بات ہے ایک مسلمان بھی باقی نہ رہے گا۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/۴۷۰)

فَضَائِلُ قُرَيْشٍ وَغَيْرِهِمْ مِنْ قَبَائِلِ الْعَرَبِ وَفَضَائِلِ الْعَجَمِ وَالرُّوْمِ

قریش کے فضائل، قبائل عرب فضائل اور عجم اور روم کے فضائل

۹۰۷۱۔عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ اللّٰهُ. (رواہ الترمذی:۳۹۰۵)

''سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو قریش کو ذلیل کرنا چاہے اس کو اللہ ذلیل کردے گا۔''

شرح:...... نبی اکرم ﷺ قریش میں سے تھے۔ ان کی اہانت ایک جرم ہے یہ ڈانٹ کے انداز میں ہے تا کہ لوگ انہیں اذیت نہ پہنچائیں۔ اور اس حکم کی فرمانبرداری تیزی سے کردیں، وگرنہ اپنے عدل میں اللہ تعالیٰ کا قاعدہ کلیہ ہے کہ وہ ارادے پر سزا نہیں دیتا جب تک برا عمل سرزد نہ ہو۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/ ٦٦٧)

۹۰۷۲۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ أَذَقْتَ أَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَأَذِقْ آخِرَهُمْ نَوَالًا . (رواہ الترمذی:۳۹۰۸)

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! قریش کے پہلے حصے کو تو نے عبرتناک سزا دی ہے تو ان کے پچھلے حصے کو انعامات عطا کردے۔''

(۹۰۷۱) ترمذی: ۳۹۰۵۔ صحیح، البانی: ۳۰٦۵۔

(۹۰۷۲) ترمذی: ۳۹۰۸۔ حسن صحیح، البانی: ۳۰٦۷۔ احمد: ۲۱۷۱۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شرح:......قریش کے اولین لوگوں نے کفر کیا اور رسول اکرم ﷺ کا انکار کیا جس کی وجہ سے جنگ بدر میں اور احزاب میں عذاب سے دو چار ہونا پڑا، کبھی قحط سالی آئی اور رسوائی مقدر بنی، جب بعد والے ایمان لائے تو انہیں عزت ملی، خلافت وحکومت ملی، امارت ملی بے شمار انعامات حاصل کیے اور فتوحات پائیں۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/ ۲۶۸)

۹۰۷۳۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ أَحْنَاهُ عَلَى طِفْلٍ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ قَالَ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَلَى إِثْرِ ذٰلِكَ وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيْرًا قَطُّ . (رواه مسلم:۲۵۲۷)

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کی عورتیں بہتر ہوتی ہیں اونٹوں پر سوار ہوتی ہیں، اپنے چھوٹی عمر کے بچوں پر مہربان ہوتی ہیں اور اپنے خاوند کے مال کی رعایت رکھتی ہیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث کے بعد بیان کرتے تھے: مریم بنت عمران کبھی اونٹ پر سوار نہیں ہوئیں اور اگر مجھے معلوم ہو کہ وہ اونٹ پر سوار ہوتی ہیں تو پھر میں اس پر کسی کو فضیلت نہیں دوں گا۔“ (شیخین)

شرح:......اس کا پس منظر یہ بیان کیا گیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام بھیجا تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں تو بوڑھی ہو چکی ہوں اور میرے اہل وعیال بھی ہیں تو آپ ﷺ نے یہ اعزاز قریش کی عورتوں کو بخشا جس کا اس میں ذکر ہوا ہے۔ (فتح الباری: ۸/ ۵۱۲)

اس میں ایک بات کی طرف اشارہ بھی کیا گیا ہے کہ عورتوں کا اونٹ پر سوار ہونا کوئی ایسی خوبی نہیں جس کی وجہ سے جو سوار نہ ہوئی ہو وہ کم درجہ ہو جائے۔ حضرت مریم علیہا السلام اونٹ پر سوار نہ تھیں، مگر اپنی ہم عصر خواتین سے سب سے زیادہ افضل تھیں اور قریش کو خواتین کی افضلیت اسی وجہ سے بیان ہوئی ہے کہ دین میں ان کی صلاح ہے اور خاوند کے ساتھ اچھا برتاؤ ہے اور بچوں پر شفقت کرنا ہے۔ یعنی اگر بچے یتیم ہو جائیں تو ان کی وجہ سے آگے شادی نہیں کرتیں اگر کر بھی لیں تو پھر ان سے توجہ نہیں ہٹاتیں بلکہ پورا خیال رکھتی ہیں اور ان کی یہ بھی خوبی ہے کہ اپنے خاوند کے مال میں خیانت نہیں کرتیں اور اس میں فضول خرچی نہیں کرتیں۔

اس حدیث میں ترغیب ہے کہ نکاح شریف زادیوں سے کیا جائے خصوصاً قریش خواتین کو ترجیح دیں اور اعلیٰ نسب خواتین سے رشتہ جوڑیں اور اس میں بچوں کی نگہداشت اور اچھی تربیت اور ان پر شفقت کی فضیلت اور خاوند کے مال کی حفاظت اور اس میں حسن تدبیر کی تعریف بیان ہوئی ہے اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ خاوند اپنی بیوی کا خرچہ ادا کرے۔

(فتح الباری: ۸/ ۱۲۶)

(۹۰۷۳) مسلم: ۲۵۲۷۔ بخاری: ۵۰۸۲۔ احمد: ۲۷۲٦٤.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٩٠٧٤-عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمَ وَغِفَارُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي أَسَدٍ وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ خَابُوْا وَخَسِرُوْا فَقَالَ هُمْ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي أَسَدٍ وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ. (رواه البخاری: ٣٥١٥)

''سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے دیکھا کہ جہینہ، مزینہ، اسلم اور غفار بہتر ہیں بنو تمیم، بنو اسد، بنو عبداللہ بن غطفان اور بنو عمرو بن صعصعہ سے۔ ایک مرد نے کہا: یہ تو ناکام اور خسارے میں رہے۔ آپ نے فرمایا: وہ پہلا گروہ بہتر ہے بنو تمیم، بنو اسد، بنو عبداللہ بن غطفان اور بنو عمرو بن صعصعہ سے۔''

٩٠٧٥-وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَأَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةَ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبَ شَكَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ، بِنَحْوِهِ. (رواه البخای:٣٥١٦)

''ایک روایت میں ہے کہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے کہا: حاجیوں کی چوری کرنے والے لوگوں نے آپ ﷺ کی پیروی کی ہے جو بنو اسلم، بنو غفار، مزینہ سے تھے اور گمان ہے کہ انہوں نے جہینہ کا بھی ذکر کیا۔ تو پھر نبی ﷺ نے فرمایا: یہ تو بتا اگر ہیں بنو اسلم اور غفار۔ مثل اس کے۔''

٩٠٧٦-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا أَمَا إِنِّي لَمْ أَقُلْهَا وَلٰكِنْ قَالَهَا عَزَّوَجَلَّ. (رواه مسلم:٢٥١٦)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنو اسلم کو اللہ سلامت رکھے۔ بنو غفار کو اللہ بخش دے۔ یہ بات میں نہیں کہتا بلکہ اللہ کہلاتا ہے۔''

شرح:...... ان احادیث میں جن پانچ قبائل کا ذکر ہوا ہے، وہ جاہلیت میں قوت اور شان وشوکت میں بلند درجہ تھے، بنو عامر بن صعصعہ اور بنو تمیم یہ دونوں کمتر تھے، مگر جب اسلام کی آمد ہوئی تو ان دونوں قبائل میں سے جو کمزور تھے وہ جلدی سے اسلام میں داخل ہوگئے، اب وہ شرف اور قوت ان کے دامن میں جمع ہوگیا۔ اسلم قبیلے کا نسب یہ ہے،

(٩٠٧٤) بخاری: ٣٥١٥۔ مسلم: ٢٥٢٢۔ ترمذی: ٣٩٥٢۔ دارمی: ٢٥٢٣۔ احمد: ٢٧٥٣٧.

(٩٠٧٥) بخاری: ٣٥١٦۔ مسلم: ٢٥٢٢۔ ترمذی: ٣٩٥٢۔ دارمی: ٢٥٢٣۔ احمد: ٢٧٥٣٧.

(٩٠٧٦) مسلم: ٢٥١٦۔ بخاری: ١٠٠٦۔ احمد: ٩٧١٨.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اسلم بن افصی بن حارثہ بن امری القیس بن ثعلبہ بن مازن بن ازد بن غوث بن بنت بن مالک بن زید بن کہلان بن سباء بن یشجب بن یعرب بن قحطان۔

بنوغفار کا نسب یہ ہے: غفار بن ملیل بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ، ان میں سب سے پہلے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور ان کے بھائی انیس رضی اللہ عنہ اسلام لائے تھے، ان کے مشورہ سے بہت سارے قبیلہ والے مسلمان ہو گئے۔

مزنیہ قبیلہ کا نسب یہ ہے: مزنیہ ایک عورت کا نام تھا۔ مزنیہ بن عمرو بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر ہے، ان میں سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ اور ایاس بن ہلال اور ان کے بیٹے قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہم ہیں۔ قاضی ایاس بن معاویہ ان کی نسل سے ہی تھے۔

جہینہ قبیلہ کا نسب یہ ہے: جہینہ بن زید بن لیث بن سود بن اسلم بن الحاف بن قضاعہ ہے، ان میں سے مشہور صحابی عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ ہیں۔ بنو قضاعہ کا نسب قحطان تک جاتا ہے۔

اشجع قبیلہ ان کا نسب یہ ہے کہ اشجع بن کریث بن غطفان بن سعد بن قیس ہے۔ ان میں سے مشہور صحابی نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔

یہ قبائل مضر میں سے ہیں، ان کے مقابلہ میں جن کا ذکر ہوا ہے، وہ تمیم اور اسد ہوازن اور غطفان بھی مضر سے ہیں، ان میں لڑائی ہوئی۔ بنو اسد کے گھر مکہ کے باہر تھے، فضالہ بن عبادہ اسدی نے ہلال بن امیہ خزاعی کو قتل کر دیا، تو خزاعہ قبیلہ نے فضالہ کو مار ڈالا۔ اس طرح ان میں جنگ بھڑک اٹھی، تو بنو اسد اپنے گھروں سے دور چلے گئے اور غطفان کے حلیف بن گئے، ان میں سے آل جحش نے بنو امیہ سے روابط کر لیے۔ یہ آل جحش مسلمان ہو گئے تو اس حلف کی وجہ سے ہی ابوسفیان نے ان کے گھروں کو اپنے قبضہ میں لے لیا تھا۔

ان میں چند قبائل کا نام لے کر انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مولیٰ اور معاون قرار دیا ہے، یہ ان کے لیے بہت بڑا شرف ہے، یہ اعزاز انہیں اس لیے ملا کہ انہوں نے اسلام لانے میں جلدی کی۔ انہیں قید و بند کی صعوبتیں برداشت نہ کرنا پڑتی تھیں اور نہ ہی غلامی کی ذلت سے دوچار ہونا پڑا۔

عصیہ کے لیے بددعا اس لیے کی تھی یہ بنوسلیم کے ایک قبیلہ کی شاخ ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد شکنی کی تھی۔

بنوغفار میں ایک خرابی تھی کہ یہ جاہلیت میں حاجیوں کی چیزیں چرا لیا کرتے تھے۔ یہ ایک عار ان پر لگی ہوئی تھی تاہم جب یہ مسلمان ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یہ عار اللہ مٹا دے۔

جہینہ اور مزنیہ کو بنو اسد وغیرہ سے بہتر قرار دینے کی پیش گوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سچ ثابت ہوئی۔ طلیحہ بن خویلد جو جھوٹا نبی تھا اس کے ساتھ مل کر یہ بنو اسد وغیرہ بھی مرتد ہو گئے تھے۔ اور بنوتمیم سجاح نامی نبوت کی جھوٹی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دعوے دار خاتون کے ساتھ مل کر مرتد ہوگئے۔ (فتح الباری: ٦/ ٦٥٤)

٩٠٧٧۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُرَيْشٌ وَ الْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَأَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ. (رواه البخاري: ٣٥٠٤)

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش، انصار جہینہ، مزینہ، اسلم، بنو اشجع اور بنو غفار آپس میں ایک دوسرے کی کفو ہیں ان کا اللہ اور اس کے رسول کے سوا کوئی مولا نہیں ہے۔“

٩٠٧٨۔قَالَ أَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوْسٰى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنِّي لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْأَشْعَرِيِّيْنَ بِالْقُرْآنِ حِيْنَ يَدْخُلُوْنَ بِاللَّيْلِ وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرَ مَنَازِلَهُمْ حِيْنَ نَزَلُوْا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيْمٌ إِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ أَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ إِنَّ أَصْحَابِي يَأْمُرُوْنَكُمْ أَنْ تَنْظُرُوْهُمْ. (رواه البخاري:٤٢٣٢)

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اشعری اصحاب کی قرآن پڑھنے کی آواز کو پہچانتا ہوں جب وہ رات کو داخل ہوتے ہیں۔اور میں رات کے وقت ان کے قرآن پڑھنے کی آواز سے ان کے گھر پہچانتا ہوں اگرچہ دن کو ان کے گھروں کا مجھے پتہ نہیں ہے۔ان میں سے حکیم (﷛) ہے۔جب اس کو دشمن کی فوج ملتی ہے تو وہ کہتا ہے: میرے اصحاب تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم ان کا انتظار کرو۔“

٩٠٧٩۔عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوْسٰى قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ الْأَشْعَرِيِّيْنَ إِذَا أَرْمَلُوْا فِي الْغَزْوِ أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ جَمَعُوْا مَاكَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْهُ بَيْنَهُمْ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُمْ. (رواه البخاري:٢٤٨٦)

سیدنا ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ وہ ابو موسیٰ اشعری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اشعری لوگ غزوہ میں ہوتے ہیں تو پہلوانی کی چال چلتے ہیں اور جب مدینہ میں ان کا کھانا پینا کم ہوجا تا ہے تو وہ سب کی خوراک ایک کپڑے میں جمع کرتے ہیں۔پھر ایک برتن سے برابر، برابر تقسیم کرتے ہیں۔وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

٩٠٨٠۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نِعْمَ الْحَيُّ

”سیدنا ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین خاندان بنو اسد اور بنو اشعر

(٩٠٧٧) بخاری: ٣٥٠٤.

(٩٠٧٨) بخاری: ٤٢٣٢_ مسلم: ٢٤٩٩_ ابوداؤد: ٢٧٢٥_ ترمذی: ١٥٥٩.

(٩٠٧٩) بخاری: ٢٤٨٦_ مسلم: ٢٥٠٠.

(٩٠٨٠) ترمذی: ٣٩٤٧_ ضعیف، البانی: ٨٣٢_ احمد: ١٦٧١٥.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

الْأَسَدُ وَ الْأَشْعَرِيُّوْنَ لَا يَفِرُّوْنَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَغُلُّوْنَ هُمْ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذَالِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَيْسَ هٰكَذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هُمْ مِنِّيْ وَإِلَيَّ فَقُلْتُ لَيْسَ هٰكَذَا حَدَّثَنِي أَبِيْ وَلٰكِنَّهٗ حَدَّثَنِيْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ هُمْ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَأَنْتَ أَعْلَمُ بِحَدِيْثِ أَبِيْكَ.

(رواه الترمذي:٣٩٤٧)

ہیں۔ نہ میدان جنگ سے بھاگتے ہیں اور نہ مال غنیمت میں خیانت کرتے ہیں۔ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔" عامر کے بیٹے نے کہا: یہ حدیث میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کی تو انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے تو اس طرح نہیں کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے: "وہ مجھ سے ہیں اور میری طرف ہیں۔" میں نے کہا: میرے باپ نے ایسا نہیں بیان کیا۔ لیکن انہوں نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: "وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔" تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو اپنے باپ کی حدیث زیادہ جانتا ہے۔" (ترمذی)

شرح:... مقصد یہ ہے کہ یہ اشعر قبیلہ والے جب مسجد میں عبادت سے فارغ ہوتے ہیں یا اپنے دوسرے کاموں سے فارغ ہوتے ہیں اور گھر لوٹتے ہیں تورات کی تاریکی میں جب یہ قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں تو مجھے ان کی خوبصورت آوازوں سے پہچان ہو جاتی ہے کہ یہ قرآن پاک اشعر قبیلہ والے پڑھ رہے ہیں۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جب دوسرے کو اذیت نہ ہو تو قرآن پاک بلند آواز سے پڑھنے کی اجازت ہے اور ذہن میں ریاکاری بھی نہ ہو۔

اور اشعر قبیلہ والوں کی یہ خوبی بھی ہے کہ یہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا پسند کرتے ہیں۔ انہیں کوئی پروا نہیں ہوتی کہ انہیں کیا ہوگا، بے پروا ہو کر لڑتے ہیں۔ (فتح الباری: ۷/ ۴۸۷)

اور ان قبیلے میں اشعر قبیلے کا عظیم الشان شرف بیان ہوا ہے کہ انہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنے ساتھ ملایا اور اللہ کی اطاعت میں اپنے ساتھ متفق قرار دیا۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ آدمی کی موجودگی میں اس کی تعریف کرنا اور خوبی بیان کرنا جائز ہے۔ اور ایثار و غمخواری ایک افضل عمل ہے اور سفر ہو یا نہ ہو زادِ راہ اکٹھا کھانا مستحب ہے اور باعث الفت ہے۔

(فتح الباری: ۵/ ۱۳۰)

۹۰۸۱۔عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَازِلْتُ أُحِبُّ بَنِيْ تَمِيْمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْهِمْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِيْ عَلَى الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: تین وجوہات کی بنا پر میں بنو تمیم کو پسند کرتا ہوں: میں نے نبی ﷺ سے ان کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ دجال پر میری امت میں سے سب سے زیادہ سخت ہوں گے اور دوسری یہ بات کہ ان مال زکوٰۃ لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ہماری قوم

(۹۰۸۱) بخاری: ۲۵۴۳۔ مسلم: ۲۵۲۵۔ احمد: ۸۸۲۵.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ. (رواه البخاري:٢٥٤٣)

کا مال زکوۃ ہے۔اور تیسری یہ بات کہ بنوتمیم کی ایک لڑکی قید ہوکر آئی اور وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو آزاد کردے اس لیے کہ یہ بنو اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔(الشیخان)

٩٠٨٢۔وَعَنْهُ، رَفَعَهُ: (وَذَكَرَ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ: ضِخَامُ الْهَامِ ثُبُتُ الْأَقْدَامِ، بِنِصَارُ الْحَقِّ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَشَدُّ قَوْمًا عَلَى الدَّجَّالِ). (رواه البزار:٢٨٢٣بلين)

''اور انہی سے مرفوع روایت ہے کہ آپ نے بنوتمیم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: موٹی کھوپڑیوں والے، ثابت قدم رہنے والے، آخر زمانے میں حق کے مددگار ہوں گے اور سب قوموں سے دجال پر زیادہ سخت ہوں گے۔'' (البزار)

٩٠٨٣۔وَعَنْهُ رُبَّمَا ضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى كَتِفِي وَقَالَ: أَحِبُّوا بَنِي تَمِيمٍ. (رواه البزار: ٢٨٢٤)

اور ان سے روایت ہے کہ کئی بار نبی ﷺ نے میرے شانے پر ہاتھ مار کر فرمایا: ''بنوتمیم سے محبت کیا کرو۔'' (البزار)

شرح: ... بنوتمیم ایک مشہور اور بڑا قبیلہ تھا، ان کا نسب یہ ہے: تمیم بن مر بن اُدّ بن طابخہ بن الیاس بن مضر۔ یہ شروع میں نبی اکرم ﷺ کو بہت مبغوض تھے کیونکہ ان کے اور آپ کی قوم کے درمیان جاہلیت میں عداوت تھی لیکن جب ان میں سے لوگ مسلمان ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ اب مجھے بہت محبوب ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ خونریز جنگوں میں سخت جان واقع ہوئے تھے اور دجال کا معرکہ بھی نہایت سخت ہوگا، اس لیے آپ نے یہ پیش گوئی فرمائی یہ دجال کا مقابلہ کرنے میں حسب عادت جانفشانی کا مظاہرہ کریں گے، ان کا نسب الیاس بن مضر میں جا کر نبی اکرم ﷺ سے جاملتا ہے، اس لیے جب ان کے صدقات آئے تو آپ نے فرمایا کہ یہ میری قوم کے صدقات ہیں۔
بنوعنبر بھی بنوتمیم سے تھے اور بنوتمیم اسماعیل علیہ السلام کی قوم سے تھے، اس لیے اس قبیلے کی لونڈی کے بارے میں آپ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ یہ اولاد اسماعیل سے ہے اسے آزاد کردو۔
ان احادیث سے پتہ چلا کہ عربی آدمی یا عورت کو ملکیت میں لینا جائز ہے، نیز ان احادیث میں بنوتمیم کی فضیلت بیان ہوئی ہے، جاہلیت اور اسلام میں ان میں اشراف اور روساء پائے جاتے ہیں اور اس میں آخر زمانہ میں آنے والے واقعہ کی پیش گوئی بھی بیان ہوئی ہے۔ اس میں ان لوگوں کی بھی تردید ہے جو یمن کے تمام رہنے والوں کو بنو اسماعیل تصور کرتے ہیں۔ (فتح الباری: ۱۷۲/۵)

(٩٠٨٢) بزار: ٢٨٢٣۔ من طريق سلام عن منصور بن ذاذان احسبه سلام المدائني وهو لين الحديث، هيثمي: ١٦٥٧٠.
(٩٠٨٣) بزار: ٢٨٢٤۔ لا يروى عن النبي الا من هذا الوجه وفيه عبيدة بن عبدالرحمن ذكره ابن ابى حاتم ولم يجرحه احد، وبقية رجاله ثقات، هيثمي: ١٦٥٧١.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩٠٨٤ـعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ أَحْسِبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَنْ حِمْيَرًا فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَأَعَادَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا أَفْوَهُهُمْ سَلَامٌ وَأَيْدِيْهِمْ طَعَامٌ وَهُمْ أَهْلُ أَمْنٍ وَإِيْمَانٍ .

(رواه الترمذی: ٣٩٣٩)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیس میں سے ایک مرد نبی ﷺ کے سامنے آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! حمیر پر لعنت بھیجیں۔ آپ ﷺ نے اس سے منہ پھر لیا۔ اس نے یہ بات پھر دہرائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ حمیر پر رحم کرے، ان کے چہرے کو سلامت رکھے، ان کے ہاتھ کھانے میں ہوں اور وہ امن اور ایمان والے بن جائیں۔''

٩٠٨٥ـعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْأَزْدُ أُسْدُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ يُرِيْدُ النَّاسُ أَنْ يَضَعُوْهُمْ وَيَأْبَى اللّٰهُ إِلَّا أَنْ يَرْفَعَهُمْ وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُوْلُ الرَّجُلُ يَالَيْتَ أَبِي كَانَ أَزْدِيًّا يَالَيْتَ أُمِّي كَانَتْ أَزْدِيَّةً . (رواه الترمذی: ٣٩٣٧)

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ازد زمین میں اللہ کے مضبوط درخت ہیں، لوگ ارادہ کرتے ہیں کہ انہیں پست کر دیں اور اللہ نے انکار کیا مگر یہ کہ وہ ان کو بلند کرے گا۔ اور لوگوں پر زمانہ آئے گا کہ اس میں ایک شخص کہے گا: اے کاش! میرا باپ ازدی ہوتا اور کاش میری ماں ازدیہ ہوتی۔''

٩٠٨٦ـوبِإِسْنَادِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نِعْمَ الْقَوْمُ الْأَزْدُ طَيِّبَةٌ أَفْوَاهُهُمْ بَرَّةٌ أَيْمَانُهُمْ نَقِيَّةٌ قُلُوْبُهُمْ . (رواه أحمد: ٣٧٣٠٣)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین قوم ازد ہے۔ ان کے منہ پاک صاف ہیں، ان کے دائیں ہاتھ نیکی کرنے والے اور ان کے دل صاف ستھرے ہیں۔'' (احمد)

شرح: ...... اصل میں انصار سارے کے سارے ازد قبیلہ سے تھے، یہ لوگ نرم دل اور زبان کے عمدہ لوگ تھے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/۶۸۱)

٩٠٨٧ـعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدِمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ

''انہی سے مروی ہے کہ طفیل بن عمر رضی اللہ عنہ دوسی نبی ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: بے شک دوس ہلاک ہو گئے۔ انہوں نے

(٩٠٨٤) ترمذی: ٣٩٣٩۔ موضوع، البانی: ٨٢٩.

(٩٠٨٥) ترمذی: ٣٩٣٧۔ ضعیف، البانی: ٨٢٨.

(٩٠٨٦) احمد: ٣٧٣٠٣۔ واسنادہ حسن، ہیثمی: ١٦٥٨٣.

(٩٠٨٧) بخاری: ٦٣٩٧۔ مسلم: ٢٥٢٤۔ احمد: ٩٤٩٢.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا فَظَنَّ النَّاسُ أَنَّهُ يَدْعُو عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ. (رواه البخاري: ٦٣٩٧)

نافرمانی اور انکار کیا۔ لہٰذا آپ ﷺ ان کے لیے بد دعا کریں۔ پس لوگوں نے گمان کیا کہ آپ ﷺ ان پر بد دعا کریں گے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! دوس کو ہدایت دے اور انہیں پاس لے آ۔'' (الشیخان)

شرح: ......ایک حالت ایسی ہے کہ مشرکوں کے لیے بد دعا جائز ہے اور ایک حالت یہ ہے کہ مشرکوں کے لیے دعا کرنا جائز ہے۔ دعا کرنے کے منسوخ ہونے والی بات درست نہیں، بلکہ جب امید ہو کہ یہ اسلام میں داخل ہو جائیں گے تو ان کی تالیف قلب کے لیے دعا کرنا جائز ہے۔ ایک موافقت کی صورت یہ بھی ہے کہ انہیں کفر میں سرکشی سے روکنا ہو تو دعا کرنا جائز ہے اور اس وقت بد دعا کرنا منع ہے جب کفر پر ان کی ہلاکت کی بد دعا ہو۔ (فتح الباری: ۱۱/ ۱۹۶)

٩٠٨٨۔عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا. (رواه الترمذي: ٣٩٤٢)

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: ہمیں ثقیف کی تیر اندازی نے جلا دیا ہے لہٰذا آپ ﷺ اللہ سے ان کے خلاف بد دعاء فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! بنو ثقیف کو ہدایت دے۔''

٩٠٨٩۔عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلَاثَةَ أَحْيَاءٍ ثَقِيْفًا وَبَنِي حَنِيْفَةَ وَبَنِي أُمَيَّةَ. (رواه الترمذي: ٣٩٤٣)

''سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ جب فوت ہوئے تو ان تین قبائل کو ناپسند کرتے تھے بنو ثقیف، بنو حنیفہ اور بنو امیہ کو۔''

٩٠٩٠۔عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَرُّ قَبِيْلَتَيْنِ فِي الْعَرَبِ نَجْرَانُ وَبَنُوْ تَغْلِبَ. (رواه أحمد: ١٨٩٤٨)

''عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عرب میں دو قبیلے بدتر ہیں: بنو نجران اور بنو تغلبہ۔'' (احمد)

٩٠٩١۔عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا إِلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَسَبُّوْهُ وَضَرَبُوْهُ فَجَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

''سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک مرد کو قبائل عرب میں سے ایک قبیلے کے پاس بھیجا تو انہوں نے ان کو قید کیا اور اس کو مارا، پھر

(٩٠٨٨) ترمذی: ٣٩٤٢۔ ضعیف، البانی: ٨٣٠.

(٩٠٨٩) ترمذی: ٣٩٤٣۔ ضعیف الاسناد، البانی: ٨٣١.

(٩٠٩٠) احمد: ١٨٩٤٨۔ ورجاله ثقات، هیثمی: ١٦٧٣٢.

(٩٠٩١) مسلم: ٢٥٤٤۔ احمد: ١٩٢٧٢.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ أَنَّ أَهْلَ عُمَانَ أَتَيْتَ مَاسَبُّوْكَ وَلَا ضَرَبُوْكَ. (رواه مسلم: ٢٥٤٤)

وہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوا آپ ﷺ کو خبر دی تو آپ نے فرمایا: ''اگر تو اہل عمان کے پاس جاتا تو نہ وہ تجھے قید کرتے نہ مارے۔'' (مسلم)

٩٠٩٢۔عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَرْضًا يُقَالُ لَهَا عُمَّانُ يَنْضَحُ بِنَاحِيَتِهَا الْبَحْرُ بِهَا حَيٌّ مِنَ الْعَرَبِ لَوْ أَتَاهُمْ رَسُوْلِي مَارَمَوْهُ بِسَهْمٍ وَلَا حَجَرٍ. (رواه أحمد: ٣١٠)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: ''میں اس سرزمین کو جانتا ہوں جس کو عمان کہا جاتا ہے، اس کی ایک جانب سمندر ہے۔ اگر ان کے پاس میرا قاصد جائے تو نہ وہ اس کو تیر ماریں گے نہ پتھر ماریں گے۔'' (احمد)

٩٠٩٣۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُلْكُ فِي قُرَيْشٍ وَالْقَضَاءُ فِي الْأَنْصَارِ وَالْأَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ وَالْأَمَانَةُ فِي الْأَزْدِ يَعْنِي الْيَمَنَ. (رواه الترمذي: ٣٩٣٦)

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حکومت قریش میں، عدلیہ انصار میں، اذان اہل حبش میں اور امانت بنوازد میں ہے۔'' (ترمذی)

٩٠٩٤۔زَادَ أَحْمَدُ: وَالسُّرْعَةُ فِي الْيَمَنِ. (رواه أحمد: ٨٥٤٣)

''احمد نے اضافہ کیا: ''اور جلد بازی یمن میں ہے۔''

٩٠٩٥۔عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ بَجِيْلَةَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اكْسُوا الْبَجَلِيِّيْنَ وَابْدَءُ وْا بِالْأَحْمَسِيِّيْنَ. (رواه أحمد: ١٨٣٥٤)

''سیدنا طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بجیلہ کا وفد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کو بجلیین پہناؤ اور احمسین سے ابتداء کرو۔''

٩٠٩٦۔عَنْ طَارِقٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ أَحْمَسَ وَوَفْدُ قَيْسٍ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ابْدَءُ وْا بِالْأَحْمَسِيِّيْنَ قَبْلَ

''طارق کی ایک روایت میں ہے کہ احمس کا اور قیس کا وفد نبی ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: احمسین سے شروع کرو قیسین سے پہلے پھر آپ ﷺ نے بنو احمس

(٩٠٩٢) احمد: ٣١٠۔ ورجاله رجال الصحيح غير لمازة بن زبار وهو ثقة ابو يعلى كذلك هيثمي: ١٦٥٩٨.

(٩٠٩٣) ترمذي: ٣٩٣٦۔ صحيح، البانی: ٣٠٨٨.

(٩٠٩٤) احمد: ٨٥٤٣۔ ورجاله ثقات، ترمذي: ٣٩٣٨.

(٩٠٩٥) احمد: ١٨٣٥٤۔ ورجاله رجال الصحيح، هيثمي: ١٦٥٧٥.

(٩٠٩٦) احمد: ١٨٣٥٥۔ طبراني كبير ورجالهما رجال الصحيح، هيثمي: ١٦٥٧٦.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الْقَيْسِيِّيْنَ وَدَعَا لِأَحْمَسَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِي أَحْمَسَ وَخَيْلِهَا وَرِجَالِهَا سَبْعَ مَرَّاتٍ. (لأحمد:١٨٣٥٥، والكبير)

کے لیے دعا فرمائی: اے اللہ! بنواحمس میں ان کے سواروں میں، ان کے پیادوں میں برکت ڈال دے۔ آپ نے سات بار یہ دعا فرمائی۔'' (احمد اور کبیر)

٩٠٩٧۔عَنْ غَالِبِ بْنِ أَبْجَرَ: ذُكِرَتْ قَيْسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: رَحِمَ اللّٰهُ قَيْسًا، قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ: تَرْحَمُ عَلٰى قَيْسٍ؟ قَالَ نَعَمْ، إِنَّهُ كَانَ عَلٰى دِيْنِ أَبِيْنَاإِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ، يَاقَيْسُ حَيَّ يُمْنًا، يَايُمْنُ حَيِّ قَيْسًا، إِنَّ قَيْسًا فُرْسَانُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَيْسَ لِهٰذَا الدِّيْنِ نَاصِرٌ غَيْرُ قَيْسٍ إِنَّمَا قَيْسٌ بَيْضَةٌ فغلقت عنا أهل البيت، إِنَّ قَيْسًا ضِرَاءُ اللّٰهِ، يَعْنِي أَسَدَ اللّٰهِ. (للكبير: ١٨/ ٢٦٥، والأوسط)

''غالب بن ابجر سے مروی ہے کہ اس نے کہا: نبی ﷺ کے پاس قیس کا تذکرہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے دعا کی: اللہ قیس پر رحمت کرے۔ کہا گیا: یارسول اللہ! آپ ﷺ قیس پر رحمت کی دعا کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں! قیس ہمارے باپ ابراہیم علیہ السلام کے دین پر تھا۔ اے قیس! بابرکت زندہ رہو۔ اے خوش نصیبی! قیس کے ساتھ زندہ رہ۔ قیس زمین پر اللہ کے شیر ہیں۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! لوگوں پر ایک وقت آئے گا جب اس دین کا حامی و ناصر قیس کے سوا کوئی نہ ہوگا۔ قیس ایک رنڈا ہے جو اہل بیت سے لیا گیا ہے قیس اللہ کے شیر ہیں۔'' (الکبیر، الاوسط)

٩٠٩٨۔عَنْ سَلَمَةَ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّهُ وَفَدَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ هُوَجَمَاعَةٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَوَلَدِهِ، فَاسْتَأْذَنُوْا عَلَيْهِ فَدَخَلُوْا فَقَالَ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ فَقِيْلَ لَهُ وَفْدُ عَنَزَةَ، فَقَالَ بَخٍ بَخٍ نِعْمَ الْحَيُّ عَنَزَةُ، مَبْغِيٌّ عَلَيْهِمْ مَنْصُوْرُوْنَ، مَرْحَبًا بِقَوْمِ شُعَيْبٍ أُخْتَانُ مُوْسٰى، سَلْ يَا سَلَمَةُ عَنْ حَاجَتِكَ؟ فَقَالَ: جِئْتُ أَسْأَلُكَ عَمَّا افْتَرَضْتَ عَلَيَّ فِي الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ، فَأَخْبَرَهُ، ثُمَّ جَلَسَ عِنْدَهُ قَرِيْبًا ثُمَّ اسْتَأْذَنَهُ

''سیدنا سلمہ بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے ساتھ اپنے خاندان کی ایک جماعت اور اپنے بیٹوں کو ساتھ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے اجازت طلب کرکے آپ کے سامنے پیش ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''کون لوگ ہو؟ پس عرض کیا گیا عنزہ ہیں۔ فرمایا: بہت بہتر عنزہ اچھا خاندان ہے، یہ شعیب علیہ السلام اور ان دو بہنوں کی قوم ہیں جن سے موسیٰ علیہ السلام نے ملاقات کی۔ اے سلمہ! تو سوال کر تو انہوں نے کہا میں سوال کرتا ہوں کہ ہمارے اونٹوں اور بکریوں پر زکوٰۃ کی کیا مقدار ہے؟ تو آپ ﷺ نے ان کو زکوٰۃ کے احکام کی خبر

(٩٠٩٧) طبرانی کبیر: ١٨/ ٢٦٥۔ طبرانی اوسط، ورجالہ ثقات، ہیثمی: ١٦٥٧٨

(٩٠٩٨) طبرانی کبیر: ٦٣٦٤۔ بزار، باختصار عنہ وقال الليبه زرق عنزة قوب لا سرف فيه، وفيه من لم اعرفهم، ہیثمی: ١٦٥٩٠

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فِيْ اِلْانْصِرَافِ، فَقَالَ انْصَرِفْ، فَمَا عَدَا أَنْ قَامَ لِيَنْصَرِفَ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْ عَنَزَةَ قُوْتًا لَاسَرَفَ فِيْهِ. (للكبير: ٦٣٦٤، والبزار بخفى)

دی۔ پھر اس کو قریب بٹھایا اور پھر اس نے واپس جانے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: واپس جاؤ۔ جب وہ واپسی کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے دعا کی۔ یا اللہ! عنزہ کو رزق عطاء کر جس میں اسراف نہ ہو۔" (الکبیر، البزار)

٩٠٩٩ـعَنِ الْغَضْبَانِ بْنِ حَنْظَلَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَنْظَلَةَ بْنَ نُعَيْمٍ وَفَدَ إِلَى عُمَرَ فَكَانَ عُمَرُ إِذَا مَرَّ بِهِ إِنْسَانٌ مِنَ الْوَفْدِ سَأَلَهُ مِمَّنْ هُوَ حَتّٰى مَرَّ بِهِ أَبِيْ فَسَأَلَهُ مِمَّنْ أَنْتَ فَقَالَ مِنْ عَنَزَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ حَيٌّ مِنْ هَاهُنَا مَبْغِيٌّ عَلَيْهِمْ مَنْصُوْرُوْنَ. (رواه أحمد: ١٤٢، والموصلى والبزار والأوسط)

"غضبان بن حنظلہ سے مروی ہے کہ اس کا باپ حنظلہ بن نعیم عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف گیا۔ آپ کے پاس وفد کا کوئی انسان گزرتا تو اس سے سوال کرتے کہ تو کس سے ہے؟ اس نے کہا: میں عنزہ سے ہوں تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ نے مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اس طرف ایک قوم ہے۔ میری تلاش کرنے والے ان میں مدد کیے جائیں گے۔" (الموصلی، البزار، الاوسط، احمد)

٩١٠٠ـعَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ: خَيْرُأَهْلِ الْمَشْرِقِ عَبْدِالْقَيْسِ. (للأوسط وللكبير: ١٢٩٧٠)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: اہل مشرق میں سے عبدالقیس بہترین قوم ہیں۔" (الاوسط)

٩١٠١ـعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَفَعَهُ: أَنَا حَجِيْجُ مَنْ ظَلَمَ عَبْدَالْقَيْسِ. (رواه البزار: ٢٨٢٢، والكبير بخفى)

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عبدالقیس پر جو ظلم کرے گا میں ان کی حمایت کروں گا۔" (البزار، الکبیر، سند مخفی)

٩١٠٢ـعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوا لِهٰذَاالْحَيِّ مِنَ النَّخَعِ أَوْ قَالَ يُثْنِي عَلَيْهِمْ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّي رَجُلٌ مِنْهُمْ. (لأحمد: ٣٨١٦، والبزار والكبير)

"سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے سامنے رسول اللہ ﷺ نے اس خاندان نخع کے لیے دعائیں مانگیں۔ یا کہا: آپ ﷺ ان کی خوبیاں بیان کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ میں ان میں سے ایک فرد ہوتا۔"

(٩٠٩٩) احمد: ١٤٢ـ موصلى، بزار طبرانى اوسط، الا انه قال عن الغضبان بن حنظلة، ان اباه وفد الى عمرو لم يذكر حنظلة واحد اسنادى ابى يعلى رجاله ثقات كلهم، هيثمى: ١٦٥٩١.

(٩١٠٠) طبرانى اوسط، طبرانى كبير: ١٢٩٧٠ـ وفيه وهب بن يحيي بن زمام ولم اعرفه وبقية رجاله ثقات، هيثمى: ١٦٥٧٩.

(٩١٠١) بزار: ٢٨٢٢ـ طبرانى كبير وفيه من لم اعرفهم: ١٦٥٨٢.

(٩١٠٢) احمد: ٣٨١٦ـ بزار، طبرانى كبير، هيثمى: ١٦٥٩٥ـ ورجال احمد ثقات.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩١٠٣۔عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَفَعَهُ :إِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ فَالْعَدْلُ فِيْ مُضَرَ. (للكبير: ١١٤١٨ بلين)

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: لوگ جب اختلاف کا شکار ہوں گے تو عدل مضر میں ہوگا۔"

٩١٠٤۔عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاسَلْمَانُ لَاتَبْغَضْنِيْ فَتُفَارِقَ دِيْنَكَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ أَبْغَضُكَ وَبِكَ هَدَانَا اللّٰهُ قَالَ تَبْغَضُ الْعَرَبَ فَتَبْغَضُنِيْ . (رواه الترمذی:٣٩٢٧)

"سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے فرمایا: اے سلمان! میرے ساتھ بغض نہ رکھنا ورنہ تو دین سے جدا ہوجائے گا۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ سے بغض کیسا؟ آپ پر میں ایمان لایا ہوں۔ آپ ﷺ کی وجہ سے اللہ نے مجھے ہدایت بخشی ہے۔ آپ نے فرمایا: "اگر عربوں سے بغض رکھو گے تو وہ میرے ساتھ بغض ہوگا۔"

٩١٠٥۔عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِيْ شَفَاعَتِيْ وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِيْ . (رواه الترمذی: ٣٩٢٨)

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے عربوں سے کینہ رکھا وہ میری شفاعت نہیں پا سکے گا اور اسے میری محبت بھی حاصل نہ ہوگی۔"

٩١٠٦۔عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ذُكِرَتِ الْأَعَاجِمُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَأَنَا بِهِمْ أَوْ بِبَعْضِهِمْ أَوْثَقُ مِنِّيْ بِكُمْ أَوْ بِبَعْضِكُمْ . (رواه الترمذی: ٣٩٣٢)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عجمی اقوام کا تذکرہ آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے یا تمہارے بعض سے ان پر یا ان میں سے بعض پر زیادہ وثوق و اعتماد کرتا ہوں۔" (ترمذی)

٩١٠٧۔قَالَ الْمُسْتَوْرِدُ الْقُرَشِيُّ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ أَكْثَرُ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو أَبْصِرْ مَا تَقُوْلُ قَالَ أَقُوْلُ مَاسَمِعْتُ

"سیدنا المستورد القرشی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت قائم ہوگی تو اہل روم کی تعداد زیادہ ہو جائے گی۔ پس عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: مستورد دیکھ تو سہی تو کیا بیان کر رہا ہے؟ انہوں نے کہا:

(٩١٠٣) طبرانی کبیر: ١١٤١٨۔ من طریق عبداللہ بن المؤمل، عن المثنی بن الصباح کلاھما ضعیف وقد وثقا، ہیثمی: ١٦٥٩٥۔
(٩١٠٤) ترمذی: ٣٩٢٧۔ ضعیف، البانی: ٨٢٣۔
(٩١٠٥) ترمذی: ٣٩٢٨۔ موضوع، البانی: ٨٢٤۔ احمد: ٢٧٢٠٠۔
(٩١٠٦) ترمذی: ٣٩٣٢۔ ضعیف، البانی: ٨٢٧۔
(٩١٠٧) مسلم: ٢٨٩٨۔ احمد: ١٧٥٦١۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ إِنَّ فِيْهِمْ لَخِصَالًا أَرْبَعًا إِنَّهُمْ لَأَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَأَسْرَعُهُمْ إِفَاقَةً بَعْدَ مُصِيْبَةٍ وَأَوْشَكُهُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ وَخَيْرُهُمْ لِمِسْكِيْنٍ وَيَتِيْمٍ وَضَعِيْفٍ وَخَامِسَةٌ حَسَنَةٌ جَمِيْلَةٌ وَأَمْنَعُهُمْ مِنْ ظُلْمِ الْمُلُوْكِ. (رواه مسلم:٢٨٩٨)

میں وہی بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے۔عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تو یہ روایت بیان کرتا ہے تو ان لوگوں میں چار خصلتیں بھی بہت عمدہ ہیں۔وہ فتنے کے وقت بڑے متحمل مزاج ہوتے ہیں، مصیبت کے بعد جلدی اپنی حالت سدھارتے ہیں، فرار ہونے کے بعد جلدی دوبارہ حملہ آور ہوتے ہیں اور یتیم اور مساکین کے لیے بہت بہتر سلوک کرنے والے اور ان میں عمدہ خصلت یہ ہے کہ وہ بادشاہ کے ظلم کو روکتے ہیں۔'' (مسلم)

شرح: ... نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خلافت قریش میں رہے گی۔

۲۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ انصار میں سے تھے نبی اکرم ﷺ نے انہیں یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تھا، یہ اس پر واضح دلالت ہے کہ انصار اس کے ماہر تھے۔

رسول اکرم ﷺ کے مؤذنوں میں سے سب کے مؤذن اعلیٰ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے وہ حبشی تھے۔

ازدشنوءہ ایک قبیلہ ہے جو کہ یمن سے تعلق رکھتا ہے، یہ لوگ نرم دل تھے اور اہل امن وایمان تھے اس لیے ان کی تعریف فرمائی۔ (جائزۃ الاحوذی:۴/۶۸۰)

فَضَائِلُ جَمَاعَةٍ مِنْ غَيْرِ الصَّحَابَةِ

غیر صحابہ سے ایک جماعت کے فضائل کا بیان

٩١٠٨۔عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا أَتٰى عَلَيْهِ أَمْدَادُ أَهْلِ الْيَمَنِ سَأَلَهُمْ أَفِيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ حَتّٰى أَتٰى عَلٰى أُوَيْسٍ فَقَالَ أَنْتَ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَأْتَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَكَ وَالِدَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ

''سیدنا اسیر بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس یمن کی امداد آئی تو آپ نے ان سے پوچھا: کیا تمہارے درمیان اویس رضی اللہ عنہ بن عامر ہے؟ پھر اویس آئے تو ان کو کہا: کیا آپ اویس بن عامر ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں! کہا: مراد قبیلے سے پھر قرن سے؟ انہوں نے کہا: ہاں! کہا: تجھے برص کی بیماری تھی پھر تو اس سے شفا پا گیا اور درہم کے برابر نشان باقی رہا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! کہا: تیری والدہ ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا

(٩١٠٨) مسلم: ٢٥٤٢۔ دارمی: ٤٣٩۔ احمد: ٢٦٨

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَاسْتَغْفِرْ لِي فَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ الْكُوفَةَ قَالَ أَلَا أَكْتُبُ لَكَ إِلَى عَامِلِهَا قَالَ أَكُونُ فِي غَبْرَاءِ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ أُوَيْسٍ قَالَ تَرَكْتُهُ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيلَ الْمَتَاعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَأَتَى أُوَيْسًا فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ أَنْتَ أَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ أَنْتَ أَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ لَقِيتَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ عَلَى وَجْهِهِ قَالَ أُسَيْرٌ وَكَسَوْتُهُ بُرْدَةً فَكَانَ كُلَّمَا رَآهُ إِنْسَانٌ قَالَ مِنْ أَيْنَ لِأُوَيْسٍ هٰذِهِ الْبُرْدَةُ. (رواه مسلم:۲۵٤۲)

ہے تمہارے پاس مراد قبیلے کا قرن سے اویس بن عامر نامی آدمی اہل یمن کی امداد کے ساتھ آئے گا، اس کو برص کی بیماری ہوگی پھر وہ شفا یاب ہوگا، پھر درہم برابر نشان باقی رہے گا۔ اس کی والدہ ہوگی۔ وہ اس کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا ہوگا۔ وہ اگر اللہ کو قسم دے کر سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو پوری کر دے گا، پس تو اگر اپنے لیے دعائے مغفرت کرا سکے تو ضرور کرا لینا، چنانچہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میرے لیے بخشش کی دعا کر تو انہوں نے بخشش کی دعا مانگی۔ پس عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ کا کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا: کوفہ کا۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا وہاں کے گورنر کو آپ کے لیے حکم نامہ لکھ دوں؟ تو انہوں نے کہا: اگر میں خاک آلود لوگوں میں رہوں تو وہ مجھے زیادہ پسند ہے۔ جب اگلا سال آیا تو ان کے ایک شریف آدمی نے حج کیا اور وہ اتفاقاً عمر رضی اللہ عنہ سے ملا تو انہوں نے اویس کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے کہا: میں نے انہیں کچے مکان میں تھوڑے سے سامان میں چھوڑا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ تمہارے پاس یمن کی امداد کے ساتھ اویس بن عامر آئے گا، پھر پوری حدیث بیان کی تو وہ شخص واپس آیا اور اویس سے ملاقات کی اور کہا: میرے لیے بخشش مانگیے۔ اویس نے کہا: تو نئے اور نیک سفر سے لوٹا ہے تو میرے لیے بخشش مانگ اویس نے کہا: تیری ملاقات عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! پس اس کے لیے بخشش مانگی۔ جب لوگوں میں شہرت ہوئی تو اویس جہاں جانا تھا چلا گیا۔ اسیر نے کہا: میں نے ان کو ایک چادر پہنا دی تو اویس کو جب کوئی انسان نظر آتا تو وہ انسان کہتا: اویس کے پاس یہ چادر کہاں سے آئی۔" (مسلم)

شرح: اس میں اویس قرنی رحمہ اللہ کی فضیلت بیان ہوئی ہے کہ وہ سب سے بہتر تابعی تھے۔ سادگی، عزلت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور گمنامی کی زندگی بسر کرنے کو ترجیح دیتے تھے۔

اس میں رسول اکرم ﷺ کا معجزہ بھی بیان ہوا ہے، آپ نے اللہ تعالیٰ کی وحی کے ذریعے مستقبل میں پیش آنے والے واقعات کے بارے میں پیشینگوئی فرمائی اور وہ پوری ہوئی، اس میں سے یہ بھی ثابت ہوا کہ نیک آدمی سے دعا کرانا جائز ہے، اگر چہ طالب دعا خود اس آدمی سے بہتر اور افضل ہو جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صحابی ہونے کے باوجود تابعی سے دعا کرواتے ہیں۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ والدہ کی خدمت کرنا اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اللہ تعالیٰ کے قریب کرنے والے افضل اعمال میں سے ہے۔

نیک اور اچھے سفر کی فضیلت اور ایسے سفر سے لوٹنے والے سے دعا کرانا مستحب ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی تواضع اور حرص خیر کا بیان بھی ہے کہ انہوں نے خلیفۃ المسلمین ہونے کے باوجود حضرت اویس سے مغفرت کے لیے دعا کی درخواست کی۔

اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ رسول اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اہل خیر کے متعلق بتایا کہ ان سے ملاقات کریں اور ان سے دعا کروائیں۔

اور یہ بھی ثابت ہوا انسان کی قدر و قیمت اس کے اعمال اور ایمان و تقویٰ کی وجہ سے ہے، ظاہری حالت سے نہیں۔ اللہ تعالیٰ انسان کے باطن کو دیکھتا ہے ظاہر کو نہیں۔ اس کے نزدیک معزز وہ ہے جو متقی ہے اگر چہ ظاہری ٹھاٹھ نہ بھی ہو۔

یہ جو مشہور ہے کہ اویس قرنی رحمہ اللہ نے اپنے دانت توڑ لیے تھے، یہ ایک جھوٹی داستان ہے اس کی عقل و شرع تردید کرتی ہے۔ (بهجة الناظرين: ١/ ٣٤٣ مترجم)

٩١٠٩۔عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرَى عَلَى قَبْرِهِ نُورٌ. (رواه أبو داود:٢٥٢٣)

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: جب نجاشی فوت ہوا تو ہم لوگ آپس میں باتیں کرتے تھے کہ اس کی قبر پر ہمیشہ نور چمکتا رہا۔“ (ابوداؤد)

شرح:...... اس حدیث کو البانی رحمہ اللہ نے ضعیف قرار دیا ہے مگر علامہ منذری رحمہ اللہ نے خاموشی اختیار کی ہے جو کہ ان کے نزدیک ضعیف نہ ہونے کی علامت ہے۔ اس میں راوی سلمہ بن فضل ہیں، ابن معین نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے اور ابن سعد نے بھی اسے ثقہ کہا ہے، بخاری اور نسائی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ علامہ محمد احمد شاکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ ثقہ ہیں، جنہوں نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے ان کے پاس حجت نہیں۔ (تنقیح الرواۃ: ٣/ ١٩١) زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے بھی اسے حسن قرار دیا ہے۔ (تحقیق ابوداؤد: ٣/ ٧٣)

علامہ شمس الحق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ممکن ہے نجاشی رضی اللہ عنہ شہادت کی صورتوں میں سے کسی صورت میں فوت ہوئے تھے۔

(٩١٠٩) ابوداؤد: ٢٥٢٣۔ ضعيف، البانی: ٥٤٢۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اور یہ ضروری نہیں کہ ہر شہید کی قبر کے پاس نور ہو، کسی کی قبر کے پاس ہو سکتا ہے اور کسی کی قبر کے پاس نہیں بھی ہو سکتا۔ (عون المعبود: ۲/۳۲۲)

٩١١٠۔عَنْ سَالِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلْدَحٍ وَذَاكَ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْوَحْيُ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سُفْرَةً فِيْهَا لَحْمٌ فَأَبٰى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ إِنِّيْ لَا آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُوْنَ عَلٰى أَنْصَابِكُمْ وَلَا آكُلُ إِلَّا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ. (رواه البخاري:٥٤٩٩)

''سالم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ زید بن عمرو بن نفیل کو نشیبی علاقے میں ملے۔ یہ واقعہ آپ ﷺ پر وحی آنے سے پہلے کا ہے تو نبی ﷺ نے اس پر دستر خوان پیش کیا اور اس میں گوشت بھی تھا تو اس نے کھانے سے انکار کر دیا، پھر زید نے کہا: میں اس میں سے نہیں کھاتا جس پر حیوان کو تم بتوں کا نام لے کر ذبح کرتے ہو۔ میں تو وہی کھاتا ہوں جس پر اللہ کا نام ذکر کیا جائے۔''

٩١١١۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ يَسْأَلُ عَنِ الدِّيْنِ وَيَتْبَعُهُ فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ الْيَهُوْدِ فَسَأَلَهُ عَنْ دِيْنِهِمْ فَقَالَ إِنِّيْ لَعَلِّيْ أَنْ أَدِيْنَ دِيْنَكُمْ فَأَخْبِرْنِيْ فَقَالَ لَا تَكُوْنُ عَلٰى دِيْنِنَا حَتّٰى تَأْخُذَ بِنَصِيْبِكَ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ قَالَ زَيْدٌ مَا أَفِرُّ إِلَّا مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَلَا أَحْمِلُ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ شَيْئًا أَبَدًا وَأَنّٰي أَسْتَطِيْعُهُ فَهَلْ تَدُلُّنِيْ عَلٰى غَيْرِهِ قَالَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ حَنِيْفًا قَالَ زَيْدٌ وَمَا الْحَنِيْفُ قَالَ دِيْنُ إِبْرَاهِيْمَ لَمْ يَكُنْ يَهُوْدِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا يَعْبُدُ إِلَّا اللّٰهَ فَخَرَجَ زَيْدٌ فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ النَّصَارٰى فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَقَالَ لَنْ تَكُوْنَ عَلٰى

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ زید بن عمرو رضی اللہ عنہ شام گیا، وہ دین کی تلاش میں نکلا تھا۔ وہ ایک یہودی عالم سے ملا اور اس سے دین پوچھا۔ اس نے کہا: تو ہمارے دین میں نہیں داخل ہو سکتا یہاں تک کہ اپنے حصے کا اللہ کا غضب حاصل کر لے۔ زید نے کہا کہ میں تو اللہ کے غضب سے بھاگ کر آیا ہوں اور اللہ کا غضب کبھی نہیں اٹھاؤں گا اور نہ میں اس کی طاقت رکھتا ہوں تو کیا اس دین کے علاوہ دوسرا دین بتا سکتا ہے؟ اس نے کہا: حنیف کے سوا کوئی دوسرا دین مجھے معلوم نہیں ہے۔ زید نے کہا: حنیف کیا چیز ہے؟ تو اس نے کہا: وہ ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے، وہ نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے اور صرف اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ زید اس کے پاس سے نکلا تو ایک عیسائی عالم سے ملا۔ اس نے بھی وہی کہا اور کہا تو ہمارے دین میں داخل نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ اللہ کی لعنت کا حصہ تجھے نہ پہنچے۔ اس نے کہا: میں تو اللہ کی لعنت سے

(٩١١٠) بخاري: ٥٤٩٩_ احمد: ٥٥٩٩.

(٩١١١) بخاري: ٣٨٢٨_ احمد: ٥٥٩.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دِيْنِنَا حَتّٰى تَأْخُذَ بِنَصِيبِكَ مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ قَالَ مَا أَفِرُّ إِلَّا مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا أَحْمِلُ مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا مِنْ غَضَبِهِ شَيْئًا أَبَدًا وَأَنّٰي أَسْتَطِيعُ فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلٰى غَيْرِهِ قَالَ مَاأَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ حَنِيفًا قَالَ وَمَا الْحَنِيفُ قَالَ دِيْنُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُوْدِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا يَعْبُدُ إِلَّا اللّٰهَ فَلَمَّا رَأٰى زَيْدٌ قَوْلَهُمْ فِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَرَجَ فَلَمَّا بَرَزَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ أَنِّي عَلٰى دِيْنِ إِبْرَاهِيمَ.

بھاگ کر آیا ہوں اور میں اللہ کی لعنت برداشت کر سکتا نہ اللہ کا غضب لے سکتا ہوں۔ مجھے اس کی طاقت ہی نہیں ہے کیا کوئی دوسرا دین تو بتا سکتا ہے؟ اس نے کہا: دین حنیف ہی ہو سکتا ہے اس نے کہا: حنیف کیا ہے؟ اس نے کہا: ابرہیم علیہ السلام خلیل اللہ کا دین ہے۔ نہ وہ یہودی تھے نہ وہ نصرانی تھے اور وہ صرف اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ زید نے جب ان سے ابراہیم علیہ السلام کا نام سنا تو باہر نکل کر ہاتھ اٹھائے اور دعا مانگی: یا اللہ! میں تجھے گواہ بنا تا ہوں کہ میں دین ابراہیم علیہ السلام پر ہوں۔"

٩١١٢۔عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَائِمًا مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ يَقُوْلُ يَا مَعَاشِرَ قُرَيْشٍ وَاللّٰهِ مَامِنْكُمْ عَلٰى دِيْنِ إِبْرَاهِيمَ غَيْرِي وَكَانَ يُحْيِي الْمَوْءُ وْدَةَ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْتُلَ ابْنَتَهُ لَا تَقْتُلْهَا أَنَا أَكْفِيكَهَا مَئُوْنَتَهَا فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا تَرَعْرَعَتْ قَالَ لِأَبِيهَا إِنْ شِئْتَ دَفَعْتُهَا إِلَيْكَ وَإِنْ شِئْتَ كَفَيْتُكَ مَئُوْنَتَهَا. (هما للبخاري: ٣٨٢٨)

"سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں کہ میں نے زید بن عمرو کو دیکھا وہ کعبہ کی دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہوا تھا اور کہتا: اے قریش کی جماعت! اللہ کی قسم میرے بغیر تم میں سے دین ابراہیم پر کوئی نہیں ہے۔ وہ زندہ درگور لڑکیوں کو موت کے منہ بچاتا اور پالتا تھا۔ جب کوئی اپنی بیٹی کو قتل کرنے لگتا تو یہ کہتا تھا. اس کو قتل نہ کر اور اگر تو چاہے تو اس کی کفالت میں کروں گا اور وہ اس سے بچی کو لے لیتا۔ جب بچی جوان ہوتی تو اس کے باپ کو کہتا: اگر تو چاہے تو میں بچی کو تجھے واپس کر دیتا ہوں ورنہ اس کا داج کاج میں خود ہی کر دوں گا۔" (دونوں صحیح بخاری میں ہیں)

شرح:...... یہاں معمولی وضاحت کی ضرورت ہے کہ ایک حدیث کے حصہ میں ہے کہ زید کے سامنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کا دستر خوان پیش کیا۔ ایک میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہ دستر خوان پیش کیا گیا۔ اس اختلاف کو یوں درست کیا جاتا ہے کہ ان لوگوں نے جو بت پرست تھے، یہ دستر خوان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دستر خوان حضرت زید کے سامنے پیش کیا تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ان بت پرستوں کو مخاطب کیا اور نذر غیر اللہ ہونے کی وجہ سے اسے کھانے سے انکار کر دیا۔ (فتح الباری: ۹/ ۶۳۰)

زید بن عمرو بن نفیل حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے چچا کے بیٹے تھے، یہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ جو کہ عشرہ مبشرہ

(۹۱۱۲) بخاری: ۳۸۲۸۔ احمد: ۵۵۹.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں سے تھے، ان کے والد ہیں۔ انہوں نے توحید کو گلے لگایا، بتوں سے دامن چھڑایا اور شرک کی آلودگی سے خود کو بچایا تھا۔ لیکن یہ نبی اکرم ﷺ کی نبوت کے اعلان سے پہلے ہی وفات پا گئے۔ عدی بن کعب کہتے ہیں: مجھ سے زید نے مخاطب ہو کر کہا: میں نے اپنی قوم کی مخالفت کی ہے اور ابراہیم واسماعیل علیہما السلام جس اللہ واحد کی پرستش کرتے تھے میں ان کی ملت کا پیروکار ہوں، وہ اس قبلے کی جانب رخ کر کے نماز پڑھتے تھے، میں بھی وہی کرتا ہوں اور میں اس کا منتظر ہوں کہ بنو اسماعیل سے ایک نبی آنے والا ہے، مجھے ایسا لگتا ہے میں اسے پا نہ سکوں گا، لیکن میں ابھی پیشگی ان پر ایمان لاتا ہوں اور تصدیق کرتا ہوں اگر تو زندہ رہا تو اس کو میرا سلام کہنا۔

عامر کہتے ہیں: جب میں اسلام لایا تو نبی اکرم ﷺ کو میں نے یہ بات بتائی تو آپ نے ان کے سلام کا جواب دیا اور دعائے رحمت فرمائی اور فرمایا: میں نے انہیں جنت میں دیکھا ہے۔ وہ اپنا دامن زمین پر گھسیٹتے جا رہے ہیں تو ان میں توحید اور زندہ درگور ہونے والی بچیوں پر ترس کھانے کی وجہ سے اتنا بلند مقام پانے کی صلاحیت پیدا ہوئی، عرب جاہلیت میں بھوک اور عار کی وجہ سے بچیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے، اس دست ظلم کو انہوں نے پکڑ کر توڑ دیا۔

نبی ﷺ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا تھا: میرے اور ان کے درمیان عیسیٰ علیہ السلام ہیں، اس کے بعد وقفہ رہا ہے اس میں یہ ہوئے ہیں۔ لہٰذا روز قیامت یہ تنہا ہی امت کی صورت میں اٹھیں گے۔ (فتح الباری: ۷/۱۴۳)

ایک سوال ہو سکتا ہے کہ وہ بتوں والا کھانا نہ کھانے میں نبی ﷺ کو مقدم ہونا چاہیے تھا مگر یہاں حضرت زید رضی اللہ عنہ کا انکار پہلے ثابت ہو رہا ہے، تو اس بارے میں گزارش ہے کہ یہ بھی تو ثابت نہیں کہ نبی ﷺ نے کھایا تھا۔ بالفرض اگر کہیں بھی کہ آپ نے کھایا ہے تو ابھی اس بارے میں نبوت کا اعلان نہ تھا۔ یہ چیز نہ تو حلال میں آتی تھی نہ حرام میں، اس لیے حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جو کیا یا کہا یہ ان کا اجتہاد تھا جو انہوں نے اہل کتاب کی کتابوں میں پڑھا تھا، اس لیے کھانے سے انکار کر دیا اور نبی کریم ﷺ خاموش رہے۔

۹۱۱۳۔عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَمِّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ أَبُوْ جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ

"سعید بن المسیب سے مروی ہے، وہ اپنے باپ مسیب سے بیان کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں: جب ابو طالب کی وفات کا وقت آیا تو رسول اللہ ﷺ اس کے پاس گئے۔ وہاں ابوجہل بن ہشام اور عبداللہ بن امیہ بن مغیرہ کو موجود پایا، پس آپ ﷺ نے فرمایا: اے چچا! کہہ دے لا الہ الا اللہ۔ اس کلمے کی وجہ سے میں تیرے لیے اللہ کے پاس جھگڑا کروں گا۔ ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ نے کہا: کیا تو عبد المطلب کے دین کو ناپسند کرتا ہے؟ پس

(۹۱۱۳) مسلم: ۲۴۔ بخاری: ۴۷۷۲۔ نسائی: ۲۰۳۵۔ احمد: ۲۳۱۶۲.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيْدُ لَهُ تِلْكَ الْمَقَالَةَ حَتّٰى قَالَ أَبُوْ طَالِبٍ آخِرَ مَاكَلَّمَهُمْ هُوَ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبٰى أَنْ يَقُوْلَ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَمَا وَاللّٰهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَالَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا أَنْ يَسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْا أُولِي قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيْمِ﴾ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ أَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ﴿إِنَّكَ لَاتَهْدِيْ مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ﴾. (رواه مسلم:٢٤)

نبی ﷺ اس پر کلمہ پیش کرتے رہے اور وہ دونوں اپنا مقالہ دہراتے رہے یہاں تک کہ ابو طالب نے جو آخری بات کہی وہ یہ تھی کہ میں عبد المطلب کے دین پر ہوں اور اس نے لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: میں تیرے لیے مغفرت طلب کرتا رہوں گا جب تک مجھے منع نہ کیا گیا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی: ''نہیں ہے جائز نبی ﷺ اور مومنوں کے لیے کہ وہ مشرکین کے لیے دعائے مغفرت کریں......'' اور یہ آیت نازل ہوئی: ''تو ہدایت نہیں دیتا اس شخص کو جس کو تو پسند کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے جس کو چاہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو جانتا ہے۔'' (شیخین اور نسائی)

٩١١٤۔عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ أَبُوْ طَالِبٍ فَقَالَ لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِيْ مِنْهُ دِمَاغُهُ. (رواه مسلم:٢١٠)

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ کے چچا ابو طالب کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ممکن ہے کہ میری شفاعت قیامت کے دن ابو طالب کے کام آئے۔ اس کو تھوڑی آگ میں رکھا گیا ہے جو ٹخنوں تک پہنچتی ہے جس سے اس کا دماغ کھولتا ہے۔''

٩١١٥۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُوْ طَالِبٍ وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ. (رواه مسلم:٢١٢)

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آگ کا سب سے آسان عذاب ابو طالب کو ہوگا۔ اس کو آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جس سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔'' (صحیح مسلم)

(٩١١٤) مسلم: ٢١٠۔ بخاری: ٣٨٨٥۔ احمد: ١١٠٧٨.

(٩١١٥) مسلم: ٢١٢۔ احمد: ٢٦٣١.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شرح: ...... ابو طالب کو وفات حاضر ہونے کا مطلب ہے کہ علامات وفات نمودار ہوئی تھیں، کیونکہ جب موت نظر سے دیکھ لیں تو پھر ایمان کے مفید ہونے کا وقت نہیں رہتا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ ﷺ نے خصوصی شرف بخشتے ہوئے جس وقت ایمان کام نہیں آتا پھر بھی کلمہ پڑھنے کا کہا ہو، اس میں خصوصیت تھی۔

استغفار کی ممانعت کے سبب دو تھے، ایک یہ چچا والا واقعہ دوسرا والدہ والا واقعہ۔ آپ ﷺ نے استغفار کی اجازت چاہی وہ نہ ملی اور زیارت کی اجازت طلب کی تو وہ مل گئی اور قبر پر آپ بہت روئے۔ لہٰذا یہ آیت ایک ہے، ان دونوں کے لیے نازل ہوئی ہے۔

اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ جس نے کبھی بھلائی نہ کی ہو جب اس کا خاتمہ زندگی کی امید ختم ہونے سے پہلے پہلے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت سے ہو تو اس پر احکام اسلامی جاری ہوں گے اور اسے مسلمان قرار دیا جائے گا۔ اگر موت کو آنکھوں سے دیکھ لیا ہو تو تب شہادت قبول نہ ہوگی۔ (فتح الباری: ۸/ ۵۰۸)

ابو طالب کا نام عبد مناف تھا، بعض رافضی سورت آل عمران کی آیت میں جو آل عمران آیا ہے کہ اللہ نے اسے منتخب کیا، اس سے مراد آل ابو طالب لیتے ہیں۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس کی تردید کی ہے کہ ابو طالب کا نام عمران نہ تھا، یہ جھوٹ ہے۔ ان کا نام عبد مناف تھا، یہ رسول اکرم ﷺ کے والد جناب عبداللہ کے حقیقی بھائی تھے۔ عبدالمطلب نے اپنی وفات کے وقت ابو طالب سے ہی کہا تھا کہ اس بچے کی کفالت کرنا کیونکہ یہ حقیقی چچا تھے۔ یہ نبی ﷺ کی نصرت وحمایت میں رہے۔ گھاٹی سے نکلنے کے بعد ان کی وفات ہوئی۔ یہ ۱۰ نبوت کا واقعہ ہے، یہ نبی ﷺ کا مکمل دفاع کرتے تھے تاہم اپنے آبائی دین پر مقیم رہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو طالب کے اسلام لانے والی جعلی روایات بھی بیان کی جاتی ہیں ان میں سے ایک بھی ثابت نہیں، سب کمزور ہیں۔

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ قریبی رشتہ خواہ مشرک ہو اس سے ملاقات کرنا اور اس کی عیادت کرنا جائز ہے اور اگر چہ شدت مرض ہی ہو، اس میں کی ہوئی توبہ بھی قبول ہو جاتی ہے، ہاں! اگر جان ہنسلی تک پہنچ جائے تو پھر نہیں قبول ہوتی۔ اور حق کی شہادت عذاب سے نجات دلاتی ہے کیونکہ اسلام پہلے کفر کو مٹا کر رکھ دیتا ہے۔ نیز کفار کے عذاب میں بھی فرق ہے، کسی کو کم کسی کو سخت ہوگا۔ اور نبی ﷺ نے چچا سے یہ کہا تھا: لا الہ الا اللہ پڑھو محمد رسول اللہ نہیں کہا۔ ایک تو یہ وجہ ہے کہ چچا کو لا الہ الا اللہ سے انکار تھا، آپ کی وہ تصدیق کرتا تھا۔ یا پھر یہ کہنا پورے کلمہ پر بمع رسالت دلالت کرتا ہے۔ (فتح الباری: ۷/ ۱۹۶)

۹۱۱۶۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً يُوْشِكُ أَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ أَكْبَادَ الْإِبِلِ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: قریب ہے کہ لوگ اونٹوں کے جگر خشک کر ڈالیں گے، علم

(۹۱۱۶) ترمذی: ۲٦۸۰۔ ضعیف، البانی: ۵۰۲۔ احمد: ۷۹۲۰۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَلَا يَجِدُوْنَ أَحَدًا أَعْلَمُ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ فِيْ هٰذَا سُئِلَ مَنْ عَالِمُ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ إِنَّهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ. (رواه الترمذي:٢٦٨٠)

کی تلاش میں اور مدینہ کے عالم سے بڑھ کر کسی کو زیادہ ذی علم نہیں پائیں گے۔عبد الرزاق نے کہا: وہ مالک بن انس ہیں اور ابن عیینہ نے کہا: لوگوں کا خیال ہے کہ وہ مالک بن انس ہیں۔"

شرح:......اُس زمانہ میں مدینہ کے عالم سے بڑھ کر اور کوئی عالم نہ تھا، جبکہ ان کے بعد بڑے بڑے کبار علمائے کرام ہوئے ہیں۔(جائزۃ الاحوذی:۴/۲۲)

٩١١٧۔عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَجَاءَ خَبَّابٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَيَسْتَطِيْعُ هٰؤُلَاءِ الشَّبَابُ أَنْ يَقْرَءُ وْ اكَمَا تَقْرَأُ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ شِئْتَ أَمَرْتُ بَعْضُهُمْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ قَالَ أَجَلْ قَالَ اقْرَأْ يَا عَلْقَمَةُ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ حُدَيْرٍ أَخُوْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ أَتَأْمُرُ عَلْقَمَةَ أَنْ يَقْرَأَ وَلَيْسَ بِأَقْرَئِنَا قَالَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ قَوْمِكَ وَقَوْمِهِ فَقَرَأْتُ خَمْسِيْنَ آيَةً مِنْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى قَالَ قَدْ أَحْسَنَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ مَا أَقْرَأُ شَيْئًا إِلَّا وَهُوَ يَقْرَؤُهُ. (رواه البخاري:٤٣٩١)

"علقمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ہم سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔خباب رضی اللہ عنہ آئے اور کہا: اے ابو عبد الرحمٰن! کیا یہ لوگ تیری طرح تلاوت کر سکتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: اگر تم چاہو تو ان میں سے کسی کو حکم دو تا کہ وہ تمہیں سنائے۔اس نے کہا: جی ہاں! پھر کہا: اے علقمہ! تم پڑھو، تو میں نے سورت مریم کی پچاس آیات تلاوت کیں۔پھر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے کیا دیکھا؟ انہوں نے کہا: بہت بہتر ہے تو عبد اللہ نے کہا: جو میں پڑھتا ہوں یہ بھی پڑھتا ہے۔"

٩١١٨۔عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ :أَتَانِيْ جَابِرٌ وَأَنَا فِي الْكِتَابِ فَقَالَ اِكْشِفْ عَنْ بَطْنِكَ ، فَكَشَفْتُ عَنْ بَطْنِيْ فَقَبَّلَهُ ، ثُمَّ قَالَ ، إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ السَّلَامَ. (للأوسط بضعف)

"ابو جعفر محمد بن علی بن حسین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میرے پاس جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ آئے اور میں لکھنے میں مصروف تھا۔انہوں نے کہا: اپنا پیٹ ننگا کرو تو میں نے اپنا پیٹ ننگا کیا تو اس نے بوسہ دیا اور پھر کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں تجھے سلام پہنچاؤں۔" (اوسط، سند ضعیف)

(٩١١٧) بخاری: ٤٣٩١۔ احمد: ٤٠١٥.

(٩١١٨) طبرانی اوسط، وفیه المفضل بن صالح وهو ضعيف، هيثمی: ١٦٤٣٩.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩١١٩ـعَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: كَانَ الشَّعْبِيُّ يُحَدِّثُ بِالْمَغَازِيْ ، فَمَرَّ ابْنُ عُمَرَ فَسَمِعَهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ بِهَا، فَقَالَ: لَهُوَ أَحْفَظُ لَهَا مِنِّيْ، وَإِنْ كُنْتُ قَدْ شَهِدْتُهَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. (للكبير)

''عبدالملک بن عمیر سے روایت ہے کہ شعبی غزوات کا تذکرہ کر رہے تھے اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قریب سے گذر ہوا تو انہوں نے بھی سنا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تو میرے سے زیادہ یاد رکھتا ہے باوجود یہ کہ میں خود نبی کریم ﷺ کے ساتھ حاضر بھی تھا۔'' (الکبیر)

شرح:...... اس میں حضرت علقمہ رحمہ اللہ کی یہ خوبی بیان ہوئی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ انہیں اپنی مانند قراءت والے قرار دے رہے ہیں۔ اور اس میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا شرف اور تعلیم و نصیحت میں اچھے طریقے کا بیان بھی ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بعض احکام خفیہ رہتے تھے، جب انہیں اس کا پتہ چلتا تو فوراً رجوع کرتے تھے اور حق قبول کر لیتے تھے۔ شاید حضرت خباب رضی اللہ عنہ سونے کی انگوٹھی پہننے کو تنزیہی طور پر منع سمجھتے تھے، جب ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی تحریم سے آگاہ کیا تو فوراً رک گئے۔ (فتح الباری: ۸/۱۰۱)

فَضَائِلُ أَمَاكِنَ مُتَعَدِّدَةٍ مِنَ الْأَرْضِ وَمَاوَرَدَ ذِمَّهُ

زمین کے بعض مقامات کے فضائل یا ذمہ میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں

٩١٢٠ـعَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرَ، رَفَعَهُ: أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ مِنْ أُمَّتِيْ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ وَأَهْلُ مَكَّةَ وَأَهْلُ الطَّائِفِ.

(رواه البزار: ٣٤٧٠ والأوسط بخفي)

عبد الملک بن عباد بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے، وہ مرفوع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کا پہلا شخص جس کی میں سفارش کروں گا وہ مدینہ، مکہ اور طائف کا رہنے والا ہوگا۔'' (مسند البزار، الاوسط، سند مخفی ہے)

٩١٢١ـعَنْ مَيْمُوْنَةَ مَوْلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَفْتِنَا فِيْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَقَالَ ائْتُوْهُ فَصَلُّوْا فِيْهِ وَكَانَتِ الْبِلَادُ إِذْ ذَاكَ حَرْبًا فَإِنْ لَمْ تَأْتُوْهُ وَتُصَلُّوْا فِيْهِ فَابْعَثُوْا بِزَيْتٍ يُسْرَجُ فِيْ قَنَادِيْلِهِ . (رواه أبوداؤد:٤٥٧)

''رسول اللہ ﷺ کی خادمہ میمونہ سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں بیت المقدس کے بارے میں بتائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں جاؤ اور نماز پڑھو اور اس دور میں وہ ملک دار الحرب تھا۔ اگر تم جا کر خود وہاں نماز نہ پڑھو تو تیل بھیجو، وہ اس کی مشعلوں چراغوں میں جلایا جائے۔'' (سنن ابو داود)

(٩١١٩) طبرانی کبیر ورجاله ثقات، هیثمی: ١٦٤٤٢.

(٩١٢٠) بزار: ٣٤٧٠ـ طبرانی اوسط، طبرانی کبیر، وفیه من لم اعرفهم وقد تقدم اخراج اهل الکفر من جزیرة العرب فی کتاب الجهاد، هیثمی: ١٦٦١٢.

(٩١٢١) ابوداؤد: ٤٥٧ـ ضعیف، البانی، احمد: ٢٧٠٧٩.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٩١٢٢۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ ﷺ لَمَّا بَنٰي بَيْتَ الْمَقْدِسِ سَأَلَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خِلَالًا ثَلَاثَةً سَأَلَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهُ فَأُوْتِيَهُ وَسَأَلَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ فَأُوْتِيَهُ وَسَأَلَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ أَنْ لَا يَأْتِيَهُ أَحَدٌ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ فِيْهِ أَنْ يُخْرِجَهُ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. (رواه النسائی:٦٩٣)

”ابن عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: کہ سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے جب بیت المقدس کی تعمیر کی تو تین چیزوں کا سوال کیا: ایک یہ کہ یا اللہ! مجھے وہ فیصلہ کرنے کی توفیق دے جو تیرے فیصلے کے مطابق ہو تو اس کی یہ دعا قبول کی گئی۔ اور یہ سوال کیا کہ مجھے ایسی حکومت دے جو میرے بعد کسی کے لیے مناسب نہ ہو۔ تو یہ دعا بھی قبول کی گئی اور جب مسجد کی تعمیر سے فارغ ہوا تو دعا کی: یا اللہ! جو اس مسجد کو آئے اور اس کا نماز کے علاوہ کوئی ارادہ نہ ہو تو وہ مسجد سے نکلنے سے پہلے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے جس طرح ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے دن پاک تھا۔“ (نسائی)

٩١٢٣۔عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ: مَنْ مَاتَ فِيْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَكَأَنَّمَا مَاتَ فِي السَّمَاءِ. (رواه البزار: بضعف)

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: جو بیت المقدس میں فوت ہوا وہ ایسا ہے جو آسمان میں فوت ہوا۔“ (بزار سند صحیح)

شرح:...... ان میں مسجد اقصیٰ کی فضیلت بیان ہوئی ہے اور اس میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے اجتہاد کی درستی اور ثواب کا بھی ذکر ہے اور لوگوں کے درمیان ان کے جھگڑوں کے فیصلہ کے ملکہ کا بیان ہے اور یہ بھی بیان ہوا ہے کہ مسجد اقصیٰ میں نماز کی نیت سے جانے سے گناہوں کی صفائی ہو جاتی ہے۔ (التعلیقات السلفیہ:١/٨٠)

٩١٢٤۔عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الدِّيْنَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلٰى جُحْرِهَا وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْأُرْوِيَّةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ إِنَّ الدِّيْنَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَيَرْجِعُ غَرِيْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا أَفْسَدَ

”عمرو بن عوف بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک دین حجاز کی طرف لوٹ آئے گا جیسے سانپ اپنے سوراخ میں لوٹ کر آجاتا ہے اور دین حجاز میں آکر اس طرح بند ہو جائے گا جیسے پہاڑی بکرا پہاڑ کی چوٹی پر مقید ہو جاتا ہے بے شک دین غریبوں میں ظاہر ہوا ہے اور پھر غریبوں میں لوٹ جائے گا۔ پس غریبوں کے لیے خوشخبری ہے کہ

(٩١٢٢) نسائی: ٦٩٣۔ صحیح، البانی: ٦٦٩۔ احمد: ٢٧٧٦٢.

(٩١٢٣) بزار وفیه یوسف بن عطیة البصری وهو ضعیف، هیثمی: ٣٨٩٢.

(٩١٢٤) ترمذی: ٢٦٣٠۔ ضعیف جدا: ٤٩٢.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

النَّاسُ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ سُنَّتِيْ. (رواه الترمذي:٢٦٣٠)

وہ میری سنت کی اصلاح کریں گے جو لوگوں نے میرے بعد بگاڑ دی ہوگی۔'' (سنن ترمذی)

٩١٢٥۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَأَ وَهُوَ يَأْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ فِيْ جُحْرِهَا. (رواه مسلم:١٤٦)

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسلام غریبوں میں ظاہر ہوا اور اسی طرح غریبوں میں لوٹ جائے گا جیسا ظاہر ہوا ہے وہ دو مسجدوں کے درمیان اس طرح لوٹ آئے گا۔ جس طرح سانپ اپنے سوراخ میں لوٹ آتا ہے۔'' (مسلم)

شرح:......اسلام کی ابتداء قلت سے ہوئی اصل میں غریب کا معنی ہے جو وطن سے دور ہو، یہاں مطلب ہے کہ اسلام کی ابتداء افراد سے ہوئی پھر یہ پھیلا اور نمودار ہوا، آخر زمانہ میں پھر نقص پذیر ہوگا، پھر افراد میں رہ جائے گا تو جو اس غربت اسلام کے وقت جو اسے اپنائیں گے ان کے لیے طوبیٰ ہے، ہمیشہ کی بھلائی، یا جنت کا درخت ہے اور مبارک باد ہے۔ یہ غرباء وطن سے دور والے مراد نہیں۔

اور یہ دین حجاز میں آ جائے گا، مکہ و مدینہ اور گرد و نواح کے علاقوں میں پناہ گزیں ہوگا، مطلب یہ ہے کہ اہل ایمان اپنا ایمان بچانے کے لیے مدینہ کے علاقے کی طرف بھاگیں گے۔

آخر زمانہ میں فتنہ گریاں ہوں گی، کفر کا غلبہ ہوگا۔ ستم کیش اہل اسلام کے علاقوں پر غالب آ جائیں گے تو یہ اسلام جیسے مدینہ سے دنیا میں پھیلا تھا، وہیں لوٹ جائے گا۔ (جائزة الاحوذی:٣/٢٠٤)

٩١٢٦۔عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ بَلَغَنِيْ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَبَيْتٌ بِرُكْبَةَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ عَشْرَةِ أَبْيَاتٍ بِالشَّامِ قَالَ مَالِكٌ يُرِيْدُ لِطُوْلِ الْأَعْمَارِ وَالْبَقَاءِ وَلِشِدَّةِ الْوَبَاءِ بِالشَّامِ. (رواه مالك وَقَالَ: يُرِيْدُ لِطُوْلِ الْأَعْمَارِ وَالْبَقَاءِ وَلِشِدَّةِ الْوَبَآءِ بِالشَّامِ)

''امام مالک بن انس سے روایت ہے، انہیں خبر پہنچی کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: مقام رکبہ میں ایک گھر ہو تو وہ مجھے شام کے دس مکانات سے زیادہ پسند ہے۔ روایت کیا اس کو امام مالک رحمہ اللہ نے اور کہا: مراد طویل عمر زندہ رہنا اور شدید وبائی امراض پڑنا جو شام کے ساتھ مخصوص ہے۔''

٩١٢٧۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَادِي عُسْفَانَ حِيْنَ حَجَّ قَالَ

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: حج کے موقع پر وادی عسفان سے نبی ﷺ گذرے تو آپ نے فرمایا: اے ابوبکر! یہ

(٩١٢٥) مسلم: ١٤٦. (٩١٢٦) مؤطا امام مالک.

(٩١٢٧) احمد: ٢٠٦٨۔ وفيه زمعة بن صالح وفيه كلام وقد وثق، هيثمي: ٥٣٤٧.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

يَاأَبَابَكْرٍ أَيُّ وَادٍ هٰذَا قَالَ وَادِي عُسْفَانَ قَالَ لَقَدْ مَرَّ بِهِ هُودٌ وَصَالِحٌ عَلَى بَكَرَاتٍ حُمْرٍ خُطُمُهَا اللِّيفُ أُزُرُهُمُ الْعَبَاءُ وَأَرْدِيَتُهُمُ النِّمَارُ يُلَبُّونَ يَحُجُّونَ الْبَيْتَ الْعَتِيقَ. (رواہ أحمد: ۲۰۶۸ بلين)

کون سی وادی ہے؟ انہوں نے کہا: یہ وادی عسفان ہے۔ آپ نے فرمایا: یہاں سے ہود اور صالح علیہما السلام سرخ اونٹوں پر کھجور کی چھال کا لگام ڈال کر بیت اللہ شریف کے حج کے لیے گذرے۔ ان کی ازار بڑی چادر تھی اور اوپر اوڑھنے کی چادریں دھاریوں والی تھیں۔" (مسند احمد سند نرم)

۹۱۲۸۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غِلَظُ الْقُلُوْبِ وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ وَالْإِيْمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ. (رواہ مسلم:۵۳)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دل کی سختی اور ظلم کا شیوہ اہل مشرق میں ہے اور پختہ ایمان اہل حجاز میں ہے۔" (مسلم)

۹۱۲۹۔عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ لِيَّةَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا عِنْدَ السِّدْرَةِ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي طَرَفِ الْقَرْنِ الْأَسْوَدِ حَذْوَهَا فَاسْتَقْبَلَ نَخِبًا بِبَصَرِهِ وَقَالَ مَرَّةً وَادِيَهُ وَوَقَفَ حَتَّى اتَّقَفَ النَّاسُ كُلُّهُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَعِضَاهَهُ حَرَامٌ مُحَرَّمٌ لِلّٰهِ وَذٰلِكَ قَبْلَ نُزُوْلِهِ الطَّائِفَ وَحِصَارِهِ لِثَقِيْفٍ. (رواہ أبوداوٗد:۲۰۳۲)

"سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک رات واپس آرہے تھے جب سدرہ کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ سیاہ پہاڑی کی طرف میں کھڑے ہوئے اور اس کی طرف منہ کرکے آنکھوں سے دیکھنے لگے۔ کبھی وہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے تو سب لوگ کھڑے ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: صید وج اور عضا مقامات حرام، حرام کیے گئے ہیں اور یہ آپ ﷺ طائف جانے اور بنوثقیف جانے سے پہلے کا واقعہ ہے۔" (سنن ابوداود)

شرح:...... اس حدیث میں جو یمن میں ایمان کہا گیا ہے، اس میں شام کی طرف اشارہ تھا جس میں مکہ ومدینہ بھی شامل ہیں، اس لیے مکہ ومدینہ میں ایمان اور یمن والوں میں ایمان کہنے میں مخالفت نہیں، جب آپ ﷺ نے مشرق میں جور و جفا قرار دیا تھا، یہ اس وقت کفر کا گڑھ تھا، دجال بھی وہاں سے نکلے گا، یہی فتنوں کی آماج گاہ تھا، ترک کے کافر وظالم ہلاکو خاں وغیرہ بھی ادھر ہی ہوئے تھے۔ (شرح مسلم: ۱/۵۳)

۹۱۳۰۔عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ

"سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے

(۹۱۲۸) مسلم: ۵۳۔ احمد: ۱۴۱۸۵۔

(۹۱۲۹) ابوداؤد: ۲۰۳۲۔ ضعیف، الباني: ۴۴۱۔ احمد: ۱۴۵۲۳۔

(۹۱۳۰) مسلم: ۲۸۱۲۔ ترمذی: ۱۹۳۷۔ احمد: ۱۴۵۲۳۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يُقُوْلُ إِنَّ الشَّيْطَانَ قدأَيِسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَة الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ . (رواه مسلم.٢٨١٢)

ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”شیطان جزیرۃ العرب میں اپنی پوجا کرانے سے مایوس ہو چکا ہے لیکن لوگوں کے درمیان فساد ڈالنے سے مایوس نہیں ہے۔“

شرح: ابلیس جو کہ شیطانوں کا رئیس ہے وہ اس بات سے نا امید ہو چکا ہے کہ نمازی اور ایماندار جو جزیرہ عرب میں ہیں اس شیطان کی پرستش کریں یعنی بتوں کی عبادت کریں کیونکہ بتوں کی عبادت کی طرف دعوت یہ شیطان ہی دیتا ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی یہی کہا تھا۔ يَاأَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ (مریم: ٤٤) ”اے ابا جان! شیطان کی عبادت نہ کرو۔“ مراد ہے بتوں کی عبادت نہ کرو، مومنوں کی جگہ نمازیوں کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ ایمان کا مشہور ترین عمل ہے اور کفر اور ایمان کے درمیان نماز ہی سے فرق ہے۔

مطلب یہ ہوا کہ شیطان اس بات سے تو نا امید ہو چکا ہے کوئی بھی مومن بت پرستی کی طرف لوٹے اور شرک کی طرف جائے، اس جزیرۂ عرب میں ایسا نہیں ہوگا۔

اس پر ایک اعتراض ہوسکتا ہے کہ مسیلمہ کذاب کے ساتھی اسی جزیرہ پر مرتد ہوئے تھے اور زکاۃ کے منکر بھی یہاں تھے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ نبی ﷺ کے بعد مرتد ہوئے تھے مگر یہ بت پرست نہ تھے یہ ویسے مرتد ہوئے تھے۔

اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ شیطان دین اسلام تبدیل کرنے میں اور دین کی بنیاد منہدم کرنے سے نا امید ہو چکا ہے اور جس طرح اس جزیرہ کی حالت قبل از اسلام تھی اس طرح کے شرک کو نمودار کرنے اور اسے جاری کرنے سے مایوس ہو چکا ہے، تاہم پھر بھی ایمانداروں کو آپس میں بھڑکانے اور فتنوں پر انگیختہ کرنے سے مایوس نہیں بلکہ اس کام میں وہ پورے طمع سے لگا ہوا ہے کہ کینہ پروری کرے، جنگوں اور فتنوں کی آگ بھڑکائے۔ یہ حدیث نبی اکرم ﷺ کے معجزات میں شامل ہے کہ آنے والے حالات کی پیش گوئی فرمائی۔ (جائزۃ الاحوذی:٣/٢٩٣)

٩١٣١۔عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ دِيْنَانِ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ قَالَ مَالِكٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَفَحَصَ عَنْ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَتّٰى أَتَاهُ الثَّلْجُ وَالْيَقِيْنُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ دِيْنَا فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَأَجْلٰى يَهُوْدَ خَيْبَرَ . (رواه مالك ١٦٥١)

”ابن شہاب زہری رحمہ اللہ مرسل روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جزیرۃ العرب میں دو دین جمع نہیں ہو سکیں گے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کی تحقیق کی جب انہیں سفید برف کی طرح یقین آ گیا کہ نبی ﷺ نے یہ فرمایا ہے تو انہوں نے یہود کو خیبر سے جلاوطن کر دیا۔ (امام مالک)

(٩١٣١) موطا۔ ١٦٥١۔ بخاری: ٢٧٣٠۔ مسلم۔ ١٥٥٠۔ ابوداؤد: ٣٠٠٧۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

٩١٣٢۔قَالَ مَالِكٌ عُمَرُ أَجْلٰى أَهْلَ نَجْرَانَ وَلَمْ يُجْلَوْا مِنْ تَيْمَاءَ لِأَنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ بِلَادِ الْعَرَبِ فَأَمَّا الْوَادِي فَإِنِّي أَرٰى أَنَّمَا لَمْ يُجْلَ مَنْ فِيهَا مِنَ الْيَهُوْدِ أَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْهَا مِنْ أَرْضِ الْعَرَبِ . (رواه أبوداوٗد:٣٠٣٤)

''امام مالک کہتے ہیں: عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اہل نجران کو جلا وطن کیا اور تیما والوں کو جلا وطن نہیں کیا، اس لیے کہ وہ مقام جزیرۃ العرب میں شامل نہیں ہے۔اسی طرح وادی کے بارے میں اپنی رائے میں اس کو زمین عرب میں شمار نہیں کرتے تھے۔'' (سنن ابوداوٗد)

٩١٣٣۔عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَلَا أَتْرُكُ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا . (رواه أبوداوٗد: ٣٠٣٠) قَالَ: سَعِيْدُ ابْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ :جَزِيْرَةُ الْعَرَبِ مَابَيْنَ الْوَادِيْ إِلٰى أَقْصَى الْيَمَنِ إِلٰى تَخُوْمِ الْعِرَاقِ إِلَى الْبَحْرِ۔

''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں یہود اور نصاریٰ کو جزیرۃ العرب سے باہر نکال دوں گا اور اس میں مسلمان کے سوا کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔'' سعید بن عبد العزیز نے کہا: جزیرۃ العرب وادی سے یمن کے آخر تک ہے اور عراق کے کنارے سے سمندر تک ہے۔'' (مسلم اور ترمذی)

لِمُسْلِمٍ وَالتِّرْمَذِيّ وَأَبِي دَاوٗدَ بِلَفْظِهٖ، وَلَهٗ : قَالَ يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ: سَأَلْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَقَالَ: مَكَّةُ وَالْمَدِيْنَةُ وَالْيَمَامَةُ وَالْيَمَنُ، قَالَ يَعْقُوْبُ: اَلْعَرْجُ أَوَّلُ الْيَمَامَةِ وَحُدِّثْتُ أَنَّهَا مَابَيْنَ وَادِيْ الْقُرٰى إِلٰى أَقْصَى الْيَمَنِ ، وَمَابَيْنَ الْبَحْرِ إِلٰى تَخُوْمِ الْعِرَاقِ فِيْ الْعَرْضِ .

ابو داوٗد کے الفاظ اس طرح ہیں: یعقوب بن محمد نے کہا: میں مغیرہ بن عبد الرحمٰن سے جزیرۃ العرب کے بارے میں سوال کیا تو اس نے کہا: مکہ، مدینہ، یمامہ اور یمن۔ یعقوب نے کہا: مقام عرج یمامہ کے شروع میں آتا ہے اور مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ جزیرۃ العرب وادی القریٰ سے یمن کی انتہا تک ہے اور عرض میں سمندر سے عراق کے کنارے تک ہے۔''

شرح:...... اہل نجران کی جلاوطنی کی وجہ تو ان احادیث میں بھی وارد ہوئی ہے، ایک وجہ یہ تھی کہ انہوں نے سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاتھ پاؤں بھی اپاہج کر دیے تھے، اور جزیرۂ عرب میں دو دین یکجا بھی نہیں رہ سکتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں تیماء اور ریحاء کی طرف جلاوطن کر دیا تھا۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ کے افعال واقوال حقیقت پر محمول ہوں گے الا کہ کوئی مجاز کی دلیل ہو تو مجاز مراد ہوگا۔ (فتح الباری: ٥/ ٣٢٩)

(٩١٣٢) ابوداؤد: ٣٠٣٤۔ صحیح مقطوع الباني: ٢٧١٧.

(٩١٣٣) ابوداؤد: ٣٠٣٠۔ صحیح، الباني: ٢٦١٦۔ مسلم: ١٧٦٧۔ ترمذی: ١٦٠٦۔ احمد: ٢٠١.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ان احادیث میں مسلمان کو سرزمین کفر میں اقامت اختیار کرنے کی ممانعت ہے اور حکام کو یہ کہا گیا ہے کہ مسلمانوں کے علاقوں میں کفر کے شعار ظاہر کرنے سے روکیں۔ (عون المعبود: ۳/ ۱۲۹)

٩١٣٤۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَأَلْيَنُ قُلُوبًا الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ. (رواه البخاري:٤٣٨٨)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے پاس اہل یمن آرہے ہیں، ان کے دل ترس کھانے والے اور نرم ہیں، ایمان یمنی ہے اور حکمت یمانی ہے اور کفر کا سر مشرق میں ہے، فخر اور تکبر اونٹوں والوں میں ہے اور تسکین اور وقار بکریوں والوں میں ہے۔'' (الشیخین)

٩١٣٥۔وَفِي رِوَايَةٍ: وَالْفِقْهُ يَمَانٌ. (رواه البخاري:٤٣٩٠)

''اور ایک روایت میں ہے فقہ یمن میں ہے۔''

٩١٣٦۔ عَنْ عُقْبَةَبْنِ عَمْرٍو أَبِي مَسْعُوْدٍ قَالَ أَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْإِيمَانُ يُمَانٍ هَا هُنَا أَلَا إِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ. (رواه البخاري:٣٣٠٢)

''سیدنا عقبہ بن عمرو ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایمان یہاں ہے اور ہاتھ کے ساتھ یمن کی طرف اشارہ کیا اور سنگدلی اور تنگدلی اور بلند آواز سے بولنا اونٹوں کے پیچھے چلنے والوں میں ہے جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا وہ ربیعہ اور مضر میں ہے۔'' (الشیخان)

٩١٣٧۔عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا. (رواه الترمذي:٣٩٣٤)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ زید بن ثابت سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دیکھا اور فرمایا: اے اللہ! ان کے دل متوجہ کردے اور ہمارے صاع اور ہمارے مُد میں برکت ڈال۔'' (ترمذی)

٩١٣٨۔عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

''سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ

(٩١٣٤) بخاری: ٤٣٨٨۔ مسلم: ٥٢۔ ترمذی: ٢٢٤٣۔ احمد: ٧١٦١۔ مؤطا مالك: ١٨١٠۔
(٩١٣٥) بخاری: ٤٣٩٠۔ مسلم: ٥٢۔ ترمذی: ٢٢٤٣۔ احمد: ٧١٦١۔ مؤطا مالك: ١٨١٠۔
(٩١٣٦) بخاری: ٣٣٠٢۔ مسلم: ١٥۔ احمد: ١٦٦١٨۔
(٩١٣٧) ترمذی: ٣٩٣٤۔ حسن صحیح، البانی: ٣٠٨٦۔ احمد: ٢١١٠٠۔
(٩١٣٨) ابوداؤد: ٤٢٩٨۔ صحیح، البانی: ٣٦١١۔ احمد: ٢١٢١٨۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

قَالَ إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوْطَةِ إِلٰى جَانِبِ مَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ. (رواه أبوداوٗد: ٤٢٩٨)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بڑی جنگ کے دن مسلمانوں کا بازار مقام غوطہ میں ہوگا جو ایک شہر کی طرف میں ہے جس کو دمشق کہا جاتا ہے جو شام کے شہروں میں سے سب سے بہتر ہے۔''

٩١٣٩۔ وَعَنْهُ رَفَعَهُ: بَيْنَا أَنَانَائِمٌ رَأَيْتُ عُمُوْدَ الْكِتَابِ اِحْتَمَلَ مِنْ تَحْتَ رَأْسِيْ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ مَذْهُوْبٌ بِهِ فَاتَّبَعْتُهُ بَصَرِيْ فَعمِدَ بِهِ إِلَى الشَّامِ، أَلَا وَإِنَّ الْإِيْمَانَ حِيْنَ تَقَعُ الْفِتَنُ بِالشَّامِ. (رواه أحمد: ١٧٣١١)

''انہی سے مرفوع روایت ہے: اتفاقاً میں سویا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا، ایک فوج کا ستون میرے سر کے نیچے سے اٹھا تو میں نے گمان کیا کہ یہ مغلوب کر کے رہے گا، پس اس پر میں نے اپنی آنکھ رکھے رکھی۔ وہ شام کی طرف بڑھا۔ خبردار! جب فتنہ برپا ہوگا تو ایمان شام میں ہوگا۔'' (بزار)

٩١٤٠۔ عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ لَتَمْخُرَنَّ الرُّوْمُ الشَّامَ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا لَا يَمْتَنِعُ مِنْهَا إِلَّا دِمَشْقَ وَعَمَّانَ. (رواه أبوداوٗد: ٤٦٣٨)

''مکحول سے روایت ہے کہ اہل روم شام کو چالیس دنوں میں لے لیں گے، دمشق اور عمان کے سوا انہیں کوئی نہیں روکے گا۔''

٩١٤١۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَيَأْتِيْ مَلِكٌ مِنْ مُلُوْكِ الْعَجَمِ يَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا إِلَّا دِمَشْقَ. (رواه أبوداوٗد: ٤٦٣٩)

''عبدالرحمٰن بن سلیمان سے روایت ہے کہ اس نے کہا: عنقریب عجمی بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ سارے مدائن پر غلبہ پائے گا مگر دمشق محفوظ رہے گا۔''

شرح: ..اہل مدینہ کا اناج زیادہ تر یمن سے ہی آتا تھا، اس لیے ان کے دلوں کی توجہ کی دعا کی اور اس کے بعد صاع اور مد کی برکت کی دعا کی۔ اہل مدینہ گزران میں تنگی میں ہی رہتے تھے اور اناج کی قلت ہی رہتی تھی اور اناج کی ضرورت پوری نہ ہوتی تھی۔ جب آپ نے اہل یمن کے زیادہ آنے کی دعا کی تو ساتھ ہی اہل مدینہ کے اناج کی برکت کی دعا کی تاکہ باہر سے یہاں آنے والوں اور یہاں کے مستقل رہائش پذیروں کے لیے رزق کی فراوانی ہوتا کہ یہاں کے باسی باہر آنے والوں سے اکتاہٹ کا شکار نہ ہوں اور جو مدینہ میں ہجرت کر کے آئے اس کا یہاں اقامت کرنا باعث مشقت نہ ہو۔ (جائزة الاحوزی: ۴/ ۶۷۹)

(٩١٣٩) احمد: ١٧٣٢١ ـ طبرانی ورجال احمد رجال الصحیح، ھیثمی: ١٦٦٤٠

(٩١٤٠) ابوداؤد: ٤٦٣٨ ـ صحیح الاسناد مقطوع: ١٠٠٥.

(٩١٤١) ابوداؤد: ٤٦٣٩ ـ صحیح الاسناد مقطوع: ٣٨٧٧.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۲۔غوطہ شام میں ایک مقام ہے جو پانی کی کثرت اور درختوں کی سرزمین ہے۔وہاں مسلمانوں کا ملجا وماویٰ ہوگا، جب کہ اردگرد دمشق کے شہروں میں خونریزی ہورہی ہوگی، وہاں پناہ گاہ ہوگی، دمشق کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ دمشاق بن نمرود بن کنعان نے اسے تعمیر کیا تھا، اسی کے نام کے ساتھ یہ شہر مشہور ہوا۔ یہ ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ایمان لایا تھا، اور ان کا ساتھی رہا۔

یہ حدیث دمشق کے فضائل پر دلالت کرتی ہے، اور اہل دمشق کے فضائل پر بھی دلالت کرتی ہے کہ یہ آخر زمانے میں فتنوں کے مقابلے میں قلعہ ثابت ہوگا۔

ابن عساکر نے بیان کیا ہے دمشق میں دس ہزار ان افراد کا ورود ہوا ہے جنھوں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔(عون المعبود:۴/ ۱۸۵)

۳۔ یہ بتایا گیا ہے کہ صحرانشیں اور اونٹوں والے جو چرواہے ہیں، ان میں سنگدلی ہوتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ اپنے کاموں میں مصروف رہتے ہیں اور دینی امور کی انجام دہی میں بے پروا ہوتے ہیں، جس سے ان میں قسوت قلبی پیدا ہوتی ہے اور اونٹوں میں وسعت اور کثرت فخر اور تکبر کا باعث ہے، ان کے مالک تکبر کا شکار ہوتے ہیں اور بکریوں کے مالک جو ہیں ان میں تواضع ہوتی ہے اور اہل یمن کی تعریف اس لیے کی گئی ہے کہ وہ ایمان کو جلدی سے قبول کرنے والے تھے اس لیے ان میں رقت قلب تھی اور اہل مشرق کی مذمت کی وجہ یہ ہے اور شیطان کی دو جانب کہنے کا مطلب بھی ان کی مذمت ہے، وجہ یہ ہے کہ اس وقت مدینہ کے مشرق میں فارسی سلطنت تھی جو کہ مجوسی تھے، بڑے متکبر اور جبر والے تھے۔ اتنے سنگدل تھے کہ نبی ﷺ کا خط پھاڑ دیا تھا اور دیگر فتنہ انگیزیاں بھی ادھر سے رونما ہوتی رہی ہیں۔ (فتح الباری:۶/ ۳۵۲)

۹۱۴۲۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نُؤَلِّفُ الْقُرْآنَ مِنَ الرِّقَاعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طُوْبٰى لِلشَّامِ فَقُلْنَا لِأَيٍّ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِأَنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ أَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا. (رواه الترمذي: ۳۹۵٤)

”سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس تھے اور قرآن مجید کو ٹکڑوں سے لکھ رہے تھے، پس آپ ﷺ نے فرمایا کہ شام کے لیے خوشخبری ہے۔ میں نے کہا: کس وجہ سے اے اللہ کے رسول؟ آپ نے فرمایا: ”فرشتے اپنے پروں کو اس پر پھیلائے رکھتے ہیں۔“

۹۱٤۳۔ عَنِ ابْنِ حَوَالَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَيَصِيْرُ الْأَمْرُ إِلٰى أَنْ تَكُوْنُوْا جُنُوْدًا مُجَنَّدَةً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ

”ابن حوالہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایک ایسا معاملہ پیش آئے گا کہ تمہاری فوج بکھر جائے گی۔ ایک فوج شام میں ہوگی اور ایک فوج یمن میں ہوگی اور

(۹۱٤۲) ترمذی. ۳۹۵٤۔ صحیح، البانی: ۳۰۹۹۔ احمد: ۲۱۰۹٦.

(۹۱٤۳) ابوداؤد: ۲٤۸۳۔ صحیح، البانی: ۲۱٦۹۔ احمد: ۱٦۵۵۷.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ قَالَ ابْنُ حَوَالَةَ خِرْ لِي يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَإِنَّهَا خِيرَةُ اللّٰهِ مِنْ أَرْضِهِ يَجْتَبِي إِلَيْهَا خِيرَتَهُ مِنْ عِبَادِهِ فَأَمَّا إِنْ أَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوْا مِنْ غُدُرِكُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ تَوَكَّلَ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ. (رواه أبو داوٗد: ٢٤٨٣)

ایک فوج عراق میں ہوگی تو میں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے لیے منتخب فرمایئے اگر میں وہ وقت پاؤں۔ آپ نے فرمایا: شام کو اختیار کرنا وہ اللہ کی پسندیدہ زمین ہے۔ اس پر اللہ کے نیک بندے جمع ہوں گے اور اگر وہاں نہ جا سکا تو یمن کو اختیار کرنا اور وہاں کا پانی پینا، پس اللہ تعالیٰ نے شام اور اہل شام کو میرے لیے رکھ دیا ہے۔''

٩١٤٤۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ سَتَكُوْنُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ فَخِيَارُ أَهْلِ الْأَرْضِ أَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ إِبْرَاهِيْمَ وَيَبْقٰى فِي الْأَرْضِ شِرَارُ أَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ أَرْضُوْهُمْ تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ. (رواه أبو داوٗد: ٢٤٨٢)

''سیدنا ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہجرت ہوگی اور ساری زمین کے بہترین لوگ ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت میں آ جائیں گے اور تمام زمین پر شریر لوگ رہ جائیں گے اور ان کی زمینیں انہیں کھا جائیں گی۔ ذات کبریا ان کو ناپسند کرے گی اور وہ بندروں اور خنزیروں کے ساتھ جہنم کی طرف دھکیل دیے جائیں گے۔''

شرح:..... اس میں شام کا شرف وفضل ہے کہ وہاں کے باسیوں کی اور شام کی جگہ کی اچھی حالت رہے گی، وجہ یہ ہے کہ رب رحمٰن کی رحمت کے فرشتے سرزمین شام پر اور اس کے رہائشیوں پر کفر سے انہیں بچانے کے لیے اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں۔ (جائزة الاحوذی ۴/ ٦٨٧)

۲۔ شام ایک کے بعد دومرتبہ ہجرت کا مقام ہوگا۔ یہ وہ علاقہ ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت گاہ ہے، یہ اس وقت ہوگی جب دوسرے شہروں سے اللہ کی ذات کریم نفرت کرے گی اور آگ انہیں جلائے گی، یہ بدترین لوگ آگ کے خوف سے جانوروں، بندروں اور خنزیروں کے ساتھ بھاگنا شروع ہوں گے، وہ ان سے جدا نہ ہوگی۔ ہوسکتا ہے اس آگ سے مراد فتنہ کی آگ ہو گی تو اس وقت شام میں پناہ گزینوں کو اور اس کی زمینوں کو اللہ فتنہ انگیزیوں سے محفوظ فرمائے گا۔ اس لیے اس وقت اس جگہ کو اختیار کیا جائے۔ (عون المعبود: ۲/ ۳۱۳)

٩١٤٥۔ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ انْطَلَقْنَا حَاجِّيْنَ فَإِذَا

''ابرھیم بن صالح بن درھم سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ کو کہتے سنا ہے: ہم حج کے لیے گئے اور وہاں ایک

(٩١٤٤) ابوداؤد: ٢٤٨٢۔ ضعيف، الباني: ٥٣٤۔ احمد: ٦٩١٣۔

(٩١٤٥) ابوداؤد: ٤٣٠٨۔ ضعيف، الباني: ٩٢٨۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا إِلَى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا الْأُبُلَّةُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ يَضْمَنُ لِي مِنْكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ لِي فِي مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ أَوْأَرْبَعًا وَيَقُوْلَ هٰذِهِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ خَلِيْلِي رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُوْمُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ قَالَ أَبُوْ دَاوٗدَ هٰذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهْرَ . (رواه أبوداوٗد: ٤٣٠٨)

مرد نے ہم سے کہا: تمہاری طرف ایک بستی ہے جس کو الابلہ کہتے ہیں۔ ہم نے کہا: جی ہاں! اس نے کہا: میرے لیے کون ضامن ہوتا ہے کہ مسجد عشار میں دو یا چار رکعات نماز پڑھے اور کہے کہ یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مسجد العشار سے شہدا اٹھائے۔ بدر کے شہداء کے ساتھ ان کے سوا کوئی نہ ہوگا۔ ابو داؤد نے کہا: یہ مسجد دریا کے کنارے ہے۔"

٩١٤٦۔ عَنْ عُمَرَ، رَفَعَهُ : لَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ مِنْ مَدِيْنَةٍ بِالشَّامِ يُقَالُ لَهَا حِمْصُ خَمْسِيْنَ أَلْفًا مَابَيْنَ الزَّيْتُوْنِ وَالْحَائِطِ وَالْبَرْثِ الْأَحْمَرِ . (رواه البزار:٣٥٣٧ بضعف)

عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: "شام میں ایک شہر ہے جسے حمص کہا جاتا ہے۔ وہاں سے پچاس ہزار انسانوں کو اللہ تعالیٰ زیتون کے درخت اور دیوار کے درمیان سرخ ٹیلے سے اٹھائے گا۔" (البزار۔ سند ضعیف)

٩١٤٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ . (رواه مسلم: ٢٨٣٩)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سیحان، جیحان، فرات اور نیل جنت کے دریاؤں میں سے ہیں۔" (مسلم)

٩١٤٨۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَسْقَلَانُ أَحَدُ الْعَرُوْسَيْنِ يُبْعَثُ مِنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُوْنَ أَلْفًا لَاحِسَابَ عَلَيْهِمْ وَيُبْعَثُ مِنْهَا خَمْسُوْنَ أَلْفًا شُهَدَاءَ وُفُوْدًا إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَبِهَا صُفُوْفُ الشُّهَدَاءِ رُءُوْسُهُمْ مُقَطَّعَةٌ فِي أَيْدِيْهِمْ تَثِجُّ أَوْدَاجُهُمْ دَمًا يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا آتِنَا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عسقلان دو پر رونق شہروں میں سے ایک ہے۔ وہاں سے قیامت کے دن ستر ہزار مسلمان اٹھائے جائیں گے جن پر کوئی حساب وکتاب نہ ہوگا اور پچاس ہزار شہید اٹھائے جائیں گے جو وفد کی صورت میں اللہ کے پاس جائیں گے۔ اور وہاں شہداء کی صفیں ہوں گی۔ وہ اپنے کٹے ہوئے سر اپنے ہاتھوں میں لیے ہوئے ہوں گے۔ ان کی رگوں سے خون بہتا ہوگا

(٩١٤٦) بزار: ٣٥٣٧۔ وفيه ابوبكر ابن عبدالله بن ابى مريم وهو ضعيف، هيثمى: ١٨٧٠١۔

(٩١٤٧) مسلم: ٢٨٣٩۔ احمد: ٧٨٢٦۔

(٩١٤٨) احمد: ١٢٩٤٣۔ وفيه ابو عقال هلال بن زيد بن يسار وثقه ابن حبان وضعفه الجمهور، وبقية رجاله ثقات، وفى اسماعيل بن عياش خلاف، هيثمى: ١٦٦٦٥۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ فَيَقُوْلُ صَدَقَ عَبِيْدِيْ اغْسِلُوْهُمْ بِنَهْرِ الْبَيْضَةِ فَيَخْرُجُوْنَ مِنْهَا نَقِيًّا بَيْضًا فَيَسْرَحُوْنَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءُ وْا. (لأحمد: ١٢٩٤٣ بلين)

اور وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم سے وہ وعدہ پورا کر جو رسولوں کی زبان سے تو نے ہم سے کیا ہے اور ہمیں قیامت کے روز رسوا نہ کر، بے شک تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ تو اللہ فرمائے گا۔ میرے بندے صحیح کہتے ہیں ان کو سفید دریا میں نہلا دو۔ پس وہ اس سے صاف اور روشن ہو کر نکلیں گے اور جنت میں جہاں چاہیں گے سیر کریں گے۔"

٩١٤٩۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْصٰى عِنْدَ وَفَاتِهِ فَقَالَ :اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ قِبْطِ مِصْرَ، فَإِنَّكُمْ سَتَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ ، وَيَكُوْنُوْنَ لَكُمْ عِدَّةً وَأَعْوَانًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ . (لكبير: ٢٣/ ٢٦٥)

"سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی ﷺ نے وفات کے وقت وصیت کی کہ مصر کے قبطیوں کے عہدے میں اللہ سے ڈرتے رہنا، عنقریب تم ان پر غالب آؤ گے۔ وہ اللہ کی راہ میں تمہارے مددگار ہوں گے۔"

٩١٥٠۔ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ بُعُوْثٌ كَثِيْرَةٌ فَكُوْنُوْا فِيْ بَعْثِ خُرَاسَانَ ثُمَّ انْزِلُوْا مَدِيْنَةَ مَرْوَ فَإِنَّهُ بَنَاهَا ذُو الْقَرْنَيْنِ وَدَعَا لَهَا بِالْبَرَكَةِ وَلَا يَضُرُّ أَهْلَهَا سُوْءٌ. (لأحمد: ٢٢٥٠٩ والكبير بضعف)

"سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: عنقریب میرے بعد بہت سے لشکر بھیجے جائیں گے۔ تم خراسان جاؤ اور مرو شہر میں ٹھہرو۔ اس کو ذوالقرنین نے تعمیر کیا تھا اور اس کے رہنے والوں کے لیے برکت کی دعا مانگی ہے اور اس کے رہنے والوں کو کبھی تکلیف نہیں پہنچی۔" (احمد، کبیر سند ضعیف)

٩١٥١۔ عَنْ بِلَالٍ الْعَبْسِيِّ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ مَاأَخْبِيَةٌ بَعْدَ أَخْبِيَةٍ كَانَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِبَدْرٍ مَا يُدْفَعُ عَنْهُمْ مَا يُدْفَعُ عَنْ أَهْلِ هٰذِهِ الْأَخْبِيَةِ وَلَا يُرِيْدُ بِهِمْ قَوْمٌ سُوْءًا إِلَّا أَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ عَنْهُمْ. (رواه أحمد: ٢٢٧٥٥ والبزار)

"سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی فوجی کیمپ نہیں ہے رسول اللہ ﷺ کے بدر کے کیمپ کے بعد کہ دفاع کیا جاتا ہو اس کا جیسا اس چھاؤنی کا دفاع کیا جاتا ہے، یعنی کوفہ۔ جب کوئی اس کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے پاس کوئی ایسی چیز لے آئے گا جو ان کو ان سے مصروف کر دے گی۔" (احمد اور بزار)

(٩١٤٩) طبراني كبير: ٢٣/ ٢٦٥۔ ورجاله رجال الصحيح، هيثمي: ١٦٦٧٨.

(٩١٥٠) احمد: ٢٢٥٠٩۔ طبراني كبير و الاوسط، وفي اسناده احمد والاوسط، اوس بن عبدالله وفي اسناد الكبير حسام بن مصك وهما مجمع على ضعفهما، هيثمي: ١٦٦٨٣.

(٩١٥١) احمد: ٢٢٧٥٥۔ بزار، طبراني اوسط، باختصار وقال: عن اهل هذه الاخبية يعني الكوفة. ورجال احمد والبزار ثقات، هيثمي: ١٦٦٨٤.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩١٥٢۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ يَاأَنَسُ إِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُوْنَ أَمْصَارًا وَإِنَّ مِصْرًا مِنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبَصْرَةُ أَوِ الْبُصَيْرَةُ فَإِنْ أَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا أَوْ دَخَلْتَهَا فَإِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكِلَاءَ هَا وَسُوْقَهَا وَبَابَ أُمَرَائِهَا وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيْهَا فَإِنَّهُ يَكُوْنُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ يَبِيْتُوْنَ يُصْبِحُوْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ. (رواه أبو داوٗد:٤٣٠٧)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انس! لوگ کئی شہر آباد کریں گے۔ ان میں سے ایک شہر ہوگا جس کا نام بصرہ یا بصیرہ ہوگا۔ جب تو اس میں داخل ہوگا یا اس سے گذرے گا تو وہاں کے گھاس وغیرہ سے، وہاں کے بازار سے، وہاں کے امراء سے بچتے رہنا اور اس کے اطراف میں رہنا۔ اس شہر میں زمین غرق ہوگی پتھر گریں گے، زلزلے ہوں گے اور اس میں ایک قوم رات گزاریں گے تو صبح کو بندر اور خنزیر اٹھیں گے۔" (ابوداود)

٩١٥٣۔ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَرَادَ الْخُرُوْجَ إِلَى الْعِرَاقِ فَقَالَ لَهُ كَعْبُ الْأَحْبَارِ لَاتَخْرُجْ إِلَيْهَا يَاأَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَإِنَّ بِهَا تِسْعَةَ أَعْشَارِ السِّحْرِ وَبِهَا فَسَقَةُ الْجِنِّ وَبِهَا الدَّاءُ الْعُضَالُ • قَالَ مَالِكٌ: الداء الهلاك في الدين. (رواه مالك)

"امام مالک رحمہ اللہ کو خبر پہنچی کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عراق جانے کا ارادہ کیا تو ان کو کعب احبار نے کہا: اے امیر المومنین! وہاں نہ جاؤ۔ وہاں نو دہائیاں ہیں۔ سحر ہے، شر ہے، بدکار جن رہتے ہیں اور وہاں عضلات کی بیماری ہے۔ مالک کہتے: دا کہتے ہیں دین کی ہلاکت کو۔"

٩١٥٤۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ لَمَّا مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ أَنْ يُصِيْبَكُمْ مَاأَصَابَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ ثُمَّ قَنَّعَ رَأْسَهُ وَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى أَجَازَ الْوَادِيَ. (رواه البخاري: ٤٤١٩)

"سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ مقام حجر سے گذرے تو فرمایا: ظالم لوگوں کے ٹھکانوں میں داخل نہ ہو۔ جنہوں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ پھر پہنچے گا تمہیں جو ان کو پہنچا تھا۔ مگر روتے ہوئے داخل ہونا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر ڈھانپا اور رفتار تیز کر دی یہاں تک کہ آپ وہاں سے گذر گئے۔"

٩١٥٥۔ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

"نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو خبر دی کہ لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ قوم ثمود کی سرزمین مقام حجر میں

(٩١٥٢) موطا مالك.
(٩١٥٣) بخاری: ٤٤١٩۔ مسلم: ٢٩٨٠۔ احمد: ٥٩٤٨.
(٩١٥٤) بخاری: ٤٤١٩۔ مسلم: ٢٩٨٠۔ احمد: ٥٩٤٨.
(٩١٥٥) مسلم: ٢٩٨١۔ احمد: ٥٩٤٨.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عَلَى الْحِجْرِ أَرْضَ ثَمُوْدَ فَاسْتَقَوْا مِنْ آبَارِهَا وَعَجَنُوْا بِهِ الْعَجِيْنَ فَأَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ يُهْرِيْقُوْا مَا اسْتَقَوْا وَيَعْلِفُوا الْإِبِلَ الْعَجِيْنَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَقُوْا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ. (رواه مسلم:٢٩٨١)

اترے تو لوگوں نے اس کنوئیں سے پانی پیا اور آٹا گوندھا تو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ پانی بہادو اور آٹا اونٹوں کو کھلا دو۔ اور فرمایا: "پانی اس کنوئیں سے لو جس پر صالح علیہ السلام کی اونٹنی وارد ہوتی تھی۔" (الشیخین)

شرح:...... حجر مقام ثمود قوم کی رہائش گاہ تھی، یہ تبوک اور حجاز کے درمیان جگہ ہے۔

اس سے ثابت ہوا ثمود کے کنووں سے پانی پینا، یا کسی بھی ہلاک شدہ اور عذاب شدہ قوم کی جگہ پر ٹھہرنا اور پانی پینا منع ہے کہ کہیں عذاب کا جوش ان کی نحوست کی وجہ سے پھر نہ بھڑک اٹھے۔ رونے کی ترغیب اس لیے دی ہے کہ اس سے غور وفکر اور عبرت جنم لیتی ہے کہ یہ کافر لوگ کتنے طاقتور تھے اور کتنی دیر تک انہیں مہلت حاصل رہی کہ اچانک اللہ نے انتقام لیا اور سخت عذاب ان پر مسلط کر دیا، وہاں رہنے سے یا ٹھہرنے سے ایمان دار کے دل میں بھی کجی ہو سکتی ہے جس وجہ سے اس کا بھی یہی حشر ہو سکتا ہے اور تفکر کرنے کا یہ بھی فائدہ ہے کہ اس میں ان کفار نے جو کفرانِ نعمت کیا ہوتا ہے اور اپنی عقلوں کو جو بے کار کیا ہوتا ہے نہ یہ ایمان لاتے ہیں، نہ اطاعت کے کام کرتے ہیں۔ یہ غور وفکر کر کے اور عبرت پکڑ کر اس کے برعکس کام کرتا ہے، اگر یہ وہاں ٹھہر جائے تو اس کا دل بھی سخت ہو سکتا ہے اور خشوع نہ ہونے کی وجہ سے ان جیسا عذاب مسلط ہو سکتا ہے۔ اس حدیث میں ترغیب ہے کہ مراقبہ اور خوف بیدار کیا جائے اور عذاب شدہ لوگوں کی بستیوں میں رہائش اختیار نہ کی جائے اور وہاں سے گزرتے ہوئے جلدی سے نکل جائیں، اللہ کا ارشاد ہے:

﴿وَ سَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ تَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَ ضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ۝﴾ (ابراهيم: ٤٥)

"اور تم ان لوگوں کے مسکنوں میں رہتے ہو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور تمہارے سامنے ظاہر ہے ہم نے ان کے ساتھ کیا کیا اور ہم نے تمہارے لیے مثالیں بیان کیں۔"

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جب عذاب زدہ علاقے میں ٹھہرنا جائز نہیں تو نماز بھی نہیں ہوگی۔ (فتح الباری:۱/۵۳۰)

(۹۱۵۶) مسلم: ۳۰۰۵۔ ترمذی: ۳۳۴۵۔ احمد: ۲۳۴۱۳.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الْقِصَصِ
قصوں کا بیان

٩١٥٦- عَنْ صُهَيْبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا أُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ فَكَانَ فِي طَرِيقِهِ إِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَأَعْجَبَهُ فَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ إِلَيْهِ فَإِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَا ذٰلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ إِذَا خَشِيْتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِي أَهْلِي وَإِذَا خَشِيْتَ أَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَتَى عَلَى دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ أَعْلَمُ اَلسَّاحِرُ أَفْضَلُ أَمِ الرَّاهِبُ أَفْضَلُ فَأَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ أَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّابَّةَ حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَأَتَى الرَّاهِبَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ أَيْ بُنَيَّ أَنْتَ الْيَوْمَ أَفْضَلُ مِنِّي قَدْ بَلَغَ مِنْ أَمْرِكَ مَاأَرٰى وَإِنَّكَ سَتُبْتَلٰى فَإِنِ ابْتُلِيْتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ وَكَانَ الْغُلَامُ

”سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک بادشاہ تھا۔ اس کا ایک جادوگر تھا۔ جب وہ بوڑھا ہوا تو اس نے بادشاہ کو کہا: میں اب بوڑھا ہوں لہٰذا میرے پاس ایک نوعمر لڑکا بھیج دو تا کہ میں اس کو جادو سکھا دوں ۔ اس نے ایک لڑکا بھیج دیا اور وہ اس کو سکھانے لگا۔ لڑکا جس راستے سے جاتا تھا اس راستے پر ایک عبادت گذار راھب رہتا تھا۔ لڑکا اس کی باتیں سنتا تھا اور اس نے طریقہ بنالیا کہ جب وہ ساحر کے پاس جاتا تو راھب کے پاس ضرور بیٹھتا۔ جادوگر تاخیر سے آنے پر اس کو مارتا تھا۔ لڑکے نے راھب سے شکایت کی تو اس نے کہا: تو اس کو کہا کر کہ میرے گھر والوں نے روکا ہوا تھا اور جب گھر والوں سے خطرہ ہوتو کہا کر مجھے ساحر نے روکا ہوا تھا۔ اس کا یہ حال تھا کہ اتفاقا اس کے راستے میں خطرناک بڑا جسیم حیوان آٹھہرا اور اس نے لوگوں کا راستہ بند کردیا۔ لڑکے نے کہا: آج میں آزمائش کروں گا کہ جادوگو کا علم بہتر ہے یا راھب کا علم افضل ہے؟ چنانچہ اس نے ایک پتھر ہاتھ میں پکڑا اور کہا: یا اللہ! اگر راھب کا طریقہ تیرے نزدیک جادوگر کے طریقے سے بہتر ہے تو اس حیوان کو قتل کردے تاکہ لوگ راستے پر گذر سکیں۔ پھر اس کو پتھر مار کر ہلاک کردیا اور لوگ چلنے لگے، پھر وہ راھب کے پاس گیا اور اس کو خبر دی۔ راھب نے کہا: بیٹا! آج تو میرے سے افضل ہے اور اپنا مقام تو نے خود دیکھا ہے اور اب تیرے اوپر آزمائش آئے

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْأَدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَأَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيرَةٍ فَقَالَ مَاهَاهُنَا لَكَ أَجْمَعُ إِنْ أَنْتَ شَفَيْتَنِي فَقَالَ إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَإِنْ أَنْتَ آمَنْتَ بِاللّٰهِ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاكَ فَآمَنَ بِاللّٰهِ فَشَفَاهُ اللّٰهُ فَأَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ قَالَ رَبِّي قَالَ وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِي قَالَ رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِيْءَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ أَيْ بُنَيَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ فَقَالَ إِنِّي لَا يَشْفِيْ أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيْءَ بِالرَّاهِبِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَدَعَا بِالْمِنْشَارِ فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتَّى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيْءَ بِالْغُلَامِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ إِلَى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَإِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاطْرَحُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوا وَجَاءَ

گی اور جب تیرے اوپر آزمائش آئے تو میرا کسی کو نہ بتانا۔ پھر وہ لڑکا پیدائشی اندھوں، برص والوں اور دیگر امراض والوں کا علاج کرنے لگا تو بادشاہ کے مصاحبین میں سے ایک نے سنا جو نابینا ہو چکا تھا۔ وہ بہت سے تحفے ہدیے ساتھ لے کر حاضر ہوا اور کہا: اگر تو نے مجھے شفا دی تو یہ سب مال تیرا ہے۔ اس نے کہا: کوئی شفا نہیں دیتا۔ شفا تو اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے، پس اگر تو اللہ پر ایمان لے آئے تو میں دعا کروں گا اور تجھے اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔ تو وہ اللہ پر ایمان لے آیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا دیدی، پھر وہ بادشاہ کے پاس آیا اور اس کی مجلس میں بیٹھا جیسا پہلے بیٹھا کرتا تھا۔ بادشاہ نے اس کو کہا: تیری آنکھیں کس نے واپس کردیں؟ اس نے کہا: میرے رب نے۔ بادشاہ نے کہا: میرے علاوہ بھی تیرا کوئی رب ہے؟ اس نے کہا: میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ بادشاہ نے اسے پکڑ کر سزا دی اور اس آدمی نے لڑکا بتا دیا، پھر لڑکا لایا گیا۔ بادشاہ نے اس کو کہا: تیرا جادو اب کس حد تک پہنچ چکا ہے کہ تو پیدائشی اندھوں کو اور برص والوں کو شفا دینے لگا ہے اور تو نے وہ کچھ کیا ہے تو لڑکے نے کہا: میں تو کسی کو شفا نہیں دیتا۔ شفا تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ تو بادشاہ نے اس کو بھی سزا دی یہاں تک بچے نے راھب کا بتادیا اور راھب کو کہا گیا کہ اپنا دین ترک کردے تو اس نے انکار کردیا۔ اور بادشاہ نے اس کے سر میں آرا رکھ کر دو ٹکڑے کرادیا۔ پھر لڑکے کو لایا گیا اور اس کو بھی کہا گیا کہ اپنا دین ترک کردے تو اس نے بھی انکار کردیا۔ بادشاہ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ اس کو فلاں فلاں پہاڑ کی چوٹی پر لے جاؤ۔ اگر یہ دین چھوڑ دے تو بہتر ورنہ گرادو۔ وہ اس کو لے کر پہاڑ کی چوٹی پر گئے تو اس نے دعا کی یا اللہ! مجھے ان سے بچا جس ذریعے سے تو چاہے۔ تو پہاڑ کو زلزلہ آ گیا اور وہ سب ہلاک ہو گئے اور لڑکا چل کر بادشاہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يَمْشِيْ إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَافَعَلَ أَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيْهِمُ اللّٰهُ فَدَفَعَهُ إِلٰى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهٖ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ فَاحْمِلُوْهُ فِيْ قُرْقُوْرٍ فَتَوَسَّطُوْا بِهِ الْبَحْرَ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهٖ وَإِلَّا فَاقْذِفُوْهُ فَذَهَبُوْا بِهٖ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ فَانْكَفَأَتْ بِهِمُ السَّفِيْنَةُ فَغَرِقُوْا وَجَاءَ يَمْشِيْ إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيْهِمُ اللّٰهُ فَقَالَ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِيْ حَتّٰى تَفْعَلَ مَا آمُرُكَ بِهٖ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ وَتَصْلُبُنِيْ عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِيْ ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِيْ كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِاسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِنِيْ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِيْ فَجَمَعَ النَّاسَ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ وَصَلَبَهٗ عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ أَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهٖ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِيْ كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِيْ صُدْغِهٖ فِيْ مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَأُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيْلَ لَهٗ أَرَأَيْتَ مَاكُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللّٰهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ فَأَمَرَ بِالْأُخْدُوْدِ فِيْ أَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَأَضْرَمَ النِّيْرَانَ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِيْنِهٖ فَأَحْمُوْهُ فِيْهَا أَوْ قِيْلَ لَهُ اقْتَحِمْ فَفَعَلُوْا حَتّٰى

کے پاس آ گیا۔ بادشاہ نے پوچھا: تیرے ساتھی کہاں گئے؟ اس نے کہا: مجھے ان سے اللہ نے بچایا تو بادشاہ نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ اس کو پتھریلی زمین پر لے کر سمندر کے پاس جاؤ۔ اگر دین ترک کردے تو بہتر ورنہ اس کو پھینک آؤ۔ وہ اس کو کشتی میں ڈال کر لے گئے۔ پس لڑکے نے دعا کی: اے اللہ! مجھے ان سے بچا جس ذریعے سے تو چاہے۔ پس کشتی الٹ گئی اور وہ غرق ہو گئے اور لڑکا پیادہ چل کر بادشاہ کے پاس آ گیا۔ اس نے کہا: تیرے ساتھیوں نے کیا کیا؟ اس لڑکے نے کہا: مجھے ان سے اللہ نے بچا یا۔ پس لڑکے نے بادشاہ کو کہا: تو مجھے قتل نہیں کر سکے گا جب تک تو وہ کام نہ کرے جس کا میں تجھے حکم دیتا ہوں۔ بادشاہ نے کہا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا: سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کر اور مجھے درخت پر سولی دے دے اور میری ترکش سے ایک تیر لے لے اور کمان کے اندر رکھ، پھر یہ کہہ دے: اللہ کے نام سے جو لڑکے کا رب ہے، پھر تیر مار دے پس اگر تو نے ایسا کیا تو مجھے قتل کر دے گا۔ چنانچہ اس نے سب لوگ ایک میدان میں جمع کر دیے اور لڑکے کو درخت کے ساتھ سولی لٹکایا اور اس کے ترکش سے ایک تیر لیا اور کمان میں رکھا، پھر اس نے کہا: اللہ کے نام سے جو لڑکے کا رب ہے اور وہ اس کی کنپٹی پر لگا تو لڑکے نے اپنا ہاتھ تیر لگنے کی جگہ پر رکھا اور وہ فوت ہو گیا۔ لوگوں نے کہا: ہم لڑکے کے رب پر ایمان لے آئے اور ہر طرف سے صدا آنے لگی کہ ہم لڑکے کے رب پر ایمان لے آئے۔ تو بادشاہ کے مشیروں نے کہا: جس چیز سے تو ڈرتا تھا وہ چیز تیرے اوپر حائل ہو چکی ہے۔ لوگ اللہ پر ایمان لے آئے ہیں۔ تو اس نے ہر کوچے پر خندق کھودنے کا حکم دیا۔ تو خندق کھود کر اس میں آگ جلادی گئی اور اس نے حکم دیا کہ جو دین ترک نہ کرے اسے آگ میں جھونک دیا جائے یا اس کو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جَاءَ تِ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِيهَا فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ يَاأُمَّهِ اصْبِرِيْ فَإِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ. (رواه مسلم:٣٠٠٥)

کہا جائے کہ آگ میں خود گھس جا۔ چنانچہ شاہی اہل کاروں نے ایسا ہی کر دیا۔ آخر میں ایک عورت لائی گئی جس کے ساتھ بچہ تھا۔ وہ پیچھے ہٹنے لگی تو بچے نے کہا: صبر کر تو حق پر ہے۔'' (صحیح مسلم)

٩١٥٧۔ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ هَمَسَ وَالْهَمْسُ فِي قَوْلِ بَعْضِهِمْ تَحَرُّكُ شَفَتَيْهِ كَأَنَّهُ يَتَكَلَّمُ فَقِيْلَ لَهُ إِنَّكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِذَاصَلَّيْتَ الْعَصْرَ هَمَسْتَ قَالَ إِنَّ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ كَانَ أُعْجِبَ بِأُمَّتِهِ فَقَالَ مَنْ يَقُوْمُ لِهٰؤُلَاءِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنْ خَيِّرْهُمْ بَيْنَ أَنْ أَنْتَقِمَ مِنْهُمْ وَبَيْنَ أَنْ أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ فَاخْتَارُواالنِّقْمَةَ فَسَلَّطَ عَلَيْهِمِ الْمَوْتَ فَمَاتَ مِنْهُمْ فِي يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا قَالَ وَكَانَ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ الْآخَرِ قَالَ كَانَ مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوْكِ وَكَانَ لِذٰلِكَ الْمَلِكِ كَاهِنٌ يَكْهَنُ لَهُ فَقَالَ الْكَاهِنُ انْظُرُوْا لِيْ غُلَامًا فَهِمًا أَوْ قَالَ فَطِنًا لَقِنًا فَأُعَلِّمَهُ عِلْمِيْ هٰذَا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ أَمُوْتَ، بِنَحْوِهِ • قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْهِ ﴿قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ﴾ قَالَ فَأَمَّا الْغُلَامُ فَإِنَّهُ دُفِنَ فَيُذْكَرُ أَنَّهُ أُخْرِجَ فِيْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَأُصْبُعُهُ عَلٰى صُدْغِهِ كَمَا وَضَعَهَا حِيْنَ قُتِلَ. (رواه الترمذی:٣٣٤٠)

''سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی اور اپنے لب مبارک ہلائے، گویا آپ ﷺ گفتگو کر رہے ہیں تو عرض کیا گیا کہ آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھ کر کچھ کہا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نبیوں میں سے ایک نبی کو اپنی امت پر فخر پیدا ہوا اور اس نے کہا: ان کے سامنے کون ٹھہر سکتا ہے۔ پس اللہ نے اس کی طرف وحی کی کہ اپنی امت سے پوچھ کہ میں ان پر موت ڈالوں یا ان پر دشمن مسلط کروں تو انہوں نے خدائی انتقام پسند کیا، چنانچہ اللہ نے ان پر موت ڈال دی اور ایک دن میں ستر ہزار انسان وفات پا گیا۔'' راوی جب یہ حدیث بیان کرتا تو اس کے ساتھ یہ دوسری حدیث بھی بیان کرتا کہ ایک بادشاہ کا ایک کاہن تھا۔ اس نے کہا کہ میرے پاس ایک سمجھ دار لڑکا لاؤ تاکہ میں اس کو اپنا علم سکھاؤں۔ میں ڈرتا ہوں کہ میں مر جاؤں گا اور یہ اس واقعہ کے مثل ہے اور اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ''خندقوں والے ہلاک کیئے گئے۔ تاالعزیز الحمید'' اور وہ لڑکا دفن کیا گیا اور کہا جاتا ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اس بچے کی لاش نکالی گئی اور اس کی انگلی کنپٹی پر رکھی ہوئی تھی جیسے قتل کے وقت رکھی تھی۔''

شرح: ...... نبی کریم ﷺ جو آہستہ آہستہ دعا پڑھتے تھے، وہ اس امت سے عبرت حاصل کرتے ہوئے پڑھتے تھے، وہ یہ دعا تھی اور اپنی امت کی کثرت دیکھ کر یہی کہتے تھے۔

(٩١٥٧) ترمذی: ٣٣٤٠۔ صحیح، البانی: ٢٦٦١۔ مسلم: ٣٠٠٥۔ احمد: ٢٣٤٠٩۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰهُمَّ بِكَ أُحَاوِلُ وَبِكَ أُصَاوِلُ وَبِكَ أُقَاتِلُ .

''اے میرے اللہ! میں تیرے ساتھ ہی کوشش کرتا ہوں اور تیرے ساتھ ہی حملہ آور ہوتا ہوں اور تیرے ہی دشمن سے لڑتا ہوں۔''

اور جو اس نوجوان موحد کی انگوٹھی پر لکھا ہوا تھا وہ یہ تھا، رَبِّيَ اللّٰهُ ''کہ میرا رب اللہ ہے۔'' اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا: اسے اس کی حالت پر رہنے دو اور دفن کر دو۔ جب اس کا ہاتھ اس کی کنپٹی سے اٹھاتے تو وہیں چلا جاتا تھا جہاں اس نے رکھا تھا اور خون بہنے لگتا تھا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق اسے اسی طرح دفن کر دیا۔

(تحفة الاحوذی: ۳۱۲/۴)

اس سے یہ ثابت ہوا کہ اولیاء کی کرامات ہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جنگ وغیرہ میں ضرورت دینی کی خاطر غلط بیانی جائز ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جان کی حرمت ہے اپنی اور دوسرے کی جان بچانا ضروری ہے۔ (شرح مسلم: ۲/ ۴۱۵)

۹۱۵۸ـعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَكَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيهَا فَأَتَتْهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَاجُرَيْجُ فَقَالَ يَارَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَاجُرَيْجُ فَقَالَ يَارَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَاجُرَيْجُ فَقَالَ أَيْ رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتّٰى يَنْظُرَ إِلَى وُجُوهِ الْمُومِسَاتِ فَتَذَاكَرَ بَنُو إِسْرَائِيلَ جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهُ وَكَانَتِ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ إِنْ شِئْتُمْ

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گود کے اندر تین بچوں کے سوا کسی نے کلام نہیں کیا: صرف عیسیٰ علیہ السلام نے اور دوسرا جریج کے ساتھ والے بچے نے۔ جریج ایک عابد تھے اور عبادت کے لیے گرجا میں رہتا تھا۔ اس کی ماں آئی تو وہ نماز میں مصروف تھا۔ ماں نے آواز دی یا جریج: اس نے کہا: اے رب! ماں ہے اور نماز ہے پس وہ نماز میں مصروف رہا۔ اگلے دن آئی تو وہ نماز میں تھا۔ اس نے آواز دی یا جریج! تو اس نے کہا: اے میرے رب! ماں ہے اور دوسری جانب نماز ہے۔ پس وہ نماز میں مصروف رہا۔ ماں نے کہا: یااللہ! اس کو مرنے سے پہلے بدکار عورتوں کا منہ دکھادے۔

بنی اسرائیل میں جریج کی عبادت کا تذکرہ ہونے لگا اور ایک بدکار عورت تھی جس کا حسن و جمال ضرب المثل تھا تو اس نے لوگوں کو کہا: اگر تم چاہو تو میں تمہاری خاطر اس کو فتنے میں ڈال دیتی ہوں تو وہ عورت اس سے پیش ہوئی اور اس مرد حق نے کوئی توجہ نہ دی۔ عورت ایک بکریاں چرانے والے کے پاس

(۹۱۵۸) مسلم: ۶۵۰۰ـ ۲۵۵۰، بخاری: ۲۴۸۲ـ احمد: ۷۸۹۰.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لَأَفْتِنَنَّهُ لَكُمْ قَالَ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا فَأَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَأْوِيْ إِلَى صَوْمَعَتِهِ فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوْهُ وَهَدَمُوْا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوْا زَنَيْتَ بِهٰذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَجَاءُوْا بِهِ فَقَالَ دَعُوْنِيْ حَتّٰى أُصَلِّيَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِيْ بَطْنِهِ وَقَالَ يَاغُلَامُ مَنْ أَبُوْكَ قَالَ فُلَانٌ الرَّاعِيْ قَالَ فَأَقْبَلُوْا عَلٰى جُرَيْجٍ يُقَبِّلُوْنَهُ وَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهِ وَقَالُوْا نَبْنِيْ لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا أَعِيْدُوْهَا مِنْ طِيْنٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوْا وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ أُمِّهِ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلٰى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ أُمُّهُ اللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَ هٰذَا فَتَرَكَ الثَّدْيَ وَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَاتَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلٰى ثَدْيِهِ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ قَالَ فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَحْكِيْ ارْتِضَاعَهُ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِيْ فَمِهِ فَجَعَلَ يَمُصُّهَا قَالَ وَمَرُّوْا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَهِيَ تَقُوْلُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَقَالَتْ أُمُّهُ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرَّضَاعَ وَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا

گئی جو اس گرجا کے اردگرد بکریاں چراتا تھا اور اس کو اپنے اوپر سوار کیا اور حاملہ ہوئی اور بچہ جنا تو کہہ دیا کہ یہ جریج کا ہے۔ پس لوگ اس کے پاس آ گئے اور گرجا سے اتار کر اس کا عبادت خانہ گرا دیا اور اس کو مارنا شروع کر دیا۔ اس نے کہا: تم لوگوں کو کیا شکایت ہے؟ تو لوگوں نے کہا: تو نے اس فاحشہ عورت سے زنا کیا اور اس نے تیرا بچہ جنا ہے۔ اس نے کہا: بچہ کہاں ہے؟ لوگ بچہ لے آئے تو اس نے کہا: مجھے چھوڑو میں نماز پڑھوں۔ نماز پڑھ کر بچے کے پاس آیا اور اس کے پیٹ پر مار کر کہا: اے بچے تیرا والد کون ہے؟ اس نے کہا فلاں بکریاں چرانے والا ہے: تو لوگ جریج کی طرف مائل ہوئے، اس کو بوسہ دیتے اور ہاتھ لگاتے تھے اور لوگوں نے کہا: تیرا عبادت خانہ سونے کا بنا کر دیتے ہیں۔ اس نے کہا: جیسا پہلے تھا ویسا ہی بنا دو۔

تیسرا بچہ اتفاقاً ماں کا دودھ پی رہا تھا۔ ایک مرد بہت عمدہ چوپائے پر بڑی شان وشوکت سے جا رہا تھا تو بچے کی ماں نے دعا کی یااللہ! میرے بچے کو ایسا مرد کر دے تو بچے نے ماں کا پستان ترک کر دیا اور اس مرد کو غور سے دیکھا اور کہا: یا اللہ مجھے اس جیسا نہ بنانا۔ اور پھر ماں کی چھاتی سے چمٹ کر دودھ پینے لگا۔ راوی نے کہا: میں گویا اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ آپ ﷺ نے اس کی چوسنی کی حکایت کی اور اپنی انگلی منہ میں رکھ کر چوسنی لگائی۔ اور وہ بچہ ایک گولی کے پاس سے گذرا اور لوگ اس کو مارتے اور کہتے تھے تو نے زنا کیا اور تو نے چوری کی ہے۔ اور وہ کہتی تھی۔ حسبی اللہ ونعم الوکیل تو اس کی ماں نے کہا: یااللہ! میرے بچے کو اس گولی جیسا نہ بنا۔ تو بچے نے پھر دودھ پینا ترک کیا اور لونڈی کی طرف دیکھا اور کہا: یااللہ! مجھے اس جیسا کر دے۔ تو اب ماں اور بچے نے آپس میں گفتگو کی: عورت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَهُنَاكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيْثَ فَقَالَتْ مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهُ فَقُلْتَ اللّٰهُمَّ لَاتَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَمَرُّوْا بِهٰذِهِ الْأَمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَقُلْتَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا قَالَ إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلُ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ لَاتَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَإِنَّ هٰذِهِ يَقُوْلُوْنَ لَهَا زَنَيْتِ وَلَمْ تَزْنِ وَسَرَقْتِ وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا. (رواه مسلم: ٢٥٥٠)

نے کہا: اچھی حالت میں مرد گزرا تو میں نے کہا: یا اللہ! میرے بیٹے کو ایسا کر دے اور تو نے کہا: یا اللہ! ایسا نہ کر۔ پھر گولی کو لے جایا گیا اور لوگ اس کو کہتے تھے تو نے زنا کیا اور چوری کی تو میں نے کہا: یا اللہ! میرے بیٹے کو ایسا نہ کر اور تو نے کہا: یا اللہ! مجھے اس جیسا بنا دے۔ لڑکے نے کہا: وہ مرد ایک جابر سرکش تھا اس لیے میں نے کہا یا اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنا اور اس عورت کو کہا جاتا تھا تو نے زنا کیا اور تو نے چوری کی ہے اور اس نے نہ تو زنا کیا ہے اور نہ چوری کی ہے، چنانچہ میں نے کہا: یا اللہ! مجھے اس کی مانند کر دے۔'' (الشیخان)

شرح: ...... حدیث مبارکہ میں جو یہ آیا ہے کہ گود میں تین بچوں نے بات کی ہے جبکہ ان کی تعداد چار ہے تو اس کا حل یہ ہے کہ ایک ان میں سے تھا تو بچہ مگر گود والا نہ تھا، اس سے بڑی عمر کا تھا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نفلی نماز پر والدین کی اطاعت مقدم ہے اور جو اس دودھ پلانے والی عورت نے کہا تھا کہ اللہ کریم میرے بچے کو اس مضروبہ عورت کی مانند بنا دے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس پر الزام لگے اور مار پڑے بلکہ اس کا مطلب ہے کہ جس طرح یہ گناہ سے معصوم ہے اور سلامت ہے میرے بیٹے کو بھی بنا دے۔ مزید یہ ثابت ہوا کہ والدین سے نیکی کرنا ایک اہم حق ہے اور خصوصاً والدہ کے حق کی بہت تاکید ہے کہ اس کی دعا یا بددعا قبول ہوتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کی ابتلاء وآزمائش سے نکلنے کی راہ خود نکال لیتے ہیں اور انہیں کبھی ناگفتہ بہ حالات سے گزرنا پڑتا ہے تاکہ یہ اور کندن بن جائیں۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ دعا کرتے ہوئے یا مصائب ومشکلات کے لیے نماز پڑھتے وقت وضو کرنا چاہیے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ہماری شریعت سے پہلے بھی وضو کا تصور تھا۔ اس سے اولیاء کی کرامات کا ثبوت بھی ملتا ہے۔ (شرح مسلم: ۲/۳۱۴)

٩١٥٩ـ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ انْطَلَقَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى أَوَوُا الْمَبِيْتَ إِلَى غَارٍ فَدَخَلُوْهُ فَانْحَدَرَتْ

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین آدمی تم سے پہلی قوم میں سے سفر پر گئے اور رات آئی تو ایک غار کے منہ میں داخل ہوئے۔ پس پہاڑ سے ایک چٹان گری اور غار کا منہ بند کر دیا تو ایک نے کہا: اس چٹان

(٩١٥٩) بخاری: ٢٢٧٢ـ مسلم: ٢٧٤٣ـ ابوداؤد: ٣٣٨٧ـ احمد: ٥٩٣٧.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ فَقَالُوْا إِنَّهُ لَا يُنْجِيكُمْ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللّٰهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمُ اللّٰهُمَّ كَانَ لِيْ أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا فَنَأَيَ بِيْ فِيْ طَلَبِ شَيْءٍ يَوْمًا فَلَمْ أُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتّٰى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوْقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ وَكَرِهْتُ أَنْ أَغْبِقَ قَبْلَهُمَا أَهْلًا أَوْمَالًا فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلٰى يَدَيَّ أَنْتَظِرُ اسْتِيْقَاظَهُمَا حَتّٰى بَرَقَ الْفَجْرُ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوْقَهُمَا اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَانَحْنُ فِيْهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَايَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ كَانَتْ لِيْ بِنْتُ عَمٍّ كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ فَأَرَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّيْ حَتّٰى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِيْنَ فَجَاءَتْنِيْ فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ دِيْنَارٍ عَلٰى أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ حَتّٰى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ لَا أُحِلُّ لَكَ أَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوْعِ عَلَيْهَا فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِيْ أَعْطَيْتُهَا اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ فعلت ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَانَحْنُ فِيْهِ

سے نجات کی کوئی صورت نہیں ہے البتہ یہ کہ تم اپنے نیک اعمال میں سے کسی عمل کے وسیلے سے اللہ سے دعا مانگو! پس ایک مرد نے کہا: اے اللہ! میرے بوڑھے ماں باپ تھے اور میں ان سے پہلے اپنے اہل اور مال کو رات کو خوراک نہ دیتا تھا جب تک ماں باپ رات کا دودھ نہ پلا دیتا۔ اور ایک دن میں درخت وگھاس کی تلاش میں دور چلا گیا اور شام کو ان کے سو جانے سے پہلے واپس نہ آسکا اور جب آیا اور ان کا دودھ تیار کیا تو وہ گہری نیند سو چکے تھے۔ میں نے نہ تو ان کو بیدار کیا اور نہ دیگر اہل ومال کو خوراک دی، پس میں ہاتھ میں پیالہ لے کر کھڑا رہا تا کہ وہ خود بیدار ہو کر پییں یہاں تک کہ فجر طلوع ہوگی۔ بعض راویوں نے یہ اضافہ کیا ہے کہ چھوٹے بچے میرے قدموں پر چیختے رہے۔ پھر والدین بیدار ہوئے اور انہوں نے دودھ پیا۔ اے اللہ! اگر کام میں نے تیری رضا کے لیے کیا ہے تو ہماری اس تنگی کو دور کر دے جو اس چٹان کے باعث پیدا ہوئی ہے تو چٹان اپنی جگہ سے ہٹ گئی مگر وہ باہر نہیں نکل سکتے تھے۔

نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا: دوسرے نے دعا کی اور کہا: یا اللہ! میرے چچا کی بیٹی تھی جس سے مجھے بہت محبت تھی تو میں نے اس سے اس کے نفس کا مطالبہ کیا تو اس نے انکار کیا یہاں تک کہ اس پر قحط آیا اور وہ میرے پاس آئی تو میں نے اس کو ایک سو بیس دینار دیئے اور یہ کہ وہ میرے اپنی جان کے درمیان رکاوٹ کرے گی تو اس نے یہ شرط تسلیم کی۔ جب میں اس پر قابو پا گیا تو اس نے کہا: تیرے لیے حق کے بغیر مہر توڑنا جائز نہیں ہے تو میں اس پر سوار ہونے سے گناہ سمجھ کر باز آ گیا۔ اور اس کے پاس سے چلا گیا، جب کہ وہ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھی اور جو سونا اس کو دے چکا تھا وہ بھی اس کو چھوڑ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ الثَّالِثُ اللّٰهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أُجَرَاءَ فَأَعْطَيْتُهُمْ أَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِي لَهُ وَذَهَبَ فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ فَجَاءَنِي بَعْدَ حِينٍ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَدِّ إِلَيَّ أَجْرِي فَقُلْتُ لَهُ كُلُّ مَاتَرَى مِنْ أَجْرِكَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيقِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَسْتَهْزِئُ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ فَأَخَذَهُ كُلَّهُ فَاسْتَاقَهُ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا اللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوا يَمْشُونَ.

(رواہ البخاری: ۲۲۷۲)

دیا۔ اے اللہ! اگر یہ کام میں نے تیری رضا کے لیے کیا ہے تو ہمارے اوپر سے اس چٹان کو دور کر دے، پس چٹان کچھ کھل گئی مگر وہ باہر نہیں نکل سکتے تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: پھر تیسرے نے دعا کی: اے اللہ! میں نے اجرت پر مزدور پکڑے اور سب کو اجرت دے دی اور ایک مرد کی جو اجرت بنتی تھی وہ چھوڑ کر چلا گیا۔ تو میں نے اس کی اجرت کی رقم پر نفع حاصل کیا اور زیادہ مال بن گیا، پھر وہ ایک عرصہ بعد میرے پاس آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! میری اجرت دے دے میں نے کہا: یہ اونٹ، گائے بکریاں اور غلام سب تیرا مال ہے تو اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! میرے ساتھ مذاق نہ کر میں نے کہا: میں مذاق تو نہیں کرتا۔ تو وہ ہر چیز ہانک کر لے گیا اور کوئی چیز نہ چھوڑی۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ تیری رضا کے لیے کیا ہے تو جس مصیبت میں ہم مبتلا ہیں اس مصیبت سے ہمیں نجات دیدے چنانچہ چٹان کھل گئی اور وہ نکل کر چل پڑے۔" (شیخین اور ابوداؤد)

شرح: .....اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مصیبت اور پریشانی کے وقت دعا کی جائے اور اللہ کی بارگاہ میں صالح اعمال کے ساتھ تقرب حاصل کیا جائے اور صالح اعمال بطور وسیلہ پیش کیے جائیں، کسی کی ذات کا وسیلہ نہ ڈالا جائے، یہ غلط ہے۔

اس میں ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ پر اتنا اعتماد نہ کرے کہ میں نے یہ نیک عمل کیا ہے، عمل میں اخلاص رکھے اور دعا کے وقت یہ کہے کہ میرے اللہ! پھر بھی یہ علم تجھے ہی ہے کہ میرا عمل تیرے لیے ہے اور اگر یہ تیری رضا کے لیے ہے تو پھر اسے قبول کر لے اور تکلیف دور کر دے۔

اس حدیث میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ عمل میں اخلاص پیدا کیا جائے اور اس میں والدین کے ساتھ نیک سلوک کی ترغیب ہے کہ ان کی خدمت کو اہل وعیال کی خدمت پر ترجیح دی جائے اور اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ عفت و پاکدامنی اور طاقت کے باوجود حرام کام سے رکنا بہت بڑی نیکی ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ امانت ادا کی جائے۔ یہ بھی ثابت ہوا صالح لوگوں سے کرامت کا ظہور ہوتا ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ گذشتہ امت کے واقعات اس امت کو اس لیے سنائے جائیں تاکہ ان کے اعمال سے عبرت ہو اور اچھے اعمال اپنائے جائیں اور برے اعمال سے نفرت ہو۔ (فتح الباری: ۶/۵۱۰)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩١٦٠۔عَنْهُ رَفَعَهُ :كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ اسْمُهُ الْكِفْلُ ، وَكَانَ لَا يَنْزِعُ عَنْ شَيْءٍ فَأَتَي امْرَأَةً عَلِمَ بِهَا حَاجَةً فَأَعْطَاهَا عَطَاءً كَثِيْرًا فَلَمَّا أَرَادَهَا عَلَى نَفْسِهَا أَرْتَعَدَتْ وَبَكَتْ ، فَقَالَ: وَمَايُبْكِيكِ؟ قَالَتْ: لِأَنَّ هٰذَا عَمَلٌ مَا عَمِلْتُهُ قَطُّ ، وَمَاحَمَلَنِي عَلَيْهِ إِلَّا الْحَاجَةُ ، قَالَ تَفْعَلِيْنَ أَنْتِ هٰذَا مِنْ مَخَافَةِ اللّٰهِ ، فَأَنَا أَحْرٰى ، اذْهَبِيْ فَلَكِ مَاأَعْطَيْتُكِ وَوَاللّٰهِ لَا أَعْصِيْهِ بَعْدَهَا أَبَدًا فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَأَصْبَحَ مَكْتُوْبٌ عَلٰى بَابِهِ ، إِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لِلْكِفْلِ ، فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى أَوْحَى اللّٰهُ إِلٰى نَبِيِّ زَمَانِهِمْ بِشَأْنِهٖ. (لرزين وللترمذي غير هذا اللفظ)

”انہی سے روایت ہے، وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: تم سے پہلے لوگوں میں الکفل نامی ایک مرد تھا۔ وہ کسی چیز سے پرہیز نہیں کرتا تھا۔ وہ ایک عورت کے پاس گیا جس کی مالی ضرورت کا اسے علم تھا اور اس کو بہت کچھ مال دیا اور جب اس نے اس کے نفس کا ارادہ کیا تو وہ عورت کانپ گئی اور رو دی تو اس نے کہا: تو کیوں روئی؟ تو عورت نے کہا: اس لیے کہ یہ کام میں نے کبھی نہیں کیا اور اس کے کرنے پر صرف میری ضرورت نے مجبور کیا ہے تو اس نے کہا: تو یہ کام اگر اللہ کے خوف سے کرتی ہے تو میں اللہ سے ڈرنے کا زیادہ حق دار ہوں تو چلی جا۔ جو میں نے تجھے دیا ہے وہ تیرا ہی ہے اور اللہ کی قسم! آج کے بعد میں اللہ کی نافرمانی نہیں کروں گا اور پھر وہ اسی رات فوت ہو گیا تو صبح کو اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا۔ اللہ نے ذالکفل کو بخش دیا ہے تو لوگوں کو اس بات پر تعجب ہوا۔ پس اللہ نے اس زمانے کے نبی کو اس کی حالت بذریعہ وحی بتا دی۔“ (رزین اور ترمذی میں اس کے علاوہ کچھ الفاظ ہیں)

٩١٦١۔ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ رَبِيْعَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْتُ عِنْدَهُ وَافِدَ عَادٍ فَقُلْتُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُوْنَ مِثْلَ وَافِدِ عَادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا وَافِدُ عَادٍ قَالَ فَقُلْتُ عَلَى الْخَبِيْرِ سَقَطْتَ إِنَّ عَادًا لَمَّا أُقْحِطَتْ بَعَثَتْ قَيْلًا فَنَزَلَ عَلٰى بَكْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ

”بنو ربیعہ میں سے ایک شخص سے روایت ہے، اس نے کہا: میں مدینہ میں آیا، مسجد میں داخل ہوا تو نبی کریم ﷺ مسجد والوں میں موجود تھے نبی ﷺ عمرو بن العاص کو قوم ربیعہ کے خلاف کاروائی کے لیے روانہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو میں نے کہا: میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں قوم عاد کے وفد کی طرح بنوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قوم عاد کا وفد بننے والا کیسا تھا؟ میں نے کہا: صحیح خبر دینے والے سے آپ پوچھ رہے

(٩١٦٠) رزین، ترمذی۔

(٩١٦١) ترمذی: ٣٢٧٣۔ حسن، البانی: ٢٦١١۔ ابن ماجہ: ٢٨١٦۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فَسَقَاهُ الْخَمْرَ وَغَنَّتْهُ الْجَرَادَتَانِ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيْدُ جِبَالَ مَهْرَةَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي لَمْ آتِكَ لِمَرِيْضٍ فَأُدَاوِيَهُ وَلَالِأَسِيْرٍ فَأُفَادِيَهُ فَاسْقِ عَبْدَكَ مَاكُنْتَ مُسْقِيَهُ وَاسْقِ مَعَهُ بَكْرَ بْنَ مُعَاوِيَةَ يَشْكُرُ لَهُ الْخَمْرَ الَّتِي سَقَاهُ فَرُفِعَ لَهُ سَحَابَاتٌ فَقِيْلَ لَهُ اخْتَرْ إِحْدَاهُنَّ فَاخْتَارَ السَّوْدَاءَ مِنْهُنَّ فَقِيْلَ لَهُ خُذْهَا رَمَادًا رِمْدِدًا لَا تَذَرُ مِنْ عَادٍ أَحَدًا وَذُكِرَ أَنَّهُ لَمْ يُرْسَلْ عَلَيْهِمْ مِنَ الرِّيْحِ إِلَّا قَدْرُ هٰذِهِ الْحَلْقَةِ يَعْنِي حَلْقَةَ الْخَاتَمِ ثُمَّ قَرَأَ ﴿إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ مَاتَذَرُ مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ﴾ الْآيَةَ. (رواه الترمذي: ٣٢٧٣)

ہیں۔قوم عاد پر جب قحط آیا تو انھوں نے اپنا ایک نمائندہ بھیجا تاکہ وہ جا کر دعا کرے تو وہ بکر بن معاویہ کے پاس گیا اور اس نے اس کو شراب پلائی اور گانے والی عورتوں کے گیت سنائے، پھر وہ مہرہ پہاڑ پر چڑھ گیا اس نے کہا یااللہ! میں مرض کی وجہ سے نہیں آیا کہ تو مجھے دوائی دے نہ میں قیدی چھڑانے آیا ہوں تاکہ میں فدیہ ادا کروں، پس تو پانی پلا اپنے بندے کو جیسا تو پہلے پلاتا تھا اور اس کے ساتھ بکر بن معاویہ کو بھی پلایا۔ اس نے شکر ادا کیا اس شراب کا جو پلائی گئی تھی تو اس کے سامنے تین بادل آئے سرخ، سفید اور سیاہ تو اس کو آواز دی گئی کہ ان سب میں سے ایک پسند کر تو اس نے سیاہ بادل پسند کیے تو اس کو کہا گیا: یہ راکھ ہے، اسے لے لے جو عاد میں سے کسی کو باقی نہیں رہنے دے گی۔ پس نبی ﷺ نے فرمایا۔ ''وہ ہوا انگوٹھی کے حلقے کے برابر سوراخ سے چھوڑی گئی تھی پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی جب ہم نے ان پر بانجھ کرنے والی ہوا بھیجی جو کسی چیز کو باقی نہیں رہنے دیتی ۔'' (ترمذی)

شرح:......اس میں عاد قوم کی ہلاکت کی کیفیت بیان ہوئی ہے کہ وہ اس طرح تباہ ہوئے کہ انہیں نیست و نابود کر دیا گیا ہے۔ایسی ہوا سے برباد ہوئے تھے جس میں خیر نہ تھی نہ تو وہ بارش برساتی تھی نہ درختوں کو پھلدار کرتی تھی۔ یہ پچھم کی ہوا تھی۔ (جائزۃ الاحوذی:۴/۳۶۰)

٩١٦٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّ ثَلَاثَةً فِيْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمٰى بَدَاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے۔ ایک برص والا دوسرا گنجا اور تیسرا نابینا۔ اللہ نے ان کو آزمانا چاہا تو ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا۔ وہ برص والے کے پاس گیا۔ اس نے کہا: تجھے کیا پسند ہے؟ اس نے کہا: اچھا رنگ

(٩١٦٢) بخاری: ٣٤٦٤۔ مسلم: ٢٩٦٤.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ فَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا فَقَالَ أَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ هُوَ شَكَّ فِي ذٰلِكَ إِنَّ الْأَبْرَصَ وَالْأَقْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا الْإِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا وَأَتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هٰذَا قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ وَأُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ قَالَ فَأَعْطَاهُ بَقَرَةً حَامِلًا وَقَالَ يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا وَأَتَى الْأَعْمٰى فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ يَرُدُّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأَعْطَاهُ شَاةً وَالِدًا فَأُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِنْ إِبِلٍ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنْ بَقَرٍ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنْ غَنَمٍ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ تَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ لَهُ إِنَّ الْحُقُوقَ كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَهُ أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ

خوبصورت کھال ہو اور یہ تکلیف جاتی رہے جس سے لوگ نفرت کرتے ہیں۔ فرشتے نے ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری جاتی رہی اور اچھا رنگ اور اچھی کھال پیدا ہوگئی۔ فرشتے نے پھر کہا: کونسا مال تجھے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: اونٹ کہا یا گائے۔ اسحاق نے شک کیا ہے کہ یہ برص والا تھا یا گنجا تھا۔ ان دونوں میں سے ایک نے اونٹ پسند کیا اور دوسرے نے گائے پسند کی تو اس کو دس ماہ کی گابھن اونٹنی دی گئی اور فرشتے نے کہا: اللہ! اس مال میں تجھے برکت دے۔ پھر وہ گنجے کے پاس گیا اور کہا تجھے کیا چیز زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: اچھے بال اور یہ تکلیف جاتی رہے۔ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو بیماری جاتی رہی اور اچھے بال پیدا ہو گئے اور کہا: کونسا مال تجھے پسند ہے؟ اس نے کہا: گائے اس کو ایک حاملہ گائے دی گئی اور کہا: اللہ اس میں تجھے برکت دے۔ پھر وہ نابینا کے پاس گیا اور کہا: تجھے کیا پسند ہے؟ اس نے کہا: مجھے بینائی دے دے تو میں لوگوں کو دیکھوں۔ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اللہ نے اس کی بینائی واپس کر دی۔ فرشتے نے کہا: کونسا مال تجھے پسند ہے؟ بچہ دینے والی بکری اسے دے دی گئی۔ اس نے بچہ دیا اور اونٹوں سے وادی بھر گئی اور دوسرے کے لیے گائے سے وادی بھر گئی، پھر وہ فرشتہ برص والے کے پاس اس جیسی شکل وصورت بنا کر آیا اور کہا: میں مسکین مسافر ہوں اور میرے سفر کا سامان ختم ہے۔ اللہ کے سوا اور تیرے بغیر میرا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ اس نے کہا: دیگر حقوق بھی بہت زیادہ ہیں تو فرشتے نے کہا: میرا خیال ہے میں تجھے جانتا ہوں۔ کیا تو وہ نہیں جو برص کا مریض تھا اور تجھ سے لوگ نفرت کرتے تھے اور تو فقیر تھا پھر اللہ نے تجھے سب کچھ دیا ہے؟ اس نے کہا: مال ودولت میں نے باپ دادا سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلٰى مَا كُنْتَ وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هٰذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلٰى مَاكُنْتَ وَأَتَى الْأَعْمٰى فِي صُوْرَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيْلٍ وَتَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ بَصَرِي وَفَقِيرًا فَقَدْ أَغْنَانِي فَخُذْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلّٰهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ. (رواه البخاري: ٣٤٦٤)

میراث میں حاصل کی ہے۔فرشتے نے کہا: اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تجھے پہلی حالت پر کر دے۔

پھر فرشتہ گنجے کے پاس اس کی صورت میں گیا اور اس کو بھی وہ کہا جو پہلے کو کہا تھا اور اس نے بھی وہی جواب دیا جو پہلے نے دیا تھا تو فرشتے نے کہا: اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے پہلی حالت پر کر دے۔فرمایا: پھر فرشتہ نابینے کے پاس گیا اور اس کی حالت اور صورت اور شکل میں ظاہر ہوا اور کہا: میں مسکین اور مسافر ہوں، میرے سفر کا سامان ختم ہے تو مجھے پہنچانے والا اللہ ہی ہے اور پھر تم وسیلہ ہو، میں اللہ کے نام پر ایک بکری طلب کرتا ہوں جس نے تجھے آنکھیں واپس دی ہیں تاکہ میں اپنا سفر طے کرسکوں۔تو اس نے کہا: میں نابینا تھا مجھے اللہ تعالیٰ نے دوبارہ آنکھیں عطا کی ہیں۔پس جتنا تو چاہے لے لے اور چاہے چھوڑ جا۔اللہ کی قسم! اللہ کے نام جو چیز تو لے جائے گا میں نہیں روکوں گا اور منع نہیں کروں گا۔تو فرشتے نے کہا: تو اپنا مال اپنے پاس رکھ۔تمہاری آزمائش کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہے اور تیرے ساتھ کے دو پر اللہ ناراض ہے۔(الشیخان)

شرح:...... اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ کسی دوسرے کا اس لیے ذکر کرنا کہ اس سے نصیحت ہو، یہ غیبت میں نہیں آتا، اس میں اس بات سے بھی بچنے کا حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی نعمتوں کا کفران نہ کیا جائے اور اس کا شکریہ ادا کیا جائے، ان کا اعتراف کیا جائے اور ان پر اس کی حمد وثنا کی جائے۔اس میں صدقہ کی فضیلت بھی بیان ہوئی ہے۔اور ساتھیوں سے نرمی سے پیش آنے کا درس ہے۔ان کی عزت کرنے اور انہیں ضروریات تک رسائی دینے کا پیغام ہے اور بخل سے باز رہنے کی ترغیب ہے کیونکہ اس سے جھوٹ کی عادت پڑتی ہے اور اللہ کی نعمت سے انکار کی قباحت جنم لیتی ہے۔
(فتح الباری:٦/٥٠٣)

٩١٦٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ

”سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے

(٩١٦٣) بخاری: ٢٢٩١.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَقَالَ ائْتِنِي بِالشُّهَدَاءِ أُشْهِدُهُمْ فَقَالَ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا قَالَ فَأْتِنِي بِالْكَفِيلِ قَالَ كَفَى بِاللّٰهِ كَفِيلًا قَالَ صَدَقْتَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْكَبًا يَرْكَبُهَا يَقْدَمُ عَلَيْهِ لِلْأَجَلِ الَّذِي أَجَّلَهُ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا ثُمَّ أَتَى بِهَا إِلَى الْبَحْرِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْتُ تَسَلَّفْتُ فُلَانًا أَلْفَ دِينَارٍ فَسَأَلَنِي كَفِيلًا فَقُلْتُ كَفَى بِاللّٰهِ كَفِيلًا فَرَضِيَ بِكَ وَسَأَلَنِي شَهِيدًا فَقُلْتُ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا فَرَضِيَ بِكَ وَأَنِّي جَهَدْتُ أَنْ لَا أَجِدَ مَرْكَبًا أَبْعَثُ إِلَيْهِ الَّذِي لَهُ فَلَمْ أَقْدِرْ وَإِنِّي أَسْتَوْدِعُكَهَا فَرَمَى بِهَا فِي الْبَحْرِ حَتَّى وَلَجَتْ فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِي ذٰلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ إِلَى بَلَدِهِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ الَّتِي فِيهَا الْمَالُ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ ثُمَّ قَدِمَ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَأَتَى بِالْأَلْفِ دِينَارٍ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَازِلْتُ جَاهِدًا فِي طَلَبِ مَرْكَبٍ لِآتِيَكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُ

بنی اسرائیل کے ایک مرد کا ذکر کیا کہ اس نے بنی اسرائیل کے کسی فرد سے ہزار دینار قرض طلب کیا تو اس نے کہا کہ گواہ لاؤ جو میں گواہ بناؤں تو اس نے کہا: اللہ تعالیٰ ضمانت کے لیے کافی ہے۔ اس نے کہا: تو درست کہتا ہے اور اس کو رقم ایک مدت مقرر کر کے دے دی۔

پھر قرض لینے والا سمندر کے سفر پر چلا گیا اور اپنا کام پورا کیا اور مقررہ وقت پر واپس آنے کے لیے سواری طلب کی تو میسر نہ آئی۔ اس نے ایک لکڑی اندر سے خالی کر کے اس میں رقم بھی رکھی اور اس کے ساتھ تحریر لکھ دی اور سوراخ کا منہ بند کر کے سمندر کے کنارے رکھا اور کہا: یا اللہ! تو جانتا ہے کہ فلاں شخص سے میں نے ہزار دینار طلب کیا تھا اور اس نے ضامن طلب کیا تھا اور میں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ ضمانت کے لیے کافی ہے اور وہ تیری ضمانت پر راضی ہو گیا اور اس نے کہا کہ گواہ لاؤ تو میں نے کہا: اللہ ہی گواہ کافی ہے۔ اب میں نے کوشش کی ہے کہ وقت پر اس کی رقم پہنچا دوں اور مجھے سواری کے لیے (کشتی) میسر نہیں ہے اور میں سواری پر قادر نہیں ہوں اور میں تیرے سپرد اس کا مال کرتا ہوں۔ اس نے وہ لکڑی سمندر میں پھینک دی، یہاں تک کہ وہ سمندر میں چلی گئی پھر وہ لوٹ کر سوارری کی تلاش میں مصروف ہو گیا تا کہ اپنے شہر کو واپس چلا جائے۔ وہ مرد جس نے قرض دیا تھا وہ ساحل پر گیا کہ شاید کوئی سوار آئے اور اس کا مال واپس لائے تو اس نے دیکھا کہ ایک لکڑی آئی ہے تو اس نے گھر میں جلانے کے لیے اٹھائی اور جب چیری تو اس سے مال برآمد ہوا اور ساتھ ہی تحریر بھی موجود تھی۔

پھر مقروض بھی آ گیا اور ہزار دینار بھی لایا اور کہا: اللہ کی قسم! میں تلاش کرتا رہا کہ سواری میسر آئے اور تیرا مال لے کر تیرے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي أَتَيْتُ فِيهِ قَالَ هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ قَالَ أُخْبِرُكَ أَنِّي لَمْ أَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي جِئْتُ فِيهِ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَدّٰى عَنْكَ الَّذِي بَعَثْتَ فِي الْخَشَبَةِ فَانْصَرِفْ بِالْأَلْفِ الدِّينَارِ رَاشِدًا. (للبخاري: تعليقا)

پاس آؤں تو مجھے سواری میسر نہ آئی یہاں تک کہ یہ سواری میسر آئی تو میں حاضر ہوا ہوں۔ اس نے کہا: جو مال تو نے لکڑی میں رکھ کر روانہ کیا تھا وہ اللہ تعالیٰ نے تیری طرف سے ادا کر دیا ہے لہٰذا تو اپنی یہ رقم ہزار دینار لے کر ہدایت کے ساتھ واپس چلا جا۔'' (بخاری)

شرح: ..... اس حدیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ ادھار لینا جائز ہے، اس کی مدت مقرر کر لی جائے اور اس قرض کو پورا کرنا واجب ہے، یہ بھی ثابت ہوا کہ سمندر میں تجارت کرنا جائز ہے۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ قرض پر گواہوں کا مطالبہ کرنا جائز ہے۔ اس میں اللہ پر توکل کی فضیلت بھی نمایاں ہوتی ہے کہ جو اللہ کی ضمانت پر اعتماد کرتا ہے، اللہ اس کی مدد کرتا ہے۔ (فتح الباری: ۴/۴۷۲)

٩١٦٤ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا أَدْرِي أَتُبَّعٌ لَعِينٌ هُوَ أَمْ لَا وَمَا أَدْرِي أَعُزَيْرٌ نَبِيٌّ هُوَ أَمْ لَا. (رواه أبو داود: ٤٦٧٤)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ تبع وہی لعین ہے یا نہیں اور نہیں جانتا کہ عزیر نبی ہے یا نہیں۔'' (ابوداود)

شرح: یہ ارشاد گرامی وحی سے پہلے کا ہے کیونکہ قرآن پاک میں بھی قوم تبع کی مذمت آئی ہے، تبع کی مذمت نہیں آئی۔ امام احمد رحمہ اللہ نے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تبع کو گالی مت دو۔ وہ اسلام لے آیا تھا، ابن ابو حاتم، ابن مردویہ وغیرہ مفسرین نے بھی یہ بیان کیا ہے۔ (عون المعبود: ۴/۳۵۲)

٩١٦٥ـ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثٰى زَوْجَهَا الدَّهْرَ. (رواه البخاري: ٣٣٩٩)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت میں بدبو پیدا نہ ہوتی اور حواء نہ ہوتی تو کوئی عورت کبھی اپنے خاوند کی خیانت نہ کرتی۔'' (الشیخان)

شرح: ...... بنی اسرائیل کو منع کیا گیا تھا کہ وہ جو سلویٰ جانور کا گوشت ہے اسے ذخیرہ نہ کریں لیکن انہوں نے اسے ذخیرہ کرنا شروع کر دیا تو بطور سزا اسے بدبودار کر دیا گیا۔ حواء حضرت آدم علیہ السلام کی اہلیہ تھیں، یہ ہر خاتون کی والدہ ہیں۔ انہوں نے آدم علیہ السلام کے لیے درخت کھانے کو خوشگوار قرار دیا تھا۔ خیانت کوئی فحش نہ تھی، ابلیس نے جو ان کے سامنے مزین کیا تھا اسے قبول کیا تھا، اسی کو خیانت قرار دیا گیا ہے چونکہ اس دنیا کی پہلی خاتون سے یہ نقص ہوا ہے تو اس کی

(٩١٦٤) ابوداؤد: ٤٦٧٤۔ صحیح، البانی: ٣٩٠٨.

(٩١٦٥) بخاری: ٣٣٩٩۔ مسلم: ١٧٢١۔ ابن ماجه: ٢٥١١۔ احمد: ٢٧٤٠٨.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بیٹیوں سے خیانت واقع ہونا ایک فطرتی بات ہے، اب ہر عورت کی خیانت کا مختلف معیار ہے، اس حدیث میں اشارہ ہے کہ بیویوں سے جو صورت پیش آئے اس سے درگزر کریں یہ ان کی ماں سے وراثت میں ملی ہے، چھوٹی موٹی بات میں ان کی ہمنوائی کریں بشرطیکہ شریعت کے صریح خلاف نہ ہو۔ (فتح الباری: ٦/ ٣٦٨)

٩١٦٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اشْتَرٰى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ وَقَالَ الَّذِي لَهُ الْأَرْضُ إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَحَاكَمَا إِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ قَالَ أَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ قَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلٰى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا. (للبخاري: ٣٤٧٢)

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سے پہلی قوموں میں سے ایک مرد نے زمین خریدی اور دوسرے مرد نے فروخت کی۔ تو جس نے زمین خریدی اس کو زمین کے اندر سے سونے کا بھرا ہوا مٹکا ملا تو خریدنے والے نے فروخت کرنے والے کو کہا اپنا سونا لے لو، میں نے تجھ سے زمین خریدی ہے سونا نہیں خریدا تو بائع نے کہا: میں نے تجھے زمین بھی فروخت کی ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب ہی فروخت کیا ہے تو وہ ایک شخص کے پاس اپنا مقدمہ لے گئے اور جس کے پاس مقدمہ لے گئے اس نے کہا: کیا تم دونوں کی اولاد ہے تو ایک نے کہا: میرا لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا کہ میری لڑکی ہے تو اس نے کہا: لڑکے کے ساتھ لڑکی کا نکاح کردو اور یہ مال ان پر خرچ کرو اور اس میں سے صدقہ بھی دو۔“

شرح:...... اصل میں ان دونوں کے درمیان صرف زمین کا ہی سودا ہوا تھا۔ فروخت کنندہ نے یہ خیال کیا کہ تجارت کے ضمن میں جو اس زمین میں ہے وہ آ گیا ہے جبکہ خریدار کا خیال تھا داخل نہیں ہوتا، ان کا اختلاف تجارت میں نہ تھا وہ سونا اس میں داخل ہے یا نہیں اس میں اختلاف تھا جس کا وہ دونوں دعویٰ لے کر عدالت میں گئے، دونوں ہی مخلص اور نیک نیت تھے۔

ہماری اس شریعت میں تو اس کا فیصلہ یہ ہے کہ خریدار کی بات ہوگی لیکن سونا فروخت کرنے والے کی ملکیت میں رہے گا، اس کی تفصیل یہ ہے کہ ہماری شریعت کے مطابق اگر مال جاہلیت کا دفینہ ہو تو یہ رکاز دفن شدہ مال کا حکم رکھتا ہے۔ جس کا پانچواں حصہ زکوۃ کے طور پر خرچ ہوگا باقی مالک رکھے گا، اگر مسلمانوں کا دفینہ ہے تو یہ گری ہوئی چیز کا حکم رکھتا ہے ایک برس تک اس کا اعلان کیا جائے۔ اگر پتہ نہ چلے یہ کس کا ہے تو اسے بیت المال میں رکھا جائے۔ یہ تفصیل

(٩١٦٦) بخاري: ٣٤٧٢۔ مسلم: ١٧٢١۔ ابن ماجه: ٢٥٢١۔ احمد: ٢٧٤٠٨.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ان کی شریعت میں نہ تھی اس لیے اس قاضی نے اس حدیث میں درج فیصلہ دیا تھا۔ (فتح الباری: ٦/ ٥١٩)

٩١٦٧۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يُحَدِّثُنَا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ حَتّٰى يُصْبِحَ مَا يَقُوْمُ إِلَّا إِلٰى عُظْمِ صَلَاةٍ. (رواه أبو داوٗد: ٣٦٦٣)

''سیدنا ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہم سے بنی اسرائیل کے واقعات بیان فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی اور صرف نماز کے لیے وقفہ کرتے اور اٹھتے تھے۔'' (ابوداؤد)

شرح:...... اس سے ثابت ہوا کہ بنو اسرائیل کے واقعات سنانا جائز ہیں، اگر وہ ہماری شریعت کے خلاف ہوں تو بتا دیا جائے یہ خلاف ہے، ان کے حالات علم میں لانے میں کوئی حرج نہیں۔ (عون المعبود: ٣/ ٣٦١)

٩١٦٨۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَصِيرَةٌ تَمْشِي مَعَ امْرَأَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ وَخَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ مُغْلَقٌ مُطْبَقٌ ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكًا وَهُوَ أَطْيَبُ الطِّيبِ. (رواه مسلم: ٢٢٥٢)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ایک چھوٹے قد والی عورت بنی اسرائیل میں سے قد آور عورتوں کے درمیان چل رہی تھی تو اس نے لکڑی کی دو ٹانگیں تیار کروائیں اور چاندی کی بڑھی انگوٹی تیار کروائی اور پھر کستوری میں لت پت کیا جو عمدہ خوشبو تھی۔'' (مسلم)

شرح:...... ثابت ہوا کہ سب سے اچھی خوشبو کستوری ہے اور بنی اسرائیل میں مرد وزن کے اختلاط نے اور رسم ورواج لانے اور زینت کے اظہار نے بے حیا بنا دیا تھا آج کل تہذیب کے نام پر عریانی بھی ان کی نقالی میں کی جا رہی ہے۔ (گوندلوی)

كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَعَجَائِبِهِ

مخلوق کی ابتداء اور عجائباتِ قدرت کا بیان

٩١٦٩۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ إِنِّي عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَابَنِي تَمِيمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ

''سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بنو تمیم کے چند لوگ آئے تو آپ نے انہیں خوش آمدید کہا تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم دین میں سمجھ بوجھ اور فقہ حاصل کرنے آئے ہیں اور ہم سے

(٩١٦٧) ابوداؤد: ٣٦٦٣۔ صحیح الاسناد، البانی: ٣١١١۔ احمد: ١٩٤٢٢۔

(٩١٦٨) مسلم: ٢٢٥٢۔ ابوداؤد: ٣١٥٨۔ ترمذی: ٩٩١۔ نسائی: ٥١١٩۔ احمد: ١١٤٢٢۔

(٩١٦٩) بخاری: ٧٤١٨۔ ترمذی: ٣٩٥١۔ احمد: ١٩٣٨٥۔ ترمذی: ٢٩٥١۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَاأَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْا تَمِيْمٍ قَالُوْا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ وَلِنَسْأَلَكَ عَنْ أَوَّلِ هٰذَا الْأَمْرِ مَاكَانَ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ. (رواه البخاري: ٧٤١٨)

اس مخلوق کا بیان پوچھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تھا اور کوئی چیز اس سے پہلے نہیں تھی۔ اور پھر یہ کہ اس کا عرش پانی پر تھا اور پھر اس نے زمین وآسمان کو پیدا کیا اور یاداشت میں ہر چیز کو لکھ دیا۔" (بخاری۔ اور ترمذی کی روایت طویل ہے۔)

٩١٧٠۔ عَنْ أَبِي رَزِيْنٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ قَالَ كَانَ فِي عَمَاءٍ مَاتَحْتَهُ هَوَاءٌ وَمَافَوْقَهُ هَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ. (رواه الترمذي: ٣١٠٩ وَقَالَ: قَالَ أَحْمَدُ :قَالَ يَزِيْدُ: الْعَمَاءِ، أَيْ لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ)

"ابو رزین کی روایت ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے کہا: یارسول اللہ! ہمارا رب مخلوق پیدا کرنے سے پہلے کہاں تھا؟ آپ نے فرمایا: لامکان میں، نہ نیچے کچھ تھا اور نہ اوپر کچھ تھا اور پھر اپنا عرش پانی پر تخلیق فرمایا۔" (ترمذی اور کہا احمد نے: یزید نے کہا: العماء کا مطلب ہے کہ کچھ بھی اس کے ساتھ نہ تھا)

٩١٧١۔ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ ﷺ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ. (للبخاري: ٣١٩٢)

"طارق بن شھاب سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر ہمیں مخلوق کی ابتداء سے تا جنت اور اہل جنت کی منازل اور آگ والوں کی آگ میں منازل سب ہی بیان کر دیں، پھر یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا جس نے بھلا دیا۔" (بخاری)

شرح: ......اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَهُوَ الَّذِىْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ﴾ (الروم: ٢٧)

"وہی ہے جس نے مخلوق کو پیدا کیا، پھر وہ اسے لوٹائے گا اور وہ اس پر بہت آسان ہے۔"

یہ ثابت ہوا کہ سب سے پہلے اللہ کی ذات گرامی تھی اور کچھ نہ تھا، نہ پانی تھا، نہ عرش تھا۔ اللہ نے پہلے پانی پیدا کیا،

(٩١٧٠) ترمذی: ٣١٠٩۔ ضعیف، البانی: ابن ماجہ: ١٨٢۔ احمد: ١٥٧٥٥.
(٩١٧١) بخاری: ٣١٩٢۔ ترمذی: ٢٩٥١۔ احمد: ١٩٣٨٥.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد عرش پیدا کیا اور اسے پانی پر ٹکایا، اس کے بعد قلم کو پیدا کیا اور اسے زمین وآسمان کی پیدائش سے پچاس ہزار سال پہلے پیدا کیا اور اسے حکم دیا لوح محفوظ میں لکھ دے اس نے ہر چیز لکھ دی۔

ایک حدیث میں یہ بھی آتا ہے کہ سب سے پہلے اللہ نے قلم پیدا کیا۔ یہ اولیت پانی اور عرش کے بعد دوسری چیزوں کی بہ نسبت ہے اور جو یہ آتا ہے کہ سب سے پہلے اللہ نے عقل پیدا کی یہ حدیث ثابت نہیں۔

یہ بھی ثابت ہوا کہ چیزوں کی ابتداء کے متعلق سوال کرنا جائز ہے اور عالم کو جو اس بارے میں حاضر علم ہے وہ بتائے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ زمانہ حادث ہے اور مخلوقات کا موجد اللہ ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تحصیل علم کی کتنی زیادہ حرص تھی۔ نبی اکرم ﷺ منبر پر بیٹھے تھے، نماز ظہر کے لیے اترے اور پھر بیان کیا، پھر نماز عصر پڑھی پھر بیان کیا، پھر مغرب کے لیے اترے جہاں سے دنیا کا آغاز ہوا تھا اور معیشت کے متعلق اور آخرت تک ہر چیز بتا دی۔

آپ ﷺ جامع کلمات دیئے گئے تھے۔ (فتح الباری: ۶/۲۹۰)

٩١٧٢۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أُذِنَ لِي أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلَائِكَةِ اللّٰهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ إِنَّ مَابَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِهِ إِلَى عَاتِقِهِ مَسِيْرَةُ سَبْعِ مَائَةِ عَامٍ. (رواه أبوداؤد: ٤٧٢٧)

”سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے اجازت دی گئی ہے کہ میں عرش کے حاملین فرشتوں میں سے ایک فرشتے کی جسامت بیان کردوں۔ اس کے کان کے نرم گوشے اور اس کی گردن تک سات سو سال کی مسافت ہے۔ (ابوداؤد)

٩١٧٣۔ أُبَيٌّ، رَفَعَهُ: أَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ، فَقَالَ لَهُ: اُكْتُبْ فَجَرٰى بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْأَبَدِ. (رواه رزين)

”ابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں اللہ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اس کو فرمایا: لکھ، تو قلم جاری ہوگئی اس چیز پر جو تا آبد ہونے والی ہے۔“

٩١٧٤۔ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، رَفَعَهُ: أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ، قَالَ لَهُ أَقْبِلْ، فَأَقْبَلَ، وَأَدْبِرْ فَأَدْبَرَ، فَقَالَ: مَا خَلَقْتُ خَلْقًا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْكَ وَلَا أَرْكَبُكَ إِلَّا فِي أَحَبِّ الْخَلْقِ إِلَيَّ. (رواه رزين)

”سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں، سب سے پہلے اللہ نے عقل کو پیدا کیا ہے۔ اس کو حکم دیا سامنے سے آتو سامنے آیا اور حکم دیا: پیٹھ پھیر اور اس نے پیٹھ پھیر دی۔ پھر فرمایا: تیرے جیسی کوئی مخلوق نہیں بنائی جو تجھ سے زیادہ مجھے پسند ہو اور میں تجھے اسی مخلوق میں رکھوں گا جو سب سے زیادہ مجھے پسند ہوگی۔“ (یہ رزین کی مرویات ہیں)

(٩١٧٢) ابوداؤد: ٤٧٢٧۔ صحیح، البانی: ٣٩٥٣۔

(٩١٧٣) رزین۔ (٩١٧٤) رزین۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

شرح:......ایک روایت میں ہے کہ اتنی مسافت عمدہ گھوڑے پر طے کی جائے تو تب اتنی دیر میں یہ کندھے طے ہوتے ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس فرشتے کا طول اور عرض کتنا زیادہ ہوگا۔ (عون المعبود:۴/۳/۳۷۲)

٩١٧٥۔ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ كُنْتُ فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ فِيهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَرَّتْ بِهِمْ سَحَابَةٌ فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ مَا تُسَمُّوْنَ هٰذِهِ قَالُوا السَّحَابَ قَالَ وَالْمُزْنَ قَالُوْا وَالْمُزْنَ قَالَ وَالْعَنَانَ قَالُوْا وَالْعَنَانَ قَالَ أَبُوْدَاوُدَ لَمْ أُتْقِنِ الْعَنَانَ جَيِّدًا قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَابُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالُوْا لَا نَدْرِي قَالَ إِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا إِمَّا وَاحِدَةٌ أَوِ اثْنَتَانِ أَوْ ثَلَاثٌ وَسَبْعُوْنَ سَنَةً ثُمَّ السَّمَاءُ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَابَيْنَ سَمَاءٍ إِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةٌ أَوْ عَالٍ بَيْنَ أَظْلَافِهِمْ وَرُكَبِهِمْ مِثْلُ مَابَيْنَ سَمَاءٍ إِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ عَلٰى ظُهُوْرِهِمُ الْعَرْشُ مَا بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَوْقَ ذٰلِكَ. (رواه أبو داود:٤٧٢٣)

”سیدنا عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں بطحاء میں بیٹھا تھا اور میرے ساتھ ایک جماعت تھی اور ان میں نبی کریم ﷺ بھی تھے۔ بادل کا ٹکڑا گزرا تو سب نے اس کو دیکھا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس کا نام کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! یہ (سحاب) بادل ہے۔ آپ نے فرمایا: (مزن) بادل۔ تو لوگوں نے کہا: مزن ہے۔ آپ نے فرمایا: العنان تو لوگوں نے کہا: عنان نام بھی ہے۔ آپ نے فرمایا: آسمان وزمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہمیں معلوم نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: ان کے درمیان اکہتر یا بہتر یا فرمایا تہتر سال کا فاصلہ ہے اور اس سے اوپر کے آسمان کا فاصلہ بھی اسی قدر ہے اور اسی طرح ساتھ آسمانوں کو شمار کیا۔ پھر ساتویں آسمان پر سمندر ہے اور اس کے اوپر اور نیچے کی سطح (یعنی اس کی موٹائی) اتنی ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کا فاصلہ ہے اور اس کے اوپر آٹھ طاقتور جانور ہیں۔ ان کے کھر اور ان کے زانوں کے درمیان کا فاصلہ اتنا ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے تک کی مسافت ہے۔ پھر ان کی پشت پر عرش ہے اور اس کی موٹائی ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی مسافت کے برابر ہے اور اللہ عزوجل اس سے اوپر ہے۔“ (سنن ترمذی وابوداؤد)

٩١٧٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ وَأَصْحَابُهُ إِذْ أَتٰى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا

”سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اور آپ کے اصحاب بیٹھے تھے کہ ان پر بادل آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا:

(٩١٧٥) ابوداؤد: ٤٧٢٣۔ ضعیف، البانی: ١٠١٤۔ ترمذی: ٣٣٢٠۔ ابن ماجه: ١٩٣.

(٩١٧٦) ترمذی: ٣٢٩٨۔ ضعیف، البانی: ٦٥١۔ احمد: ٨٦١٠.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا فَقَالُوااللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ هٰذَا الْعَنَانُ هٰذِهٖ رَوَايَا الْأَرْضِ يَسُوْقُهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُوْنَهٗ وَلَا يَدْعُوْنَهٗ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَافَوْقَكُمْ قَالُوااللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا الرَّقِيْعُ سَقْفٌ مَحْفُوْظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوْفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ كَمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ سَمَاءَ يْنِ مَا بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَاءَ يْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ ذٰلِكَ الْعَرْشُ وَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءَ يْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِيْ تَحْتَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا الْأَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِيْ تَحْتَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ تَحْتَهَا أَرْضًا أُخْرٰى بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰى عَدَّسَبْعَ أَرَضِيْنَ بَيْنَ كُلِّ أَرَضِيْنِ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ أَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ رَجُلًا بِحَبْلٍ إِلَى الْأَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ ﴿هُوَ الْأَوَّلُ

اللہ اور اس کے رسول کو بہتر معلوم ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ عنان ہے، یہ زمین پر چلنے والی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس قوم کی طرف لے جاتا ہے جو نہ اس کا شکر کرتے ہیں اور نہ اس کو پکارتے ، ہیں پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو تمہارے اوپر کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کو بہتر معلوم ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ رقیع ہے محفوظ چھت ہے اور لپیٹی ہوئی سمندر کی لہر ہے، پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے اور اس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کے اور تمہارے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے، پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو اس کے اوپر کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کو بہتر معلوم ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کے اوپر دو آسمان ہیں جن کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے، پھر اسی طرح فرماتے گئے یہاں تک کہ سات آسمان شمار کر دیے اور ہر دو آسمان کے درمیان وہی فاصلہ بتایا جو زمین و آسمان کا ہے، پھر فرمایا: تم جانتے ہو اس کے اوپر کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کو بہتر معلوم ہے۔ آپ نے فرمایا اس کے اوپر عرش ہے اور اس کے اور آسمان کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان فاصلہ ہے، پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو تمہارے نیچے کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کو بہتر معلوم ہے۔ فرمایا: اس کے نیچے دوسری زمین ہے اور ان دو کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے، پھر ساتھ زمینیں شمار کیں درمیان ہر دو زمین کے پانچ سو سال کے فاصلہ بتایا، پھر فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میں محمد ﷺ کی جان ہے! اگر تم کوئی پہاڑ ٹھکا دو دیتے نیچے والی زمین کی طرف تو وہ اللہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾. (رواه الترمذی: ۳۲۹۸)

کی قدرت کے ساتھ ہی جائے گی پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی: وہی اول ہے، وہی آخر ہے وہی ظاہر ہے وہی باطن ہے اور وہی ہر چیز کو جاننے والا ہے۔''

شرح:...... یہ احادیث دلالت کر رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے، اس کی کیفیت نامعلوم ہے جس طرح اس کی شان کے لائق ہے وہ عرش پر مستوی ہے۔ کتاب وسنت کے دلائل اسی پر دلالت کرتے ہیں۔ (عون المعبود: ۴/ ۳۶۹) اتنی بلندی پر آسمان کھڑے رکھنے والے اللہ کی عبادت نہیں کرتے غیر کی عبادت کرتے ہیں وہ پھر بھی رزق دیتا ہے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/ ۳۷۳)

۹۱۷۷۔ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَفَعَهُ: أَتَدْرِي مَا اللّٰهُ إِنَّ عَرْشَهُ عَلَى سَمَاوَاتِهِ لَهٰكَذَا وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَئِطُّ بِهِ أَطِيطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ. (رواه أبوداوٗد: ٤٧٢٦)

''سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ مرفوع بیان کرتے ہیں کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کیا ہے؟ اس کا عرش اس کے آسمانوں پر ہے اور اس طرح ہے اور اپنی انگلیوں کا چبوترہ بنا کر دکھایا اور عرش اس طرح چیختا ہے جس طرح کجاوے کی لکڑی چیختی ہے۔ یہ ابوداؤد کی طویل حدیث ہے۔''

شرح:...... اس سے ثابت ہوا کہ عرش الٰہی ذات الٰہی کو اٹھانے سے بے بسی ظاہر کر رہا ہے، لیکن اسے ہم کسی مشابہت میں نہیں لاتے بلکہ صرف یہ کہتے ہیں کہ عرش الٰہی پر اللہ مستوی ہے جس طرح اس کی شان کے لائق ہے۔ (عون المعبود: ۴/ ۳۷۰)

۹۱۷۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِي فَقَالَ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْأَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَخَلَقَ النُّورَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَخَلَقَ آدَمَ علیہ السلام بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي آخِرِ الْخَلْقِ فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ. (رواه مسلم: ۲۷۸۹)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مٹی کو ہفتے کے دن پیدا کیا، اس میں پہاڑ اتوار کے دن رکھے، اس میں سوموار کے دن درخت پیدا کیے، ہر ناپسند چیز منگل کو پیدا کی اور ہر روشنی بدھ کو پیدا کی اور زمین میں چوپائے جمعرات کو پھیلا دیے اور سب سے آخر میں جمعہ کے دن عصر کے آخری وقت میں عصر اور رات کے درمیان آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔'' (مسلم)

۹۱۷۹۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلَتْ يَهُودُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ أَخْبِرْنَا

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قوم یہود نبی ﷺ کے پاس آئی اور انہوں نے کہا کہ بتاؤ کہ کڑک کیا چیز ہے؟

(۹۱۷۷) ابوداؤد: ٤٧٢٦۔ ضعیف، الالبانی: ۱۰۱۷۔
(۹۱۷۸) مسلم: ۲۷۸۹۔ احمد: ۸۱٤۱۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عَنِ الرَّعْدِ مَاهُوَ قَالَ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُوَكَّلٌ بِالسَّحَابِ مَعَهُ مَخَارِيْقُ مِنْ نَارٍ يَسُوْقُ بِهَاالسَّحَابَ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالُوْا فَمَا هٰذَا الصَّوْتُ الَّذِيْ نَسْمَعُ قَالَ زَجْرُهُ بِالسَّحَابِ إِذَا زَجَرَهُ حَتّٰى يَنْتَهِيَ إِلٰى حَيْثُ أُمِرَ قَالُوْا صَدَقْتَ فَأَخْبِرْنَا عَمَّا حَرَّمَ إِسْرَائِيْلَ عَلٰى نَفْسِهِ قَالَ اشْتَكٰى عِرْقَ النِّسَا فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُلَائِمُهُ إِلَّا لُحُوْمُ الْإِبِلِ وَأَلْبَانِهَا فَلِذٰلِكَ حَرَّمَهَا قَالُوْا صَدَقْتَ. (رواه الترمذي: ٣١١٧)

آپ نے فرمایا: وہ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بادلوں پر مقرر کیا ہے۔ اس کے پاس آگ کی گرم کی ہوئی سلاخیں ہیں جن کے ساتھ بادلوں کو ہانک کر وہاں لے جاتا ہے جہاں اللہ چاہے۔ انہوں نے کہا کہ آواز کیسی ہے جو ہم سنتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ اس کو بادلوں کو ڈانٹنا ہے یہاں تک کہ بادل وہاں پہنچتے ہیں جس جگہ کا حکم دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا: تو نے صحیح کہا اور ہمیں خبر دو اس چیز کی جو اسرائیل علیہ السلام نے اپنی جان پر حرام کی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسرائیل علیہ السلام کو عرق النساء کی بیماری لاحق ہوئی تو اس کا سبب اونٹ کے گوشت اور دودھ کے سوا کچھ نہ سمجھا اس لیے اپنے اوپر ممنوع قرار دی۔ انہوں نے کہا: تو نے صحیح کہا ہے۔'' (ترمذی)

شرح: اس میں قرآن پاک کی آیت يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ (الرعد: ١٣) ''اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتی ہے۔'' اس کی وضاحت ہوئی ہے۔ دوسری بات یہ بتائی گئی ہے کہ حضرت اسرائیل یعنی یعقوب علیہ السلام سخت بیمار ہوئے اور یہ عرق النساء کی بیماری تھی جو ران سے ٹخنے تک دردناک کرتی تھی، یہ کافی دراز ہوگئی تو انہوں نے نذر مانی کہ اگر اللہ نے مجھے شفا دی تو میں محبوب ترین کھانا نہ کھاؤں گا۔ انہیں اونٹ کا گوشت اور اونٹنی کا دودھ بہت پسند تھا، صحت یاب ہونے پر انہوں نے یہ چھوڑ دیے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/۲۶۴)

٩١٨٠ـ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهِ طُوْلُهُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا، مطولا. (رواه البخاري: ٦٢٢٧)

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے آدم علیہ السلام کو اس کی صورت میں بنایا ہے۔ ان کا قد ساٹھ ہاتھ تھا۔

٩١٨١ـ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَتْرُكَهُ فَجَعَلَ إِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهِ يَنْظُرُ

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی صورت بنائی اور جب تک چاہا جنت میں رکھا تو ابلیس اُن کے آس پاس پھرتا تھا اور

(٩١٧٩) ترمذی: ٣١١٧ـ صحیح، البانی: ٢٤٩٢ـ احمد: ٢٤٧٩.
(٩١٨٠) بخاری: ٦٢٢٧ـ مسلم: ٢٨٤١ـ احمد: ٨٠٩٢. (٩١٨١) مسلم: ٢٦١١ـ احمد: ١٣١٠٤.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مَاهُوَ فَلَمَّا رَآهُ أَجْوَفَ عَرَفَ أَنَّهُ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ. (رواه مسلم:٢٦١١)

جب دیکھا کہ اندر سے خالی ہے تو سمجھ گیا کہ یہ ایسی مخلوق ہے جو اپنے اوپر قابو نہیں رکھ سکے گی۔" (مسلم)

٩١٨٢۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدْرِ الْأَرْضِ فَجَاءَ مِنْهُمُ الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ. (رواه الترمذي:٢٩٥٥)

"سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ساری زمین سے ایک مٹھی کے برابر مٹی اٹھائی تو اولادِ آدم مٹی کی حیثیت پر ظاہر ہوئی۔ کوئی ان میں سے سرخ ہے کوئی سفید ہے اور کوئی سیاہ ہے اور کوئی اس کے درمیان درمیان ہے اور کوئی نرم ہے، کوئی غمناک ہے، کوئی گندی طبیعت کی ہے اور کوئی پاک ہے۔" (ابوداؤد اور ترمذی)

٩١٨٣۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ. (رواه مسلم:٢٩٩٦)

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتے نور سے پیدا کیے گئے اور جنوں کو شعلے مارنے والی آگ سے پیدا کیا گیا اور آدم کو اس چیز سے پیدا کیا جو تمہارے لیے بیان کر دی گئی ہے۔" (مسلم)

شرح: اس کی تکمیل یہ ہے کہ آدم کو پیدا کرنے کے بعد کہا، جاؤ فرشتوں کی جماعت کو سلام کہو۔ جو وہ جواب دیں گے وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا جواب ہوگا تو انہوں نے السلام علیکم کہا تو فرشتوں نے بھی یہی جواب دیا اور جو بھی جنت میں داخل ہوگا وہ آدم علیہ السلام کی صورت میں ہوگا اور مخلوق اب تک چھوٹی ہو رہی ہے۔ آدم علیہ السلام کو اس کی صورت پر پیدا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مرضی کے مطابق ان کی تصویر کشی کی ہے اور علم، زندگی، سننا، دیکھنا وغیرہ صفات پر پیدا کیا ہے لیکن آدم علیہ السلام کی صفات مخلوق ہیں یہی صفات خالق کی ہیں لیکن ان میں مشابہت نہیں۔ (فتح الباری: ۳/۱۱) یہ بھی ثابت ہوا کہ انسان کے پتلے کی ساخت سے لے کر ہی شیطان اس کی مخالفت میں تیار ہو چکا تھا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اولادِ آدم مٹی کے مطابق طبیعت رکھتے ہیں اور اسی کے مطابق اس کے رنگ ہیں۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/۱۷۱)

٩١٨٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي لَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَنَظَرْتُ فَوْقَ عَفَّانُ فَوْقِي فَإِذَا بِرَعْدٍ وَبَرْقٍ وَصَوَاعِقَ قَالَ فَأَتَيْتُ عَلَى قَوْمٍ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے معراج کے بارے میں فرمایا: "جب واپس آ کر آسمان دنیا پر پہنچا اور میں نے نیچے دیکھا تو ہوا، آوازیں اور دھواں نظر آیا میں نے کہا، اے جبریل! یہ کون ہیں؟ اس نے

(٩١٨٢) ترمذی: ٢٩٥٥۔ صحیح، البانی: ٢٣٥٥۔ ابوداؤد: ٤٦٩٣۔ احمد: ١٩٠٨٥.

(٩١٨٣) مسلم: ٢٩٩٦۔ احمد: ٢٤٦٨.

(٩١٨٤) احمد: ٨٤٢٦۔ وفیہ ابو الصلت ولم اعرفه، سود کا واقعہ ابن ماجہ میں ہے ٢٢٧٣۔ هيثمي: ١٣٣٦٠

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بُطُوْنُهُمْ كَالْبُيُوْتِ فِيهَا الْحَيَّاتُ تُرَى مِنْ خَارِجِ بُطُوْنِهِمْ قُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَاجِبْرِيْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ أَكَلَةُ الرِّبَا فَلَمَّا نَزَلْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا نَظَرْتُ أَسْفَلَ مِنِّي فَإِذَا أَنَا بِرَهْجٍ وَدُخَانٍ وَأَصْوَاتٍ فَقُلْتُ مَاهٰذَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذِهِ الشَّيَاطِيْنُ يَحُوْمُوْنَ عَلَى أَعْيُنِ بَنِي آدَمَ أَنْ لَا يَتَفَكَّرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَرَأَوُا الْعَجَائِبَ. (رواه أحمد: ٨٤٢٦ وفيه أبو الصلت)

کہا: یہ شیاطین ہیں، بنی آدم کی آنکھوں کو جلا رہے ہیں تا کہ وہ زمین و آسمان کی بادشاہت میں فکر نہ کریں۔ اگر یہ چیز نہ ہوتی تو انسان عجائبات، قدرت رکھتے۔'' (احمد اور اس کی سند میں ابوصلت ہے۔)

٩١٨٥۔ أَبُوْ أُمَامَةَ، رَفَعَهُ: وُكِّلَ بِالشَّمْسِ تِسْعَةُ أَمْلَاكٍ يَرْمُوْنَهَا بِالثَّلْجِ كُلَّ يَوْمٍ وَلَوْلَا ذٰلِكَ مَاأَتَتْ عَلَى شَيْءٍ إِلَّا أَحْرَقَتْهُ. (للكبير: ٧٧٠٥ بضعف)

''سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: نو فرشتے سورج پر مسلط کیے گئے ہیں وہ اس پر ہر روز برف پھینکتے ہیں۔ اگر یہ چیز نہ ہوتی تو جس چیز پر سے گزرتا اس چیز کو جلا دیتا۔'' (الکبیر۔ سند ضعیف)

٩١٨٦۔ أَبُوْ ذَرٍّ، رَفَعَهُ: كَثْفُ الْأَرْضِ مَسِيْرَةُ خَمْسُمِائَةِ عَامٍ، وَبَيْنَ الْأَرْضِ، الْعُلْيَا وَالسَّمَاءِ الدُّنْيَا خَمْسُمِائَةِ عَامٍ، وَكَثْفُهَا خَمْسُمِائَةِ عَامٍ، وَإِنَّ مَابَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَالسَّمَاءِ خَمْسُمِائَةِ عَامٍ، وَكَثْفُ السَّمَاءِ خَمْسُمِائَةِ عَامٍ، ثُمَّ كُلُّ سَمَاءٍ مِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى تَبْلُغَ السَّمَاءَ السَّابِعَةَ، ثُمَّ مَابَيْنَ لِسَّمَاءِ السَّابِعَةِ إِلَى الْعَرْشِ مَسِيْرَةُ مَابَيْنَ ذٰلِكَ كُلِّهِ. (رواه البزار: ٢٠٨٧)

''سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: زمین کی موٹائی پانچ سو سال کا راستہ ہے۔ پہلی زمین کے اور آسمان کے درمیان پانچ سو سال کا راستہ ہے۔ آسمان کی موٹائی پانچ سو سال کا فاصلہ ہے اور پہلے آسمان اور دوسرے آسمان کے درمیان کا فاصلہ پانچ سو سال ہے، پھر ہر آسمان اس کی مثل ہے اور یہ مقدار ساتویں آسمان تک جاتی ہے، پھر ساتویں آسمان اور عرش کے درمیان اس سارے فاصلے کے برابر مسافت ہے۔'' (البزار)

٩١٨٧۔ عَلِيٌّ، قَالَ: أَشَدُّ خَلْقِ رَبِّكَ الْجِبَالُ، وَالْحَدِيْدُ يَنْحِتُ الْجِبَالَ، وَالنَّارُ تَأْكُلُ الْحَدِيْدَ، وَالْمَاءُ يُطْفِئُ النَّارَ،

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تیرے رب کی مخلوق میں سے شدید ترین مخلوق پہاڑ ہیں اور لوہا پہاڑوں کو توڑ دیتا ہے، آگ لوہے کو پگھلا دیتی ہے، پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور بادل آسمان

(٩١٨٥) طبرانی کبیر: ٧٧٠٥۔ وفيه عفير بن معدن وهو ضعيف جدا هيثمى: ١٣٣٦٢۔

(٩١٨٦) بزار: ٢٠٨٧۔ ورجاله رجال الصحيح الا ابا ناصر حميد بن هلال لم يسمع من ابى ذر، هيثمى: ١٣٣٦٤۔

(٩١٨٧) طبرانی اوسط: ٩٠٥۔ ورجاله ثقات، هيثمى: ١٣٣٦٧۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَالسَّحَابُ الْمُسَخَّرُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ يَحْمِلُ الْمَاءَ ، وَالرِّيحُ تَنْقُلُ السَّحَابَ ، وَالْإِنْسَانُ يَتَّقِي الرِّيحَ بِيَدِهِ ، وَيَذْهَبُ فِيهَا لِحَاجَتِهِ ، وَالسُّكْرُ يَغْلِبُ الْإِنْسَانَ ، وَالنَّوْمُ يَغْلِبُ السُّكْرَ ، وَالْهَمُّ يَمْنَعُ النَّوْمَ ، فَأَشَدُّ خَلْقِ رَبِّكَ الْهَمُّ . (للأوسط: ٩٠٥)

وزمین کے درمیان مسخر کیے گئے ہیں اور انہوں نے پانی اٹھا رکھا ہے، ہوا بادلوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتی ہے، انسان اپنے جسم اور ہاتھ سے ہوا کو پھاڑتا جا رہا ہے اور انسان ہوا کے اندر اپنی ضروریات کے لیے چلتا پھرتا ہے، نشہ انسان پر غالب ہے اور نیند نشہ پر غالب ہے اور غم فکر نیند کو روک دیتا ہے پس اللہ کی مخلوق میں غم ہر چیز سے شدید مخلوق ہے۔'' (الأوسط)

٩١٨٨۔ عَنْ أَشْرَسَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْمَدِّ وَالْجَزْرِ فَقَالَ إِنَّ مَلَكًا مُوَكَّلٌ بِقَامُوسِ الْبَحْرِ فَإِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فَاضَتْ وَإِذَا رَفَعَهَا غَاضَتْ . (لأحمد: ٢٢٧٢٧ بخفي)

''اشرس سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سمندر کے مدو جزر کا پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے جو گہرے سمندروں پر مسلط رہتا ہے، جب وہ اپنے قدم سمندر میں رکھتا ہے تو پانی باہر نکل آتا ہے اور جب وہ قدم اٹھا لیتا ہے تو پانی نیچے چلا جاتا ہے۔'' (احمد سند مخفی ہے)

٩١٨٩۔ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ: أَخْبَرَ أَبَابَكْرَةَ أَنَّهُ انْطَلَقَ إِلَى أَرْضٍ لَيْسَ لِأَهْلِهَا إِلَّا الْحَدِيدُ يَعْمَلُونَهُ فَدَخَلَ بَيْتًا فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ سَمِعَ صَوْتًا لَمْ يَسْمَعْ مِثْلَهُ، قَالَ فَزِعْتُ فَقَالَ لِي رَبُّ الْبَيْتِ لَا تَذْعَرَنَّ فَإِنَّ هَذَا لَا يَضُرُّكَ هَذَا صَوْتُ قَوْمٍ يَنْصَرِفُونَ السَّاعَةَ مِنْ عِنْدِ هَذَا السَّدِّ قَالَ فَيَسُرُّكَ أَنْ تَرَاهُ ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَغَدَوْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا لَبِنَةٌ مِنْ حَدِيدٍ مِثْلَ الصَّخْرَةِ وَإِذَا كَأَنَّهُ الْبُرْدُ الْمُحَبَّرُ وَإِذَا مَسَامِيرُ مِثْلَ الْجُذُوعِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ

''صحابہ میں سے ایک مرد نے ابو بکرہ کو خبر دی کہ وہ ایسے ملک میں گیا کہ وہاں کے رہنے والوں کے پاس صرف لوہے کی دولت ہے۔ وہ ایک گھر میں داخل ہوا، جب سورج غروب ہوا تو اس نے ایک آواز سنی جس کی مثل اس نے کبھی نہیں سنی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں خوفزدہ ہوا تو گھر والے نے کہا: تو خود نہ ڈر یہ تجھے کوئی ضرر نہیں پہنچائے گا۔ یہ آواز اس قوم کی ہے جو اس ساعت اس دیوار کے پاس لوٹے ہیں۔ اس نے کہا: کیا تجھے خوشی ہو گی اگر تو اس کو دیکھے گا؟ میں نے کہا: ہاں! اس نے کہا کہ میں صبح کو اس طرف گیا تو دیکھا کہ اس دیوار میں چٹان جیسی لوہے کی اینٹیں لگائی گئی ہیں گویا کہ سردی سے اولے بنے ہوئے ہیں اور وہاں کھجور کے تنے کے برابر رسے ہیں۔ جب میں نے

(٩١٨٨) احمد: ٢٢٧٢٧۔ وفيه من لم اعرفه، هيثمى. ١٣٣٧٣

(٩١٨٩) بزار: ٢٠٨٩۔ عن مسحه عمرو بن مالك بركة ابو زرعة وابو حاتم ووثقه ابن حبان وقال يخطئي ويغرب وفيه من لم اعرفه، منتهى: ١٣٣٧٣

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

صِفْهُ لِيْ؟ فَقُلْتُ كَأَنَّهُ الْبَرْدُ الْمُحَبَّرُ فَقَالَ ﷺ :مَنْ سَرَّه أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ قَدْ رَأَى الرَّدْمَ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا. (رواه البزار:٢٠٨٩ بلين وخفى)

رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر خبر دی تو آپ نے فرمایا کہ اس کو میرے لیے بیان کرو تو میں نے عرض کیا کہ وہ دیوار ایسے معلوم ہوتی تھی جیسے اولے جمے ہوتے ہیں، پس نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس کو وہ مرد دیکھنا پسند ہو جس نے ذوالقرنین کی دیوار دیکھی ہے وہ اس مرد کو دیکھے۔'' (بزار سند کمزور اور مخفی ہے)

٩١٩٠۔عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ: إِنْ كَانَ الرَّجُلُ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ لَيَأْتِي عَلَيْهِ ثَمَانُوْنَ سَنَةً قَبْلَ أَنْ يَحْتَلِمَ. (رواه البزار: ٢٠٨٣ بلين)

''سیدنا ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم سے پہلے بعض قوموں میں سے کسی مرد کی عمر اسی سال ہوتی تو وہ بالغ ہوتا تھا۔'' (بزار سند کمزور)

٩١٩١۔عَنْ جَابِرٍ ، رَفَعَهُ. يَامُعَاذُ إِنِّي مُرْسِلُكَ إِلَى قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ ، فَإِذَا سُئِلْتَ عَنِ الْمَجَرَّةِ الَّتِيْ فِيْ السَّمَاءِ فَقُلْ هِيَ لُعَابُ حَيَّةٍ تَحْتَ الْعَرْشِ. (لكبير: ١٧٥٤ بضعف)

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: اے معاذ! میں تجھے اہل کتاب قوم کی طرف بھیجتا ہوں جب تجھے آسمان کی کہکشاں کے بارے میں پوچھا جائے تو کہہ دے کہ عرش کے نیچے ایک سانپ ہے جس کا یہ لعاب ہے۔'' (الکبیر سند ضعیف)

٩١٩٢۔ عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ: إِنَّ الْعَرْشَ لَمُطَوَّقٌ بِحَيَّةٍ ، وَإِنَّ الْوَحْيَ لَيَنْزِلُ فِيْ السَّلَاسِلِ. (لكبير)

''سیدنا ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ عرش کو سانپ کا طوق ڈالا گیا ہے اور وحی زنجیروں میں باندھ کر اتاری جاتی ہے۔

٩١٩٣۔ وَعَنْهُ ، قَالَ: رُبْعُ مَنْ لَايَلْبَسُ الثِّيَابَ مِنَ السُّوْدَانِ أَكْثَرُ مِنْ جَمِيْعِ النَّاسِ . (للكبير)

''انہی سے مروی ہے: اہلِ سوڈان کا چوتھا حصہ جو لباس نہیں پہنتا وہ مقدار میں سب لوگوں سے زیادہ ہیں۔'' (یہ دونوں کبیر کی روایات ہیں)

(٩١٩٠) بزار: ٢٠٨٣۔ عن شيخه عمرو بن مالك وثقه ابن حبان وقال يخطئى ويغرب وتركه ابو زرعة وابو حاتم وبقية رجاله رجال الصحيح، هيثمي : ١٣٣٧٩.

(٩١٩١) طبراني كبير: ١٧٥٤۔ وفيه الفضل بن المختار وهو ضعيف، هيثمي : ١٣٣٨٤.

(٩١٩٢) طبراني كبير ورجاله رجال الصحيح غير كثير بن ابي كثير وهو ثقة، هيثمي : ١٣٣٨٤.

(٩١٩٣) طبراني كبير ورجاله رجال الصحيح غير عبدالله بن احمد بن حنبل وهو ثقة ثبت، هيثمي : ١٣٣٨٥.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الْأَذْكَارِ وَالْأَدْعِيَةِ

اذکار اور دعاؤں کی کتاب

فَضْلُ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ

ذکر اور دعا کی فضیلت

٩١٩٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ أَهْلَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا إِلَى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا يَقُوْلُ عِبَادِي قَالُوْا يَقُوْلُوْنَ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيُحَمِّدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَأَوْكَ قَالَ فَيَقُوْلُ وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَأَوْكَ كَانُوْا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا وَتَحْمِيْدًا وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا قَالَ يَقُوْلُ فَمَا يَسْأَلُوْنِي قَالَ يَسْأَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُوْلُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ أَنَّهُمْ

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی ایک جماعت راستوں پر اہلِ ذکر کی تلاش میں رہتی ہے۔ جب وہ کسی قوم کو یادِ الٰہی میں مصروف دیکھتے ہیں تو دوسرے فرشتوں کو آواز دیتے ہیں کہ اپنے مقصد کے لیے یہاں آو۔ چنانچہ وہ ذکر کی محفل کو اپنے پروں کے نیچے لیتے ہیں اور ان کے پر تہہ بتہہ ہو کر آسمانِ دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔ پھر ان سے ان کا رب پوچھتا ہے، جب کہ وہ خود ہی جانتا ہے: میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ تو وہ کہتے ہیں وہ تسبیح کرتے ہیں، وہ تیری تکبیر کرتے ہیں، وہ تیری حمد و ثنا کرتے ہیں تو اللہ فرماتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں قسم اللہ کی! انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔ اللہ فرماتا ہے: وہ اگر دیکھتے تو کیسے کیا کرتے؟ وہ کہتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھتے تو تیری بہت زیادہ عبادت کرتے اور بہت زیادہ حمد و ثنا بیان کرتے اور زیادہ تسبیح کرتے۔ اللہ فرماتا ہے: وہ کیا طلب کرتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں: وہ جنت طلب کرتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ انہوں نے اس کو دیکھا ہے؟ وہ

(٩١٩٤) بخاری: ٦٤٠٨۔ مسلم: ٢٦٨٩۔ ترمذی: ٣٦٠٠۔ احمد: ٨٤٨٩۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رَأَوْهَا كَانُوْا أَشَدَّ عَلَيْهَاحِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُوْلُ وَهَلْ رَأَوْهَا كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَارَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَأَوْهَا كَانُوْا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُوْلُ فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْغَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُوْلُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَلْ هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ. (رواہ البخاری:٦٤٠٨)

کہتے ہیں نہیں دیکھا قسم بخدا! اللہ فرماتا ہے: وہ اگر دیکھتے تو کیا کرتے؟ وہ کہتے ہیں: اگر اس کو دیکھتے تو اس کی زیادہ حرص کرتے اور اس کی زیادہ طلب کرتے اور اس کی زیادہ رغبت رکھتے۔ اللہ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ طلب کرتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں: وہ آگ سے پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے: کیا انہوں نے جہنم کی آگ دیکھی ہے؟ وہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! انہوں نے نہیں دیکھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ اس کو دیکھتے تو؟ فرشتے کہتے ہیں: اگر اس کو دیکھتے تو زیادہ فرار اختیار کرتے اور زیادہ ڈرتے پس اللہ فرماتا ہے کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں: ان میں ایک شخص اپنے کام کے لیے آیا تھا۔ اللہ فرماتا ہے: وہ ایسے بیٹھنے والے ہیں جن کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔'' (الشیخان)

٩١٩٥۔ وَلِلتِّرْمَذِيِّ نَحْوُهٗ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَوْ أَبِيْ سَعِيْدٍ بِالشَّكِّ.

''ترمذی کی حدیث اس کی مثل ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے لفظ شک کے ساتھ۔''

شرح:...... ذکر سے مراد یہ ہے کہ جن الفاظ کے کہنے کی شریعت نے ترغیب دی ہے وہ کہے جائیں اور انہیں ہی باقی رہنے والی نیکیاں قرار دیا گیا ہے۔ سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، لا حول ولا قوۃ الا باللہ، بسم اللہ، حسبنا اللہ، استغفر اللہ یا دیگر دنیا وآخرت کی خیر کی دعائیں کرنا۔ یہ سب ذکر الٰہی ہے اور عملی ذکر یہ ہے کہ قرآن پاک کی تلاوت کی جائے، حدیث پڑھی جائے، علم کا مذاکرہ کیا جائے، نفلی نماز پڑھی جائے، اس کے ساتھ دل میں اللہ کی تعظیم ہو، اور نقائص سے اسے پاک کیا جائے تو اور کمال پیدا ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ دیگر فرائض اسلام کی بجا آوری ہو تو پھر ذکر میں حد درجہ کا کمال پیدا ہوتا ہے۔

فخر الدین رازی نے بیان کیا ہے، زبانی ذکر یہ ہے کہ مذکورہ بالا تسبیحات کو پڑھا جائے اور قلبی ذکر یہ ہے کہ اللہ کی ذات وصفات میں غور وفکر کیا جائے، اعضاء کا ذکر یہ ہے کہ انہیں اطاعت شعاری کے کاموں میں مصروف رکھا جائے۔

(٩١٩٥) ترمذی عن ابی ہریرۃ او ابی سعید بالشک.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ایک عارف باللہ کا نہایت ہی عمدہ تجزیہ ہے، آنکھوں کا ذکر رونا ہے، کانوں کا ذکر انہیں دین کی طرف مائل کرنا ہے، زبان کا ذکر ثنا ہے، ہاتھوں کا ذکر عطا ہے، بدن کا ذکر وفا ہے، دل کا ذکر خوف ورجا ہے اور روح کا ذکر تسلیم ورضا ہے۔ اس میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ ذکر وذاکرین کی مجلس بڑی فضیلت رکھتی ہے اور ان کا ہم نشین بھی ہر وہ شرف وفضل پائے گا جو یہ پاتے ہیں، اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ فرشتے آدم کی اولاد سے محبت رکھتے ہیں۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ سائل کو مسئول سے زیادہ علم ہوتا ہے مگر وہ مسئول سے اس لیے سوال کرے کہ اس سے جس کے متعلق سوال ہو رہا ہے اس کا شرف ومرتبہ ظاہر ہو تو یہ کرنا جائز ہے۔

اس میں ایک خاص نکتہ بھی بیان ہوا ہے کہ فرشتوں نے انسان کی پیدائش پر کہا تھا: کیا وہ پیدا کرنے لگا ہے جو زمین میں فساد کرے ہم تیری تسبیح وتقدیس کرتے ہیں تو ان سے اللہ پاک مخاطب ہو کر انہیں یاد کروا رہے ہیں کہ یہ وہی انسان ہے جس کے متعلق تم نے پوچھا تھا، باوجود ان کی مصروفیات ہیں، خواہشات ہیں شیطانی وسوسے ہیں، پھر بھی یہ میرا ذکر رہے ہیں۔ اس میں ان لوگوں کی تردید بھی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اللہ کو دیکھا ہے، یہ جھوٹ ہے، یہ دیدار صرف آخرت میں ہوگا۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کسی معاملے کو مضبوط کرنے کے لیے قسم اٹھانا جائز ہے۔ یہ بھی ثابت ہوا جنت جو کہ ہر خیر کا مرکز ہے اور دوزخ جو ہر شر کا مقام ہے، یہ ہمارے بیان سے باہر ہے۔ تاہم اللہ سے خلوص دل سے جنت طلب کرنا اور دوزخ سے ڈرنا ہمیں جنت کے حصول اور دوزخ سے دور کردے گا۔ (فتح الباری: ۱۱/ ۲۰۹)

۹۱۹۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ. (رواه أبوداود:٤٨٥٦)

”سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایسی جگہ بیٹھا جہاں اس نے اللہ کو یاد نہ کیا تو وہ اس کے لیے اللہ کی طرف سے ہلاکت کا باعث ہوگا اور جو ایسی جگہ لیٹا جس میں اس نے اللہ کو یاد نہ کیا تو وہ اس کے لیے ہلاکت کا باعث ہوگا۔ اور جو ایسی جگہ چلا جس میں اس نے اللہ کو یاد نہ کیا تو وہ اس کے لیے ہلاکت کا باعث ہوگا۔“

(ابوداؤد، ترمذی)

۹۱۹۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَامِنْ قَوْمٍ يَقُوْمُوْنَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُوْنَ

”سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو قوم کسی مجلس سے اٹھنے تک اللہ کو یاد نہیں کرتی تو وہ

(۹۱۹۶) ابوداؤد: ۴۸۵۶۔ حسن صحیح البانی: ۴۰۶۵۔ ترمذی: ۳۳۸۰۔ احمد: ۱۰۰۵۰۔
(۹۱۹۷) ابوداؤد: ۴۸۵۵۔ صحیح، البانی: ۴۰۶۴۔ ترمذی: ۳۳۸۰۔ احمد: ۱۰۴۴۴۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهَ فِيهِ إِلَّا قَامُوْا عَنْ مِثْلِ جِيفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ لَهُمْ حَسْرَةً. (رواه أبوداوٗد: ٤٨٥٥)

ایسے اٹھتے ہیں جیسا گدھے کے مردار پر سے اٹھتے ہوں اور وہ محفل ان کے لیے افسوس ہوگی۔" (ابوداؤد)

شرح: ... جب لوگ مجالس میں بیٹھتے ہیں تو شعوری یا غیر شعوری طور پر وہ لوگوں کی عزتوں کے خلاف بات چیت کرتے رہتے ہیں، اس لیے نقصان اور گدھے کے بدبودار مردار کے ساتھ مشابہت دی گئی ہے اور روز قیامت یہ کوتاہی ندامت کا باعث بنے گی، اس نقصان سے بچاؤ اور حسرت سے حفاظت اور اس بدبو سے نجات صرف تب ہی ممکن ہے جب مجالس میں ذکر الٰہی کیا جائے۔ (عون المعبود: ۴/۴۱۴)

002546

٩١٩٨۔ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ آللّٰهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَاكَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ آللّٰهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلٰكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ. (رواه مسلم: ٢٧٠١)

"سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مسجد کے ایک حلقے پر معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور کہا: تمہیں کس غرض نے یہاں بٹھایا ہے؟ انہوں نے کہا: ہم اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کے لیے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! تم اسی لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اس کے سوا کسی دوسرے کام کے لیے نہیں بیٹھے۔ تو انہوں نے کہا: میں نے کسی شک کی وجہ سے تمہیں قسم نہیں دی۔ اور مجھ سے کم نبی ﷺ کی حدیث بیان کرنے والا بھی کوئی نہیں ہے۔ اور یقیناً نبی ﷺ اپنے اصحاب کے حلقے پر نکلے تو فرمایا کہ تم کیوں بیٹھے لوگوں نے عرض کیا: ہم اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کی حمد وثنا کے لیے بیٹھے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت فرمائی اور ہم پر احسان کیا۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! کیا تم اسی چیز کے لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم! ہم صرف اسی کام کے لیے بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں تمہیں شبہ کی وجہ سے قسم نہیں دیتا مگر میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے فرشتوں پر تمہارا فخر ظاہر کرتا ہے۔" (الترمذی، النسائی)

(٩١٩٨) مسلم: ٢٧٠١۔ ترمذی: ٣٣٧٩۔ نسائی: ٥٤٢٦۔ احمد: ١٦٣٩٣۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شرح:...... یہ صرف اللہ کے ذکر کے لیے ہی بیٹھے تھے، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ تحقیق ان کی نیت پر شک کرتے ہوئے نہ کی تھی بلکہ ان کی دلجوئی کے لیے کی تھی اور یہ احتیاط بھی کرتے تھے، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ فرشتے ذکر الٰہی کرنے والوں کے ساتھ خاص دلی لگاؤ رکھتے ہیں، نیز فرش زمین پر ذکر الٰہی کرنے والوں کے ساتھ عرش والا فرشتوں کے سامنے ان پر فخر کرتا ہے۔ (جائزۃ الاحوذی:۴/ ۴۲۶)

٩١٩٩۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ . (رواه الترمذي: ٣٣٧٥)

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرد نے عرض کیا: یارسول اللہ! بھلائی کے دروازے بہت زیادہ ہیں اور میں سب کو قائم نہیں رکھ سکتا تو مجھے ایسی چیز کی خبر دیجیے جس کو میں مضبوطی سے تھام لوں اور زیادہ بیان نہ کیجیے میں بھول جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا: ''تیری زبان اللہ کی یاد سے تر رہے۔''

شرح:.... یعنی جو اللہ نے فرائض اور سنتیں جائز قرار دی ہیں وہ زیادہ ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس نے یہ فرائض چھوڑنے کا کہا تھا، اس کا مطلب یہ تھا کہ میں فرائض ادا کرلوں تو ایسی چیزیں جو فرائض نہیں وہ بتائیں، جنہیں میں اپناؤں تو آپ ﷺ نے ذکر الٰہی بتایا۔ (جائزۃ الاحوذی:۴/ ۴۲۴)

٩٢٠٠۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمِنَ الْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهٖ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا لَكَانَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ أَفْضَلَ مِنْهُ دَرَجَةً . (رواه الترمذي: ٣٣٧٦)

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ بندوں میں سے کون افضل اور اللہ کے نزدیک قیامت کے دن بلند درجے پر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنے والے۔'' عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کیا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں سے بھی افضل ہیں؟ آپ نے فرمایا: اگر وہ تلوار مارے یہاں تک کہ تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خون میں رنگ جائے تو اللہ کی یاد کرنے والے اس سے بھی ایک درجہ افضل ہیں۔'' (یہ دو ترمذی کی روایات ہیں)

شرح:......قرآن پاک میں ہے: وَ الذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ. (الاحزاب : ٣٥) ''اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں ان کے لیے اجر کریم ہے۔'' اور صحیح حدیث میں آتا ہے:

(٩١٩٩) ترمذی: ٣٣٧٥۔ صحیح، البانی: ٢٦٨٧۔ ابن ماجہ: ٣٧٩٣.

(٩٢٠٠) ترمذی: ٣٣٧٦۔ ضعیف، البانی: ٦٧٠۔ احمد: ٣٧٣١٩.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ذوالحج کے دس دنوں کی نیکی کے ساتھ جہاد بھی برابری نہیں کرتا الا کہ آدمی مال، جان اور گھوڑا لے کر جائے ہر چیز قربان ہوتو پھر اس نیکی کے برابر ہوسکتا ہے۔ (گوندلوی)

٩٢٠١۔ عَنْ أَبِي مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الْبَيْتِ يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيهِ وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ. (رواه مسلم:٧٧٩)

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ گھر جس میں اللہ کی یاد کی جائے اور وہ گھر جس میں اللہ کی یاد نہ کی جائے زندہ اور مردہ کی مثل ہیں۔'' (الشیخان لفظ مسلم کا)

شرح: جگہ میں زندگی اور موت نہیں ہوتی، اس میں بسنے والے کے مطابق وہ جگہ ہوتی ہے، جو ذکر الٰہی کرنے والا ہے وہ زندہ ہے، اس کا ظاہر نور ایمان سے مزین ہے اور باطن نورِ معرفت سے منور ہے اور جو ذکر الٰہی نہیں کرتا اس کا ظاہر بھی ناہموار ہے اور باطن بھی بے کار ہے، ایک اور وجہ بھی ہوسکتی ہے کہ زندہ مفید ہوتا ہے جبکہ میت غیر مفید ہے۔ (فتح الباری ١١/٢١٠)

٩٢٠٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسِيْرُ فِي طَرِيْقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلٰى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جُمْدَانُ فَقَالَ سِيْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتُ. (رواه مسلم:٢٦٧٦)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مکہ کے راستے پر چل رہے تھے جب جمدان پہاڑ پر سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''چلتے رہو، یہ جمدان ہے مفردون آگے نکل گئے۔ کہنے والے نے کہا: یارسول اللہ! مفردون کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنے والے۔'' (المسلم)

٩٢٠٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَبَقَ الْمُفْرِدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفْرِدُوْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْمُسْتَهْتِرُوْنَ فِي ذِكْرِ اللّٰهِ يَضَعُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ أَثْقَالَهُمْ فَيَأْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِفَافًا. (رواه الترمذی:٣٥٩٦)

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مفردون سبقت لے گئے۔ لوگوں نے کہا: اور مفردون کون ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی یاد میں گنگناہٹ کرنے والے۔ ان کا بوجھ ذکر کی وجہ سے اتر جائے گا اور وہ اللہ کے پاس ہلکے پھلکے ہوکر پہنچ جائیں گے۔''

شرح:...... اس میں ان لوگوں کی تعریف ہے جو اللہ کے ذکر کے بے حد شوقین ہیں، وہ اس بارے میں کسی کی پروا نہیں کرتے خواہ انہیں کوئی کچھ بھی کہے اور ان کے ساتھ کچھ بھی کرے، ان کے گناہ روزِ قیامت دور ہو جائیں گے

(٩٢٠١) مسلم: ٧٧٩۔ بخاری: ٦٤٠٧۔ (٩٢٠٢) مسلم: ٢٦٧٦۔ احمد: ٨٠٩٦۔
(٩٢٠٣) ترمذی: ٣٥٩٦۔ ضعیف، البانی: ٧٢٦۔ احمد: ٨٠٩١۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اور یہ سب سے آگے بڑھ جائیں گے۔(جائزۃ الاحوذی:۵۳۷)

۹۲۰۴۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِيْ فَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ وَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِيْ يَمْشِيْ أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً. (رواہ البخاری:۷۴۰۵)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں۔ میں اس کے ساتھ رہتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے۔ اگر وہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو دل میں یاد کرتا ہوں۔ پس اگر وہ مجھے لوگوں میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو ایسے لوگوں میں یاد کرتا ہوں جو اس سے بہتر ہیں۔ اگر وہ ایک بالشت میری طرف قریب آتا ہے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ قریب آتا ہوں او راگر وہ میری طرف ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں اس کی طرف دو ہاتھ پھیلانے کے برابر قریب آتا ہوں اور اگر وہ میرے پاس آہستہ چال چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں۔“(الشیخین اور ترمذی)

شرح: ...اس حدیث میں جو یہ آیا ہے کہ میں بندے کے گمان کے مطابق ہوں، اگر یہ دعا کے وقت قبولیت کا گمان رکھے گا اور توبہ کے وقت توبہ قبول ہونے کا گمان رکھے گا اور استغفار کے وقت مغفرت کا گمان رکھے گا اور عبادت کے وقت اس کے صلے کا گمان رکھے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے مطابق کریں گے اگر نہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے مطابق کریں گے۔

اور اللہ کے ساتھ ہونے کا مطلب ہے کہ وہ خود تو عرش پر ہوتا ہے مگر اپنے علم کے ساتھ اس کے پاس ہوتا ہے، اس سے ثابت ہوا آہستہ ذکر جہری سے افضل ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ فرشتے اولاد آدم سے افضل ہیں۔(فتح الباری:۱۳/ ۳۸۸)

اور جب بندہ نوافل، اطاعت اور فرائض کی ادائیگی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے قریب آتا ہے، اللہ تعالیٰ بڑی تیزی کے ساتھ آتے ہیں، آتے اسی طرح ہیں جس طرح اللہ کی شان کے لائق ہے۔(فتح الباری:۱۳/۵۱۳)

۹۲۰۵۔ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَعْكَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ إِنَّ عَبْدِيْ كُلَّ عَبْدِيَ الَّذِيْ

”سیدنا عمارہ بن زعکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا کامل بندہ وہ ہے جو مجھے یاد کرتا ہے، جب وہ اپنا سینگ جوڑ دیتا ہے۔

(۹۲۰۴) بخاری: ۷۴۰۵۔ مسلم: ۲۶۷۵۔ ترمذی: ۲۳۸۸۔ ابن ماجه: ۳۸۲۲۔ احمد: ۱۰۵۲۶.
(۹۲۰۵) ترمذی: ۳۵۸۰۔ ضعیف، البانی: ۷۲۱.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

يَذْكُرُنِي وَهُوَ مُلَاقٍ قِرْنَهُ يَعْنِي عِنْدَ الْقِتَالِ . یعنی جنگ کے وقت۔"

(رواه الترمذی:۳۵۸۰)

شرح: قرآن پاک اس کی تائید کرتا ہے، ارشاد باری ہے:

﴿يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوٓا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾

(الانفال: ٤٥)

"اے ایماندارو! جب تم کسی جماعت سے ملو تو ثابت رہو اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔"

٩٢٠٦۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ . (رواه الترمذی: ٣٥١٠)

"سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرتے ہو تو چرا کرو۔ لوگوں نے عرض کیا: جنت کے باغ کون سے ہیں؟ فرمایا: "ذکر کے حلقے۔"

٩٢٠٧۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ طَاهِرًا يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَنْقَلِبْ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ . (رواه الترمذی:٣٥٢٦)

"سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: جو شخص طہارت کے ساتھ اپنے بستر پر جائے اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرے یہاں تک کہ نیند آ جائے تو وہ رات کے کسی وقت میں پہلو پلٹ کر اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی جو بھلائی طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو وہ دیتا ہے۔"

٩٢٠٨۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً وَأَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ لَمْ يَخْرُجْ مَارَأَيْنَا بَعْثًا أَسْرَعَ رَجْعَةً وَلَا أَفْضَلَ غَنِيْمَةً مِنْ هٰذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى قَوْمٍ أَفْضَلُ غَنِيْمَةً وَأَسْرَعُ

"سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نجد کی طرف ایک فوج روانہ کی تو وہ بہت زیادہ مالِ غنیمت لے کر جلدی واپس آ گئے۔ ایک آدمی نے کہا، جو اس فوج میں نہیں گیا تھا: ہم نے اتنا جلدی لوٹنے والا اور بہت مال غنیمت لے کر آنے والا سریہ نہیں دیکھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں اس قوم کی خبر دوں جو اس سے افضل غنیمت لے کر

(٩٢٠٦) ترمذی: ٣٥١٠۔ حسن، البانی: ٢٧٨٧۔ احمد: ١٢١١٤۔

(٩٢٠٧) ترمذی: ٣٥٢٦۔ ضعیف، البانی: ٧٠٧۔

(٩٢٠٨) ترمذی: ٣٥٦١۔ ضعیف، البانی: ٧١٤

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رَجْعَةً قَوْمٌ شَهِدُوْا صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوْا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ حَتّٰى طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ أُولٰئِكَ أَسْرَعُ رَجْعَةً وَأَفْضَلُ غَنِيْمَةً. (رواه الترمذي: ٣٥٦١)

اس سے زیادہ جلدی لوٹ آتی ہے؟ یہ وہ قوم ہے جو صبح کی نماز میں حاضر ہوتی ہے پھر بیٹھ کر اللہ کو یاد کرتی ہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہوتا ہے یہ لوگ جلدی لوٹنے والے اور افضل غنیمت لے کر آنے والے ہیں۔" (یہ ترمذی کی مرویات ہیں)

شرح:...... اصل میں رَتْعٌ کا مطلب ہے باہر جا کر کشادگی سے بغیر روک کھانا پینا جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے کہا تھا۔ يَرْتَعْ (یوسف: ١٢) یہ کھلا کھائیں گے۔

اب اس کا استعمال عام ہے، پھل کھانا، لذت کام و دہن حاصل کرنا، سیر و تفریح کے لیے سبزہ زاروں کی طرف جانا، یہاں مراد ہے کہ بڑا اجر و ثواب حاصل کیا کرو۔ مراد یہ ہے کہ جو عبادت بھی مناسب ہو، ذکر ہو یا دوسری عبادت ہو، وہ ادا کریں اور ثواب کمائیں۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/ ۴۹۶)

٩٢٠٩ـ أبو الدرداء ، رفعه: لَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ أَقْوَامًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ وُجُوْهِهِمُ النُّوْرُ عَلٰى مَنَابِرِ اللُّؤْلُؤِ يَغْبِطُهُمُ النَّاسُ ، لَيْسُوْا بِأَنْبِيَاءَ وَلَاشُهَدَاءَ ، قَالَ فَجَثٰى أَعْرَابِيٌّ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ، جَلِّهِمْ لَنَا نَعْرِفُهُمْ ، قَالَ : هُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ اللّٰهِ مِنْ شَتّٰى قَبَائِلَ وَبِلَادٍ شَتّٰى ، يَجْتَمِعُوْنَ عَلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ يَذْكُرُوْنَهُ . (للكبير)

"سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک قوم کو اٹھائے گا۔ ان کے چہرے روشن ہوں گے، وہ موتی کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے اور سب لوگ ان کے ساتھ رشک کریں گے۔ نہ تو وہ نبی ہوں گے اور نہ شہید۔ راوی نے کہا: ایک اعرابی دو زانوں پر کھڑا ہوا اور اس نے کہا: یارسول اللہ! ان کو بیان کیجیے تا کہ ہم ان کو پہچان جائیں۔ آپ نے فرمایا: وہ مختلف قبائل کے اور مختلف شہروں کے لوگ ہوں گے جو اللہ کی یاد کے لیے جمع ہوں گے اور اس کا ذکر کریں گے۔" (الکبیر)

٩٢١٠ـ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، رَفَعَهُ: إِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيْحُ لِذِكْرِ اللّٰهِ، إِذَا رُأُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ. (للكبير: ١٠٤٧٦ وفيه عمر بن القاسم)

"سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ اللہ کے ذکر کی چابی ہیں، جب انہیں دیکھو تو اللہ یاد آتا ہے۔" (الکبیر اور اس کی سند میں عمر بن قاسم ہے)

٩٢١١ـ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ

"سیدنا سعد بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(٩٢٠٩) طبراني كبير واسناده حسن، هيثمي: ١٦٧٧٠.

(٩٢١٠) طبراني كبير: ١٠٤٧٦ـ وفيه عمرو بن القاسم ولم اعرفه وبقية رجاله رجال الصحيح، هيثمي: ١٦٧٨٠.

(٩٢١١) احمد: ١٤٨٠ـ موصلي وفيه محمد بن عبدالرحمن بن لبيبة وقد وثقه ابن حبان وقال، روى عن سعد بن ابي وقاص قلت: وضعفه ابن معين، وبقية رجالهما رجال الصحيح، هيثمي: ١٦٧٩٥.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ وَخَيْرُ الرِّزْقِ مَايَكْفِي. (رواه أحمد:١٤٨٠ والموصلى بلين)

نے فرمایا: ''بہترین ذکر مخفی ذکر ہے اور بہترین رزق وہ ہے جو کفایت کرتا ہے۔'' (احمد اور موصلی۔ سند کمزور)

٩٢١٢۔عَنْ مَالِكٍ: بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ : ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ، كَالْمُقَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِّيْنَ ، وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِيْ الْغَافِلِيْنَ ، كَغُصْنٍ أَخْضَرَ فِيْ شَجَرٍ يَابِسٍ، وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِيْ الْغَافِلِيْنَ ، مِثْلَ مِصْبَاحٍ فِيْ بَيْتٍ مُظْلِمٍ ، وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ، يُرِيْهِ اللّٰهُ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَيٌّ ، وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِيْ الْغَافِلِيْنَ ، يُغْفَرُلَهٗ بِعَدَدِ كُلِّ فَصِيْحٍ وَأَعْجَمٍ، وَالْفَصِيْحُ بَنُوْآدَمَ وَالْأَعْجَمُ الْبَهَائِمُ . . (رواه رزين)

''امام مالک سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: غافلوں میں اللہ کو یاد کرنے والا فرار ہونے والوں کے بعد لڑنے والے کی طرح ہے اور غافلوں کے درمیان اللہ کو یاد کرنے والا خشک درخت کے درمیان سبز شاخ کی طرح ہے اور غفلت کرنے والوں کے درمیان اللہ کی یاد کرنے والا تاریک گھر میں چراغ کی طرح ہے اور اللہ غافلوں میں اللہ کو یاد کرنے والے کو اس کی زندگی میں اس کا جنتی ٹھکانہ دکھا دیتا ہے۔ اور غافلوں میں اللہ کی یاد کرنے والے کے ہر بولنے والے اور بے زبان مخلوق کی تعداد کے برابر گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ اور بولنے والے آدم کی اولاد ہے اور بے زبان چوپائے ہیں۔'' (رزین)

٩٢١٣۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَأَرْفَعِهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا شَيْءٌ أَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ . (رواه الترمذى: ٣٣٧٧)

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں خبر دوں تمہارے بہتر اعمال کی جو درجات میں زیادہ بلند کرنے والے ہوں اور تمہارے مالک کے پاس زیادہ پاکیزہ ہوں اور وہ اعمال تمہارے لیے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہوں اور تمہارے لیے اس سے بھی بہتر ہوں کہ تم اپنے دشمن سے مقابلہ کرو، ان کی گردن کاٹو اور وہ تمہاری گردن ماریں۔ لوگوں نے عرض کیا: ضرور بتائیے۔ آپ نے فرمایا: وہ اللہ کو یاد کرنا ہے۔'' (ترمذی)

(٩٢١٢) رزين.

(٩٢١٣) ترمذى: ٣٣٧٧۔ صحيح، البانى: ٢٦٨٨۔ ابن ماجه: ٣٧٠٩٠۔ احمد: ٢١١٩٥۔ موطا: ٤٩٠.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٩٢١٤۔ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّٰى يَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ. (رواه أحمد:١٠ ٢٧٣ والموصلي بلين)

"اسی سند کے ساتھ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کو کثرت سے یاد کرو حتی کہ لوگ کہیں کہ دیوانے ہیں۔" (احمد اور موصلی۔ سند کمزور)

٩٢١٥۔ وَقَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَاعَمِلَ ابْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ أَنْجٰى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ. (رواه مالك:٤٩٠)

"معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن آدم نے کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو اللہ کی یاد سے زیادہ اس کو اللہ کے عذاب سے نجات دینے والا ہو۔" (امام مالک)

شرح:...... ان احادیث کا مفاد یہ ہے کہ مال اور جان صرف کرنا فعلی عمل ہے، ذکر زبانی عمل ہے۔ زبانی اعمال میں سب سے زیادہ افضل عمل ذکر الٰہی ہے۔ ویسے بھی ہر عبادت میں ثواب نصیب اور حصہ کے مطابق نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ تھوڑے عمل پر زیادہ اجر دے دیتا ہے، ثواب مراتب اور شرافت کے مطابق مرتب ہوتا ہے۔ (جائزۃ الاحوذی:۴/۴۲۴)

٩٢١٦۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيْلَ وَلَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلٰى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً. (رواه أبوداود:٣٦٦٧)

"سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر صبح کی نماز سے سورج طلوع ہونے تک میں اس قوم کے ساتھ بیٹھوں جو اللہ کو یاد کرتی ہیں تو یہ عمل مجھے زیادہ پسند ہے اولادِ اسماعیل سے چار گردنیں آزاد کرنے سے۔ اور اگر میں اس قوم کے ساتھ بیٹھوں جو نمازِ عصر سے سورج غروب ہونے تک اللہ کی یاد کرتے ہوں وہ مجھے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔" (ابو داؤد)

شرح:...... ثابت ہوا کہ ذکر الٰہی یعنی قرآن کی تلاوت، تسبیح و تہلیل، درود علم، تفسیر و حدیث اور دیگر علوم شریعت صدقہ کرنے اور غلام آزاد کرنے سے افضل ہے۔ (عون المعبود:۳۶۳۳)

٩٢١٧۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ

"سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دعا ہی عبادت ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: "تمہارے رب نے فرمایا ہے: مجھے پکارو

(٩٢١٤) احمد: ٢٧٣١٠۔ موصلي وفيه دراج وقد ضعفه جماعة ووثقه غير واحد وبقية رجال احد اسنادي احمد ثقات، هيثمي: ١٦٧٦١.
(٩٢١٥) موطا: ٤٩٠۔ ترمذي: ٣٣٧٧۔ ابن ماجه: ٣٧٩٠۔ احمد: ٢١١٩٥.
(٩٢١٦) ابوداؤد: ٣٦٦٧۔ حسن، الباني: ٣١١٤.
(٩٢١٧) ترمذي: ٣٣٧٢۔ صحيح، الباني: ٢٥٩٠۔ ابن ماجه: ٣٨٢٨.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ﴾. (رواه الترمذي. ٣٣٧٢)

میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ بے شک وہ لوگ جو تکبر کرتے ہیں میری عبادت سے وہ جہنم میں عنقریب داخل ہوں گے ذلیل ہونے والے۔'' (ترمذی)

٩٢١٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللهِ تَعَالَى مِنَ الدُّعَاءِ. (رواه الترمذي: ٣٣٧٠)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی عبادت اللہ کے ہاں دعا سے بڑھ کر باعثِ اکرام نہیں ہے۔''

٩٢١٩۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ. (رواه الترمذي: ٣٣٧١)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دعا عبادت کا مغز ہے۔''

٩٢٢٠۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللهِ بِالدُّعَاءِ. (رواه الترمذي: ٣٥٤٨)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے لیے دعا کا دروازہ کھولا جائے اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز نہیں مانگی گئی جو عافیت مانگنے سے اللہ کے نزدیک زیادہ پسند ہو۔ اور دعا نفع دیتی ہے اس چیز کے بارے میں جو نازل ہو چکی ہو اور اس چیز کے بارے میں جو نازل نہیں ہوئی اور تقدیر کو رد نہیں کرتی مگر دعا۔ پس تم دعائیں مانگنا اپنے اوپر لازم کرلو۔''

٩٢٢١۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُوْ بِالدُّعَاءِ إِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ مَا سَأَلَ أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهُ مَالَمْ يَدْعُ بِالْإِثْمِ أَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ. (رواه الترمذي: ٣٣٨١)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: ''جب کوئی بندہ دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز دیتا ہے جو اس نے مانگی ہو یا اللہ تعالیٰ اس سے اس کے برابر کوئی بدی دور کر دیتا ہے۔ جب تک وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔'' (یہ ترمذی کی مرویات ہیں)

(٩٢١٨) ترمذی: ٣٣٧٠۔ حسن، الباني: ٢٦٨٤۔ ابن ماجه: ٣٨٢٩.

(٩٢١٩) ترمذی: ٣٣٧١۔ ضعيف، الباني: بهذا اللفظ: ٦٦٩.

(٩٢٢٠) ترمذی: ٣٥٤٨۔ ضعيف، الباني: ٧٠٨.

(٩٢٢١) ترمذی: ٣٣٨١۔ حسن، الباني: ٢٦٩٢۔ احمد: ١٤٤٦٥.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٩٢٢٢ـ وَلَفْظُ رَزِيْنٍ فِيْ هَذَا: إِلَّا آتَاهُ مَاسَأَلَ أَوِادَّخَرَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ خَيْرًا مِنْهُ أَوْ كَفَّ عَنْهُ إِلَى آخِرِهِ.

''اور اس روایت میں رزین کے الفاظ یہ ہیں: مگر اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز دے دیتا ہے یا اس کے لیے آخرت کا ذخیرہ بنا دیتا ہے جو دنیاوی چیز سے بہتر ہے یا اس سے بدی روک دیتا ہے۔.... تا آخر.....''

٩٢٢٣ـ عَنْ جَابِرٍ رَفَعَهُ: أَلَاأَدُلُّكُمْ عَلَى مَايُنْجِيْكُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ، وَيُدِرُّكُمْ أَرْزَاقَكُمْ ؟تَدْعُوْنَ اللهَ فِيْ لَيْلِكُمْ وَنَهَارِكُمْ ، فَإِنَّ الدُّعَاءَ سَلَاحُ الْمُؤْمِنِ. (للموصلي:١٨١٢ بضعف)

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتا دوں جو تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دے دے اور تمہارا رزق تمہارے لیے لے آئے؟ وہ یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے رات دن دعائیں مانگو۔ بے شک دعا مومن کا اسلحہ ہے۔'' (الموصلی۔سند ضعیف)

شرح: دعا میں اظہار فقر واحتیاج ہوتا ہے، عجز ونیاز ہوتا ہے تذلل وپستی ہوتی ہے اور اللہ کی قدرت وقوت کا اعتراف ہوتا ہے، اس لیے یہ اللہ کے نزدیک ہر چیز سے مکرم ومحترم ہے، اللہ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾ (الحجرات: ١٣)

''اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ تقویٰ والا ہے۔''

یہ آیۂ مبارکہ اور اس حدیث میں تعارض نہیں، آیت میں ہر چیز میں تقویٰ کو عزت کا باعث قرار دیا گیا ہے اور حدیث میں اذکار وعبادات میں دعا کو عزت کا باعث قرار دیا گیا ہے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/۴۲۱)

۲۔ دعا عبادت کا لب لباب اور خلاصہ ہے، وجہ یہ ہے کہ داعی جب اللہ سے دعا کرتا ہے تو وہ اس کے سوا ہر ایک سے آرزو منقطع کر دیتا ہے، یہی توحید کی حقیقت ہے۔ جس طرح حج میں عرفات میں ٹھہرنا ہے، یہ چونکہ اہم ترین حج کا رکن ہے اسی طرح دعا عبادت کا اہم رکن ہے اس پر آیت سے استدلال کیا گیا ہے کہ دعا کو عبادت قرار دیا گیا ہے اور اس سے اعراض کرنے والے کو ذلیل قرار دیا گیا ہے جو تکبر کی وجہ سے دعا سے اعراض کرتا ہے وہ کفر کرتا ہے۔

(جائزۃ الاحوذی: ۷/۲۲)

۳۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ دعا رائیگاں نہیں جاتی، اگر تقدیر کے موافق ہو تو قبول ہو جاتی ہے، جو یہ اللہ سے مانگتا ہے وہ اسے عطا کر دیتا ہے یا پھر اس دعا کی وجہ سے اس سے بلا دور کر دی جاتی ہے یا پھر آخرت میں ذخیرہ ہو جاتی ہے بشرطیکہ قطع رحمی اور گناہ کی دعا نہ ہو، یہ قبول نہیں ہوتی۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/۴۲۷)

(٩٢٢٢) رزين.

(٩٢٢٣) موصلي: ١٨١٢۔ وفيه محمد بن ابي حميد وهو ضعيف، هيثمي: ١٧١٩٩.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اور جسے دعا کے آداب اور شرائط کا علم ہو اور پھر اسے دعا کی کثرت سے کرنے کی توفیق بھی نصیب ہو تو دعا کا نفع ضرور پائے گا۔ (ص ۵۱۵)

وَقْتُ الدُّعَآءِ وَحَالُ الدَّاعِيْ وَكَيْفِيَّةُ الدُّعَآءِ وَغَيْرُ ذٰلِكَ

دعا کا وقت، دعا کرنے والے کا حال اور دعا کی کیفیت وغیرہ کا بیان

٩٢٢٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُوْلُ مَنْ يَدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَلَهُ. (رواه البخاری: ١١٤٥)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمارا رب ہر رات آسمانِ دنیا پر اترتا ہے جب رات کا آخری تیسرا حصہ رہ جاتا ہے تو فرماتا ہے: کوئی مجھے پکارتا ہے میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اسے دے دوں۔ کون مجھ سے بخشش مانگتا ہے کہ میں اس کو بخش دوں۔“

٩٢٢٥- وَفِيْ رِوَايَةٍ: إِنَّ اللّٰهَ يُمْهِلُ حَتّٰى إِذَا ذَهَبَ اللَّيْلُ الْأَوَّلُ نَزَلَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ هَلْ مِنْ تَائِبٍ هَلْ مِنْ سَائِلٍ هَلْ مِنْ دَاعٍ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ. (رواه مسلم: ٧٥٨)

”اور ایک روایت میں ہے: اللہ تعالیٰ مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ رات کا تیسرا حصہ گزر جائے تو آسمانِ دنیا پر اترتا ہے اور کہتا ہے کہ ہے کوئی بخشش مانگنے والا، کیا ہے کوئی تائب ہونے والا، کیا ہے کوئی مانگنے والا، کیا ہے کوئی پکارنے والا۔ یہاں تک کہ فجر ہوجاتی ہے۔“

٩٢٢٦- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ ثُلُثَاهُ بنحوه. (رواه مسلم: ٧٥٨)

”سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رات کا نصف حصہ گزر جاتا ہے یا اس کے دوثلث گزر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اترتا ہے۔...... مثل اس کے......“

٩٢٢٧- عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ قَالَ جَوْفَ اللَّيْلِ

”سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کون سی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا:

(٩٢٢٤) بخاری: ١١٤٥ـ مسلم: ٧٥٨ـ ابوداؤد: ٤٧٣٣ـ ترمذی: ٣٤٩٨ـ ابن ماجه: ١٣٦٦ـ دارمی: ١٤٧٩ـ احمد: ١٠٣٧٧ـ موطا: ٤٩٦.

(٩٢٢٥) مسلم: ٧٥٨. (٩٢٢٦) مسلم: ٧٥٨.

(٩٢٢٧) ترمذی: ٣٤٩٩ـ بخاری: ٧٤٩٤ـ ابوداؤد: ٤٧٣٣ـ ترمذی: ٣٤٩٨ـ ابن ماجه: ١٣٦٦ـ دارمی: ١٤٨٤ـ احمد: ١١٤٨٢ـ موطا: ٤٩٦ـ حسن البانی: ٢٧٨٢.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

الْآخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ. (رواه الترمذي: ٣٤٩٩) رات کے آخری حصے کے درمیان میں۔اور فرض نمازوں کے بعد۔" (ترمذی)

شرح: اللہ تعالیٰ کے آسمان دنیا کی طرف نزول کے بارے میں اختلاف ہے، ایک قول ہے کہ عرش خالی کیے حقیقت میں اترتے ہیں یہ قول تو بالکل غلط ہے، ایک گروہ ان احادیث کا منکر ہے وہ اللہ کے اترنے کو مانتا ہی نہیں۔ یہ حقائق کا خون کرنا ہے اور جہالت وعناد ہے، ایک قول ہے کہ جس طرح احادیث میں آیا ہے اسی طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ اترتے ہیں کیفیت نامعلوم ہے۔ ایک قول ہے اللہ کی ذات نہیں اترتی اس کے افعال اترتے ہیں۔ یعنی اترنے سے مراد ہے جو وہ حکم دیتا ہے اور منع کرتا ہے اور دعا کرنے والوں پر خاص مہربانی کرتا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس تاویل کی جانب مائل ہیں اور اس کے قائل ہیں۔ امام بیضاوی رحمہ اللہ کے نزدیک اترنے سے اس کا نور رحمت مراد ہے۔ اس سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ صفت جلال سے، جو اس کے غضب وانتقام پر دلالت کرتی ہے، صفت اکرام کی طرف منتقل ہوتے ہیں جو کہ رحمت اور نرمی کا تقاضا کرتی ہے، اس کی طرف اترتے ہیں۔ لیکن ان تمام تاویلات کی تردید کرتے ہوئے اور اترنے کی کیفیت نامعلوم ہونے کی تائید میں علامہ ابن باز رحمہ اللہ اپنی وضاحت میں فرماتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد اہل سنت اللہ کے علو وبلندی کی جہت ثابت کرتے ہیں اور یہ فرماتے ہیں کہ یہ سب بزرگانِ دین اس بات پر ایمان رکھتے تھے کہ اللہ سبحانہ عرش کے اوپر ہے، اس کی مثال اور کیفیت معلوم نہیں جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی کے لائق ہے، اسی طرح اترتے ہیں ہمیں کتاب وسنت کے ان دلائل پر ایمان لانا چاہیے، کسی قسم کی تاویل درست نہیں۔ یہی طریقہ صحیح اور محفوظ ہے۔ اب رہی بات اترنے کا وقت مختلف بتایا گیا ہے رات کا نصف یا تہائی حصہ تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، احوال وزمان اور مقام کے لحاظ سے چونکہ رات کے یہ اوقات مختلف ہوتے رہتے ہیں اس لیے اوقات شب مختلف بیان کیے۔ یا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی پتہ چلتا رہا آپ اسے اسی طرح بتاتے رہے اور آگے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اسی طرح بیان کیا۔

اس میں تین باتیں بیان ہوئی ہیں۔ انسان مضرت اور نقصان دور کرنا چاہتا ہے یہ استغفار سے ہوتا ہے یا مسرت اور فوائد حاصل کرنا چاہتا ہے یہ اللہ سے سوال کرنے سے حاصل ہوتا ہے یہ نقصان دور کرنا اور فائدہ حاصل کرنا یا تو دنیاوی ہے یا دینی ہے۔ یہ دعا سے حاصل ہوتا ہے۔ شفا طلب کرنے والے اور مشکل حل کرانے والے کو اور رزق طلب کرنے والے کا بھی ذکر آتا ہے کہ اللہ اسے پکارتے ہیں یہ بھی ان بنیادی تینوں امور میں شامل ہیں جو حدیث میں مذکور ہیں۔

نمازوں کے بعد اور رات کی اس گھڑی میں سوال کی ترغیب کی وجہ یہی ہے کہ یہ قبولیت کے اوقات ہیں اور اطاعت کے بعد ثواب بڑھتا ہے، اس لیے ان اوقات میں وہ کائنات کا جواد وکریم بلا بلا کر نوازشات کی ترغیب دے رہا ہے۔ تو ان میں رات کے آخر میں نماز کو پہلے حصے کی بہ نسبت افضل قرار دیا گیا ہے اور جو بیدار ہونے پر اعتماد رکھتا ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کے لیے وتر کو رات کے اس حصہ تک مؤخر کرنے کی فضیلت ہے اور رات کے وقت دعا واستغفار افضل ہے اور قبول ہوتی ہے۔ایک بات یاد رہے کہ بعض اوقات دعا قبول نہیں ہوتی۔اس میں کئی وجوہ ہوسکتی ہیں۔دعا کرنے والے کا کھانا پینا اور لباس حرام ہو۔یا دعا والا جلدی قبول کروانا چاہتا ہے مگر یہ دعا قطع رحمی کی ہو یا گناہ کی ہو ا سے اللہ قبول نہیں کرتے یا یہ ہوتا ہے کہ دعا قبول ہوجاتی ہے بندے کی مصلحت کے لیے اس میں تاخیر کردی جاتی ہے،لہٰذا دعا کرتے جائیں قبولیت نہ پانے کی شرائط کا خیال رکھتے جائیں بہرصورت دعا ضائع نہیں جاتی۔(فتح الباری:۳/۳۰)

یہ حدیث ان آیات کی تشریح ہے:﴿كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ﴾ یہ رات کو کم سوتے تھے اور ارشاد گرامی ہے:﴿وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ (الذاریات: ۱۷) سحری کے وقت یہ استغفار کرتے ہیں۔

۹۲۲۸۔عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُرَدُّ الدُّعَاءِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ. (رواه أبوداوٗد:۵۲۱)

"سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"اذان اور اقامت کے درمیان کی دعا رد نہیں ہوتی۔"(ابوداؤد اور ترمذی)

۹۲۲۹۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِيْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. (رواه أبوداوٗد: ۲۵٤۰)

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"دو دعائیں رد نہیں ہوتیں یا فرمایا کم ہی رد ہوتی ہیں۔اذان کے وقت کی دعا اور جنگ کے وقت کی دعا،جب بعض بعض کا گوشت کاٹ رہے ہوں۔"

۹۲۳۰۔ وفي أخرى: و[وقت] المطر. (رواه أبوداوٗد: ۲۵٤۰)

"اور دوسری روایت میں ہے: بارش کے نیچے کی دعا۔" (ابوداؤد)

۹۲۳۱۔عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَقْرَبُ مَايَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ. (رواه مسلم: ٤٨٢)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"بندہ اپنے رب کے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے تو دعا زیادہ کیا کرو۔"(مسلم،ابوداؤد اور نسائی)

۹۲۳۲۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"جس کو یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ مصیبت اور تکلیف میں

(۹۲۲۸) ابوداؤد: ۵۲۱۔ صحیح، البانی: ٤۸۹۔ ترمذی: ۲۱۲۔ احمد: ۱۳۲۵٦.
(۹۲۲۹) ابوداؤد: ۲۵٤۰۔ صحیح، البانی: ۲۲۱۵۔ دون ووقت المطر، دارمی: ۱۲۰۰.
(۹۲۳۰)
(۹۲۳۱) مسلم: ٤۸۲۔ ابوداؤد: ۸۷۵۔ نسائی: ۱۱۳۷۔ احمد: ۹۱٦۵.
(۹۲۳۲) ترمذی: ۳۳۸۲۔ حسن، البانی: ۲٦۹۳.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الشَّدَائِدِ وَالْكَرْبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ. (رواه الترمذي: ٣٣٨٢)

اس کی دعا قبول کرے تو وہ آرام اور فرصت کے وقت میں کثرت سے دعا کیا کرے۔'' (ترمذی)

٩٢٣٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ مُسْتَجَابَةٌ وَإِنْ كَانَ فَاجِرًا فَفُجُوْرُهُ عَلَى نَفْسِهِ. (رواه أحمد: ٨٥٧٧ والبزار)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے خواہ وہ بدکار ہو، پس بدی کا اثر اس کے بدن پر ہے۔'' (احمد، بزار)

٩٢٣٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَيَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ. (رواه الترمذي: ٣٥٩٨)

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین اشخاص کی دعا رد نہیں ہوتی: روزہ دار کی افطار کے وقت، عادل حکمران کی اور مظلوم کی دعا۔ اللہ ان کی دعاؤں کو بادلوں سے بلند کر دیتا ہے، آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے اور رب تعالیٰ فرماتا ہے: میں تیری ضرور مدد کروں گا، خواہ کچھ وقت کے بعد سہی۔''

٩٢٣٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ. (رواه الترمذي: ١٩٠٥)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین دعائیں قبول ہوتی ہیں، ان کے قبول ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا، باپ کی بیٹے کے خلاف دعا۔''

٩٢٣٦- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا دَعْوَةٌ أَسْرَعَ إِجَابَةً مِنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِغَائِبٍ. (رواه الترمذي: ١٩٨٠)

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کوئی دعا اتنی جلدی قبول نہیں ہوتی جس قدر کہ غائب کی دعا غائب کے لیے ہوتی ہے۔''

٩٢٣٧- عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ حَدَّثَنِي

''سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھے میرے سردار

(٩٢٣٣) احمد: ٨٥٧٧۔ ہیثمی: ١٧٢٢٧۔ بزار بنحوہ واسنادہ حسن۔

(٩٢٣٤) ترمذی: ٣٥٩٨۔ ضعیف، البانی: ٧٢٧۔ لکن صح منه شطر الاول بلفظ المسافر مكان الامام العادل وفي رواية الوالد۔

(٩٢٣٥) ترمذی: ١٩٠٥۔ حسن، البانی: ١٥٥٥۔ ابن ماجه: ٣٨٦٢۔

(٩٢٣٦) ترمذی: ١٩٨٠۔ ضعیف، البانی: ٣٣٨۔ ابوداؤد: ١٥٣٥۔

(٩٢٣٧) مسلم: ٢٧٣٢۔ ابوداؤد: ١٥٣٤۔ ابن ماجه: ٢٨٩٥۔ احمد: ٢١٢٠٠۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سَيِّدِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ دَعَا لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ . (رواه مسلم: ٢٧٣٢)

ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب ایک مرد اپنے بھائی کے لیے پس پشت دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: آمین اور تیرے لیے اس کی مثل۔" (مسلم اور ابوداؤد)

شرح: ..... اذان اور اقامت کے درمیان شرف وفضل والا وقت ہوتا ہے، اس میں دعا قبول ہوتی ہے چونکہ اذان اللہ کی کبریائی کا اعلان ہے۔ اس وقت کو غنیمت جان کر اللہ تعالیٰ سے مانگا جائے۔ ہوسکتا ہے تمام مشکلات دور ہو جائیں۔ اور اس وقت انسان نماز کے انتظار میں ہوتا ہے اور نماز کے انتظار والا نماز ہی میں تصور ہوتا ہے اور نماز قبولیت دعا کا محل ہے۔ بندہ اس وقت اپنے رب کی بارگاہ میں راز و نیاز میں مصروف ہوتا ہے اس لیے اس کی دعا رد نہیں ہوتی۔ (تفہیم الاسلام: ۲/ ۹۷۹)

جنگ میں چونکہ موت سامنے ہوتی ہے، اس لمحہ بہت زیادہ اخلاص ہوتا ہے اور بارش چونکہ رحمت ہوتی ہے۔ اس مناسبت سے دعا جلدی قبول ہوتی ہے۔ (عون المعبود: ۲/ ۳۲۷)

سجدے کی حالت میں دعا کی ترغیب اس لیے دی گئی ہے کہ بندہ اس شہنشاہ کبریا کے سامنے حالت سجدہ میں نہایت ہی تذلل کا اظہار کرتا ہے اور اپنی بندگی کا اظہار کرتا ہے اور رب کی ربوبیت کا اعتراف کرتا ہے، یہ قبولیت کا مقام ہے۔ اس لیے سجدہ میں کثرت سے دعا کی ترغیب ہے۔ (عون المعبود: ۱/ ۳۲۶)

ایک مسلمان تیر چلانے سے پہلے ہی اس کو تیار رکھتا ہے یعنی حالت فراغت انسان کو اپنے اللہ سے دور کر دیتی ہے اور غفلت کا شکار کر دیتی ہے لہٰذا حالت صحت وفراغت میں اللہ کے سامنے جھکنا اور حالت اضطرار سے پہلے اس سے پناہ میں آنا ہی مومنانہ فراست ہے اس لیے وہ بادشاہ حقیقی بھی اپنے بندے کا خیال رکھتا ہے اور اس کی پریشانی کے وقت اس کی التجاء سنتا ہے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/ ۴۲۷)

غائب کی دعاء غائب کے لیے اس لیے جلدی قبول ہوتی ہے کہ اس میں خلوص ہوتا ہے، صدق نیت ہوتی ہے اور یہ دعا ریا کاری اور شہرت سے خالی ہوتی ہے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/ ۳۱۵)

مسافر، مظلوم، اور والد کی دعا کو مقبول قرار دیا گیا ہے، وجہ یہ ہے کہ قبولیت کا باعث اس میں مکمل طور پر پایا جاتا ہے کیونکہ یہ دعائیں سب سے کٹ کر اللہ کی طرف رجوع کی حالت میں ہوتی ہیں۔ ان میں قلبی رقت ہوتی ہے۔ دلی انکساری ہوتی ہے اور حالت پراگندہ ہوتی ہے، مسافر وطن مالوف سے جدا ہوتا ہے اور مانوس اشیا سے علیحدہ ہو رہا ہوتا ہے اور سفر کے حادثات سے اچانک دو چار ہونے سے خوفزدہ ہوتا ہے۔ اس وجہ سے اس کا رجوع اللہ کی طرف ہوتا ہے اور رقت طاری ہوتی ہے۔

مظلوم حالت اضطراری کی وجہ سے رب کی طرف پلٹتا ہے، یہ اس کی دعا کی قبولیت کی وجہ ہے، والد کو اولاد سے مہربانی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے، اسے اولاد جان سے بھی زیادہ عزیز ہوتی ہے اس لیے وہ اپنی پوری تندہی سے دعا کرتا ہے۔ (انجاز الحاجہ:۱۱/۱۸۱)

۹۲۳۸۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَسْتُرُوا الْجُدُرَ مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ أَخِيْهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَإِنَّمَا يَنْظُرُ فِي النَّارِ سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُوْنِ أَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا فَإِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَكُمْ. (رواه أبوداوٗد: ۱٤۸۵ وضعفه)

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چیک کو نہ چھپاؤ اور جو شخص دوسرے کی تحریر دیکھتا ہے وہ آگ میں دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے سیدھی ہتھیلی کے ساتھ سوال کرو اور ہاتھ کی پشت کی طرف سے سوال نہ کرو۔ اور جب دعا سے فارغ ہوتے ہو تو دونوں ہاتھوں کو چہرے پر مل لو۔''

(ابوداؤد نے ضعیف کہا ہے)

۹۲۳۹۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمَسْأَلَةُ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ أَوْ نَحْوَ هُمَا وَالْإِسْتِغْفَارُ أَنْ تُشِيْرَ بِأُصْبُعٍ وَاحِدَةٍ وَالْإِبْتِهَالُ أَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيْعًا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فِيْهِ وَالْإِبْتِهَالُ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُوْرَهُمَا مِمَّا يَلِي وَجْهَهُ. (رواه أبوداوٗد:۱٤۸۹)

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں ہے فرمایا: سوال یہ ہے کہ تو دونوں ہاتھ اپنے شانے تک اٹھائے یا اس کے مانند اور استغفار یہ ہے کہ تو ایک انگلی کے ساتھ اشارہ کرے اور گڑ گڑانا یہ ہے کہ دونوں ہاتھ ملا کر پھیلائے اور ہاتھوں کو بلند کردے اور ان کی پشت کو اپنے چہرے کی طرف رکھے۔''

۹۲٤۰۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُو هٰكَذَا بِبَاطِنِ كَفَّيْهِ وَظَاهِرِهِمَا. (رواه أبوداوٗد:۱٤۸۷)

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دعا کرتے دیکھا، دو ہتھیلیوں کے اندرونی حصے کے ساتھ بھی اور ان دونوں کے ظاہر کے ساتھ بھی۔'' (ابوداؤد)

۹۲٤۱۔ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ الْأَنْصَارِيِّ. أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَأَلَ جَعَلَ بَاطِنَ كَفَّيْهِ إِلَيْهِ وَإِذَا اسْتَعَاذَ جَعَلَ ظَاهِرَهُمَا

''سیدنا خلاد بن سائب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب اللہ سے سوال کرتے تھے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کے اندرونی حصے کو اپنی طرف رکھتے تھے اور جب پناہ

(۹۲۳۸) ابوداؤد: ۱٤۸۵۔ ضعیف، البانی: ۳۱۸۔ ابن ماجہ: ۱۱۸۱۔

(۹۲۳۹) ابوداؤد: ۱٤۸۹۔ صحیح، البانی: ۱۳۲۲۔

(۹۲٤۰) ابوداؤد: ۱٤۸۷۔ صحیح، البانی: ۱۳۱۹۔ مسلم: ۸۹۵۔ بلفظہ جعل ظاهر كفيه مما يلي وجهه.

(۹۲٤۱) احمد: ۱٦۱۲۹۔ بارسال واسنادہ حسن، ہیثمی: ۱۷۳۳۳۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

إِلَيْهِ. (رواه أحمد:١٦١٢٩ يارسال)

مانگتے تھے تو ہاتھوں کے ظاہر کو اپنی طرف رکھتے تھے۔" (احمد کی مرسل روایت ہے)

شرح: ...... ان احادیث سے معلوم ہوا کہ دعا مانگنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے پر ملنا چاہیے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دعا کے وقت اللہ تعالیٰ کی جناب میں اٹھے ہوئے ہاتھ، رحمت الٰہی سے لبریز ہو جاتے ہیں تو اس کی رحمت کو شکریہ کے ساتھ چہرے پر مل لیا جاتا ہے چونکہ چہرہ اعضائے جسم میں سے سب سے زیادہ اشرف عضو ہے، اس پر ہاتھ ملنے سے تمام اعضاء کی نمائندگی ہو جاتی ہے اور وہ تمام اس رحمت میں شامل ہو جاتے ہیں۔

اسے ضعیف قرار دینے والے زمانے کے محدث ہیں تاہم حسن لغیرہ قرار دینے والے بھی کم نہیں۔ ابن حجر، امام اسحاق، امام نووی، امام مناوی، امام صنعانی اور امام شوکانی رحمہم اللہ نے انہیں قوی اور حسن قرار دیا ہے۔ (تفہیم الاسلام:۲/۹۸۱)

٩٢٤٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُو بِإِصْبَعَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَحِّدْ أَحِّدْ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَمَعْنَى هٰذَا الْحَدِيْثِ إِذَا أَشَارَ الرَّجُلُ بِإِصْبَعَيْهِ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الشَّهَادَةِ لَا يُشِيْرُ إِلَّا بِإِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ. (رواه الترمذي:٣٥٥٧)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا "ایک آدمی دو انگلیوں کے ساتھ دعا کرتا تھا پس آپ ﷺ نے فرمایا: ایک سے، ایک سے۔ ترمذی نے کہا: اس کا معنی ہے کہ وہ انگلیوں سے اشارہ کرتا تھا، جب شہادت کے وقت دعا کرتا تھا اور اس وقت ایک انگلی کے ساتھ ہی اشارہ جائز ہے۔"

شرح: ...... یہ انگلی کا تشہد میں اشارہ بھی مراد ہو سکتا ہے۔ یہ زیادہ قرین قیاس ہے یا پھر عام دعا میں بھی اشارہ ہو سکتا ہے، ایک انگلی سے اشارے کی وجہ یہ ہے کہ جس سے دعا کی جا رہی ہے وہ واحد ہے، اس لیے دو سے نہیں ایک ہی انگلی سے اشارہ کیا جائے۔ وہ بھی سبابہ انگلی سے کیا جائے۔ (جائزۃ الاحوذی:۴/۵۱۹)

٩٢٤٣۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ بِيَمِيْنِهِ. (رواه أبو داود:١٥٠٢)

"سیدنا عبداللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دائیں ہاتھ پر تسبیحات شمار کرتے دیکھا ہے۔" (ترمذی، نسائی، ابوداؤد بلفظہ)

شرح: ...... ثابت ہوا کہ دائیں ہاتھ کے پوروں پر تسبیحات پڑھی جائیں، وجہ یہ ہے کہ یہ زیادہ مقدم ہے۔ اگر بائیں سے بھی تسبیحات کر لیں تو اجازت ہے مگر دایاں ہاتھ اولیٰ ہے اور تسبیح سے بھی پوروں پر پڑھنا زیادہ اولیٰ ہے تاہم تسبیح پر پڑھنا بدعت نہیں۔ یہ پورے چونکہ گواہی دیں گے اس لیے ان پر تسبیحات پڑھنا مستحب ہے۔ (عون المعبود:۱/۵۵۶)

(٩٢٤٢) ترمذی: ٣٥٥٧۔ حسن، صحیح: ٢٨٢٠۔ نسائی: ١٢٧٢۔ احمد: ٩١٥٢۔

(٩٢٤٣) ابوداؤد: ١٥٠٢۔ صحیح، البانی: ١٣٣٠۔ ترمذی: ٣٤٨٦۔ نسائی: ١٣٥٥۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩٢٤٤- عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ . (رواه الترمذی:٣٥٥٦)

''سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارا رب زندہ، کریم ہے وہ اپنے بندے سے حیا کرتا ہے جب بندہ اس کی طرف دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہے تو ان کو خالی اور نا کام واپس نہیں کرتا ہے۔'' (ابوداؤد و ترمذی بلفظہ)

شرح:...... حیا والا ہونا اور کریم ہونا اللہ کے لیے یہ دونوں صفات بغیر تاویل کے ثابت ہیں، اس سے ثابت ہوا دعا میں ہاتھ اٹھانا جائز ہے، وجہ یہ ہے کہ دوران دعا ہاتھ اٹھانے میں محتاجی، فاقہ مستی کا ایک انتہائی عاجزانہ اظہار ہے کہ اے غنی کائنات! اے جلالت وعظمت کے پیکر! اے دو جہانوں کے کریم! میں نے مسکینی کا پیالہ تیرے سامنے رکھ دیا ہے، اب میری حاجت برآری کرنا، اسے خالی نہ لوٹانا، یہی وجہ ہے کہ اس کا جود وکرم اور اس کی مہربانی جوش مارتے ہیں، سمندر کی موجیں بن جاتے ہیں اور وہ قادر مطلق جس کے سامنے کوئی دم نہیں مار سکتا، وہ اپنی شان کریمی کے خلاف تصور کرتا ہے کہ اپنے اس مسکین بندے کو اپنے در رحمت سے خالی لوٹائے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ صرف نماز استسقاء میں ہاتھ اٹھاتے تھے اور کسی چیز میں نہیں اٹھاتے تھے۔ (فقہ الاسلام: ١٠/ ٣٢٧)

اس کا حل یہ ہے کہ اس میں ہاتھ اٹھانے کی نفی نہیں بلکہ یہ بتایا گیا ہے کہ اتنے مبالغے سے اور کسی چیز میں اتنے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے جتنے نمازِ استسقاء میں اٹھاتے تھے تو مبالغہ آمیز اٹھانے کی نفی ہے، ہاتھ اٹھانے کی نہیں۔

(تحفۃ الاحوذی: ١/ ٢٤٦، تفہیم الاسلام: ٢/ ٩٧٩)

٩٢٤٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ادْعُوا اللّٰهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ . (رواه الترمذی:٣٤٧٩)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم اللہ تعالیٰ سے اس یقین کے ساتھ دعا مانگو کہ دعا قبول ہوگی اور یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل دل سے دعا قبول نہیں کرتا ہے۔'' (ترمذی)

شرح:...... دعا کی صورت میں غفلت ہو تو اللہ اسے قبول نہیں کرتا۔ اس حالت میں نیکی کریں، برائی سے اجتناب کریں اور حضور قلب ہو، اور قبولیت کے اوقات میں ہو، جیسا کہ عرفات کا دن ہے اور حالت قبولیت بھی مد نظر ہو۔ مثلاً

(٩٢٤٤) ترمذی: ٣٥٥٦- صحیح، البانی: ٢٨١٩- ابوداؤد: ١٤٨٨- ابن ماجہ: ٣٨٦٥- احمد: ٢٣٢٠٢۔
(٩٢٤٥) ترمذی: ٣٤٧٩- حسن، البانی: ٢٧٦٦۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سجدہ کی حالت ہو اور یہ اعتقاد ہو کہ اللہ کا وسیع کرم ہے وہ میری دعا کو نا کام نہ کرے گا۔ (جائزۃ الاحوذی:۴/ ۴۷۷)

٩٢٤٦۔عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَجَّلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ اللهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدُ بِمَا شَاءَ. (رواه الترمذي:٣٤٧٧)

''سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرد کو سنا جو اپنی نماز میں دعا مانگ رہا تھا اور اس نے نبی ﷺ پر درود نہیں بھیجا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اس نے جلدی کی ہے۔ پھر اس کو بلا کر فرمایا یا کسی دوسرے کو فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آدمی نماز پڑھے تو وہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کہے، پھر نبی ﷺ پر درود پڑھے اور پھر جو چاہے دعا مانگے۔'' (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

٩٢٤٧۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ ﷺ. (رواه الترمذي:٤٨٦) زاد رزين ولاتجعلوني كغمر الراكب، صلوا على أول الدعاء وأوسطه وآخره.

''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دعا آسمان وزمین کے درمیان کھڑی کی جاتی ہے اور اوپر نہیں جاتی یہاں تک کہ اپنے نبی ﷺ پر درود پڑھا جائے رزین نے اضافہ کیا ہے: اور تم مجھے پیچھے رہنے والے سوار کی مثل نہ بناؤ بلکہ دعا کے شروع میں، وسط میں اس کے اختتام پر درود پڑھا کرو۔'' (ترمذی الفاظ رزین کے ہیں)

شرح:...... ثابت ہوا کہ نبی ﷺ پر درود پڑھنا دعا کی قبولیت کا باعث ہے۔ (تحفۃ الاحوذی:۱/ ۳۵۴)

٩٢٤٨۔قَالَ أَبُوْ زُهَيْرِ النُّمَيْرِيُّ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ قَدْ أَلَحَّ فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَمِعُ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَوْجَبَ إِنْ خَتَمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ بِأَيِّ شَيْءٍ يَخْتِمُ قَالَ بِآمِيْنَ فَإِنَّهُ إِنْ خَتَمَ بِآمِيْنَ فَقَدْ أَوْجَبَ

''سیدنا ابوزہیر النمیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ہم لوگ باہر گئے تو ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو بڑی عاجزی کے ساتھ دعا میں مصروف تھا۔ آپ ﷺ اس کی دعا سننے کے لیے کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ''قبولیت واجب ہو گئی اس نے خاتمہ بھی کیا۔'' لوگوں میں سے ایک نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کس چیز

(٩٢٤٦) ترمذی: ٣٤٧٧۔ صحیح، البانی: ٢٧٦٧۔ نسائی: ١٢٨٤۔

(٩٢٤٧) ترمذی: ٤٧٦۔ حسن، البانی: ٤٠٣۔

(٩٢٤٨) ابوداؤد: ٩٣٨۔ ضعیف، البانی: ١٩٩۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ الَّذِي سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَتَى الرَّجُلَ فَقَالَ اخْتِمْ يَافُلَانُ بِآمِيْنَ وَأَبْشِرْ.
(رواه أبوداود:٩٣٨)

سے ختم کرے گا تو قبول ہوگی؟ آپ نے فرمایا: آمین کے ساتھ۔ پس اگر آمین کے ساتھ دعا ختم کی تو دعا قبول ہوگی۔ تو وہ مرد جس نے آپ ﷺ سے سوال کیا تھا لوٹ کر دعا کرنے والے کے پاس گیا اور اس کو کہا فلاں اپنی دعا آمین کے ساتھ ختم کر اور تجھے بشارت ہے۔" (ابوداؤد)

شرح:...... بہرصورت دعا کے بعد یا اس کے ساتھ آمین کہنا صحیح احادیث سے ثابت ہے، اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ (عون المعبود:١/٣٥٣)

٩٢٤٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي إِنْ شِئْتَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ.
(رواه البخاري:٦٣٣٩)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو یہ نہ کہے کہ یا اللہ اگر تو چاہے تو بخش دے، اگر تو چاہے تو میرے اوپر رحمت نازل فرما بلکہ پختہ عزم کر کے سوال کرے کیونکہ اللہ پر جبر کرنے والا تو کوئی نہیں ہے۔"

شرح:...... ہر کام اللہ کی مشیت ہی سے ہوتا ہے لیکن دعا میں یہ کہنے سے کہ اگر تیری مرضی ہے تو مجھے دے۔ سائل کی لاپروائی پائی جاتی ہے، اس لیے ایسے الفاظ سے منع کیا گیا ہے۔ اس میں یہ بھی قباحت ہے کہ اس سے ایسا تاثر پیدا ہوتا ہے کہ اللہ کو مجبور بھی کیا جا سکتا ہے، اس لیے حکم ہے کہ دعا پوری الحاح و زاری اور جدوجہد سے کی جائے اور اپنا مطلوب پختہ انداز میں اس کی بارگاہ میں پیش کرنا چاہیے اور بڑی سے بڑی چیز بھی اس کے ہاں معمولی ہے، وہ سب کچھ دے سکتا ہے اس لیے گڑگڑا کر پورے اعتماد کے ساتھ دعا کی جائے۔

اس سے ثابت ہوا کہ قبولیت کی پختہ امید رکھ کر اللہ سے دعا کی جائے اور اس کریم سے مایوس نہ ہوا جائے بلکہ اس کی رحمت سے امید رکھی جائے اور ایک تنگدست کی سی مانند اس سے التجا کی جائے۔ (فتح الباری:١١/١٤٠)

٩٢٥٠۔ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ عَنِ ابْنٍ لِسَعْدٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعَنِي أَبِي وَأَنَا أَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِيْمَهَا وَبَهْجَتَهَا وَكَذَا

"ابو نعامہ سے مروی ہے کہ اس نے سعد رضی اللہ عنہ کے بیٹے سے روایت کی ہے کہ میرے باپ نے مجھے دعا میں اس طرح کہتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا اور اس کی نعمتوں اور

(٩٢٤٩) بخاری: ٦٣٣٩۔ مسلم: ٢٦٧٩۔ ابوداؤد: ١٤٨٣۔ ترمذی: ٣٤٩٧۔ احمد: ١٠١١٦۔ موطا: ٤٩٤.
(٩٢٥٠) ابوداؤد: ١٤٨٠۔ حسن صحیح، البانی: ١٣١٣۔ احمد: ١٤٨٦.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَكَذَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَسَلَاسِلِهَا وَأَغْلَالِهَا وَكَذَا وَكَذَا فَقَالَ يَابُنَيَّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ سَيَكُوْنُ قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ فِي الدُّعَاءِ فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ إِنَّكَ إِنْ أُعْطِيْتَ الْجَنَّةَ أُعْطِيْتَهَا وَمَا فِيْهَا مِنَ الْخَيْرِ وَإِنْ أُعِذْتَ مِنَ النَّارِ أُعِذْتَ مِنْهَا وَمَا فِيْهَا مِنَ الشَّرِّ. (رواه أبو داوٗد: ١٤٨٠)

اس کی تازگی کا اور فلاں چیز کا اور فلاں چیز کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں آگ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، اس کی زنجیروں سے، اس کے طوق سے اور فلاں عذاب اور فلاں عذاب سے۔ تو میرے باپ نے مجھے کہا: اے بیٹا! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ”عنقریب ایک قوم آئے گی جو دعا میں حد سے تجاوز کریں گے۔ بیٹا! تو ان میں نہ بن۔ اگر تجھے جنت دی گئی تو اس میں جو بھلائی موجود ہے وہ تجھے دی جائے گی اور اگر تجھے آگ سے پناہ دی گئی تو تجھے اس سے بھی پناہ دی جائے گی۔ اور جو کچھ اس میں شر موجود ہے اس سے بھی پناہ دی جائے گی۔“ (سنن ابوداؤد)

شرح: ... اس میں تلقین ہے کہ جامع دعائیں کی جائیں، دعاؤں میں مبالغہ آرائی سے اجتناب کیا جائے اور حد سے تجاوز نہ کیا جائے۔ (عون المعبود: ۱/ ۵۵۱)

٩٢٥١۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ سَأَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَسَلْهُ الْعَافِيَةَ. (رواه الترمذي: ٣٥٢٧)

”سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو کہتے سنا: یا ذا الجلال والا کرام تو فرمایا: ”تیری دعا قبول کی گئی ہے اب تو سوال کر“ آپ ﷺ نے ایک مرد کو دعا کرتے سنا یا اللہ میں تجھ سے صبر کا سوال کرتا ہے تو فرمایا: ”تو نے اللہ سے بلا مانگی ہے، پس تو اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کر۔“ (ترمذی کی طویل حدیث)

٩٢٥٢۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ. (رواه أبو داوٗد: ١٤٨٢)

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جامع الفاظ کے ساتھ دعا کرنا پسند کرتے تھے اور اس کے سوا کو ترک کر دیتے تھے۔“ (ابوداؤد)

شرح:...... جامع دعا کا مطلب ہے کہ الفاظ کم ہوتے اور معانی زیادہ ہوتے اور آپ ﷺ ان دعاؤں کو پسند فرماتے تھے جن میں دنیا و آخرت کی خیر ہوتی جن میں تمام اچھی اغراض، اللہ کی ثنا اور آداب مسئلہ جمع ہوتے۔ (عون المعبود: ۱/ ۵۵۲)

(٩٢٥١) ترمذی: ٣٥٢٧۔ ضعیف، البانی: ٧٠٦۔ احمد: ٢١٥١٢.

(٩٢٥٢) ابوداؤد: ١٤٨٢۔ صحیح، البانی: ١٣١٥۔ احمد: ٢٧٦٥٠.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٩٢٥٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَالَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي. (رواه البخاري: ٦٣٤٠)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری دعا قبول ہوتی ہے جب تک کوئی شخص جلدی نہ کرے، وہ کہے کہ میں نے اپنے رب سے دعا مانگی اور میری دعا قبول نہ کی گئی۔''

شرح:...... دعا میں جلد بازی کرنے سے انسان اکتا جاتا ہے اور دعا کرنا چھوڑ دیتا ہے اور یہ بھی نقصان ہوتا ہے کہ اس سے انسان تصور کرتا ہے کہ میری دعا قبولیت کی مستحق تھی، نعوذ باللہ، اللہ بخل کر رہے ہیں حالانکہ وہ کریم ہے، قبولیت دعا میں کوئی رکاوٹ نہیں نہ ہی اس کی عطا و بخشش میں نقص آتا ہے۔ اس حدیث میں دعا کا ادب بتایا گیا ہے کہ انسان اپنی طلب و جستجو میں مگن رہے اور اللہ کے سامنے فروتنی اور سر تسلیم خم کرنے اور اظہار محتاجگی کرنے سے مایوس نہ ہو کیونکہ قبولیت دعا کی محرومی کا تصور دعا ہی سے محروم کر دیتا ہے۔ حالانکہ دعا کی توفیق رحمت الٰہی ہے۔ اس سے محروم ہونا گویا رحمت الٰہی سے عاری ہونا ہے۔ (فتح الباری: ۱۱/۱۴۱)

٩٢٥٤۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَدْعُوا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلٰى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلٰى خَدَمِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلٰى أَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سَاعَةَ نَيْلٍ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيْبَ لَكُمْ. (رواه أبو داؤد: ١٥٣٢)

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ بددعا کرو اپنی جان پر اور نہ بددعا کرو اپنی اولاد پر اور نہ بددعا کرو اپنے خادموں پر اور نہ بددعا کرو اپنے مالوں پر کہ وہ اللہ کی قبولیت کی گھڑی کے ساتھ موافق نہ ہو جس میں وہ انعام دیتا ہے پھر تمہاری دعا قبول ہو جائے۔'' (ابوداؤد)

شرح:...... یعنی اپنے لیے ہلاکت کی دعا کرنا یا اولاد کے اندھا وغیرہ اپاہج ہونے کی بددعا کرنا، مال وغیرہ کے لیے موت کی بددعا کرنا، یہ ممانعت اس وجہ سے ہے کہ کبھی دعا کی قبولیت کی گھڑی ہوتی ہے وہ آ چکی ہو اور تمہاری بددعا قبول ہو جائے اور بعد میں پشیمانی ہو۔ (عون المعبود: ۱/۵۶۳)

٩٢٥٥۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْأَلَ

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چاہیے کہ تم میں سے ہر انسان اپنی ہر حاجت اپنے رب

(٩٢٥٣) بخاری: ٦٣٤٠۔ مسلم: ٢٧٣٥۔ ابوداؤد: ١٤٨٤۔ ترمذی: ٣٣٨٧۔ ابن ماجہ: ٣٨٥٣۔ احمد: ٨٩٠٣۔ موطا: ٤٩٥۔
(٩٢٥٤) ابوداؤد: ١٥٣٢۔ صحیح، البانی: ١٣٥٦۔ (٩٢٥٥) ترمذی: ٣٩٧٣۔ ضعیف، البانی: ٧٣٥

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ. (رواه الترمذی: ٣٩٧٣)

سے مانگے یہاں تک کہ جوتے کا تسمہ بھی رب سے مانگے اگر وہ ٹوٹ جائے۔"

٩٢٥٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ. (رواه الترمذی: ٣٣٧٣)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو اللہ سے سوال نہ کرے اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے۔"

٩٢٥٧۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّ أَنْ يُسْأَلَ وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ. (رواه الترمذی: ٣٥٧١)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ سے اس کا فضل مانگو، اللہ پسند کرتا ہے کہ اس سے سوال کیا جائے اور افضل عبادت کشادگی کا انتظار کرنا ہے۔" (یہ ترمذی کی مرویات ہیں)

شرح:..... اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں کہ بندے اس کے فضل کے طلبگار رہیں۔ جب بندے اس سے نہیں مانگتے تو اس کی رضا بندوں کو پسند نہ آئی یہی چیز اس کے غضب کا باعث ہے۔ غیر اللہ سے شکایت نہ کرنا اور آزمائش میں صبر کرنا اللہ کی قضا کو تسلیم کرنا ہے، اس لیے کشادگی کی امید رکھنا بہترین عبادت ہوئی لہٰذا کوئی معمولی چیز ہو یا بڑی ہو وہ اللہ سے ہی طلب کی جائے۔ (جائزة الاحوزی: ٤/ ٥٢٧)

٩٢٥٨۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ صَلِّ عَلَيَّ وَعَلَى زَوْجِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلَى زَوْجِكِ. (رواه أبوداؤد: ١٥٣٣).

"سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ایک عورت نے نبی ﷺ سے عرض کیا: میرے لیے اور میرے خاوند کے لیے دعا کیجیے، چنانچہ آپ ﷺ نے دعا کی: اللہ تجھ پر اور تیرے خاوند پر رحمت نازل فرمائے۔" (ابوداؤد)

٩٢٥٩۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ دَعَا عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ فَقَدِ انْتَصَرَ. (رواه الترمذی: ٣٥٥٢)

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اس شخص پر بد دعا کی جس نے اس پر ظلم کیا ہے تو اس نے اس کی مدد کر دی۔" (ترمذی)

شرح:......ایک تو یہ ثابت ہوا کہ جب کوئی دعا کا مطالبہ کرے تو اس کے لیے دعا کی جائے اور یہ بھی ثابت ہوا دعا کے لیے صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ (اللہ تجھ پر رحم کرے) غیر نبی کے لیے بھی کہا جا سکتا ہے جو تعظیم اور تبرک کے لیے ہے

(٩٢٥٦) ترمذی: ٣٣٧٣۔ حسن، البانی: ٢٦٧٦۔ ابن ماجه: ٣٨٢٧.
(٩٢٥٧) ترمذی: ٣٥٧١۔ ضعیف، البانی: ٧٢٠.
(٩٢٥٨) ابوداؤد: ١٥٣٣۔ صحیح، البانی: ١٣٥٧.
(٩٢٥٩) ترمذی: ٣٥٥٢۔ ضعیف، البانی: ٧١٠.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور تعظیم کے لیے صلاۃ ہے وہ صرف نبی کے لیے خاص ہوتا ہے۔ (عون المعبود: ۱/۵۶۳)

٩٢٦٠۔عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ :إِذَا نَزَلَتْ بِكُمْ رَغْبَةٌ وَرَهْبَةٌ إِلَى مَنْ تَفْزَعُوْنَ ؟ قَالُوْا :إِلَى اللهِ ، قَالَ: فَإِذَا أَجَابَكُمْ فَإِلَى، مَنْ تَعُوْدُوْنَ ؟قَالُوْا : إِلَى مَا تَعْلَمُ ، قَالَ: تَعْلَمُوْنَ وَلاَ تَعْمَلُوْنَ، وَتَعْلَمُوْنَ وَلَا تَعْمَلُوْنَ ثَلاثًا. (للأوسط بلين)

”سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عرب مرد کو فرمایا: جب تیرے اوپر امید آئے یا خوف آئے تو تم کس کی طرف التجا کرتے ہو؟ اس نے کہا: اللہ کی طرف۔ آپ نے فرمایا: جب وہ تمہاری دعا قبول کرتا ہے تو پھر کس کی طرف لوٹ جاتے ہو؟ اس نے کہا: اس چیز کی طرف جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم جانتے ہو اور عمل نہیں کرتے اور تم جانتے ہو عمل نہیں کرتے۔ تین بار فرمایا۔“ (الأوسط سند کمزور)

٩٢٦١۔ عَنْ أَبِى أَيُّوْبَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَادَعَابَدَأَ بِنَفْسِهِ . (للكبير: ٤٠٨١)

”سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا فرماتے تو اپنے لیے دعا کرنے سے ابتدا کرتے۔“ (الکبیر)

٩٢٦٢۔ أَبُوْهُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَيَرْفَعُ لِلرَّجُلِ الدَّرَجَةَ فَيَقُوْلُ: أَنَّى لِيْ هٰذِهِ؟ فَيَقُوْلُ بِدُعَاءِ وَلَدِكَ لَكَ. (رواه البزار:٣١٤١)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ایک مرد کے درجات بلند کرے گا تو وہ کہے گا: یہ میرے لیے کیسے حاصل ہوا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیرے بیٹے نے تیرے لیے دعا کی ہے اس کی وجہ سے۔“ (البزار)

٩٢٦٣۔عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ،قَالَ لِرَجُلٍ: إِذَا سَأَلْتَ رَبَّكَ الْخَيْرَ فَلاَ تَسْأَلْ وَفِيْ يَدِكَ حَجَرٌ. (للكبير: ٩٢١٧ برجل لم يسم)

”سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے ایک مرد کو کہا جب تو اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا سوال کرے تو اس حال میں سوال نہ کر کہ تیرے ہاتھ میں پتھر ہو۔“ (الکبیر، ایک راوی کا نام ذکر نہیں کیا)

٩٢٦٤۔أَبُوْمُوْسٰى: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ شَيْئًا، فَقَالَ أَعَجَزْتَ أَنْ تَكُوْنَ مِثْلَ عَجُوْزِ

”سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگی پھر آپ نے فرمایا: کیا تو بنی اسرائیل کی

(٩٢٦٠) طبراني اوسط، وفيه منصور بن صقير وهو ضعيف وبقية رجاله ثقات، هيثمي: ١٧٢١٧.

(٩٢٦١) طبراني كبير: ٤٠٨١۔ واسناده حسن، هيثمي: ١٧٢٣٨.

(٩٢٦٢) بزار: ٣١٤١۔ ورجاله رجال الصحيح غير عاصم بن بهدلة وهو حسن الحديث وله طرق في التوبة في استغفار الولد الوالده، هيثمي: ١٧٢٤٠.

(٩٢٦٣) طبراني كبير: ٩٢١٧۔ برجل لم يسم وبقية رجاله رجال الصحيح، هيثمي: ١٧٢٤٢.

(٩٢٦٤) طبراني كبير، الموصلي.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

بَنِي إِسْرَآئِيْلَ ؟ فَقَالَ أَصْحَابُهُ: مَاعَجُوْزُ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ،؟ فَقَالَ: إِنَّ مُوْسٰى أَمَرَ أَنْ يَسِيْرَ بِبَنِيْ إِسْرَائِيْلَ فَضَلَّ الطَّرِيْقَ ، فَسَأَلَ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ مَاهٰذَا؟ فَقَالَ عُلَمَاؤُهُمْ :إِنَّ يُوْسُفَ حِيْنَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَخَذَ عَلَيْنَا مَوْثِقًا مِنَ اللّٰهِ أَنْ لَا نَخْرُجَ مِنْ مِصْرَ حَتّٰى نَنْقُلَ عِظَامَهُ، فَقَالَ لَهُمْ مُوْسٰى: وَأَيُّكُمْ يَدْرِي أَيْنَ قَبْرُ يُوْسُفَ؟ فَقَالُوْا: لَايَدْرِيْهِ إِلَّا عَجُوْزُ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا ،فَقَالَ دُلِّيْنِيْ عَلٰى قَبْرِ يُوْسُفَ ، فَقَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى تُعْطِيْنِيْ حُكْمِيْ ، قَالَ وَمَا حُكْمُكِ؟ قَالَتْ :أَكُوْنُ مَعَكَ فِي الْجَنَّةِ ،فَكَأَنَّهُ ثَقُلَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ، فَقِيْلَ لَهُ أَعْطِهَا حُكْمَهَا ، فَانْطَلَقَتْ بِهِمْ إِلٰى بُحَيْرَةٍ مُسْتَنْقَعِ مَاءٍ ، فَقَالَتْ : اِنْضِبُوْا هٰذَا الْمَآءَ فَلَمَّا أَنْضَبُوْهُ قَالَتْ : اِحْفِرُوْا فِيْ الْمَكَانِ ، فَلَمَّا احْتَفَرُوْا أَخْرَجُوْاعِظَامَ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ،فَلَمَّا انْتَقَلُوْهَا مِنَ الْأَرْضِ إِذَا الطَّرِيْقُ مِثْلَ النَّهَارِ. (للكبير والموصلى)

بوڑھی کی مانند بھی نہ بن سکا تو آپ ﷺ کے اصحاب نے عرض کیا: بنی اسرائیل کی بوڑھی کیسی تھی اے اللہ کے رسول؟ آپ نے فرمایا: بیشک موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو راتوں رات چلنے کا حکم دیا اور راستہ بھول گئے تو موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ تو ان کے علماء نے کہا کہ جب یوسف علیہ السلام پر موت کا وقت آیا تو اس نے ہم پر اللہ کے نام سے پختہ عہد لیا کہ جب ہم مصر سے نکلیں تو ان کی ہڈیاں ساتھ لیتے جائیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان کو فرمایا: کیا یوسف علیہ السلام کی قبر تم میں سے کوئی جانتا ہے؟ انہوں نے کہا: بنی اسرائیل کی ایک بوڑھی کے سوا کوئی نہیں جانتا تو موسیٰ علیہ السلام نے اس کی طرف پیغام بھیجا اور فرمایا کہ مجھے یوسف علیہ السلام کی قبر بتادو۔ اس عورت نے کہا کہ اللہ کی قسم! ہرگز نہیں بتاؤں گی یہاں تک کہ تو میرا حکم تسلیم کرے گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تیرا حکم کیا ہے؟ اس نے کہا: وہ یہ ہے کہ میں تیرے ساتھ جنت میں ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام نے یہ وعدہ کرنا اپنے لیے بوجھ سمجھا تو ان کو حکم آیا کہ اس کو یہ وعدہ دے دے تو بوڑھی لوگوں کے ساتھ بحیرہ کے اس مقام پر گئی جہاں پانی صاف تھا اس نے کہا یہ پانی بند کرو تو لوگوں نے پانی بند کیا۔ عورت نے کہا یہ جگہ کھودو پس وہ جگہ کھود کر یوسف علیہ السلام کی ہڈیاں اس سرزمین سے نکالیں تو راستہ ان کے سامنے دن کی طرح روشن ہوگیا۔"

(الموصلی، الکبیر بلفظہ)

اِسْمُ اللّٰهِ الْأَعْظَمِ وَأَسْمَاؤُهُ الْحُسْنٰى

اللہ کے اسمِ اعظم اور اللہ کے اسمائے حسنیٰ کا بیان

٩٢٦٥۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ

"سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ

(٩٢٦٥) ترمذی: ٣٤٧٥۔ صحیح، البانی: ٢٧٦٣۔ ابن ماجہ: ٣٨٥٧۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُو وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ قَالَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطٰى. (رواه الترمذي: ٣٤٧٥)

نے ایک مرد کو یوں کہتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں تجھ سے اس لیے سوال کرتا ہوں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے بغیر کوئی حاجت روا نہیں ہے تو ایک ہے، بے نیاز ہے اور وہ ذات ہے جس نے کسی کو نہیں جنا اور نہ وہ جنا گیا ہے اور نہ اس کی کوئی برابری کرنے والا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم کے ساتھ سوال کیا ہے جس کے ساتھ اس کو پکارا جائے تو وہ دعا قبول کرتا ہے اور اسکے ساتھ سوال کیا جائے تو وہ دیتا ہے۔" (ابوداؤد، ترمذی بلفظہ)

٩٢٦٦۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا يَعْنِي وَرَجُلٌ قَائِمٌ يُصَلِّي فَلَمَّا رَكَعَ وَسَجَدَ وَتَشَهَّدَ دَعَا فَقَالَ فِي دُعَائِهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ إِنِّي أَسْأَلُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَصْحَابِهِ تَدْرُونَ بِمَا دَعَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطٰى. (رواه النسائي: ١٣٠٠)

"سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھا تھا کہ ایک شخص نے نماز پڑھی تو پھر دعا کی اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لیے کہ تیرے لیے حمد وثنا ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ تو بار بار احسان کرنے والا، ابتداء سے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا، بڑائی والا اور کرم کرنے والا ہے۔ اے زندہ قائم رہنے والے! پس آپ ﷺ نے فرمایا: کیا جانتے ہو اس نے کس چیز کے ساتھ دعا کی ہے؟ انہوں نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول کو بہتر علم ہے۔ آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس نے اللہ کے اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے جس کے ساتھ دعا کی جائے تو اللہ قبول کرتا اور جب اس کے ساتھ سوال کیا جائے تو وہ دیتا ہے۔" (ابوداؤد و ترمذی اور نسائی)

٩٢٦٧۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

"سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ

(٩٢٦٦) نسائی: ١٣٠٠۔ صحیح، البانی: ١٢٣٣۔ ابوداؤد: ١٤٩٥۔

(٩٢٦٧) ابوداؤد: ١٤٩٦۔ حسن، البانی: ١٣٢٧۔ ترمذی ٣٤٧٨۔ ابن ماجه: ٣٨٥٥۔ احمد: ٢٧٠٦٤۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قَالَ اسْمُ اللهِ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ ﴿وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَاإِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾ وَفَاتِحَةِ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ ﴿الم اللّٰهُ لَاإِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾. (رواه أبو داوٗد:١٤٩٦)

نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم ان دو آیات میں ہے ﴿تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے نہیں کوئی معبود مگر وہی، بڑا مہربان رحم کرنے والا اور دوسری سورت آلِ عمران کی پہلی آیت: الٓمٓ اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ، قائم رکھنے والا ہے۔'' (ابوداؤد، ترمذی)

٩٢٦٨- عَنْ أَنَسٍ :أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ: بِأَبِيْ وَأُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللهِ عَلِّمْنِيْ إِسْمَ اللهِ الْأَعْظَمِ ، اَلَّذِيْ إِذَا دُعِيَ بِهٖ أَجَابَ ، وَإِذَا سُئِلَ بِهٖ أَعْطٰى ، فَأَعْرَضَ عَنْهَا ،فَقَامَتْ فَتَوَضَّأَتْ فَقَالَتْ : اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ مَاعَلِمْتُ مِنْهُ وَمَالَمْ أَعْلَمْ ،وَبِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ إِذَا دُعِيْتَ بِهٖ أَجَبْتَ ، وَإِذَا سُئِلْتَ بِهٖ أَعْطَيْتَ، فَقَالَ: وَاللهِ إِنَّهَا لَفِيْ هٰذِهِ الْأَسْمَآءِ. (للأوسط بضعف)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گھر گئے تو اس نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں آپ مجھے اسمِ اعظم بتادیں جس کے ذریعے دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے اور جس کے ذریعے سوال کیا جائے تو وہ دے دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر دیا تو وہ اٹھیں اور وضو کیا اور یوں کہا: اے اللہ! میں تجھ سے بھلائی کا سوال کرتی ہوں خواہ میں جس کو جانتی ہوں یا جس کو میں نہیں جانتی اور میں تیرے اسمِ اعظم کے وسیلے سے سوال کرتی ہوں جس کے ساتھ تجھے پکارا جائے تو تو قبول کرتا ہے اور تجھ سے سوال کیا جائے تو تو دیتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! وہ اسم ان اسماء میں ہے۔'' (الأوسط سند ضعیف)

شرح:...... ان احادیث سے ثابت ہوا کہ اللہ کے لیے اسمِ اعظم ہے جس کے ساتھ دعا کی جائے تو وہ قبول کرتا ہے، اس میں یہ دلیل بھی ہے کہ اللہ کا ہر اسم جو پورے اخلاص کے ساتھ ذکر کیا جائے غیر اللہ سے اس میں اعراض کیا گیا ہو تو وہ اسمِ اعظم ہے۔ اسمِ اعظم کے تعین میں تقریباً چالیس اقوال ہیں جس کو بھی احادیث میں اسمِ اعظم قرار دیا گیا ہے وہ اسمِ اعظم ہے۔ (جائزۃ الاحوذی:۴/۲۷۶)

٩٢٦٩- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اسْمُ اللهِ الْأَعْظَمُ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهٖ أَجَابَ

''سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ اسم جس سے دعا کی جائے تو قبول کی جاتی ہے

(٩٢٦٨) طبراني اوسط وفيه محمد بن عبدالله العصري وهو ضعيف، هيثمي : ١٧٢٦٢.

(٩٢٦٩) ابن ماجه: ٣٨٥٦- حسن، البانی: ٣١١٠.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فِي سُوَرٍ ثَلَاثٍ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ وَطٰه .
(رواه ابن ماجة:٣٨٥٦)

وہ تین سورتوں میں ہے۔ البقرۃ، آلِ عمران اور سورۃ طٰہٰ ۔“ (ابن ماجہ)

٩٢٧٠۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ الْأَحَبِّ إِلَيْكَ الَّذِيْ إِذَا دُعِيْتَ بِهِ أَجَبْتَ وَإِذَا سُئِلْتَ بِهِ أَعْطَيْتَ وَإِذَا اسْتُرْحِمْتَ بِهِ رَحِمْتَ وَإِذَا اسْتُفْرِجْتَ بِهِ فَرَّجْتَ قَالَتْ وَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ يَاعَائِشَةُ هَلْ عَلِمْتِ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ دَلَّنِيْ عَلَى الْإِسْمِ الَّذِيْ إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ فَعَلِّمْنِيْهِ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لَكِ يَا عَائِشَةُ قَالَتْ فَتَنَحَّيْتُ وَجَلَسْتُ سَاعَةً ثُمَّ قُمْتُ فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ ثُمَّ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْهِ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لَكِ يَا عَائِشَةُ أَنْ أُعَلِّمَكِ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لَكِ أَنْ تَسْأَلِيْنَ بِهِ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا قَالَتْ فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَدْعُوْكَ اللّٰهَ وَأَدْعُوْكَ الرَّحْمٰنَ وَأَدْعُوْكَ الْبَرَّ الرَّحِيْمَ وَأَدْعُوْكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَاعَلِمْنَا مِنْهَا وَمَالَمْ أَعْلَمْ أَنْ تَغْفِرَلِيْ وَتَرْحَمَنِيْ قَالَتْ فَاسْتَضْحَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ لَفِي الْأَسْمَاءِ الَّتِيْ دَعَوْتِ بِهَا . (رواه ابن ماجة: ٣٨٥٩)

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: یا اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے پاک اچھے بابرکت نام کے ساتھ جو تجھے محبوب ہے، جس کے ساتھ تجھے پکارا جائے تو تو قبول کرتا ہے اور جس کے وسیلے سے تجھ سے سوال کیا جائے تو تو دیتا ہے اور جب اس کے ساتھ رحمت طلب کی جائے تو تو رحمت دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے ایک دن فرمایا: اے عائشہ! تجھے علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ اسم بتا دیا ہے جس کے ساتھ دعا کی جائے تو وہ قبول کرتا ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں وہ مجھے تعلیم فرما دیجیے۔ فرمایا: اے عائشہ! وہ تیرے لیے مناسب نہیں ہے۔ میں تھوڑی دیر علیحدہ ہو کر بیٹھ رہی اور میں پھر اٹھی اور آپ ﷺ کے سر کو بوسہ دیا اور پھر عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے اس کی تعلیم دیں۔ فرمایا: اے عائشہ! وہ تیرے لیے مناسب نہیں ہے کہ میں تجھے اس کی تعلیم دوں۔ تیرے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اس کے ساتھ تو دنیا کی کوئی چیز طلب کرے۔ پس میں اٹھی، میں نے وضو کیا اور دو رکعات پڑھیں اور میں نے کہا: اے اللہ! میں تجھے بَرٌّ رَحِیْمٌ کہہ کر پکارتی ہوں اور تجھے تیرے تمام اسمائے حسنیٰ کے ساتھ پکارتی ہوں خواہ میں ان کو جانتی ہوں یا میں ان کو نہیں جانتی ہوں کہ تو مجھے بخش دے اور میرے اوپر رحمت نازل فرما۔ وہ کہتی ہیں آپ ﷺ ہنس دیے اور پھر فرمایا: وہ انہی اسماء میں ہے جو تو نے ابھی ذکر کیے ہیں۔“ (ابن ماجہ)

(٩٢٧٠) ابن ماجه: ٣٨٥٩۔ ضعيف، البانی: ٨٤١.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٩٢٧١ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَزَادَ هَمَّامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّهُ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ. (رواه مسلم:٢٦٧٧)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو ان کو یاد کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اللہ ایک ہے اور وہ طاق کو پسند کرتا ہے۔'' (الشیخان)

٩٢٧٢ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدٍ مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَاإِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِي الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِي الْمُمِيْتُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْأَوَّلُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو یاد کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (١) هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَاإِلٰهَ إِلَّا هُوَ '' وہ اللہ ہے جس کے بغیر کوئی معبود نہیں '' (٢) بڑا رحم کرنے والا (٣) مہربان (٤) حقیقی بادشاہ (٥) نہایت پاک (٦) بے عیب وسلامت (٧) امن دینے والا (٨ محافظ ونگہبان (٩) غالب بے مثل (١٠) بگڑے کاموں کو درست کرنے والا (١١) نہایت بڑائی والا (١٢) پیدا کرنے والا (١٣) درست کرکے پیدا کرنے والا (١٤) صورت بنانے والا (١٥) بخشنے والا (١٦) سب پر غالب (١٧) بہت دینے والا (١٨) رزق کا مالک (١٩) کھولنے اور حکم کرنے والا (٢٠) سب کچھ جاننے والا (٢١) تنگ کرنے والا (٢٢) وسیع کرنے والا پست کرنے والا، بلند کرنے والا۔ عزت دینے والا ذلت دینے والا، سننے والا، دیکھنے والا، حکم دینے ،فیصلہ کرنے والا حق کے مطابق، انصاف کرنے والا نرمی کرنے والا، لطف کرنے والا خبر رکھنے والا، بردبار بڑا عظمت والا، بہت بخشنے والا، قدر دان، بلند تر ذات، بہت بڑا، محفوظ رکھنے والا، قوت دینے والا، کفایت کرنے والا، بزرگ ذات، بڑا سخی، نگہبانی کرنے والا، دعائیں قبول

(٩٢٧١) مسلم: ٢٦٧٧ـ بخاری: ٢٧٣٦ـ ترمذی: ٣٥٠٧ـ ابن ماجه: ٣٨٦٠ـ دارمی: ١٥٨٠ـ احمد: ١٠٣٠٧.

(٩٢٧٢) ترمذی: ٣٥٠٧ـ ضعیف سرد الاسماء: ٦٩٦ـ بخاری: ٢٧٣٦ـ مسلم: ٢٦٧٧ـ ابن ماجه: ٣٨٦٠ـ احمد: ١٠١٥٤.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اَلْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِي الْمُتَعَالِي الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِي الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِي الْبَدِيْعُ الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيْدُ الصَّبُوْرُ. (رواه الترمذی: ۳۵۰۷)

وَلِلْقَزْوِيْنِي بِلِيْنٍ: إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا إِنَّهُ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهِيَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْأَوَّلُ الْآخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْمَلِكُ الْحَقُّ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الرَّحْمٰنُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْعَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْبَارُّ الْمُتْعَالِ الْجَلِيْلُ الْجَمِيْلُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْقَادِرُ الْقَاهِرُ الْعَلِيُّ الْحَكِيْمُ الْقَرِيْبُ الْمُجِيْبُ الْغَنِيُّ الْوَهَّابُ الْوَدُوْدُ الشَّكُوْرُ الْمَاجِدُ الْوَاجِدُ الْوَالِي الرَّاشِدُ الْعَفُوُّ الْغَفُوْرُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ التَّوَّابُ الرَّبُّ الْمَجِيْدُ الْوَلِيُّ الشَّهِيْدُ الْمُبِيْنُ الْبُرْهَانُ الرَّءُوفُ الرَّحِيْمُ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْبَاعِثُ الْوَارِثُ الْقَوِيُّ الشَّدِيْدُ الضَّارُّ النَّافِعُ الْبَاقِي الْوَاقِي الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ الْمُقْسِطُ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ الْقَائِمُ الدَّائِمُ الْحَافِظُ الْوَكِيْلُ الْفَاطِرُ

کرنے والا، وسیع طاقتوں والا، دانا، دوست رکھنے والا شریف ذات مردوں کو اٹھانے والا، ہر چیز پر مطلع ذات سچا معبود کارساز، قوت والا تمام امور پر طاقت رکھنے والا مددگار دوست اپنی تعریف کرنے والا، ہر چیز کو اپنے علم میں شمار کرنے والا، اول بار پیدا کرنے والا، دوسرے بار پیدا کرنے والا، زندہ کرنے والا، مارنے والا، ہمیشہ زندہ قائم رہنے والا، غیرمحتاج، ہر چیز کا مالک ایک منفرد بے نیاز قدرت والا، قدرت کا اظہار کرنے والا، قریب میں جگہ دینے والا، مؤخر کرنے والا، اوّل آخر ظاہر، مخفی مالک بلند مرتبہ، احسان کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا، انتقام لینے والا، معاف کرنے والا، بہت شفقت کرنے والا، ہر چیز کا مالک بزرگی اور بخشش کا مالک، بڑا عادل ہر چیز سے بے پروا، غنی کرنے والا، باز رکھنے والا ضرر پہنچانے والا نفع پہنچانے والا روشن کرنے والا، راہ دکھانے والا، بغیر مثال کے پیدا کرنے والا ہمیشہ باقی رہنے والا، ہر چیز کا مالک، ہر چیز کو ہدایت دینے والا، صبر کرنے والا اور قزوینی (ابن ماجہ) کی کمزور سند کے ساتھ روایت ہے اللہ کے ننانوے نام ہیں سوے ایک کم اللہ ایک ہے طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے جوان کو یاد کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

اللہ ایک بے نیاز اول آخر ظاہر باطن خالق باری، تصویر بنانے والا، مالک حق سلامتی والا، امن دینے والا، حفاظت کرنے والا، غالب قدرت والا، سننے والا دیکھنے والا جاننے والا عظمت والا، بارہ تعالیٰ [بلند رہنے والا] بزرگی والا، خوبصورت ہمیشہ زندہ قائم قادر غالب بلند حکمت والا، قریب کرنے والا، دعا قبول کرنے والا غنی کرنے والا، بہت دینے والا، محبت کرنے والا، قدردان بے پروا ہر چیز کا مالک والی ہدایت دینے والا، معاف

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

السَّامِعُ الْمُعْطِي الْمُحْيِي الْمُمِيتُ الْمَانِعُ الْجَامِعُ الْهَادِي الْكَافِي الْأَبَدُ الْعَالِمُ الصَّادِقُ النُّوْرُ الْمُنِيْرُ التَّامُّ الْقَدِيْمُ الْوِتْرُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ قَالَ زُهَيْرٌ فَبَلَغَنَا مِنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ أَوَّلَهَا يُفْتَحُ بِقَوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى.

(رواه ابن ماجة: ٣٨٦١)

کرنے والا بخشنے والا، بردبار بڑا سخی توبہ قبول کرنے والا، بزرگ ذات والی حاضر بیان کرنے والا، صاحب ذلی شفقت کرنے والا، مہربان ابتدا کرنے والا، دوبارہ پیدا کرنے والا اٹھانے والا، وارث قوت والا بہت شدت والا ضرر دینے والا نفع دینے والا ہمیشہ رہنے والا، بچانے والا پست کرنے والا، بلندکرنے والا، کشادہ کرنے والا، عزت دینے والا، ذلیل کرنے والا، انصاف والا، رزق کا مالک مضبوط طاقت ور، قائم رہنے والا، دائم رہنے والا، محافظ کارساز دیکھنے والا، سننے والا، دینے والا، نہ دینے والا، زندہ کرنے والا مارنے والا، ھادی ہمیشہ کفایت کرنے والا، علم والا، سچا نور روشن کرنے والا، مکمل ذات قدیم ذات، طاق، ایک بے نیاز، جس نے نہیں جنا، نہ وہ جنا گیا اور نہ کوئی اس کی برابری کرنے والا ہے۔

زہیر رحمہ اللہ نے کہا: ہمیں بہت سے اہل علم کا یہ قول پہنچا ہے کہ ان اسماء کو ان کلمات سے شروع کیا جائے۔نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک، اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہی ہے، اسی کی حمد وثنا ہے اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے، نہیں کوئی عبادت کے لائق مگر اللہ اور اس کے اچھے اچھے نام ہیں۔“

شرح:...... ان احادیث میں جو اسمائے حسنیٰ کی فہرست ہے یہ علمائے کرام کی ہے، مرفوع ثابت نہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جس نے ان اسمائے حسنیٰ کو زبانی یاد کیا اور پھر انہیں شمار کیا اور ان کے مطابق عمل کیا، عقیدہ وعمل بنایا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور ان احادیث کا یہ مطلب نہیں کہ صرف ننانوے ہی اسمائے حسنیٰ ہیں، اس سے زیادہ نہیں، بلکہ ننانوے سے زیادہ بھی ہیں مگر ننانوے پڑھنے سے اور ان کے حقائق کے مطابق عمل کرنے سے جنت میں داخلہ ملتا ہے، تعداد ان کی ننانوے سے زیادہ ہے۔

انہیں طاق شمار کرنے کی حکمت یہ بتائی جاتی ہے کہ یہ وتر تعداد ہے اور وتر تعداد افضل ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ تعبدی حکم ہے۔ حدیث نے جتنی تعداد بتائی ہے بس اس کی پابندی کی جائے جیسا کہ رات اور دن میں پانچ نمازیں ہیں جو کہ طاق ہیں حکمت اس کی کیا ہے اس کا ہمیں پتہ نہیں۔ (انجاز الحاجۃ: ۱۱/ ۱۶۵)

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

أَدْعِيَةُ الصَّلَاةِ

نماز کی دعاؤں کا بیان

٩٢٧٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ هُنَيَّةً قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَرَأَيْتُ سُكُوْتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُوْلُ قَالَ أَقُوْلُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ. (رواه مسلم:٥٩٨)

وَزَادَ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ فِيْ أَوَّلِ الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ.

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب نماز میں تکبیر اولیٰ کہتے تو تھوڑی دیر خاموش رہتے تھے، پھر قراءت شروع کرتے تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں میں نے تکبیر اور قراءت کے درمیان آپ کا خاموش رہنا تو دیکھا ہے آپ اس وقت کیا پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یوں کہتا ہوں: اے اللہ! مجھے خطاؤں سے اس طرح صاف کردے جیسا سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میرے خطائیں برف، پانی اور اولوں کے ساتھ دھودے۔ (الشیخان) ابوداود اور نسائی نے اس دعا کے شروع میں یہ کلمات اضافہ کیے ہیں: اے اللہ! میرے درمیان اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا بُعد اور دوری پیدا کردے جس قدر تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان بُعد پیدا کیا ہے۔"

شرح:...... اس دعا کی اس مقام کے ساتھ بہت ہی عمدہ مناسبت ہے۔ یہ مقام مناجات کا ہے۔ نمازی اللہ کی بارگاہ میں یہ تمنا لیے حاضر ہے کہ میرے گناہ مٹ جائیں اور گناہوں کے اور اس کے درمیان بہت دور تک فاصلہ ہو جائے، اور اس کا دل پاکیزگی کا آئینہ بن جائے۔ عام مشاہدہ ہے کہ میل کچیل گرم پانی سے زیادہ صاف ہوتی ہے مگر اس دعا میں برف اور اولے وغیرہ ٹھنڈی چیزوں سے صفائی طلب کی گئی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ گناہ اپنے اندر ایک قسم کی تپش رکھتے ہیں، جن کی شعلہ باری انسان کو جلا کر خاکستر بنا دیتی ہے۔ اس تپش سوزاں کو بجھانے کے لیے یہ ٹھنڈی اشیاء ہی موزوں اور مناسب ہیں۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نماز میں یہ دعائے استفتاح پڑھنا مستحب ہے اور اس دعا کا مقام تکبیر تحریمہ کے بعد اور سورت فاتحہ کی قراءت سے پہلے ہے اور یہ دعا ہر نماز کی صرف پہلی رکعت میں پڑھنی ہے۔

یہ بھی پتہ چلا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اکرم ﷺ کی حرکات وسکنات پر کس قدر گہری نگاہ رکھتے تھے، یہی وجہ ہے کہ اللہ پاک نے ان ہی قدسی نفوس کے ذریعے اپنے دین کی حفاظت فرمائی ہے۔ (تفہیم الاسلام:١/ ٢٩٧)

(٩٢٧٣) مسلم: ٥٩٨۔ بخاری: ٧٤٤۔ ابوداؤد: ٧٨١۔ نسائی: ٨٩٤۔ ابن ماجه: ٨٠٥۔ دارمی: ١٢٤٤۔ احمد: ٧٨١٢٤.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩٢٧٤۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيْلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ذٰلِكَ. (رواه مسلم:٦٠١)

”سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ لوگوں میں سے ایک نے آ کر کہا: اللہ بڑا ہے بہت بڑا اور اس کی تعریف ہے بہت زیادہ اور اللہ پاک ہے اپنی صفات کے ساتھ صبح وشام۔ نبی ﷺ نے فرمایا: یہ کلمات کہنے والا کون ہے؟ لوگوں میں سے ایک مرد نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ہوں۔ فرمایا: مجھے تعجب پیدا ہوا کہ ان کلمات کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے ہیں۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب سے میں نے یہ کلمات آپ ﷺ سے سنے ہیں میں نے ان کو ترک نہیں کیا۔“ (مسلم، ترمذی، نسائی)

٩٢٧٥۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ أَيُّكُمُ الَّذِي تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا قَالَ أَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا. (رواه النسائی:٩٠١)

”سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک آدمی آیا، اس کا سانس تیز چل رہا تھا۔ اس نے کہا: اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کی حمد وثنا سے بہت زیادہ اور بابرکت اور پاک۔ جب آپ ﷺ نے نماز پوری کی تو فرمایا: یہ کلمات کہنے والا کون ہے؟ تو لوگ خوف کے مارے خاموش رہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہنے والے نے غلط بات نہیں کہی تو ایک مرد نے کہا: یارسول اللہ! میں نے کہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے بارہ فرشتے دیکھے، ہر ایک ان میں سے آگے بڑھ کر ان کلمات کو اٹھانے کی کوشش کرتا تھا تاکہ وہ اٹھائے۔“ (مسلم، ابوداؤد، نسائی)

٩٢٧٦۔ عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ رَأٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةً قَالَ

”سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ ﷺ نے اس

(٩٢٧٤) مسلم: ٦٠١۔ ترمذی: ٣٥٩٢۔ نسائی: ٨٨٥۔ احمد: ٤٦١٣.

(٩٢٧٥) نسائی: ٩٠١۔ صحیح، الالبانی: ٨٦٦۔ مسلم: ٦٠٠۔ ابوداؤد: ٧٦٣۔ احمد: ١٢٥٤٨.

(٩٢٧٦) ابوداؤد: ٧٦٤۔ ضعیف، الالبانی: ١٦٠۔ احمد: ١٦٣١٩.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

عَمْرٌو لَا أَدْرِي أَيَّ صَلَاةٍ هِيَ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيْلًا ثَلَاثًا أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ نَفْخِهِ وَنَفْثِهِ وَهَمْزِهِ قَالَ نَفْثُهُ الشِّعْرُ وَنَفْخُهُ الْكِبْرُ وَهَمْزُهُ الْمُوْتَةُ. (رواہ أبوداوٗد: ٧٦٤)

طرح کہا: اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے لیے بہت زیادہ حمد وثنا ہے، تین بار، پاک ہے اللہ صبح وشام تین بار۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود کے تکبر سے، اس کے شعر پڑھنے سے اور اس کے مرنے سے۔" (ابوداؤد)

شرح: ...... یہ تینوں دعائیں تکبیر تحریمہ کے بعد فرض نمازوں اور نفل نمازوں میں پڑھی جا سکتی ہیں حمداً کثیرا طیبا الخ والی رکوع سے سر اٹھا کر پڑھنے کا ذکر بھی آتا ہے۔

قَدْ وَرَدَ فِي الْاَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ الْاَعْدَادُ مِنَ الْاَذْكَارِ وَ الْاَدْعِيَةِ فِيْ اِسْتِفْتَاحِ الصَّلٰوةِ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ فِي الْمَكْتُوْبَةِ وَغَيْرِهَا . (التعليقات السلفيه: ١/ ١٠٥)

"صحیح احادیث میں وارد یہ اذکار اور دعائیں جو استفتاح کے وقت پڑھی جاتی ہیں یہ فرض نمازوں اور غیر فرض نمازوں سب کے لیے ہیں، انہیں تہجد یا نوافل کے ساتھ خاص قرار دینے کا دعویٰ درست نہیں۔"

صبح وشام کے ساتھ تسبیح کرنے کی وجہ ہمیشہ کے لیے تسبیح ہے۔ اتنے ہی الفاظ تھے، ان کی تعداد کے مطابق فرشتے آئے تھے۔ گویا ایک ایک لفظ کو اٹھانے کے لیے فرشتہ آیا تھا۔

٩٢٧٧۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَعْمَالِ وَأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَقِنِيْ سَيِّءَ الْأَعْمَالِ وَسَيِّءَ الْأَخْلَاقِ لَا يَقِيْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ . (رواہ النسائی:٨٩٦)

"سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے، وہ کہتے ہیں نبی ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے تو تکبیر کہتے تھے، پھر یہ دعا پڑھتے تھے: بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے جو سب جہانوں کا رب ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! مجھے اچھے اعمال کے لیے ہدایت عطا کر اور اچھے اخلاق کے لیے۔ ان کی اچھائی کے لیے تیرے سوا کوئی بھی ہدایت نہیں دے گا اور مجھے بُرے اعمال اور بُرے اخلاق سے بچا، ان کی بدی سے تیرے سوا کوئی نہیں بچائے گا۔" (نسائی)

(٩٢٧٧) نسائی : ٨٩٦۔ صحیح، البانی: ٨٦١۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩٢٧٨- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلاةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وتعالى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ . (رواه أبوداوٗد: ٧٧٦)

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ کہتی ہیں: جب نبی کریم ﷺ نماز شروع کرتے تو آپ ﷺ اس طرح کہتے تھے پاک ہے تو اے اللہ! تیری صفت وثنا ہے، تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔" (ترمذی، ابوداود)

٩٢٧٩- عَنْ سَعْدٍ:أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى الصَّلَاةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ ، فَقَالَ حِيْنَ انْتَهٰى إِلَى الصَّفِّ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ أَفْضَلَ مَا تُؤْتِيْ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ • فَلَمَّا سَلَّمَ ﷺ قَالَ: مَنِ الْمُتَكَلِّمُ آنِفًا؟ قَالَ الرَّجُلُ :أَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ، قَالَ: إِذًا يُعْقَرُ جَوَادُكَ وَتُسْتَشْهَدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ . (رواه رزين)

"سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک مرد نماز کے لیے آیا تو نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔ جب وہ صف میں گیا تو اس نے کہا: اے اللہ! میں تجھ سے اس چیز کا سوال کرتا ہوں جو چیز تو اپنے نیک بندوں کو دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ابھی ابھی کلام کس نے کیا ہے؟" تو اس نے کہا: میں نے، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: تیرے گھوڑے کی پچھاڑ کاٹی جائیں گی اور تو اللہ کی راہ میں شہادت پائے گا۔" (رزین)

٩٢٨٠- عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَاإِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّيْ وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا

"سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو فرماتے: "میں نے اپنے چہرے کو اس ذات کے سپرد کیا یکسو ہو کر جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے جو سب جہانوں کو پالنے والا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ تو میرے سب گناہ بخش دے

(٩٢٧٨) ابوداؤد: ٧٧٦۔ صحیح النسائی: ٧٠٢۔ ترمذی: ٢٤٣۔ ابن ماجہ: ٨٠٦.

(٩٢٧٩) رزین.

(٩٢٨٠) مسلم: ٧٧١۔ ابوداؤد: ٧٦٠۔ ترمذی: ٣٤٢٢۔ نسائی: ٨٩٧۔ ابن ماجہ: ٨٦٤۔ دارمی: ١٢٣٨۔ احمد: ٨٠٥.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ وَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي وَإِذَا رَفَعَ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ وَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ثُمَّ يَكُونُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.

(رواہ مسلم:۷۷۱)

تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا ہے اور مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت عطا فرما۔ اچھے اخلاق کی ہدایت تیرے سوا کوئی نہیں دیتا ہے اور مجھ سے برے اخلاق دُور کر دے۔ تیرے سوا بُرے اخلاق کو مجھ سے دور کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ میں تیرے دربار میں حاضر ہوں۔ ہر خیر تیری طرف سے ہے اور شر کی نسبت تیری طرف نہیں کی جاتی ہے۔ میں تیرے ساتھ ہوں، تیری طرف متوجہ ہوا ہوں۔ تو برکت دینے والا ہے اور تو بہت بُلند ہے۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

اور جب رکوع کرتے تو اس میں کہتے: اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا، میں تیرے ساتھ ایمان لایا اور تیرا حکم تسلیم کیا۔ میرے کان، میری آنکھیں، میرا مغز، میری ہڈیاں اور میرے پٹھے تیرے سامنے عاجزی کر رہے ہیں۔ اور جب سر اٹھاتے تو کہتے اے اللہ! اے ہمارے رب! تیرے لیے حمد و ثنا ہے آسمانوں کو زمین کو اور ان کے درمیان جو بھی کسی اور ہر اس چیز کو بھر کر جس کو اس کے بعد تو چاہے۔

اور جب سجدہ کرتے تو اس میں کہتے: اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا، تیرے ساتھ ایمان لایا اور تیرا حکم تسلیم کیا۔ میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اس کو پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی، اس کے کان اور آنکھیں بنائیں۔ برکت والا ہے اللہ، بہت اچھا پیدا کرنے والا اور پھر تشہد اور سلام کے درمیان یوں کہتے تھے: اے اللہ! مجھے بخش دے جو میں نے پہلے گناہ کیے یا جو مؤخر کیے اور جو میں نے پوشیدہ کیے اور جو میں نے ظاہر کیے اور جو میں نے اسراف کیا اور جو کچھ تو مجھ سے زیادہ بہتر جانتا ہے۔ تو ہی اول ہے، تو ہی آخر ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔" (مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی)

شرح:...... یہ ساری دعائیں پڑھنی جائز ہیں، خواہ ان کو جمع کر کے پڑھا جائے یا علیحدہ علیحدہ پڑھا جائے، یا ان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں سے کسی ایک کا انتخاب کر لیا جائے۔

یہ بھی ثابت ہوا کہ قراءت سے پہلے اعوذ باللہ پڑھنا نہایت ضروری ہے، وجہ یہ ہے کہ نماز اور قراءت کے ذریعے انسان قربت کی راہوں کا سالک ہوتا ہے، اسے درجات علیا پر فائز کیا جاتا ہے اور تزکیہ نفس ہوتا ہے۔ یہ چیز شیطان کو ایک لمحہ کے لیے نہیں بھاتی۔ وہ انسان کو خواہشات پر ابھارتا ہے۔ نماز اور قرآن پڑھنے سے سینے کی بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ ان سے قلب انسانی میں نور ہدایت اور علم و خیر جاگزیں ہوتے ہیں جبکہ یہ فضائل اور مناقب شیطان کی طبع نارسا پر ناگوار گزرتے ہیں، اس لیے نماز وغیرہ میں قرآن پاک کی تلاوت کا ارادہ کرنے سے پہلے مردود شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کی جائے۔ (تفہیم الاسلام:۱/ ۲۹۹)

۹۲۸۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرٰى لَهُ أَلَا وَإِنِّي نُهِيْتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ عَزَّوَجَلَّ وَأَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ. (رواه مسلم:٤٧٩)

”سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پردہ دور کیا اور لوگ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفوں میں تھے، آپ نے فرمایا: لوگو! نبوت کی بشارتوں میں سے صرف نیک خواب ہی باقی رہ گئے ہیں جو ایک مسلمان دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے۔ خبردار رہو مجھے رکوع اور سجود کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ رکوع میں رب تعالیٰ کی عظمت بیان کرو اور سجدے میں پوری کوشش سے دعا مانگو۔ زیادہ امید ہے کہ دعا تمہاری قبول ہوگی۔“ (مسلم، ابوداؤد، نسائی)

۹۲۸۲۔ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً فَلَمَّا رَكَعَ مَكَثَ قَدْرَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ. (رواه النسائی:١٠٤٩)

”سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ کھڑا ہوا۔ جب آپ ﷺ نے رکوع کیا تو سورۃ البقرہ کے اندازے کے برابر رکوع میں کہتے رہے: پاک ہے قوت اور بادشاہی والا، بڑائی اور عظمت والا۔“ (نسائی)

۹۲۸۳۔ عَنْ عَائِشَةَ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی ﷺ بکثرت

(۹۲۸۱) مسلم: ٤٧٩۔ ابوداؤد: ٨٧٦۔ نسائی: ١٠٤٥۔ ابن ماجه: ٣٨٩٩۔ دارمی: ١٣٢٥۔ احمد: ١٩٠٣۔

(۹۲۸۲) نسائی: ١٠٤٩۔ صحیح، البانی: ٢٠٠٤۔ ابوداؤد: ٨٧٣۔ احمد: ٢٣٤٦٠۔

(۹۲۸۳) بخاری: ٨١٧۔ مسلم: ٤٨٤۔ ابوداؤد: ٨٧٧۔ نسائی: ١١٢٢۔ ابن ماجه: ٨٨٩۔ احمد: ٢٥٥٣٩۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ فِي رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ. (رواه البخاري:٨١٧)

رکوع وسجود میں کہا کرتے تھے: پاک ہے تو اے ہمارے اللہ! پروردگار ہمارے۔ تیری حمد وثنا ہے، اے اللہ! مجھے بخش دے۔ آپ قرآن کا مفہوم ملحوظ رکھتے تھے۔'' (الشیخان، ابوداؤد، نسائی)

٩٢٨٤۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِي رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ. (رواه أبو داود ٨٧٢)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رکوع اور سجود میں فرمایا کرتے تھے: ''پاک ہے وہ پاکیزہ ذات جو رب ہے ملائکہ اور روح کا۔'' (مسلم، ابوداؤد، نسائی)

٩٢٨٥۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ﴾ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اجْعَلُوْهَا فِي رُكُوْعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ قَالَ اجْعَلُوْهَا فِي سُجُوْدِكُمَا • وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِمَعْنَاهُ زَادَ قَالَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَكَعَ قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا وَإِذَا سَجَدَ قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا. (رواه أبو داود:٨٦٩)

''سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿اور تسبیح بیان کیجیے اپنے عظمت والے رب کی﴾ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کو تم اپنے رکوع میں بیان کیا کرو۔ اور جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿تسبیح بیان کیجیے اپنے رب اعلیٰ کی﴾ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی تم اپنے سجود میں تعمیل کرو۔ پس جب آپ ﷺ رکوع کرتے تو کہتے: پاک ہے میرا رب عظمت والا اس کی حمد وثنا کے ساتھ تین بار اور جب سجدہ کرتے تو تین بار کہتے۔ پاک ہے اللہ جو میرا رب اعلیٰ ہے، اس کی حمد وثنا کے ساتھ۔'' (ابوداؤد)

شرح:... شریعت اسلامیہ جو بھی پابندی لگاتی ہے وہ عین حکمت کا تقاضا ہوتا ہے، رکوع اور سجدے کی حالت نہایت ہی تذلل اور خضوع کی آئینہ دار ہے۔ آدمی خود فرش خاک پر بچھ جاتا ہے اور صدائیں عزت وشرف کے حقیقی مالک کی کبریائی کی بلند کرتا ہے، لہٰذا اس حالت بے بسی کے مناسب حال یہی ہے کہ تسبیح ومناجات کی جائے اور دعا والتجاء میں ہمت بھر کوشش کرے کیونکہ یہ وقت قبولیت دعا کا ہے۔ قرآن مجید کلام الٰہی ہے۔ اس کی عظمت وجلالت شان کا تقاضا یہی ہے کہ اس قدر حالت زار اور ذلت وپستی میں اسے نہ پڑھا جائے، اس طرح اس کی رفعت شان اور شرافت میں فرق پڑتا ہے، اس حالت میں تعظیم رب کی ترغیب ہی بہتر ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ سجدہ کی حالت میں دنیا وآخرت کی خیر خواہی کی کوئی بھی دعا کی جاسکتی ہے اور دنیا وآخرت کی کسی

(٩٢٨٤) ابوداؤد: ٨٧٢۔ صحيح، البانی: ٧٧٥۔ مسلم: ٤٨٧۔ نسائی: ١٠٤٨۔ احمد: ٢٥٥٣٩.

(٩٢٨٥) ابوداؤد: ٨٦٩۔ ضعيف، البانی: ١٨٤۔ ابن ماجه: ٨٨٧۔ دارمی: ١٣٠٥۔ احمد: ١٦٩٦١.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بھی شر سے پناہ طلب کی جا سکتی ہے اور سجدہ و رکوع دعا کی قبولیت کے مقام ہیں۔

ان دعاؤں پر غور فرمائیں، پیغمبر ﷺ کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہیں، پھر بھی شان ربوبیت کی تعظیم کرتے ہیں اور اپنی عبودیت کا حق ادا کرتے ہوئے سرنگوں نظر آتے ہیں اور کس قدر تیز روی سے فرمان الٰہی اپناتے ہیں۔

(تفہیم الاسلام: ۱/ ۳۲۷)

۹۲۸۶۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاءِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ وَفِي رِوَايَةٍ مِنَ الدَّنَسِ. (رواه مسلم: ٤٧٦)

"سیدنا ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو کہتے: سنا ہے اللہ نے اس کو جس نے اس کی حمد بیان کی۔ اے اللہ! اے ہمارے رب! تیرے لیے حمد ہے آسمان اور زمین بھر کر اور ہر چیز کو بھر کر جس کو تو چاہے اس کے بعد اے اللہ! مجھے برف کے ساتھ، اولوں کے ساتھ اور ٹھنڈے پانی کے ساتھ پاک کر دے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں اور خطاؤں سے اس طرح پاک کر دے جیسے سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے۔" (ابوداود، ترمذی، مسلم)

۹۲۸۷۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَامُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. (رواه مسلم: ٤٧٧)

"سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے: اے اللہ! تیرے لیے حمد ہے زمین آسمان بھر کر اور ہر وہ چیز بھر کو جو اس کے بعد تو چاہے، تو ثنا کے قابل ہے، تیری بڑائی ہے زیادہ مقدار ہے اس صفت وثنا کا جو بندہ کہتا ہے اور ہم سب تیرے بندے ہیں۔ اے اللہ! کوئی روکنے والا نہیں ہے۔ جو چیز تو عطا کر دے اور کوئی دینے والا نہیں ہے جس چیز کو تو منع کر دے کسی بڑے کی بڑائی تیرے بالمقابل کوئی کام نہیں دیتی۔" (مسلم، ابوداود اور نسائی)

۹۲۸۸۔ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ

"سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ

(۹۲۸۶) مسلم: ٤٧٦۔ ابوداؤد: ٨٤٦۔ ترمذی: ٣٥٤٧۔ نسائی: ٤٠٢۔ ابن ماجه: ٨٧٨۔ احمد: ١٨٦٥٨.

(۹۲۸۷) مسلم: ٤٧٧۔ ابوداؤد: ٨٤٧۔ نسائی: ١٠٦٨۔ ابن ماجه: ٨٧۔ دارمی: ١٣١٣۔ احمد: ١١٤١٨

(۹۲۸۸) بخاری: ٧٩٩۔ ابوداؤد: ٧٧٠۔ نسائی: ٩٣١۔ احمد: ١٨٥١٧۔ موطا: ٤٩١.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ قَالَ أَنَا قَالَ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِيْنَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ. (رواه البخاري:٧٩٩)

کے پیچھے تھے۔ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا: اللہ نے اس شخص کو سنا جس نے اس کی حمد بیان کیا۔ اور آپ ﷺ کے پیچھے ایک مرد نے کہا: اے ہمارے رب! تیرے لیے حمد وثنا ہے، بہت زیادہ، بہت پاکیزہ اور برکت دی ہوئی۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا: کلام کرنے والا کون ہے؟ اس نے کہا: میں ہوں۔ آپ نے فرمایا: میں نے تیس سے زیادہ فرشتے دیکھے ہیں جو ایک دوسرے سے آگے بڑھتے تھے کہ ان کلمات کو سب سے پہلے کون لکھے۔"

٩٢٨٩۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ:قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ ابْنِ عَفْرَاءَ أَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَثَلَاثُوْنَ مَلَكًا أَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا. (رواه الترمذي: ٤٠٤)

"ایک روایت میں ہے انہوں نے کہا: میں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے کہا: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں بہت زیادہ، بہت پاکیزہ، اس میں بہت برکت ڈالی گئی اور اس پر بہت برکت دی گئی جیسا ہمارا رب پسند کرتا اور راضی ہوتا ہے۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا: نماز میں کلام کرنے والا کون ہے؟ آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: پھر تیسری بار بھی فرمایا تو کوئی نہ بولا۔ پس رفاعہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ہوں۔ آپ نے فرمایا: تو نے کیسے کہا؟ میں نے کہا: میں نے کہا ہے: سب تعریفیں زیادہ حمد وثناء پاکیزہ اس میں برکت دی ہوئی اس پر برکت نازل کی ہوئی اللہ ہی کے لیے ہے جیسا ہمارا رب پسند کرتا اور راضی ہوتا ہے پس نبی ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تیس سے زیادہ فرشتے ایک دوسرے سے آگے بڑھے کہ ان میں سے کون ان کلمات کو لے کر اوپر جائے۔" (مسلم کے سوا چھ نے بیان کیا)

٩٢٩٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

(٩٢٨٩) ترمذی: ٤٠٤۔ حسن، البانی: ٣٣١۔ بخاری: ٧٩٩۔ ابوداؤد: ٧٧٠۔ نسائی: ٩٣١۔ احمد: ١٨٥١٧۔ موطا: ٤٩١۔

(٩٢٩٠) بخاری: ٧٩٦۔ مسلم: ٤٠٩۔ ابوداؤد: ٨٤٨۔ ترمذی: ٢٦٧۔ نسائی: ١٠٦٣۔ ابن ماجہ: ٨٧٥۔ احمد: ٩١٢١۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. (رواه البخاري:٧٩٦)

نے فرمایا: جب امام کہے: اللہ نے اس شخص کو سنا جس نے اس کی حمد بیان کی تو تم کہو: اے اللہ! ہمارے پروردگار تیرے لیے حمد ہے، جس شخص کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو گیا اس کے لیے بخش دیا گیا جو پہلے وہ گناہ کر چکا ہے۔"

شرح: ......ان احادیث سے ثابت ہوا کہ نماز فرض ہو یا نفل ہو ان دعاؤں کا پڑھنا مسنون ہے، اور یہ بھی ثابت ہوا کہ قومہ میں یہ دعائیں پڑھی جائیں، اکٹھی کر لیں یا ایک پڑھ لیں جائز ہیں۔ اس سے ان لوگوں کی بھی تردید ہوتی ہے جو قومہ میں صحیح طریقے سے کھڑے بھی نہیں ہوتے اور فوراً سجدہ میں چلے جاتے ہیں۔

ان دعاؤں کی تاثیر پر غور فرمائیں، بندہ اپنے رب کی کبریائی بیان کرتا ہے اور عرش تا فرش جو اس منعم حقیقی کے انعامات کی بارش ہے ان کی انتہائی شکر کی جدوجہد کرتا ہے، مگر پھر بھی اپنی بے بسی کا اظہار کرتا ہے اور حمد کا یہ خوگر اس قدر اڑان لیتا ہے کہ بلندی و وسعت کی اس حد تک چلا جاتا ہے کہ اس سے اوپر جانا محال ہے، کہتا ہے: اے مولائے حقیقی! میں ایک تو تیرا ایک عاجز و درماندہ غلام ہوں، تیری جتنی منشا ہے میں اتنی تعریف کرتا ہوں۔

ان میں اللہ کی قدرت کاملہ اور عظمت قاہرہ اور سلطنت غالبہ اور اس کی سطوت وجلالت کے سامنے خود سپردگی کا درس ہے کہ دنیوی جاہ وجلال، بزرگی اور عالی حسب ونسب کوئی کام نہیں آتا۔ (تفہیم الاسلام:۱/۳۳۲)

یہ بھی ثابت ہوا کہ آمین کی مانند سمع اللہ لمن حمدہ الخ امام ومقتدی دونوں کہیں۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ جو مقتدی کہتے ہیں، فرشتے بھی وہی کہتے ہیں۔ فرشتوں کی موافقت کرنا بندوں کے لیے عظیم خوبی ہے۔ (فتح الباری ۲/۲۸۳)

٩٢٩١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ. (رواه مسلم:٤٨٣)

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے سجدے میں کہتے تھے اے اللہ! میرے تمام گناہ معاف فرما چھوٹے بھی، بڑے بھی، پہلے بھی، پچھلے بھی، پوشیدہ بھی اور جو ظاہر ہیں وہ بھی۔" (مسلم اور ابوداؤد)

٩٢٩٢۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً مِنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو بستر پر نہ پایا، چنانچہ میں نے آپ ﷺ کو ہاتھ لگا کر تلاش کیا تو میرا ہاتھ آپ کے دو قدموں کے

(٩٢٩١) مسلم: ٤٨٣۔ ابوداؤد: ٨٧٨۔

(٩٢٩٢) مسلم: ٤٨٦۔ ابوداؤد: ٨٧٩۔ ترمذی: ٣٤٩٣۔ نسائی: ١١٣٠۔ ابن ماجہ: ٣٨٤١۔ احمد: ٢٣٧٩١۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَهُمَا مَنْصُوْبَتَانِ وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ . (رواه مسلم:٤٨٦)

تلوے پر پڑا۔ آپ ﷺ سجدے میں تھے اور دونوں پاؤں کھڑے تھے اور آپ کہہ رہے تھے: اے اللہ! میری تیری رضا کی پناہ لیتا ہوں تیرے غصے سے اور تیری معافی کی پناہ لیتا ہوں، تیری سزا سے اور تیری پناہ لیتا ہوں تجھ سے۔ میں تیری ثنا پوری نہیں کرسکتا جیسے تو نے خود اپنی ثنا بیان کی ہے۔" (مسلم)

٩٢٩٣- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ افْتَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلٰى بَعْضِ نِسَائِهِ فَتَجَسَّسْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَإِذَا هُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ فَقُلْتُ بِأَبِي وَأُمِّي إِنَّكَ لَفِي شَأْنٍ وَإِنِّي لَفِي آخَرَ . (رواه النسائی:٣٩٦٢)

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات نبی ﷺ کو مفقود (گم) پایا تو میں نے گمان کیا کہ آپ اپنی کسی بیوی کے پاس گئے ہوں گے۔ میں نے تلاش کیا اور پھر میں لوٹ آئی۔ دیکھا تو آپ ﷺ رکوع یا سجدے میں کہہ رہے تھے: پاک ہے تو اے اللہ! تیری حمد وثنا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں۔ آپ کسی اور شان میں ہیں اور میں کسی اور بات میں ہوں۔"

شرح:...... دعا میں چھوٹے گناہوں کا پہلے ذکر ہے اور بڑوں کی معافی کا بعد میں ذکر ہے۔ وجہ یہ ہے کہ صغیرہ گناہوں پر اصرار کبیرہ گناہوں پر آمادہ کر دیتا ہے اور اول وآخر گناہوں کی معافی سے مقصد یہ ہے کہ سارے گناہوں کا احاطہ مراد ہے، اللہ کے لیے تو سب کچھ ظاہر ہے کوئی بھی پوشیدہ نہیں۔ یہ انسان کے مطابق کہا گیا ہے۔ اللہ خفیہ کو بھی جانتا ہے۔ ان دعاؤں میں عبادت کے حق میں تقصیر کا اعتراف بھی ہے اور اس سے استغفار کیا گیا ہے۔ سزا اور ناراضی سے یہ دلیل ہے کہ جس طرح اللہ کی طرف خیر کی نسبت ہو جاتی ہے شر کی بھی ہو جاتی ہے۔ (عون المعبود:١/ ٣٢٨) اور یہ بھی ثابت ہوا کہ سجدے میں پاؤں کی ایڑیاں ملا کر رکھیں۔

٩٢٩٤- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دو سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے: اے اللہ!

(٩٢٩٣) نسائی: ٣٩٦٢- صحیح، الباني: ٣٦٩٨- مسلم: ٤٨٥

(٩٢٩٤) ترمذی: ٢٨٤- صحیح، الباني: ٢٣٣- ابوداؤد: ٨٥٠- ابن ماجه: ٨٩٨

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي. (رواه الترمذي:٢٨٤)

مجھے بخش دے، میرے اوپر رحمت فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے معافی دے اور مجھے رزق عطا فرما۔'' (ترمذی اور ابوداود)

شرح: یعنی میری اطاعت میں جو کوتاہی ہے وہ معاف کر دے، میری عبادت قبول کر کے مجھ پر رحم فرما اور مجھے دونوں جہاں کی بلاؤں اور ظاہری و باطنی امراض سے عافیت دے اور دین حق پر مجھے ثابت رکھ اور صالح اعمال کی ہدایت دے اور مجھے اچھا رزق دے اور دنیا و آخرت میں درجات عالیہ کی توفیق دے۔

یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ دو سجدوں کے درمیان یہ دعا مسنون ہے۔ یہ فرض اور سنتوں میں اور نوافل میں پڑھنی مسنون ہے۔ (عون المعبود ۱/ ۳۱۶)

یہ دعا دنیا و آخرت کی خیرات کی جامع ہے جو اسے نہیں پڑھتے وہ بہت ساری برکات سے محروم ہیں۔

(تفہیم الاسلام ۱/ ۳۴۰)

٩٢٩٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ أَرْبَعٍ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ. (رواه مسلم:٥٨٨)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص تشہد پڑھ چکے تو چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور کہے. اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح الدجال کے فتنے سے۔'' (شیخین، ابوداود، نسائی)

٩٢٩٦۔ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِي صَلَاتِهِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ أَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ. (رواه النسائي:١٣١١)

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے. وہ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ اپنی نماز میں تشہد کے بعد فرماتے تھے'' بہتر کلام اللہ کا کلام ہے اور بہتر رہنمائی محمد ﷺ کی رہنمائی ہے۔'' (نسائی)

٩٢٩٧۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ. كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ. اَللّٰهُمَّ أَلِّفْ عَلَى الْخَيْرِ بَيْنَ قُلُوْبِنَا ، وَأَصْلِحْ

''سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمیں یہ دعا تشہد کے بعد کے لیے تعلیم فرماتے تھے اے اللہ! نیکی پر ہمارے دلوں کے درمیان الفت ڈال دے اور

(٩٢٩٥) مسلم: ٥٨٨- بخاري: ١٣٧٧- ابوداود: ٩٨٣- ترمذي: ٣٦٠٤- نسائي: ٥٥١٨- ابن ماجه: ٩٠٩- دارمي: ١٣٤٤- احمد: ٧٢٣٨

(٩٢٩٦) نسائي: ١٣١١- صحيح (اسناد الباني: ١٢٤٣)- احمد: ١٤٠٢٢

(٩٢٩٧) ورس.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ذَاتَ بَيْنِنَا ، وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ ، وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ، وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَأَزْوَاجِنَا، وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ، وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ قَابِلِيْهَا وَأَتِمَّهَا عَلَيْنَا . (روه رزين)

ہمارے آپس کے معاملات کی اصلاح کردے، ہمیں سلامتی کے راستوں پر چلا دے، ہمیں ظلمات (تاریکیاں) سے نجات دے کر نور میں پہنچا دے اور ہمیں ہر فحش سے دور کردے خواہ وہ ظاہر ہو یا وہ باطن ہو۔ ہمارے کانوں میں، ہماری آنکھوں میں، ہمارے دلوں میں اور ہماری ازواج میں برکت ڈال اور ہم پر رجوع کر۔ تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر کرنے والے بنا اور اس پر متوجہ ہونے والے بنا اور اپنی نعمتیں ہم پر مکمل کردے۔" (رزین)

شرح:...... یہ دعائیں تشہد کے بعد درود شریف کے بعد پڑھی جائیں۔ ان میں نبی ﷺ کی سیرت کو سب سے بہتر قرار دیا گیا ہے اور چار چیزوں سے پناہ مانگی گئی ہے، یہ قبولیت دعا کا وقت ہے، دوزخ کے المناک شعلے اور قبر کی وحشت ناکی اور زندگی اور موت کے فتنوں کی المناکی اور مسیح دجال کی مکر سازی کا تصور بھی دل کو ہلا دیتا ہے۔ اس لیے ان چاروں سے کائنات کی سب سے بڑی پناہ گاہ ڈھونڈی گئی ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ عذاب وثواب قبر ہے، اس کا انکار قرآن وحدیث کا انکار ہے۔ (تفہیم الاسلام: ۱/ ۳۵۹)

۹۲۹۸۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِهِ وَقَالَ يَامُعَاذُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ إِنِّي لَأُحِبُّكَ فَقَالَ أُوْصِيْكَ يَامُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ . (رواه أبو داوٗد:۱۵۲۲)

"سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے معاذ! اللہ کی قسم! میں تجھے پسند کرتا ہوں میں تجھے وصیت کرتا ہوں۔ اے معاذ! ہر نماز کے بعد یہ کہنے سے نہ رکنا: اے اللہ! اپنے ذکر، اپنے شکر اور اچھی طرح اپنی عبادت کرنے میں میری مدد فرما۔" (ابوداود اور نسائی)

شرح:...... اس دعا میں دنیا وآخرت کی خیر کے حصول کی توفیق مانگی گئی ہے لہٰذا فرض نماز کے بعد اسے ترک کرنا مناسب نہیں۔ جو کیفیت حدیث میں درج ہے یہ اس کی اہمیت بتاتی ہے، محبوب رہبر محب صادق سے ملے تو اندازہ لگائیں یہ دعا کا ہدیہ کس قدر جاذب نظر اور باعث کشش ہے اور پڑھنے والے کا مقام کس قدر بلند اور قابل رشک ہے۔

(تفہیم الاسلام: ۱/ ۳۶۷)

(۹۲۹۸) ابوداؤد: ۱۵۲۲۔ صحیح، البانی: ۱۳۴۷۔ نسائی: ۳۰۳۔ احمد: ۲۱۶۲۱۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩٢٩٩۔ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِي صَلَاتِهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ. (رواه النسائي:١٣٠٤)

''سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی نماز میں کہا کرتے تھے۔اے اللہ! معاملے میں ثابت قدمی، ہدایت میں پختگی کا سوال کرتا ہوں اور میں سوال کرتا ہوں، تیری نعمت کے شکر کا اور اچھے طریقے سے تیری عبادت کا۔ اور میں سوال کرتا ہوں تندرست دل کا، سچی زبان کا میں سوال کرتا ہوں ہر بھلائی کے بارے میں جو تو جانتا ہے اور میں ہر اس شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہے۔ اور میں بخشش مانگتا ہوں ہر اس چیز کے بارے میں جو تو جانتا ہے۔''

٩٣٠٠۔ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ صَلَّى عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ بِالْقَوْمِ صَلَاةً أَخَفَّهَا فَكَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوْهَا فَقَالَ أَلَمْ أُتِمَّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ قَالُوْا بَلَى قَالَ أَمَا إِنِّي دَعَوْتُ فِيْهَا بِدُعَاءٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُوبِهِ اللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِيْ مَاعَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِيْ إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْإِخْلَاصِ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَأَسْأَلُكَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَأَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَفِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْإِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً

''سیدنا قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ہلکی پھلکی نماز پڑھائی تو لوگوں نے اس کو مکروہ سمجھا تو انہوں نے کہا: کیا میں نے رکوع، سجود مکمل نہیں کیا؟ لوگوں نے کہا: ایسا تو کیا ہے۔ تو انہوں نے کہا: میں نے نماز میں وہ دعا کی ہے جو نبی ﷺ کیا کرتے تھے۔ اے اللہ! اپنے علم غیب کے وسیلے سے اور مخلوق پر اپنی قدرت کے وسیلے سے مجھے زندہ رکھ جب تک میرا زندہ رہنا میرے لیے بہتر ہے اور مجھے وفات دے دے جب تیرے علم میں میرے لیے وفات بہتر ہے۔ یا اللہ! باطن اور ظاہر میں میں تیری خشیت کا سوال کرتا ہوں اور رضا اور غصے سے کلمہ اخلاص کہنے کا سوال کرتا ہوں۔ اور فقر اور مال داری میں درمیانہ طریقہ اختیار کرنے کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو اور تقدیر وارد ہونے کے بعد اس سے راضی ہونے کا سوال کرتا ہوں۔ اور آنکھوں کی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو اور ٹھنڈی زندگی کا سوال کرتا ہوں مرنے کے بعد اور تیرے چہرۂ اقدس کی

(٩٢٩٩) نسائی: ١٣٠٤۔ ضعیف، البانی: ٧٠۔ ترمذی: ٣٤٠٧۔

(٩٣٠٠) نسائی: ١٣٠٦۔ صحیح، البانی: ١٢٣٧۔ احمد: ١٧٨٥٩۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مُهْتَدِيْنَ . (رواه النسائي:١٣٠٦)

طرف لذت کے ساتھ دیکھنے کا سوال کرتا ہوں اور تیری ملاقات کی طرف شوق رکھنے کا سوال کرتا ہوں جس میں نہ تو ضرر ہو، نہ کوئی تکلیف ہو اور نہ گمراہ کرنے والا فتنہ ہو۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت کے ساتھ ہمیں مزین کر دے اور ہمیں ہدایت یافتہ ہادی بنا دے۔" (یہ دونوں روایات نسائی کی ہیں)

٩٣٠١۔ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوفِي الصَّلَاةِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ . (رواه البخاري:٨٣٣)

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی ﷺ سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز میں یہ دعا کیا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور مسیح الدجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں قرض اور گناہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ایک کہنے والے نے آپ ﷺ سے کہا آپ ﷺ قرض سے بہت پناہ مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: آدمی جب مقروض ہو جاتا ہے بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو اس کے خلاف کرتا ہے۔" (الشیخین، ابوداؤد، نسائی)

٩٣٠٢۔ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْلِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ . (رواه البخاري: ٨٣٤)

"سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے ایسی دعا کی تعلیم دیجیے جو میں نماز میں دعا کروں۔ آپ نے فرمایا: کہا کرو اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کا بخشنے والا تیرے سوا کوئی نہیں ہے، چنانچہ اپنے پاس سے مجھے مغفرت عطا فرما اور میرے اوپر رحمت نازل کر، بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔" (شیخین، ترمذی، نسائی)

٩٣٠٣۔ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَيْلَةً حِيْنَ فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ رات کی نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے آپ ﷺ کو یہ دعا

(٩٣٠١) بخاری: ٨٣٣۔ مسلم: ٥٨٩۔ ابوداؤد: ٨٨٠۔ نسائی: ٥٤٥٤۔ ابن ماجہ: ٣٨٣٨۔ احمد: ٢٥٥٤٤.

(٩٣٠٢) بخاری: ٨٣٤۔ مسلم: ٢٧٠٥۔ ترمذی: ٣٥٣١۔ نسائی: ١٣٠٢۔ ابن ماجہ: ٣٨٣٥۔ احمد: ٢٩.

(٩٣٠٣) ترمذی: ٣٤١٩۔ ضعیف الاسناد، البانی: ٦٧٨.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ تَهْدِي بِهَا قَلْبِي وَتَجْمَعُ بِهَا أَمْرِي وَتَلُمُّ بِهَا شَعْثِي وَتُصْلِحُ بِهَا غَائِبِي وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِي وَتُزَكِّي بِهَا عَمَلِي وَتُلْهِمُنِي بِهَا رُشْدِي وَتَرُدُّ بِهَا أُلْفَتِي وَتَعْصِمُنِي بِهَا كُلِّ سُوْءٍ اللّٰهُمَّ أَعْطِنِي إِيْمَانًا وَيَقِيْنًا لَيْسَ بَعْدَهُ كُفْرٌ وَرَحْمَةً أَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ فِي الْعَطَاءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْأَعْدَاءِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِي وَإِنْ قَصُرَ رَأْيِيْ وَضَعُفَ عَمَلِي افْتَقَرْتُ إِلَى رَحْمَتِكَ فَأَسْأَلُكَ يَا قَاضِيَ الْأُمُوْرِ وَيَاشَافِيَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ أَنْ تُجِيْرَنِي مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُوْرِ اللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْيِي وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِي وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْأَلَتِي مِنْ خَيْرٍ وَعَدْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ خَيْرٍ أَنْتَ مُعْطِيْهِ أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ فَإِنِّيْ أَرْغَبُ إِلَيْكَ فِيْهِ وَأَسْأَلُكَهُ بِرَحْمَتِكَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ اللّٰهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيْدِ وَالْأَمْرِ الرَّشِيْدِ أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوْفِيْنَ بِالْعُهُوْدِ إِنَّكَ وَدُوْدٌ وَأَنْتَ تَفْعَلُ مَاتُرِيْدُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَالِّيْنَ وَلَامُضِلِّيْنَ سِلْمًا

کرتے سنا: اے اللہ! میں تیری طرف سے ایسی رحمت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں جس کے ذریعے تو میرے دل کو ہدایت دے دے اور میرے امور جمع کردے اور میری پراگندگی دور کردے اور میرے مسافر کو اس کے سبب واپس لائے اور میرے حاضر کو اس کے ذریعے بلند کردے اور اس کے ساتھ میرے اعمال پاکیزہ کردے اور اس کے ذریعے میری ہدایت کا الہام کردے اور میری الفت بحال کردے اور اس کے ذریعے مجھے ہر بدی سے دور کردے۔

اے اللہ! مجھے ایسا ایمان اور یقین عطا کر جس کے بعد کفر نہ ہو، ایسی رحمت عطا کر جس کے ساتھ دنیا اور آخرت میں تیری طرف عزت حاصل کروں۔ اے اللہ! قضاء وقدر کی کامیابی کا سوال کرتا ہوں۔ شہداء کا رتبہ چاہتا ہوں سعادت مند لوگوں کی سی زندگی کا طلب گار ہوں اور دشمنوں پر فتح کا طلب گار ہوں۔ اے اللہ! میں تیرے سامنے اپنی حاجت رکھتا ہوں اور اپنی کوتاہی فکر اور ضعف عمل کو تیرے سامنے لاتا ہوں۔ اور میں تیری رحمت کا محتاج ہوں اس لیے تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اے تمام امور کے فیصلے کرنے والے! اے سینوں کو شفا دینے والے! جیسے سمندروں کے درمیان تو پردے کردیتا ہے اسی طرح مجھے آگ کے عذاب سے پناہ دے دے۔ موت طلب کرنے کے فتنے سے اور قبر کے فتنے سے محفوظ فرما۔ یا اللہ! تیری وہ نعمت جس سے میری رائے کوتاہ رہی اور دعا اس کے ذکر کو نہ پہنچی اور میری نیت بھی نہیں پہنچی اور وہ بھلائی تو نے اپنے بندوں کے لیے تیار کی ہے یا اپنے بندوں کو تو عنایت کرے گا تو میں اس نعمت کے لیے بھی تیری طرف التجا کرتا ہوں اور اس کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ تیری رحمت کے وسیلے سے اے سب جہانوں کے رب اے اللہ! اے مضبوط رسی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لِأَوْلِيَائِكَ وَعَدُوًّا لِأَعْدَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ أَحَبَّكَ وَنُعَادِي بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ اللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ الْإِجَابَةُ وَهٰذَ الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي نُوْرًا فِي قَلْبِي وَنُوْرًا فِي قَبْرِي وَنُوْرًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَنُوْرًا مِنْ خَلْفِي وَنُوْرًا عَنْ يَمِيْنِي وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِي وَنُوْرًا مِنْ فَوْقِي وَنُوْرًا مِنْ تَحْتِي وَنُوْرًا فِي سَمْعِي وَنُوْرًا فِي بَصَرِي وَنُوْرًا فِي شَعْرِي وَنُوْرًا فِي بَشَرِي وَنُوْرًا فِي لَحْمِي وَنُوْرًا فِي دَمِي وَنُوْرًا فِي عِظَامِي اللّٰهُمَّ أَعْظِمْ لِي نُوْرًا وَأَعْطِنِي نُوْرًا وَاجْعَلْ لِي نُوْرًا سُبْحَانَ الَّذِي تَعَطَّفَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِي لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ إِلَّا لَهُ سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. (رواه الترمذى: ٣٤١٩)

والے! اے طاقت ور حکم والے! میں وعدے کے دن امن کا سوال کرتا ہوں اور یوم الخلود میں جنت کا طلب گار ہوں۔ مجھے ان لوگوں کے ساتھ کردے جو تیری حاضری میں رکوع وسجود کرنے والے ہیں، جو وعدے پورے کرنے والے ہیں، یقیناً تو مہربان محبت کرنے والا ہے اور جو تیرا ارادہ ہوتو وہی کرتا ہے۔ اے اللہ! ہمیں ہادی مہدی بنا دے نہ ہم خود گمراہ ہوں نہ دوسروں کو گمراہ کرنے والے ہوں۔ ہم تیرے دوستوں کے ساتھ صلح رکھنے والے ہوجائیں اور تیرے دشمنوں کے ساتھ جنگ کرنے والے بن جائیں۔ ہم تیری محبت کے ساتھ ہوں۔ جو تجھ سے محبت کرے اس سے ہم محبت کریں اور تیری دشمنی کے ساتھ دشمنی کریں جو تیرا مخالف ہو۔

اے اللہ! یہ میری دعا ہے اور قبول کرنا تیری اختیار میں ہے۔ اور یہ میری کوشش ہے اور تیری اوپر توکل ہے۔

اے اللہ! میرے لیے نور کردے میرے دل میں، میری قبر میں نور کر، میرے سامنے نور کر، میرے پیچھے نور کر، میرے دائیں نور کر، میرے بائیں نور کر، نور میرے اوپر کر، نور میرے نیچے کر، نور کر میرے کانوں میں، نور کر میری آنکھوں میں، نور کردے میرے بالوں میں، میرے چہرے میں نور کردے۔ میرے گوشت میں نور کردے، میرے خون میں نور کردے، میرے مغز میں نور کردے اور میری ہڈیوں میں نور کردے۔ اے اللہ! مجھے نور میں بڑا کردے اور مجھے نور عطا کرا ور کردے میرے لیے نور۔ پاک ہے وہ ذات جو اپنی عزت کے ساتھ مہربان ہے اور اسی کے ساتھ کہا پاک ہے وہ، بڑائی اور بزرگی اس کا لباس ہے۔ پاک ہے وہ جس کے سوا کے لیے تسبیح وتقدیس مناسب نہیں ہے۔ پاک ہے بڑائی والا بہت سخاوت کرنے والا۔'' (ترمذی)

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

شرح: ... پہلی حدیث میں چٹی سے پناہ کا ذکر ہے۔ پہلی چار چیزوں کی وضاحت اوپر ہو چکی ہے، چٹی کا مطلب ہے قرض چڑھ جائے یا دو آدمیوں کی صلح کے لیے تاوان اٹھا لینا یا کاروبار کا بیٹھ جانا۔ حدیث میں اس کے نقصان سے خبردار کیا گیا ہے۔ ایک چیز ذہن میں الجھاؤ پیدا کرتی ہے۔ آپ ﷺ کے تمام گناہوں کی معافی کا اعلان ہو چکا تھا، معصوم تھے پھر اتنی دعائیں کیوں فرماتے تھے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ آپ نے امت کو تعلیم دی ہے اور تواضع کے اظہار کے لیے اور بندگی ثابت کرنے کے لیے دعا کرتے تھے اور امت کو ترغیب دی ہے کہ مغفرت کے باوجود اگر میں دعا کر رہا ہوں تو جو گنہگار ہوا سے تو بہت زیادہ اللہ کی بارگاہ میں دست بدعا ہونا چاہیے۔

۲۔ اللّٰھم انی ظلمت والی دعا میں اللہ کی وحدانیت کا اقرار ہے اور مغفرت کی طلب ہے اور یہ طلب رکھنے والوں کی تعریف ہے کیونکہ اللہ کی مغفرت کا مطالبہ ہے۔ اللہ پاک کی ذات گرامی جتنی بڑی ہے اس کی مغفرت کا ہدیہ بھی اس کے برابر ہے اور یہ تاکید ہے کہ میں اگر مغفرت کا اہل نہیں تو اپنی مہربانی سے مجھے بخش دے۔ اس میں عالم سے تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب بھی ہے۔ (فتح الباری:۲/۳۲۱)

۹۳۰۴۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَاسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ •عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا. (رواه أبوداوٗد:۱۵۱۲)

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز سے سلام پھیر کر تین بار استغفار کرتے تھے اور کہتے تھے: اے اللہ! تو سلامتی دینے والا ہے اور سلامتی تیری طرف سے ہے، تو برکت والا ہے۔ اے عظمت والے، اکرام والے اوزاعی کو کہا گیا: استغفار کیسے ہے انہوں نے کہا: کہتے تھے: أستغفر الله أستغفر الله۔" (مسلم، ابوداؤد، نسائی)

شرح:...... سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ استغفر اللہ کہنے کے بعد یہ دعا کرنا مسنون ہے اور اس کے بعد امام مقتدیوں کی جانب منہ کر لے۔

نماز کے بعد اس دعا کا اور دیگر مذکور اذکار کو پڑھنا مستحب ہے، اور یہ الفاظ اللہ کی بارگاہ میں بہت محبوب ہیں۔

(۹۳۰۴) ابوداؤد: ۱۵۱۲۔ صحیح، البانی: ۱۳۳۹۔ مسلم: ۵۹۲۔ ترمذی: ۲۹۸۔ نسائی: ۱۳۳۸۔ ابن ماجه: ۹۲٤۔ دارمی: ۱۳٤۷۔ احمد: ۲٤۹۷۹۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایک حدیث میں آتا ہے: یاذاالجلال والاکرام کے ساتھ اللہ کی پناہ میں آؤ۔ (ترمذی وغیرہ)

ایک آدمی دعا کر رہا تھا: یاذاالجلال والاکرام، آپ ﷺ پاس سے گزرے تو فرمایا: اس کی دعا قبول ہوگی۔ (توضیح الاحکام:۲/۳۰۲)

بعض لوگ اس میں اضافہ کرتے ہیں: والیك یرجع اسلام حیینا ربنا بالسلام، یہ اضافہ حدیث سے ثابت نہیں یہ ریشم میں ٹاٹ کا پیوند لگانے والی بات ہے۔ (تفہیم الاسلام:۱/ ۳۶۵)

۹۳۰۵۔ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ حِيْنَ يُسَلِّمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَانَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ وَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ. (رواه مسلم:٥٩٤)

''ابو زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ جب بھی نماز سے سلام پھیرتے تو یہ کہتے: نہیں کوئی عبادت کے لائق مگر اللہ وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اس کے لیے بادشاہت ہے اور اس کے لیے حمد وثنا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ بدی سے بچنے اور نیکی حاصل کرنے کی توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ کوئی معبود نہیں ہے مگر اللہ ہم نہیں عبادت کرتے مگر اللہ کی۔ اسی کی طرف سے نعمت ہے، اسی کا فضل ہے اور اسی کے لیے دین۔ خواہ کافر ناپسند کریں۔ اور انہوں نے کہا ان کلمات کے ساتھ ہر فرض نماز کے بعد نبی کریم ﷺ تہلیل کرتے تھے۔'' (مسلم، ابوداود، نسائی)

شرح: ...... نماز کے بعد پڑھنے سے مراد نماز کے آخر وقت میں یا نماز کے سلام کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔

یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا مسنون ہے اور اسے ایک مرتبہ پڑھنا ہے کیونکہ تکرار کی دلیل نہیں۔ (عون المعبود:۱/ ۵۵۶)

۹۳۰۶۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُوْنَ تَحْمِيْدَةً

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''معقبات ہیں یعنی فرائض کے بعد پڑھنے کے کلمات ہیں۔ ان کا پڑھنے والا ناکام نہیں رہتا یا فرمایا: ان کو معمول بنانے والا۔ ہر نماز کے بعد تینتیس بار تسبیح کہنا، تینتیس بار

(۹۳۰۵) مسلم: ۵۹٤۔ ابوداؤد: ۱۵۰٦۔ نسائی: ۱۲۳۹۔ احمد: ۱۵٦۷۳۔

(۹۳۰٦) مسلم: ۵۹٦۔ ترمذی: ۳٤۱۲۔ نسائی: ۱۳٤۹۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً. (رواه مسلم: ٥٩٦)

تحمید کہنا اور چونتیس بار تکبیر کہنا۔'' (مسلم، ترمذی، ابوداؤد)

٩٣٠٧۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أُمِرُوْا أَنْ يُسَبِّحُوْا دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَيَحْمَدُوْا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَيُكَبِّرُوْا أَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ فَأُتِيَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي مَنَامِهِ فَقِيْلَ لَهُ أَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُسَبِّحُوْا دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدُوْا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتُكَبِّرُوْا أَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوْهَا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَاجْعَلُوْا فِيْهَا التَّهْلِيْلَ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اجْعَلُوْهَا كَذٰلِكَ. (رواه النسائي: ١٣٥٠)

''سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری کو خواب میں کہا گیا: تمہیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے ہر نماز کے بعد تینتیس بار تسبیح کہنے، تینتیس بار تحمید کہنے اور چونتیس بار تکبیر کہنے کا؟ اس نے کہا: ہاں! اس نے کہا: ان کلمات کو پچیس پچیس بار کردو اور ان کے ساتھ تہلیل شامل کرو۔ فجر کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''اسی طرح کرلو۔''

٩٣٠٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَبَّحَ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ وَهَلَّلَ مِائَةَ تَهْلِيْلَةٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوْبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. (رواه النسائي: ١٣٥٤)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں جس نے صبح کی نماز کے بعد سو بار تسبیح اور سو بار تہلیل کی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔'' (یہ دونوں نسائی کی ہیں)

٩٣٠٩۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ كِلَاهُمَا عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

''سیدنا اور انہی سے روایت ہے کہ فقراء مہاجرین نبی ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: مالدار لوگوں نے اعلیٰ درجات بھی لے لیے اور دائمی نعمتیں بھی حاصل کیں۔ آپ نے فرمایا وہ کیسے؟ انہوں نے عرض کیا: وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور وہ روزے

(٩٣٠٧) نسائی: ١٣٥٠۔ صحیح، البانی: ١٢٧٩۔ دارمی: ١٣٥٤.

(٩٣٠٨) نسائی: ١٣٥٤۔ صحیح الاسناد، البانی: ١٢٨٢۔ بخاری: ٦٤٠٥۔ مسلم: ٢٦٩١۔ ترمذی: ٣٤٦٦۔ ابن ماجہ: ٣٨١٢۔ احمد: ٧٩٤٨۔ موطا: ٤٨٧.

(٩٣٠٩) مسلم: ٥٩٥۔ بخاری: ٨٤٣۔ ابوداؤد: ١٥٠٤۔ دارمی: ١٣٥٣۔ احمد: ٧٢٠٢.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهٰذَا حَدِيْثُ قُتَيْبَةَ أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ أَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا يُصَلُّوْنَ كَمَانُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُوْنُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوْا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ مَرَّةً قَالَ أَبُوْ صَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلُ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَزَادَ غَيْرُ قُتَيْبَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ سُمَيٌّ فَحَدَّثْتُ بَعْضَ أَهْلِيْ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ وَهِمْتَ إِنَّمَا قَالَ تُسَبِّحُ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدُ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَتُكَبِّرُ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ فَرَجَعْتُ إِلٰى أَبِيْ صَالِحٍ فَقُلْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ حَتّٰى تَبْلُغَ

رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں اور وہ صدقہ دیتے ہیں اور ہم صدقہ نہیں دیتے اور وہ غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم نہیں کرتے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتا دوں جس کے ذریعے تم آگے جانے والوں کو پہنچ جاؤ گے اور تم سے پیچھے چلنے والے تم سے آگے نہیں بڑھ سکیں گے اور تم سے پھر کوئی افضل نہ ہوگا مگر وہ شخص جو تمہارے جیسا عمل کرے گا؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس بار پڑھو۔ ابو صالح نے کہا: پھر فقراء مہاجرین نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا: ہمارے مال دار بھائیوں نے وہ سن لیا جس پر ہم نے عمل کیا اور انہوں نے بھی اس کے مثل عمل کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دیتا ہے۔ سمی کہتے ہیں: میں نے اپنے گھر کے لوگوں کو یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا تجھے بھول لگی ہے آپ ﷺ نے تو یہ فرمایا تھا: تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہو تو میں ابو صالح کے پاس گیا تو اس نے کہا: اللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمد للہ پھر کہا: اللہ اکبر، سبحان اللہ اور الحمد للہ یہ سب تینتیس تینتیس بار ہی ہیں یہاں تک کہ وہ پہنچا تینتیس تینتیس بار کر۔"

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مِنْ جَمِيعِهِنَّ ثَلَاثَةً وَثَلَاثِيْنَ قَالَ ابْنُ عَجْلَانَ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ رِجَاءَ بْنَ حَيْوَةَ فَحَدَّثَنِي بِمِثْلِهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَحَدَّثَنِيْ أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُمْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ عَنِ اللَّيْثِ إِلَّا أَدْرَجَ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَوْلَ أَبِيْ صَالِحٍ ثُمَّ رَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ إِلٰى آخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ سُهَيْلٌ إِحْدٰى عَشْرَةَ إِحْدٰى عَشْرَةَ فَجَمِيْعُ ذٰلِكَ كُلِّهِ ثَلَاثَةٌ وَثَلَاثُوْنَ. (رواه مسلم: ٥٩٥)

٩٣١٠۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ: تُسَبِّحُوْنَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَتَحْمَدُوْنَ عَشْرًا وَتُكَبِّرُوْنَ عَشْرًا. (رواه البخاري: ٦٣٢٩)

’’ایک روایت میں ہے: تم ہر نماز کے بعد پڑھو سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر دس دس بار۔

٩٣١١۔ وَفِيْ أُخْرٰى: إِحْدٰى عَشْرَةَ إِحْدٰى عَشْرَةَ إِحْدٰى عَشْرَةَ.

’’اور ایک روایت میں ہے: گیارہ گیارہ اور گیارہ مرتبہ۔‘‘

٩٣١٢۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ: مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ فَتِلْكَ

’’اور دوسری ایک روایت ہے: جس نے تسبیح کہی ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ، تحمید کہی ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ اور اللہ اکبر کہا تینتیس مرتبہ اور اس کلمے کے ساتھ سو کا عدد پورا کیا۔

(٩٣١٠) بخاری: ٦٣٢٩۔ مسلم: ٥٩٥۔ ابوداؤد: ١٥٠٤۔ ابن ماجہ: ٩٢٧۔ دارمی: ١٣٥٣۔ احمد: ٨٦١٦۔ موطا: ٤٨٨۔

(٩٣١١)

(٩٣١٢) مسلم: ٥٩٧۔ ابوداؤد: ١٥٠٤۔ احمد: ٨٦١٦۔ موطا: ٤٨٨۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. (رواه مسلم: ٥٩٧)

نہیں کوئی معبود مگر اللہ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے حمد وثنا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔" (الشیخان، موطا، ابوداؤد)

٩٣١٣ـ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَقَالَ سُلَيْمَانُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ صَلَاتِهِ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيْدٌ أَنَّكَ أَنْتَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيْدٌ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيْدٌ أَنَّ الْعِبَادَ كُلُّهُمْ إِخْوَةٌ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اجْعَلْنِيْ مُخْلِصًا لَكَ وَأَهْلِيْ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اسْمَعْ وَاسْتَجِبِ اللّٰهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ اللّٰهُمَّ نُوْرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ اللّٰهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ. (رواه أبوداوٗد: ١٥٠٨)

"سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا جبکہ سلیمان نے کہا کہ نبی ﷺ ہر نماز کے بعد کہتے تھے: اے اللہ! اے ہمارے رب اور ہر چیز کے رب میں اس بات کا گواہ ہوں کہ تحقیق تو ہی رب ہے، تو ایک ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ اے اللہ! اے ہمارے رب اور ہر چیز کے رب! میں گواہ ہوں کہ محمد ﷺ تیرا بندہ اور تیرا رسول ہے۔ اے اللہ، اے ہمارے رب! اور ہر چیز کے رب! میں گواہ ہوں کہ تمام بندے بھائی بھائی ہیں۔ اے اللہ، اے ہمارے رب اور ہر چیز کے رب! مجھے اور میرے اہل کو اپنے لیے ہر گھڑی دنیا اور آخرت میں مخصوص کر، اے بڑائی اور اکرام کرنے کے مالک! میری دعا سن اور قبول کر۔ اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ روشن کرنے والا ہے آسمان اور زمین کو، اللہ بڑا ہے بہت بڑا ہے۔ میرے لیے اللہ کافی ہے اور بہتر اچھا کارساز ہے، اللہ بڑا ہے بہت ہی بڑا ہے۔" (ابوداود)

٩٣١٤ـ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوَّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ. (رواه أبوداوٗد: ١٥٢٣)

"سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول کریم ﷺ نے ہر نماز کے بعد معوذات پڑھنے کا حکم دیا۔" (ابوداود، نسائی)

(٩٣١٣) ابوداؤد: ١٥٠٨ـ ضعیف، البانی: ٣٢٥ـ احمد: ١٨٨٠٧.

(٩٣١٤) ابوداؤد: ١٥٢٣ـ صحیح، البانی: ١٣٤٨ـ ترمذی: ٢٩٠٣ـ نسائی: ١٣٣٠ـ احمد: ١٦٩٦٤.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩٣١٥۔ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَحْبَبْنَاأَنْ نَكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِهٖ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ . (رواه مسلم:٧٠٩)

''سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو آپ ﷺ کے دائیں طرف ہونا پسند کرتے تھے تاکہ آپ ہماری طرف منہ پھیریں، پس میں نے آپ ﷺ کو کہتے سنا: اے رب! اپنے عذاب سے مجھے بچا جس دن تو بندوں کو اٹھائے گا یا اپنے بندوں کو جمع کرے گا۔'' (مسلم)

٩٣١٦۔عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ مَرْوَانَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ كَعْبًا حَلَفَ لَهٗ بِاللّٰهِ الَّذِيْ فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰى إِنَّا لَنَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ دَاوٗدَ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهٖ قَالَ اللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ جَعَلْتَهٗ لِيْ عِصْمَةً وَأَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ جَعَلْتَ فِيْهَا مَعَاشِي اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوْذُبِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَامَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ كَعْبٌ أَنَّ صُهَيْبًا حَدَّثَهٗ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ عِنْدَ انْصِرَافِهٖ مِنْ صَلَاتِهٖ . (رواه النسائى:١٣٤٦)

''ابو مروان کا بیان ہے کہ کعب رضی اللہ عنہ نے اس کے سامنے اللہ کی قسم اٹھائی جس نے موسیٰ علیہ السلام کے لیے سمندر کو پھاڑا ہے کہ ہم تورات میں لکھا ہوا پاتے ہیں کہ اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام جب نماز سے منہ پھیرتے تھے تو کہتے تھے: اے اللہ! میرے دین کی اصلاح کر جس کو تو نے میرے کام کی عصمت بنایا ہے اور میری دنیا درست کردے جس میں تو نے میری رہائش رکھی ہے۔ اے اللہ! میں تیرے غصے سے تیری رضا کی پناہ میں آیا اور تیرے عذاب سے تیری معافی کی پناہ میں آیا اور تجھ سے تیری ہی پناہ میں آیا۔ کوئی روکنے والا نہیں ہے جس کو تو دے دے اور کوئی دینے والا نہیں جس چیز کو تو منع کردے اور فائدہ نہیں دیتی تیرے بالمقابل بڑے کی کوئی بڑائی۔

اور کہا مجھ سے کعب نے بیان کیا کہ صہیب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ ان کلمات کو اس وقت کہتے تھے جب آپ نماز سے سلام پھیرتے تھے۔'' (نسائی)

٩٣١٧۔عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كَانَ أَبِيْ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ الصَّلَاةِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ

''سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہر نماز کے بعد یہ کہا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں

(٩٣١٥) مسلم: ٧٠٩۔ ابوداؤد: ٦١٥۔ نسائی: ٨٢٢۔ ابن ماجه: ١٠٠٦۔ احمد: ١٨٠٨٢.
(٩٣١٦) نسائی: ١٣٤٦۔ ضعیف الاسناد، الالبانی: ٧٣.
(٩٣١٧) نسائی: ١٣٤٧۔ صحیح الاسناد، الالبانی: ١٢٧٦۔ احمد: ١٩٨٩٦.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَكُنْتُ أَقُوْلُهُنَّ فَقَالَ أَبِي أَيْ بُنَيَّ عَمَّنْ أَخَذْتَ هٰذَا قُلْتُ عَنْكَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ. (رواه النسائي:١٣٤٧)

کفر سے فقر سے، اور عذاب قبر سے۔" (مسلم بن ابی بکرہ کہتے ہیں:) میں بھی یہی کلمات کہا کرتا تھا۔ میرے والد نے مجھ سے کہا: بیٹا: تو نے یہ کلمات کس سے سیکھے ہیں؟ میں نے کہا: آپ سے۔ بے شک رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھتے تھے۔"

٩٣١٨۔ عَنْ أَنَسٍ، رَفَعَهُ: مَنْ قَالَ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَاإِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ غُفِرَتْ ذُنُوْبُهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ . (للأوسط:بضعف)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: "جس نے جمعہ کے دن صبح کی نماز سے پہلے تین بار کہا: میں اس اللہ سے بخشش مانگتا ہوں جس کے بغیر کوئی معبود نہیں ہے اور اس کی طرف رجوع کرتا ہوں تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔" (الاوسط سند ضعیف)

شرح:...... معقبات کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ کلمات ایک پڑھنے کے بعد پھر پڑھے جاتے ہیں اس لیے انہیں معقبات کہا جاتا ہے یا یہ نمازوں کے بعد پڑھے جاتے ہیں اس وجہ سے کہتے ہیں، ان کے پڑھنے والا ثواب اور جنت سے محروم نہیں ہوتا۔ (جائزۃ الاحوذی:۴/ ۴۴۱)

حضرت زید رضی اللہ عنہ والی حدیث سے بظاہر یہ نظر آتا ہے کہ غیر نبی کی خواب پر عمل جائز ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ یہ دراصل نبی ﷺ کی وحی پر ہی عمل ہے اور دونوں تعداد میں تسبیح کہنا جائز ہے۔ (التعلیقات السّلفیہ:۱/ ۱۵۸)

سبحان اللہ وبحمدہ کی تعداد سو مرتبہ دن میں یا رات میں ایک مجلس میں یا زیادہ مجالس میں پوری کی جاسکتی ہے۔ (جائزۃ الاحوذی:۴/ ۴۴۱)

مالداروں والی حدیث سے ثابت ہوا کہ یہ اذکار نماز کے بعد مسنون ہیں اور وہ مالدار جو شکر کرنے والا ہے وہ صبر کرنے والے فقیر سے بہتر ہے۔ (عون المعبود:۱/ ۵۵۷)

تعداد تسبیحات ۳۳، ۱۰۰ دونوں طرح جائز ہے۔

فرض نماز کے بعد آخری دو قل پڑھنا مسنون ہے، ان میں شرک سے بیزاری اور اللہ کی طرف التجا پائی جاتی ہے۔ (عون المعبود:۱/ ۵۶۱)

حضرت براء رضی اللہ عنہ والی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ امام کی دائیں جانب ہونا افضل ہے، اور امام مقتدیوں کی طرف منہ کر لے تاکہ انہیں جس تعلیم کی ضرورت ہے وہ دے سکے اور نصیحت کر سکے اور بعد میں آنے والے کو علم ہو جائے کہ

(٩٣١٨) طبراني اوسط، وفيه عبدالعزيز بن عبدالرحمن الباسي وهو ضعيف جدا، هيثمي: ١٩ ٣٠ .

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حالت تشہد ختم ہو چکی ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ نماز کے سلام کے بعد یہ دعا پڑھنا مسنون ہے۔

(عون المعبود: ۱/ ۲۳۷)

۹۳۱۹۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ فِيْ دُبُرِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَهُوَ ثَانٍ رِجْلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ كُلَّهُ فِيْ حِرْزٍ مِنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَحُرِسَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ أَنْ يُدْرِكَهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ إِلَّا الشِّرْكَ بِاللّٰهِ. (رواه الترمذي: ٣٤٧٤)

''سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے فجر کی نماز کے بعد پاؤں پھیرنے اور کلام کرنے سے پہلے کہا: نہیں کوئی عبادت کے لائق مگر اللہ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہت ہے، اسی کی حمد وثنا ہے، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، دس بار تو اللہ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور دس بدیاں مٹا دیتا ہے۔ اور اس کے دس درجے بلند کر دیتا ہے اور وہ سارا دن ہر مکروہ کام سے اور شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے اور اس کو کوئی گناہ مقامِ قرب سے نہیں کر سکتا، اللہ کے ساتھ شرک کرنے سے سوا۔'' (ترمذی)

شرح:... ترمذی نے اسے حسن، غریب اور صحیح قرار دیا ہے، فجر کی نماز میں حالت تشہد میں پاؤں موڑنے سے پہلے یہ دعا پڑھنا بڑے اجر کا باعث ہے، وجہ یہ ہے کہ جب انسان توحید کے کلمہ سے دعا کرتا ہے تو وہ خود کو حرم میں اور امن میں داخل کر دیتا ہے، کوئی گناہ اللہ کی حرمت کو پامال نہیں کر سکتا، جب توحید کے حرم سے نکل جاتا ہے تو اسے شرک اپنی گرفت میں لے لیتا ہے، یہ شرف وفضل دین میں کمال سے، حرام سے اجتناب اور بڑی بڑی نافرمانیوں سے پاک صاف ہو تو حاصل ہوتا ہے۔

اگر ذکر کثرت سے کرتا رہے اور اپنی شہوات میں مگن رہے اور اللہ کی حرمتوں کی پامالی کرے اور نہ تقویٰ ہو، نہ عمل صالح ہو تو یہ مقدس ومطہر آدمی کے ساتھ شامل نہ ہوگا، نہ اس کے مرتبہ تک پہنچے گا۔ (فتح الباری: ۱۳/ ۵۴۱)

۹۳۲۰۔ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ الْفَجْرِ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا وَرِزْقًا طَيِّبًا. (رواه رزين)

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر فجر کی نماز کے بعد کہا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں تجھ سے نافع علم، مقبول عمل اور پاکیزہ رزق کا سوال کرتا ہوں۔'' (رزین)

(۹۳۱۹) ترمذی: ۳۴۷۴۔ ضعیف، البانی: ۶۸۸.

(۹۳۲۰) رزین.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٩٣٢١۔ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ أَسَرَّ إِلَيْهِ فَقَالَ إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلِ اللّٰهُمَّ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكَ إِذَاقُلْتَ ذٰلِكَ ثُمَّ مِتَّ فِي لَيْلَتِكَ كُتِبَ لَكَ جَوَارٌ مِنْهَا وَإِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذٰلِكَ فَإِنَّكَ إِنْ مِتَّ فِي يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جَوَارٌ مِنْهَا ۔ عَنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ قَالَ أَسَرَّهَا إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَحْنُ نَخُصُّ بِهَا إِخْوَانَنَا. (رواه أبو داوٗد:٥٠٧٩)

”سیدنا مسلم بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے خفیہ طور پر فرمایا جب تو نمازِ مغرب سے سلام پھیرے تو کسی سے کلام کرنے سے پہلے سات بار کہا کر۔ اے اللہ! مجھے آگ سے پناہ دے دے۔ اگر تو اس رات فوت ہوا تو تیرے لیے آگ سے پناہ لکھ دی جائے گی۔
اور جب تو فجر کی نماز پڑھے اور یہ کلمات کہہ دے اور پھر اس دن تو فوت ہو جائے تو تیرے لیے آگ سے پناہ لکھ دی جائے گی۔ حارث بن مسلم نے کہا کہ اس دعا کو آپ ﷺ نے مخفی طور پر بتایا تھا اور ہم اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے اس کو عام کرتے ہیں اور ان کو یہ خصوصی ورد بتاتے ہیں۔“ (ابوداؤد)

٩٣٢٢۔ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ شَبِيْبٍ السَّبَائِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلٰى إِثْرِ الْمَغْرِبِ بَعَثَ اللّٰهُ مَسْلَحَةً يَحْفَظُوْنَهٗ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ مُوْجِبَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ مُوْبِقَاتٍ وَكَانَتْ لَهٗ بِعَدْلِ عَشْرِ رِقَابٍ مُؤْمِنَاتٍ. (رواه الترمذي:٣٥٣٤)

”سیدنا عمارہ بن شبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز مغرب کے بعد دس بار یہ کلمات کہے نہیں: کوئی معبود مگر اللہ جو ایک ہی ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کی بادشاہی ہے اور اس کی حمد وثنا ہے وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اسلحہ دے کر پہرے دار اس کے ساتھ لگا دیتا ہے جو فجر تک شیطان سے اس کی حفاظت کرتا ہے اور دس نیکیاں اس کے لیے لکھی جاتی ہیں جو جنت واجب کر دیتی ہیں اور ہلاک کرنے والے دس گناہ اس کے مٹا دیے جاتے ہیں اور دس مومن گردنیں آزاد کرنے کے برابر اجر بھی ملتا ہے۔“ (ترمذی)

شرح:...... مغرب کی نماز کے بعد یہ دعا غفلت سے بچاتی ہے اور انسان کو تیاری سے خبردار رکھتی ہے۔

(جائزۃ الاحوذی:۴/ ۵۰۸)

(٩٣٢١) ابوداؤد: ٥٠٧٩۔ ضعیف، البانی: ١٠٨٣.
(٩٣٢٢) ترمذی: ٣٥٣٤۔ حسن، البانی: ٢٨٠٠.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٩٣٢٣۔ أَبُوْأُمَامَةَ: رَفَعَهُ. (مَنْ قَرأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرَكُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوْتَ). (للكبير:٧٥٣٢)

"سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:"جس نے فرض نمازوں کے بعد آیت الکرسی پڑھی تو اس کے جنت میں داخل ہونے کے لیے موت کے علاوہ کوئی مانع اور رکاوٹ نہیں ہے۔"

٩٣٢٤۔ وَفِي رِوَايَةٍ: وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ. (للكبير:٧٥٣٢)

"اور ایک روایت میں ساتھ قُلْ هُوَ اللّٰهُ سورت کا بھی ذکر ہے۔"

٩٣٢٥۔عَنْ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، رَفَعَهُ: مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ إِلَى الصَّلَاةِ الْأُخْرٰى. (للكبير:٢٧٣٣)

"سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے مرفوع حدیث بیان کی:"جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی تو وہ دوسری نماز تک اللہ کی ذمہ داری پر ہے۔"(الکبیر)

٩٣٢٦۔ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَاسَلَّمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَعُمُرِيْ آخِرَهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَوَاتِمَ عَمَلِيْ رِضْوَانَكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ أَيَّامِيْ يَوْمَ أَلْقَاكَ. (للأوسط: بضعف)

"سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سلام پھیرتے تھے تو یہ کلمات کہتے تھے: اے اللہ! میری آخری عمر اچھی کردے۔اے اللہ! میرا آخری عمل اپنی رضا کا باعث بنا دے۔اے اللہ! میرا سب سے بہتر دن وہ کردے جس میں تجھ سے میری ملاقات ہو۔"(لأوسط سند ضعیف)

شرح:......ان احادیث سے ایک تو فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی کی شان نمایاں ہوتی ہے اور دوسرا یہ بھی ثابت ہوا کہ موت ایک اٹل حقیقت ہے، اس کا کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جنت پیدا ہو چکی ہے اس کا وجود ہے۔

آیۃ الکرسی اور سورۂ اخلاص کی اتنی فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں توحید الٰہی کو صاف طور پر نکھار کر بیان کیا گیا ہے۔اللہ کی وحدانیت، اس کی قدرت اور اس کے علم اور کائنات کی حفاظت وغیرہ صفات کا ذکر اس میں آیا ہے، اس میں کائنات کے رب کی دس صفات ہیں۔

اور سورت اخلاص میں تین بنیادی عقائد ہیں: (۱) توحید (۲) رسالت (۳) آخرت۔اس میں توحید کوٹ کوٹ کر بھر دی گئی ہے، اس سورت میں اللہ کی وحدانیت اور اس کی صمدیت کا ذکر ہے، یہ سورت بھی اللہ کو بہت ہی محبوب ہے، اسے پڑھنے والے کو قرآن پاک کے تیسرا حصہ پڑھنے کی نوید مسرت سنائی گئی ہے، لہٰذا جو آدمی ان دونوں کے

(٩٣٢٣) طبراني كبير: ٧٥٣٢۔ طبراني اوسط، باسانيد واحدها جيد، هيثمي: ١٦٩٢٢.

(٩٣٢٤) طبراني كبير: ٧٥٣٢۔ والاوسط باسانيد واحدها جيد هيثمي: ١٦٩٢٣.

(٩٣٢٥) طبراني كبير: ٢٧٣٣۔ واسناده حسن، هيثمي: ١٦٩٢٤.

(٩٣٢٦) طبراني اوسط وفيه ابو مالك النخعي وهو ضعيف هيثمي: ١٦٩٧٤.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مطابق عقیدہ وعمل اختیار کر کے فرض نماز کے بعد پڑھنے کا اہتمام کرتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (تفہیم الاسلام: ۱/ ۳۶۸)

۹۳۲۷۔ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَاقَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِيكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَاإِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَوْ لَاإِلٰهَ غَيْرُكَ. (رواه البخاري: ۱۱۲۰)

”سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو نمازِ تہجد کے لیے اٹھتے تو یوں کہتے: اے اللہ! ہمارے رب! تیری تعریف ہے، تو ہی آسمانوں اور زمینوں اور ان کے اندر رہنے والوں کو قائم رکھنے والا ہے۔ اور تیری تعریف ہے تو آسمانوں اور زمینوں کو اور جو مخلوق ان میں ہے سب کو روشنی دینے والا ہے اور تیرے لیے حمد ہے، تو ہی آسمانوں اور زمینوں کا اور جو ان میں رہنے والے ہیں سب کا مالک ہے۔ اور تیری ہی تعریف ہے تو سچا ہے تیرا وعدہ سچا ہے۔ تیری ملاقات حق ہے جنت حق ہے اور آگ حق ہے، تمام انبیاء علیہم السلام برحق ہیں، محمد ﷺ حق ہیں اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں تیرے لیے تسلیم کرتا، تیرے اوپر ایمان لاتا، تیرے اوپر توکل کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ تیری مدد کے بل بوتے باطل سے جھگڑتا ہوں اور تیری طرف فیصلہ کرتا ہوں، لہٰذا تو مجھے بخش دے جو میں نے پہلے کیا اور جو میں نے مؤخر کیا، جو پوشیدہ کیا یا ظاہر کیا اور جو تو میرے سے زیادہ بہتر جانتا ہے، تو ہی پہلے ہے، تو ہی پیچھے ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور نہ تیرے سوا کوئی معبودِ حقیقی ہوسکتا ہے۔“ (چھ نے روایت کی)

شرح:...... یہ دعا نبی کریم ﷺ تکبیر تحریمہ کے بعد کہا کرتے تھے، یہ بڑی جامع دعا ہے۔ جواہر کا وجود اور اعراض کا وجود، یعنی وہ اشیا جو خود انحصار ہیں اور وہ جو دوسرے کے سہارے ہیں اور چیزوں کو وجود وعدم میں لانا، یہ سب انعامات الٰہیہ ہیں جو اس نے اپنے بندوں پر نازل کیے ہیں۔ آغاز کا، معاش کا، انتہاء کا نبوت کا، جزائے کا ایمان واسلام کا، توکل وانابت کا اور تضرع اور خضوع کا اس میں ذکر کیا گیا ہے اس لیے اس کے شروع میں تمام تعریفات اللہ کے لیے ہی ذکر کی گئی ہیں کہ وہی ان کے لائق ہے۔ اس حدیث سے مزید یہ ثابت ہوا کہ نبی ﷺ کو اپنے رب کی عظمت وقدرت

(۹۳۲۷) بخاری: ۱۱۲۰۔ مسلم: ۷۶۹۔ ابوداؤد: ۷۷۱۔ ترمذی: ۳۴۱۸۔ نسائی: ۱۶۱۹۔ ابن ماجہ: ۱۳۵۵۔ دارمی: ۱۴۸۶۔ احمد: ۳۳۵۸۔ مؤطا: ۵۰۰۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اور ذکر و دعا اور رب کی ثنا اس کے حقوق کا اعتراف، اس کے وعدہ و وعید کی صداقت کی معرفت بھی نمایاں ہے، اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مطلوب سے پہلے اللہ کی ثنا کی جائے۔ (فتح الباری: ۳/ ۵)

۹۳۲۸۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ. (رواه مسلم: ۷۷۰)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب آپ ﷺ رات کو اٹھتے اور نماز شروع کرتے تو کہتے تھے: اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب، آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، غیب اور ظاہر کو جاننے والے (تو اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرے گا) تا آخر آیت۔ اے اللہ! مجھے ہدایت دے اپنے حکم کے ساتھ، ہر اس چیز میں جو حق کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔'' (مسلم اور اصحاب سنن)

شرح: .... یہ دعا بھی تکبیر تحریمہ کے بعد پڑھنی مسنون ہے، جبریل، میکائیل اور اسرافیل کو ان کی تشریف آوری اور برتری کی وجہ سے مقدم کیا گیا ہے، جبریل علیہ السلام آسمانی کتابوں کے امین ہیں، تمام دینی امور کا یہ منبع ہیں، اور اسرافیل لوح محفوظ کے امین ہیں۔ یہ صور پھونکیں گے اور معاش و معاد کا ہر معاملہ ان کے سپرد ہے اور میکائیل بارش، نباتات اور دین و دنیا اور آخرت کے امور کے نگران ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ روزِ قیامت حق والے اور باطل والے کے درمیان، ثواب والے اور عذاب والے کے درمیان فیصلہ کرے گا، دین یا دنیا کے ہر معاملہ کا فیصلہ کرے گا، اس لیے فرمایا: سیدھی راہ تیری توفیق سے ہی میسر آتی ہے۔ (عون المعبود: ۱/ ۲۷۹)

۹۳۲۹۔ عَنْ شَرِيْقٍ الْهَوْزَنِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَأَلْتُهَا بِمَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَفْتَتِحُ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ لَقَدْ سَأَلْتَنِيْ عَنْ شَيْءٍ مَاسَأَلَنِيْ عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمَّدَ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ

''شریق ہوزنی سے منقول ہے، اس نے کہا کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا تو میں نے اس سے سوال کیا کہ نبی ﷺ جب رات کو اٹھتے تھے تو کس چیز کے ساتھ نماز شروع کرتے تھے تو انہوں نے کہا: تو نے مجھ سے اس چیز کے بارے میں سوال کیا ہے جس کے متعلق تجھ سے پہلے کسی نے سوال نہیں کیا۔ جب آپ ﷺ رات کو اٹھتے تو دس بار تکبیر کہتے، دس بار تحمید کہتے اور سبحان اللہ وبحمدہ دس بار کہتے اور

(۹۳۲۸) مسلم: ۷۷۰۔ ابوداؤد: ۷۶۷۔ ترمذی: ۳۴۲۰۔ نسائی: ۱۶۲۵۔ ابن ماجہ: ۱۳۵۶۔ احمد: ۲۴۶۹۹.

(۹۳۲۹) ابوداؤد: ۵۰۸۵۔ حسن صحیح، الباني: ۴۲۴۲.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ عَشْرًا وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا وَهَلَّلَ عَشْرًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا وَضِيْقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَشْرًا ثُمَّ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ. (رواه أبوداوٗد:٥٠٨٥)

سبحان الملک القدوس دس بار کہتے اور دس بار استغفار کرتے اور دس بار تہلیل کرتے پھر کہتے: اے اللہ! میں دنیا اور قیامت کے دن کی تنگی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، پھر نماز شروع کرتے تھے۔" (ابوداؤد)

٩٣٣٠۔ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ قِيَامَ اللَّيْلِ قَالَتْ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُسَبِّحُ عَشْرًا وَيُهَلِّلُ عَشْرًا وَيَسْتَغْفِرُ عَشْرًا وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (رواه النسائي:١٦١٧)

"عاصم بن حمید سے روایت ہے کہ اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ نبی کریم ﷺ رات کے قیام کو کس چیز کے ساتھ شروع کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا تو نے مجھ سے وہ چیز پوچھی ہے جو تیرے سے پہلے کسی نے نہیں پوچھی جب آپ ﷺ اٹھتے دس بار تکبیر کہتے، دس بار الحمدللہ کہتے، دس بار سبحان اللہ کہتے، دس بار لا إلٰہ إلا اللہ کہتے دس بار استغفار کرتے اور کہتے تھے: اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھے ہدایت دے، مجھے رزق دے، مجھے معافی دے اور قیامت کے دن کی تنگی کے مقام سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔"

شرح: اس میں عمدہ سوال کرنے پر تحسین کرنے کا ثبوت ہے اور لوگوں کی غفلت پر اظہار تاسف ہے، دارین کی امراض اور ظاہر و باطنی بلاؤں سے عافیت طلب کی گئی ہے اور روزِ قیامت کی سختیوں اور ہولنا کیوں سے اللہ کی پناہ طلب کی گئی ہے۔ (عون المعبود:١/ ٢٧٩)

٩٣٣١۔ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ بِاللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَاإِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ. (رواه الترمذي: ٢٤٢)

"سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ رات کو کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے تھے، پھر کہتے: پاک ہے تو اے اللہ! تیری حمد و ثنا ہے، تیرا نام برکت والا ہے، تیری ذات بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اللہ بڑا ہے بہت بڑا ہے، پھر کہتے تھے: میں اللہ تعالیٰ سننے جاننے والے کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے، اس کے طعن مارنے سے، اس کے سانس اور اس کے تکبر سے۔" (اصحابِ سنن)

(٩٣٣٠) نسائی: ١٦١٧۔ حسن صحیح، البانی: ١٥٢٥۔ ابوداؤد: ٧٦٦۔ احمد: ٢٤٥٧٨.

(٩٣٣١) ترمذی: ٢٤٢۔ صحیح، البانی: ٢٠١۔ ابوداؤد: ٧٧٥۔ نسائی: ٩٠٠۔ ابن ماجه: ٨٠٤۔ دارمی: ١٢٣٩۔ احمد: ١١٠٨١.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شرح:.... اس میں منفی صفات کو دور کیا گیا ہے اور مثبت صفات کو ثابت کیا گیا ہے اور اللہ کے اسم گرامی کی برکات بیان ہوئی ہیں، دوسروں کی عظمت و رفعت پر اللہ کی بلندی کا اظہار ہے اور شیطان کے وسوسوں سے پناہ طلب کی گئی ہے۔ (عون المعبود:۱/۸۱)

۹۳۳۲۔ عَنْ أَنَسٍ. أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّبِأَعْرَابِيّ وَهُوَ يَدْعُوْ فِيْ صَلاتِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: يَامَنْ لَاتَرَاهُ الْعُيُوْنَ، وَلَاتُخَالِطُهُ الظَّنُوْنُ ، وَلَايَصِفُهُ الْوَصِفُوْنَ ، وَلَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ وَلَايَخْشَى الدَّوَائِرَ ، يَعْلَمُ مَثَاقِيْلَ الْجِبَالِ وَمَكَايِيْلَ الْبِحَارِ، وَعَدَدَ قَطْرِ الْأَمْطَارِ ، وَعَدَدَ وَرَقِ الْأَشْجَارِ ، وَعَدَدَ مَاأُظْلِمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَأَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ، وَلَاتُوَارِىٰ مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً ، وَلَاأَرْضٌ أَرْضًا ، وَلَابَحْرٌ مَافِيْ قَعْرِهِ ، وَلَاجَبَلٌ مَافِيْ وَعْرِهِ ، اِجْعَلْ خَيْرَعُمْرِيْ آخِرَهُ ، وَخَيْرَعَمَلِيْ خَوَاتِمَهُ ، وَخَيْرَ أَيَّامِيْ يَوْمَ أَلْقَاكَ فِيْهِ ، فَوَكَّلَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْأَعْرَابِيِّ رَجُلًا فَقَالَ إِذَاصَلَّى فَأْتِنِيْ بِهِ ، فَلَمَّاصَلَّى أَتَاهُ وَقَدْ كَانَ أُهْدِيَ لَهُ ذَهَبٌ مِنْ بَعْضِ الْمَعَادِنِ، فَلَمَّا أَتَاهُ الْأَعْرَابِيُّ وَهَبَ لَهُ الذَّهَبَ وَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ يَاأَعْرَابِيُّ؟ قَالَ مِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ ، قَالَ: هَلْ تَدْرِيْ لِمَ وَهَبْتُ لَكَ الذَّهَبَ؟ قَالَ:لِلرَّحِمِ بَيْنَنَاوَبَيْنَكَ ، قَالَ: إِنَّ لِلرَّحِمِ حَقًّا، وَلٰكِنْ

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک اعرابی کے پاس سے گزرے، وہ اپنی نماز میں یوں دعا مانگتا تھا: اے وہ ذات جس کو آنکھیں نہیں دیکھتیں اور گمان اس پر پھنس جاتا ہے اور جس کا وصف بیان کرنے سے بیان کرنے والے عاجز ہیں اور جس پر حادثات کا کوئی اثر نہیں پڑتا اور وہ جو زمانے کے چکر سے نہیں ڈرتا، وہ پہاڑوں کا بوجھ جانتا ہے اور سمندر کا پیمانہ اس کے علم میں ہے، بارش کے قطروں کی تعداد، درختوں کے پتوں کی تعداد، اور ہر اس چیز کی تعداد جو رات کی تاریکی میں ہے اور وہ چیز جس پر دن روشن ہوتا ہے اور نہیں چھپا سکتے اس سے آسمان دوسرے آسمان کو اور نہ زمین دوسری زمین کو چھپا سکتی ہے اور اس سے سمندر نہیں چھپا سکتا جو اس کی گہرائی میں ہے اور نہ پہاڑ چھپا سکتا ہے جو اس کے اندرونی حصے میں ہے میرے لیے بہتر آخری عمر کر دے اور میرا آخری عمل بہتر کر دے اور میرا خوشی کا دن سب سے بہتر کر دے جس سے میں تیری ملاقات کروں۔ پس نبی کریم ﷺ نے ایک شخص اعرابی کے ساتھ لگا دیا کہ جب یہ نماز سے فارغ ہو تو اس کو میرے پاس لائے۔ چنانچہ جب وہ آپ ﷺ کے پاس آیا تو اس وقت کسی کان سے آپ ﷺ کے پاس بطور تحفہ سونا پیش کیا گیا تھا۔ جب اعرابی آپ ﷺ کے پاس آیا تو وہ سونا اس کو بخش دیا اور فرمایا: اے اعرابی! تو کس قوم سے ہے؟ اس نے کہا:

(۹۳۳۲) الاوسط، ہیتمی : ۱۷۲۶۷۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط، ورجالہ رجال الصحیح غیر عبداللہ بن محمد بن ابی عبدالرحمن الادرمی، وھو ثقة.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وَهَبْتُ لَكَ الذَّهَبَ بِحُسْنِ ثَنَائِكَ عَلَى اللهِ تَعَالَى. (للأوسط)

میں بنو عامر بن صعصعہ سے ہوں اور فرمایا: تجھے معلوم ہوا کہ میں نے تجھے سونا کیوں دیا ہے؟ اس نے کہا: ہمارے اور آپ ﷺ کے درمیان قرابتداری ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قرابتداری پر صلہ رحمی کرنے کا حق ہے لیکن میں نے تجھے سونا اس لیے دیا ہے کہ تو نے اللہ تعالیٰ کی بہت اچھے طریقے سے ثنا بیان کی ہے۔" (الأوسط)

أَدْعِيَةُ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَالنَّوْمِ وَالْإِنْتِبَاهِ

صبح وشام نیز سوتے وقت اور سو کر بیدار ہوتے وقت کی دعائیں

٩٣٣٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ يَارَسُوْلَ اللهِ مُرْنِي بِشَيْءٍ أَقُوْلُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَاإِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ قَالَ قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ. (رواه الترمذي: ٣٣٩٢)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے کچھ کلمات کہنے کا حکم دیجیے تاکہ میں صبح وشام وہ کلمات کہا کروں۔ آپ نے فرمایا: یہ کہا کرو: اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، غیب اور ظاہر کو جاننے والے، ہر چیز کے رب اور مالک۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ میں اپنے نفس کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور شیطان کے شر اور اس کی شراکت سے۔ آپ نے فرمایا: "یہ کلمات صبح وشام اور بستر پر لیٹتے وقت پڑھا کر۔"

شرح:...... اس میں نفس اور شیطان کے شرک وشر سے پناہ مانگی گئی ہے اور شیطان نے جو جال بچھا رکھا ہے اور جس کے ذریعے سے وہ لوگوں کو فتنے میں ڈالتا ہے اس سے اللہ کی پناہ ڈھونڈی گئی ہے۔ (جائزة الاحوذی: ۴/ ۴۳۱)

٩٣٣٤- عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَانَ لَهُ عِدْلُ رَقَبَةٍ مِنْ

"سیدنا ابو عیاش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح کو کہا: نہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اُسی کے لیے بادشاہی ہے اور سب تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے تو اس

(٩٣٣٣) ترمذی: ٣٣٩٢.
(٩٣٣٤)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَلَدِ إِسْمٰعِيْلَ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ فِي حِرْزٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَإِنْ قَالَهَا إِذَا أَمْسٰى كَانَ لَهُ مِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُصْبِحَ قَالَ فِي حَدِيْثِ حَمَّادٍ فَرَأٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا عَيَّاشٍ يُحَدِّثُ عَنْكَ بِكَذَا وَكَذَا قَالَ صَدَقَ أَبُوْ عَيَّاشٍ. (رواه أبو داوٗد:٥٠٧٧)

کے لیے اولادِ اسماعیل سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر اجر ہوگا، اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس گناہ مٹائے جائیں گے، دس درجے بلند کیے جائیں گے، رات تک شیطان کے شر سے محفوظ ہوگا اور اگر یہ کلمات رات کو کہے گا تو صبح تک اس کے مثل اجر ہوگا۔

حماد کہتے ہیں: ایک آدمی نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور آپ سے عرض کی کہ ابوعیاش آپ ﷺ کی طرف سے اس طرح بیان کرتا ہے، آپ نے فرمایا: ”ابوعیاش صحیح کہتا ہے۔“ (ابوداود)

شرح: ...... اس دعا میں ہر طاغوت کا انکار ہے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان کا اقرار ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام چونکہ نامور خاندان سے ہیں، جس قدر خاندانی شرف ہوگا اسی قدر اس گردن کی آزادی باعث اجر ہوگی۔ (تفہیم الاسلام:۲/ ۹٦۸)

٩٣٣٥۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ أَوْ يُمْسِي اللّٰهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَاإِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ أَعْتَقَ اللّٰهُ رُبُعَهُ مِنَ النَّارِ فَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَعْتَقَ اللّٰهُ نِصْفَهُ وَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا أَعْتَقَ اللّٰهُ ثَلَاثَةَ أَرْبَاعِهِ فَإِنْ قَالَهَا أَرْبَعًا أَعْتَقَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ. (رواه أبو داوٗد: ٥٠٦٩)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے صبح یا شام کہا: اے اللہ! میں صبح کے وقت تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیرے عرش کے حاملین کو اور تیرے سب فرشتوں اور تیری ساری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں، تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد ﷺ تیرے بندہ اور تیرے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کا چوتھائی حصہ جہنم سے آزاد کر دیتا ہے اور جس نے دو بار کہا، اللہ اس کا نصف حصہ آزاد کر دیتا ہے اور جس نے تین بار کہا اور تین چوتھائی آزاد کر دیتا ہے اور جس نے چار بار کہا اللہ تعالیٰ اس کو آزاد کر دیتا ہے۔“ (ترمذی اور ابوداود کے الفاظ ہیں)

٩٣٣٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ يَقُوْلُ إِذَا أَصْبَحَ

”سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے اصحاب کو تعلیم دیتے اور فرماتے: ”تم میں سے ہر ایک صبح

(٩٣٣٥) ابو داؤد: ٥٠٦٩۔ ضعیف، الناسب ١٠٧٧

(٩٣٣٦) ترمذی: ٣٣٩١۔ صحیح، الناسی: ٢٧٠٠۔ ابن ماجہ: ٣٨٦٨.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ وَإِذَا أَمْسٰى فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ النُّشُوْرُ. (رواه الترمذی: ۳۳۹۱)

کو اس طرح کہے: اے اللہ! ہم نے تیرے ساتھ صبح کی، تیرے ساتھ زندہ رہیں گے اور تیرے ساتھ مریں گے اور تیری طرف پھر کر جانا ہوگا۔" (ابوداؤد، ترمذی کے الفاظ ہیں)

۹۳۳۷۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَمْسٰى قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ قَالَ أُرَاهُ قَالَ فِيهِنَّ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ. (رواه مسلم: ۲۷۲۳)

"سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ شام کے وقت کہتے تھے: ہم نے شام کی اور شام کی بادشاہی نے اللہ کے لیے ہے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کی حمد وثنا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور میں اس رات کے شر سے اور اس کے بعد کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں سستی سے اور بُرے بڑھاپے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں آگ کے اور قبر کے عذاب سے اور صبح کے وقت اسی طرح کہے ہم نے صبح کی اور سب ملک اللہ ہی کا ہے۔" (مسلم، ترمذی، ابوداؤد)

۹۳۳۸۔ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ أَنَّ أُمَّهٗ حَدَّثَتْهُ وَكَانَتْ تَخْدِمُ بَعْضَ بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ ابْنَةَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهَا فَيَقُوْلُ قُوْلِيْ حِيْنَ تُصْبِحِيْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ فَإِنَّهٗ مَنْ قَالَهُنَّ حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ حَتّٰى

"بنو ھاشم کے غلام عبدالحمید سے منقول ہے کہ اس کی ماں نے اس کو بیان کیا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی بیٹیوں کی خدمت کرتی تھی۔ نبی ﷺ نے اپنی ایک بیٹی کو فرمایا: تو صبح کو کہا کر: پاک ہے اللہ اور اس کی حمد وثنا ہے۔ نیکی حاصل کرنے کی توفیق نہیں ہے مگر اللہ کے ساتھ، جو اللہ چاہے وہ ہوگا او جو کچھ وہ نہ چاہے نہیں ہوگا۔ میں جانتی ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو اپنے علم میں سمالیا ہے۔ جس نے صبح کو یہ کہا وہ شام تک

(۹۳۳۷) مسلم: ۲۷۲۳۔ ترمذی: ۳۳۹۰۔ ابوداؤد: ۵۰۷۱۔ احمد: ۴۱۸۱.
(۹۳۳۸) ابوداؤد: ۵۰۷۵۔ ضعیف، البانی: ۱۰۸۰.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يُمْسِي وَمَنْ قَالَهُنَّ حِيْنَ يُمْسِي حُفِظَ حَتّٰى يُصْبِحَ. (رواه أبو داود:٥٠٧٥)

حفاظت میں رہے گا اور جس نے شام کو یہ کہا وہ صبح تک حفاظت میں رہے گا۔"

٩٣٣٩۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسٰى رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُرْضِيَهُ. (رواه أبو داود:٥٠٧٢)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے صبح شام کہا: ہم راضی ہیں اللہ کو رب مان کر اسلام کو دین مان کر، اور محمد ﷺ کو رسول مان کر تو اللہ پر حق ہے کہ اس کو راضی کردے۔"

شرح:...... یعنی ہم رات میں داخل ہوئے اور ملک بھی اللہ ہی کا ہے اور ہمیشہ کے لیے ہے اور معبود صرف وہی ہے، اطاعت کے کاموں میں اور امور خیر کی سرانجامی میں جو سستی ہو سکتی ہے اس سے اللہ کی پناہ لی ہے اور خود کو لوگوں سے برتر سمجھنا، اور تکبر سے اللہ کی پناہ مانگی گئی ہے۔

٩٣٤٠۔ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ أَوْ حِيْنَ يُمْسِي اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَاصَنَعْتُ أَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ وَأَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ لَيْلَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. (رواه أبو داود:٥٠٧٠)

"سیدنا بُریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح و شام کہا: اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو نے مجھے پیدا کیا ہے، میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے معاہدے اور تیرے وعدے پر ہوں جہاں تک میری طاقت ہے میں تیری پناہ مانگتا ہوں، اس عمل کے شر سے جو میں نے کیا ہے، میں تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، پس تو مجھے بخش دے۔ یقیناً تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا۔ پس اگر وہ اس رات یا دن فوت ہوا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔"

٩٣٤١۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَنَّامٍ الْبَيَاضِيِّ أَنَّ

"سیدنا عبداللہ بن غنام البیاضی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

(٩٣٣٩) ابوداؤد: ٥٠٧٢۔ ضعیف، البانی: ١٠٧٨۔ ابن ماجہ: ٣٨٧٠۔ احمد: ١٨٤٨٨۔
(٩٣٤٠) ابوداؤد: ٥٠٧٠۔ صحیح، البانی: ٤٢٣٧۔ ابن ماجہ: ٣٨٧٢۔ احمد: ٢٢٥٠٤۔
(٩٣٤١) ابوداؤد: ٥٠٧٣۔ ضعیف، البانی: ١٠٧٩۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ أَدّٰى شُكْرَ يَوْمِهِ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حِيْنَ يُمْسِي فَقَدْ أَدّٰى شُكْرَ لَيْلَتِهِ. (رواه أبوداوٗد: ۵۰۷۳)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح کے وقت کہا: اے اللہ! صبح کے وقت میرے اوپر جو نعمت ہے وہ تیری طرف سے ہے، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، تیری حمد ہے اور تیرا شکر ہے تو اس نے اس دن کا شکر ادا کر دیا۔ اور جس نے اس کے مثل شام کو کہا تو اس نے اس رات کا شکر ادا کر دیا۔‘‘

شرح:......اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، اس کی عبادت، خالق ہونے کا اعتراف، اس سے عہد و وعدہ کا اقرار اور گناہ سے اس کی پناہ، انعامات کا اسے موجد، اور اسے ہی قادر مطلق تسلیم کیا گیا ہے، یہ ایسے جامع اسباب ہیں جو اس میں بیان ہوئے ہیں جو کسی اور جگہ نہیں اس لیے یہ استغفار کی رئیس دعا ہے، اس دعا میں عظمت وجلالت الٰہی کا جو حق ہے اس کا اعتراف ہے اور بندے کو اس مالک کل کے سامنے جس بندگی کی ضرورت ہے، ذلت اور خضوع اور انکساری کا اظہار کرنا چاہیے وہ ہوا ہے، اس میں اعتراف ہے کہ وہی خالق و رازق ہے، وہی عطا کرنے والا ہے اور چھین لینے والا ہے، وہی زندہ کرنے والا اور مارنے والا ہے، وہی تمام امور کا مدبر اعلیٰ ہے۔

شرارتیں یا تو غیر سے ہوتی ہیں یا خود اپنے گناہوں سے ہوتی ہیں، ان دونوں شرارتوں سے اپنے پروردگار کے ہاں پختہ توبہ چاہتے ہوئے ان سے اپنا دفاع کرتا ہے۔ اور پھر آدمی اعتراف کرتا ہے اس منعم حقیقی کی نعمتوں کا کہ جس اکیلے نے ہی انعامات کی ہر طرف برکھا بہا دی ہے، جس طرح مولیٰ تیرے انعامات بے حد وشمار ہیں، اسی طرح حمد وشکر بھی بے حد وشمار فقط تیری ذات بے ہمتا کے ہی لائق ہے۔ (تفہیم الاسلام: ۲/ ۹۸۵)

۹۳۴۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَعُ هٰؤُلَاءِ الدَّعْوَاتِ حِيْنَ يُمْسِي وَحِيْنَ يُصْبِحُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِيْنِي وَدُنْيَا وَأَهْلِي وَمَالِي اللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَقَالَ عُثْمَانُ عَوْرَاتِي

’’سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ صبح وشام یہ کلمات کہنا ترک نہیں کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے معاف کرنے اور عافیت عطا کرنے کا سوال کرتا ہوں کہ میرے دین میں، میری دنیا میں، میرے اہل اور میرے مال میں عفود عافیت عنایت فرما۔ اے اللہ! میری پردہ پوشی کر اور میرے

(۹۳۴۲) ابوداؤد: ۵۰۷۴۔ صحیح، البانی: ۴۲۳۹۔ نسائی: ۵۵۲۹۔ ابن ماجه: ۳۸۷۱۔ احمد: ۴۷۷۰.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وَآمِنْ رَوْعَاتِي اللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي. (رواه أبوداوٗد:٥٠٧٤)

خوف سے مجھے امن دے دے۔اے اللہ! میری حفاظت کر آگے سے میرے پیچھے، میرے دائیں، میرے بائیں، میرے اوپر سے اور میں تیری عظمت کی پناہ میں آتا ہوں اس سے کہ میں نیچے سے اچانک پکڑا جاؤں۔"

٩٣٤٣۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ ﴿فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ﴾ إِلٰى ﴿وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُونَ﴾ أَدْرَكَ مَافَاتَهُ فِي يَوْمِهِ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُمْسِي أَدْرَكَ مَافَاتَهُ فِي لَيْلَتِهِ. (رواه أبوداوٗد:٥٠٧٦)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے صبح کے وقت یہ آیت تلاوت کی: "پاکیزگی سب اللہ کے لیے جس وقت تم صبح وشام کرتے ہو اور اسی کے لیے حمد وثنا ہے آسمانوں اور زمینوں ..." تو اس نے اس دن کے ورد کا اجر پالیا اور جس نے یہ آیت شام کو تلاوت کی اس نے رات کا فوت شدہ حزب کا اجر حاصل کیا۔"

٩٣٤٤۔ عَنْ أَبِي مَالِكٍ قَالَ قَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ حَدِّثْنَا بِكَلِمَةٍ نَقُولُهَا إِذَا أَصْبَحْنَا وَأَمْسَيْنَا وَاضْطَجَعْنَا فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَقُولُوا اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ أَنَّكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ فَإِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ أَنْفُسِنَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَشِرْكِهِ وَأَنْ نَقْتَرِفَ سُوءًا عَلٰى أَنْفُسِنَا أَوْ نَجُرَّهُ إِلٰى مُسْلِمٍ. (رواه أبوداوٗد:٥٠٨٣)

"سیدنا ابومالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں چند کلمات تعلیم کردیجیے تاکہ ہم صبح وشام اور لیٹتے وقت بستر پر کہیں۔ پس آپ نے حکم دیا کہ وہ کہیں: اے اللہ! آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کرنے والے، غیب اور ظاہر کو جاننے والے! تو ہی ہر چیز کا رب ہے اور فرشتے بھی یہ گواہی دیتے ہیں کہ صرف تو ہی معبود ہے۔ ہم اپنے نفس کے شر سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں اور تیری پناہ طلب کرتے ہیں شیطان مردود کے شر سے اور اس کی شراکت سے اور اس بات سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں کہ ہم کوئی جرم کریں یا کسی مسلمان پر زیادتی اور شر پہنچائیں۔" (ابوداود)

(٩٣٤٣) ابوداؤد: ٥٠٧٦۔ ضعيف جداً، الباني: ١٠٨١.

(٩٣٤٤) ابوداؤد: ٥٠٨٣۔ ضعيف، الباني: ١٠٨٦.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩٣٤٥۔ قَالَ أَبُوْدَاوُدَ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَبَرَكَتَهُ وَهُدَاهُ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَافِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ ثُمَّ إِذَا أَمْسٰى فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ . (رواه أبوداوٗد:٥٠٨٤)

’’امام ابوداود نے اسی سند کے ساتھ کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’تم میں سے ہر ایک صبح کو کہا کرے: ہم صبح کو پہنچے اور سارا ملک اللہ تعالیٰ رب العالمین کے لیے ۔اے اللہ! میں تجھ سے اس دن کی خیر، فتح ،نصرت ،نور، برکت اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں ۔میں اس کے شر سے اور اس دن کے بعد کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ پھر رات آئے تو اسی طرح دعا طلب کرے۔‘‘

٩٣٤٦۔ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ كَانَ أَبُوْ ذَرٍّ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اللّٰهُمَّ مَا حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ أَوْ قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ أَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ فَمَشِيْئَتُكَ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ مَاشِئْتَ كَانَ وَمَالَمْ تَشَأْ لَمْ يَكُنِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَتَجَاوَزْ لِيْ عَنْهُ اللّٰهُمَّ فَمَنْ صَلَّيْتَ عَلَيْهِ فَعَلَيْهِ صَلَاتِيْ وَمَنْ لَعَنْتَ فَعَلَيْهِ لَعْنَتِيْ كَانَ فِي اسْتِثْنَاءٍ يَوْمَهُ ذٰلِكَ أَوْ قَالَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ . (رواه أبوداوٗد:٥٠٨٧)

’’قاسم سے مروی ہے کہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے صبح کو کہا: اے اللہ! جو میں نے قسم کشائی کی یا جو میں نے نذر مانی یا جو میں نے کہا ہے پس تیری مشیت تیرے سامنے ہے اور جو تو چاہے وہ ہوجاتا ہے اور جو تو نہ چاہے وہ نہیں ہوتا ہے۔ اے اللہ! یہ تمام امور مجھے بخش دے اور ان سے درگزر کر دے۔اے اللہ! میں نے جس پر دعا کی، وہ اس پر ہو اور جس پر میں نے لعنت کی تو لعنت اسی پر ہو۔تو یہ سارے دن میں ان شاءاللہ کہنا شمار ہوگا۔‘‘ (یہ ابوداود کی روایات ہیں)

شرح:...... یہ کلمات آفات، شرور وفتن اور مصائب ومشکلات کے لیے بہت محفوظ قلعہ ہیں، اس لیے نبی کریم ﷺ انہیں صبح وشام پڑھتے تھے،ہمیں بھی انہیں وردِ زبان بنانا چاہیے۔ان میں اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال ہے کہ دین میں عافیت رہے، بدعت نہ اپناؤں، نافرمانیاں نہ کروں اور دین کے واجبات میں سستی نہ کروں، دنیا کی عافیت یہ ہے کہ اس کی شرارتوں، فتنوں اور مصائب ومشکلات سے بچوں اور اس کے دھوکے میں نہ آؤں، اس میں اتنا زیادہ مشغول نہ ہوجاؤں کہ آخرت سے غافل ہوجاؤں، گھر والوں میں عافیت یہ ہے کہ ان کا دین محفوظ رہے، یہ شہوات اور شبہات کا شکار نہ ہوجائیں اور جسمانی بیماریوں سے سلامت رہیں، دنیا کے فتنوں سے ان کے دل سلامت ہوں۔

پردہ پوشی کا سوال یہ ہے کہ برے اعمال لوگوں کی نظروں سے چھپے رہیں، اور توبہ کی توفیق مل جائے۔ دنیا وآخرت

(٩٣٤٥) ابوداؤد: ٥٠٨٤۔ ضعیف، البانی: ١٠٨٨.

(٩٣٤٦) ابوداؤد: ٥٠٨٧۔ ضعیف الاسناد موقوف، البانی: ١٠٨٨.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کی رسوائی سے سلامتی رہے اور رزق ولباس مل جائے، کہیں عزت وبدن دونوں نہ کھو بیٹھوں، خوف سے امن کا مطلب ہے دنیا کی مصیبتوں اور خوفناک حادثوں اور قیامت کے ہولناک حالات سے امن رہے، چھ اطراف سے، سامنے، دائیں بائیں، اوپر نیچے سے کامل تحفظ کی التجا ہے کہ نفس کے دشمن، انسانوں میں سے دشمن اور شیطانوں میں سے دشمن ہر ایک سے میری حفاظت فرمانا اور قارون اور فرعون جس طرح اچانک اچک لیے گئے مجھے ایسی آفتوں سے محفوظ فرمانا۔

(تفہیم الاسلام:۲/۹۸۶)

۹۳۴۷۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَامِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ وَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ مَا تَنْظُرُ أَمَا إِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلٰكِنِّي لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدَرَهُ. (رواه الترمذي:۳۳۸۸)

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو بندہ روزانہ صبح وشام یہ کلمات کہے کہ اس اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز آسمان میں اور زمین میں ضرر نہیں پہنچا سکتی ہے اور وہ خوب سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ اسے کوئی آفت نہیں پہنچے گی اور جس نے شام کو کہا تو اس رات اس کو کوئی ناگہانی بلا نہیں پہنچے گی۔ پھر ابن عثمان ابان کو فالج ہوا اور اس آدمی نے دیکھا جس کو ابان نے یہ حدیث بتائی تھی تو وہ ابان کو تعجب سے دیکھنے لگا۔ ابان نے کہا: تو میری طرف تعجب سے دیکھتا ہے تو سن: اللہ کی قسم! میں نے اپنے باپ عثمان پر جھوٹ نہیں کہا اور عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ نہیں کہا مگر جس دن مجھے یہ بیماری لاحق ہوئی ہے اس دن میں یہ دعا کرنا بھول گیا اور میں نے یہ کلمات نہیں کہے تھے تاکہ اللہ کی تقدیر نافذ ہو کر پوری ہو جائے۔“

شرح:......یعنی فجر کے آغاز پر اور رات کے وقت یعنی نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد یہ دعا پڑھنے سے فالج نہ ہوگا، ثابت ہوا کہ یہ دعا پڑھنا اور نقصان کا ہونا دونوں یکجا نہیں ہو سکتے، یہ پڑھنے سے نقصان سے حفاظت رہتی ہے، اگر اللہ کا فیصلہ ہو چکا ہو نقصان مقدر ہو چکا ہو تو اس میں کوتاہی ہو جاتی ہے۔ (جائزۃ الاحوذی:۴/۴۲۹)

۹۳۴۸۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ

”معاذ بن عبداللہ بن خبیب سے مروی ہے کہ وہ اپنے باپ

(۹۳۴۷) ترمذی: ۳۳۸۸۔ حسن صحیح، البانی: ۲۶۹۸۔ ابن ماجہ: ۳۸۶۹۔

(۹۳۴۸) ترمذی: ۳۵۷۵۔ حسن، البانی: ۲۸۲۹۔ ابوداؤد: ۵۰۸۲۔ نسائی: ۵۴۲۸۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي لَنَا قَالَ فَأَدْرَكْتُهُ فَقَالَ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا أَقُوْلُ قَالَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِي وَتُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ. (رواه الترمذی:٣٥٧٥)

سے بیان کرتے ہیں کہ ہم بارش والی اور سخت تاریکی والی رات میں نکلے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو تلاش کریں تاکہ آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھا دیں اس نے کہا میں نے آپ ﷺ کو پایا، آپ نے فرمایا: تو کہہ پس میں نے کچھ نہ کہا: پھر آپ ﷺ نے فرمایا تو کہہ میں نے کچھ نہ کہا پھر میں نے کہا: کیا کہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: صبح اور شام آخری تین سورتیں اخلاص، الفلق، الناس، پڑھا کر، یہ تجھے ہر چیز سے کفایت کر جائیں گی۔"

شرح:...... اس سے ہر برائی کا دفاع ہو جاتا ہے اور ہر اچھائی کے لیے یہ کافی ہے۔ (جائزۃ الاحوذی:۴/ ۵۲۸)

۹۳۴۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ. (رواه الترمذی: ٣٤٦٩)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں جس نے صبح اور شام کے وقت سو مرتبہ کہا: پاک ہے اللہ اس کی حمد وثنا کے ساتھ، قیامت کے دن کوئی شخص اس جیسا افضل عمل نہیں لائے گا، سوائے اس شخص کے جس نے اس سے زیادہ مرتبہ یہ کلمات کہے۔"

۹۳۵۰۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ قُوْلِي اللّٰهُمَّ هٰذَا اسْتِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاسْتِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَائِكَ وَحُضُوْرُ صَلَوَاتِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَغْفِرَلِي. (رواه الترمذی:٣٥٨٩)

"سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے یہ کلمات شام کے وقت کہنے کے لیے تعلیم فرمائے۔ اے اللہ! یہ تیری رات آنے کا وقت ہے اور تیرے دن کے جانے کا وقت ہے اور تیری نداء کی آواز ہیں اور تیری نماز کا وقت ہے، میں تجھ سے سوال کرتی ہوں کہ مجھے بخش دے۔"

(ابوداود اور ترمذی بلفظہ)

۹۳۵۱۔ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ إِذَا أَصْبَحَ: أَصْبَحْنَا

"عبدالرحمٰن بن ابزی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ صبح کے وقت کہتے تھے: ہم نے صبح کی فطرت

(۹۳۴۹) ترمذی: ۳۴۶۹۔ صحیح، البانی: ۲۷۶۲۔ بخاری: ۶۴۰۵۔ مسلم: ۲۶۹۲۔ ابوداؤد: ۵۰۹۱۔ ابن ماجه: ۳۸۰۶۔ احمد: ۸۶۵۶۔ موطا: ۴۸۶۔

(۹۳۵۰) ترمذی: ۳۵۷۹۔ ضعیف، البانی: ۷۲۴۔ ابوداؤد: ۵۳۰۔

(۹۳۵۱) رزین۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عَلٰى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلٰى مِلَّةِ أَبِيْنَا إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفاً مُسْلِمًا وَمَاكَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ. (رواه رزين)

اسلام اور کلمہ اخلاص پر۔ اور اپنے نبی ﷺ کے دین پر اور ملتِ ابراہیم پر جو یک طرف تھے اور مسلمان تھے اور وہ شرک کرنے والوں سے نہ تھے۔" (رزین)

۹۳۵۲۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَّمَهُ دُعَاءً وَأَمَرَهُ أَنْ يَتَعَاهَدَ بِهِ أَهْلَهُ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ قُلْ كُلَّ يَوْمٍ حِيْنَ تُصْبِحُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ وَمِنْكَ وَبِكَ وَإِلَيْكَ اللّٰهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ أَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ أَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلَفٍ فَمَشِيْئَتُكَ بَيْنَ يَدَيْهِ مَا شِئْتَ كَانَ وَمَالَمْ تَشَأْ لَمْ يَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اللّٰهُمَّ وَمَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلَاةٍ فَعَلٰى مَنْ صَلَّيْتَ وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنَةٍ فَعَلٰى مَنْ لَعَنْتَ إِنَّكَ أَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ أَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَمَاتِ وَلَذَّةَ نَظَرٍ إِلٰى وَجْهِكَ وَشَوْقًا إِلٰى لِقَائِكَ مِنْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ أَعُوْذُ بِكَ اللّٰهُمَّ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَعْتَدِيَ أَوْ يُعْتَدٰى عَلَيَّ أَوْ أَكْتَسِبَ خَطِيْئَةً مُحْبِطَةً أَوْ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ

"سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس کو یہ دعا تعلیم فرمائی ہے اور اس کو حکم دیا کہ وہ اور اس کے گھر کے افراد ہر روز یہ کلمات صبح کے وقت کہا کریں۔ اے اللہ! میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ سعادت تیری طرف سے ہے اور ہر بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے تیری طرف سے، تیرے ساتھ اور تیری طرف، اے اللہ! میں نے جو کچھ کہا اور جو نذر مانی اور جو قسم کھائی تو اس سے پہلے تیری مشیت اور تیرا چاہنا موجود ہے۔ تو جو چاہے وہ ہوتا ہے اور جو تو نہ چاہے وہ نہیں ہوتا۔ نہ بدی سے بچنے کی توفیق اور نہ نیکی حاصل کرنے کی توفیق ہے مگر تیرے ساتھ، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! جس پر میں دعا کرتا ہوں وہ اس پر ہو اور جس پر میں لعنت کرتا ہوں وہ اس پر ہو، تو ہی میرا کارساز دنیا میں اور آخرت میں، مجھے مسلمان کر کے مار اور مجھے نیک بندوں کے ساتھ ملا دے۔ اے اللہ! میں تیری تقدیر پر راضی رہنے کی توفیق مانگتا ہوں اور مرنے کے بعد ٹھنڈی زندگی چاہتا ہوں اور تیرے چہرے کی طرف لذت کے ساتھ دیکھنے کی توفیق چاہتا ہوں اور تیری ملاقات کا شوق چاہتا ہوں، جس میں نہ ضرر ہو اور نہ مضر ہو اور نہ گمراہ کرنے والا فتنہ ہو، میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں ظلم کروں یا میرے اوپر ظلم ہو اور یا میں زیادتی کروں یا میرے اوپر زیادتی کی

(۹۳۵۲) احمد: ۲۱۱۵۸۔ طرانی کبیر واحد اسنادی الطرانیرجاله وثقوا وفی نقیة الاسانید ابوبکر بن ابی مریم وهو ضعیف، هیثمی: ١٦٩٨٨

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

السَّموٰاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَإِنِّيْ أَعْهَدُ إِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَأُشْهِدُ كَ وَكَفٰى بِكَ شَهِيْدًا أَنِّيْ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَأَشْهَدُ أَنَّ وَعْدَكَ حَقٌّ وَلِقَاءَ كَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَأَنْتَ تَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ إِنْ تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ تَكِلْنِيْ إِلٰى ضَيْعَةٍ وَعَوْرَةٍ وَذَنْبٍ وَخَطِيْئَةٍ وَإِنِّيْ لَا أَثِقُ إِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهُ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ. (رواه أحمد:٢١١٥٨م ، والكبير)

جائے یا میں اعمال ضائع کرنے والی بدی کروں یا ایسا گناہ کروں جو بخشا نہ جائے۔ اے اللہ! آسمان وزمین کو پیدا کرنے والے، غیب اور ظاہر کو جاننے والے، بڑائی اور سخاوت والے! میں اس دنیاوی زندگی میں تیرے ساتھ وعدہ کرتا اور تجھے گواہ بناتا ہوں اور تو کافی گواہ ہے۔ بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، تیرے لیے بادشاہی ہے اور تیرے لیے حمد وثنا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ تیرا بندہ اور تیرا رسول ہے ۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ حق ہے او رتیری ملاقات میں کوئی شک نہیں ہے اور تو ان لوگوں کو اٹھانے والا ہے جو قبروں میں ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اگر تو نے مجھے میرے نفس کے حوالے کردیا تو ضائع ہونے، بے پردا ہونے اور گناہ کرنے او رخطاء حوالے کردیا جاؤں گا۔ اور میں تیری رحمت کے سوا کسی چیز پر اعتماد نہیں کرتا۔پس تو میرے سب گناہ بخش دے ۔ بے شک گناہوں کو نہیں بخشتا مگر تو اور میرے اوپر رجوع فرما، تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔"(احمد اور الکبیر)

٩٣٥٣- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانِيْ وَآوَانِيْ وَأَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ وَالَّذِيْ مَنَّ عَلَيَّ فَأَفْضَلَ وَالَّذِيْ أَعْطَانِيْ فَأَجْزَلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ وَإِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ. (رواه أبوداؤد:٥٠٥٨)

"سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر جاتے تو فرماتے تھے: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے دیا اور مجھے جگہ دی مجھے کھلایا پلایا، سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے میرے اوپر احسان کیا اور بہت بڑی فضیلت دی اور مجھے دیا تو بہت دیا، ہرحال میں اللہ کا شکر ہے۔اے اللہ! ہر چیز کے رب اور ہر چیز کے بادشاہ میں آگ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"(ابوداؤد)

(٩٣٥٣) ابوداؤد: ٥٠٥٨- صحيح الاسناد، الباني: ٤٢٢٩.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شرح: ...یعنی تمام تعریفات اس اللہ کے لیے جس نے مجھے مخلوق سے غنی کر دیا اور گرمی اور سردی سے بچاؤ کے لیے مجھے رہائش دی اور انعام کیا، اضافہ کیا اور اچھا اضافہ کیا اور بہت زیادہ انعامات سے نوازا، ہر چیز کا مربی و مصلح اور مالک وہی ہے۔ (عون المعبود:۴/۳۷۳)

٩٣٥٤- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْلَهَا اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ عُمَرَ فَقَالَ مِنْ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. (رواه مسلم:٢٧١٢)

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو حکم دیا کہ جب تو اپنے بستر پر جائے تو یہ کہا کر: اے اللہ! تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور تو ہی میری جان کو فنا کرے گا، تیرے ہی لیے میرا جینا اور مرنا ہے اگر تو میرے جان کو زندہ رکھے تو اس کی حفاظت کر اور اگر تو اس کو مارے تو اس کو بخش دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے معافی مانگتا اور عافیت طلب کرتا ہوں تو ایک مرد نے کہا: یہ دعا میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر سنی ہے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے سنی ہے۔''

٩٣٥٥- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ. (لمسلم:٢٧١٥)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو اس طرح کہتے تھے: سب تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور وہی ہم کو کافی ہے اور اس نے ہمیں جگہ دی، کتنے ہی لوگ ہیں جن کو نہ تو پورا رزق دیا گیا اور نہ جگہ دی گئی۔'' (مسلم، ترمذی، ابوداود)

شرح: ......بستر پر بیٹھ کر یہ دعا کریں تو اس کا مقصد ہے اس نے ہمیں موذی چیزوں اور مہلکات سے کفایت کی اور ہماری حاجات پوری کیں، ہمارے لیے رہائش بنائی اور ٹھکانہ مہیا کیا۔ کتنے ہی لوگ ہیں جنہیں اللہ اشرار کی شراتوں سے کفایت نہیں کرتا، نہ ان کے لیے ٹھکانہ مہیا کرتا ہے۔ (عون المعبود:۴/۳۷۳)

٩٣٥٦- عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنْظَلَةَ قَالَ صَحِبْتُ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ رضي الله عنه فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ مَاكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

''بنو حنظلہ کے ایک آدمی سے مروی ہے، اس نے کہا کہ میں ایک سفر میں شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کا ساتھی بنا، انہوں نے کہا: کیا میں تجھے نہ سکھاؤں جو رسول اللہ ﷺ ہم کو سکھایا کرتے تھے کہ ہم

(٩٣٥٤) مسلم: ٢٧١٢- احمد: ٥٤٧٨.

(٩٣٥٥) مسلم: ٢٧١٥- ابوداؤد: ٥٠٥٣- ترمذی: ٣٣٩٦- احمد: ١٢٣٠١.

(٩٣٥٦) ترمذی: ٣٤٠٧- ضعیف، البانی: ٦٧٥- احمد: ١٦٦٨٣- البانی: ٦٧٥.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

يُعَلِّمُنَا أَنْ نَقُوْلَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَأَسْأَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِيْمًا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَامِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ يَقْرَأُ سُوْرَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهِ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهُ شَيْءٌ يُؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ. (رواه الترمذي: ٣٤٠٧)

کہیں: اے اللہ! میں تجھ سے دین کے کام میں ثابت قدم رہنے کا سوال کرتا ہوں ہدایت کی پختگی میں ثابت قدر رہنے کا سوال کرتا ہوں، تیری نعمت کا شکر کرنے کا سوال کرتا ہوں، سچی زبان اور سالم دل کا سوال کرتا ہوں اور میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس کو جانتا ہے اور ہر اس گناہ سے تیری مغفرت طلب کرتا ہوں جو تو جانتا ہے، بیشک تو سب غیبوں کو جاننے والا ہے اور نبی ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بستر پر لیٹ کر اللہ کی کتاب میں سے کوئی سورت پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایک فرشتہ لگا دیتا ہے تو کوئی اذیت دینے والی چیز اس کے قریب نہیں آتی یہاں تک کہ وہ بیدار ہوتا ہے۔'' (ترمذی)

٩٣٥٧۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ نَفَثَ فِي كَفَّيْهِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَبِالْمُعَوِّذَتَيْنِ جَمِيْعًا ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَمَا بَلَغَتْ يَدَاهُ مِنْ جَسَدِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا اشْتَكٰى كَانَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ بِهِ. (رواه البخاري: ٥٧٤٨)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب لیٹنے کی جگہ پر جاتے تو دونوں ہاتھوں میں پھونکتے اور معوذتین اور قل ھو اللہ احد پڑھتے اور دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے پر اور سارے بدن پر پھیرتے تھے اور جب بیمار ہوتے تھے تو مجھے حکم دیتے تھے اور میں یہ کام کرتی تھی۔'' (نسائی کے علاوہ چھ نے بیان کیا)

شرح: ...... یہ قل پڑھنے کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، رسول اکرم ﷺ کے ہاتھ پر دم اس لیے پھونکتی تھیں کہ برکت ہو جائے۔ یہ سوتے وقت کا بہترین محفوظ وظیفہ ہے۔ (فتح الباری: ۸/ ۱۳۱)

٩٣٥٨۔ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَأَمُوْتُ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ. (رواه البخاري: ٧٣٩٤)

''سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تھے تو فرماتے: اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ زندہ ہوتا اور مرتا ہوں اور صبح اٹھتے تو کہتے: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور

(٩٣٥٧) بخاری: ٥٧٤٨۔ مسلم: ٢١٩٢۔ ابوداؤد: ٣٩٠٢۔ ابن ماجه: ٣٨٨٠۔ دارمی: ٢٦٨٦۔ احمد: ٢٢٨٨٢۔
(٩٣٥٨) بخاری: ٧٣٩٤۔ ابوداؤد: ٥٠٤٩۔ ترمذی: ٣٤١٧۔ ابن ماجه: ٣٨٨٠۔ دارمی: ٢٦٨٦۔ احمد: ٢٢٨٨٢۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کی طرف اٹھنا ہوگا۔'' (بخاری، ترمذی، ابوداؤد)

شرح:۔ وضو کرلیں اور بستر پر دائیں جانب لیٹ جائیں اور دعا پڑھیں مقصد یہ ہے کہ میں تیرے مبارک نام کے ساتھ سوتا ہوں اور جب تک زندہ رہوں گا تیرے ہی نام سے رہوں گا، قوت وحرکت جو کہ نیند کی وجہ سے ہاتھ سے نکل گئی تھی وہ تیری قوت سے ہی حرکت میں آئے گی، روزِ قیامت موت کے بعد تو نے ہی زندہ کرتا ہے۔

(عون المعبود: ۴/۴۷۲)

۹۳۵۹۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا فُلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنَّكَ إِنْ مُتَّ فِي لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ أَجْرًا.

(رواه البخاری: ۷۴۸۸)

''سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں شخص! جب تو اپنے بستر پر جائے تو کہا کرے: اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی، اپنا چہرہ تیری طرف پھیرا، اپنا کام تیرے حوالے کیا، اپنی پشت پر تیرا سہارا لیا امید اور خوف کے ساتھ تیری طرف رجوع کیا، تیرے سے بچنے اور پناہ لینے کی جگہ تیرے سوا کوئی نہیں ہے۔ تیری کتاب جو تو نے نازل کی ہے اور تیرا نبی جو تو نے بھیجا ہے اس پر میں ایمان لایا۔ آپ نے فرمایا: ''پس اگر تو اس رات فوت ہوا تو فطرت پر فوت ہوگا اور اگر تو صبح کو اٹھا تو بھلائی پر اٹھے گا۔''

شرح:...... حدیث میں دائیں جانب لیٹنے کی ترغیب ہے، اس جانب سے بیداری جلدی ہوتی ہے اور دل پر بوجھ نہیں پڑتا، بدن کے لیے زیادہ موزوں ہے۔ نبی کریم ﷺ دائیں جانب ہی سوتے تھے۔

فطرت پر وفات ہونے سے مراد دین اسلام پر وفات ہے، یہ بھی ثابت ہوا کہ دعا کے الفاظ وہی رکھے جائیں جو رسول اکرم ﷺ سے ثابت ہیں اسی میں حکمت اور بہتری ہے۔ ان سے ثابت ہوا کہ اگرچہ انسان کا وضو ہو بھی پھر بھی سوتے وقت وضو کرنا چاہیے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ دائیں جانب سوئیں اور ذکر اللہ پر خاتمہ کی تمنا ہو۔ اس حدیث میں کتابوں، رسولوں اور الٰہیات اور نبوت کے متعلقہ تمام امور کے ساتھ ایمان لانے کا ذکر ہے اور تمام ذاتی، صفاتی اور عملی نسبتیں اللہ کی طرف کی گئی ہیں۔ اس میں چہرے، نفس امر اور ظہر (پشت) کا ذکر کرنا اور اللہ پر توکل، اس کی قضا کے ساتھ رضا کا اظہار کرنا، سب معاش کے مطابق سوال کیا گیا ہے۔ اس میں ثواب وعذاب، خیر وشر کا اعتراف کرنا آخرت کے مطابق ہے۔ (فتح الباری: ۱۱/۱۱۲)

(۹۳۵۹) بخاری: ۷۴۸۸۔ مسلم: ۲۷۱۰۔ ابوداؤد: ۵۰۴۶۔ ترمذی: ۳۳۹۴۔ ابن ماجہ: ۳۸۷۶۔ دارمی: ۲۶۸۳۔ احمد: ۱۸۱۷۷۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٩٣٦٠۔عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوْءَ كَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ وَقُلْ ، بِنَحْوِهِ وَفِيْهِ :فَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُوْلُ فَقُلْتُ أَسْتَذْكِرُهُنَّ وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ لَا وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ . (رواه البخاري: ٦٣١١)

”سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو بستر پر لیٹے تو اپنا وضو کر جیسا تو نماز کے لیے وضو کرتا ہے، پھر دائیں کروٹ پر لیٹ جا اور کر مثل اس کے اور اس روایت میں ہے کہ اس دعا کے آخر میں میں نے یاد کرنے کے لیے کہا کہ تیرا وہ رسول جو تو نے بھیجا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہو: اور تیرا وہ نبی جو تو نے بھیجا ہے۔“ (الشیخان، ابوداؤد، ترمذی)

٩٣٦١۔ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَا مَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ أَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ . (رواه الترمذي: ٣٣٩٨)

”سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو اپنا ہاتھ اپنے سر کے نیچے رکھتے اور پھر کہتے: اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے یا اٹھائے گا۔“ (ترمذی)

شرح: نیند، موت کے قائم مقام ہے اور اس سے بیدار ہونا مرنے کے بعد اٹھنے کے مترادف ہے، اس حالت کی یاد دہانی کے لیے یہ دعا نہایت بروقت اور موزوں ہے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/۴۴۳)

٩٣٦٢۔ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَقُوْلُهُ إِذَا أَوَيْتُ إِلَى فِرَاشِي قَالَ اقْرَأْ قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ . (رواه الترمذي:٣٤٠٣)

”سیدنا فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی: یارسول اللہ! مجھے تعلیم دو تا کہ اپنے بستر پر جب جاؤں تو پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا: سورۃ قل یا أیھا الکافرون، پڑھا کر اور پھر سو جایا کر یہ سورۃ شرک سے بری کر دیتی ہے۔“

٩٣٦٣۔عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَرْقُدَ وَيَقُوْلُ إِنَّ فِيهِنَّ آيَةً خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ

”سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی ﷺ مسبحات لیٹ کر سونے سے پہلے پڑھتے تھے اور فرماتے تھے: ان سورتوں میں ایک آیت ہے جو ہزار آیات پر فضیلت

(٩٣٦٠) بخاری: ٦٣١١۔ مسلم: ٢٧١٠۔ ابوداؤد: ٥٠٤٦۔ ترمذی: ٣٣٩٤۔ ابن ماجہ: ٣٨٧٦۔ دارمی: ٢٦٨٣۔ احمد: ١٨١٧٧۔
(٩٣٦١) ترمذی: ٣٣٩٨۔ صحیح، البانی: ٢٧٠٥۔ احمد: ٢٢٧٣٣۔
(٩٣٦٢) ترمذی: ٣٤٠٣۔ صحیح، البانی: ٢٧٠٩۔ ابوداؤد: ٥٠٥٥۔ دارمی: ٣٤٢٧۔ احمد: ٢٣٢٩٥۔
(٩٣٦٣) ترمذی: ٢٩٢١۔ حسن، البانی: ٢٧١٢۔ ابوداؤد: ٥٠٥٧۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

آيَةٍ . (رواه الترمذي: ٢٩٢١)

رکھتی ہے یا افضل ہے۔"

شرح:...... مسبحات سے مراد وہ سورتیں ہیں جو سبح سے شروع ہوتی ہیں:

(ا) سورۂ بنی اسرائیل، سورۃ الحدید، الحشر، الصف، الجمعہ، التغابن اور سورۂ اعلیٰ ہے۔

عظیم آیت سے مراد یہ ہے، جو تسبیح یعنی سبح سے جاری ہوتی ہے۔ اس کے بہتر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ آیت تنزیہہ اور اللہ کی پاکیزہ صفات پر مشتمل ہے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/۱۵۰)

٩٣٦٤- قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ الزُّمَرَ وَبَنِي إِسْرَائِيلَ . (رواه الترمذي: ٣٤٠٥)

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سورۃ الزمر اور سورۃ بنی اسرائیل پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔" (ترمذی)

٩٣٦٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ فِرَاشَهُ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ . (رواه البخاري: ٧٣٩٣)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر لیٹنے لگے تو بستر کو ازار کے اندرونی طرف سے جھاڑ دے، اس لیے کہ اس کو کیا معلوم اس کے بعد اس پر کیا اشیاء آئی ہوں گی۔

اور پھر کہے: اے میرے رب! تیرے نام کے ساتھ اپنا سر رکھتا ہوں اور تیرے ہی ساتھ اٹھاتا ہوں۔ اگر تو میری روح کو روک دے تو اس پر رحم فرما اور اگر تو اس کو بدن کی طرف ارسال کر دے تو اس کی حفاظت فرما، اس چیز کے ساتھ جس کے ساتھ تو اپنے نیکو کار بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔" (الشیخان، الترمذی)

٩٣٦٦- وفي رواية: ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ . (رواه أبوداود: ٥٠٥٠)

"اور ابوداود نے لفظ ((ماخَلَفَهُ)) کے بعد اضافہ کیا ہے: پھر دائیں پہلو پر لیٹ جائے۔"

(٩٣٦٤) ترمذی: ٣٤٠٥۔ صحیح، البانی: ٢٧١١۔

(٩٣٦٥) بخاری: ٧٣٩٣۔ مسلم: ٢٧١٤۔ ابوداؤد: ٥٠٥٠۔ ترمذی: ٣٤٠١۔ ابن ماجہ: ٣٨٧٤۔ دارمی: ٢٦٨٤۔ احمد: ٩١٧٣۔

(٩٣٦٦) ابوداؤد: ٥٠٥٠۔ صحیح، البانی: ٤٢٢٣٨۔ بخاری: ٦٣٢٠۔ مسلم: ٢٧١٤۔ ترمذی: ٣٤٠١۔ ابن ماجہ: ٣٨٧٤۔ دارمی: ٢٦٨٦۔ احمد: ٩١٧٣۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۹۳۶۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنَا إِذَا أَرَادَ أَحَدُنَا أَنْ يَنَامَ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ. (رواه مسلم: ٢٧١٣)

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ہمیں حکم دیتے تھے کہ جب ہم میں سے کوئی سونے کا ارادہ کرے تو اپنے دائیں پہلو پر سویا کرے اور پھر کہے: اے اللہ! آسمانوں کے رب اور زمین کے رب، عرشِ عظیم کے رب، ہمارے رب اور ہر چیز کے رب، اے کھولنے والے دانے اور گٹھلی کو۔ نازل کرنے والے تورات، انجیل اور قرآن کو! میں تیری پناہ میں آیا ہر جاندار کے شر سے جس کو تو اس کے ماتھے کے بالوں سے پکڑنے والا ہے۔ اے اللہ! تو سب سے اول ہے، تجھ سے پہلے کوئی نہیں اور سب سے آخر ہے، تیرے بعد کوئی چیز نہ ہوگی۔ تو ظاہر ہے، تیرے اوپر کوئی چیز نہیں اور تو باطن ہے، تیرے بغیر اندرونی چیز کوئی نہیں۔ میرا قرض دور کردے اور ہمیں غربت وافلاس سے غنی کردے۔'' (مسلم، ترمذی، ابوداود)

شرح:...... عرب لوگوں کے پاس عموماً تہبند اور چادر ہی ہوتے تھے، اسی لیے اس کے ایک پلو سے بستر کو جھاڑنے کا حکم دیا گیا تھا۔ عرب رات اور دن بستر کو بچھائے رکھتے تھے، یہ اس وجہ سے کہا تھا کہ بستر میں سانپ، یا بچھو یا کوئی موذی چیز داخل نہ ہو چکی ہو اور ہاتھ محفوظ رہے تاہم آج بھی اس پر عمل میں ہی بہتری ہے۔ اس میں التجاء ہے اگر سوتے میں روح قبض ہو جائے تو اس سے درگزر کے ذریعے اور مغفرت کے ذریعے رحم کرنا، اگر زندہ بیدار کرے تو اسے معصیت اور مخالفت سے محفوظ رکھنا جیسا کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد پورے کرنے والے بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔

(جائزۃ الاحوذی: ۴/ ۴۳۶)

اس میں سب سے پہلے بقائے عالم کے کلی اسباب کے اصول بیان ہوئے ہیں اور پھر اللہ کی ربوبیت عامہ کا ذکر ہے، اس جہاں کے عناصر اور اس کی جزئیات کے خالق کا ذکر ہے، اس کے بعد جسمانی رزق کا بھی تذکرہ ہے، جس پر اس کی بقاء کا انحصار ہے، اور بعد میں روحانی رزق کا ذکر ہے، جس کا تعلق آخرت کے احوال واحکام سے ہے، اس میں زبور کا ذکر نہیں کیا کیونکہ اس میں احکام نہ تھے۔

اس میں چار اسمائے حسنیٰ کی وضاحت خود نبی ﷺ نے کی ہے، اس سے بہتر ان کی تفسیر اور کوئی نہیں کرسکتا۔

(۹۳۶۷) مسلم: ۲۷۱۳۔ ابوداؤد: ۵۰۵۱۔ ترمذی: ۳۴۰۰۔ ابن ماجہ: ۳۸۳۱۔ احمد: ۸۹۹۴۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے پتہ چلا کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ اپنے رب سے سوال سے پہلے اس کی ثنا کی جائے۔ اس کی ربوبیت عامہ کے ساتھ اس کی تعریف کی جائے اور پھر اس کی ربوبیت خاصہ کا ذکر کیا جائے پھر ان کتابوں کا جو نور ہدایت کا سرچشمہ ہیں ان کا ذکر کیا جائے اور پھر اپنے نفس کی شرارتوں اور مخلوق کی شرارتوں سے اللہ کی پناہ طلب کی جائے اور حدیث کے آخر میں قرض کی ادائیگی اور فقر سے نجات کی التجاء کی گئی ہے۔ (شرح عقیدہ واسطیہ: ۱۰۳)

۹۳۶۸۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ لَاإِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ اللّٰهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ . (رواه أبوداوٗد:٥٠٦١)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو کہتے: نہیں کوئی معبود مگر تو ہے، پاک ہے تو اے اللہ! اور تیری حمد وثنا ہے۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اپنے گناہوں کی، میں تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! مجھے علم میں زیادہ کر اور میرا دل ہدایت دینے کے بعد ٹیڑھا نہ کر اور مجھے اپنی طرف سے رحمت عطا کر، بے شک تو بہت دینے والا ہے۔'' (ابوداود)

۹۳۶۹۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَاإِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ذُنُوْبَهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ رَمْلٍ عَالِجٍ وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا . (رواه الترمذي:٣٣٩٧)

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے بستر پر جگہ پکڑتے وقت کہے: میں بخشش مانگتا ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہی زندہ قائم رہنے والا ہے اور اس کی طرف توجہ کرتا ہوں، تین بار، تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں خواہ تعداد میں وہ درختوں کے پتوں کے برابر، صحراؤں کی ریت کی تعداد کے برابر یا وہ دنیا کے ایام کی تعداد کے برابر ہوں۔'' (ترمذی)

۹۳۷۰۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

سیدنا عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص رات کے کسی وقت بیدار ہوا اور وہ کہے: نہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

(۹۳۶۸) ابوداؤد: ۵۰۶۱۔ ضعیف، البانی: ۱۰۷۴۔

(۹۳۶۹) ترمذی: ۳۳۹۷۔ ضعیف، البانی: ۶۷۴۔ احمد: ۱۰۹۰۔

(۹۳۷۰) بخاری: ۱۱۵۴۔ ابوداؤد: ۵۰۶۰۔ ترمذی: ۳۴۱۴۔ ابن ماجہ: ۳۸۷۸۔ دارمی: ۲۶۸۷۔ احمد: ۲۲۱۶۰۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي أَوْ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ. (رواه البخاری:١١٥٤)

اسی کے لیے بادشاہی ہے، اسی کی حمد وثنا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ۔ اللہ پاک ہے، اللہ بڑا ہے۔ نہ گناہ سے بچنے کی توفیق ہے اور نہ نیکی حاصل کرنے کی طاقت مگر اللہ کی توفیق سے اور پھر کہے کہ اے اللہ! مجھے بخش دے اور دعا مانگے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ پس اگر اس نے وضو کیا اور نماز پڑھی تو نماز قبول ہوگی۔'' (بخاری، ترمذی، ابوداؤد)

شرح:...... اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی زبانی یہ وعدہ کیا ہے کہ جو بھی اپنی نیند سے بیدار ہو یا نیند اچاٹ ہو جائے تو اپنے رب کی توحید اور اس کی بادشاہت کا اقرار کرے اور اس کے انعامات کا اعتراف کرے، اس کی حمد وثنا کرے، اس کی تسبیح کرے، اس کی کبریائی کے سامنے خضوع اختیار کرے اس کی قدرت کے سامنے عجز وانکساری اختیار کرے، اللہ ہی کو مدد کے لیے پکارے تو دعا اور نماز قبول ہوتی ہے لہٰذا اس دعا کو غنیمت سمجھ کر اس پر عمل کیا جائے اور نیت کو خالص رکھا جائے۔

علامہ فربری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے نیند سے بیداری کے بعد یہ ذکر کیا، پھر میں سو گیا تو خواب میں آنے والا آیا اور یہ آیت پڑھی: ﴿وَ هُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ﴾ (الحج: ٢٤) یہ طیب بات کی رہنمائی کیے گئے۔ (فتح الباری:٣/٤١)

٩٣٧١۔ عَنْ أَبِي الْأَزْهَرِ الْأَنْمَارِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي ذَنْبِي وَأَخْسِئْ شَيْطَانِي وَفُكَّ رِهَانِي وَاجْعَلْنِي فِي النَّدِيِّ الْأَعْلٰى. (رواه أبو داود:٥٠٥٤)

''سیدنا ابو الأزھر الانماری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کے وقت اپنے بستر پر تشریف لاتے تو فرمایا کرتے تھے: اللہ کے نام سے، میں نے اللہ کے لیے اپنے دونوں پہلو رکھے ہیں ۔ اے اللہ! میرے گناہ بخش دے، شیطان کو دفع کر دے، میری گردن آزاد کر دے اور مجھے اعلیٰ مجلس میں پہنچا دے۔''

شرح:...... اس دعا میں جس شیطان کو دور کرنے کا کہا گیا ہے اس سے مراد جنوں اور شیطانوں میں سے دونوں ہیں کہ ان کے اغوا سے مجھے بچانا، رھان اصل میں کسی چیز کے گروی رکھنے کو کہتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے: میری گردن پر جتنے حقوق ہیں وہ مجھے کما حقہ ادا کرنے کی توفیق دے کر میری گردن آزاد کر دے، ارشاد گرامی ہے:

﴿كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ﴾ (المدثر: ٣٨)

(٩٣٧١) ابوداؤد: ٥٠٥٤۔ صحیح، البانی: ٤٢٢٦.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''ہر جان جو اس نے کمایا ہے اس کی گروی ہے۔''

یعنی میری جان جو کہ اپنے عمل سے گروی ہے، اسے اس سے سبکدوش ہونے کی توفیق دے۔

اور آخر میں یہ ہے کہ مجھے فرشتوں کی بلند مجلس میں اکٹھا فرمادے۔ (عون المعبود: ۴/۳/۴۷)

۹۳۷۲۔ عَنْ عَلِيِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ مَضْجَعِهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ اللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ. (رواه أبو داوٗد: ۵۰۵۲)

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بستر کے پاس کہتے تھے: اے اللہ! میں تیری عزت والے چہرے کی پناہ میں آیا اور تیرے مکمل کلمات کی پناہ میں آیا۔ ہر جاندار کے شر سے جس کو اس کی پیشانی سے تو پکڑنے والا ہے۔ اے اللہ! تو ہی قرض اور گناہ دور کرنے والا ہے۔ اے اللہ! تیری فوج شکست نہیں کھاتی، تیرے وعدے کے خلاف نہیں ہوتا اور بڑائی والے کی بڑائی تیرے بالمقابل کوئی کام نہیں دیتی۔ پاک ہے تو اے اللہ! تیری حمد وثنا ہے۔'' (ابوداود)

۹۳۷۳۔ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ شَكَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْمَخْزُوْمِيُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاأَنَامُ اللَّيْلَ مِنَ الْأَرَقِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ وَرَبَّ الْأَرَضِيْنَ وَمَا أَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضَلَّتْ كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ لَاإِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ. (رواه الترمذی: ۳۵۲۳)

''سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خالد بن ولید مخزومی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے شکایت کی کہ وہ رات کو سو نہیں سکتے۔ آپ نے فرمایا: جب تو اپنے بستر پر جائے تو کہا کر: اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے رب اور جن چیزوں پر وہ سایہ فگن ہوتے ہیں، زمینوں کے رب اور جنہیں وہ اٹھاتی ہیں اور شیطانوں کے رب اور جن چیزوں کو وہ گمراہ کرتے ہیں۔ اپنی تمام تر مخلوق کے شر سے میرے لیے ہمسایہ ہوجا کہ کوئی مجھ پر زیادتی یا بغاوت کرے۔ تیرا پڑوس باعزت ہے، تیری حمد وثنا بلند تر ہے۔ اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، کوئی معبود نہیں ہے مگر تو ہی۔'' (الترمذی)

۹۳۷۴۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ

''عمرو بن شعیب اپنے باپ سے، وہ ان کے دادا سے بیان

(۹۳۷۲) ابوداؤد: ۵۰۵۲۔ ضعیف، البانی: ۱۰۷۲.

(۹۳۷۳) ترمذی: ۳۵۲۳۔ ضعیف، البانی: ۷۸۰۴.

(۹۳۷۴) ترمذی: ۳۵۲۸۔ حسن، دون قوله فكان عبدالله: ۲۷۹۳.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جَدِّہٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَحْضُرُوْنَ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُلَقِّنُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهٖ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِيْ صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهٖ. (رواه الترمذي: ۳۵۲۸)

کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں کوئی شخص نیند میں ڈر جائے تو کہے: میں پناہ میں آتا ہوں اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کے ساتھ جو کہ مکمل ہیں۔ اس کے غضب، اس کے عذاب اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے شر سے اور اس سے کہ وہ حاضر ہوں، تو اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ عبداللہ کی اولاد میں سے جو بالغ ہوتا اس کو یہ کلمات سکھاتے تھے اور جو نابالغ ہوتا اس کے لیے لکھ کر اس کے گلے میں لٹکا دیتے۔" (ابوداؤد و ترمذی)

شرح:۔ ...اللہ کے تمام کلمات جو کہ ہر چیز پر چھائے ہیں اور فاضل ہیں، یہ اللہ کے اسماء وصفات ہیں اور اس کی کتاب کی آیات بھی اس میں شامل ہیں، اور شیطان جو چوکے لگاتا ہے اور خیالات ڈالتا ہے، وسوسے پیدا کرتا ہے فتنے میں ڈالتا ہے اور دل میں عقائد باطلہ ڈالتا ہے، ان سے پناہ مانگی گئی ہے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/ ۵۰۵)

۹۳۷۵- عَنْ جَابِرٍ، رَفَعَهٗ: إِذَا أَوَى الرَّجُلُ إِلَى فِرَاشِهٖ اِبْتَدَرَهٗ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ فَيَقُوْلُ الْمَلَكُ: اِخْتِمْ بِخَيْرٍ، وَيَقُوْلُ الشَّيْطَانُ اِخْتِمْ بِشَرٍّ، فَإِنْ ذَكَرَ اللّٰهَ ثُمَّ نَامَ بَاتَ الْمَلَكُ يَكْلُؤُهٗ، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْمَلَكُ: اِفْتَحْ بِخَيْرٍ، وَقَالَ الشَّيْطَانُ اِفْتَحْ بِشَرٍّ، فَإِنْ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ عَلَيَّ نَفْسِيْ وَلَمْ يُمِتْهَا فِيْ مَنَامِهَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُوْلَا، إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهٖ، فَإِنْ وَقَعَ عَنْ سَرِيْرِهٖ فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ. (لرزين والموصلي بلفظه: ۱۷۹۱)

"سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں: جب آدمی اپنے بستر پر آئے تو شیطان اور فرشتہ اس سے پہلے ایک دوسرے سے بڑھ کر وہاں پہنچتے ہیں اور فرشتہ کہتا ہے: آخری وقت میں نیک عمل پر ختم کر۔ اور شیطان تو بدی پر بات ختم کرنے کے لیے کہتا ہے۔ انسان نے اگر اللہ کا ذکر کیا اور پھر سویا تو اللہ کے حکم سے وہ فرشتہ اس پر پہرہ دیتا ہے اور جب وہ بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: نیک عمل سے ابتداء کر اور شیطان کہتا ہے: شر اور بدی سے ابتدا کر۔ اگر اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اس چیز پر کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی روح واپس بھیجی ہے اور نیند کی حالت میں موت واقع نہیں ہوئی اور اس نے کہا: ﴿سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے زمین وآسمان تھاما ہے اور وہ دونوں مٹتے نہیں ہیں اور رزائل نہیں ہوتے﴾...... تا آخر آیت۔ ﴿سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے

(۹۳۷۵) رزین، موصلی: ۱۷۹۱۔ ورجاله رجال الصحيح، غير ابراهيم الشامي وهو ثقة، هيثمي: ۱۷۰۲۸.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آسمان کو زمین پر گرنے سے روکا ہوا ہے، جو اس کے حکم کے بغیر نہیں گرتا ہے۔ پھر اگر وہ انسان چارپائی سے گرا اور فوت ہو گیا تو جنت میں داخل ہو گا۔'' (رزین اور موصلی)

أَدْعِيَةُ الْبَيْتِ وَالْمَسْجِدِ دُخُوْلًا وَخُرُوْجًا

گھر اور مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعائیں

٩٣٧٦۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ نَزِلَّ أَوْ نَضِلَّ أَوْ نَظْلِمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا. (رواه الترمذى: ٣٤٢٧)

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب گھر سے نکلتے تو یہ کہتے تھے: اللہ کے نام سے، میں اللہ پر توکل کرتا ہوں۔ اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم پھسل جائیں، ہم گمراہ ہوں، ظلم کریں، ہم جہالت کریں یا ہم پر جہالت کی جائے۔'' (اصحاب سنن)

٩٣٧٧۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ يُقَالُ حِينَئِذٍ هُدِيتَ وَكُفِيتَ وَوُقِيتَ فَتَتَنَحَّى لَهُ الشَّيَاطِيْنُ. (رواه أبو داؤد: ٥٠٩٥)

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب مرد گھر سے نکلے اور کہے: اللہ کے نام سے میں نے اللہ پر توکل کیا بدی سے بچنا اور نیکی حاصل کرنا اللہ کی توفیق ہی سے ممکن ہے تو اس کو کہا جاتا ہے: تجھے ہدایت دی گئی، تیرے لیے کفایت کی گئی اور تو بچایا گیا اور اس سے شیطان دور بھاگ جاتا ہے۔'' (ابوداؤد، ترمذی بلفظہ)

٩٣٧٨۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ وَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ مَمْشَايَ هٰذَا فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْ أَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِيَاءً

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص گھر سے نماز کے لیے نکلا اور کہا: اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں اس حق کے وسیلے سے جو تیرے اوپر سوال کرنے والوں کا حق ہے اور اپنے اس نکلنے کے حق کے وسیلے سے تو جانتا ہے کہ میں بدی کے لیے، تکبر کے لیے،

(٩٣٧٦) ترمذی: ٣٤٢٧۔ صحیح، البانی: ٢٧٢٥۔ ابوداؤد: ٥٠٩٤۔ ابن ماجه: ٣٨٨٤۔ احمد: ٢٦٠٧٦۔

(٩٣٧٧) ابوداؤد: ٥٠٩٥۔ صحیح، البانی: ٤٢٤٩۔ ترمذی: ٣٤٢٦۔

(٩٣٧٨) ابن ماجه: ٧٧٨۔ ضعیف، البانی: ١٦٨۔ احمد: ١٠٧٧٢۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وَلَا سُمْعَةً وَخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سُخْطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ فَأَسْأَلُكَ أَنْ تُعِيْذَنِي مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَلِيْ ذُنُوْبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ أَقْبَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ سَبْعُوْنَ أَلْفِ مَلَكٍ. (رواه ابن ماجة: ٧٧٨)

سنانے کے لیے، دکھانے اور ریا کاری کے لیے گھر سے نہیں نکلا، میں تو اپنے گناہوں کا اقرار کر کے تیری طرف بھاگا ہوں۔ میں تیری رحمت کی امید کر کے نکلا ہوں اور تیرے عذاب سے ڈر کر نکلا ہوں۔ تیری ناراضی سے بچنے کے لیے نکلا ہوں اور تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لیے نکلا ہوں، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے آگ سے اپنی رحمت کے ساتھ پناہ دے۔ تو اللہ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے لگا دیتا ہے جو اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی نماز سے فارغ ہو جائے۔'' (رزین اور قزوینی)

٩٣٧٩۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ: مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، رَبِّيَ اللّٰهُ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، فَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، قَالَ لَهُ الْمَلَكُ كُفِيْتَ وَهُدِيْتَ وَوُقِيْتَ. (رواه رزين)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں جو شخص گھر سے مسجد کی طرف نکلا اور اس نے کہا: میں اللہ عظمت والے کی پناہ مانگتا ہوں، اس کی قدیمی سلطنت کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود کے شر سے، میرا رب اللہ ہے، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا میں نے اپنا کام اللہ کے سپرد کیا۔ بدی سے بچنے کی اور نیکی حاصل کرنے کی توفیق نہیں ہے مگر اللہ کی مدد سے تو ایک فرشتہ اس کو کہتا ہے: تو کفایت کیا گیا اور تجھے ہدایت دی گئی اور تو بچایا گیا۔'' (رزین)

شرح:...... یعنی حق سے پھسلنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور ہدایت سے بھٹکنے کی تجھ سے پناہ چاہتا ہوں، کوئی مجھ پر ظلم کرے یا میں کسی پر ظلم کروں اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ امور دین میں جہالت، حقوق اللہ یا حقوق الناس میں اور معاشرے میں ساتھیوں سے میل جول میں یا لوگوں کو اذیت دینے میں یا کوئی مجھے اذیت پہنچائے میں اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/۴۵۲)

۲۔ دعا پڑھنے سے مہمات میں کفایت ہو جاتی ہے، اور دشمنوں کی شر سے حفاظت ہو جاتی ہے۔

٩٣٨٠۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

(٩٣٧٩) رزين.

(٩٣٨٠) ابن ماجه: ٧٧٣۔ صحيح، الباني: ٦٢٧.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. (رواه ابن ماجة: ٧٧٣)

فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ نبی ﷺ کو سلام کہے اور یہ دعا کرے: اے اللہ! مجھے شیطان مردود کے شر سے بچا۔" (قزوینی)

٩٣٨١۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ قَالَ أَقَطُّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ قَالَ الشَّيْطَانُ حُفِظَ مِنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ. (رواه أبوداوٗد: ٤٦٦)

"سیدنا عبداللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو کہا کرتے تھے: میں اللہ عظمت والے کی پناہ میں آیا۔ اس کے کریم چہرے کی پناہ میں آیا اور اس کی قدیمی سلطنت کی پناہ میں آیا شیطان مردود کے شر سے۔ جب وہ یہ کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے آج سارا دن یہ مجھ سے بچا لیا گیا ہے۔" (ابوداود)

٩٣٨٢۔ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ. (رواه مسلم: ٧١٣)

"ابوحمید اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ دونوں مرفوع بیان کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو کہے: اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے خارج ہو تو کہے: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔" (مسلم اور نسائی)

٩٣٨٣۔ وَفِي زِيَادَةٍ: فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ فَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ. (رواه أبوداوٗد: ٤٦٥)

"ابوداود نے اضافہ کیا داخل ہونے کی دعا کے ساتھ وہ نبی ﷺ پر سلام کہے اور پھر کہے۔ اے اللہ میرے لیے......... تا آخر۔"

٩٣٨٤۔ عَنْ فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى قَالَتْ كَانَ

"سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ سے روایت

(٩٣٨١) ابوداوٗد: ٤٦٦۔ صحیح، البانی: ٤٤١.

(٩٣٨٢) مسلم: ٧١٣۔ ابوداوٗد: ٤٦٥۔ نسائی: ٧٢٩۔ ابن ماجه: ٧٧٢۔ دارمی: ٢٥٧٥۔ احمد: ١٥٧٢٧.

(٩٣٨٣) ابوداوٗد: ٤٦٥۔ صحیح، البانی: ٤٤٠۔ مسلم: ٧١٣۔ نسائی: ٧٢٩۔ ابن ماجه: ٧٧٢۔ دارمی: ١٣٩٤۔ احمد: ١٥٦٢٧.

(٩٣٨٤) ترمذی: ٣١٤۔ صحیح، البانی: ٢٥٩۔ ابن ماجه: ٧٧١۔ احمد: ٢٥٨٧٧.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَادَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ فَضْلِكَ. (رواه الترمذي: ٣١٤)

ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو درود وسلام کہتے اور کہتے: اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے اور جب باہر نکلتے تو درود وسلام کہتے اور فرماتے: ”اے اللہ! میرے گناہ بخش اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔“

٩٣٨٥۔ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلٰى أَهْلِهِ. (رواه أبو داؤد: ٥٠٩٦)

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب مرد گھر میں داخل ہو تو کہے: اے اللہ! میں تجھ سے بہتر داخلے اور بہتر خارج ہونے کا سوال کرتا ہوں۔ اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوتے ہیں اور اللہ کے نام کے ساتھ نکلتے ہیں اور ہم اپنے رب پر توکل کرتے ہیں اور اس کے بعد اہل خانہ کو سلام کہے۔“ (ابوداؤد)

شرح: ...... ان احادیث سے یہ ثابت ہوا کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت ان دعاؤں سے پہلے درود شریف پڑھا جائے اور نکلتے وقت بھی درود پڑھا جائے اور مذکورہ دعا بھی پڑھی جائے۔

ان دعاؤں میں مسجد میں داخل ہوتے ہوئے رحمت طلب کی گئی ہے، وجہ یہ ہے کہ آدمی جب مسجد میں داخل ہوتا ہے تو ثواب اور جنت کے قریب ہونے میں مصروف ہو جاتا ہے، اس مقام پر رحمت کا ذکر مناسب ہے، اور جب باہر نکلتا ہے تو رزق کی تلاش میں مشغول ہو جاتا ہے، یہاں فضل کا ذکر ہی مناسب تھا۔ ارشاد باری ہے:

﴿فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ﴾ (الجمعه: ١٠)

”جب نماز جمعہ ادا کر لو تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔“

ان میں شیطان کے وسوسوں، اس کے اغوا کرنے، اس کے خطرات، اس کی چالبازی اور گمراہی سے اللہ کی قدیم سلطنت کے ذریعے پناہ مانگی گئی ہے۔ (عون المعبود: ۴/۱۷۶)

دعا یوں پڑھی جائے: بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ...... نکلتے وقت بھی یہی کہا جائے۔

٩٣٨٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

”سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

(٩٣٨٥) ابوداؤد: ٥٠٩٦۔ ضعیف، البانی: ١٠٩١.

(٩٣٨٦) ترمذی: ٣٤٣٣۔ صحیح، البانی: ٢٧٣٠۔ احمد: ١٠٠٤٢.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

مَنْ جَلَسَ فِيْ مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُوْمَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُكَ أَنْ لَاإِلٰهَ إِلَّاأَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ إِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ. (رواه الترمذی: ٣٤٣٣)

فرمایا: ''جو ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں بے ہودہ باتیں بکثرت کی گئی ہوں اور اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے کہے: اے اللہ! تو اپنی حمد وثنا کے ساتھ پاک ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود تیرے بغیر، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ جو کچھ اس محفل میں گناہ ہوئے وہ سب اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔'' (ترمذی)

٩٣٨٧۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهٗ قَالَ كَلِمَاتٌ لَايَتَكَلَّمُ بِهِنَّ أَحَدٌ فِيْ مَجْلِسِهٖ عِنْدَ قِيَامِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَّا كُفِّرَ بِهِنَّ عَنْهُ وَلَا يَقُوْلُهُنَّ فِيْ مَجْلِسِ خَيْرٍ وَمَجْلِسِ ذِكْرٍ إِلَّا خُتِمَ لَهٗ بِهِنَّ عَلَيْهِ كَمَا يُخْتَمُ بِالْخَاتَمِ عَلَى الصَّحِيْفَةِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَاإِلٰهَ إِلَّاأَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ. (رواه أبوداود: ٤٨٥٧)

''سیدنا عبداللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص تین باران کلمات کو مجلس سے اٹھتے وقت کہے تو مجلس کی بدیوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں اور اگر اچھی مجلس کے اختتام پر کہے گا تو صحیفے پر مثل مہر کے ہوں گے: اے اللہ! تو پاک ہے اور تیرے لیے تعریف ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔'' (ابوداود)

٩٣٨٨۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ. (رواه أبوداود: ١٥١٦)

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بیشک ہم ایک مجلس میں نبی کریم ﷺ کی یہ دعائے مغفرت سو مرتبہ شمار کرتے تھے۔ اے اللہ! مجھے بخش اور میرے اوپر رجوع فرما، تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔'' (ابوداؤد، ترمذی)

٩٣٨٩۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْمُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِأَصْحَابِهٖ اللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بہت کم کسی مجلس سے بغیر یہ دعا اپنے صحابہ کے لیے مانگنے سے پہلے اٹھتے تھے: اے اللہ! ہمارے لیے اپنا خوف مقسوم کر دے جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے درمیان حائل ہو اور تیری اطاعت

(٩٣٨٧) ابوداؤد: ٤٨٥٧۔ صحيح، الباني: ٤٠٦٦۔ دون قوله ثلاث ترمذي: ٣٤٣٣۔ احمد: ١٠٠٤٣.

(٩٣٨٨) ابوداؤد: ١٥١٦۔ صحيح، الباني: ١٣٤٢۔ ترمذي: ٣٤٣٢۔ ابن ماجه: ٣٨١٤.

(٩٣٨٩) ترمذي: ٣٥٠٢۔ حسن، الباني: ٢٧٨٣.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَاأَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا. (رواه الترمذى: ٣٥٠٢)

کا باعث ہو جس کے ذریعے ہم تیری جنت میں داخل ہوں اور ہمارے لیے یقین عطا فرما جس سے دنیا کے مصائب ہمارے لیے آسان ہوں، ہمیں ہمارے کانوں، آنکھوں اور دلوں کے فائدے جب تک زندہ رہے نصیب فرما اور ان کو ہمارے وارث بنا، ہمارا انتقام ان پر جاری کر جنھوں نے ہم پر ظلم کیا ہو، جو ہمارے ساتھ دشمنی کرتا ہو اس پر ہماری مدد فرما اور ہمیں اپنے دین پر مصیبت سے محفوظ رکھ، دنیا کو ہمارا مقصدِ حیات نہ بنا اور اس کو ہمارے علم کا محور نہ بنا اور ہم پر اس شخص کو مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرتا ہو۔" (ترمذی)

شرح:...... مجلس سے اٹھتے ہوئے یہ دعائیں مجلس کی لغویات کا کفارہ بن جاتی ہیں اور ان دعاؤں میں مذکور تمام خیر کا حصول ہوتا ہے۔

ان سے ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ پر ایسی حالت کبھی طاری ہوتی تھی جسے دور کرنے کے لیے آپ ﷺ سو مرتبہ استغفار کرتے تھے، امتی اس پر غور کریں اور اس طریقے کو سامنے رکھتے ہوئے کثرت سے استغفار کریں۔

ساتھ یہ بھی کہیں کہ اللہ میرے اوپر رحمت لے کر رجوع فرما اور مجھے توبہ کی توفیق دے اور اسے قبول فرما۔

(عون المعبود: ۱/ ۵۵۹)

ان دعاؤں میں یقین طلب کیا گیا ہے اور اللہ کے قضا وقدر کے فیصلوں کے ساتھ سر تسلیم خم ہے کہ یہ مصلحت کے تحت ہی فیصلے آتے ہیں اور ان پر صبر سے ثواب حاصل ہوتا ہے اور ان میں لا ولد رہنے سے پناہ مانگی گئی ہے، وارث کے ہونے کی دعا ہے۔ اور انتقام صرف اس سے لینے کی التجا ہے جو ظلم کرے جیسا کہ جاہلیت میں بے قصور بھی انتقام کی زد میں آ جاتا تھا، ایسا نہ ہو۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/ ۴۸۸)

٩٣٩٠۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کسی غزوے یا حج وعمرہ سے واپس آتے تو ہر بلند جگہ پر تین بار تکبیر کہتے تھے اور فرماتے: "نہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے

(٩٣٩٠) بخاری: ١٧٩٧۔ مسلم: ١٣٤٤۔ ابوداؤد: ٢٧٧٠۔ ترمذی: ٩٥٠۔ دارمی: ٢٦٨٢۔ احمد: ٢٦٧٥۔ موطا: ٩٦٠۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَ مَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ. (رواه البخاري: ١٧٩٧)

والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی حمد وثنا بیان کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ پورا کر دیا، اپنے بندے کی مدد کی جماعتوں کو ایک اس ذات نے شکست دے دی۔" (نسائی کے علاوہ چھ نے روایت کی ہے)

٩٣٩١۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهِ خَارِجًا إِلٰى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ ﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰي اللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَهُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ. (رواه مسلم: ١٣٤٢)

"سیدنا عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سفر پر جاتے ہوئے جب اپنے اونٹ پر پوری طرح سوار ہو جاتے تو اللہ کی حمد، تسبیح اور تکبیر تین بار کہتے پھر کہتے: "پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے ان چیزوں کو مسخر کیا ہے اور ہم ان کو گرفت میں لینے والے نہیں تھے اور ہم رب کی طرف پلٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی، تقویٰ اور اس عمل کا سوال کرتے ہیں جو تیری رضا کا باعث ہو اور تو اس سے راضی ہو۔ اے اللہ! ہمارے سفر کو آسان فرما اور زمین کا بعد ہمارے لیے لپیٹ دے۔ اے اللہ! تو ہی سفر میں ہمارا رفیق ہے اور ہمارے گھر والوں میں ہمارا خلیفہ بھی ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی تھکاوٹوں سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور برے مناظر دیکھنے اور برے انقلاب سے اہل میں اور مال میں۔ آپ واپسی پر بھی یہ کلمات کہتے تھے اور ان الفاظ کا اضافہ فرماتے تھے: ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، اپنے رب کو سجدہ کرنے والے ہیں۔" (مسلم، ترمذی، ابوداود)

٩٣٩٢۔ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَهُوَ يُرِيْدُ السَّفَرَ يَقُوْلُ بِاسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي

"امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، ان کو یہ خبر پہنچی کہ نبی کریم ﷺ جب رکاب میں قدم رکھتے اور سفر کا ارادہ ہوتا تو کہتے تھے: اللہ کے نام سے، اے اللہ! سفر میں ساتھی تو ہے اور اہل وعیال میں خلیفہ بھی تو ہے۔ اے اللہ! ہمارے لیے زمین

(٩٣٩١) مسلم: ١٣٤٢۔ ابوداؤد: ٢٥٩٩۔ ترمذی: ٣٤٤٧۔ دارمی: ٢٦٧٣۔ احمد: ٦٣٢٨.

(٩٣٩٢) موطا: ٩٦٠.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الْأَهْلِ اللّٰهُمَّ ازْوِ لَنَا الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَمِنْ كَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَمِنْ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ. (رواه مالك)

کو لپیٹ دے اور ہمارے سفر کو آسان کر دے۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت سے، برے انقلاب آنے سے اور اہل اور مال میں برے منظر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔"

شرح:...... ان احادیث میں ان دعاؤں کے غزوہ، حج یا عمرہ سے واپسی پر پڑھنے کا ہی ذکر ہے لیکن یہ ہر نیک سفر سے واپسی پر پڑھنا جائز ہیں اور روانہ ہوتے وقت بھی انہیں پڑھنا جائز ہے۔ صلہ رحمی یا طلب علم کے لیے جاتے، آتے یہ دعا پڑھنا جائز ہے یا کسی بھی دینی یا دنیوی جائز سفر کے لیے یہ دعائیں پڑھی جا سکتی ہیں۔

بلندی چونکہ تکبر پیدا کر سکتی ہے اس لیے اللہ کی کبریائی زبان سے ادا کی جاتی ہے اور جب اترائی میں اتریں تو سبحان اللہ کہا جائے۔ لا الٰہ الا اللہ میں اشارہ ہے کہ وہی اللہ متفرد ہے اور ساری موجودات کا وہی تنہا موجد ہے اور وہی تنہا ہر جگہ کا معبود ہے۔

اس میں دوران سفر ذکر الٰہی میں کوتاہی میں اور عبادت میں کمی سے توبہ کی بھی یاد دہانی ہے، اس میں اسلام کے غلبہ کے وعدہ پورا کرنے کا بھی ذکر ہے۔ اور نبی اکرم ﷺ کی مدد کرنے کا تذکرہ ہے، کفار قریش، یہودی، وغیرہ جو جتھے بن کر آپ کے خلاف امڈ آئے تھے اللہ نے انہیں شکست وریخت سے دوچار کیا تھا اس کا ذکر ہے۔

ان دعاؤں میں اللہ کی کبریائی اور گھر میں اور دوران سفر ہر چیز کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ (فتح الباری: ۱۱/ ۱۸۹)

۹۳۹۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ وَأَسْحَرَ يَقُوْلُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ. (رواه مسلم:۲۷۱۸)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب سفر میں ہوتے اور سحری کا وقت آتا تو آپ فرماتے: سننے والے نے اللہ کی تعریف سنی اور اس کی بہتر نعمت ہم پر ہے۔ ہمارا رب ہمارے ساتھ ہے اور اسی نے ہم پر فضل کیا ہے۔ ہم آگ سے اللہ کی پناہ مانگنے والے ہیں۔"

شرح:...... یہ بھی ایک نہایت ہی موزوں دعا ہے کہ رات کے آخری پہر میں اپنے رب سے التجا ہو رہی ہے کہ اللہ ہی حمد وثنا سننے والا ہے اور وہی نعمتوں سے مالا مال کرتا ہے، اس لیے میری زبان اس اللہ کی پاکیزگی ہی الاپتی ہے، وہی اللہ نگہبان ہے اور سفر کی وحدت میں وہی ساتھ ہے اور اے اللہ انعامات دائمی عطا فرما اور ان کا حق ادا کرنے کی توفیق دے اور رات کے اس آخری حصے میں دوزخ سے تیرے سوا کوئی پناہ دینے والا نہیں۔ (عون المعبود: ۴/ ۴۸۴)

(۹۳۹۳) مسلم: ۲۷۱۸۔ ابوداؤد: ۵۰۸۶.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩٣٩٤ـ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِي قَالَ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى قَالَ زِدْنِي قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ زِدْنِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ. (رواه الترمذي: ٣٤٤٤)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک مرد آیا اور اس نے کہا: میں سفر کا ارادہ کرتا ہوں، مجھے سامانِ سفر عنایت کیجیے یعنی دعائیں بتا دیجیے۔ آپ نے فرمایا: تجھے اللہ تعالیٰ تقویٰ عطا کرے۔ اس نے کہا: مزید بتایئے۔ تو دعا کی اللہ تیرے گناہ معاف کرے۔ اس نے کہا: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں۔ مزید دعا کیجیے۔ آپ نے فرمایا: ہر بھلائی اللہ تیرے لیے آسان کردے تو جہاں جائے اور جہاں رہے۔'' (ترمذی)

شرح: ...... اس صحابی رضی اللہ عنہ نے زادِ سفر اور کھانے میں برکت کی دعا مطلب کی تھی یا انہوں نے روحانی زادِ راہ طلب کیا ہوگا۔ آپ ﷺ نے حکیمانہ انداز پر جواب دیا کہ تقویٰ بہترین زادِ راہ ہے۔

﴿فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى﴾ (البقرة: ١٩٧)

''بے شک بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔''

ان کے مزید مطالبہ پر تقویٰ کی صحت اور اس سے مرتب ہونے والے اثرات بتائے کہ تو تقویٰ اختیار کر، اللہ تیرے گناہ بخشے اور جو تقصیریں واقع ہوتی ہیں ان سے درگزر فرمائے، اس میں دنیا و آخرت کی خیر کا ذکر ہے۔

(جائزة الاحوذی: ۴/۴۶۱)

٩٣٩٥ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا ادْنُ مِنِّيْ أُوَدِّعُكَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوَدِّعُنَا فَيَقُوْلُ أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ. (رواه الترمذي: ٣٤٤٣)

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص سفر کا ارادہ ظاہر کرتا تو وہ اسے کہتے کہ آیئے میں تجھے اس طرح رخصت کروں جیسے نبی ﷺ ہمیں رخصت کیا کرتے تھے۔ میں تیرا دین، تیری امانت اور تیرا آخری عمل اللہ کے پاس امانت رکھتا ہوں۔

٩٣٩٦ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَلَا يَدَعُهَا

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کسی کو سفر پر رخصت کرتے تو اس کا ہاتھ پکڑتے۔

(٩٣٩٤) ترمذی: ٣٤٤٤ـ حسن، صحیح: ٢٧٣٩ـ دارمی: ٢٦٧١.
(٩٣٩٥) ترمذی: ٣٤٤٣ـ صحیح، البانی: ٢٧٣٨.
(٩٣٩٦) ترمذی: ٣٤٤٢ـ صحیح، البانی: ٢٧٣٨.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ. (رواه الترمذي: ٣٤٤٢)

آپ ﷺ تب تک اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے یہاں تک کہ وہ خود ہاتھ چھوڑ تا۔‘‘(ابوداود، ترمذی بلفظہ)

شرح:......اس میں نبی کریم ﷺ کی حد درجہ تواضع کا ذکر ہے، اور ساتھیوں سے اظہار محبت ورحمت ہے کہ الوداع ہونے والے کا آپ ہاتھ نہ چھوڑتے تھے۔

سفر میں بعض امور میں تاخیر ہو جاتی ہے اور لین دین میں امانت ضائع ہو سکتی ہے، اس لیے دین اور امانت کو بھی اللہ کے سپرد کیا ہے، موت تو کسی بھی جگہ آ سکتی ہے مگر سفر میں زیادہ امکان ہوتا ہے، اس لیے سفر میں خاتمہ بالخیر کی دعا دی ہے کیونکہ آخرت کا دارومدار حسن خاتمہ پر ہی ہے۔(جائزۃ الاحوذی:۴/۴۶۰)

٩٣٩٧- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ يَاأَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَافِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَمِنْ شَرِّ مَايَدِبُّ عَلَيْكِ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ. (رواه أبوداؤد: ٢٦٠٣)

’’سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سفر پر ہوتے اور رات آتی تو کہتے: اے زمین! میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے میں تیرے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں اور اس چیز کے شر سے جو تیرے اندر پیدا کی ہے۔ اور اس چیز کے شر سے جو تیرے اوپر چلتی ہے۔اے اللہ! میں شیر سے اور سیاہ سانپ سے، ہر سانپ اور بچھو سے، شہر میں رہنے والوں کے شر سے اور باپ اور بیٹے کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔‘‘(ابوداود)

٩٣٩٨- عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ السُّلَمِيَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ. (رواه الترمذي: ٣٤٣٧)

سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو کسی منزل پر اترا اور کہا: میں اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اللہ نے پیدا کی ہے، تو اس منزل سے کوچ کرنے تک اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔‘‘(مالک، مسلم، ترمذی)

شرح:...... جاہلیت میں لوگ جب کسی منزل پر ٹھہرتے تو کہتے کہ ہم اس وادی کے سردار جن کی پناہ میں آتے ہیں تو اس سے جن بڑے سرکش ہو گئے۔ارشاد باری ہے:

﴿وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا۝﴾ (الجن: ٦)

(٩٣٩٧) ابوداؤد: ٢٦٠٣۔ ضعيف، الباني: ٥٦٠.

(٩٣٩٨) ترمذي: ٣٤٣٧۔ صحيح، الباني: ٢٧٣٣۔ مسلم: ٢٧٠٨۔ ابن ماجه: ٣٥٤٧۔ دارمي: ٢٦٨٠۔ احمد: ٢٦٥٧٩.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

''بے شک انسانوں میں سے بعض لوگ جنوں سے پناہ مانگتے ہیں، اس سے جنوں کے ظلم میں اضافہ ہوتا ہے۔'' اس حدیث میں اس کی تردید ہے اور اللہ کی پناہ میں آنے کی ترغیب ہے۔

اللہ کے پورے کلمات سے مراد قرآن پاک ہے، ان میں کوئی عیب اور نقص نہیں اور جو بھی ان کے ساتھ پناہ طلب کرے گا اس کے لیے کافی وشافی ہیں۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/ ۴۵۷)

۹۳۹۹۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجَسَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَافَرَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ اللّٰهُمَّ اصْبَحْنَا فِي سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِي أَهْلِنَا اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَمِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَمِنْ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ. (رواه الترمذي: ٣٤٣٩)

''سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سفر پر جاتے تو سفر کی مشقت سے، برے انقلاب سے، حملہ کے بعد پیچھے ہٹنے سے، مظلوم کی بددعا سے اور اہل ومال میں برا منظر دیکھنے سے اللہ کی پناہ طلب کرتے تھے۔'' (مسلم، ترمذی، نسائی)

شرح: ......اس دعا میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ کریم تو ہی ہے جس پر میں اعتماد کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ سفر میں میرا بھی تو ہی مددگار ہے اور میری عدم موجودگی میں میرے گھر میں بھی تیری ہی نگہبانی ہے۔ اگر کوئی بیمار ہو جائے تو ہی اسے شفا دے گا اور تو ہی ان کے دین وامانت کی حفاظت کرے گا اور واپسی پر غم سے اور نفسیاتی تغیر سے تو ہی بچائے گا۔ اور گھر میں اور مال میں آفت سے اور اصلاح امور کے بعد فساد سے تو ہی بچائے گا۔

چونکہ مظلوم کی آہ اور اللہ کے درمیان پردہ حائل نہیں ہوتا اس لیے میں اس کی بددعا سے تیری پناہ میں آتا ہوں، مظلوم کی بددعا سے تو سفر وحضر میں ڈرنا چاہیے لیکن سفر میں مصائب کا زیادہ سامنا ہوتا ہے، اس لیے اس میں مظلوم کی آہ سے خصوصی بچاؤ کی دعا کی گئی ہے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/ ۴۵۸)

۹۴۰۰۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَامِنْ مُسْلِمٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يُرِيْدُ سَفَرًا أَوْ غَيْرَهُ فَقَالَ حِيْنَ يَخْرُجُ بِسْمِ

''سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان گھر سے سفر کے ارادے سے یا سفر کے ارادے کے بغیر نکلا اور بوقت خروج اس نے کہا: میں اللہ پر ایمان

(۹۳۹۹) ترمذی: ۳۴۳۹۔ صحیح، البانی: ۲۷۳۵۔ مسلم: ۱۳۴۳۔ نسائی: ۵۴۹۹۔ ابن ماجہ: ۳۸۸۸۔ دارمی: ۲۶۷۲۔ احمد: ۲۰۲۴۷۔

(۹۴۰۰) احمد: ۴۷۳۔ عن رجل عن عثمان وبقية رجاله ثقات، هيثمي: ۱۷۰۸۸۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ آمَنْتُ بِاللّٰهِ اعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ إِلَّا رُزِقَ خَيْرَ ذٰلِكَ الْمَخْرَجِ وَصُرِفَ عَنْهُ شَرُّ ذٰلِكَ الْمَخْرَجِ. (رواه أحمد: ٤٧٣)

لایا اور اللہ پر پختہ یقین کیا، اللہ پر توکل کیا، نہ بدی سے بچاؤ کرسکتا ہوں اور نہ نیکی حاصل کرسکتا ہوں مگر اللہ کی توفیق سے تو اس کو اس خروج پر بھلائی عطا کی جاتی ہے۔ اور اس سے شر دور کیا جاتا ہے۔" (احمد)

٩٤٠١- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا قَالَ اللّٰهُمَّ بِكَ أَصُوْلُ وَبِكَ أَحُوْلُ وَبِكَ أَسِيْرُ. (رواه أحمد: ١٢٩٨)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سفر کا ارادہ کرتے تھے تو دعا کرتے تھے: "اے اللہ! میں تیری مدد کے ساتھ حملہ آور ہوتا ہوں اور تیری مدد کے ساتھ دفاع کرتا ہوں اور تیری توفیق سے چلتا ہوں۔" (احمد، بزار)

٩٤٠٢- عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَفَعَهُ: أَمَانُ أُمَّتِي مِنَ الْغَرَقِ إِذَا رَكِبُوْا الْبَحْرَ أَنْ يَقُوْلُوْا: بِاسْمِ اللّٰهِ مَجْرِيهَا وَمُرْسٰيهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ، وَمَا قَدَرُوْا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ الآية. (رواه الموصلي: ٦٧٨١ بضعف)

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "غرق ہونے سے میری امت کے لیے جب وہ سمندر میں سفر کریں یہ آیت امن کا سبب ہے کہ وہ کہیں: اللہ کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے، بے شک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔ اور یہ آیت: "نہیں قدر پہچانی انہوں نے اللہ تعالیٰ کی جیسا اس کے قدر پہچاننے کا حق ہے......" (الموصلی سند ضعیف)

٩٤٠٣- عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ، رَفَعَهُ: إِذَا أَضَلَّ أَحَدُكُمْ شَيْئًا أَوْ أَرَادَ أَحَدُكُمْ عَوْنًا وَهُوَ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا أَنِيْسٌ فَلْيَقُلْ: يَاعِبَادَ اللّٰهِ أَعِيْنُوْنِي، يَاعِبَادَ اللّٰهِ أَعِيْنُوْنِي، يَاعِبَادَ اللّٰهِ أَحْبِسُوْا، فَإِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَا نَرَاهُمْ وَقَدْ جُرِّبَ ذٰلِكَ. (للكبير: ١٧/ ١١٧-١١٨، بضعف)

سیدنا عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: "جب تمہاری کوئی چیز گم ہو یا تم میں سے کوئی امداد لینا چاہے اور اس علاقے میں آشنائی سے اور انس رکھنے والے سے محروم ہو تو وہ کہے: اے اللہ کے بندو! میری امداد کرو۔ اے اللہ کے بندو! میری امداد کرو۔ اے اللہ کے بندو! روک دو۔ پس اللہ کے وہ بندے بھی ہیں جن کو تو نہیں دیکھتا ہے۔ اس کا تجربہ کیا گیا ہے۔" (الکبیر سند ضعیف)

(٩٤٠١) احمد: ١٢٩٨- بزار، ورجالهما ثقات، هيثمى: ١٧٠٨٨.

(٩٤٠٢) موصلى: ٦٧٨١- عن شيخه جبارة بن مغلس وهو ضعيف، هيثمى: ١٧١٠١.

(٩٤٠٣) طبرانى كبير: ١٧/ ١١٧- ورجاله وثقوا على ضعف فى بعضهم الا ان زيد بن على لم يدرك عينة، هيثمى: ١٧١٠٤.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩٤٠٤۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ،رَفَعَهُ: إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ سو الحفظةِ يَكْتُبُوْنَ مَايَسْقُطُ مِنْ وَرَقِ الشَّجَرِ، فَإِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ عَرَجَةٌ بِأَرْضِ فَلَاةٍ، فَلْيُنَادِ أَعِيْنُوْنِي عِبَادَ اللّٰهِ . (رواه البزار: ٣١٢٨)

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ مرفوع بیان کرتے ہیں کہ محافظ فرشتوں کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں، زمین میں اگر درخت کا پتہ گرتا ہے تو وہ اس کو بھی لکھتے ہیں پس جس کو جنگل میں کوئی دشواری پیش آئے تو وہ آواز دے: اے اللہ کے بندو! میری امداد کرو۔"(البزار)

شرح: ...عباد اللہ، اللہ کے بندو! میری مدد کرو اس سے مراد فرشتے ہیں، یعنی اے اللہ! فرشتوں کے ذریعے میری مدد کر۔ (گوندلوی)

٩٤٠٥۔عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ،رَفَعَهُ: إِذَا انْفَلَتَتْ دَابَّةُ أَحَدِكُمْ بِأَرْضِ فَلَاةٍ، فَلْيُنَادِ يَاعِبَادَ اللّٰهِ اِحْبِسُوْا ،يَا عِبَادَ اللّٰهِ اِحْبِسُوْا ،فَإِنَّ لِلّٰهِ حَاضِرًا فِي الْأَرْضِ سَيَحْبِسُهُ. (للموصلي :٥٢٦٩ ، والكبير: بضعف)

سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں: "جب تمہارا کسی کا جانور جنگل میں بھاگ جائے تو وہ آواز دے: اے اللہ کے بندو! اس کو روک لو! اے اللہ کے بندو! اس کو روک لو! زمین پر اللہ کے بندے حاضر رہتے ہیں وہ روک دیں گے۔"(الموصلی ،الکبیر، سند ضعیف)

٩٤٠٦۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ :عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الضَّالَّةِ أَنَّهُ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ رَادُّ الضَّالَّةِ وَهَادِيْ الضَّالَّةِ تَهْدِيْ مِنَ الضَّلَالَةِ، اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ ، فَإِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ . (للكبير: ١٣٢٨٩: بخفى)

"سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ سے گمشدہ چیز کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ آدمی کہے: اے اللہ ! گمشدہ چیز کو واپس لانے والے۔ گمشدہ کی طرف راستہ دکھانے والے، اے گمراہی سے نکال کر ہدایت دینے والے میری گمشدہ چیز واپس کردے اپنی قدرت اور سلطنت کی طاقت سے، وہ تیرے فضل کا عطیہ اور بخشش سے ہے۔" (طبرانی سند مخفی)

٩٤٠٧۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَ عَلَا نَشْزًا مِنَ الْأَرْضِ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الشَّرَفُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ وَلَكَ

"سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی جگہ زمین پر بلندی کے اوپر چڑھتے تو اس طرح کہتے: اے اللہ! تیری بلندی ہر بلندی سے بلند تر ہے اور تیرا ہر حال

(٩٤٠٤) بزار: ٣١٢٨۔ ورجاله ثقات، هيثمي: ١٧١٠٤.

(٩٤٠٥) موصلي: ٥٢٦٩۔ طبراني كبير وفيه معروف بن حسان وهو ضعيف، هيثمي: ١٧١٠٥.

(٩٤٠٦) طبراني كبير: ١٣٢٨٩۔ وفيه عبدالرحمن بن يعقوب بن ابي عباده مكي هے، لم اعرفه، وبقية رجاله ثقات، هيثمي: ١٧١٠٦.

(٩٤٠٧) احمد: ١٣٠٩٢۔ موصلي وفيه زياد النميري وقد وثق على ضعفه وبقية رجاله ثقات، هيثمي: ١٧١١١.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَلْحَمْدُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ. (رواه أحمد: ١٣٠٩٢، والموصلي)

میں شکر ہے۔" (احمد اور الموصلی)

انتباہ:......صحیح حدیث میں گزرا ہے کہ بلند جگہ پر چڑھتے ہوئے اللہ اکبر کہا جائے۔

٩٤٠٨ـ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، رَفَعَهُ: أَتُحِبُّ يَاجُبَيْرُ إِذَا خَرَجْتَ فِيْ سَفَرٍ أَنْ تَكُوْنَ مِنْ أَمْثَلِ أَصْحَابِكَ هَيْئَةً وَأَكْثَرِهِمْ زَادًا؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ، قَالَ: فَاقْرَأْ هٰذِهِ السُّوَرَ الْخَمْسَ: قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَإِذَاجَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ، وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ، وَأَفْتَحْ كُلَّ سُوْرَةٍ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، وَأَخْتِمْ قِرَاءَتَكَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، قَالَ جُبَيْرٌ: وَكُنْتُ غَنِيًّا كَثِيْرَ الْمَالِ، فَكُنْتُ أَخْرُجُ فِيْ سَفَرٍ فَأَكُوْنُ أَبَذَّهُمْ هَيْئَةً وَأَقَلَّهُمْ زَادًا، فَمَا زِلْتُ مُنْذُ عَلَّمَنِيْهِنَّ ﷺ وَقَرَأْتُ بِهِنَّ، أَكُوْنُ مِنْ أَحْسَنِهِمْ هَيْئَةً وَأَكْثَرِهِمْ زَادًا حَتّٰى أَرْجِعَ مِنْ سَفَرِيْ. (رواه الموصلي: ٧٤١٩ بخفي)

"سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں: اے جبیر! تو یہ پسند کرے گا کہ جب تو سفر پر جائے تو اپنے لوگوں میں اچھی حالت اور زیادہ سامان سفر رکھتا ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہوں۔ آپ نے فرمایا: پھر یہ پانچ سورتیں پڑھا کر: سورۃ الکافرون، سورۃ النصر، سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس اور سورت کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کر اور اپنی قراءت کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ مکمل کر اور ختم کر۔ جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں کثیر اعمال اور غنی آدمی تھا اور اس کے باوجود جب میں سفر میں جاتا تو میرے علاوہ دوسرے لوگوں کا زادِ راہ بھی بہتر ہوتا اور لباس بھی سب سے کمتر حالت ہوتا۔ جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورتیں تعلیم کیں، میں نے پڑھیں اور میری ہر حالت اور زادِ راہ عمدہ اور زیادہ ہوگیا۔ اور میری واپسی تک سفر بہتر حالت پر رہتا۔" (الموصلی سند مخفی ہے)

٩٤٠٩ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا رَأٰى قَرْيَةً يُرِيْدُ أَنْ يَدْخُلَهَا قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا، وَحَبِّبْنَا إِلٰى أَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ أَهْلِهَا إِلَيْنَا. (للأوسط)

"سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے اور سفر میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی بستی میں داخل ہوتے داخل ہونے کا ارادہ کرتے تو تین بار یہ دعا کرتے: اے اللہ! اس میں ہمارے لیے برکت رکھ دے، اے اللہ! اس میں ہمیں اس کا حیا عطا کر اور ہمیں ان لوگوں کے لیے

(٩٤٠٨) موصلي: ٧٤١٩ـ وفيه من لم اعرفهم، هيثمي: ١٧١١٢.

(٩٤٠٩) طبراني اوسط، واسناده جيد، هيثمي: ١٧١١٥.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

محبوب کردے اوران میں سے نیک لوگ ہمارے لیے پسندیدہ بنادے۔'' (الأوسط)

شرح: ...... یہ اس آیہ مبارکہ کی مانند ہے:

﴿وَ قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا﴾ (الاسراء: ۸۰)

''اور کہہ دے: اے میرے رب! مجھے سچی داخل ہونے کی جگہ میں داخل فرما، مجھے سچی نکلنے کی جگہ سے نکال اور میرے لیے اپنے پاس سے مدد کرنے والا غلبہ عطا فرما۔''

۹٤۱۰۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ مِنْ شَيْءٍ نَقُوْلُهُ فَقَدْ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ قَالَ نَعَمِ اللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَآمِنْ رَوْعَاتِنَا قَالَ فَضَرَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وُجُوْهَ أَعْدَائِهِ بِالرِّيْحِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِالرِّيْحِ. (رواه أحمد: ۱۰٦۱۳، والبزار)

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے خندق کے دن عرض کیا: یارسول اللہ! کوئی کلمات ہوں گے تاکہ ہم کہیں؟ ہمارے دل خوف سے گلے تک پہنچ چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔ اے اللہ! ہمارے پردے ڈھانپ رکھ اور ہمیں خوف سے امن عطا فرما۔'' پس اللہ نے دشمن کے چہرے ہوا کے ساتھ مار کر پھیر دیے اور کفار کو صرف ہوا کے ذریعے شکست ہوئی۔'' (احمد وبزار)

شرح: ...... ۵ ہجری میں مدینہ منورہ میں گروہوں نے حملہ کر دیا تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا، تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے خندق کھودنے کا مشورہ دیا۔

یہ بڑی ہی گھبراہٹ کا وقت تھا، دل ہنسلی کو آنے لگے تو آپ ﷺ نے یہ دعا سکھائی کہ اللہ کریم ہماری ہر حیا والی چیز کی پردہ پوشی فرما اور ہمیں ہر خوف اور گھبراہٹ سے امن عطا فرما۔

اس دعا کا یہ اثر ہوا کہ دشمن سامنا کرنے سے بھاگ گیا ہوا، ان پر مسلط کر دی گئی، ان کی ہنڈیاں الٹ گئیں، ان کے خیمے اکھڑ گئے، سخت تاریکی اور ٹھنڈک میں پھنس گئے اور وہ جتھے شکست سے دوچار ہوئے۔ (مرعاۃ: ٦/۱۰۰)

(۹٤۱۰) احمد: ۱۰٦۱۳۔ بزار، واسناد البزار متصل ورجاله ثقات وكذالك رجال احمد الا ان في نسختي من المسند عن ربيع بن ابي سعيد عن ابيه وهو في البزار عن ابيه عن جده.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

أَدْعِيَةُ الْكَرْبِ وَالْإِسْتِخَارَةِ وَالْحِفْظِ وَالطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَاللِّبَاسِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

مصیبت، استخارہ، حفظ، کھانے پینے اور لباس پہننے کی دعائیں

٩٤١١۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ. (رواه البخاري: ٦٣٤٦)

”سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مصیبت کے وقت یہ کلمات کہا کرتے تھے: نہیں کوئی معبود مگر اللہ عظمت والا تحمل والا۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ عرشِ عظیم کا رب۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ آسمانوں کا، زمین کا اور عزت والے عرش کا رب۔“ (الشیخان)

٩٤١٢۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ بِدُوْنَ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، بَعْدَ الْأَرْضِ. (رواه الترمذي: ٣٤٣٥)

”اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ترمذی کی روایت میں لفظ الارض کے بعد کلمہ لا إلہ الا اللہ مذکور نہیں ہے۔“

٩٤١٣۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُوْ أُمَامَةَ فَقَالَ يَا أَبَاأُمَامَةَ مَالِيْ أَرَاكَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فِيْ غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ قَالَ هُمُوْمٌ لَزِمَتْنِيْ وَدُيُوْنٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أَفَلَا أُعَلِّمُكَ كَلَامًا إِذَا أَنْتَ قُلْتَهُ أَذْهَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَقَضٰى عَنْكَ دَيْنَكَ قَالَ قُلْتُ بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُلْ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ

”سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن مسجد میں داخل ہوئے، اچانک ایک انصاری ابوامامہ کو دیکھا اور فرمایا: اے ابوامامہ! کیا وجہ ہے کہ میں تجھے نماز کے وقت کے بغیر مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں؟ انہوں نے کہا: مجھے غموں نے گھیر رکھا ہے اور قرضے بہت ہیں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا کلام نہ سکھاؤں کہ جب تم اس پڑھو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری پریشانیاں دور فرما دے گا اور تمہارا قرض چکا دے گا۔ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: صبح اور شام کو یہ کہا کرو: ”اے اللہ! میں غم اور پریشانی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور

(٩٤١١) بخاری: ٦٣٤٦۔ مسلم: ٢٧٣٠۔ ترمذی: ٣٤٣٥۔ ابن ماجہ: ٣٨٨٣۔ احمد: ٣١٣٧۔

(٩٤١٢) ترمذی: ٣٤٣٥۔

(٩٤١٣) ابوداؤد: ١٥٥٥۔ ضعیف، البانی: ٣٣٣۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَذْهَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هَمِّي وَقَضٰى عَنِّي دَيْنِي. (رواہ أبوداوٗد: ١٥٥٥)

عاجزی اور سستی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور بخیلی اور بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں او رقرض کے غلبے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔'' اس نے کہا: میں نے یہ کلمات کہے تو اللہ تعالیٰ نے میرے غم دور کر دیے اور میرا قرض ادا کر دیا۔'' (ابوداود)

٩٤١٤۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَرَبَهُ أَمْرٌ قَالَ يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ. (رواہ الترمذی: ٣٥٢٤)

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو جب کوئی پریشان کن کام پیش آتا تو آپ ﷺ فرماتے تھے: اے زندہ رہنے والے، اے قائم رہنے والے! میں تیری رحمت کے ساتھ مدد طلب کرتا ہوں۔'' (ترمذی)

٩٤١٥۔عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَلا أُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُوْلِيْنَهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ أَوْفِي الْكَرْبِ أَللّٰهُ أَللّٰهُ رَبِّي لاأُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا. (رواہ أبوداوٗد: ١٥٢٥)

''سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تجھے کچھ کلمات بتادوں اور تو وہ کلمات پریشانی کے وقت یا پریشانی کے حال میں کہا کر: ''اللہ، اللہ میرا رب ہے میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔''

٩٤١٦۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِيْهِ يَاأَبَتِ إِنِّيْ أَسْمَعُكَ تَدْعُو كُلَّ غَدَاةٍ اللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِي اللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِي اللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِي لاإِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ تُعِيْدُهَا ثَلاثًا حِيْنَ تُصْبِحُ وَثَلاثًا حِيْنَ تُمْسِيْ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُو بِهِنَّ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَسْتَنَّ بِسُنَّتِهٖ. (رواہ أبوداوٗد: ٥٠٩٠)

''عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے کہا: اے ابا جان! ہر صبح وشام میں آپ کو یہ کہتے سنتا ہوں۔ اے اللہ! مجھے میرے بدن میں عافیت عطا کر، اے اللہ! مجھے میرے کانوں میں عافیت عطا فرما، اے اللہ! مجھے میری آنکھوں میں عافیت عطا فرما۔ نہیں کوئی معبود مگر تو۔ ان کلمات کو صبح وشام تین بار تکرار کر کے کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا: اے بیٹے! میں نے نبی کریم ﷺ کو ان کلمات کے ساتھ دعا مانگتے سنا ہے اور میں آپ ﷺ کی سنت کو اپنا طریقہ بنانا پسند کرتا ہوں۔'' (یہ دونوں ابوداود کی روایات ہیں)

(٩٤١٤) ترمذی: ٣٥٢٤۔ حسن، البانی: ٢٧٩٦۔
(٩٤١٥) ابوداؤد: ١٥٢٥۔ صحیح، البانی: ١٣٤٩۔ ابن ماجہ: ٣٨٨٢۔
(٩٤١٦) ابوداؤد: ٥٠٩٠۔ حسن الاسناد، البانی: ٤٢٤٥۔ احمد: ٢٧٨٩٨۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٩٤١٧- عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، رَفَعَهُ: مَنْ كَثُرَ هَمَّهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ، وَابْنُ أَمَتِكَ وَفِي قَبْضَتِكَ، نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ، أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِيْ كِتَابِكَ، أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِيْ مَكْنُوْنِ الْغَيْبِ عِنْدِكَ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ، وَجِلَاءَ هَمِّيْ وَغَمِّيْ، مَاقَالَهَا عَبْدٌ قَطُّ إِلَّا أَذْهَبَ اللّٰهُ غَمَّهُ وَأَبْدَلَهُ بِهِ فَرَجًا. (رواه رزين)

”سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: ”جس کے غم زیادہ ہوں وہ یوں کہے: اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے کا بیٹا ہوں، تیری بندی کا بیٹا ہوں، تیرے قبضے میں ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں گروی ہے، تیرا حکم عدل ہے اور تقدیر تیری ہی ہے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے ہر نام کے وسیلے سے جو تو نے اپنا نام رکھا ہے یا تو نے اس کو اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا تو نے اس کو اپنے پاس غیب میں پردے میں رکھا ہے کہ تو قرآن عظیم کو میرے دل کی بہار بنا دے اور میری پریشانی اور غم کو دور کر دے۔ ان کلمات کو جس بندے نے کہا یقیناً اللہ تعالیٰ اس کے غم دور کر دیتا ہے اور اس کے لیے کشادگی تبدیل کر کے لے آتا ہے۔“ (رزین)

٩٤١٨- عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَمْرًا قَالَ اللّٰهُمَّ خِرْ لِيْ وَاخْتَرْ لِيْ. (رواه الترمذی:٣٥١٦)

”سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کسی کام کا ارادہ کرتے تو یہ دعا مانگتے تھے: اے اللہ! میرے لیے اختیار کر اور منتخب کر۔“ (ترمذی)

شرح: ...... پہلی دعا پڑھنے کی اس وقت تلقین ہے جب کوئی شدت، مصیبت اور پریشانی لاحق ہو، اس میں حلیم وصف الٰہی ہے۔ اس کا مطلب ہے جو قدرت کے باوجود سزا دینے میں تاخیر کرتا ہے، عظیم بھی صفت الٰہی ہے اس پر کوئی چیز بڑائی نہ رکھتی ہو۔ کریم کا مطلب ہے جو اپنے فضل سے عطیات کی بارش برسائے۔

اس دعا میں لا الٰہ الا اللہ کا جملہ ہے جو توحید پر مشتمل ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی جلالی تنزیہات بیان ہوئی ہیں اور عظمت الٰہی کا تذکرہ ہے جس سے اللہ کی قدرت کاملہ پر دلالت ہے، حلم کا وصف علم پر دلالت کرتا ہے، جاہل سے علم وحلم کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ان اوصاف الٰہیہ کو دعا سے پہلے بیان کرنے سے دعا قبول ہوتی ہے۔

ابن بطال بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر رازی کہتے ہیں، میں اصفہان میں ابونعیم کے پاس حدیث لکھتا تھا، وہاں ابوبکر بن علی ایک شیخ تھے جو کہ مفتی تھے، بادشاہ کے ہاں کسی نے ان کے خلاف چغلی کھائی۔ ابوبکر رازی کہتے ہیں: میں نے

(٩٤١٧) رزین.

(٩٤١٨) ترمذی: ٣٥١٦- ضعیف، البانی: ٦٩٩.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا اور جبریل علیہ السلام آپ کی دائیں جانب بغیر رکاوٹ کے تسبیح پڑھتے جا رہے ہیں، نبی ﷺ نے مجھ سے کہا: ابوبکر بن علی سے کہو۔ صحیح بخاری کی یہ کرب والی دعا پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف دور کر دیں گے۔ صبح میں ان کے پاس گیا اور یہ بتایا، انہوں نے دعا کی، چنانچہ کچھ عرصہ بعد ہی انہیں رہا کر دیا گیا۔ (فتح الباری: ۱۱/۱۴۶)

٩٤١٩۔ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا أَنْ نَقُوْلَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَأَسْأَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِيْمًا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. (رواه الترمذي: ٣٤٠٧)

”سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ تعلیم دیتے وقت جب ہمیں کوئی حکم دیتے تو فرماتے تھے: کہو! اے اللہ! میں ثابت قدم رہنے کا سوال کرتا ہوں اور ہر کام میں ہدایت کے ساتھ پختہ رہنے کا سوال کرتا ہوں اے اللہ! شکرِ نعمت اور حسنِ عبادت کا سوال کرتا ہوں، سچی زبان اور قلبِ سلیم کا سوال کرتا ہوں اور ہر شر جس کو تو جانتا ہے اس سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور ہر گناہ جو تو جانتا ہے اس سے مغفرت کا طلب گار ہوں، بے شک تو ہی تمام مغیبات کو جاننے والا ہے۔“ (ترمذی)

٩٤٢٠۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي تَفَلَّتَ هٰذَا الْقُرْآنُ مِنْ صَدْرِي فَمَا أَجِدُنِي أَقْدِرُ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا أَبَا الْحَسَنِ أَفَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهِنَّ وَيَنْفَعُ بِهِنَّ مَنْ عَلَّمْتَهُ وَيُثَبِّتُ مَا تَعَلَّمْتُ فِي صَدْرِكَ قَالَ أَجَلْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلِّمْنِي قَالَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَقُوْمَ فِي ثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ مَشْهُوْدَةٌ وَالدُّعَاءُ فِيْهَا مُسْتَجَابٌ وَقَدْ قَالَ

”سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں: اتفاقاً ہم نبی کریم ﷺ کے پاس تھے کہ علی رضی اللہ عنہ آئے اور کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، یہ قرآن میرے سینے سے نکلا جاتا ہے اور میں اس کو قابو میں نہیں رکھ سکتا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اے ابوالحسن! کیا میں تجھے چند کلمات بتا دوں جن سے اللہ تعالیٰ تجھے نفع دے دے اور جو تو پڑھے وہ تیرے سینے میں ثابت رہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! اے اللہ کے رسول آپ ﷺ مجھے تعلیم دے دیں۔ آپ نے فرمایا: جب جمعہ کی رات آئے اور تجھے طاقت ہو تو رات کے آخری تیسرے حصے میں اٹھ اس لیے کہ وہ حاضری کا وقت ہے اور اس وقت دعا قبول کی جاتی ہے۔ بے شک میرے بھائی یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو فرمایا تھا کہ میں

(٩٤١٩) ترمذی: ٣٤٠٧۔ ضعیف، البانی: ٦٧٥۔ احمد: ١٦٦٨٤۔

(٩٤٢٠) ترمذی: ٣٥٧٠۔ موضوع: ٧١٩۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

أَخِي يَعْقُوبُ لِبَنِيهِ ﴿سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي﴾ يَقُولُ حَتَّى تَأْتِيَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِي وَسَطِهَا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِي أَوَّلِهَا فَصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةِ يٰسٓ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحٰمٓ الدُّخَانِ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالٓمٓ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَتَبَارَكَ الْمُفَصَّلِ فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ التَّشَهُّدِ فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَأَحْسِنِ الثَّنَاءَ عَلَى اللّٰهِ وَصَلِّ عَلَيَّ وَأَحْسِنْ وَعَلَى سَائِرِ النَّبِيِّينَ وَاسْتَغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِإِخْوَانِكَ الَّذِينَ سَبَقُوكَ بِالْإِيمَانِ ثُمَّ قُلْ فِي آخِرِ ذٰلِكَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي بِتَرْكِ الْمَعَاصِي أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي وَارْحَمْنِي أَنْ أَتَكَلَّفَ مَالَا يَعْنِينِي وَارْزُقْنِي حُسْنَ النَّظَرِ فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي اللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا أَللّٰهُ يَارَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِوَجْهِكَ أَنْ تُلْزِمَ قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِي وَارْزُقْنِي أَنْ أَتْلُوَهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّي اللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا أَللّٰهُ يَارَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ

تمہارے لیے بخشش طلب کروں گا یعنی جب جمعہ کی رات آئے گی۔ اور اگر یہ نہ کرسکے تو رات کے نصف میں اٹھ اور اگر یہ بھی نہ کرسکے تو اول رات ہی اٹھ اور چار رکعات پڑھ۔ بعد فاتحہ اول رکعت میں سورت یٰسٓ۔ دوسری رکعت میں بعد فاتحہ کے حٰمٓ الدخان، تیسری رکعت میں بعد فاتحہ کے الٓمٓ السجدہ اور چوتھی رکعت میں بعد فاتحہ کے تبارک المفصل پڑھ۔ تشہد سے فارغ ہوکر اچھے طریقے سے اللہ کی حمد وثنا کر اور میرے اوپر درود پڑھ عمدہ طریقے سے اور سارے انبیاء پر درود بھیج اور تمام مومن مرد وخواتین کے لیے مغفرت طلب کر اور ان اپنے بھائیوں کے لیے جو ایمان کے ساتھ تجھ سے پہلے گزر چکے ہیں۔ پھر آخر میں یہ کہو: اے اللہ! میرے اوپر رحمت فرما کہ جب تک تو مجھے زندہ رکھے میں معاصی اور نافرمانی سے باز رہوں۔ اور بے کار باتوں میں پڑنے سے اپنی رحمت کے ساتھ مجھے بچا اور مجھے بہتر دیکھنا نصیب کر جس سے تو راضی ہو۔ اے اللہ! اے زمین آسمان کو ابتداء سے پیدا کرنے والے! اے عظمت اور اکرام کے مالک اور اس عزت کے مالک جس کا کوئی ارادہ نہیں کرسکتا ہے۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! اے رحمٰن! تیری عظمت اور جلال کے وسیلے سے اور تیرے چہرے کے نور کے وسیلے سے کہ اپنی کتاب کے حفظ کرنے کے لیے میرے دل کو لگا دے جیسے تو نے مجھے تعلیم دی ہے۔ اور مجھے اس کی تلاوت کی وہ تعلیم دے جس سے تو راضی ہو۔

اے اللہ! ابتداء سے زمین وآسمان کو پیدا کرنے والے! صاحب جلال واکرام وصاحب عزت جس کا حاصل کرنے کا ارادہ نہیں کیا جاسکتا ہے۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! اے

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وَنُوْرِ وَجْهِكَ أَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِي وَأَنْ تُطْلِقَ بِهِ لِسَانِي وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَنْ قَلْبِي وَأَنْ تَشْرَحَ بِهِ صَدْرِي وَأَنْ تَغْسِلَ بِهِ بَدَنِي فَإِنَّهُ لَا يُعِيْنُنِيْ عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيْهِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ يَا أَبَا الْحَسَنِ تَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا تُجَبْ بِإِذْنِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأَ مُؤْمِنًا قَطُّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ فَوَ اللّٰهِ مَالَبِثَ عَلِيٌّ إِلَّا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ كُنْتُ فِيْمَا خَلَا لَا آخُذُ إِلَّا أَرْبَعَ آيَاتٍ أَوْ نَحْوَهُنَّ وَإِذَا قَرَأْتُهُنَّ عَلٰى نَفْسِيْ تَفَلَّتْنَ وَأَنَا أَتَعَلَّمُ الْيَوْمَ أَرْبَعِيْنَ آيَةً أَوْ نَحْوَهَا وَإِذَا قَرَأْتُهَا عَلٰى نَفْسِيْ فَكَأَنَّمَا كِتَابُ اللّٰهِ بَيْنَ عَيْنَيَّ وَلَقَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ الْحَدِيْثَ فَإِذَا رَدَّدْتُهُ تَفَلَّتَ وَأَنَا الْيَوْمَ أَسْمَعُ الْأَحَادِيْثَ فَإِذَا تَحَدَّثْتُ بِهَا لَمْ أَخْرِمْ مِنْهَا حَرْفًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ مُؤْمِنٌ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ يَا أَبَا الْحَسَنِ. (رواه الترمذی: ٣٥٧٠)

رحمن! کہ تو میری آنکھیں اپنی کتاب کے ساتھ روشن کر دے اور میری زبان اس کو پڑھنے اور بولنے والی بنا دے۔ اور اس کے ذریعے سے میرے دل کو کشادہ کر دے اور میرا سینہ اس کے ذریعے کھول دے۔ اور میرے بدن کو اس کی تعمیل میں لگا دے۔ یقیناً تیرے سوا حق پر چلنے کی امداد مجھے کوئی نہیں دے گا اور نہ تیرے سوا کوئی دے سکتا ہے۔ بدی سے بچنے اور بھلائی حاصل کرنے کی توفیق نہیں مگر اللہ بلند تر عظمت والے کے ساتھ۔ اے ابوالحسن! تین جمعہ، پانچ یا سات جمعہ تک یہ عمل کر، تیری دعا باذن اللہ قبول ہوگی۔ قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے کہ یہ دعا ایماندار کے حق میں خطا نہیں جاتی۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! پانچ یا سات جمعے گذرنے کے بعد پھر علی رضی اللہ عنہ نے آکر نبی ﷺ کی مجلس میں عرض کی: اے اللہ کے رسول! پہلے میں چار آیات یا اس قدر ہی بطور سبق لیتا تھا اور وہ بھی جب پڑھنے لگتا تھا تو میں بھول چکا ہوتا تھا۔ اور اب میں چالیس آیات یا اس کے مثل سبق لیتا ہوں اور پھر جب اپنے طور پر پڑھتا ہوں تو گویا کتاب میرے سامنے ہے۔ اور میں حدیث سنتا تھا اور پھر جب اس کا تکرار کرتا تھا تو میرے ذہن سے اتر چکی ہوتی تھیں۔ اور اب میں احادیث سنتا ہوں اور جب ان کو بیان کرتا ہوں تو ایک حرف بھی کم نہیں کرتا۔ پس اس وقت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کعبہ کے رب کی قسم! ابو الحسن رضی اللہ عنہ مومن ہے۔''

٩٤٢١- عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ: عَلَّمَنِي النَّبِيُّ ﷺ هٰذَا الدُّعَاءَ فَقَالَ قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَبِإِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِكَ،

''سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ دعا نبی کریم ﷺ نے سکھلائی اور فرمایا: یوں کہہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے نبی محمد ﷺ کے وسیلے اور

(٩٤٢١) رزین.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وَبِمُوْسٰی نَجِیِّكَ وَعِیْسٰی رُوْحِكَ وَكَلِمَتِكَ، وَبِتَوْرَاةِ مُوْسٰی وَاِنْجِیْلِ عِیْسٰی، وَزَبُوْرِ دَاوٗدَ وَفُرْقَانِ مُحَمَّدٍ ، وَكُلِّ وَحْيٍ أَوْ حَيْتَهٗ أَوْ قَضَاءٍ قَضَیْتَهٗ ، وَأَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ أَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوِاسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِیْ غَیْبِكَ ، وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الطُّهْرِ الطَّاهِرِ بِالْأَحَدِ الصَّمَدِ الْوِتْرِ ، وَبِعَظْمَتِكَ وَكِبْرِيَائِكَ . وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ ، أَنْ تَرْزُقَنِیْ الْقُرْآنَ وَالْعِلْمَ ، وَأَنْ تَخْلِطَهٗ بِلَحْمِیْ وَدَمِیْ وَسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ ، وَتَسْتَعْمِلَ بِهٖ جَسَدِیْ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ ، فَإِنَّهٗ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّابِكَ . (رواه رزين)

ابراہیم علیہ السلام تیرے خلیل کے وسیلے اور تیرے نجات یافتہ موسیٰ علیہ السلام کے وسیلے اور عیسیٰ علیہ السلام تیری روح اور کلمہ کے وسیلے سے۔ موسیٰ علیہ السلام کی تورات، عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل، داؤد علیہ السلام کی زبور اور محمد ﷺ کی کتاب فرقانِ حمید کے وسیلے سے اور ہر وحی کے وسیلے سے جو تو نے وحی کی اور ہر قضا وتقدیر کے وسیلے سے جو تو نے فیصلہ فرمایا۔ اور میں سوال کرتا ہوں تیرے ہر اسم کے وسیلے سے جو تو نے کسی کتاب میں نازل کیا یا تو نے اس کو اپنے غیب میں مخفی رکھا ہے۔ میں سوال کرتا ہوں تیرے پاک نام پاک کرنے والے کے وسیلے سے، اسمِ احد، صمد اور وتر کے وسیلے سے، تیری عظمت وکبریائی اور تیرے چہرے کے وسیلے سے کہ مجھے قرآن اور اس کا علم دے دے۔ اور قرآن کو میرے گوشت خون، کانوں اور میری آنکھوں میں ملا کر جاری وساری کردے اور میرے بدن کو اس کی تعمیل میں لگا دے، اپنی حول وقوت کے ذریعے سے، نہ بدی کا دفاع کرنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی حاصل کرنے کی قوت ہے مگر تیری توفیق سے۔" (رزین)

۹۴۲۲۔ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ . (رواه الترمذي: ۳٤٥۷)

"سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کھاتے یا پیتے تو کہتے: "سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمانوں میں سے بنایا۔" (ترمذی وابوداود)

۹۴۲۳۔ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا . (رواه أبوداود: ۳۸٥۱)

"سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: "تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے کھلایا پلایا اور خوشگوار بنایا اور اس کو خارج کرنے کا راستہ بنایا ہے۔"

(۹٤۲۲) ترمذی: ۳٤٥۷۔ ضعیف، البانی: ٦۸۱۔ ابن ماجه: ۳۲۸۳.

(۹٤۲۳) ابوداؤد: ۳۸٥۱۔ صحیح، البانی: ۳۲٦۱.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩٤٢٤۔عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا. (رواه البخاري: ٥٤٥٨)

''سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب نبی ﷺ دستر خوان اٹھواتے تو یوں دعا کرتے: اللہ تعالیٰ کا بہت بابرکت پاکیزہ شکر ہے کہ نہ رزق اور نہ رخصت کیا، اے رب تعالیٰ! ہم تیرے رزق سے بے نیاز نہیں رہ سکتے۔'' (بخاری، ترمذی، ابوداؤد)

٩٤٢٥۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هٰذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. (رواه الترمذي: ٣٤٥٨)

''سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کھانا کھا کر کہا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا دے کر کھلایا اس کے حاصل کرنے کی مجھے عدی وجودی کوئی قدرت نہیں تھی تو اس کے اگلے اور پچھلے تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔'' (ترمذی)

٩٤٢٦۔ وَفِي زِيَادَةٍ: وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ. (رواه أبو داوٗد: ٤٠٢٣)

ابوداود نے اس میں اضافہ کیا: ''جس نے کپڑا پہنا اور پھر کہا: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور میری طاقت اور قوت کے بغیر عنایت کیا تو اس کے سابقہ اور آئندہ کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

٩٤٢٧۔ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ لَا يُؤْتَى أَبَدًا بِطَعَامٍ وَلَا شَرَابٍ حَتَّى الدَّوَاءَ فَيَطْعَمَهُ أَوْ يَشْرَبَهُ إِلَّا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا وَأَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَنَعَّمَنَا اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُمَّ أَلْفَتْنَا نِعْمَتُكَ بِكُلِّ شَرٍّ فَأَصْبَحْنَا مِنْهَا وَأَمْسَيْنَا بِكُلِّ خَيْرٍ فَنَسْأَلُكَ تَمَامَهَا وَشُكْرَهَا لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ وَلَا إِلٰهَ

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کھانے اور پینے اور دوائی وغیرہ جو چیز لائی جاتی، آپ ﷺ اس کو کھاتے یا پیتے تو ضرور کہتے تھے: تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں ہدایت دی ہے اور ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہم پر انعام کیا، اللہ بہت بڑا ہے۔ یا اللہ! تو نے ہم سے ہر شر کو دور رکھ کر ہم پر انعام کیا، پس ہم صبح و شام خیریت اور بھلائی میں رہتے ہیں، ہم تیری نعمتیں مکمل ہونے اور شکر نعمت کی

(٩٤٢٤) بخاری: ٥٤٥٨۔ ابوداؤد: ٣٨٤٩۔ ترمذی: ٣٤٥٦۔ ابن ماجه: ٣٢٨٤۔ دارمی: ٢٠٢٣۔ احمد: ٢١٧٥٣.

(٩٤٢٥) ترمذی: ٣٤٥٨۔ حسن، الباني: ٢٧٥١۔ ابن ماجه: ٣٢٨٥.

(٩٤٢٦) ابوداؤد: ٤٠٢٣۔ حسن، الباني۔ دون زيادة وماتاخر في الموضعين: ٣٣٩٤۔ دارمی: ٢٦٩٠.

(٩٤٢٧) موطا: ١٧٤٠۔ موقوفا على عروة ولزرين عنه عن عائشة.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

غَيْرُكَ إِلٰهَ الصَّالِحِيْنَ وَرَبَّ الْعَالَمِيْنَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (رواه مالك: ١٧٤٠ ، لِمَالِكٍ مَوْقُوْفًا عَلٰى عُرْوَةَ وَلِرَزِيْنٍ عَنْهُ عَنْ عَائِشَةَ)

توفیق کا سوال کرتے ہیں، کوئی بھلائی نہیں ماسوا اس کے جس کو تو بھلائی بنا دے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اے تمام نیک بندوں کے رب اور تمام جہانوں کے رب! تمام تعریف اللہ کے لیے ہے، نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو اللہ چاہے بھلائی کی توفیق نہیں مگر اللہ کی طرف سے، اے اللہ! ہمارے لیے برکت ڈال اس میں جو تو ہمیں عنایت کر دے اور ہمیں آگ سے بچا (مالک نے موقوف روایت کی ہے عروہ پر اور رزین نے عروہ کی روایت از عائشہ رضی اللہ عنہا نقل کی)۔''

شرح: ...... کھانے کے بعد حمد کرنے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ کھانا ایک نعمت ہے اور اس پر اللہ کے شکر سے اس میں اضافہ ہوتا ہے، ارشاد باری ہے:

﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ﴾ (ابراهيم: ٧)

''اگر تم شکر کرو گے تو میں زیادہ دوں گا۔''

کھانا کھلانا بھی نعمت ہے، پانی سے سیراب کرنا بھی نعمت ہے اور کھانے پینے کو حلق سے نیچے گزارنا بھی نعمت ہے اور کھانا دانتوں میں چبانا اور معدے تک پہنچانا اور پھر معدہ جو جسم کے لیے مناسب ہے اسے جگر تک پہنچاتا ہے اور سارے جسم کی جہاں صلاح ہے، وہاں تک خون گردش کرتا ہے اور جو فضلہ اور بے کار چیز ہے وہ بذریعہ پیشاب اور حاجت باہر آ جاتا ہے، اس بابرکت رب نے کتنا بہترین نظام چلا رکھا ہے، لہٰذا انسان کی ذمہ داری ہے کہ وہ دل سے اور زبان سے اور اعضاء سے اس اللہ کا شکریہ ادا کرے۔ (عون المعبود: ۳/۴۳۲)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ والی حدیث میں ہے کہ جب آپ کے سامنے سے دسترخوان اٹھایا جاتا تو یہ دعا پڑھتے۔

یہاں ایک اشکال ہے کہ صحیح حدیث میں آتا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ نے دسترخوان پر کھانا نہیں کھایا۔

اس کا حل یہ ہے، ایک دسترخوان ہے جسے مائدہ کہتے ہیں، یہ کپڑے، چمڑے اور چٹائی یا لکڑی وغیرہ کا ہوتا ہے۔

ایک دسترخوان ہے جسے ''خوان'' کہتے ہیں، یہ لکڑی کا ہوتا ہے اس کے پائے ہوتے ہیں جس پر جھک کر خوشحال لوگ کھانا کھاتے ہیں، اس کی نفی ہے کہ آپ نے اس پر کھانا نہیں کھایا۔ جس دسترخوان پر کھانے کا ذکر ہے وہ عام ہے کہ کسی بھی چیز میں یا دسترخوان پر کھانا آتا آپ کھا لیتے۔

اس میں اس بات پر حمد ہے کہ کھانے کی ضرورت ہمیشہ ہے، اس سے بے نیازی ممکن نہیں، اسی طرح اللہ کے شکریہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کو نہیں چھوڑا جا سکتا۔

ان دعاؤں میں بندے نے اپنی قوت سے واماندگی کا اقرار کیا ہے کہ یہ کھانا میری قوت سے نہیں ملا۔ اس رب نے میسر فرمایا ہے جو تعریف کے لائق ہے۔ (انجاز الحاجہ: ۹/ ۵۴۱)

٩٤٢٨- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَلَى مَيْمُونَةَ فَجَاءَ تْنَا بِإِنَاءٍ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا عَلَى يَمِيْنِهِ وَخَالِدٌ عَلَى شِمَالِهِ فَقَالَ لِي الشَّرْبَةُ لَكَ فَإِنْ شِئْتَ آثَرْتَ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَاكُنْتُ أُوْثِرُ عَلَى سُؤْرِكَ أَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللّٰهُ لَبَنًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرُ اللَّبَنِ. (رواه الترمذي: ٣٤٥٥)

”سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے اور ہمارے ساتھ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے۔ وہ ہمارے پاس دودھ کا برتن لائیں اور آپ ﷺ نے دودھ پیا۔ میں آپ ﷺ کے دائیں طرف تھا اور خالد آپ کے بائیں طرف تھا۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: پینے کا حق تو تیرا ہے اور اگر تو چاہے تو خالد پر ایثار کر دے۔ میں نے کہا: آپ ﷺ کا پس خوردہ میں کسی پر ایثار نہیں کرتا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ کھانے پینے کی کوئی چیز عنایت فرمائے، وہ کہے: یا اللہ! اس میں ہمیں برکت عطا کر اور اس سے بہتر عنایت فرما۔ اور جس کو اللہ دودھ پلائے تو وہ کہے: اے اللہ! اس میں ہمارے لیے برکت ڈال۔ پس دودھ کے علاوہ کوئی چیز کھانے اور پینے ہر دو کا کام نہیں دیتی۔“ (ابوداؤد اور ترمذی)

شرح:...... اس میں ایک تو یہ بتایا گیا ہے کہ کھانا کھانے لگیں تو کہیں: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَارْزُقْنَا خَيْرًا مِنْهُ اور اوپر مذکورہ دعائیں کھانے کے بعد کریں اور دوسری بات یہ ہے کہ دودھ پی کر اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ پڑھیں دودھ چونکہ پیاس اور کھانے دونوں کا کام دیتا ہے اس لیے اس میں اضافہ کی اور برکت کی دعا ہے۔ (انجاز الحاجہ: ۹/ ۵۷۶)

٩٤٢٩- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَجَاءَ بِخُبْزٍ وَزَيْتٍ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ

”سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ تو انہوں نے روٹی اور زیتون کا تیل پیش کیا۔ آپ ﷺ نے کھایا، پھر آپ نے فرمایا: ”تمہارے

(٩٤٢٨) ترمذی: ٣٤٥٥- قال الالبانی، حسن: ٢٧٤٩- أخرجه ابن ماجه: ٣٣٢٢.

(٩٤٢٩) ابوداؤد: ٣٨٥٤- صحیح، البانی: ٣٢٦٣- دارمی: ١٧٧٢- احمد: ١١٧٦٧.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ. (رواه أبو داؤد: ٣٨٥٤)

پاس روزہ دار افطار کرتے رہیں۔ تمہارا کھانا نیک لوگ کھاتے رہیں اور تم پر فرشتے درود بھیجتے رہیں۔"

٩٤٣٠۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَنَعَ أَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا فَدَعَا النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ فَلَمَّا فَرَغُوْا قَالَ أَثِيْبُوْا أَخَاكُمْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا إِثَابَتُهُ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا دُخِلَ بَيْتُهُ فَأُكِلَ طَعَامُهُ وَشُرِبَ شَرَابُهُ فَدَعَوا لَهُ فَذٰلِكَ إِثَابَتُهُ. (رواه أبو داؤد: ٣٨٥٣)

"سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ابوالہیثم بن تیہان نے کھانا تیار کیا، پھر نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کو کھانے پر مدعو کیا، جب کھا کر فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کو بدلہ دو۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! اس کا بدلہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: جب کوئی مرد کسی کے گھر میں داخل ہو اور اس کا کھانا پینا کھائے پیے تو گھر والے کے لیے دعا کرے، یہ اس کا بدلہ چکانا ہے۔" (یہ دونوں ابوداؤد کی روایات ہیں)

شرح:...... ثابت ہوا کہ جس کے گھر کھانا کھائیں اوپر والی دعا کے ذریعے اسے صلہ دیں۔ (عون المعبود. ۳/۴۳۳)

٩٤٣١۔ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ إِمَّا قَمِيْصًا أَوْ عِمَامَةً ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ. (رواه أبو داؤد: ٤٠٢٠)

"سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ جب نیا لباس زیب تن فرماتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: "اے اللہ! تیر حمد وثنا ہے، تو نے مجھے یہ لباس پہنایا ہے۔ پھر آپ ﷺ اس کا نام ذکر کرتے تھے کہ یہ قمیض ہے، یا پگڑی ہے یا چادر ہے۔ میں اس کی بھلائی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اس چیز کے شر سے جس کے لیے یہ بنائی گئی ہے۔" (ترمذی اور ابوداؤد)

٩٤٣٢۔ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَسَانِيْ مَا أُوَارِيْ بِهِ عَوْرَتِيْ وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِيْ حَيَاتِيْ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِيْ أَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهِ كَانَ فِيْ

"سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے نیا لباس پہنا اور کہا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے لباس پہنایا اور اس کے ذریعے میں اپنا ستر ڈھانپتا ہوں۔ اور اپنی زندگی میں خوبصورتی حاصل کرتا ہوں، پھر اس نے پرانا کپڑا صدقہ کر دیا تو وہ شخص اللہ کی پناہ میں اور اللہ کی حفاظت میں اور

(٩٤٣٠) ابوداؤد: ٣٨٥٣۔ ضعیف، البانی: ٨٣٠.

(٩٤٣١) ابوداؤد: ٤٠٢٠۔ صحیح، البانی: ٣٣٩٣۔ ترمذی: ١٧٦٧.

(٩٤٣٢) ترمذی: ٣٥٦٠.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

كَنَفِ اللّٰهِ وَفِيْ حِفْظِ اللّٰهِ وَفِيْ سَتْرِ اللّٰهِ حَيًّا وَمَيِّتًا . (رواه الترمذى: ٣٥٦٠)

اللہ کے پردے میں رہتا ہے۔ زندگی میں بھی اور بعد از موت بھی۔" (ترمذی)

شرح:...... بہترین لباس یہ ہے جو باقی رہے اور صاف ستھرا ہو، گرمی اور سردی سے بچائے، ستر والا باپردہ ہو، عبادت واطاعت پر معاون ہو۔

شر والا یہ ہے کہ حرام ہو، نجس ہو اور دیرپا نہ ہو، نافرمانی کا باعث ہو اور شرارت والا ہو، فخر اور غرور والا ہو۔

تاہم یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ نیا لباس پہنتے وقت اللہ کی حمد کرنا مستحب ہے۔ (عون المعبود: ۴/۷۴)

٩٤٣٣- عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، رَفَعَهُ: إِذَا طَنَّتْ أُذُنُ أَحَدِكُمْ فَلْيَذْكُرْنِي وَلْيُصَلِّ عَلَيَّ ، وَلْيَقُلْ: ذَكَرَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ مَنْ ذَكَرَنِي بِهِ. (للكبير: ٩٥٨ ، والبزار)

سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: "جب تم میں کسی کے کان میں آواز پیدا ہو تو وہ مجھے یاد کرے اور میرے اوپر درود بھیجے اور کہے: اللہ اس شخص کو بھلائی کے ساتھ یاد کرے جس نے مجھے یاد کیا ہے۔" (طبرانی اور بزار)

٩٤٣٤- أَنَسٍ :كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَظَرَ فِي الْمِرْآةِ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَوّٰى خَلْقِي ، وَأَحْسَنَ صُوْرَتِي ، وَزَانَ مِنِّي مَاشَأْنَ مِنْ غَيْرِي. (رواه البزار: ٣١٢٤ ، بلين)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب شیشہ دیکھتے تو یہ دعا کرتے تھے: "تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے میری تخلیق برابر کی اور جس نے میری صورت اچھی بنائی اور مزین کیا مجھے جس چیز کے ساتھ چاہا دوسروں سے۔" (البزار سند کمزور)

أَدْعِيَةُ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَعِنْدَ الرَّعْدِ وَالسَّحَابِ وَالرِّيحِ وَالْعِطَاسِ وَدُعَاءِ عَرَفَةَ وَلَيْلَةِ الْقَدْرِ

چاند دیکھتے وقت، رعد گرجتے وقت، بادلوں اور ہواؤں کے چلنے کے وقت اور چھینک آنے کے وقت کی دعا اور عرفہ اور لیلۃ القدر کی دعا

٩٤٣٥- عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ اللّٰهُمَّ أَهْلِلْهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ. (رواه الترمذى: ٣٤٥١)

"سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب چاند دیکھتے تو فرماتے تھے: اے اللہ! اس کو ہم پر سعادت، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما، میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔" (ترمذی)

(٩٤٣٣) طبرانی کبیر: ٩٥٨- بزار اسناد الطبرانی فی الکبیر حسن، ہیثمی: ١٧١٤٢.

(٩٤٣٤) البزار: ٣١٢٤- وفیه داود بن المحبر وهو ضعیف جدا وقد وثقه غیر واحد وبقیة رجاله ثقات، ہیثمی: ١٧١٤٣.

(٩٤٣٥) ترمذی: ٣٤٥١- صحیح، البانی: ٢٧٤٥- دارمی: ١٦٨٨- احمد: ١٤٠٠.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۹۴۳۶۔ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا. (رواه أبوداوٗد: ۵۰۹۲)

”قتادہ سے مروی ہے کہ ان کو یہ خبر پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب چاند دیکھتے تو فرماتے تھے: ”خیر اور ہدایت کا چاند خیر اور ہدایت کا چاند، خیر اور ہدایت کا چاند...... میں اس ذات پر ایمان لایا جس نے تجھے پیدا کیا۔ تین بار، پھر فرماتے: شکر اس اللہ کا جس نے وہ مہینہ گذار دیا اور یہ مہینہ لے آیا۔“ (ابوداود)

شرح:...... چاند ایک، دو یا تین دن کا ہو تو اسے ہلال کہتے ہیں، اس کے علاوہ ہو تو اسے قمر کہتے ہیں۔ اہلال کا مطلب ہے کہ آواز بلند کرنا، جب لوگ چاند دیکھتے ہیں تو آواز بلند کرتے ہیں، اس لیے اس کا نام ہلال ہے۔

اس کا مطلب ہے کہ اللہ کریم اسے ہمارے اوپر امن وایمان سے معمور کر کے طلوع فرما، یعنی اس کا باطن بھی اور ظاہر بھی سلامتی والا ہو، ہر نقصان سے پاک ہو اور ہر نفع سے مزین ہو۔

اس میں چاند کی عظمت پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ اسے مخاطب کیا گیا ہے، اس میں خالق کی ہر شریک سے نفی ہے کہ وہ اپنی مخلوق کی تنہا تدبیر کر رہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/۴۶۴)

۹۴۳۷۔ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ. (رواه الترمذي: ۳۴۵۰)

”سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے والد سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب رعد کی آواز سنتے یا بجلی کڑکنے کی آواز سنتے تو دعا کرتے: اے اللہ! ہمیں اپنے غضب کے ساتھ ہلاک نہ کر اور نہ اپنے عذاب کے ساتھ ہلاک کر اور اس سے پہلے ہی ہمیں معاف فرما دے۔“ (ترمذی)

۹۴۳۸۔ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَافِيْهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا

”زوجہ نبی ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ جب بھی تند ہوائیں چلتیں تو یہ دعا کرتے: یا اللہ! میں سوال کرتا ہوں عمدہ ہواؤں کا اور بہتر اس چیز کا جو ان میں ہے اور بھلائی کا جس کے ساتھ یہ روانہ کی گئی ہے اور میں ہوا کے شر سے

(۹۴۳۶) ابوداؤد: ۵۰۹۲۔ ضعیف الاسناد، البانی: ۱۰۸۹۔

(۹۴۳۷) ترمذی: ۳۴۵۰۔ ضعیف، البانی: ۶۸۰۔ احمد: ۵۷۲۹۔

(۹۴۳۸) مسلم: ۸۹۹۔ بخاری: ۴۸۲۹۔ ابوداؤد: ۵۰۹۸۔ ترمذی: ۳۲۵۷۔ ابن ماجہ: ۳۸۹۱۔ احمد: ۲۳۸۴۸۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وَشَرِّ مَافِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ. (رواه مسلم: ٨٩٩)

اور جو چیز اس میں ہے اس کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جس کے ساتھ یہ چلائی گئی۔ تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔" (الشیخان، الترمذی)

٩٤٣٩۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى نَاشِئًا فِي أُفُقِ السَّمَاءِ تَرَكَ الْعَمَلَ وَإِنْ كَانَ فِي صَلَاةٍ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا فَإِنْ مُطِرَ قَالَ اللّٰهُمَّ صَيِّبًا هَنِيئًا. (رواه أبو داوٗد: ٥٠٩٩)

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب آسمان میں کچھ ظاہر ہوتا دیکھتے تو اپنا کام ترک کر دیتے اور اگر نماز کی حالت میں ہوتے تو اس میں تخفیف کر دیتے اور پھر یہ دعا کرتے: "اے اللہ! میں اس کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔" اگر بارش شروع ہوتی تو یہ دعا کرتے: "یا اللہ! زرخیز اور خوش گوار ہو۔"

٩٤٤٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ الرِّيحُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ قَالَ سَلَمَةُ فَرَوْحُ اللّٰهِ تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَتَأْتِي بِالْعَذَابِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَلَا تَسُبُّوهَا وَسَلُوا اللّٰهَ خَيْرَهَا وَاسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا. (رواه أبو داوٗد: ٥٠٩٧)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہوا اللہ تعالیٰ کے عطیہ میں سے ہے، یہ رحمت لے کر بھی آتی ہے اور عذاب کے ساتھ بھی نازل ہوتی ہے، تو ہوا کو تم دیکھو تو اس کو برا مت کہو، اللہ سے اس کی بھلائی کا سوال کرو اور سب مل کر اللہ کی پناہ طلب کرو اس کے شر سے۔" (ابوداؤد)

شرح:...... ان احادیث میں اللہ سے ڈرتے رہنے اور اس کی طرف التجا کرنے کی ترغیب ہے کہ احوال بدل رہے ہوں، اور حادثہ کا خطرہ ہو تو اللہ کی پناہ میں آ جائیں، یہ نہ ہو نافرمانوں کی نافرمانی کی وجہ سے سزا سے دو چار ہو جائیں۔ ان میں اس چیز کی یاد دہانی کرائی گئی پہلی امتیں جس سے بے خبر ہو چکی تھیں۔ ان احادیث میں نبی ﷺ کی شفقت جو امت پر جھلکتی ہے اس کا بھی تذکرہ ہے کہ میری امت اس عذاب سے بچ جائے جو پہلی امتوں کو پہنچا، اسی وجہ سے نبی ﷺ نے بادل ہوا اور بارش کی صورت میں ان دعاؤں کے پڑھنے کی تربیت کی ہے۔

بارش اترتی ہو تو اللہ کی حمد کی جائے کیونکہ یہ رحمت ہے اور اس سے عذاب کا بھی امکان ہے اس لیے اس سے پناہ مانگی جائے اور مسلمان دنیا و آخرت کی اصلاح طلب کریں۔

چار ہوائیں رحمت والی ہیں: (۱) مبشرات۔ (۲) مثیرات (۳) مرسلات (۴) رخاء۔ (۱) وہ ہوائیں جو خوشخبری

(٩٤٣٩) ابوداؤد: ٥٠٩٩۔ صحیح، البانی: ٤٢٥٢۔ ابن ماجه: ٣٨٨٩.

(٩٤٤٠) ابوداؤد: ٥٠٩٧۔ صحیح، البانی: ٤٢٥٠۔ ابن ماجه: ٣٧٢٧.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دیتی ہیں۔ (۲) ہوائیں اٹھانے والی۔ (۳) بھیجی گئی ہوائیں۔ (۴) نرم ہوا۔

چار ہوائیں عذاب والی ہیں: (۱) عاصف، تندو تیز ہوا۔ (۲) قاصف (توڑنے والی) یہ دونوں سمندر کے متعلقہ ہیں۔ (۳) مرصر (سخت) (۴) عقیم، بانجھ ہوا، ان کا تعلق خشکی سے ہے۔

ایک سوال ذہن میں آتا ہے کہ ہوا کو رحمت بھی کہا گیا ہے، یہ جب عذاب بن کر آئے تو پھر کیسے رحمت ہوئی؟ تو اس کا حل یہ ہے کہ کفار، فجار سے اس کے ذریعے نجات ملتی ہے۔ ظالم مٹتے ہیں، لہٰذا یہ بھی رحمت ہوئی۔

(انجاز الحاجہ: ۱۰/ ۴۳۱)

۹٤٤١۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلْ أَخُوْهُ أَوْ صَاحِبُهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَيَقُوْلُ هُوَ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ. (رواه أبو داوٗد: ٥٠٣٣)

”سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ کہے: اللہ کا ہر حال میں شکر ہے۔ اور وہ خود کہے یا اس کا رفیق کہے: اللہ تیرے اوپر رحمت نازل کرے۔ جب چھینک والے کو جواب دینے والا یہ جواب دے تو وہ کہے: تمہیں اللہ ہدایت دے اور تمہارے حالات بہتر کر دے۔“ (البخاری)

۹٤٤٢۔ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ سَالِمٌ وَعَلَيْكَ وَعَلٰى أُمِّكَ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ مِمَّا قُلْتُ لَكَ قَالَ لَوَدِدْتُ أَنَّكَ لَمْ تَذْكُرْ أُمِّي بِخَيْرٍ وَلَا بِشَرٍّ قَالَ إِنَّمَا قُلْتُ لَكَ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْكَ وَعَلٰى أُمِّكَ ثُمَّ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ قَالَ فَذَكَرَ بَعْضَ

”ہلال بن یساف سے مروی ہے کہ ہم سالم بن عبید کے پاس تھے کہ اس کے قریب ایک مرد کو چھینک آئی تو اس نے کہا: السلام علیکم۔ تو سالم نے اس کو کہا: تیرے اوپر اور تیری ماں پر۔ پھر سالم نے کہا: شاید جو کچھ میں نے تجھے کہا اس پر تو ناراض ہوا ہو گا؟ اس نے کہا: مجھے یہ پسند ہے کہ تو میری ماں کا خیر یا شر کسی نوعیت کا ذکر نہ کرے۔ سالم نے کہا: میں نے تجھے وہ بات کہی ہے جو نبی کریم ﷺ نے فرمائی تھی۔ اتفاقاً ہم آپ ﷺ کے پاس تھے تو ایک مرد کو چھینک آئی تو اس نے کہا: السلام علیکم پس آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے اوپر اور تیری ماں پر۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی چھینک آئے تو وہ کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور جو اس کو جواب

(۹٤٤١) ابو داؤد: ۵۰۳۳۔ صحیح، البانی: ۴۲۰۹۔ بخاری: ۶۲۲۴۔ احمد: ۸۴۱۶۔

(۹٤٤٢) ابو داؤد: ۵۰۳۱۔ ضعیف، البانی: ۱۰۶۷۔ ترمذی: ۲۷۴۰۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

الْمَحَامِدِ وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ عِنْدَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَرُدَّ يَعْنِي عَلَيْهِمْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ. (رواه أبو داوٗد: ٥٠٣١)

دے وہ کہے: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اور پھر چھینک آنے والا کہے: يَغْفِرُاللّٰهُ لَنَا وَلَكُمُ اللہ ہمیں اور تمہیں بخش دے۔" (ترمذی، ابوداؤد کے الفاظ ہیں)

٩٤٤٣۔ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا عَطَسَ فَقِيْلَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ يَرْحَمُنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ وَيَغْفِرُلَنَا وَلَكُمْ. (رواه مالك: ١٨٠٠)

"نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو جب چھینک آتی اور ان کو کہا جاتا: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ تو وہ کہتے: يَرْحَمُنَا اللّٰهُ وَإِيَّا كُمْ وَ يَغْفِرَاللّٰهُ وَلَنَا وَلَكُمُ اللہ ہم پر اور تم پر رحمت نازل کرے اور ہمیں بھی بخشے اور تمہیں بھی۔" (مالک)

شرح:...... بخارات کے بڑھنے کی وجہ سے ناک کے بانسے سے نکلنے والی آواز کو چھینک کہتے ہیں، ان بخارات کا خارج ہونا جسم انسانی کے لیے بہت مفید ہے، اس سے بدن ہلکا ہوتا ہے، ہاضمہ درست ہوتا ہے جو کہ اللہ کی نعمت ہے اس لیے اس پر الحمد للہ کہنے کا حکم ہے۔

اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتے ہیں اور جمائی کو ناپسند کرتے ہیں۔ (بخاری: ٦٢٢٣)

وجہ یہی ہے کہ چھینک سے وجود میں نشاط اور چستی پیدا ہوتی ہے۔ دماغی بوجھ ہلکا ہوتا ہے۔ اگر لحہ بھر کے لیے نزلہ رک جائے تو موت واقع ہو سکتی ہے، اس لیے یہ اللہ کا احسان ہے، جمائی سے طبیعت بوجھل ہوتی ہے، عبادت میں رکاوٹ آتی ہے اس لیے اللہ چھینک کو پسند کرتے ہیں اور جمائی کو ناپسند کرتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تو اپنا ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھ لیتے۔ (ابوداؤد: ٥٠٢٩، ترمذی: ٢٧٤٥، اسنادہ حسن)

یہ دعا نہایت ہی مناسب حال ہے، چھینک مارنے والا کہے: الحمد للہ اگر نہ کہے تو جواب دینے والے، جواب دینے کے پابند نہیں۔ اور چھینک کا جواب دینے والا کہے: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اللہ تجھ پر رحم کرے۔ اور چھینک والا کہے: يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ، کہ اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت کو درست کرے۔

یہ جواب تین بار تک دینا ہے اس سے زیادہ چھینک مارنے والا زکام کا مریض ہوتا ہے، اس کا جواب دینا ضروری نہیں۔ (صحیح ابی داود: ٤٢١٠، تفہیم الاسلام: ٢/ ٨٣٩)

٩٤٤٤۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ أَكْثَرُ مَا دَعَا بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فِي

"سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرفات کے دن اپنے ٹھہرنے کی جگہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکثرت جو دعا کی وہ یہ

(٩٤٤٣) موطا: ١٨٠٠۔

(٩٤٤٤) ترمذي: ٣٥٢٠۔ ضعيف، الباني: ٧٠٢۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الْمَوْقِفِ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ نَقُوْلُ وَخَيْرًا مِمَّا نَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَإِلَيْكَ مَآبِيْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِيْ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَاتَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ. (رواه الترمذي: ٣٥٢٠)

تھی: اے اللہ! تیرے لیے وہ حمد وثنا ہے جو تو نے خود بیان کی ہے اور بہتر وہ ثنا بھی تیرے لیے ہے جو ہم کہتے ہیں: اے اللہ! تیرے لیے ہے، میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اور تیری طرف میرا واپس جانا ہوگا اور میرا سب کچھ ہی تیری میراث ہے۔ اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے، سینے کے فتنے سے اور پراگندہ کاموں سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اے اللہ! میں ان آفتوں سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جو ہوا لے کر چلتی ہے۔" (ترمذی)

٩٤٤٥۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَاقُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. (رواه الترمذي:٣٥٨٥)

"عمرو بن شعیب سے مروی ہے، وہ اپنے والد سے، وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں اور وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "عرفہ کے دن کی بہترین دعا جو میں نے دعا کی ہے اور جو میرے سے پہلے دیگر انبیاء علیہم السلام نے دعا کی ہے وہ یہ کلمات ہیں: نہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے حمد وثنا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

شرح:...... اس دعا کو اس لیے بہترین قرار دیا گیا ہے کہ اس میں اللہ کی توحید اور ملکیت بیان ہوئی ہے اور شریعت میں توحید کو اعلیٰ مقام حاصل ہے۔ اس دعا میں اگرچہ بندے کی حاجات کا ذکر نہیں، مگر جب بندہ اپنے مولا کی خدمت میں مشغول ہو اور اس کے کرم پر اعتماد کرتے ہوئے اپنے مطالبات سے کنارہ کش ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے ایسے مخلص بندے کی حاجات پوری کرتا ہے، ایک قدسی حدیث میں آتا ہے، اللہ فرماتے ہیں: جس کو میری یاد نے اتنا مصروف کر دیا ہو کہ وہ اپنا سوال ہی نہ کر سکے تو میں اسے وہ دیتا ہوں جو مانگنے والوں کو بھی نہیں دیتا۔

(مشکوۃ، باب ذکر اللہ، تفہیم الاسلام:۱/۸۶۰)

٩٤٤٦۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر میں لیلۃ القدر کو پاؤں

(٩٤٤٥) ترمذی: ٣٥٨٥۔ حسن، البانی: ٢٨٣٧.

(٩٤٤٦) ترمذی: ٣٥١٣۔ صحیح، البانی: ٢٧٨٩۔ ابن ماجہ: ٣٨٥٠.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أَقُوْلُ فِيهَا قَالَ قُوْلِي اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي. (رواه الترمذی: ۳۵۱۳)

تو کیا دعا طلب کروں؟ آپ نے فرمایا: تو یہ دعا کر اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنا پسند کرتا پس تو مجھے معاف کردے۔" (یہ دو ترمذی کی مرویات)

شرح: ... قدر کی رات اس دعا کو پڑھنا مستحب ہے، مطلب یہ ہے کہ اس عظیم رات میں یہ کلمات کہنا ایک عظیم کام ہے، ان متبرک لمحات میں انہیں رب کائنات کی بارگاہ میں پیش کرنا نہایت ہی موزوں ہے کہ اے میرے اللہ! میں تقصیرات کا پلندہ ہوں، تاہم تیرا عفو و کرم اس سے بھی بلند تر ہے اور عفو کا تو نمایاں وصف رکھتا ہے اور اسے پسند کرتا ہے لہٰذا میری کوتاہ کاریاں خواہ کتنی بھی زیادہ ہوں تیرا عفو و کرم ان سے وسیع تر ہے، مجھے معاف کردے۔ (مرعاۃ: ۳/ ۳۰۷)

أَدْعِيَةٌ غَيْرُ مُوَقَّتَةٍ وَفِيهَا الْإِسْتِعَاذَةُ

وہ دعائیں جو وقت کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں اور تعوذ کی دعائیں

۹۴۴۷۔ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعْوَةُ ذِي النُّوْنِ إِذْدَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوْتِ لَاإِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ. (رواه الترمذی: ۳۵۰۵)

"سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مچھلی والے نبی یونس علیہ السلام کی دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں دعا کی ہے کہ انہوں نے کہا: نہیں کوئی عبادت کے قابل مگر تو ہے، تو پاک ہے، میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔ ان الفاظ کے ساتھ جب بھی کسی نے دعا کی تو وہ اللہ نے ضرور قبول کی۔"

شرح: ...... ذوالنون سے مراد حضرت یونس علیہ السلام ہیں کیونکہ وہ مچھلی کے پیٹ میں رہے تھے، وہاں انہوں نے یہ دعا کی تھی۔ یہ کلمات لا الٰہ الخ دعا کی قبولیت کا باعث ہیں، ان میں اللہ کی تنزیہہ اور تقدیس بیان ہوئی ہے، جس سے دعا جلدی قبول ہوتی ہے، یہ اسم اعظم ہے اس کے ذریعے دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے، اس کے ذریعہ سوال کیا جائے تو دیا جاتا ہے۔

ایک آدمی نے سوال کیا تھا، اے اللہ کے رسول! یہ دعا حضرت یونس علیہ السلام کے ساتھ ہی خاص تھی یا عام ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ ہر مسلمان کے لیے عام ہے، اس سے آگے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ۝﴾ (الانبیاء: ۸۸)

"پس ہم نے یونس (علیہ السلام) کو غم سے نجات دی اور اسی طرح ہم ایمانداروں کو نجات دیتے ہیں۔"

ثابت ہوا کہ یہ دعا جو بھی پریشان مسلمان کرے گا اسے غم سے نجات ملے گی۔

(۹۴۴۷) ترمذی: ۳۵۰۵۔ صحیح، البانی: ۲۷۸۵۔ احمد: ۱۴۶۵۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩٤٤٨۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ وَأَهْلِيْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَاذَكَرَ دَاوُدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَعْبَدَ الْبَشَرِ. (رواه الترمذی: ٣٤٩٠)

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”داود علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک یہ دعا تھی: اے اللہ! میں تیری محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو تیرے ساتھ محبت رکھتا ہے۔ اور میں اس عمل کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے اور اے اللہ! اپنی محبت مجھے اپنی جان، اپنے مال اور اپنے اہل سے اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب کر دے، اور نبی ﷺ جب بھی داود علیہ السلام کا تذکرہ کرتے تو فرماتے: وہ انسانوں میں سب سے زیادہ عبادت گذار انسان تھے۔“ (یہ دو ترمذی کی مرویات ہیں)

٩٤٤٩۔ أَبُوْهُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ: إِنَّ دُعَاءَ قَوْمِ يُوْنُسَ: يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ يَاحَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ يَا مُحْيِي يَا مُمِيْتُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. (رواه رزين)

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں کہ یونس علیہ السلام کی قوم کی یہ دعا تھی: اے زندہ رہنے والے، اے قائم رہنے والے، جب کوئی زندہ نہ رہے گا اے زندہ کرنے اور مارنے والے، اے عظمت اور اکرام والے۔“ (رزین)

٩٤٥٠۔ عَائِشَةَ، رَفَعَتْهُ: لَمَّاأَهْبَطَ اللّٰهُ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ قَامَ وَجَاهَ الْكَعْبَةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَأَلْهَمَهُ اللّٰهُ هٰذَا الدُّعَآءَ، اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ، وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ وَأَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ، وَتَعْلَمُ مَافِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيْمَانًا يُبَاشِرُ قَلْبِيْ، وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى أَعْلَمَ أَنَّهُ لَنْ يُصِيْبَنِيْ إِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ، وَارْضِنِيْ بِمَا

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مرفوع بیان کرتی ہیں: ”جب اللہ نے آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا تو وہ اٹھے اور کعبہ میں آئے اور دو رکعت نماز پڑھی تو اللہ نے ان کے دل میں یہ دعا الہام کی: اے اللہ! تو میرا پوشیدہ اور ظاہر جانتا ہے پس تو میرا عذر قبول کر اور تو میری ضرورت کو جانتا ہے پس میرا سوال عطا کر اور تو میرے نفس کے عیب جانتا ہے پس میرے گناہ بخش دے۔ اے اللہ! میں وہ ایمان طلب کرتا ہوں جو میرے دل سے چمٹ جائے اور میں سچے یقین کا سوال کرتا ہوں۔ یہاں تک کہ میں جان جاؤں کہ مجھے وہی کچھ پہنچے گا جو تو نے میرے

(٩٤٤٨) ترمذی: ٣٤٥٠۔ ضعیف، البانی: ٦٩١۔ الاقول کان اعبد البشر.

(٩٤٤٩) رزین.

(٩٤٥٠) طبرانی اوسط، وفیه النضر بن طاهر وهو ضعیف، هیثمی: ١٧٤٢٦.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

قَسَمْتَ لِي . قَالَ: فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ يَاآدَمُ قَدْ قَبِلْتُ تَوْبَتَكَ ، غَفَرْتُ لَكَ ذَنْبَكَ ، وَلَنْ يَدْعُوْنِي أَحَدٌ بِهٰذَا الدُّعَآءِ إِلَّا غَفَرْتُ لَهُ وَكَفَيْتُهُ فِي الْمُهِمِّ مِنْ أَمْرِهِ ، وَزَجَرْتُ عَنْهُ الشَّيْطَانَ ، وَاتَّجَرْتُ لَهُ مِنْ وَرَآءِ كُلِّ تَاجِرٍ ، وَأَقْبَلَتْ إِلَيْهِ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَإِنْ لَمْ يُرِدْهَا . (للأوسط: بضعف)

لیے لکھا ہے اور میں راضی رہوں اس پر جو تو نے میرے لیے تقسیم کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: پس اللہ نے ان کی طرف وحی نازل کی: اے آدم! میں نے تیری توبہ قبول کی اور میں نے تیرا گناہ معاف کیا اور مجھے اس دعا کے ساتھ جو بھی پکارے اور سوال کرے گا میں اس کو بخش دوں گا اور اس کے لیے کفایت کروں گا اور اس کے دل میں اپنا حکم ڈال دوں گا اور اس سے شیطان کو دور کر دوں گا۔ اور ہر تاجر سے اس کی تجارت بڑھا دوں گا اور دنیا کو نکیل ڈال کر اس کی طرف متوجہ کر دوں گا خواہ دنیا کو نہ چاہتا ہو۔" (الاوسط سند ضعیف)

٩٤٥١- اِبْنُ مَسْعُوْدٍ، رَفَعَهُ: أَلَا أُعَلِّمُكُمُ الْكَلِمَاتِ الَّتِي تَكَلَّمَ بِهَا مُوْسٰى حِيْنَ جَاوَزَ الْبَحْرَ بِبَنِي إِسْرَآئِيْلَ؟ فَقُلْنَا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ، قَالَ قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَإِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ، قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْهُ ﷺ ، قَالَ شَقِيْقٌ : فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ ، قَالَ الْأَعْمَشُ : فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ شَقِيْقٍ ، قَالَ الْأَعْمَشُ : فَأَتَانِي آتٍ فِي مَنَامِي فَقَالَ يَا سُلَيْمَانُ: زِدْ فِي هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: وَنَسْتَعِيْنُكَ عَلٰى فَسَادٍ فِيْنَا، وَنَسْأَلُكَ صَلَاحَ أَمْرِنَا كُلِّهِ. (للأوسط وللصغير: ٣٣٩: بخفى)

"سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ بتاؤں جن سے بنی اسرائیل کو لے کر سمندر سے پار جاتے وقت موسیٰ علیہ السلام نے دعا مانگی تھی؛ تو ہم نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! فرمایا: کہو: اے اللہ! تیرے لیے تعریف ہے اور تیرے آگے فریاد ہے اور تو ہی امداد طلب کیا گیا ہے اور نہیں بدی سے بچنے کی توفیق اور نہ نیکی حاصل کرنے کی توفیق ہے مگر اللہ بلند تر عظیم ترین ذات کی توفیق کے ساتھ۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پس یہ دعا میں نے جب سے نبی کریم ﷺ سے سنی ہے ترک نہیں کی۔ شقیق رحمہ اللہ نے کہا: میں نے یہ دعا ترک نہیں کی جب سے میں نے یہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہے۔ اور اعمش رحمہ اللہ نے کہا میں نے یہ دعا ترک نہیں کی جب سے میں یہ شقیق رحمہ اللہ سے سنی ہے۔ پس میرے پاس خواب میں آنے والا آیا اور اس نے کہا: اے اعمش! اس میں یہ اضافہ کر: اور ہم تجھ سے امداد طلب کرتے ہیں اس بگاڑ کے خلاف جو ہمارے درمیان ہے

(٩٤٥١) طبراني 'وسط، طبراني صغير: ٣٣٩- وفيه من لم اعرفهم، هيثمي: ١٧٤٢٧.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور ہم سوال کرتے ہیں تجھ سے اپنے تمام امور کی اصلاح کرنے کا۔'' (الاوسط، الصغیر سند مخفی ہے)

٩٤٥٢۔ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ رَأٰى صَاحِبَ بَلَاءٍ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا إِلَّا عُوْفِيَ مِنْ ذٰلِكَ الْبَلَاءِ كَائِنًا مَاكَانَ مَاعَاشَ. (رواه الترمذي: ٣٤٣١)

''سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مصیبت اور بلا میں مبتلا کو دیکھ کر کہا: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے مجھے عافیت میں رکھا اس آفت سے جس میں تجھے گرفتار کیا اور مجھے اس نے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت عطا کی ہے، تو اس کو اس وقت سے بچایا جاتا ہے خواہ کوئی بلا ہو۔ تاحیات بچایا جاتا ہے۔'' (ترمذی)

شرح:...... اگر ایک آدمی دوسرے کو دیکھتا ہے کہ وہ بدنی امراض کا شکار ہے، مثلاً برص (پھلبہری) ہے، یا نابینا ہے، لنگڑا ہے، اپاہج ہے، یا عملی بیمار ہے، اس میں فسق و فجور ہے، ظلم ہے، بدعت اور کفر ہے، وغیرہ تو اللہ سے عافیت کا سوال کرے، آزمائش سے فتنہ برپا ہوسکتا ہے، بے صبری کا مظاہرہ ہوسکتا ہے۔ جبکہ عافیت میں یہ خدشات نہیں ہوتے، ویسے بھی ناقص انسان کمزور ہوتا ہے اور عافیت والا مومن قوی ہوتا ہے اور قوی مومن اللہ کو پسند ہے۔

یاد رہے کہ مدمقابل کو مخاطب نہ کیا جائے نہ اسے سنایا جائے کہ وہ برا مان جائے۔ اس موقع پر اللہ کے شکر کا یاد آنا بڑی مصیبت کا علاج ہو جاتا ہے، اس کا صلہ انسان کے لیے یہ ہوتا ہے کہ یہ ابتلاء و آزمائش سے محفوظ رہتا ہے۔

(جائزۃ الاحوذی: ۴/۴۵۴)

٩٤٥٣۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِيْ وَأَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَأَصْلِحْ لِيْ آخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ. (رواه مسلم: ٢٧٢٠)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، وہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنی دعا میں یہ کلمات بھی کہتے تھے: ''اے اللہ! میرے دین کی اصلاح کر دے جس میں میرے کام کی عصمت ہے، اور میری دنیا کی اصلاح کر دے جس میں میری زندگی کا سامان ہے اور میری آخرت کی اصلاح کر دے جس میں میرا لوٹ کر جانا ہوگا اور میری زندگی ہر بھلائی کے لیے بڑھا دے اور میری موت میرے لیے ہر شر سے بچاؤ اور رحمت کا سامان کر دے۔'' (مسلم)

(٩٤٥٢) ترمذی: ٣٤٣١۔ حسن، البانی: ٢٧٢٨.

(٩٤٥٣) ترمذی: ٣٤٣١۔ حسن، البانی: ٢٧٢٨.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شرح:......عصمت کا مطلب ہے کہ حفاظت کرنا، اس دعا میں سب سے پہلے دین کی اصلاح کی حفاظت طلب کی گئی ہے۔ جان، مال اور عزت کی حفاظت بذریعہ دین ہی حاصل ہوتی ہے۔ اگر دین خراب ہو جائے تو دنیا و آخرت کا خسارہ ہے۔ پھر دنیا کی اصلاح طلب کی گئی ہے، اس کی اصلاح یہ ہے کہ روزی حلال ہو، اور اطاعت کے کاموں میں معاون ہو، اس کے بعد آخرت کی اصلاح ہے کہ عبادت کی توفیق ملے، مخلصانہ اطاعت حاصل ہو اور حسن خاتمہ میسر آئے۔

اور زندگی میں خیرات کے اضافے کی دعا ہے کہ زندگی رضائے الٰہی کے کاموں میں صرف ہو، اور اس کے ناپسندیدہ کاموں سے کنارہ کشی رہے۔

موت کو راحت بننے کی دعا ہے، یعنی نافرمانی اور غفلت میں نہ کھو جاؤں کہ فتنوں کا شکار ہو جاؤں بلکہ حسن اعتقاد اور توبہ پر موت آئے اور موت دنیا کی مشقتوں اور اس کے غموں سے راحت کا باعث ہو۔

امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث جامع کلمات پر مشتمل ہے، اس میں دین اور دنیا کی ہر اصلاح بیان ہوئی ہے، دین بنیاد ہے، دنیا ضرورت ہے اس دنیا کی زندگی گزارنا بھی فطرت ہے، اس میں صلاح وفلاح کی دعا ہے اور آخر میں حسن خاتمہ کی دعا ہے۔ (تحفۃ الذاکرین: ص ۲۸۴)

٩٤٥٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَزِدْنِيْ عِلْمًا الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ. (رواه الترمذي: ٣٥٩٩)

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! مجھے نفع عطا کر اس علم سے جو تو نے مجھے علم دیا ہے اور مجھے وہ علم عنایت فرما جو مجھے نفع دے اور مجھے زیادہ علم عطا فرما اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور میں پناہ طلب کرتا ہوں آگ والوں کے حال سے۔“

شرح:......اس میں التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ نفع بخش علم کی تعلیم دے دے۔ نفع بخش علم یہ ہے کہ دین اور دنیا میں مفید ہو، جو علم دین کے لیے مفید نہ ہو۔ وہ نقصان دہ ہوتا ہے جیسا کہ اللہ کا حکم ہے:

﴿وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ﴾ (البقرة: ١٠٢)

”اور وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان دے نفع نہ دے۔“

جادو کے علم کو علم اسی لیے قرار نہیں دیا گیا کیونکہ آخرت میں اس کا نفع نہیں۔ اس دعا میں تنگی اور خوشی میں ہر حال میں اللہ کی حمد کرنے کی ترغیب ہے۔ دنیا میں کفر اور فسق اور آخرت میں عذاب سے اللہ کی پناہ طلب کی گئی۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/ ۵۳۸)

٩٤٥٥۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْحِمْصِيِّ قَالَ

”ابو سعید حمصی سے مروی ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

(٩٤٥٤) ترمذي: ٣٥٩٩۔ صحيح، الباني، دون قوله والحمد لله: ١٢٨٤٥۔ ابن ماجه: ٢٥١.

(٩٤٥٥) احمد: ٩٨٢٣۔ ترمذي: ٣٩٧٦.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

سَمِعْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ دُعَاءٌ حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا أَدَعُهُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ أُعْظِمُ شُكْرَكَ وَأَتَّبِعُ نَصِيْحَتَكَ وَأُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَأَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ. (رواه أحمد: ٩٨٢٣)

میں نے سنا کہ وہ نقل کرتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے دعا یاد کی ہے جس کو میں ترک نہیں کرتا ہوں۔ اے اللہ! مجھے اپنا بڑا شکر کرنے والا بنا دے، مجھے اپنا زیادہ ذکر کرنے والا بنا دے، اپنی نصیحت کی زیادہ پیروی کرنے والا بنا دے اور تو اپنی نصیحت کو زیادہ یاد رکھنے والا مجھے بنا دے۔''

٩٤٥٦۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُو فَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ يَظْلِمُنِيْ وَخُذْ مِنْهُ بِثَأْرِيْ. (رواه الترمذي: ٣٩٧٢)

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یوں دعا فرماتے تھے: ''اے اللہ! مجھے میرے کانوں اور میری آنکھوں کے ذریعے نفع عطا فرما اور ان کو میرے بعد رہنے والے کر دے۔اور جو میرے اوپر ظلم کرے اس کے خلاف میری مدد فرما اور اس سے میرا انتقام لے۔''

شرح:...... حواس میں سے کان اور آنکھ سے فائدہ اٹھانے کو خاص اس لیے کیا ہے کہ اللہ کی معرفت اور اس کی توحید تک پہنچانے والے دلائل کان کے ذریعے ہی حاصل ہوتے ہیں اور کائنات میں پھیلے ہوئے نشانات آنکھوں سے ہی دیکھے جاتے ہیں جن سے قدرت الٰہیہ نمایاں ہوتی ہے، ان سے فائدہ اٹھانے کی دعا اس لیے کی جا رہی ہے کہ لاپروائی کی وجہ سے کہیں ان لوگوں میں شمار نہ ہو جائے، جن کے متعلق کہا گیا ہے:

﴿خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ وَ عَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ﴾ (البقرة: ٧)

''اللہ نے ان کے دلوں اور ان کے کانوں پر مہر لگا دی اور ان کی آنکھوں پر پردہ کر دیا۔''

اس لیے ان اعضاء اور دیگر اعضاء کے ذریعے رب کی عبادت پر قوت کی التجا کی گئی ہے اور وفات تک انہیں برقرار رکھنے کی استدعا کی گئی ہے۔

اور آخر میں جاہلیت کے انتقام کی پناہ مانگی گئی ہے کہ میں اس طرح مظلوم نہ رہوں بلکہ اللہ تو خود ایسے ظالم سے میرا انتقام لے۔ (مرعاۃ: ٦/ ١٤٨)

٩٤٥٧۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُ دُعَاءَكَ اللَّيْلَةَ فَكَانَ

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے کہا: یا رسول اللہ! آج رات میں نے آپ ﷺ کی دعا سنی ہے تو اس میں

(٩٤٥٦) ترمذی: ٣٩٧٢۔ حسن، البانی: ٢٨٥٤۔

(٩٤٥٧) ترمذی: ٣٥٠٠۔ البانی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ (٦٩٣) مگر یہ دعا حسن درجہ سے ثابت ہے بلکہ فقہ السنہ: ١/ ٤٤ میں اس کی سند کو صحیح قرار دیا گیا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الَّذِيْ وَصَلَ إِلَيَّ مِنْهُ أَنَّكَ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ قَالَ فَهَلْ تَرَاهُنَّ تَرَكْنَ شَيْئًا. (رواه الترمذي: ٣٥٠٠)

سے جو مجھے پہنچی وہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! میرے گناہ معاف کر، میرا گھر وسیع کر اور جو تو نے مجھے رزق دیا ہے اس میں برکت عطا فرما۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا کیا خیال ہے میں نے اس میں سے کچھ کی چھوڑی ہے؟'' (ترمذی)

شرح:...... اس حدیث میں دنیا میں رہائش کی تنگی سے وسعت کی دعا ہے کیونکہ اس میں تنگی ہو تو اس سے سینہ میں تنگی پیدا ہو جاتی ہے، جس سے پریشانی جنم لیتی ہے اور دل پر مصروفیت کا بوجھ رہتا ہے۔

اس سے قبر کی تنگی بھی مراد ہو سکتی ہے کیونکہ حقیقی گھر تو قبر ہی ہے، یہ ایک جامع دعا ہے۔ (جائزة الاحوذی: ۴/ ۴۸۷)

٩٤٥٨۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (رواه البخاري: ٦٣٨٩)

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اکثر اور بیشتر دعا نبی کریم ﷺ کی یہ تھی: اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔'' (الشیخان، ابوداؤد)

شرح:...... نبی اکرم ﷺ اسے کثرت سے اس لیے پڑھتے تھے کہ یہ قرآن پاک سے حاصل شدہ ہے اور جامع ہے، اس میں ہر خیر آ جاتی ہے اور ہر شر چلی جاتی ہے۔ عافیت، کشادہ گھر، اچھی بیوی، نیک اولاد، کشادہ رزق، نفع بخش علم، عمل صالح، اچھی سواری اور اچھی تعریف سب شامل ہیں۔

آخرت کی اچھائی یہ ہے کہ جنت میں اعلیٰ درجات ہوں، امن ہو، حساب آسان ہو اور دوزخ سے نجات ملے۔ (مرعاة: ٦/ ١٤١)

٩٤٥٩۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ آتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے عرض کی: یا رسول اللہ! سب سے بہتر دعا کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا: اپنے رب سے دنیا اور آخرت کی عافیت اور معافی طلب کر۔ وہ دوسرے دن پھر حاضر ہوا اور کہا: افضل دعا کون سی ہے؟ آپ ﷺ اس کے جواب میں اس جیسی بات کہی۔ وہ تیسرے دن آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور وہی سوال کیا

(٩٤٥٨) بخاری: ٦٣٨٩۔ مسلم: ٢٦٨٨۔ ابوداؤد: ١٥١٩۔ ترمذی: ٢٤٨٧۔ احمد: ١٣٥٣٤.

(٩٤٥٩) ترمذی: ٣٥١٢۔ ضعیف، البانی: ٦٩٨۔ ابوداؤد: ٥٢١۔ احمد: ١٢١٧٤.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَإِذَا أُعْطِيْتَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَأُعْطِيْتَهَا فِي الْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ. (رواه الترمذي: ٣٥١٢)

تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تجھے دنیا و آخرت کی عافیت دی جائے تو تو کامیاب ہو جائے گا۔'' (ترمذی)

شرح:...... ایمان کے بعد عافیت سب سے بہتر ہے، اس میں دنیا کے تمام امور کی اصلاح آ جاتی ہے۔ بیماریوں، پریشانیوں اور ظاہری و باطنی تمام آفات سے حفاظت رہے، اور معافات یہ ہے کہ اللہ دوسروں کی اذیتوں سے دور رکھے۔ (مرعاۃ: ٦/١٤٥)

٩٤٦٠۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَادَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ كُنْتَ تَدْعُو بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ إِيَّاهُ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَقُوْلُ اللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِيْ بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِيْ فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تُطِيْقُهُ أَوْ لَا تَسْتَطِيْعُهُ أَفَلَا قُلْتَ اللّٰهُمَّ ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ لَهُ فَشَفَاهُ. (رواه مسلم: ٢٦٨٨)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مریض مسلمان کی عیادت کی۔ وہ کمزور ہو کر چوزے کی مثل ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا طلب کیا کرتا تھا یا اس سے کوئی سوال کرتا تھا؟ اس نے کہا: جی ہاں، میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا تھا اور میں کہتا تھا: یا اللہ! جس عمل پر تو مجھے آخر میں سزا دے گا وہ سزا جلدی دنیا میں ہی دیدے پس آپ ﷺ نے کہا: سبحان اللہ۔ نہ تجھے اس کی طاقت ہے اور نہ تیری استطاعت میں ہے۔ تو نے یہ کیوں نہ کہا: اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ اس مریض نے یہ دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا دیدی۔'' (مسلم، ترمذی)

شرح:...... اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ دنیا میں سزا کی جلدی مچانا جائز نہیں، نیز دعا کرنا بڑا افضل عمل ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ تعجب کے وقت سبحان اللہ کہنا مسنون ہے۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مریض کی عیادت کرنا اور اس کے لیے دعا کرنا مستحب ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ آزمائش کی آرزو کرنا ناپسندیدہ بات ہے اور حسنہ کی بہترین تفسیر یہ ہے کہ دنیا میں عبادت و عافیت حاصل ہو، آخرت کی حسنہ یہ ہے کہ جنت و مغفرت حاصل ہو۔ (مرعاۃ: ٦/١٧٥)

٩٤٦١۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ

''سیدنا انس بن مالک سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

(٩٤٦٠) بخاری: ٤٥٢٢۔ مسلم: ٢٦٨٨۔ ابوداؤد: ١٥١٩۔ ترمذی: ٣٤٨٧۔ احمد: ١٣٥٢٤۔

(٩٤٦١) ترمذی: ٢٥٧٢۔ صحیح، البانی: ٢٠٧٩۔ احمد: ١٢٧٦١۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اللّٰهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ. (رواه الترمذي: ٢٥٧٢)

”جس نے تین بار اللہ تعالیٰ سے جنت کو طلب کیا تو جنت کہتی ہے: یا اللہ! اس کو میرے باغوں میں داخل کر دے اور جس نے تین بار آگ سے اللہ کی پناہ طلب کی تو آگ کہتی ہے: یا اللہ! اس کو آگ سے بچا۔“ (ترمذی، نسائی)

شرح: اس میں کثرت سے دوزخ سے اللہ کی پناہ کی ترغیب ہے اور جنت کا کثرت سے سوال کرنے کی ترغیب ہے۔ مقصد یہ ہے کہ جو بھی ایمان کے ساتھ، صداقت اور حسن نیت کے ساتھ یہ دعا کرے کہ اے میرے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور یہ کہے کہ اے میرے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ مجھے دوزخ سے پناہ دے تو جنت شوق سے اس کے داخلے کی سفارش کرتی ہے اور دوزخ اس آدمی کے اس سے دور رہنے کی دعا کی وجہ سے اس کو اس سے بچانے کی دعا کرتی ہے۔

اور یہ دونوں بول کر سفارش کرتی ہیں۔ (مرعاۃ: ۶/۱۳۱)

٩٤٦٢۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُوْ يَقُوْلُ رَبِّ أَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَكَّارًا لَكَ ذَكَّارًا لَكَ رَهَّابًا لَكَ مِطْوَاعًا لَكَ مُخْبِتًا إِلَيْكَ أَوَّاهًا مُنِيْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ وَأَجِبْ دَعْوَتِيْ وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ وَسَدِّدْ لِسَانِيْ وَاهْدِ قَلْبِيْ وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِيْ. (رواه الترمذي: ٣٥٥١)

”سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ دعا کرتے تھے: یا اللہ! میری مدد فرما اور میرے اوپر کسی کو مدد نہ کر، میری نصرت فرما اور میرے خلاف نصرت نہ کر، میرے لیے تدبیر کر اور میرے خلاف تدبیر نہ کر، مجھے ہدایت دے اور میرے لیے ہدایت آسان کر دے اور جو میرے خلاف بغاوت کرے اس پر مجھے مدد دے۔ اے اللہ! مجھے اپنا شکر گذار بندہ بنا دے، مجھے اپنا ذکر کرنے والا بنا دے۔ مجھے اپنے ڈرنے والا، اپنا اطاعت کرنے والا، اپنی طرف رجوع کرنے والا، مائل ہونے والا اور بار بار رجوع کرنے والا بنا دے۔ یا رب کریم! میری توبہ قبول کر، میرے گناہ دھو دے، میری پکار قبول کر، میری دلیل قائم کر، میری زبان سیدھی رکھ، میرے دل کو ہدایت بخش، میرے سینے کی تاریکی، تختی اور کینہ دور کر دے۔“ (ابوداؤد، ترمذی)

(٩٤٦٢) ترمذی: ٣٥٥١۔ صحیح۔ الیانی: ٢٨١٦۔ ابوداؤد: ١٥١٠۔ ابن ماجہ: ٣٨٣٠۔ احمد: ١٩٩٨

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

شرح:......اس دعا میں شیطان، جن، انسان، نفس میں سے جو بھی دشمن ہے اس پر اعانت طلب کی گئی ہے اور ان کے تسلط سے بچاؤ کا مطالبہ کیا گیا ہے اور دشمنوں کو کمر میں پھنسانے کا مطالبہ ہے کہ وہ کہیں کسی حیلے یا بہانے سے غالب نہ آ جائے۔ ہدایت کی راہوں اور خیر کے رستوں کی رہنمائی طلب کی گئی ہے اور ان کے بوجھ نہ بننے کا مطالبہ ہے اور اللہ سے التجا کی گئی ہے کہ ظالم اور باغی سے مجھے محفوظ رکھنا۔ شکر، ذکر اور نافرمانی سے خوف کا اللہ سے مطالبہ کیا گیا ہے اور اللہ کے حکم کے سامنے سر تسلیم کرنے اور اس کے سامنے تواضع اور خضوع کرنے اور مطمئن رہنے کی التجا ہے، برے اخلاق اور کینہ پروری سے پناہ طلب کی گئی ہے۔ زبان اور دل کی درستگی کا مطالبہ ہے کیونکہ ان دونوں کی خرابی تباہ کن ہے۔ (مرعاة: ٦/١٤٣)

٩٤٦٣۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ.
(رواه البخاری: ٧٣٨٣)

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! میں تیری عزت کے وسیلے سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو ہمیشہ زندہ رہے گا، کبھی نہیں مرے گا۔ اور جن اور انسان مر جائیں گے۔'' (الشیخان)

شرح:......اس میں اللہ کی قدیم صفت عزت میں پناہ طلب کی گئی ہے اور وصف بیان کیا گیا ہے وہ مرتا نہیں۔ ارشاد گرامی ہے:

﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ﴾ (الفرقان: ٥٨)

''اور اس زندہ رہنے والے پر توکل کیجیے جو کبھی نہیں مرتا۔'' ایک اور جگہ آتا ہے:

﴿سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ﴾ (الصافات: ١٨٠)

''پاک ہے تیرا رب جو عزت کا رب ہے اس چیز سے جو یہ بیان کرتے ہیں۔''

اس میں بھی رب تعالیٰ کا وصف عزت ہی بیان ہوا ہے، اللہ کے لیے دائمی اور حقیقی عزت جو کہ قابل مدح ہے مراد ہے۔ یہ کبھی حمیت کے لیے آتی ہے، یہ کافر اور فاسق کے لیے بطور صفت آتی ہے یہ قابل مذمت ہوتی ہے، جیسا کہ منافق کے لیے آتا ہے:

﴿أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ﴾ (البقرة: ٢٠٦)

''اسے اکڑ پکڑ لیتی ہے گناہ کے ساتھ۔''

(٩٤٦٣) بخاری: ٧٣٨٣۔ مسلم: ٢٧١٧۔ احمد: ٢٧٤٣۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس سے ثابت ہوا جن اور انسان سب مر جائیں گے، صرف اللہ کی ذات گرامی ہمیشہ رہے گی بعض نے یہ استدلال کیا ہے فرشتے نہیں مریں گے یہ مطلب غلط ہے کیونکہ دوسری جگہ ارشاد باری ہے:

﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ﴾ (القصص : ٨٨)

ہر چیز ہلاک ہوگی صرف اس واحد القہار نے باقی رہنا ہے، اس میں فرشتے بھی شامل ہیں۔

تو پناہ نہ تو کسی فرشتے سے مطلب کی جائے، نہ نبی کی، نہ ولی کی، نہ دولت کی، نہ حکومت کی، بلکہ صرف اللہ کی پناہ طلب کی جائے جو سب پر غالب ہے۔ (فتح الباری:۱۳/۴۷۰)

٩٤٦٤۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَامَ أَبُو بَكْرِ الصِّدِّيقُ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَامَ الْأَوَّلِ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ اسْأَلُوا اللهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ. (رواه الترمذی: ٣٥٥٨)

"معاذ بن رفاعہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف لے گئے، پھر وہ روئے اور کہا: رسول اللہ ﷺ سابقہ سال منبر پر کھڑے تھے اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا تھا: "اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت طلب کرو، یقین کے بعد کسی کو عافیت سے زیادہ بہتر نعمت نہیں دی گئی۔"

شرح:.... عام الاول سے مراد ہجرت کا پہلا سال ہے، جب آپ ﷺ منبر پر جلوہ گر ہوئے اور آبدیدہ ہوگئے، اس رونے کی وجہ یہ تھی کہ آپ ﷺ کو یہ اندیشہ تھا کہ امت فتنہ میں گر پڑے گی، اس پر شہوت کا غلبہ ہوگا اور مال وزر جمع کرنے کی حرص ہوگی اور جاہ ومنصب کی آرزو میں ہلکان ہو جائے گی، اسی لیے آپ ﷺ نے امت کے لوگوں کو عفو ومعافی اور عافیت طلب کرنے کا حکم دیا تھا کہ یہ فتنہ انگیزی سے محفوظ رہے۔

عافیت کا مطلب ہے آفات سے سلامتی ہو، اور عافیت کا بعد میں خصوصی ذکر اس لیے کیا ہے کہ یہ عفو ومعافی کو بھی شامل ہے۔ (جائزۃ الاحوذی:۴/۵۱۹)

٩٤٦٥۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ سَرِيرَتِي خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِي وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِي صَالِحَةً اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ

"سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو یہ دعا مانگا کر: اے اللہ! میری چھپی حالت میری ظاہری حالت سے بہتر کر دے اور میری ظاہری حالت بھی اچھی کر دے۔ اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں کہ جو

(٩٤٦٤) ترمذی: ٣٥٥٨۔ حسن، البانی: ٢٨٢١.

(٩٤٦٥) ترمذی: ٣٥٨٦۔ ضعیف، البانی: ٧٢٢.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ. (رواه الترمذي: ٣٥٨٦)

بہتر مال اہل اور اولاد تو لوگوں کو دیتا ہے مجھے بھی عنایت کر، نہ تو میں گمراہ بنوں اور نہ گمراہ کرنے والا ہوں۔" (یہ دو ترمذی کی مرویات ہیں)

٩٤٦٦- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي وَاذْكُرْ بِالْهُدٰى هِدَايَتَكَ الطَّرِيْقَ وَالسَّدَادَ سَدَادَ السَّهْمِ. (رواه مسلم: ٢٧٢٥)

"سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے نبی ﷺ نے فرمایا: تو یہ دعا کر: یا اللہ! مجھے ہدایت دیدے اور مجھے سیدھا چلا۔ تصور کر ہدایت سے سیدھی راہ چلنے کی اپنی چال۔ اور سیدھا چلنے سے تیر کے سیدھا چلنے کا خیال کر۔" (امام مسلم)

شرح:...... یہ دعا نہایت ہی جامع ہے، اس میں دنیا و آخرت کی تمام نعمتوں کا تصور ہے۔ اس سے بعض لوگ تصور شیخ کا نظریہ اخذ کرتے ہیں، وہ یہ ہے کہ شیخ کا تصور رکھ کر ذکر کریں تو وہ شیخ رہنمائی کرتا ہے، یہ نظریہ اس حدیث سے لینا درست نہیں، نہ ہی تصور شیخ سے کچھ حاصل ہوتا ہے، اگر کچھ حاصل ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ سے فیض حاصل کرتے۔

مطلب یہ ہے کہ اگر بیابان میں چلنے والا اپنا رستہ نہ چھوڑے اور دائیں بائیں نہ پھرے گا تو منزل کو پالے گا، اسی طرح اللہ کریم مجھے اس راہ ہدایت پر استقامت دے اور سلامتی دے اور جس طرح تیر انداز نشانہ پر تیر لگاتا ہے، ادھر ادھر حرکت نہیں کرتا نہ ہاتھ میں لرزش آتی ہے نہ اس کی محنت رائیگاں جاتی ہے، پوری یکسوئی سے نشانہ مفید رہتا ہے، اسی طرح جب اللہ سے ہدایت طلب کرے اور استقامت و صحت عمل مانگے تو حضور قلب سے مانگے، توجہ کسی اور جگہ مبذول نہ ہو۔ (عون المعبود: ۴/ ۱۴۵)

٩٤٦٧- عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي خَطِيْئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطَئِي وَعَمَدِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي اللّٰهُمَّ

"ابو بردہ بن ابی موسیٰ اشعری سے مروی ہے کہ وہ اپنے والد ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دعا کی: یا اللہ! میری خطا، میری جہالت اور کام میں میرا اسراف اور جو کچھ میرے بارے میں تو جانتا ہے سب بخش دے: اے اللہ! میرے ارادہ کے ساتھ، اور مزاح کے ساتھ بھول کے ساتھ اور جان بوجھ کر جو گناہ بھی ہیں اور یہ تمام

(٩٤٦٦) مسلم: ٢٧٢٥- ابوداؤد: ٤٢٢٥- نسائی: ٥٢١٢- احمد: ١١٦٦.

(٩٤٦٧) مسلم: ٢٧١٩- بخاری: ٦٣٩٨- احمد: ١٩٢٣٩.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. (رواه مسلم: ٢٧١٩)

اقسام کے جرائم میرے پاس موجود ہیں سب ہی بخش دے۔ اے اللہ! جو میں نے پہلے کیے، جو میں نے بعد میں کیے، جو میں نے پوشیدہ کیے اور جو میں نے ظاہر میں کیے اور جو میرے گناہ تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے وہ سب مجھے بخش دے، تو سب سے مقدم ہے اور تو سب سے مؤخر ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔" (الشیخان)

شرح: .....اس سے ثابت ہوا کہ ان الفاظ میں وارد یہ دعا کرنا مستحب ہے، اور یہ بھی ثابت ہوا کہ انسان خواہ کتنے بلند رتبے والا ہو، اور اعمال صالحہ کا پیکر ہو، وہ اپنے رب سے معافی کا محتاج ہے۔ یہ دعا نماز اور نماز کے علاوہ ہر جگہ پر کی جا سکتی ہے۔ ایک اعتراض ہو سکتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے تو تمام گناہ معاف ہو چکے تھے پھر آپ ﷺ نے اپنے گناہوں کی اتنی لمبی فہرست شمار کی ہے۔

اس کا حل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم دیا تھا۔ (سورۂ نصر) کہ اللہ سے استغفار کیجیے۔ آپ ﷺ کے گناہ نہیں تھے۔ صرف اس حکم کی تعمیل کی ہے۔ اور یہ بھی ایک پہلو ہے کہ امت کو تعلیم دی ہے کہ میرے متعلق گناہوں سے معصوم ہونے کا اعلان ہو چکا ہے، میں پھر بھی مغفرت طلب کرتا ہوں، تم میں سے خواہ کوئی کتنا بھی بلند رتبہ اور نیک عمل والا ہو جائے معافی کا محتاج ہے۔ درِ بخشش پہ جھکے رہو۔ اور سب سے اہم بات ہے کہ آپ کو یہ عظیم بشارت ملی کہ آپ کے گناہ معاف ہیں، آپ نے یہ دعا کر کے تواضع اور خضوع کا اظہار فرما کر اس رب عظیم اور محسن حقیقی کا شکریہ ادا کیا ہے۔

اس دعا میں اپنے گناہوں کا اعتراف اور اللہ کی مغفرت کی وسعت کا اقرار ہے کہ جو کوتاہی ہے وہ بندے کی جانب سے ہے اور وہ اللہ جانتا ہے بھی ہے لیکن اس کی رحمت وسیع ہے، وہ معاف کر دیتا ہے اور یہ یقین ظاہر کیا گیا ہے کہ نا امید نہ ہوں، وہ ہر گناہ معاف کر دیتا ہے۔

آخر میں اس کی قدرت کا اعلان ہے کہ اگر آدمی اس کی ناراضی کا کام کرے تو وہ اسے پیچھے دھکیل دیتا ہے اور اگر اس کی رضا کے کام ہوں تو اسے آگے اور سر بلند کرتا ہے۔ (تفہیم الاسلام: ۲/۹۹۳)

٩٤٦٨- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهِ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِيْ حُبُّهُ عِنْدَكَ اللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِيْ

"سیدنا عبداللہ بن یزید الخطمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: یا اللہ! مجھے اپنی محبت عطا فرما اور اس کی محبت دے جس کی محبت مجھے تیرے پاس فائدہ دے۔ اے اللہ! تو نے جو مجھے دیا جو مجھے پسند ہے

(٩٤٦٨) ترمذی: ٣٤٩١- ضعيف، الباني: ٦٩٢.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ اللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي فِيمَا تُحِبُّ. (رواه الترمذي: ٣٤٩١)

اس کو میری قوت بنا دے اس چیز کے جو تجھے پسند ہے اور جو چیز تو نے دور رکھی مجھ سے جو مجھے پسند تھی تو اس کو میرے لیے اپنے پسند کے کاموں کے لیے فراغت بنا دے۔(آمین)

٩٤٦٩- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِي يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ إِلٰهًا قَالَ أَبِي سَبْعَةً سِتَّةً فِي الْأَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِي وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي. (رواه الترمذي: ٣٤٨٣)

”سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے باپ کو فرمایا: اے حصین! آج تو نے کتنے خداؤں کی عبادت کی ہے؟ اس نے کہا: سات کی عبادت کی ہے چھ زمین میں ہیں اور ایک آسمان میں ہے۔ آپ ﷺ فرمایا: تُو نے تجھے کس کی امید یا اس سے خوف زیادہ ہے؟ اس نے کہا: آسمان والے کی رغبت و امید زیادہ ہے۔ آپ نے فرمایا: اے حصین! اگر تو نے اسلام قبول کیا تو میں تجھے کلمات بتاؤں گا جو تیرے لیے مفید ہوں گے۔ پھر جب حصین نے اسلام قبول کیا تو اس نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے وہ کلمات سکھایئے جن کا آپ ﷺ نے وعدہ کیا تھا۔ آپ نے فرمایا: یہ کہہ: اے اللہ! میرے دل میں ہدایت ڈال اور مجھے میرے نفس کے شر سے پناہ دیدے۔“

٩٤٧٠- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَكْثَرُ دُعَائِهِ ﷺ يَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلٰى دِيْنِكَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَكْثَرَ دُعَاءَ كَ يَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ قَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ إِنَّهُ لَيْسَ آدَمِيٌّ إِلَّا وَقَلْبُهُ بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللّٰهِ فَمَنْ شَاءَ أَقَامَ وَمَنْ شَاءَ أَزَاغَ. (رواه الترمذي: ٣٥٢٢)

”سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب آپ ﷺ ان کے پاس آتے تھے تو آپ کی اکثر یہ دعا ہوتی تھی: اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ، وہ کہتی ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کی اکثر یہ دعا ہوا کرتی ہے۔ آپ نے فرمایا: اے ام سلمہ! ہر انسان کا دل اللہ جل شانہٗ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے پس وہ جس کو چاہے قائم رکھے اور جس کو چاہے ٹیڑھا کر دے۔“ (یہ ترمذی کی مرویات ہیں)

شرح:...... نبی کریم ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے، اس کی وجہ آپ سے دریافت کی گئی تو آپ ﷺ نے بتایا کہ

(٩٤٦٩) ترمذی: ٣٤٨٣- ضعیف، البانی: ٦٩٠.

(٩٤٧٠) ترمذی: ٣٥٢٢- صحیح، البانی: ٢٧٩٢- احمد: ٢٦٠٣٦.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

دل رحمٰن کے ہاتھوں کی انگلیوں میں ہیں، جو انہیں کبھی اطاعت کی طرف پھیرتا ہے، کبھی نافرمانی کی طرف اور حاضر باش کرتا ہے، کبھی غفلت میں ڈال دیتا ہے اس لیے اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھنا، اسے دین قویم سے مائل نہ کرنا اور صراط مستقیم پر قائم رکھنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! ہم آپ کی نبوت ورسالت پر مکمل یقین رکھتے ہیں اور آپ تو بذات خود خطا سے معصوم ہیں اور آپ سے لغزش بھی ناممکن ہے، خصوصاً یہ تو تصور بھی ہمارے حاشیہ خیال میں نہیں آ سکتا کہ آپ دین وملت سے پلٹ جائیں گے۔ للہٰذا ہمارا گمان یہ ہے کہ آپ یہ تعلیم امت کے لیے پڑھ رہے ہیں، اب آپ یہ بتائیں کہ آپ کو خطرہ ہے کہ ہم سے نعمت ایمان پر زوال آ سکتا ہے، اور ہم اوج کمال سے زوال کے غار میں گر جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! یہ اندیشہ ہے کیونکہ دل رحمان کی انگلیوں کے درمیان ہیں، وہ انہیں جدھر چاہے پلٹ دیتا ہے اس لیے میں اس سے اسے دین کی جانب پلٹنے کی التجا کرتا ہوں۔ اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ کی انگلیاں ہیں، لیکن ان کی کیفیت وکیت کیا ہے۔ یہ بتانا ضلالت ہے، یہ ہیں جیسے اس کی شان جلالت کے لائق ہے، کسی تاویل کے ہم قائل نہیں۔ یہ راہ حق سے ہٹ کر نظریہ ہے، یہ صفت ربانی ہے اسی طرح ایمان لانا ضروری ہے۔

٩٤٧١ـ عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ. (رواه مسلم: ٢٦٩٧)

”سیدنا طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا تو آپ ﷺ اس کو نماز کی تعلیم دیتے اور پھر اس کو حکم دیتے کہ وہ ان کلمات کے ساتھ دعا کرے: اے اللہ! میرے اوپر رحم کر، مجھے ہدایت دے مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔“ (مسلم)

شرح:...... اس میں یہ بات بہت غور طلب ہے کہ اسلام قبول کرنے والے کو آپ یہ بات بتاتے تھے کہ اس پر نماز فرض ہے اور اسے اس طرح پڑھنا ہے اور نماز کے ساتھ آپ اس دعا کی تلقین فرماتے، اس سے اس دعا کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

اور ابن ماجہ: ۸۹۸ میں آتا ہے کہ یہ دعا نماز میں دوسجدوں کے درمیان پڑھنی بھی مسنون ہے۔ اور ابن ماجہ میں یہ اضافہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے اس کے ایک ایک جملے کو ایک ایک انگلی پر شمار کیا تھا تاکہ یہ بات اچھی طرح ضبط وحفظ میں آ جائے۔ (انجاز الحاجہ: ۱۱/ ۱۳۹)

یہ دعا دنیا وآخرت کی خیرات کی جامع ہے، جو اسے نہیں پڑھتے وہ بہت ساری برکات سے محروم ہیں، انسان

(٩٤٧١) مسلم: ٢٦٩٧۔ ابن ماجه: ٣٨٤٥۔ احمد: ١٥٤٤٧.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

گناہوں اور خطاؤں کا پتلا ہے، اس دعا میں اپنی اطاعت کیشی میں تقصیر کی معافی کا طلبگار ہے، اور اعتراف کرتا ہے، اے شہنشاہا! میرا عمل اور میری عبادت میرے لیے نجات کا باعث نہیں بن سکتے جب تک تیری رحمت کا سہارا نہ ہوگا، میں دین حق یا اعمال صالحہ پر کاربند نہیں رہ سکتا جب تک تیری رہنمائی میسر نہ آئے۔ اور ظاہر و باطن امراض اور دنیا و آخرت کی آفات میں تحفظ حاصل نہ کر سکوں گا جب تک تیری عافیت کا سایہ عاطفت نہ ہوا اور میں فقیر و بے نوا رزق کا ایک لقمہ بھی حاصل نہ کر سکوں گا جب تک اے رزاق عالم! تو رزق عطا نہ کرے اور میں تیرا ناقص بندہ اپنی کسر پوری نہ کر سکوں گا، جب تک تو پوری نہ کرے اور اے رب کبریا! میں پستیوں سے اٹھ نہ سکوں گا، جب تک تو سر بلند نہ کرے۔ (تفہیم الاسلام:۱/۳۴۰)

اس حدیث میں صحابہ وصحابیات رضی اللہ عنہم میں جو طلب خیر کی تڑپ تھی اس کا بھی پتہ چلتا ہے۔

٩٤٧٢- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ جَسَدِيْ وَعَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيْ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. (رواه الترمذی: ٣٤٨٠)

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: اے اللہ! میرے جسم میں عافیت دے، میرے کانوں میں عافیت دے، میری آنکھوں میں عافیت عطا کر اور ان اعضاء کو میرے مرنے کے بعد تک سلامت رکھ اور وارث بنا، کوئی معبود نہیں مگر اللہ، تحمل والا، کرم کرنے والا۔ پاک ہے اللہ عرش عظیم کا رب ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔“ (ترمذی)

٩٤٧٣- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ. (رواه النسائی: ٦١)

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے اے اللہ! میری خطاؤں کو پانی، برف اور اولوں کے ساتھ دھو دے اور میرے دل کو تمام خطاؤں سے صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے۔“ (نسائی)

شرح:...... اس دعا کو نماز میں داخل ہونے کے بعد پڑھنا مستحب ہے، نمازی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مناجات کرتا ہے کہ میرے گناہ مٹ جائیں، میرے اور میرے گناہوں کے فاصلے دور تک ہوں کہ جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ ہے جیسے یہ آپس میں نہیں مل سکتے گناہ بھی نہ ملیں۔ یہ انسان کی فطرت سلیمہ کا تقاضا ہے کہ اس کا دل سفید لباس کی مانند ہو اور پاکیزگی آئینہ مصفا بن جائے۔

(٩٤٧٢) ترمذی: ٣٤٨٠- ضعیف الاسناد، البانی: ٦٨٩.

(٩٤٧٣) بخاری: ٦٣٧٥- مسلم: ٥٨٩- نسائی: ٦١- صحیح، البانی: ٦٠- ابن ماجه: ٣٨٣٨- احمد: ٢٣٧٨٠.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ایک بات قابل غور ہے کہ میل کچیل ٹھنڈے پانی کی بہ نسبت، گرم پانی سے زیادہ حاصل ہوتی ہے مگر اس دعا میں برف اور اولے وغیرہ ٹھنڈی چیزوں سے صفائی وغیرہ طلب کی گئی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ گناہ اپنے اندر ایک قسم کی تپش رکھتے ہیں، جن کی شعلہ باری انسان کو جلا کر خاکستر بنا دیتی ہے، اس تپش سوزاں کو بجھانے کے لیے ٹھنڈی اشیاء ہی موزوں اور مناسب ہیں۔

اس دعا میں توحید الٰہی، توکل علی اللہ اور دنیا و آخرت کی ہر برائی سے اجتناب اور ہر بھلائی میں کامیاب ہونے کا ذکر ہے۔

دعا میں تین چیزوں کا ذکر ہے: (۱) گناہوں سے دوری۔ (۲) صفائی کی دعا (۳) دھونے کی دعا۔ دعا کا یہ حصہ تین زمانوں پر محیط ہے، جو مشرق کی دوری اور مغرب کی دوری کا کہا گیا ہے، اس کا مطلب ہے کہ مجھے گناہوں سے مستقبل میں محفوظ رکھنا اور گناہ دھونے کا مطلب ہے کہ زمانہ حال میں میرے گناہ دھو دے اور جو صرف گناہوں کے دھونے کا کہا ہے وہ ہے کہ ماضی کے گناہوں کی تمام سیاہیاں دھو ڈال۔ (تفہیم الاسلام: ۱/ ۲۹۷)

۹۴۷۴۔ أُمّ سَلَمَةَ ، رَفَعَتْهُ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلاَ شَيْءَ قَبْلَكَ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلاَشَيْءَ بَعْدَكَ ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ نَاصِيَتُهَا بِيَدِكَ ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْإِثْمِ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ، وَفِتْنَةِ الْغِنَيِّ وَفِتْنَةِ الْفَقِيْرِ ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ، اَللّٰهُمَّ نَقِنِيْ مِنْ خَطَايَا كَمَانَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ ، اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ، هٰذَا مَاسَأَلَهٗ مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ . اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَسْأَلَةِ وَخَيْرَ الدُّعَاءِ ، وَخَيْرَ النَّجَاحِ وَخَيْرَ الْعَمَلِ ، وَخَيْرَ الثَّوَابِ ، وَخَيْرَ الْحَيَاةِ وَخَيْرَ الْمَمَاتِ ، وَثَبِّتْنِيْ وَثَقِّلْ مَوَازِيْنِيْ ، وَارْفَعْ

”سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اے اللہ! تو اول ہے پس تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں ہے، تو ہی آخر ہے، تیرے بعد کوئی چیز نہیں ہے۔ میں ہر ذی روح کے شر سے جس کی پیشانی کے بال تیرے ہاتھ میں ہیں پناہ طلب کرتا ہوں۔ اور میں گناہ سے، سستی سے، عذاب قبر سے، مالداری کے فتنے اور مفلسی کے فتنے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، اور میں مقام گناہ اور تاوان سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! مجھے خطاؤں سے اس طرح پاک کر دے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کرتا ہے۔ اے اللہ! میرے اور خطاؤں کے درمیان اتنی دوری پیدا کر دے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ پیدا کیا ہے۔ یہ سوال محمد (ﷺ) اپنے رب سے کرتا ہے۔

اے اللہ! میں تجھ سے بہتر طریقے سے سوال کرنے اور بہتر دعا کرنے، بہتر کامیابی، بہتر عمل، بہتر اجر، بہتر زندگی اور بہتر موت کا سوال کرتا ہوں۔ مجھے ثابت قدم رکھ، میرا نیکیوں کا

(۹۴۷۴) طبرانی اوسط، ورجاله رجال الصحيح غير محمد بن زنبور وعاصم بن عبيد وهما ثقتان، هيثمي : ۱۷۳۸۰۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

دَرَجَتِي وَتَقَبَّلْ صَلَاتِي وَاغْفِرْ خَطِيئَتِي، وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ آمِينَ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ آمِينَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَمَافَعَلَ وَخَيْرَ مَاعَمِلَ ، وَخَيْرَمَابَطَنَ وَخَيْرَ مَاظَهَرَ ، وَالدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ آمِينَ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِي وَتَضَعَ وِزْرِي ، وَتُصْلِحَ أَمْرِي وَتُطَهِّرُ قَلْبِي، وَتَحْفَظُ فُرْجِي وَتُنَوِّرَ قَلْبِي وَتَغْفِرَ ذَنْبِي، وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ آمِينَ، اَللّٰهُمَّ نَجِّنِيْ مِنَ النَّارِ. (للأوسط)

پلڑا بھاری رکھ، میرا درجہ بلند فرما۔ میری نماز قبول کر، میری خطا معاف کر، اور میں جنت میں اعلیٰ درجے کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ آمین۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں۔ آمین۔ اے اللہ! میں بہتر فعل اور بہتر عمل کا سوال کرتا ہوں اور بہتر باطن اور بہتر ظاہر اور جنت کے اعلیٰ ترین درجات کا سوال کرتا ہوں۔ آمین۔ اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں کہ تو میرا ذکر بلند کر دے، میرا بوجھ اتار دے، میرے کام کی اصلاح کر، میرے دل کو پاک کر، میری شرمگاہ کو محفوظ رکھ۔ میرے دل کو روشن کر، میرے گناہ معاف فرما اور میں جنت میں اعلیٰ درجات کا سوال کرتا ہوں۔ آمین۔ اے اللہ! مجھے آگ سے نجات دے۔" (الاوسط)

٩٤٧٥۔ عَنْ مَجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو اللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا اللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْهَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ. (رواه النسائي: ٤٠٢)

"مجزأہ بن زاھر سے مروی ہے، انہوں نے عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! مجھے گناہوں سے پاک کر دے۔ اے اللہ! ان سے مجھے یوں پاک کر دے جیسے سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! مجھے برف سے، اولوں سے اور ٹھنڈے پانی کے ساتھ پاک کر دے۔

٩٤٧٦۔ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ. (رواه البخاري: ٤١١٥)

"اسماعیل بن خالد سے مروی ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے احزاب والے کفار پر یہ دعا کی: اے اللہ! کتاب نازل کرنے والے، جلد حساب لینے والے، گروہوں کو شکست دے دے، اے اللہ! ان کو شکست دے اور انہیں ہلا کر رکھ دے۔" (الشیخان، الترمذی)

(٩٤٧٥) مسلم: ٤٧٦۔ نسائی: ٤٠٢۔ صحیح، البانی: ٣٩٠۔ ترمذی: ٣٥٤٧۔ احمد: ١٨٦٣٩۔

(٩٤٧٦) بخاری: ٤١١٥۔ مسلم: ١٧٤١۔ ابوداؤد: ٢٦٣١۔ ترمذی: ١٦٧٨۔ ابن ماجہ: ٢٧٩٦۔ احمد: ١٨٦٦٠۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شرح: .....اس میں مشرکوں کے لیے یہ بددعا کی گئی ہے کہ جب دشمن شکست خوردہ ہو جائے تو ان کے پاؤں نہ ٹھہریں اور ان کی عقلیں ماؤف ہو جائیں اور ان کے قدم لغزش کھا جائیں ثابت نہ رہیں۔ (فتح الباری:٦/١٠٦)

اس دعا کے ذریعے دشمن کے خلاف نصرت کی وجوہ کی طرف اشارہ ہے: (١) کتاب (٢) سحاب کے ذریعے اور (٣) جتھوں کی ناکامی کے ذریعے۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سابقہ نعمت کو ذریعہ بنایا گیا ہے اور اللہ پر توکل کیا گیا ہے، اور یہ اعتقاد پیدا ہوا ہے کہ اللہ تنہا ہی یہ کام کر سکتا ہے۔

اس میں ان تین انعامات کی عظمت سے آگاہ کیا گیا ہے، کتاب کے نزول سے اخروی نعمت اسلام حاصل ہوئی اور بادلوں کے جاری کرنے سے دنیوی نعمت رزق حاصل ہوئی اور جتھوں کی شکست سے دونوں نعمتوں کا تحفظ حاصل ہوا۔

(فتح الباری:٦/ ١٥٧)

٩٤٧٧- عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو فَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَإِذَا أَرَدْتَ فِي النَّاسِ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ. (رواه مالك)

"امام مالک سے منقول ہے کہ ان کو خبر پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے نیک افعال کرنے کا، برے افعال ترک کرنے کا اور مساکین سے محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں اور جب تو کسی قوم کے ساتھ فتنے کا ارادہ کرے تو مجھے فتنے میں ڈالے بغیر اپنی طرف اٹھا لے۔"

شرح: ...یعنی میں ایسے مامورات کا تجھ سے سوال کرتا ہوں جن کو سرانجام دینے سے میری قدر میں اضافہ ہو اور ایسے امور کے چھوڑنے کی توفیق مانگتا ہوں جو منع کردہ ہیں اور میں مساکین سے محبت کرنے کی [illegible] کرتا ہوں کیونکہ تواضع کا تقاضا ان سے محبت کرنا ہی ہے۔ بہرصورت یہ تینوں چیزیں اللہ کے فضل و توفیق ہی سے حاصل ہو سکتی ہیں، اس لیے آپ ﷺ نے یہ اللہ ہی سے طلب کی ہیں۔

آخر میں ابتلاء و آزمائش سے پناہ مانگی اور عافیت چاہی ہے اور حسن خاتمہ کی تمنا کی ہے اور ہمیشہ کی سلامتی کی آرزو کی ہے۔ (شرح زرقانی:٢/٤٤)

٩٤٧٨- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو فَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ فَالِقَ الْإِصْبَاحِ وَجَاعِلَ اللَّيْلِ سَكَنًا وَالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ حُسْبَانًا اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ

"یحییٰ بن سعید سے مروی ہے، وہ مرسل روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! صبح پھاڑنے والے، رات کو آرام کے لیے پیدا کرنے والے، سورج چاند کو حساب کے لیے پیدا کرنے والے! میرا قرض اتار دے، مجھے

(٩٤٧٧) موطا: ٥٠٩ صحيح.

(٩٤٧٨) موطا: ٤٩٤۔ مرسل ہے۔ شرح زرقانی: ٢/ ٣٣.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ وَأَمْتِعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَقُوَّتِي فِي سَبِيلِكَ . (رواہ مالک: ٤٩٣)

غربت سے غنی بنا دے اور مجھے فائدہ دے، میرے کانوں سے میری آنکھوں سے اور اپنی راہ میں میری قوت سے مجھے فائدہ عطا۔" (مالک)

٩٤٧٩۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اللّٰهُمَّ أَمْتِعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ سَأَلْتِ اللّٰهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَنْ يُعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ أَوْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهِ وَلَوْ كُنْتِ سَأَلْتِ اللّٰهَ أَنْ يُعِيذَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ أَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا وَأَفْضَلَ . (رواہ مسلم: ٢٦٦٣)

"سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کرتے سنا، اے اللہ! مجھے میرے خاوند سے فائدہ عطا فرما جو اللہ کا رسول ہے اور میرے باپ ابوسفیان سے اور میرے بھائی معاویہ سے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے مقرر کی ہوئی اجل، گنے ہوئے ایام اور تقسیم شدہ رزق کا سوال کیا ہے۔ کوئی مقررہ وقت اپنے وقت سے پہلے نہیں آتا، نہ اس سے مؤخر ہوتا ہے۔ اور اگر تو اللہ تعالیٰ سے سوال کرتی کہ وہ تجھے آگ اور قبر کے عذاب سے پناہ دے تو وہ تیرے لیے بہتر اور زیادہ افضل ہوتا۔" (مسلم)

شرح:...... اس میں یہ بیان ہوا ہے کہ اجل اور رزق مقدر ہیں ان میں تغیر و تبدل نہیں ہوتا کیونکہ اللہ کا علم ازلی ہے اس میں کمی بیشی محال ہے۔

باقی رہی یہ بات کہ صلہ رحمی سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے، تو یہ بھی تقدیر ہے اللہ کے علم میں تھا کہ اس نے فلاں نیکی کرنا ہے تو اس کی عمر میں اضافہ ہوگا۔ ارشاد باری ہے:

﴿يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَ يُثْبِتُ﴾ (الرعد: ٣٩)

"اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے مٹا تا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے۔"

باقی رہی بات جو سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے لیے اور والد اور بھائی کے لیے درازی عمر سے روکا تھا، یہ دراصل روکا نہ تھا بلکہ تقدیر سے آگاہ کیا تھا، آپ نے تو خود کئی حضرات کے لیے درازی عمر کی دعا فرمائی تھی۔

ایک سوال یہ ہو سکتا ہے کہ جب ہر معاملہ سے فراغت ہو چکی ہے تو پھر عمر کی درازی اور عذاب سے پناہ مانگنے کا کیا فائدہ ہے؟

اس کا حل یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے درخواست کی تھی کہ ہم اپنی کتاب اور تقدیر پر ہی اعتماد نہ کر لیں اور عمل چھوڑ دیں، تو آپ ﷺ نے یہی فرمایا تھا کہ عمل کریں، میسر وہی آئے گا جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا

(٩٤٧٩) مسلم: ٢٦٦٣۔ احمد: ٤٢٢٤۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے اور یہ چیزیں، دعا اور عذاب وغیرہ سے نجات یہ شریعت کے امور ہیں۔ ہم امور شرعی کی ادائیگی کے پابند ہیں، نماز، روزہ اور ذکر وغیرہ ادا کرنے کا حکم ہے اب تقدیر پر اعتماد کرتے ہوئے ہم انہیں ترک نہیں کر سکتے۔ اگر ترک کرتے ہیں تو یہ عذر اللہ کی بارگاہ میں قبول نہ ہوگا۔ یہ تو مشرک بھی کہتے تھے اگر اللہ چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے۔ (النحل: ۳۴) لیکن ان کی بات مردود قرار دی گئی ہے، یہ امور شرعی سرانجام دینا بھی تو تقدیر کا حصہ ہے۔ (شرح مسلم: ۲/ ۳۳۸)

۹۴۸۰۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ مُكَاتَبًا جَآءَهُ فَقَالَ إِنِّي قَدْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِي فَأَعِنِّي قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلِ صِيْرٍ دَيْنًا أَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ. (رواه الترمذی: ۳۵۶۳)

”سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ان کے پاس ایک مکاتب آیا اور اس نے کہا: میں اپنی مکاتبت کی رقم ادا کرنے سے عاجز آ گیا ہوں اس لیے میری امداد کر دو تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں تجھے وہ کلمات نہ بتا دوں جو مجھے نبی ﷺ نے تعلیم کیے ہیں؟ اگر تیرے اوپر صیر پہاڑ کے برابر قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی تیرے اوپر سے اتار دے گا۔ تو یہ کہہ اے اللہ! کفایت کر میری اپنے حلال کے ساتھ اپنے حرام سے اور مجھے اپنے فضل کے ساتھ اپنے ماسوا سے غنی کر دے۔“ (ترمذی)

۹۴۸۱۔ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِفْتَقَدَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَلَمَّا صَلّٰى أَتٰى مُعَاذًا فَقَالَ: يَامُعَاذُ! مَالِي لَمْ أَرَكَ؟ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لِيَهُوْدِيٍّ عَلَيَّ أُوْقِيَّةٌ مِنْ تِبْرٍ فَخَرَجْتُ إِلَيْكَ فَحَبَسَنِي عَنْكَ، فَقَالَ لَهُ: يَامُعَاذُ! أَلَا أُعَلِّمُكَ دُعَاءً تَدْعُوْ بِهِ فَلَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِنَ الدَّيْنِ مِثْلَ صَبِيْرٍ أَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ، وَصَبِيْرٌ جَبَلٌ - بِالْيَمَنِ - فَادْعُ اللّٰهَ يَامُعَاذُ! قُلْ: اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ - إِلٰى - وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ، رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

”سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں جمعہ کے دن غیر حاضر پایا اور جمعہ پڑھا کر ان کے پاس گئے اور فرمایا: اے معاذ! میں نے تجھے نہیں دیکھا؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ایک یہودی کا ایک اوقیہ میرے اوپر قرض ہے اور جب میں آپ ﷺ کی طرف نکلا تو اس نے مجھے روکے رکھا اور میں آپ کے پاس نہ آ سکا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! کیا میں تجھے ایک دعا نہ سکھا دوں کہ اگر تیرے اوپر صبیر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اتار دے گا۔ پس اے معاذ! تو یہ دعا کر: اے اللہ! مالک کے مالک تا بغیر حساب۔ (آل عمران)

(۹۴۸۰) ترمذی: ۳۵۶۳۔ حسن، الصاني: ۲۸۲۲۔ احمد: ۱۳۲۱.

(۹۴۸۱) طبرانی کبیر: ۲۰/ ۱۵۴۔ وفیه نصر بن مرزوق ولم اعرفه، وبقية رجالها ثقات، الا ان سعيد بن المسيب لم يسمع من معاذ وفي الرواية الثانية من لم اعرفه، هيثمی: ۱۷۴۴۱.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وَرَحِيمَهُمَا، تُعْطِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمَا وَتَمْنَعُ، اِرْحَمْنِي رَحْمَةً تُغْنِيْنِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مِنْ سِوَاكِ. (للكبير: ۲۰/ ۱۵٤، وفيه نصر بن مرزوق)

اے دنیا اور آخرت کے رحمٰن اور ان دونوں کے رحیم تو دیتا ہے جس کو تو چاہے ان دونوں میں سے اور روکتا ہے جس سے تو چاہے، تو اپنی طرف سے میرے اوپر وہ رحمت نازل فرما جس کے ذریعے تو مجھے اپنے سوا سب کی مہربانی سے مستغنی کر دے۔" (الکبیر۔ اور اس کی سند میں نصر بن مرزوق ہیں)

شرح:...... آپ ﷺ سے قسطوں پر آزاد ہونے والے غلام نے آزادی کی قسطوں میں تعاون طلب کیا تھا یا تو آپ ﷺ کے پاس مال نہ تھا یا مال تھا مگر اسے زیادہ بہتر بات بتا دی۔ آپ ﷺ نے اس فرمان الٰہی پر عمل فرمایا: ﴿قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَّ مَغْفِرَةٌ خَيْرٌ﴾ (البقرة: ۲٦۳) "اچھی بات اور معافی و مغفرت مانگنا بہتر ہے دکھلاوے کے صدقہ سے۔" اور اس کی رہنمائی کی کہ اللہ سے اس کی ادائیگی کی مدد طلب کرے غیر پر اعتماد نہ کرے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/ ۵۲۱)

۹٤۸۲۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَنِي قَالَ إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوءَهُ وَيَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلٰى رَبِّي فِي حَاجَتِي هٰذِهِ لِتُقْضٰى لِيَ اللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ. (رواه الترمذي: ۳۵۷۸)

"سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نابینا مرد نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کی: میرے لیے دعا کیجئے کہ اللہ مجھے عافیت دے دے۔ آپ نے فرمایا: "اگر تو چاہے تو میں تیرے لیے دعا کر دیتا ہوں اور اگر تو صبر کرے تو وہ تیرے لیے بہتر ہے۔

اس نے عرض کیا: آپ دعا کر دیں، چنانچہ آپ ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ اچھی طرح وضو کر کے یہ دعا کرے: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد نبی رحمت کے وسیلے سے۔ یا نبی اللہ میں آپ کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف اپنی اُس حاجت کے لیے رجوع کرتا ہوں تا کہ حاجت پوری کی جائے، پس اے اللہ! ان کی شفاعت میرے بارے میں قبول فرما۔"

شرح:...... یہ آدمی آئے اور کہا کہ میری نظر کی خرابی کی دوری کے لیے دعا کیجئے، آپ ﷺ نے اسے صبر کی تلقین کی، وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں فرمایا کہ جب میں اپنے بندے کو آزماتا ہوں کہ اس کی آنکھیں بے بصر

(۹٤۸۲) ترمذی: ۳۵۷۸۔ صحیح، البانی: ۲۸۳۲۔ ابن ماجہ: ۱۳۸۵۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کر دوں اور وہ صبر کرے تو اس کے عوض میں اسے جنت دوں گا۔ (الصحیحۃ: ۲۰۱۰، بخاری عن انس)

اس آدمی نے دعا کا کہا، تو وضو کرنے کے بعد اس نے دعا کی، اسے اللہ میں اپنے مطلب کے لیے تیرے نبی کی دعا کو ذریعہ بناتا ہوں اور نبی ﷺ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا، آپ کی سفارش لے کر اللہ کی بارگاہ میں آیا ہوں، میری سفارش قبول کر لے۔

اس سے بعض لوگ نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی سے وسیلہ پکڑنے کی دلیل لیتے ہیں، یہ استدلال غلط ہے، اس کی چند وجوہ ہیں۔

۱۔ یہ نابینا آدمی نبی ﷺ کے پاس دعا کے لیے آئے تھے تو انہوں نے وسیلہ آپ ﷺ کی دعا کا ڈالا تھا، ذات مبارکہ کا نہ تھا، کیونکہ آپ کی دعا قبولیت میں بڑا اہم درجہ رکھتی ہے۔ اگر آپ کی ذات گرامی کا وسیلہ ہوتا تو انہیں آپ کے پاس آنے کی ضرورت نہ تھی وہ کسی بھی جگہ بیٹھ کر کہہ سکتے تھے کہ اللہ کریم میں تیرے نبی کی جاہ و منزلت کا واسطہ دیتا ہوں مجھے بینا کر دے، ثابت ہوا وہ آپ کی دعا کا ذریعہ لے کر آئے تھے۔

۲۔ آپ ﷺ نے دعا کا وعدہ کیا تھا اور اس کے لیے بہتر بات کی وضاحت کر دی کہ اس پر صبر کرنے سے جنت ملے گی، تو یہ دلالت ہے کہ وہ آپ ﷺ کی ذات کا نہیں دعا کا ذریعہ چاہتے تھے۔

۳۔ وہ نابینا اصرار ہی دعا پر کرتے رہے۔

۴۔ شفاعت دعا کے معنی میں بھی آتی ہے، اس حدیث میں آیا ہے کہ میری سفارش قبول فرما، مراد ہے کہ میری دعا قبول فرما کر میری بصارت لوٹا دے۔

۵۔ یہ نبی ﷺ کا معجزہ ہے کہ آپ کی دعا مقبول ہوئی اور آپ ﷺ کی دعا کی برکت سے یہ خرق عادت ظہور ہوا کہ ایک آفت زدہ نابینا صحت یاب ہوا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ نابینا کی شفا میں موثر نبی ﷺ کی دعا تھی، ذات گرامی کو ذریعہ نہیں بنایا گیا تھا۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/ ۵۳۰)

۹۴۸۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَتْ فَاطِمَةُ النَّبِيَّ ﷺ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيكِ فَرَجَعَتْ فَأَتَاهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ الَّذِي سَأَلْتِ أَحَبُّ إِلَيْكِ أَوْ مَاهُوَ خَيْرٌ مِنْهُ فَقَالَ لَهَا عَلِيٌّ قُولِي لَا بَلْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ فَقَالَتْ فَقَالَ قُولِي اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ آپ کی خدمت میں خادم طلب کرنے کے لیے حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "میرے پاس تجھے دینے کے لیے تو کوئی خادم موجود نہیں ہے۔" تو وہ واپس چلی گئیں اور اس کے بعد آپ ﷺ خود فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور فرمایا: "کیا جو تو نے سوال کیا ہے تجھے وہ پسند ہے یا وہ جو اس سے

(۹۴۸۳) ابن ماجہ: ۳۸۳۱۔ صحیح، البانی: ۳۰۸۹۔ مسلم: ۲۷۱۳۔ ابوداؤد: ۵۰۵۱۔ ترمذی: ۳۴۰۰۔ احمد: ۸۹۹۴۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ. (رواه ابن ماجة: ٣٨٣١)

زیادہ بہتر ہے؟ تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے فاطمہ! یہ کہو کہ جو اس سے بہتر ہے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات کہہ دی پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو یہ دعا کر۔ اے اللہ! سات آسمانوں کے رب اور عرش عظیم کے رب۔ ہمارے رب اور ہر چیز کے رب، تورات، انجیل اور قرآن عظیم کے نازل کرنے والے! تو اوّل ہے، تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں ہے، آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں، تو ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں ہے، تو باطن ہے تیرے سے زیادہ مخفی کوئی چیز نہیں۔ ہمارا قرض ادا کر دے اور تنگ دستی دور کر دے۔'' (القزوینی)

شرح:...... اس دعا میں بقائے عالم کے کلی اسباب کی طرف اشارہ ہے اور عناصر کا ذکر ہے، پیدائش والی چیزوں کا ذکر ہے، اور دنیا کی جزئیات کا ذکر ہے۔

اور اس میں رزق کا تذکرہ ہے جو کہ جسمانی بقا کا باعث ہے اور اس میں روحانی خوراک کا بھی اشارہ ہے جو کہ احوال آخرت کے لیے تدبیر کرتی ہے۔

اور اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کا ذکر ہے اور اس حدیث میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ ہم اللہ سے مانگنے سے پہلے اس کی حمد وثنا کریں۔ پہلے اس کی ربوبیت عامہ کا ذکر ہے، پھر اس کی ربوبیت خاصہ کا ذکر ہے، اور اس میں تین اہم کتابوں کا ذکر ہے جو ہدایت اور نور ایمان پر مشتمل ہیں جو اس نے اپنے بندوں تک پہنچائی ہیں، اور اس میں اللہ کی پناہ طلب کی گئی ہے اور نفس اور مخلوق کی ہر شر سے اللہ کی پناہ طلب کی گئی ہے اور آخر میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ سے قرض کی ادائیگی میں مدد طلب کیسے طلب کی جائے اور فقر سے غنا کا مطالبہ ہوا ہے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/ ۴۳۰)

٩٤٨٤۔ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِدُعَاءٍ كَثِيْرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ كَثِيْرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَجْمَعُ ذٰلِكَ كُلَّهُ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَنَعُوْذُ بِكَ

''سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی دعائیں کہیں اور ہم حفظ نہ کر سکے تو ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے بہت دعائیں کیں اور ہم ان میں سے کچھ بھی یاد نہیں کر پائے۔ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ دعا بتادوں جو ان تمام ادعیہ پر مشتمل ہو؟ کہو: اے اللہ! ہم ہر بھلائی تجھ سے مانگتے ہیں جس کا سوال تجھ سے تیرے

(٩٤٨٤) ترمذی: ٣٥٢١۔ ضعیف، البانی: ٧٠٣۔ لیکن اسی مفہوم کی حدیث حسن ہے۔ ابن ماجہ: ٣٨٤٦۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. (رواه الترمذي: ٣٥٢١)

نبی محمد ﷺ نے کیا ہے۔اور ہم تیری پناہ طلب کرتے ہیں ہر شر سے جس سے تیرے نبی محمد ﷺ نے تیری پناہ طلب کی ہے اور تو امداد طلب کیا گیا ہے۔تیرے اوپر پہنچانا ہے،اور شر سے بچنے اور نیکی حاصل کرنے کی توفیق نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔''(ترمذی)

٩٤٨٥۔ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُولِكَ ﷺ. (رواه البخاري: ١٨٩٠)

''سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے دعا کی: اے اللہ! مجھے شہادت عطا فرما اور میری موت تیرے رسول اللہ ﷺ کے شہر میں ہو۔''

شرح:... سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب یہ دعا کیا کرتے تھے تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ابا جان یہ مدینہ میں کیسے ہوگا؟ فرمایا جب اللہ چاہے تو وہ اسباب پیدا کر دیتا ہے۔

چنانچہ یہی ہوا، اللہ تعالیٰ نے اسباب پیدا کیے۔ بروز بدھ اور ماہ ذوالحج کے چار دن باقی تھے۔۲۳ ہجری میں ابولولو فیروز نصرانی مجوسی ملعون نے آپ کو شہید کر دیا اور انہیں ثواب شہادت ملا کیونکہ مظلوم شہید ہوئے تھے۔(شرح زرقانی: ۳/ ۳۹)

٩٤٨٦۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ. (رواه البخاري: ٦٣٦٧)

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا۔پس ماندگی، سستی بزدلی، بڑھاپے اور بخل سے اور میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں عذاب قبر سے اور تیری پناہ طلب کرتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے۔''(بخاری)

شرح:...... یہ نہایت ہی جامع دعا ہے، انسان کے لیے لازم ہے کہ جو رب کے پاس ہے اس میں رغبت رکھے اور جو مصیبت نازل نہیں ہوئی اسے دور کرنے کی التجاء کرے اور جمیع حالات میں اپنے رب کے سامنے اظہار محتاجی کرتا رہے۔

نبی کریم ﷺ نے ان جمیع چیزوں سے پناہ امت کی تعلیم کے لیے مانگی تھی اور اس سے یہ فتنے دور کرنے کے لیے کی تھی اور اس کی اہمیت کے پیش نظر یہ پناہ طلب کی تھی۔(فتح الباری: ۱۱/ ۱۷۶)

(٩٤٨٥) بخاري: ١٨٩٠۔ مالك: ١٠٠٦.

(٩٤٨٦) بخاري: ٦٣٦٧۔ مسلم: ٢٧٠٦۔ ترمذي: ٣٤٨٤۔ ابوداؤد: ١٥٤٠۔ نسائي: ٥٤٩٥۔ احمد: ١٢١١٢.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٩٤٨٧۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّئِ الْأَسْقَامِ. (رواه أبو داوٗد: ١٥٥٤)

"سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: "اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں جذام سے، برص سے، جنون سے اور بری امراض سے۔" (ابوداؤد، النسائی)

شرح:...... برص، وہ بیماری ہے کہ اعضاء کی جلد سفید ہو جاتی ہے اور جنون، عقل زائل ہونے کی حالت ہے جبکہ عقل ہر خیر کا منبع ہے، جذام وہ بیماری ہے جس سے اعضاء کا احساس ختم ہو جاتا ہے اور سارے بدن میں سیاہی پھیل جاتی ہے جس سے اعضاء کا مزاج اور حالت خراب ہو جاتی ہے جو اعضاء کو کھا جاتی ہے اور اعضاء گرنا شروع ہو جاتے ہیں، بری بیماریوں سے مراد ہے، سل کی بیماری، استقاء کی بیماری اور کوڑھ وغیرہ۔

خاص بیماریوں کا ذکر کرنے کے بعد عام بیماریوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

اس میں مطلق بیماریوں کا ذکر نہیں کیا گیا اور نہ ان سے پناہ مانگی گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض بیماریاں ہلکی ہیں لیکن ان پر صبر کرنے سے ثواب زیادہ حاصل ہوتا ہے جیسا کہ بخار ہے، سر درد ہے، آنکھوں کا دکھنا ہے، خصوصاً کوڑھ کی بیماری سے پناہ طلب کی ہے کہ یہ ایسی خطرناک بیماری ہے کہ اس سے دوست بھی راہِ فرار اختیار کرتا ہے اور بڑا مونس وغمخوار بھی اس سے نفرت کرتا ہے۔ (عون المعبود:۴/ ۵۶۹)

٩٤٨٨۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. (رواه البخاري: ٦٣٧٥)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بیشک نبی کریم ﷺ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں کاہلی، بڑھاپے، تاوان، قبر کے فتنے، قبر کے عذاب، آگ کے فتنے اور آگ کے عذاب سے اور مالداری کے فتنے اور تنگدستی کے فتنے سے۔ اور میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں مسیح الدجال کے فتنے سے۔ اے اللہ! میری خطائیں دھو ڈال پانی، برف اور اولوں کے ساتھ اور میرے دل کو صاف کر جیسے سفید کپڑا تو نے صاف کیا ہے۔ اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا بعد پیدا کر دے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان پیدا کیا ہے۔" (مالک کے علاوہ چھ نے روایت کیا)

(٩٤٨٧) ابوداؤد: ١٥٥٤۔ صحيح، الباني: ١٣٧٥۔ نسائي: ٥٤٩٣۔ احمد: ١٢٥٩٢۔

(٩٤٨٨) بخاري: ٦٣٧٥۔ مسلم: ٥٨٩۔ ابوداؤد: ٨٨٠۔ نسائي: ٥٤٥٤۔ ابن ماجه: ٣٨٣٨۔ احمد: ٢٥٥٤٤۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شرح: .... آگ کے فتنے سے پناہ کا مطلب ہے کہ وہ فتنہ جو آگ کے عذاب تک پہنچا دے جیسا کہ ڈانٹ کے طور پر فرشتے دوزخیوں سے سوال کریں گے۔ ارشاد باری ہے:

﴿كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ﴾ (الملك: ۸)

"جب ایک فوج دوزخ میں ڈالی جائے گی تو دوزخ کے نگران کہیں گے کیا تمہارے پاس ڈرانے والا نہیں آیا۔"

فتنہ کا اصل معنی امتحان اور آزمائش ہے۔ شریعت میں ناپسندیدہ چیز کی آزمائش آنے کو فتنہ کہتے ہیں۔ سونے کی اصلیت جانچنے کے لیے جب اسے آگ پر تپایا جاتا ہے تو اسے کہتے ہیں: فَتَنْتُ الذَّهَبَ میں نے سونا خالص کیا۔

یہ فتنہ کا لفظ مطلب سے غفلت برتنے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے: ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ (التغابن: ۱۵) "بے شک تمہاری اولاد اور تمہارے مال فتنہ ہیں۔" یعنی غفلت کا باعث ہیں، یہ دین سے مرتد کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ ارشاد باری ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ (البروج: ۱۰)

"بے شک وہ لوگ جنھوں نے ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کو دین سے پھیرنے کے لیے آزمایا۔"

نیز! یہ ضلالت، گناہ، کفر، عذاب، فضیحت کے معنی میں بھی آتا ہے۔ سیاق وسباق اور قرائن دیکھ کر معنی لیا جائے گا۔

اور دوزخ سے پناہ طلب کی گئی ہے یعنی مجھے کافر نہ بنانا کہ میں آگ کے عذاب میں گرفتار ہو جاؤں۔ اور جو موحد ہیں وہ آگ کے عذاب میں نہ جائیں گے اور اگر عذاب ہوگا تو بعد میں نکال لیے جائیں گے۔ قبر کا فتنہ یہ ہے کہ فرشتوں کے سامنے جواب دہی میں حیرانگی سے پناہ مانگنا، یہ بھی ہے کہ میت کو قبر میں شیطان وسوسہ ڈالتا ہے اور اسے اغوا کرنے اور بے یار و مددگار چھوڑنے کی کوشش کرتا ہے اور عذاب قبر سے مراد ہے جب قبر میں جواب نہ دیا جا سکے گا تو پھر لوہے کے ہتھوڑے، قبر کا جھٹکا اور وحشت ہے۔

قبر سے مراد ہے برزخ، اور جہاں انسان کے اجزا ٹھہرتے ہیں وہ قبر ہی کہلواتی ہے۔ اس میں عذاب قبر کا ثبوت ہے اور منکرین عذاب وثواب کی تردید ہے۔

غنا کا فتنہ یہ ہے کہ اکڑ، شروئی اور طغیانی پیدا نہ کرے اور مال حرام ذریعے سے کمانا اور اسے نافرمانی، فخر اور جاہ ومنصب کے لیے صرف کرنا اور جو واجبات ہیں، اسے ان میں صرف نہ کرنا۔

اور فقر کا فتنہ یہ ہے کہ صبر نہ رہے یا حرام میں واقع ہونا، یا اغنیاء کا حسد کرنا اور ان کے مال سے طمع رکھنا اور فقر کی وجہ سے عزت کا آلودہ ہونے سے بچانا اور دین داغدار ہو جائے اور اللہ کی تقسیم پر راضی نہ رہنا یہ سب فقر کا فتنہ ہے۔

اور مسیح الدجال کے فتنہ سے یہ مراد ہے کہ یہ دجال ساری زمین میں پھرے گا، صرف مکہ اور مدینہ میں داخل نہ ہو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سکے گا، دجال کا مطلب ہے: دھوکہ باز اور کذاب۔ یہ آخر زمانہ میں نمودار ہوگا اور ہر فساد اور ہر گمراہی کا منبع ہوگا، اس کے ہاتھوں خرق عادت امور سرزد ہوں گے، جن کے ذریعے سے کمزور ایمان والے بھٹک جائیں گے۔ اس لیے اس سے پناہ مانگی گئی ہے، خطاؤں کو دھونے کی تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔

کسل سستی وہ کیفیت ہے کہ دل خیر پر آمادہ نہیں ہوتا اور اس میں استطاعت کے باوجود رغبت کم ہوتی ہے۔

اور اس میں بڑھاپے سے بھی پناہ ہے کیونکہ یہ ارذل عمر ہے، اس میں عقل میں خلل آ جاتا ہے، حواس مختل ہو جاتے ہیں، ضبط وفہم درست نہیں رہتا اور بعض نامناسب مناظر دیکھنے میں آتے ہیں اور اطاعت کے کاموں میں بے بسی ہوتی ہے اس لیے اس سے پناہ طلب کی گئی ہے۔

تاہم درازی عمر طلب کرنا اور حواس کی صحت وسلامتی کی بھی دعا کرنا جائز ہے کیونکہ طویل عمر ہو اور حواس درست ہوں اور برائی سے اجتناب ہو اور نیکی میں تگ ودو ہو تو اس سے ثواب زیادہ حاصل ہوتا ہے۔

ماثم سے مراد ہے جو گناہ کا موجب چیز ہو، اور مغرم سے مراد گناہوں اور نافرمانیوں کی چٹی ہے، یا قرض کی چٹی ہے، وجہ یہ ہے کہ آدمی جب چٹی والا ہو تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے، اس لیے اس سے پناہ طلب کی ہے۔ (انجاز الحاجہ: ۱۱/ ۱۲۸)

۹٤۸۹۔ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدْعُو بِهِ اللهَ قَالَتْ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ. (رواه مسلم: ۲۷۱٦)

”فروہ بن نوفل اشجعی کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کیسے دعا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ فرماتے تھے اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اور طلب کرتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس کو میں جانتا ہوں یا میں نہیں جانتا۔“ (مسلم)

شرح:...... نبی اکرم ﷺ کے تمام اعمال خیر ہیں خواہ وہ پہلے ہوں یا بعد والے ہوں یہ سب خیر ہیں اور آپ ﷺ معصوم ہیں۔

یہ سب آپ نے امت کی تعلیم کے لیے پناہ طلب کی ہے تاکہ امت یوں اللہ سے پناہ مانگے۔ (انجاز الحاجہ: ۱۱/ ۱۳۱)

۹٤۹۰۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلَّمَهَا هٰذَا الدُّعَاءَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا ان کو تعلیم دی ہے: اے اللہ! میں تیری ہر بھلائی دینوی اور اُخروی کا

(۹٤۸۹) مسلم: ۲۷۱٦۔ ابوداؤد: ۱۵۵۰۔ نسائی: ۵۵۲۷۔ ابن ماجه: ۳۸۳۹۔ احمد: ۲٦۷۳.

(۹٤۹۰) ابن ماجه: ۳۸٤٦۔ صحيح، الباني: ۳۱۰۲۔ احمد: ۲٤٤۹۸.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَالَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَالَمْ أَعْلَمْ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا. (روه ابن ماجة: ٣٨٤٦)

تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ جو میں جانتا ہوں یا وہ جس کو میں نہیں جانتا اور میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں ہر شر سے جو دینوی ہو یا اُخروی ہو اس کو میں جانتا ہوں یا میں نہیں جانتا۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس نیکی کا سوال کرتا ہوں جس کا تجھ سے تیرے بندے اور نبی نے سوال کیا اور میں ہر اس شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جس سے تیرے بندے اور تیرے نبی نے پناہ مانگی ہے۔اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور اس قول وفعل کا سوال کرتا ہوں جو اس کے قریب کر دے اور میں آگ سے تیری پناہ طلب کرتا اور اس قول وعمل سے تیری پناہ مانگتا ہو جو اس کے قریب کر دے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو نے میرے لیے تقدیر کا جو فیصلہ بھی کیا ہے وہ میرے لیے بہتر کر دے۔'' (القزوینی)

شرح: اس دعا میں بہت جامع کلمات ہیں اور اللہ تعالیٰ جامع دعا کو ہی پسند کرتے ہیں، یہ نہایت ہی مفید دعا ہے۔ دنیا وآخرت کی ہر چیز اس میں مانگی گئی ہے اور دنیا وآخرت کی ہر شر سے پناہ طلب کی گئی ہے۔ جب آدمی اللہ عزوجل سے وہ دعا کرے جو نبی اکرم ﷺ نے مانگا ہے اور ہر اس شر سے پناہ مانگے جس سے نبی اکرم ﷺ نے پناہ طلب کی ہے تو گویا کہ اس نے اپنی دعا میں ہر ضرورت مانگ لی ہے، اب اور کسی چیز کی ضرورت باقی نہیں رہی اور اس نے ہر قسم کی خیر مانگ لی ہے اور ہر شر سے پناہ مانگ لی ہے، اب کوئی شر باقی نہیں رہی، جس سے پناہ طلب نہ کی ہو۔

اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایسا قول وعمل اختیار کیا جائے جس سے جنت میں داخلہ ملے اور دوزخ سے نجات ملے۔

یہ حدیث اس دعا کی تلاوت کی ترغیب دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت کی تمام خیر طلب کی جائے اور موت تک یہ دعا جاری رکھی جائے۔ (انجاز الحاجہ:۴/۱۴۲)

٩٤٩١۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَمِنْ

''سیدنا ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: اے اللہ! میں پناہ طلب کرتا ہوں اس دل سے جس میں خشوع نہ ہو، اس دعا سے جو قبول نہ ہو، اس

(٩٤٩١) ترمذی: ٣٤٨٢۔ صحیح النسائی: ٢٧٦٩۔ سنائی: ٥٤٤٢۔ احمد: ٦٥٢١۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعِ . (رواه الترمذی: ٣٤٨٢)

پیٹ سے جو سیر نہ ہو اور اس علم سے جو نفع نہ دے۔ میں ان چار اشیاء سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔" (ترمذی ونسائی)

شرح: ...... نبی اکرم ﷺ ان چار چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب کیا کرتے تھے۔

(۱) ایسے دل سے پناہ مانگی جو سکون نہ پکڑے اور نہ ہی ذکر الٰہی سے مطمئن ہو۔

(۲) ایسی دعا سے پناہ مانگی جو اللہ کی بارگاہ میں مقبول نہ ہو۔

(۳) ایسے نفس سے پناہ مانگی ہے جو اللہ نے دیا ہے اس پر قناعت نہ کرے اور مال جمع کرنے کی حرص میں ہی مگن رہے اور زیادہ کھانے میں ہی مصروف ہو اور جاہ ومنصب کی تلاش میں ہی رہے۔

(۴) ایسا علم جس پر عمل نہ ہو اور نہ لوگوں کو سکھایا جائے اور جو عمل اخلاق مہذب نہ بنائے اور نہ افعال واقوال میں نکھار پیدا کرے یا اس علم کی ضرورت ہی نہ ہو اور یا پھر اس علم کی شریعت نے اجازت نہ دی ہو اس سے پناہ طلب کی گئی ہے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/ ۴۷۹)

٩٤٩٢۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ . (رواه مسلم: ٢٨٣٩)

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں یہ دعا بھی تھی اے اللہ! میں تیری نعمت کے اوپر زوال آنے سے، تیری عافیت تبدیل ہونے سے، تیرے اچانک انتقام نازل ہونے سے اور تیرے ہر غضب سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ (مسلم وابوداؤد)

شرح: ...... اس میں ترغیب ہے کہ یہ دعا کی جائے اور اللہ تعالیٰ کے خوف کو مدنظر رکھا جائے۔ اس دعا کے چھوٹے چھوٹے جملوں میں فصاحت وبلاغت اور انسانی تحفظ کے دریا بہا دیے گئے ہیں۔

۱۔ زوال نعمت سے پناہ اس لیے طلب کی گئی ہے کہ تمام امور اسی کے ہاتھ میں ہیں، وہی دیتا ہے وہی روکتا ہے، اس کے حکم کو نافذ کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا، جسے چاہے نعمت سے نوازے، جسے چاہے نہ دے۔ اور نعمت کا زوال عموماً گناہوں کے سبب ہوتا ہے۔ دیگر انعامات کے ساتھ یہ کہا گیا ہے کہ گناہوں سے محفوظ رکھنا جو کہ انعامات کے زوال کا باعث ہیں، اس لیے زوال نعمت سے پناہ طلب کی گئی ہے۔

۲۔ عافیت کی تبدیلی یہ ہے کہ عافیت مجھ سے منتقل ہو کر غیر کی جانب نہ چلی جائے۔ دین، بدن، وطن، اہل وعیال، مال، یہ سب سلامت رہیں، برباد نہ ہوں۔

۳۔ اچانک سزا یہ ہے کہ بغیر کسی اطلاع یا وارننگ کے یا خطرے سے آگاہ کرنے سے بے خوفی کی حالت میں یا عذاب مصیبت کا آ جانا جس سے نجات کا رستہ نہ مل سکے اور نہ ہی توبہ کا موقع ملے۔

(٩٤٩٢) مسلم: ٢٨٣٩۔ ابوداؤد: ١٥٤٥

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۔ تمام ناراضی سے پناہ یہ ہے کہ تمام شرارتوں اور ایسے کاموں سے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا باعث ہوں ان سے اللہ کی پناہ رہے اور ہر نافرمانی اور گناہ اس کی ناراضی کا سبب ہو سکتا ہے، اس کی حرام کردہ چیزوں کو پامال کرنے اور واجبات سے روگردانی سے اللہ ناراض ہوتا ہے، اس لیے اس سے پناہ مانگی گئی ہے، ثابت ہوا کہ یہ انسان کی بہتری کے لیے کمال درجہ کی دعا ہے۔ (تفہیم الاسلام: ۲/ ۹۸۷)

٩٤٩٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ. (رواه أبوداوٗد: ١٥٤٤)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے: ''اے اللہ! میں تنگدستی سے قلت سے اور ذلت سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور تیری پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں ظلم کروں یا میرے اوپر ظلم کیا جائے۔''

شرح: یعنی میں اس سے پناہ چاہتا ہوں کہ حق سے بھٹک جاؤں یا گناہ میں واقع ہو جاؤں اور میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے۔

اور امور دین اور حقوق اللہ اور حقوق العباد یا معاشرہ میں اور ساتھیوں سے ملاپ میں یا لوگوں کی ایذاء رسانی میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور اس سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ کوئی مجھے نقصان پہنچائے۔

زلّہ سے مراد ہے بلا قصد برائی ہو جائے۔ جو بھی گھر سے باہر جائے وہ لوگوں سے ملاپ اچھا رکھے، اور راہِ راست سے روگردانی نہ کرے۔

نبی کریم ﷺ تو ظلم و جہالت سے معصوم تھے، آپ ﷺ نے امت کو یہ تعلیم دی ہے کہ اس میں بیان کردہ چیزوں سے اجتناب کرے۔ (انجاز الحاجہ: ۱۱/ ۲۱۸)

٩٤٩٤- قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْأَخْلَاقِ. (رواه أبوداوٗد: ١٥٤٦)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یوں دعا فرماتے تھے: اے اللہ! میں اختلاف سے، نفاق سے اور برے اخلاق سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔''

٩٤٩٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَإِنَّهُ

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ طلب کرتا

(٩٤٩٣) ابوداؤد: ١٥٤٤۔ صحیح، البانی: ١٣٦٦۔ نسائی: ٥٤٦٣۔ ابن ماجہ: ٣٨٤٢.

(٩٤٩٤) ابوداؤد: ١٥٤٦۔ ضعیف، البانی: ٣٣٢۔ نسائی: ٥٤٧١.

(٩٤٩٥) ابوداؤد: ١٥٤٧۔ حسن، البانی: ١٣٦٨۔ نسائی: ٥٤٦٨.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بِئْسَ الضَّجِيعُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ. (رواه أبوداؤد: ١٥٧٤)

ہوں اس لیے کہ وہ بدترین ساتھ لیٹنے والا ہے۔ اور میں خیانت سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں وہ بدترین راز دار ہے۔" (یہ احادیث ابوداود، اور نسائی کی ہیں)

شرح:...... جوع سے مراد ہے معدے کا خالی ہونا، بھوک لگنا۔ اس سے بیماریاں لگ جاتی ہیں یا موت تک نوبت آ جاتی ہے، اس لیے اسے بدترین ساتھی قرار دیا گیا ہے۔ اس سے قویٰ ناتواں ہو جاتے ہیں، دماغ میں بے چینی پیدا ہوتی ہے اور ردی قسم کے افکار وخیالات آتے ہیں، جن سے عبادات کے معمولات متاثر ہوتے ہیں۔

خیانت کی ضد امانت ہے، اس میں حق سے عہد شکنی پائی جاتی ہے، دراصل یہاں ہر شرعی تکلیف کی خلاف ورزی کو خیانت قرار دیا گیا ہے، ارشاد باری ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْا اَمٰنٰتِكُمْ﴾ (الانفال: ٢٧)

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ اور رسول سے خیانت نہ کرو اور تم جانتے ہوئے بھی خیانت کرتے ہو۔"

اسے بدترین باطنی خصلت قرار دیا گیا ہے وجہ یہ ہے کہ یہ دل میں چھپی ہوتی ہے، اس سے پناہ مانگ کر رسول اکرم ﷺ نے اندرونِ دل صاف رکھنے کی امت کو ترغیب دی ہے۔ (عون المعبود: ۱/ ۵۶۷)

٩٤٩٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ. (رواه البخاري: ٦٣٤٧)

"اور ان سے مروی ہے میں اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ مشقت میں ڈالنے والی بلا سے بدبختی لاحق ہونے سے، بری تقدیر سے اور دشمن کے خوش ہونے سے۔" (الشیخان، نسائی)

٩٤٩٧- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ. (رواه النسائي: ٥٤٧٥)

"سیدنا عبداللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں قرض کے غلبے سے دشمن کے غلبے سے، دشمن کی ہنسی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں۔" (نسائی)

(٩٤٩٦) بخاری: ٦٣٤٧- مسلم: ٢٧٠٧- نسائی: ٥٤٩١- احمد: ٧٣٠٨.
(٩٤٩٧) نسائی: ٥٤٧٥- مسلم: ٢٧٠٧- نسائی: ٥٤٩١- احمد: ٧٣٠٨.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شرح: ... شفا، ہلاکت یا ہلاکت کے اسباب ہیں اور بلا سے مراد ہر چیز جو مشقت اور اس کا باعث ہو جو وبال جان بن جائے، جسے دور کرنے کی طاقت نہ رہے، مثلاً کثرت مال، اہل وعیال کی کثرت وغیرہ۔ بری قضا میں جان، مال، اہل وعیال اور زندگی کا خاتمہ اور آخرت وغیرہ میں بری قضا سے پناہ مراد ہے، اور شماتت اعداء سے مراد ہے کہ جو دشمن کی وجہ سے دلفگاری ہے وہ نہ ہو کہ دشمن خوش ہو۔

تو اس حدیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ ان مذکورہ اشیاء سے اللہ کی پناہ میں آنا مستحب ہے، یہ بھی بیان ہوا ہے کہ سجع کلمات بغیر تکلف موزوں ہو جائیں تو جائز ہے ہاں تکلف سے تیار نہ کیے جائیں ان کی ممانعت ہے۔

اس میں اس نظریہ کی بھی تردید ہے کہ جو قضا وقدر میں ہے اس سے پناہ مانگنے کی ضرورت نہیں، یہ بات غلط ہے کیونکہ یہ بھی تو قضا وقدر ہے کہ آدمی بوقت بلا دعا کرے گا تو اس کی مصیبت دور ہوگی۔ استعاذہ اور دعا کا فائدہ یہ ہے کہ بندہ اپنے رب کبریاء کی عظیم بارگاہ میں اپنی محتاجی، گڑگڑاہٹ اور پستی کا اظہار کرتا ہے، جس سے پروردگار اس سے راضی ہوتا ہے اور اس کی پریشانی دور کر دیتا ہے، لہٰذا صوفیوں کا یہ نظریہ غلط ہے کہ پناہ کی ضرورت نہیں جو ہونا وہ ہوگا، بلکہ ہر مکان وزمان میں اس اللہ کی پناہ طلب کریں۔ (فتح الباری: ۱۱/ ۱۴۹)

۹۴۹۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَارِ لَسُوْءٍ فِي دَارِ الْمُقَامِ فَإِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ عَنْكَ. (رواه النسائي: ۵۵۰۲)

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگو! مقامی گھر کے برے ہمسائے سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔ صحراء کا ہمسایہ تو تیرے پاس سے چلا ہی جاتا ہے۔“ (یہ دونسائی کی ہیں)

شرح: ..... یعنی جہاں مستقل رہتا ہے وہاں کے برے ہمسائے سے پناہ کا حکم ہے۔ پناہ تو عارضی برے ہمسائے سے مانگنی چاہیے مگر مستقل برا ہمسایہ ایک مستقل سر درد بن جاتا ہے، اس لیے اس سے خصوصی پناہ ہے، جو عارضی بادیہ نشیں ہمسایہ ہو وہ جگہ بدلتا رہتا ہے، مستقل پریشانی نہیں بنتا۔ (التعلیقات السلفیہ: ۲/ ۳۱۵)

۹۴۹۹۔ عَنْ أَبِي الْيَسَرِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوا اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَدَمِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّي وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوْذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوْذُ بِكَ

”سیدنا ابوالیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں دب جانے سے، گر جانے سے غرق ہونے سے اور بڑھاپے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں کہ موت کے وقت شیطان مجھے برگندہ ذہن بنا دے اور تیری راہ میں فرار ہونے کی حالت میں مرنے سے تیری

(۹۴۹۸) نسائی: ۵۵۰۲۔ حسن، صحیح، الناسی: ۵۰۷۶۔ احمد: ۸۳۴۸۔

(۹۴۹۹) ابوداؤد: ۱۵۵۲، حیح، الناسی: ۱۳۷۳۔ نسائی: ۵۵۳۱۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

أَنْ أَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَأَعُوْذُ بِكَ أَنْ أَمُوْتَ لَدِيْغًا . (رواه أبوداؤد: ١٥٥٢)

پناہ طلب کرتا ہوں اور میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں کہ کسی چیز کے ڈسنے سے میری موت آئے۔'' (ابوداؤد، نسائی)

شرح:...... ہدم کا مطلب ہے کہ عمارت اوپر گر جائے۔ تردی کا مطلب ہے بلند جگہ سے گر جانا جیسا کہ پہاڑ ہے، چھت ہے یا نچلی جگہ میں گر جانا جیسا کہ کوئی کنوئیں میں گر جائے۔ غرق سے مراد ہے کہ پانی میں ڈوب جانا، اور حرق سے مراد ہے کہ آگ میں جل جانا۔

ان اسباب سے ہلاک ہونے سے پناہ مانگنا حیرت انگیز بات ہے حالانکہ ان سے فوت ہونا شہادت کی موت ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ اموات بڑی مشقت آمیز اور قلق واضطراب والی ہیں، ان پر صبر کرنا نہایت ہی مشکل ہے۔

ھرم سے مراد بڑھاپا ہے، یہ ارذل عمر ہے۔ اس میں موت کے وقت شیطان کے خطی بنانے سے پناہ مانگی گئی ہے یعنی عقل خراب ہو جائے، دین خراب ہو جائے، موت پر اچھے یا برے خاتمے کا دار ومدار ہے، اس وقت شیطان کے غلبہ سے اللہ کی پناہ طلب کی گئی ہے کہ یہ دنیا سے جدائی کا وقت ہے، شیطان اس وقت گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے، توبہ میں رکاوٹ ڈالتا ہے، یا اپنی اصلاح سے روکتا ہے، رحمت الٰہی سے مایوس کرتا ہے یا موت کو مکروہ کر دیتا ہے، اللہ کی رضا پر راضی نہیں ہونے دیتا۔

کہتے ہیں کہ شیطان اور اس کے چیلے اس وقت انسان کو ورغلانے کی پوری کوشش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر آج بھی اسے اغوا نہ کر سکے تو کبھی اغوا نہ کر سکو گے، اس لیے اس سخت ترین لمحے میں خبطی ہونے سے اللہ کی پناہ طلب کی گئی ہے۔

اور یہ دعا کی گئی ہے کہ اللہ تیری راہ میں پیٹھ دکھا کر بھاگ جاؤں، ایک مطلب یہ ہے کہ اللہ تیرے ذکر سے پھر کر غیر کی طرف پھرنے سے پناہ مانگتا ہوں۔

اور اس سے بھی پناہ مانگی ہے کہ زہریلی چیز ڈس جائے، بچھو یا سانپ ڈس جائے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کو بچھو نے ڈس لیا تو نماز سے فراغت کے بعد فرمایا، اللہ بچھو پر لعنت کرے، یہ نہ تو نبی کو چھوڑتا ہے اور نہ ہی غیر نبی کو چھوڑتا ہے، پھر آپ نے پانی اور نمک منگوایا اور ڈسنے والی جگہ پر پھیرا۔ اور قُلْ يَاأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور آخری دو سورتوں کو تلاوت کیا۔ (طبرانی صغیر)

ان دونوں میں تعارض نہیں، جو ڈسنے سے پناہ ہے، وہ موت کے وقت ہے، یہ جس نے ڈسا تھا وہ موت وقت نہ تھا۔ (عون المعبود: ۴/ ۵۶۸)

٩٥٠٠۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَسُوْءِ

''سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ پانچ اشیاء سے پناہ طلب کرتے تھے: بخل سے

(٩٥٠٠) نسائي: ٥٤٤٦۔ ضعيف، الباني: ٤١٢.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. (رواه النسائي: ٥٤٤٦)

بزدلی سے، بری عمر سے، سینے کے فتنے سے اور عذاب قبر سے۔'' (النسائی)

٩٥٠١- قَالَ أَبُو الْمُعْتَمِرِ أُرَى أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ صَلَاةٍ لَاتَنْفَعُ وَذَكَرَ دُعَاءً آخَرَ. (رواه أبوداؤد: ١٥٤٩)

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں اس نماز سے جو نفع نہ دے اور دوسری دعا کا بھی ذکر کیا۔'' (ابوداؤد)

٩٥٠٢- عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ. (رواه الترمذي: ٣٥٩١)

''زیادہ بن علاقہ اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں برے اخلاق سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور برے اعمال سے اور بری خواہشات سے۔'' (ترمذی)

شرح: منکر اعمال واخلاق سے مراد یہ ہے کہ جو شریعت نے برے قرار دیئے ہوں۔ یہ ظاہر وباطن والے اخلاق واعمال کی اچھائی کی دعا ہے۔ ہوا قابل تعریف بھی ہے اور قابل مذمت بھی ہے، اب یہ غلط خواہشات میں مشہور ہے۔

٩٥٠٣- عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللهِ أَتَعْدِلُ الدَّيْنَ بِالْكُفْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نَعَمْ. (رواه النسائي: ٥٤٧٣)

''سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: میں اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں کفر سے اور قرض سے۔ تو ایک مرد نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ ﷺ قرض کو کفر کے مساوی قرار دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔''

٩٥٠٤- عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَيْنِ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْإِنْسِ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ أَخَذَ بِهِمَا مَا سِوٰى ذٰلِكَ. (رواه النسائي: ٥٤٩٤)

''سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: نبی ﷺ جنات کی نظر سے اور انسانوں کی نظر سے پناہ طلب کرتے تھے۔ اور جب معوذتین نازل ہوئیں تو دیگر تعوذات ترک کر دیئے اور ان ہی کو معمول بنایا۔''

شرح:...... اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ نظر کا دم کرنا جائز ہے اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ

(٩٥٠١) ابوداؤد: ١٥٤٩۔ صحیح، البانی: ١٣٧٠.
(٩٥٠٢) ترمذی: ٣٥٩١۔ صحیح، البانی: ٢٨٤٠.
(٩٥٠٣) نسائی: ٥٤٧٣۔ ضعیف، البانی: ٤١٧.
(٩٥٠٤) نسائی: ٥٤٩٤۔ صحیح، البانی: ٥٠٦٩۔ ابن ماجہ: ٣٥١١۔ ترمذی: ٢٠٥٨.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

النّاس سے دم کرنا سنت ہے اور جو بھی قرآن کے سوا آپ کلام پڑھ کر دم کرتے تھے، جب یہ دونوں قل نازل ہوئے تو ہر پریشانی کے وقت صرف ان دونوں قل سے آپ ﷺ دم کرتے تھے کیونکہ اس میں ہر پریشانی سے اللہ کی پناہ حاصل ہو جاتی ہے کسی اور کی ضرورت نہیں رہتی۔ (انجاز الحاجہ: ۱۰/۱۵۴)

۹۵۰۵۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِ فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَاأَبَاذَرٍّ تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ قُلْتُ أَوَ لِلْإِنْسِ شَيَاطِيْنُ قَالَ نَعَمْ. (رواه النسائى: ۵۵۰۷)

''سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ اس میں موجود تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! جن وانس شیاطین سے پناہ طلب کر۔ میں نے کہا: کیا انسان بھی شیطان ہوا کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔'' (یہ نسائی کی مرویات ہیں)

۹۵۰۶۔ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ. (رواه أبوداؤد: ۱۵۳۷)

''سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے: نبی ﷺ کو جب کسی قوم سے خطرہ لاحق ہوتا تو دعا کرتے: یا اللہ! ہم تجھے ان لوگوں کے بالمقابل لاتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔'' (ابوداؤد)

شرح:...... دشمن کے سینے میں اللہ تعالیٰ کو کرنے کا مقصد یہ ہے کہ دشمن کے سامنے کرتے ہیں کہ میں تیری مدد سے دشمن کا مقابلہ کروں، اس میں سوال ہے کہ دشمن کے سینے روک دے اور ان کے شر سے محفوظ رکھے، اور ان کے معاملات سے مجھے کفایت کرنا اور میرے اور دشمن کے درمیان اللہ کریم حائل رہنا۔ (عون المعبود: ۴/۵۶۴)

۹۵۰۷۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّهُ قَالَ أُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَأَى عِفْرِيْتًا مِنَ الْجِنِّ يَطْلُبُهُ بِشُعْلَةٍ مِنْ نَارٍ كُلَّمَا الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَآهُ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ أَفَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُوْلُهُنَّ إِذَا قُلْتَهُنَّ طَفِئَتْ شُعْلَتُهُ وَخَرَّ لِفِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَلَى فَقَالَ جِبْرِيْلُ فَقُلْ أَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ

''یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ وہ مرسل روایت بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے معراج کی رات دیکھا کہ ایک طاقت ور شیطان (جن) آپ کی تلاش میں ہے اور اس نے آگ کا شعلہ ہاتھ میں لیا ہوا ہے اور جب آپ اس کی طرف توجہ کرتے تو اس کو دیکھ لیتے تو جبریل علیہ السلام نے کہا: کیا میں وہ کلمات نہ بتا دوں جن کو آپ ﷺ پڑھیں گے تو اس کا شعلہ بجھ جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں: تو جبریل علیہ السلام نے کہا: آپ ﷺ

(۹۵۰۵) نسائی: ۵۵۰۷۔ ضعیف الاسناد، البانی: ٤٢٤۔ احمد: ۲۱۰۳۶۔

(۹۵۰۶) ابوداؤد: ۱۵۳۷۔ صحیح، البانی: ۱۳۶۰۔ احمد: ۱۹۲۲۰۔

(۹۵۰۷) موطا: ۱۷۷۳۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وَبِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ اللَّاتِي لَايُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَايَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَشَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا وَشَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَشَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَارَحْمٰنُ. (رواه مالك: ۱۷۷۳)

کہیں: میں پناہ پکڑتا ہوں اللہ کریم کے چہرہ اقدس کے ساتھ اور اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ جن کلمات سے نہ تو نیک تجاوز کرتا ہے اور نہ بدکار، ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہے اور اس چیز کے شر سے جو اس میں چڑھتی ہے اور اس چیز کے شر سے جو اس نے زمین میں داخل کی ہے اور جو اس سے نکلتی ہے، اور رات اور دن کے فتنوں سے اور رات کو آنے والوں کے فتنوں سے مگر وہ جو بھلائی لے کر رات کو آئے یا رحمن۔" (مالک)

۹۵۰۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ قَالَ أَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ أَمْسَيْتَ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرُّكَ. (رواه مسلم: ۲۷۰۹)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک مرد حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! آج رات بہت شدت دیکھی کہ مجھے بچھو نے کاٹ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو شام کے وقت کہتا کہ: میں پناہ طلب کرتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ ہر چیز کے شر سے جس کو اللہ نے پیدا کیا ہے تو تجھے کوئی ضرر نہ پہنچتا۔"

۹۵۰۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ قَالَ إِذَا أَمْسَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّهُ حُمَةٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ قَالَ فَكَانَ أَهْلُنَا قَدْ تَعَلَّمُوْهَا فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَهَا فَلُدِغَتْ جَارِيَةٌ مِنْهُمْ فَلَمْ تَجِدْ لَهَا وَجَعًا. (رواه أحمد: ۷۸۳۸)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے شام کو تین بار کہا: میں پناہ میں آیا اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ ہر اس چیز کے شر سے جو اللہ نے پیدا کی ہے تو اس رات کی ہر شدت اس کو کوئی ضرر نہیں پہنچائے گی۔ سہیل رحمہ اللہ نے کہا: ہمارے گھرانے کے لوگ یہ دعا سکھاتے اور وہ ہر رات کو یہ کلمات پڑھتے تھے۔ پس ایک لڑکی کو کاٹا گیا تو اس کو کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔" (احمد)

شرح:...... ان دعاؤں میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ساتھ پناہ طلب کی گئی ہے، وجہ یہ ہے کہ اللہ کے کلمات میں کوئی نقص یا عیب نہیں جبکہ لوگوں کے کلمات میں کوتاہی ہوتی ہے اور اللہ کے کلمات میں پناہ طلب کرنے والے کے لیے آفات سے پورا تحفظ ہے اور ہر تکلیف سے کفایت ہے۔ (انجاز الحاجۃ: ۱۰/۱۶۰)

(۹۵۰۸) مسلم: ۲۷۰۹۔ احمد: ۸۶۶۳۔ موطا: ۱۷۷٤۔

(۹۵۰۹) احمد: ۷۸۳۸۔ ابوداؤد: ۳۸۹۹۔ ترمذی: ۳۸٦٦۔ ابن ماجہ: ۳۵۱۸۔ موطا: ۱۷۷٤۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باقی رہی عفریت کے شعلہ والی روایت تو اسے علامہ زرقانی رحمہ اللہ نے مرسل قرار دیا ہے۔ (شرح زرقانی: ۴/ ۳۴۰) تاہم نسائی اور احمد رحمہما اللہ نے اسے مرفوع اور متصل بیان کیا ہے۔ عبدالرحمٰن بن محمد شفیع نے الرقیۃ الشرعیہ: ص ۳۵ پر سے نقل کیا ہے۔

عفریت سخت اور مضبوط جن ہے، یہ شعلہ اٹھائے آتا ہے کہ اس کے ذریعے یہ نبی اکرم ﷺ کو اذیت پہنچانا چاہتا تھا، تو جبریل علیہ السلام نے یہ کلمات سکھائے، جن کی وجہ سے یہ جن ناکام ہوا۔

اس میں سب سے پہلے اللہ کی عظیم صفت کے ذریعے سے پناہ طلب کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفت کلمات کے ساتھ پناہ لی ہے اس میں اللہ کا علم، اور قرآن بھی شامل ہے کہ کوئی بھی نیک و بد اللہ کے اس علم سے تجاوز نہیں کر سکتا، آسمان سے اترنے والی عقوبتیں بجلی وغیرہ کا عذاب آنا اور زمین سے اعمال بد جو کہ عذاب کی وجہ ہیں ان کا اوپر چڑھنا، اور زمین کے ظاہر و باطن میں سے فتنہ کا جنم لینا اور رات اور دن کے حادثات کا وجود میں آنا ان سب سے خیر طلب کی گئی ہے۔

اور یہ دعا خیر ہی ثابت ہوئی وہ عفریت منہ کے بل گر پڑا اور شعلہ بجھ گیا۔ اور بچھو کے ڈسنے سے آرام والی دعا کے بارے میں علامہ قرطبی رحمہ اللہ اپنا تجربہ لکھتے ہیں کہ ایک دن یہ دعا میں پڑھنا بھول گیا تو مجھے بچھو نے ڈنگ مارا۔

یہ بات یاد رہے کہ یہ کلمات تامہ اس کے لیے پناہ ہوں گے جو غیر اللہ سے رخ موڑ لے اور بحر توحید میں غوطہ زن ہو جائے، اگر شرک کی دلدل میں پھنسا ہوگا تو پھر اس میں اخلاص پیدا نہیں ہو سکتا۔ (شرح زرقانی: ۴/ ۳۴۱)

۹۵۱۰۔ عَنْ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ عَلِّمْنِي تَعَوُّذًا أَتَعَوَّذُ بِهِ قَالَ فَأَخَذَ بِكَتِفِي فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي يَعْنِي فَرْجَهُ. (رواه الترمذي: ٣٤٩٢)

”سیدنا شکل بن حمید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے تعوذ کے کلمات بتایئے تاکہ میں پناہ طلب کیا کروں۔ تو آپ ﷺ نے میری ہتھیلی پکڑی اور فرمایا: کہو: یا اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں اپنے کانوں کے شر، اپنی آنکھوں کے شر، اپنی زبان کے شر، اپنے دل کے شر اور اپنی شرمگاہ کے شر سے۔“ (اصحاب سنن)

شرح:...... آنکھ اور نظر کا شر یہ ہے کہ حرام چیزیں دیکھنا اور سننا اور دل کا شر یہ ہے کہ عقیدہ خراب ہو جائے اور کینہ اور حسد سے پیدا ہو جائے اور برے افعال و اعمال کا ارادہ کرے۔

اور منی کا شر یہ ہے کہ اس کا ناجائز غلبہ نہ ہو کہ زنا میں لگ جانا اور غیر عورتوں کو دیکھنے لگ جانا۔ اس لیے اس دعا میں ان کی تباہ کاریوں سے پناہ طلب کی گئی ہے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/ ۴۸۳)

(۹۵۱۰) ترمذی: ۳۴۹۲۔ صحیح، البانی: ۲۷۷۵۔ ابوداؤد: ۱۵۵۱۔ نسائی: ۵۴۵۵۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٩٥١١- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُوْلُ إِنَّ أَبَاكُمَا يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيْلَ وَإِسْحَاقَ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ. (رواه البخاري: ٣٣٧١)

”سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے لیے اللہ کی پناہ طلب کرتے اور فرماتے تھے: تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ان کلمات کے ساتھ اسمٰعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کے لیے تعوذ کیا کرتے تھے۔ میں پناہ طلب کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ ہر شیطان سے، موذی کیڑے سے اور آنکھ چمکنے والی کی نظر سے۔“ (بخاری، ترمذی، ابوداؤد)

شرح: ..ان کلمات کے ساتھ نبی اکرم ﷺ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو دم کیا کرتے تھے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کلمات تامہ سے یہ استدلال کرتے تھے کہ قرآن غیر مخلوق ہے کیونکہ یہ اللہ کا کلام ہے اور جو مخلوق کا کلام ہوتا ہے وہ تام نہیں ہوتا وہ ناقص ہوتا ہے اور نبی ﷺ مخلوق کے کلام کے ذریعے پناہ طلب نہیں کر سکتے تھے۔ اس میں جن اور زہریلے درندوں سے بھی پناہ طلب کی گئی ہے۔ اور لامہ آنکھ سے مراد ہر وہ آنکھ ہے جو بری نظر لگا دے۔ یہ بڑی ہی عظیم پناہ ہے اللہ کے دو خلیل اپنے بچوں کو اس سے دم کرتے رہے ہیں کہ اس کی وجہ سے بچوں کی حفاظت رہے۔ (انجاز الحاجہ: ١٠/ ١٦٧)

٩٥١٢- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُوْلُ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ. (رواه مسلم: ٥٩٠)

”سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کو یہ دعا تعلیم فرماتے تھے جیسا کہ تاکید کے ساتھ قرآن کی سورت پڑھاتے تھے۔ اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، اور میں مسیح الدجال کے فتنے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، اور میں زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔“ (بخاری کے علاوہ جماعت نے روایت کیا)

٩٥١٣- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ لَا أَقُوْلُ لَكُمْ إِلَّا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ كَانَ

”سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں تمہیں وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کہا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تیری

(٩٥١١) بخاری: ٣٣٧١- ابوداؤد: ٤٧٣٧- ترمذی: ٢٠٦٠- ابن ماجه: ٣٥٢٥- احمد: ٣٠٠٣

(٩٥١٢) مسلم: ٥٩٠- ابوداؤد: ٩٨٤- ترمذی: ٣٤٩٤- نسائی: ٢٠٦٣- ابن ماجه: ٣٨٤٠- احمد: ٢٧٧٣- موطا: ٤٩٩.

(٩٥١٣) مسلم: ٢٧٢٢- ترمذی: ٣٥٧٢- نسائی: ٥٥٣٨.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَايَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَايَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَاتَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا. (رواه مسلم: ۲۷۲۲)

پناہ طلب کرتا ہوں عجز (پسماندگی)، سُستی، بزدلی، بخل، بڑھاپے اور عذاب قبر سے، اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا کر اور اس کو پاک فرما دے، تو ہی اس کو سب سے بہتر پاک کرنے والا ہے اور تو ہی اس کا کارساز اور مالک ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے، اور اس دل سے جس میں خوف خدا نہ ہو۔ اور اس پیٹ سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے قبول نہ کی جائے۔ (مسلم اور نسائی)

٩٥١٤۔ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ أَنَّ كَعْبَ الْأَحْبَارِ قَالَ لَوْلَا كَلِمَاتٌ أَقُوْلُهُنَّ لَجَعَلَتْنِي يَهُوْدُ حِمَارًا فَقِيْلَ لَهُ وَمَاهُنَّ فَقَالَ أَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ أَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَايُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ وَبِأَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَالَمْ أَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ وَبَرَأَ وَذَرَأَ. (رواه مالك: ١٧٧٥)

”قعقاع بن حکیم راوی ہیں کہ کعب الاحبار نے کہا: اگر یہ کلمات نہ ہوتے جو پڑھا کرتا ہوں تو یہود (اپنے جادو سے) مجھے گدھا بنا دیتے۔ ان کو کہا گیا آپ کون سے کلمات پڑھتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: میں اللہ عظمت والے کی پناہ میں آیا جس سے کوئی چیز بڑی نہیں ہے اور اللہ کے کلمات کے ساتھ اللہ کی پناہ لیتا ہوں جو کامل ترین کلمات ہیں جن سے نہ نیک تجاوز کر سکتا ہے اور نہ بدکار۔ اور اللہ تعالیٰ کے اچھے اچھے ناموں کے ساتھ اللہ کی پناہ حاصل کرتا ہوں خواہ میں ان اسماء کو جانتا ہو یا وہ اسماء جن کو میں نہیں جانتا، ہر اس چیز کے شر سے جو اللہ نے پیدا کی زمین لگائی اور اگائی۔“ (مالک)

شرح:......زندگی کا فتنہ یہ ہے کہ دنیا کی آزمائش، شہوات اور جہالات اور دنیا سے خاتمے کے وقت بڑی آزمائش۔ اور موت کے فتنہ سے مراد ہے قبر کا فتنہ، عذاب قبر اسی پر مرتب ہوتا ہے۔ (فتح الباری: ۲/ ۳۱۹) مسیح الدجال کے فتنہ پر اوپر لکھا جا چکا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے غیر مفید علم اور بے خوف دل اور حریص نفس اور غیر مقبول دعا سے اللہ کی پناہ طلب کی ہے۔ علوم کی تحصیل اس لیے کی جاتی ہے کہ ان سے نفع حاصل کیا جائے جب ان سے نفع نہ ہو تو یہ وبال بن جاتا ہے، لہٰذا ایسے علم سے اللہ کی پناہ طلب کی جائے۔

(٩٥١٤) موطا: ١٧٧٥.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اور دل اس لیے پیدا ہوا ہے کہ اپنے خالق سے خوفزدہ رہے اور اس کے دین کے نور کے لیے کھلا رہے، جب یہ نور ایمان قبول نہ کرے نہ ہی خالق کے سامنے جھکے تو یہ پتھر ہے، اس سے پناہ مانگی جائے۔

اور نفس انسانی جب غرور میں آ جائے، آخرت کی سوچ سے عاری ہو جائے اور دنیا پر ہی حریص ہو جائے تو یہ اس کا دشمن اول بن جاتا ہے اس لیے ایسے نفس سے اللہ کی پناہ مانگی جائے۔

اور دعا کا قبول نہ ہونا علامت ہے کہ دعا کرنے والا اپنے علم، عمل سے فائدہ نہیں اٹھا سکا، اس لیے ایسی دعا سے پناہ طلب کی گئی ہے۔ (عون المعبود: ۴/ ۵۶۷)

۹۵۱۵۔ اِبْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: إِذَا أَتَيْتَ سُلْطَانًا مُهِيبًا تَخَافُ أَنْ يَسْطُوْبِكَ فَقُلْ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعًا ، اَللّٰهُ أَعَزُّ مِمَّا أَخَافُ وَأَحْذَرُ، أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْمُمْسِكِ السَّمٰوَاتِ السَّبْعَ أَنْ يَقَعْنَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ، مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَجُنُوْدِهِ وَأَتْبَاعِهِ وَأَشْيَاعِهِ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ، اِلٰهِي كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّهِمْ ، جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ . (للكبير)

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جب تو خوفناک حکمران کے پاس جائے اور تو ڈرتا ہو کہ تیرے اوپر ظلم کرے گا تو یہ کلمات کہہ: اللہ بڑا ہے اور اللہ بڑا ہے اپنی تمام مخلوق سے۔ اللہ بڑا عزت والا ہے۔ اس سے جس سے میں ڈرتا ہوں اور خوف رکھتا ہوں۔ میں اللہ کی پناہ میں آیا وہ سات آسمانوں کو زمین پر گرنے سے تھامے ہوئے ہے مگر اس کے حکم سے گر سکتے ہیں۔ میں پناہ لیتا ہوں اے اللہ! تیرے فلاں بندے کے شر سے، اس کی افواج اور اس کے پیروکاروں کے شر سے اور اس کے گروہ کے شر سے جو جنات میں سے ہیں یا انسانوں میں سے ہیں۔ اے اللہ! تو میرا پناہ دہندہ ہو جا ان کے شر سے۔ تیری صفت ثنا بہت بڑی ہے، تیری پناہ میں آنے والا غالب رہتا ہے۔ تیرا نام برکت والا ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔'' (الکبیر)

۹۵۱۶۔ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ، رَفَعَهُ: إِذَا تَخَوَّفَ أَحَدُكُمُ السُّلْطَانَ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ،

''سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں جب تم میں سے کوئی حکمران کا خوف رکھتا ہو تو وہ یہ کلمات کہے: اے اللہ! سات آسمانوں کے رب، عرش عظیم کے

(۹۵۱۵) طبرانی كبير، ورجاله رجال الصحيح، هيثمی : ۱۷٤٤۷.

(۹۵۱٦) طبرانی كبير بلين، ورجاله رجال الصحيح غير جنادة بن سلم وقد وثقه ابن حبان وضعفه غيره، قلت، وقد تقدم فی الاذكار هذا الحديث وغيره، هيثمی : ۱۷٤٤٦.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ ، وَشَرِّ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَأَتْبَاعِهِمْ أَنْ يَفْرُطَ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ ، عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ . (للكبير: بلين)

رب! تو میرا پناہ دینے والا ہو جا، فلاں بن فلاں کے شر سے اور جن وانس کے شر سے اور اس کی پیروی کرنے والوں کے شر سے۔ مجھے پناہ دے کہ ان میں سے میرے ساتھ کوئی فرد زیادتی نہ کر سکے۔ تیرا ہمسایہ باعزت رہتا ہے اور تیری ثنا بڑی ہے اور تیرے بغیر کوئی معبود نہیں ہے۔" (الکبیر سند کمزور)

اَلْإِسْتِغْفَارُ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّهْلِيلُ وَالتَّكْبِيرُ وَالتَّمْهِيدُ وَالْحُوقِلَةُ وَالصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

استغفار، تسبیح، تہلیل، تکبیر، تحمید، حوقلہ اور درود شریف کا بیان

٩٥١٧۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهِ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَلَّتَانِ لَايُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَلَا وَهُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا قَالَ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ تُسَبِّحُهُ وَتُكَبِّرُهُ وَتَحْمَدُهُ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوْا فَكَيْفَ لَايُحْصِيهَا قَالَ يَأْتِيْ أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ فَيَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا حَتَّى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهُ لَا يَفْعَلُ وَيَأْتِيهِ وَهُوَ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهُ حَتَّى يَنَامَ . (رواه الترمذی: ٣٤١٠)

"سیدنا عبداللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو خصلتیں اور دو عادتیں ہیں جن کی حفاظت جو انسان کرے گا، وہ جنت میں جائے گا۔ اور آسان ترین کام ہیں اور ان پر عمل کرنے والے تھوڑے لوگ ہیں۔ ہر فرض نماز کے بعد سبحان اللہ دس بار، الحمد للہ دس بار، اللہ اکبر دس بار، ورد کرنے کی محافظت رکھتا اور میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ اپنے ہاتھ کی انگلیوں پر شمار کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: یہ زبان پر ایک سو پچاس ہیں اور ترازوئے اعمال میں پندرہ سو ہیں۔ اور جب تو اپنے بستر پر جگہ پکڑے تو تسبیح وتحمید وتکبیر سو بار پوری کر دے۔ یہ زبان پر تو سو شمار ہوتی ہیں میزان میں ایک ہزار شمار ہوں گی تو تم میں سے کون ہو سکتا ہے جو ایک دن رات میں دو ہزار پانچ سو گناہوں کا مرتکب ہو۔ لوگوں نے عرض کی: ہم اعمال کو کیوں نہیں کر سکیں گے؟ آپ نے فرمایا: تم میں کسی کے پاس شیطان آ جاتا ہے اور نماز کے اندر وہ کہتا ہے فلاں، فلاں کام بھی یاد کرو یہاں تک کہ اصل مقصد سے ہٹا دیتا ہے تو پھر ممکن ہے کہ وہ انسان یہ عمل نہ کر سکے۔ شیطان لیٹنے کی جگہ پہنچ آئے اور اس کو سلانے میں لگ یہاں تک کہ وہ سو جائے۔" (اصحاب سنن)

(٩٥١٧) ترمذی: ٣٤١٠۔ صحیح۔ البانی: ٢٧١٤۔ ابن ماجہ: ٩٢٦۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شرح: ...... یہ تین دھاگے پڑھنے والا، سے مراد ہے کہ پانچوں نمازوں کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمدللہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہے تو یہ رات اور دن میں ۱۵۰ مرتبہ بن جاتا ہے، تیس کو پانچ سے ضرب دیں تو ڈیڑھ سو تعداد ہوتی ہے۔ اور ایک نیکی دس گنا بڑھتی ہے، اس طرح یہ تعداد میزان میں عمل کے لحاظ سے ۱۵۰۰ بنتی ہے اور یہ نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ ارشاد باری ہے:

﴿إِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ﴾ (هود: ١١٤)

"بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کرتی ہیں۔"

اس لیے آپ ﷺ نے ترغیب دلائی ہے کہ اب کیوں نہیں تم محنت کرتے اور یہ دو خصائل اپناؤ رات دن کی اتنی برائیاں معاف ہوتی ہیں تو پھر سستی نہ کرو۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/۴۴۰)

٩٥١٨۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ آخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا فَعَلِّمْنِي مَايُجْزِئُنِي مِنْهُ قَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ قَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَمَالِي قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي فَلَمَّا قَامَ قَالَ هٰكَذَا بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَأَ يَدَهُ مِنَ الْخَيْرِ. (رواه أبوداؤد: ٨٣٢)

"سیدنا عبداللہ ابن اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی کہ میں قرآن حفظ کرنے سے عاجز ہوں پس آپ ﷺ مجھے کچھ بتادیں جو میرے لیے کفایت کر دے۔ آپ نے فرمایا: تو کہا کر: پاک اللہ۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ نہیں کوئی عبادت کے لائق مگر اللہ اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ نہیں ہے بدی سے بچنے کی طاقت اور نہ نیکی حاصل کرنے کی توفیق ہے مگر اللہ کی توفیق سے۔ اس نے عرض کی یہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے تو میرے لیے کیا چیز ہے؟ پس آپ ﷺ نے فرمایا کہہ: اے اللہ! میرے اوپر رحمت نازل کر، مجھے معافی عطا فرما، مجھے ہدایت عنایت فرما اور مجھے رزق عنایت کر۔ اس آدمی نے ہر دو ہاتھوں سے لے کر ہاتھ بند کر دیئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی نے اپنے دونوں ہاتھ بھلائی سے بھر لیے۔"

(نسائی اور ابوداؤد بلفظہ)

شرح: ...... اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ اگر کسی کو قرآن پاک میں سے کچھ بھی نہ آتا ہو تو مجبوری کی صورت میں یہ کلمات پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔

(٩٥١٨) ابوداؤد: ٨٣٢۔ حسن، البانی: ٧٤٢۔ احمد: ١٨٦٣١۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بعض حضرات اس سے یہ استدلال کرتے ہیں، سورہ فاتحہ نماز میں فرض نہیں کیونکہ اگر ہوتی تو ان کلمات کی بہ نسبت اسے یاد کرنا زیادہ آسان تھا۔

مگر یہ استدلال ایک سینہ زوری ہے، اس حدیث کا مطلب صرف یہ ہے کہ اس آدمی کو اس وقت اس کے یاد کرنے کے سوا چارۂ کار نہ تھا، اس کی مجبوری تھی۔ اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ اس نے ہمیشہ یہ پڑھنے کا عزم ظاہر کیا تھا، وہ اس وقت معذور تھا، اس لیے معذوری سے دور ہونے تک اسے متبادل راستہ بتلایا گیا ہے اور شریعت مطہرہ نے معذور کے لیے رعایت رکھی ہے، عارضی رعایت کی بنا پر احکام میں تغیر وتبدل نہیں ہوا کرتا۔

ایک آدمی اگر وضو کرنے سے معذور ہو تو اس سے کہا جائے گا کہ تیمم کرلو، اب اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ وضو فرض ہی نہیں رہا۔ اسی طرح سورۂ فاتحہ کی استطاعت نہ ہونے کی بنا پر اس آدمی کو ان کلمات کے پڑھنے کا حکم دیا گیا تھا، تو سورۂ فاتحہ کی نماز میں فرضیت ساقط نہ ہوگی۔ (تفہیم الاسلام: ۱/ ۳۱۸)

۹۵۱۹۔ سَفِينَةَ، رَفَعَهُ: بَخٍّ بَخٍّ لِخَمْسٍ مَاأَثْقَلَهُنَّ فِي الْمِيزَانِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَفَرَطٌ صَالِحٌ يَفْرُطُهُ الرَّجُلُ. (للأوسط)

”سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: بخ، بخ...... یہ میزان میں کتنے بھاری ہوں گے۔ پاک ہے اللہ، تمام تعریف اللہ کے لیے ہے، نہیں کوئی معبود مگر اللہ، اللہ سب سے بڑا ہے اور وہ نیک بیٹا جس کو ایک مرد اپنے بعد چھوڑ جاتا ہے۔“ (الاوسط)

۹۵۲۰۔ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، رَفَعَهُ: أَمَا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَعْمَلَ كُلَّ يَوْمٍ مِثْلَ أُحُدٍ عَمَلًا؟ قَالُوا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَنْ يَسْتَطِيعُ؟ قَالَ كُلُّكُمْ يَسْتَطِيعُ، قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ أَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ، وَلَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ أَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ أَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ. (للكبير: ۱۸/ ۱۷۵ والبزار)

”سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں: کیا تم میں سے احد کے پہاڑ کے برابر عمل کرنے کی طاقت کوئی رکھتا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اتنا عمل کون کرسکتا ہے اور کس کو اتنی طاقت ہوسکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: تم میں سے ہر کوئی کرسکتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ عمل کیا ہے؟ آپ نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا احد سے بڑا ہے۔ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہنا احد پہاڑ سے بڑا ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا احد سے بڑا ہے اور اللّٰهُ أَكْبَرُ کہنا احد سے بڑا ہے۔“ (الکبیر، البزار)

(۹۵۱۹) طبراني اوسط، ورجاله رجال الصحيح، هيثمي: ۱٦٨٤٦.

(۹۵۲۰) طبراني كبير: ۱۸/ ۱۷۵ـ بزار ورجالهما رجال الصحيح، هيثمي: ۱٦٨٥٩.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٩٥٢١۔ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهَا أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى أَوْ حَصًى تُسَبِّحُ بِهِ فَقَالَ أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا أَوْ أَفْضَلُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَ دَ مَاخَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاخَلَقَ بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاهُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِثْلُ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلُ ذٰلِكَ. (رواه أبوداؤد:١٥٠٠)

”سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک خاتون کے پاس گئے تو وہ گٹھلیوں یا سنگریزوں پر تسبیحات شمار کرتی تھی پس آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تجھے اس سے آسان چیز نہ بتادوں؟ جو اس سے افضل بھی ہے؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہو جائیں۔ فرمایا: یوں کہہ: سُبْحَانَ اللّٰهِ: اس مخلوق کی تعداد کے برابر جو اللہ نے آسمان و زمین اور ان دونوں کے درمیان میں پیدا کی ہے اور سُبْحَانَ اللّٰهِ اس مخلوق کی تعداد کے برابر جس کو اللہ پیدا کرنے والا ہے۔ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ اس تعداد کے مثل اور الحمد للّٰه اس کے مثل اور لا اله الا اللّٰه اس کے مثل اور لا حول ولاقوة اِلَّا بِاللّٰهِ اس کے مثل۔“

(ترمذی وابوداؤد بلفظہ)

شرح:...... جس خاتون کے پاس گئے تھے وہ یا تو محرم تھی یا پھر اگر محرم نہ تھی تو پھر ابھی پردے کا حکم نازل نہ ہوا تھا، بہرصورت یہ شبہ نہ آئے کہ غیر عورت کے پاس گئے تھے، وہاں شہوت کے بھڑکنے کا کوئی اندیشہ نہ تھا۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ تسبیح پڑھنا بھی جائز ہے اگرچہ افضل انگلیوں پر شمار کرنا ہی ہے، بشرطیکہ ریا کاری نہ ہو اور نہ تسبیح وغیرہ گلے میں ڈالی ہو۔ اسے بدعت قرار دینا درست نہیں اس میں چونکہ انسان اپنی کوتاہی کا اعتراف کرتا ہے اور اللہ کی ثنا کی کثرت مانتا ہے۔ اس لیے اسے افضل قرار دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ازل سے لے کر ابد تک کا خالق ہے اس میں اس کی غیر متناہی خالقیت کا ذکر ہے، کسی ایک وقت کے ساتھ خاص نہیں۔ (عون المعبود: ١/ ٥٥٦)

اس مفہوم کی حدیث مسلم میں بھی آتی ہے۔

٩٥٢٢۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَااصْطَفَى اللّٰهُ

”سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کونسا کلام افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا: وہ جو اللہ

(٩٥٢١) ابوداؤد: ١٥٠٠۔ ضعیف، الباني: ٣٢٣۔ ترمذی: ٣٥٦٨۔ مگر اسے نسائی نے في اليوم والليلة میں، ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے بھی بیان کیا ہے اور اسے صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔ تنقیح الرواۃ: ٧٨٠١۔

(٩٥٢٢) مسلم: ٢٧٣١۔ ترمذی: ٣٥٩٣۔ احمد: ٢٠٩١٩۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

لِمَلَائِكَتِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ. (رواه مسلم: ٢٧٣١)

نے اپنے ملائکہ کے لیے تجویز فرمایا ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ۔'' (مسلم وترمذی)

شرح:......اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لیے چنا ہے اور انہیں ہمیشہ پڑھنے کا حکم دیا ہے، انہوں نے کہا تھا:

﴿وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ﴾ (البقرة: ٣٠)

''اور ہم تسبیح کرتے ہیں تیری حمد کے ساتھ اور پاکیزگی کرتے ہیں۔''

اس تسبیح کا مطلب ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی تمام نقائص سے پاکیزگی بیان کرتا ہوں اور اس کی تمام کمالات کے ساتھ تعریف کرتا ہوں۔

اس حدیث میں جو یہ آیا ہے کہ سبحان اللہ وبحمدہ کلام سب سے زیادہ پیارا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کے کلام میں سے اللہ کو سب سے زیادہ پیارا کلام یہ ہے ورنہ اللہ کے کلام میں سے سب سے زیادہ پیارا اور افضل قرآن ہے اور تسبیح وتہلیل سے قرآن پاک کی تلاوت بھی افضل ہے۔ (شرح مسلم: ۱۷/ ۴۹)

اور ایک حدیث میں ہے افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ ہے اور یہاں ہے احب الکلام سبحان اللہ الخ تو اس کا حل یہ ہے کہ ان میں تضاد نہیں، احب اور افضل ہم معنی ہیں کہ یہ دونوں کلمات اللہ کو پیارے ہیں۔

تاہم لا الٰہ الا اللہ فضیلت رکھتا ہے کیونکہ اس کی افضلیت واضح ہے اور جب دیگر تسبیحات وتحمیدات ساتھ لاحق ہوں تو ان کلمات کی محبوبیت اور بڑھ جاتی ہے۔ (فتح الباری: ۱۱/ ۲۰۷)

٩٥٢٣۔ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلٰى أَبِي سَعِيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ صَدَّقَهُ رَبُّهُ فَقَالَ لَاإِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ وَإِذَا قَالَ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لَاإِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي وَإِذَا قَالَ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ قَالَ اللّٰهُ لَاإِلٰهَ إِلَّا أَنَاوَحْدِيْ لَاشَرِيْكَ لِيْ وَإِذَا قَالَ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ اللّٰهُ لَاإِلٰهَ إِلَّا أَنَا لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ وَإِذَا

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ دونوں سے مروی ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: جس نے کہا لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ تو اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق کرتا ہے اور فرماتا ہے: کوئی معبود نہیں میرے سوا اور میں ہی سب سے بڑا ہوں، اور بندہ جب کہتا ہے: لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ وَحْدَهُ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: نہیں کوئی عبادت کے لائق مگر میں اکیلا معبود ہوں۔ اور جب بندہ کہتا ہے: لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ۔ تو اللہ فرماتا ہے: نہیں کوئی عبادت کے لائق مگر میں ہی ایک معبود ہوں، میرا کوئی شریک نہیں ہے۔ اور جب بندہ کہتا ہے: لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ تو اللہ فرماتا

(٩٥٢٣) ترمذی: ٣٤٣٠۔ صحیح، البانی: ٢٧٢٧۔ ابن ماجه: ٣٧٩٤۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

قَالَ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ لَاإِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّابِي وَكَانَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَهَا فِيْ مَرَضِهٖ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ. (رواه الترمذی: ۳٤۳۰)

ہے: نہیں کوئی معبود مگر میں ہوں، میرے لیے بادشاہی ہے اور میری حمد وثنا ہے۔ اور جب بندہ کہتا ہے: لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: نہیں کوئی معبود مگر میں معبود ہوں اور نہ کوئی حیلہ بازی ہے اور نہ کوئی قوت ہے مگر میرے ساتھ ہے۔ اور فرماتے ہیں جس مرض الموت میں یہ کلمات کہے اور پھر وہ فوت ہو تو اس کو آگ نہیں لگے گی۔"

شرح:...... اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ اس میں مذکور کلمات جب بندہ اپنی بیماری میں کہتا ہے اور ان کلمات پر اعتماد رکھتا ہے اور انہیں سمجھتے ہوئے یہ کہتا ہے تو اگر اس کی موت واقع ہو جاتی ہے تو یہ سابقہ تمام نافرمانیوں اور تمام گناہوں کے مٹانے کا باعث ہیں۔ (انجاز الحاجہ: ۱۱/ ۵۲)

۹۵۲٤۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِشَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَتُسَاقِطُ مِنْ ذُنُوْبِ الْعَبْدِ كَمَا تَسَاقَطَ وَرَقُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ. (رواه الترمذی: ۳۵۳۳)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک درخت کے قریب سے گذرے جس کے پتے خشک ہو چکے تھے تو آپ نے اپنے عصا سے اس کو ضرب لگائی تو پتے گرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ اور لاالٰہ الا اللہ اور اللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا بندے کے گناہ اس طرح گرا دیتا ہے جیسے اس درخت کے پتے گرتے جاتے ہیں۔"

شرح:...... درخت کے خشک پتے بہت جلد اور بہت کثرت سے گرتے ہیں، تو یہ کلمات صغیرہ گناہوں کو ایسے گراتے ہیں جس طرح یہ پتے گرتے ہیں یعنی جتنی بھی کثرت ہو یہ گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/ ۵۰۷)

۹۵۲۵۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقِيْتُ إِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَأَنَّهَا قِيْعَانٌ وَأَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ

"سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معراج کی رات ابراہیم علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا یا محمد ﷺ! اپنی امت کو میرا اسلام پہنچاؤ اور ان کو خبر دیدو کہ جنت کی خاک بہت عمدہ ہے اور پانی اس کا بہت میٹھا ہے اور جنت صاف میدان ہے اور اس میں:

(۹۵۲٤) ترمذی: ۳۵۳۳۔ حسن، البانی: ۲۷۵۵.

(۹۵۲۵) ترمذی: ۳٤٦۲۔ حسن، البانی: ۲۷۵۵.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لِلّٰهِ وَلَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ. (رواه الترمذی: ٣٤٦٢)

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ کے درخت لگائے جاتے ہیں۔"

شرح:...... یعنی جنت کی زمین خالی ہے اور چٹیل میدان ہے جو ہموار ہے اور اس کا بیج یہ ہے کہ اذکار کیے جائیں۔ جیسی اس جنت کی سرزمین کی مٹی عمدہ اور زرخیز ہے اور اس کا پانی شیریں اور شاداب ہے تو ظاہر ہے اس کے نباتات بھی شاندار ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ کہا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی امت کو بتا دو کہ اس حدیث میں مذکور کلمات ان کو پڑھنے والے کے لیے دخول جنت کا باعث ہیں اور جس کثرت سے یہ پڑھیں گے اس کے مطابق درختوں میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ ایک اشکال یہ ہے کہ اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ جنت کی زمین درختوں سے خالی ہے۔ اور قرآن پاک میں ہے:

﴿جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ﴾ (الفرقان: ١٠)

"بہشتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔"

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جنت خالی نہیں اس میں گھنے درخت ہیں۔

اس کا حل یہ ہے کہ جنت پہلے چٹیل میدان تھی بعد میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس میں درخت اور محلات پیدا کیے ہیں اور جوں جوں عمل کرنے والے عمل کرتے ہیں تو ان کے مطابق درخت اور محل تیار کرتے ہیں۔

یعنی جنت نے قصور واشجار کا پیرہن پہن رکھا ہے اور اس کا ایک حصہ چٹیل میدان بھی ہے جس میں اولاد آدم کے اعمال کے مطابق درخت اور محل تیار کر دیے جاتے ہیں۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/۴۷۰)

٩٥٢٦۔ وَزَادَ الْأَوْسَطُ وَالصَّغِيْرُ: وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.

"الاوسط اور الصغیر میں یہ اضافہ کیا گیا ہے: وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

٩٥٢٧۔ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ. (رواه الترمذی: ٣٤٦٤)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں: "جس نے کہا سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ تو اس کے لیے جنت میں کھجور کا درخت لگایا جاتا ہے۔"

٩٥٢٨۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ

"عمرو بن شعیب سے مروی ہے، وہ اپنے باپ سے وہ اپنے

(٩٥٢٦) طبرانی اوسط، طبرانی صغیر وفیه عبدالرحمن بن اسحاق ابو شیبة الکوفی وهو ضعیف، هیثمی: ٣٤٦٤۔ صحیح البانی: ٢٧٥٧.

(٩٥٢٧) ترمذی: ٣٤٦٤۔ صحیح، البانی: ٢٧٥٧.

(٩٥٢٨) ترمذی: ٣٤٧١۔ منکر: ٦٨٥.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ سَبَّحَ اللّٰہَ مِائَۃً بِالْغَدَاۃِ وَمِائَۃً بِالْعَشِيِّ کَانَ کَمَنْ حَجَّ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰہَ مِائَۃً بِالْغَدَاۃِ مِائَۃً بِالْعَشِيِّ کَانَ کَمَنْ حَمَلَ عَلٰی مِائَۃِ فَرَسٍ فِيْ سَبِیْلِ اللّٰہِ أَوْقَالَ غَزَا مِائَۃَ غَزْوَۃٍ وَمَنْ ھَلَّلَ اللّٰہَ مِائَۃً بِالْغَدَاۃِ وَمِائَۃً بِالْعَشِيِّ کَانَ کَمَنْ أَعْتَقَ مِائَۃَ رَقَبَۃٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِیْلَ وَمَنْ کَبَّرَ مِائَۃً بِالْغَدَاۃِ وَمِائَۃً بِالْعَشِيِّ لَمْ یَأْتِ فِيْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ أَحَدٌ بِأَکْثَرَ مِمَّا أَتٰی بِہٖ إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلٰی مَاقَالَ.

(رواہ الترمذی: ۳۴۷۱)

دادا نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ کے لیے سو بار صبح اور سو بار شام کو تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰہِ) پڑھی تو اس کو اجر ملے گا اس شخص کے برابر جس نے سو حج کیے ہوں، اور جس نے صبح شام اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا تو اس کو اللہ کی راہ میں سو گھوڑے دینے کا اجر ہوگا یا سو بار غزوے میں جانے کا سا اجر اور ثواب دیا جائے گا اور جس نے لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ سو بار صبح اور سو بار شام کو پڑھنے کا معمول بنایا تو گویا اس کو اولاد اسمٰعیل علیہ السلام سے سو افراد غلامی سے آزاد کرنے کا اجر ہوگا اور جس نے سو بار صبح اور سو بار شام کو اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا تو قیامت کے دن اس سے زیادہ کوئی بھی عمل لے کر نہیں آئے گا۔ مگر وہ شخص جس جو اس کے مثل یا اس سے بھی زیادہ پڑھ کر آیا ہوگا۔''

شرح: اسی مفہوم کی دعا امام احمد رحمہ اللہ نے سیدہ ام ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ عنہا سے بیان کی ہے کہ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ایک دن رسول اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں بوڑھی اور کمزور ہو چکی ہوں، مجھے کسی ایسے عمل کا حکم فرمایئے جو میں بیٹھے بیٹھے کرلوں، تو آپ نے درج ذیل عمل بتایا۔

(المسند: ۲۶۹۱۱، حسن)

اس میں یہ بیان ہوا ہے کہ حضور قلب کے ساتھ جو بھی ذکر کیا جائے وہ مشکل عبادت سے بھی افضل ہو جاتا ہے اور یہ بھی بیان ہوا ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے سوار کرنا یا صدقہ کے طور پر یا کسی کو ادھار دے کر گھوڑوں پر سوار کرنا ایک ہی اجر ہے۔

اور اس میں ذکر سے زبان تر رکھنے والوں کو یہ تسلی دی گئی ہے کہ جو لوگ فقراء ہیں اور مالی عبادات سے بے بس ہیں وہ یہ ذکر کریں انہیں سو گردنیں آزاد کرنے کا اجر ملے گا جو کہ مالداروں کا کام ہے۔

اولاد اسماعیل سے مراد عرب ہیں، یہ نبی کریم ﷺ کے اعزہ و اقارب ہونے کی وجہ سے افضل ہیں۔

(جائزۃ الاحوذی: ۴/۴۷۴)

۹۵۲۹۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ

''سیدنا عبداللہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ مرفوع

(۹۵۲۹) ترمذی: ۳۴۶۰۔ حسن، البانی: ۲۷۵۳۔ احمد: ۶۹۲۰.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا عَلَى الْأَرْضِ أَحَدٌ يَقُوْلُ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ إِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. (رواه الترمذی: ٣٤٦٠)

بیان کرتے ہیں: ''زمین پر جو انسان بھی ہیں ان میں سے جس نے کہا لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ تو یہ اس کے تمام گناہوں کا کفارہ ہوگا خواہ سمندر کی جھاگ کے مثل ہوں۔''

شرح:...... اس میں گناہوں کی کثرت مراد ہے کیونکہ جھاگ کی مقدار صرف اللہ ہی جانتا ہے، اس لیے اس کلمے سے بے شمار گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/ ۴۶۹)

٩٥٣٠۔ عَنْ جَابِرٍ، رفعه: أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ. (رواه الترمذی: ٣٣٨٣)

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: افضل ذکر لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ہے اور افضل دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ہے۔ (یہ روایات ترمذی کی ہیں)

شرح:...... لا الہ الا اللہ کلمہ توحید ہے اور توحید بے مثال چیز ہے، یہی کلمہ کفر و ایمان میں فرق کرتا ہے کیونکہ یہ اللہ کے ساتھ ایمان پیدا کرتا ہے اور غیر کی نفی کرتا ہے اس سے بہترین تزکیہ نفس اور تصفیہ باطن کرتا ہے اور تنقیہ خاطر اس سے حاصل ہوتا ہے یہ دلی خباثت کو دور کرتا ہے اور شیطان کو ہٹاتا ہے۔

افضل دعا الحمد للہ ہے، دعا سے مراد ذکر الٰہی ہے اور اللہ سے اپنی حاجات مانگنے کا نام ہے۔ اور حمد ان سب چیزوں کو شامل ہے، حمد اللہ کی نعمت پر ہوتی ہے اور حمد کر کے انسان مزید نعمت طلب کرتا ہے اور اللہ کا فرمان ہے:

﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ﴾ (ابراهيم: ٧)

''اگر تم شکر کرو گے تو میں زیادہ دوں گا۔''

اس طرح یہ کلمہ اور دعا جامع ترین اور کامل ترین ہیں۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/ ۴۲۷)

٩٥٣١۔ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَا يَسْبِقُهَا عَمَلٌ وَلَا تَتْرُكُ ذَنْبًا. (رواه ابن ماجة: ٣٧٩٧)

''سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ پر سبقت لے جانے والا کوئی عمل نہیں ہے اور یہ کسی گناہ کو ترک نہیں کرتا۔''

٩٥٣٢۔ عَنْ حُمَيْضَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ عَنْ جَدَّتِهَا وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ

''سیدہ حمیضہ بنت یاسر یسیرہ رضی اللہ عنہا پہلی ہجرت کرنے والی خواتین میں سے ہیں، وہ کہتی ہیں: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے

(٩٥٣٠) ترمذی: ٣٣٨٣۔ حسن، البانی: ٢٦٩٤۔ ابن ماجه: ٣٨٠٠۔

(٩٥٣١) ابن ماجه: ٣٧٩٧۔ ضعیف، البانی: ٨٢٧۔

(٩٥٣٢) ترمذی ٣٥٨٣۔ حسن، البانی: ٢٨٣٥۔ ابوداؤد: ١٥٠١۔ احمد: ٢٦٥٤٩۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّقْدِيْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسِيْنَ الرَّحْمَةَ. (رواه الترمذی: ٣٥٨٣)

فرمایا: ”تم خواتین اپنے اُوپر لازم پکڑلو۔ تسبیح کہنا، تہلیل کہنا، اللہ کی پاکیزگی بیان کرنا، تکبیر کہنا اور شمار کیا کرو اپنے پوروں پر، ان سے قیامت کو پوچھا جائے گا اور ان کو بلایا جائے گا، اور غافل نہ ہونا ورنہ تم رحمت سے غافل ہو جاؤ گی۔“

شرح:..... تقدیس سے مراد ہے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ کہنا، پاک ہے بادشاہ جو قدوس ہے۔ یا سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ کہنا ہے۔

پوروں پر گننے کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح دوسرے اعضاء اپنے اعمال کے متعلق بولیں گے اس طرح یہ بھی بولیں گے، اگر نیک کام کیا ہوگا تو نیک گواہی دیں گے اگر غلط ہوگا تو خلاف گواہی دیں گے۔ (جائزۃ الاحوزی: ۵۳۲/۴)

٩٥٣٣۔ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَلَوْ فَعَلَهُ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً. (رواه الترمذی: ٣٥٥٩)

سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص نے گناہ پر اصرار نہیں کیا جو استغفار کرتا رہا خواہ ستر بار دن میں جرم کا اعادہ کرتا رہا ہو۔“ (یہ دو ترمذی کی روایات ہیں)

٩٥٣٤۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوا وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا. (رواه ابن ماجة: ٣٨٢٠)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کہا کرتے تھے: ”اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے کر دے جو نیکی کر کے خوش ہوتے ہیں اور بدی کریں تو استغفار کرتے ہیں۔“ (القزوینی)

٩٥٣٥۔ عَنِ الْأَغَرِّ الْمُزَنِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِيْ وَإِنِّيْ لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ. (رواه مسلم: ٢٧٠٢)

سیدنا اُغر مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے دل پر غبار آ جاتا ہے اور میں سو بار دن میں استغفار کرتا اور اپنے رب سے بخشش طلب کرتا ہوں۔“ (مسلم اور ابوداؤد)

٩٥٣٦۔ وفي رواية: يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا إِلَى اللّٰهِ فَإِنِّيْ أَتُوْبُ فِي الْيَوْمِ إِلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ. (رواه مسلم: ٢٧٠٢)

”ایک روایت میں ہے: لوگو! اپنے رب کی طرف توبہ کرو، قسم ہے اللہ کی! میں اپنے ربّ کی طرف دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں۔“ (مسلم وابوداؤد)

(٩٥٣٣) ترمذی: ٣٥٥٩۔ ضعیف، البانی: ٧١٢۔ ابوداؤد: ١٥١٤.
(٩٥٣٤) ابن ماجه: ٣٨٢٠۔ ضعیف، البانی: ٨٣٥۔ احمد: ٢٥٠٢٣.
(٩٥٣٥) مسلم: ٢٧٠٢۔ ابوداؤد: ١٥١٥۔ احمد: ١٧٣٩١.
(٩٥٣٦) مسلم: ٢٧٠٢۔ ابوداؤد: ١٥١٥۔ احمد: ١٧٨٢٧.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

شرح:...... آپ ﷺ کے دل پر کسی چیز کے چھا جانے کے مطلب پر خاموشی ہی بہتر ہے۔ یہ ان احادیث میں سے جن پر ایمان لانا کافی ہے۔ تاہم آپ ﷺ کا قلب اطہر ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے وابستہ رہتا تھا، امت کے امور میں اور مصلحت میں کسی عارضے کی بنا پر کسی وقت معمولی توجہ ہٹ جاتی تھی تو اسے دل پر غبار سے تعبیر کیا ہے، اس وقت آپ ﷺ استغفار کرتے تھے جس سے یہ غبار خاطر چھٹ جاتا تھا۔ (عون المعبود:۱/۵۵۹)

۹۵۳۷۔ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُوْلَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَاصَنَعْتُ أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. (رواه البخاري: ٦٣٠٦)

''سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: استغفار کے کلمات کے سردار یہ کلمات ہیں کہ بندہ یوں کہے: اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، نہیں کوئی معبود تیرے سوا، تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں تیرے معاہدے پر قائم ہوں اور تیرے وعدے پر یقین رکھتا ہوں، جہاں تک مجھے طاقت ہے میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں اس سے جو میں نے کیا ہے اور میں تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ پس تو میرے گناہ بخش دے، بے شک تیرے علاوہ گناہ بخشنے والا کوئی نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: جس نے دن کو یقین کر کے کہا اور شام آنے سے پہلے فوت ہوا تو وہ اہل جنت میں سے ہے اور جس نے رات کو یہ کلمات کہے اور صبح سے پہلے فوت ہو گیا تو وہ اہل جنت میں سے ہے۔'' (بخاری، نسائی، ترمذی)

شرح:...... یہ استغفار سب سے زیادہ افضل ہے اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ دعا سے پہلے اللہ کی بارگاہ میں تضرع اور ذلت اختیار کی جائے اور پہلے اپنے گناہوں کا اعتراف کرے اور اس کے انعامات کا اعتراف کیا جائے اور اللہ کی ربوبیت اور اس کی الوہیت اور اس کی خالص توحید کا اقرار کیا جائے اور اپنی کوتاہی اور عجز و بے بسی کا اظہار کیا جائے تو وہ بہت خوش ہوتا ہے۔

اس میں اللہ کی وحدانیت، اس کی عبادت اور خالق ہونے کا اعتراف ہے اور اس سے عہد و وعدہ کا اقرار اور گناہ سے اس کی پناہ، انعامات کا اسے موجد اور اسے ہی قادر مطلق تسلیم کیا گیا ہے۔ یہ ایسے جامع اسباب ہیں جو اس میں بیان ہوئے ہیں جو کسی اور جگہ نہیں اس لیے یہ استغفار کی رئیس دعا ہے۔

(۹۵۳۷) بخاری: ۶۳۰۶۔ ترمذی: ۳۳۹۳۔ نسائی: ۵۵۲۲۔ احمد: ۱۶۶۲.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس دعا میں عظمت وجلالت الٰہی کے حق کا اعتراف ہے کہ رب کبریا! میں عاجز بندہ تیری بندگی کا حق ادا کروں، یہ میرے بس میں نہیں۔

اس کے بعداب کسی طفیل وواسطہ کی اور دعا میں بدعت اختیار کرنے کی گنجائش باقی نہیں، اس سے گریز کیا جائے۔ (تفہیم الاسلام: ۲/ ۹۸۵)

۹۵۳۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَزِمَ الْإِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ. (رواه أبو داؤد: ١٥١٨)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: ''جس نے استغفار کو لازم پکڑا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کی سبیل پیدا کرے گا اور ہر غم دور کر دے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق عنایت کرے گا کہ اس کو گمان بھی نہ ہو گا۔'' (ابوداؤد)

شرح: ...استغفار لازم پکڑنے کا مطلب یہ ہے کہ جب بھی نافرمانی ہوئی یا جب بھی ضرورت ہو تو استغفار کرتا ہے تو اسے ہر غم اور بے چینی سے چھٹکارا ملے گا اور ہر شدت جس سے دل تنگ پڑتا ہو اس سے رہائی ملے گی اور اسے وہاں سے رزق حلال ملے گا جہاں سے اسے امید بھی نہ تھی۔ یہ حدیث اس آیہ مبارکہ کی تفسیر ہے:

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًاۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ﴾ (الطلاق: ۲۔۳)

''اور جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے وہ اس کے لیے خلاصی کی راہ نکالتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا اور جو اللہ پر توکل کرتا ہے وہ اسے کافی ہے۔''

ثابت ہوا کہ استغفار سے آدمی متقی ہو جاتا ہے اور متقی کو یہ بدلہ ضرور ملے گا جو ان آیات میں بیان ہوا ہے، یہ آیات بھی اس بات کی تائید کرتی ہیں۔

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًاۙ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًاۙ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًاؕ﴾ (نوح: ۱۰۔۱۲)

''میں نے کہا، اپنے رب سے استغفار کرو، بے شک وہ بہت زیادہ بخشنے والا ہے، وہ تمہارے اوپر پے در پے بارش بھیجے گا اور مالوں اور بیٹوں کے ساتھ وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے نہریں بنائے گا۔'' (انجاز الحاجۃ: ۱۱/ ۸۹)

حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور قحط سالی کی شکایت کی تو انہوں نے کہا: استغفار کرو، ایک اور آیا

(۹۵۳۸) ابوداؤد: ۱۵۱۸۔ ضعیف، البانی: ۳۲۷۔ ابن ماجہ: ۳۸۱۹ لیکن امام حاکم اور شیخ احمد شاکر مصری نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور علامہ احمد شاکر نے راوی پر اعتراضات کے جوابات بھی دیے ہیں۔ (المستدرک علی الصحیحین: ۴/ ۲۶۲)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تو اس نے فقر وفاقہ کی شکایت کی اس سے بھی کہا، استغفار کرو ایک اور آیا۔ اس نے کہا: دعا کیجئے مجھے رزق مل جائے، کہا: استغفار کرو، ایک نے کہا: میرے باغات خشک ہو چکے ہیں، اس سے بھی کہا کہ استغفار کرو۔

ان سے کہا گیا: لوگوں نے آپ کے سامنے شکایات مختلف قسم کی کی ہیں۔ آپ انہیں استغفار ہی بتاتے رہے ہیں، کہا: یہ میں نے اپنی طرف سے نہیں کہا، میں نے اللہ کے اس مذکورہ فرمان سے اخذ کیا ہے۔ (مرعاۃ: ۸/ ۳۹)

۹۵۳۹۔ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَسَارِ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ غُفِرَ لَهٗ وَإِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ. (رواه الترمذي: ۳۵۷۷)

''بلال بن یسار رسول اللہ ﷺ کا آزاد کردہ مولی ہے۔ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے یوں کہا: میں اس اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ ہمیشہ زندہ قائم رہنے والا ہے، اور میں اس کی طرف رجوع کرتا ہوں تو اس کو بخش دیا جاتا ہے، خواہ وہ میدان جنگ سے بھاگا ہو۔''

شرح:...... نبی کریم ﷺ نے میدان جنگ سے فرار ہونے کے گناہ کو کبیرہ اور تباہ کن قرار دیا ہے۔ (بخاری، مسلم)

زحف سے مراد لشکر جرار ہے جس کی تعداد بہت زیادہ ہو اگر یہ بھاگ جائے گا تو مسلمانوں کے لشکر میں بزدلی اور قلت پیدا ہوگی اور کافروں میں حوصلہ پیدا ہوگا اور ان کی تعداد زیادہ ہو جائے گی۔ اس لیے اسے سنگین جرم قرار دیا گیا ہے، ہاں اگر کسی جنگی چال کی خاطر یا اپنی جماعت سے ملنے کی خاطر فرار ہو تو اس کی اجازت ہے۔

یہ اجر وثواب تب ہوگا جب کہنے والا یہ دعا سچے دل سے کہے، نفاق اور جھوٹ نہ ہو، اس کے مطابق زبان ودل ڈھلے ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ استغفار کرتا جائے اور گناہ پر بھی مصر رہے تو یہ ایک بدترین مذاق ہے۔ (عون المعبود: ۱/ ۵۶۰)

۹۵۴۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِنَ

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں: جس نے کہا دن میں سو بار لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہی ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ تو اس کے لیے سو غلام آزاد کرنے کے برابر اجر

(۹۵۳۹) ترمذی: ۳۵۷۷۔ صحیح۔ النسائی: ۲۸۳۱۔ ابوداؤد: ۱۵۱۷.

(۹۵۴۰) مسلم: ۲۶۹۱۔ بخاری: ۳۲۹۳۔ ابوداؤد: ۵۰۹۱۔ ترمذی: ۳۴۶۸۔ ابن ماجہ: ۳۷۹۸۔ احمد ب ۹۸۹۷۔ مؤطا: ۴۸۶.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. (رواه مسلم: ٢٦٩١)

ہوگا اور سو نیکی لکھی جائے گی اور سو بدی مٹائی جائے گی اور وہ پورا دن شیطان سے امان میں رہے گا، یہاں تک کہ رات آ جائے اور اس سے زیادہ افضل عمل لے کر قیامت کے دن کوئی نہیں آئے گا، سوائے اس کے جو اس سے زیادہ یہ عمل کرے گا اور جس نے کہا دن میں سو بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ یعنی پاک ہے اللہ اور اس کی حمد وثنا ہے تو اس کے تمام گناہ معاف کیے جائیں گے۔ خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔" (الشیخان، الموطا، الترمذی)

٩٥٤١- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مِرَارٍ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ أَرْبَعَةَ أَنْفُسٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ. (رواه مسلم: ٢٦٩٣)

"سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کہا: نہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اسی کی حمد وثنا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، دس بار۔ تو وہ ایسا ہے گویا اس نے چار نفوس اولاد اسمٰعیل سے آزاد کر دیے۔" (الشیخان، ترمذی)

شرح: .. یہ وظیفہ صبح سے شام تک کرنے کا ذکر اس حدیث میں آیا ہے، لیکن رات کو کرے تو صبح تک بھی اس کی یہی فضیلت ہے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/۴۷۲)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، یہ سو دفعہ وظیفہ متفرق طور پر یا مسلسل تعداد میں پورا کیا جائے اور ایک ہی مجلس میں یا متعدد مجالس میں پورا کیا جائے تو جائز ہے۔ تاہم افضل یہی ہے کہ دن کے آغاز میں مسلسل کر دیا جائے تاکہ سارا دن شیطان سے حفاظت رہے۔

اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ یہ وظیفہ سو مرتبہ سے زیادہ بھی کہا جائے تو جتنا سو مرتبہ پڑھنے سے اجر ہوگا جتنا زیادہ پڑھے گا اتنا اجر وثواب میں بھی اضافہ ہوگا، اس سے زیادہ پڑھنے کی حد بندی نہیں، اس میں ایسا نہیں ہے جیسے اعضائے وضو تین دفعہ سے زیادہ دھونے سے منع آتا ہے، نمازوں کی رکعات کی حد بندی ہے، اس میں ایسا نہیں یہ زیادہ تعداد میں پڑھنا جائز ہے۔ (شرح: ۱۷/۱۷)

(٩٥٤١) مسلم: ٢٦٩٣- بخاری: ٦٤٠٤- ترمذی: ٣٥٥٣- احمد: ٢٣٠٥٦.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩٥٤٢۔ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ إِلٰهًا وَاحِدًا أَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَاوَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ أَرْبَعِيْنَ أَلْفَ أَلْفَ حَسَنَةٍ. (رواہ الترمذی: ٣٤٧٣)

''سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی عبادت کے لائق مگر اللہ، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ ایک ہی معبود ہے، تنہا بے نیاز ذاتِ حق ہے، اس نے کوئی بیوی نہیں بنائی، نہ کسی کو بیٹا بنایا اور نہ کوئی اس کی برابری کرنے والا ہے تو اس کی اللہ تعالیٰ چالیس لاکھ نیکیاں لکھ دے گا۔'' (اس کو ترمذی نے نقل کر کے اس پر منکر ہونے کا حکم لگایا ہے۔)

٩٥٤٣۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَفَعَهٗ: مَنْ قَالَ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَايَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَايُرِيْدُ بِهَا إِلَّا وَجْهَ اللّٰهِ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ. (للكبير: ١٣٣١١ بضعف)

سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کہا: نہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کی بادشاہی ہے اور اس کے لیے حمد وثنا ہے اور وہ ہمیشہ زندہ رہے گا کبھی نہیں مرے گا۔ اس کے ہاتھ میں ہر بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، یہ کہا اللہ کی خوشنودی کے ارادے سے تو اللہ اس کو نعمتوں والی جنت میں داخل کر دے گا۔''

٩٥٤٤۔ سَلْمَانَ، رَفَعَهٗ: مَنْ قَالَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَشْهَدُكَ وَأُشْهِدُ مَلَائِكَتَكَ حَمَلَةَ عَرْشِكَ، وَأُشْهِدُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَاإِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، مَنْ قَالَهَا مَرَّةً أَعْتَقَ اللّٰهُ ثُلُثَهٗ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَعْتَقَ ثُلُثَيْهِ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا أَعْتَقَ كُلَّهٗ مِنَ النَّارِ. (للبزار: بضعف)

''سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں: جس نے کہا: اے اللہ! میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیرے فرشتوں کو گواہ بناتا ہوں جو عرش کو اُٹھانے والے ہیں اور میں گواہ بناتا ہوں ان سب کو جو آسمانوں میں ہیں کہ تو ہی اللہ ہے جس کے علاوہ کوئی دوسرا معبود نہیں ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرا رسول ہیں۔ جس نے یہ کلمہ ایک بار کہا اللہ تعالیٰ اس کے بدن کا تیسرا حصہ آگ سے آزاد کر دے گا۔ اور جس نے دوبار کہا تو اللہ تعالیٰ اس کے دو تہائی بدن کا حصہ آگ سے آزاد کر دے گا اور جس نے تین بار کہا تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام بدن کو آگ سے آزاد کر دے گا۔'' (البزار، سند ضعیف)

(٩٥٤٢) ترمذی: ٣٤٧٣۔ ضعیف، البانی: ٦٨٧۔ احمد: ١٦٥٠٤۔

(٩٥٤٣) طبرانی کبیر: ١٣٣١١۔ وفيه يحي بن عبدالله البابلتي وهو ضعيف، هيثمي: ١٦٨٢٥۔

(٩٥٤٤) بزار، عن شيخه احمد ولم ينسبه وفيه حميد مولى ابي علقمة وهو ضعيف، هيثمي: ١٦٨٢٨۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٩٥٤٥۔ أَبُوْ الدَّرْدَآءِ ، رَفَعَهُ: مَنْ قَالَ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ، أَعْتَقَ اللّٰهُ رُبُعَهُ مِنَ النَّارِ ، وَمَنْ قَالَهَا اِثْنَتَيْنِ أَعْتَقَ شَطْرَهُ، وَمَنْ قَالَهَا أَرْبَعًا أَعْتَقَ كُلَّهُ مِنَ النَّارِ . (للكبير: ٢٠/ ١٦٠ والأوسط بضعف)

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں: ''جس نے کہا نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ سب سے بڑا ہے تو ایک چوتھائی اس کو اللہ تعالیٰ آگ سے آزاد کر دے گا اور جو شخص دوبار کہے گا تو اس کا نصف بدن اللہ تعالیٰ آگ سے آزاد کر دے گا اور جس نے چار بار کہا تو اس کا سارا بدن اللہ تعالیٰ آگ سے آزاد کر دے گا۔'' (الکبیر اور الاوسط سند ضعیف)

٩٥٤٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا قَالَ عَبْدٌ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَطُّ مُخْلِصًا إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى تُفْضِيَ إِلَى الْعَرْشِ مَااجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ . (رواه الترمذي: ٣٥٩٠)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس بندے نے دل کے اخلاص کے ساتھ کہا: لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ تو اس کے لیے آسمانوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور کلمہ طیبہ عرش پر پہنچ جاتا ہے جب تک کہنے والا کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا رہے۔'' (ترمذی)

شرح:۔ یعنی یہ کلمات کہنے والا، کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے کیونکہ یہ توبہ سے معاف ہوتے ہیں، ان وظائف سے معاف نہیں ہوتے، کبیرہ گناہ یہ ہے کہ جس پر کرنے والے کو لعنت کی گئی ہو یا اسے کبیرہ کہا گیا ہو یا اس پر دوزخ کی وعید کی گئی ہو۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/۵۳۴)

٩٥٤٧۔ أَبُوْسَعِيْدٍ ، رَفَعَهُ: قَالَ مُوْسٰى :يَارَبِّ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَذْكُرُكَ وَأَدْعُوْكَ بِهِ، قَالَ قُلْ يَامُوْسٰى لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، قَالَ كُلُّ عِبَادِكَ يَقُوْلُ هٰذَا قَالَ قُلْ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ، إِنَّمَاأُرِيْدُ شَيْئًا تَخُصُّنِي بِهِ ، قَالَ :يَامُوْسٰى ، لَوْأَنَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعَ وَعَامِرَهُنَّ غَيْرِي وَالْأَرَضِيْنَ السَّبْعَ فِي كَفَّةٍ ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فِي كَفَّةٍ ، مَالَتْ بِهِنَّ

''سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی: یا رب کریم! مجھے کچھ تعلیم کر دے تاکہ میں تیرا ذکر کیا کروں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام کہو لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ انہوں نے کہا: یہ کلمہ تو تیرے تمام بندے کہتے ہیں، پھر حکم دیا کہ کہو لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ تو موسیٰ نے کہا: نہیں کوئی معبود تیرے سوا اور میں تو کوئی مخصوص کلمہ طلب کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اور ان کے اندر آباد ہونے والے اور سات زمینیں ترازو کے ایک پلڑے

(٩٥٤٥) طبرانی کبیر: ٢٠/ ١٦٠۔ طبرانی اوسط، وفیهما ابوبکر بن ابی مریم وهو ضعیف، هیثمی: ١٦٨٣٣۔

(٩٥٤٦) ترمذی: ٣٥٩٠۔ حسن، النسائی: ٢٨٣٩۔

(٩٥٤٧) ابو یعلی موصلی ورجاله وثقوا وفیهم ضعف، هیثمی: ١٦٨٠٢۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ. (للموصلی: ١٣٩٣ بلين)

میں رکھے جائیں اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ بھاری ثابت ہوگا۔" (الموصلی سند کمزور)

٩٥٤٨۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَلاأُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَإِنْ كُنْتَ مَغْفُوْرًا لَكَ قَالَ قُلْ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. (رواه الترمذی: ٣٥٠٤)

"سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تجھے اللہ کے وہ کلمات نہ بتادوں جن کو تو کہے گا تو اللہ تعالیٰ تجھے بخش دے اور یہ تو علیحدہ بات ہے کہ تو بخشا ہوا ہے۔ کہا کر: لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ○ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، بلند تر، عظمت والا نہیں کوئی معبود مگر اللہ تحمل والا، کرم کرنے والا، نہیں کوئی معبود مگر اللہ عرش عظیم کا رب۔"

٩٥٤٩۔ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَايَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ. (رواه الترمذی: ٣٤٢٨)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو بازار میں داخل ہو کر کہے: نہیں کوئی عبادت کے لائق مگر اللہ، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اس کے لیے ملک ہے اور اس کی حمد وثنا ہے، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے، وہ ہمیشہ زندہ ہے، کبھی نہیں فوت ہوگا، اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس لاکھ گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کے دس لاکھ درجے بلند کر دیتا ہے۔" (یہ دو روایات ترمذی کی ہیں)

شرح:...... بازار چونکہ ذکر الٰہی سے غافل کرتا ہے اور اس میں جائیں تو تجارتی مصروفیات گھیر لیتی ہیں اور بازار میں شیطانی غلبے کا زیادہ امکان ہوتا ہے اور وہ اپنا لاؤ لشکر لے کر وہاں آ جاتا ہے تو بازار میں اللہ کا ذکر کرنے والا شیطان سے نبرد آزما ہوتا ہے اور شیطانی لشکر کو شکست دیتا ہے اس لیے یہ اس حدیث میں مذکور ثواب کا مستحق قرار پاتا ہے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/۴۵۲)

(٩٥٤٨) ترمذی: ٣٥٠٤۔ ضعیف، البانی: ٩٦٥۔ احمد: ٧٢٨.

(٩٥٤٩) ترمذی: ٣٤٢٨۔ حسن، البانی: ٢٧٢٦۔ ابن ماجه: ٢٢٣٥۔ دارمی: ٢٦٩٢۔ احمد: ٣٢٩.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩٥٥٠۔ عَنْ جُوَيْرِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ مَازِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ.
(رواه مسلم: ٢٧٢٦)

''سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس سے اوّل وقت میں گئے جب نماز فجر ادا کی اور وہ اپنی جائے نماز پر بیٹھی تھیں اور آپ ﷺ چاشت کے بعد واپس آئے تو وہ وہاں ہی بیٹھی تھیں۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اسی حالت پر رہی ہے جس پر میں تجھ سے جدا ہوا تھا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: میں نے تیرے بعد چار کلمات تین مرتبہ کہے ہیں اور تیرے آج کے پورے ورد کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو وہ زیادہ بھاری ثابت ہوں گے۔ پاک ہے اللہ اپنی صفت کے ساتھ اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اس کی ذات کی خوشنودی کے برابر، اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔''
(ابوداود، ترمذی نسائی اور مسلم کے الفاظ ہیں)

شرح: ...اس میں ساری مخلوقات کی تعداد اور اللہ کی ذات کی رضا کی مقدار اور اس کے عرش کے بوجھ کی مقدار اور اس کے کلمات کے اضافے کی مقدار کے برابر اللہ کی تسبیح کی گئی ہے اور اس کے مطابق اللہ کو ہر عیب سے پاک قرار دیا گیا ہے۔

اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اللہ پر لفظ نفس کا اطلاق جائز ہے۔

ایک سوال ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی تو ہر اس چیز سے پاک ہے جو اس کی جناب کے لائق نہیں تو پھر ان مذکورہ چیزوں کے ساتھ تعداد میں اسے پابند کرنا درست نہیں۔

اس کا حل یہ ہے کہ یہ تعداد ذکر کرنے والے کی نسبت سے ہے، اللہ تعالیٰ کی نسبت سے نہیں۔ اتنی تعداد میں کہنے والے سے اتنا ہوا نہیں کہ تعداد کا اعتراض آئے۔ اس نے تو بس اپنے لحاظ سے کہا ہے۔ مطلب ہے اللہ اتنی تعداد کا مستحق ہے کہ کہنے والا اتنی تعداد میں اس کا ذکر کرے۔ تاہم یہ اللہ کا فضل ہے کہ ان کلمات کے ایک مرتبہ کہنے سے ہی اتنا اجر مل جاتا ہے، حالانکہ اس نے اتنی تعداد اور مقدار میں کہے نہیں، بغیر مشقت کے اتنی کثیر تعداد میں اجر پر ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

اور کلمات کی مداد سے یہاں مراد کثرت ہے اور اللہ کے کلمات کسی تعداد میں نہیں آتے، اس لیے یہاں مبالغہ کیا گیا ہے۔ اس حدیث میں مخلوق کی گنتی سے لے کر عرش تک وزن کی ترقی بتائی گئی ہے جو کہ مخلوق میں سے سب سے بڑی چیز ہے۔ (انجاز الحاجۃ: ۱۱/ ۷۵)

(٩٥٥٠) مسلم: ٢٧٢٦۔ ترمذی: ٣٥٥٥۔ نسائی: ١٣٣٥٢۔ ابن ماجه: ٣٨٠٨۔ احمد: ٢٦٢١٨.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٩٥٥١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ.

(رواه البخاري: ٦٦٨٢)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو کلمے ہیں وہ زبان پر ہلکے پھلکے ہیں۔ میزان میں بھاری ہیں اور رحمٰن کو بہت پسند ہیں پاک ہے اللہ اپنی حمد وثنا کے ساتھ پاک ہے اللہ عظمت والا۔''

شرح:...... امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب اسی دعا کے ساتھ ختم کی ہے۔ اس میں خبر کو مقدم لانے اور مبتداء بعد میں لانے سے سننے والے کو شوق دلایا گیا ہے کہ وہ متوجہ ہو۔

اس میں اللہ تعالیٰ کی صفت رحمٰن بیان ہوئی ہے تا کہ اس کے بندے خوش ہوں کہ اس مالک حقیقی کی رحمت اتنی زیادہ وسیع ہے، وہ تھوڑے سے عمل پر زیادہ ثواب دیتا ہے۔

اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی صفت عظیم کا ذکر ہوا ہے کہ بندہ زیادہ بھی بے خوف نہ ہو کہ بدعمل ہو جائے۔ پہلے وسیع رحمت کا ذکر کر کے اسے امید دلائی اور پھر عظمت کا ذکر کر کے اسے وعید پلائی کہ اس کے عذاب بہت سخت ہیں، بدعملی کا مظاہرہ نہ کرے۔ جب یہ کلمات محبوب خدا ہیں تو پھر ان کا کہنے والا بھی رحمٰن کا محبوب ہے۔

یہ کلمات میزان میں بھاری ہیں، یہ ایک حقیقت ہے کیونکہ ان کا اجر بہت زیادہ ہے اور روز قیامت ثواب کا وزن ہوگا، اسے ہی اعمال کا وزن قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ فَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝﴾ (الاعراف : ٨)

''جس کے وزن بھاری ہوئے وہ کامیاب ہوں گے۔''

اعمال کے وزن کی کیفیت اللہ جانتے ہیں، آج کل غیر موزن چیز جو کہ ہوا ہے اس کا وزن کیا جا رہا ہے کہ اس کا دباؤ کتنا ہے، اسی طرح بجلی ہے، درجہ حرارت ہے۔ عقلاً بھی وزن اعمال کے انکار کی گنجائش نہیں۔ جیسا کہ حدیث میں ہے روز قیامت ورقہ پر لکھا ہوا کلمہ وزن بھاری کر دے گا۔ یہ حدیث بھی وزن پر دلالت کرتی ہے۔ (ترمذی: ٢٦٣٩)

اس میں توحید ربوبیت اور توحید الوہیت بھی ثابت کی گئی ہے اور دو کمال (١) ہر برائی اور نقص سے پاک ہونا۔ (٢) ہر وصف سے متصف ہونا بھی اللہ کے لیے ثابت کیے گئے ہیں۔

یاد رہے کہ اس ذکر کے فضائل دین والوں اور حرام سے بچنے والوں اور بڑی بڑی نافرمانیوں سے اجتناب کرنے والوں کے لیے ہیں۔ اگر ایک آدمی دین کی حرمتوں کو پامال کرتا ہے، شہوات کا پجاری ہے اور برائیوں پر اصرار کرتا ہے تو وہ اس ثواب کی توقع نہ رکھے، یہ نیک خصلت اور توحید والوں کے لیے انعامات ہیں۔ (تفہیم الاسلام: ٢/ ٩٩٨)

(٩٥٥١) بخاری: ٦٦٨٢۔ مسلم: ٢٦٩٤۔ ترمذی: ٣٤٦٧۔ ابن ماجہ: ٣٨٠٦۔ احمد: ٧١٢٧۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٩٥٥٢ـ أَبُو أُمَامَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: أَفَلَا أُخْبِرُكَ بِشَيْءٍ إِذَا قُلْتَهُ ، ثُمَّ دَأَبْتَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَمْ تَبْلُغْهُ؟ قُلْتُ: بَلَى ، قَالَ تَقُولُ: اَلْحَمْدُلِلّٰهِ عَدَدَ مَا أُحْصِيَ كِتَابُهُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَافِي كِتَابِهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا أُحْصِيَ خَلْقُهُ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَافِي خَلْقِهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ سَمٰوَاتِهِ وَأَرْضِهِ ،وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كُلَّ شَيْءٍ ،وَتُسَبِّحُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَتُكَبِّرُ مِثْلَ ذٰلِكَ . (للكبير: ٧٩٣٠)

"سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے اس کو فرمایا: کیا میں تجھے وہ چیز نہ بتادوں کہ اگر تو نے اس کو ایک بار کہا اور اسکے بعد اگر دوسرا کوئی ذکر رات دن کرتا رہا تو پھر بھی اس کے برابر تک نہیں پہنچ سکے گا؟ تو میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: تو اس طرح کہہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں: اس تعداد کے مطابق جو کہ اس کی کتاب نے محفوظ کر دیا ہے۔ اور اس کی حمد ہے مثل اس کے جو اس کی کتاب میں موجود ہے اور اس کی حمد وثنا ہے مثل اس کے جو اس کی کتاب معدود ہے، اور اس کی حمد وثنا ہے اس عدد کے برابر جس نے اس کی مخلوق کو شمار کر دیا ہے، اور اس کی حمد وثنا ہے اس کی ساری مخلوق کو بھر کر اور اس کی حمد ہے سارے آسمان اور زمین بھر کر اور اس کی حمد ثنا ہے ہر چیز کی تعداد کے برابر۔ اس کی مثل تسبیح اور تکبیر کہو۔" (الکبیر)

٩٥٥٣ـ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ بَيْنَمَا أَنَا أُصَلِّي إِذْ سَمِعْتُ مُتَكَلِّمًا يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ وَلَكَ الْمُلْكُ كُلُّهُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ إِلَيْكَ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ عَلَانِيَتُهُ وَسِرُّهُ فَأَهْلٌ أَنْ تُحْمَدَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي جَمِيْعَ مَا مَضَى مِنْ ذَنْبِي وَاعْصِمْنِي فِيْمَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِي وَارْزُقْنِي عَمَلًا زَاكِيًا تَرْضَى بِهِ عَنِّي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاكَ مَلَكٌ أَتَاكَ يُعَلِّمُكَ تَحْمِيْدَ رَبِّكَ . (رواه أحمد: ٢٢٨٤٦ ، براو لم يسم)

"سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: میں اتفاقاً نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے ایک کہنے والے کو سنا جو کہتا تھا: اے اللہ! حمد سب تیرے لیے ہے۔ ملک سارا تیرے لیے ہے۔ بھلائی سب تیرے ہاتھ میں ہے۔ تمام امور تیری طرف پھیرے جاتے ہیں خواہ وہ ظاہر ہوں یا باطن ہوں، تیرے شیان شان ہے کہ تیری حمد وثنا کی جائے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔ یا اللہ! میرے تمام سابقہ گناہ معاف فرما اور بقیہ عمر میں میری حفاظت کر اور مجھے ایسے عمل کی توفیق دے جس سے تو راضی ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ فرشتہ تھا جو تجھے اللہ کی حمد وثنا سکھانے آیا تھا۔" (احمد، راوی کا نام ذکر نہیں کیا)

(٩٥٥٢) طبراني كبير: ٧٩٣٠ـ من طريقين احدهما حسن، هيثمي: ١٦٨٧٠.

(٩٥٥٣) احمد: ٢٢٨٤٦ـ وفيه راو لم يسم وبقية رجاله ثقات، هيثمي: ١٦٨٨٨.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩٥٥٤۔ عَنْ سَهْلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ آيَةُ الْعِزِّ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا الْآيَةَ كُلَّهَا. (رواه أحمد: ١٥٢٠٧ بلين)

''معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: عزت کی آیت یہ ہے: ''تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا اور ملک میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اور اس کی کمزوری کی وجہ سے امداد دینے والا کوئی نہیں ہے اور اس کی خوب بڑائی بیان کرو۔'' (احمد سند کمزور)

٩٥٥٥۔ اِبْنِ عُمَرَ، رَفَعَهُ: مَنْ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ تَوَاضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِعَظْمَتِهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ذَلَّ كُلُّ شَیْءٍ لِعِزَّتِهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَضَعَ كُلُّ شَیْءٍ لِمُلْكِهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اِسْتَسْلَمَ كُلُّ شَيْءٍ لِقُدْرَتِهِ، فَقَالَهَا يَطْلُبُ بِهَامَاعِنْدَ اللّٰهِ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا أَلْفَ حَسَنَةٍ وَرَفَعَ لَهُ بِهَا أَلْفَ دَرَجَةٍ، وَوَكَّلَ بِهِ سَبْعِيْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (للكبير: ١٣٥٦٢ بضعف)

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: جس نے کہا: تمام تعریف اس ذات کے لیے ہے جس کی عظمت کے سامنے ہر چیز عاجزی دکھاتی ہے، تمام تعریف اس ذات کے لیے ہے جس کی عزت کے پیش نظر اس کی قدرت کو ہر چیز نے تسلیم کیا ہے اور سب تعریفیں اسی ذات کے لیے ہیں جس کی حکومت کے سامنے ہر چیز جھکی ہوئی ہے اس لیے کہ ہر چیز پر اس کی قدرت حاوی ہے۔ پس جس نے یہ کلمات اللہ سے اجر و ثواب لینے کے لیے کہے تو اس کے لیے اللہ ایک ہزار نیکی لکھ دیتا ہے اور ہزار درجہ بڑھا دیتا ہے اور ستر ہزار فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو قیامت تک اس کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں۔'' (الکبیر سند ضعیف)

٩٥٥٦۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ قَالَ يَارَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ فَعَضَلَتْ بِالْمَلَكَيْنِ فَلَمْ يَدْرِيَا كَيْفَ يَكْتُبَانِهَا فَصَعِدَا إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَا يَا رَبَّنَا إِنَّ عَبْدَكَ قَدْ قَالَ مَقَالَةً لَانَدْرِيْ كَيْفَ نَكْتُبُهَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَهُوَ بِمَا قَالَ عَبْدُهُ مَاذَا قَالَ

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت وہ مرفوع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بندوں میں ایک بندے نے کہا: یا اللہ! تیرے لیے ایسی حمد وثنا ہے جو تیری عظمت، تیرے چہرے اور تیری عظیم سلطنت کے شیانِ شان ہے تو اس کے لیے دو فرشتے لکھنے کے لیے آگے بڑھے اور انہیں سمجھ نہ آئی کہ وہ کیسے لکھیں تو وہ آسمان پر گئے اور انہوں نے کہا: یا اللہ! تیرے بندے نے ایک کلمہ کہا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ ہم اس کو کیسے لکھیں۔ اللہ تو جانتا ہے کہ اس کے بندے نے کیا کہا

(٩٥٥٤) احمد: ١٥٢٠٧۔ ورجاله وثقوا على ضعف في بعضهم، هيثمي: ١٦٨٩٠۔
(٩٥٥٥) طبراني كبير: ١٣٥٦٢۔ وفيه يحي بن عبدالله البابلتي وهو ضعيف، هيثمي: ١٦٨٩١۔
(٩٥٥٦) ابن ماجه: ٣٨٠١۔ ضعيف، الباني: ٨٢٩۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عَبْدِي قَالَا يَارَبِّ إِنَّهُ قَالَ يَارَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَعَظِيمِ سُلْطَانِكَ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُمَا اكْتُبَاهَا كَمَا قَالَ عَبْدِي حَتّٰى يَلْقَانِي فَأَجْزِيَهُ بِهَا. (رواه ابن ماجة: ٣٨٠١)

ہے۔اللہ نے فرشتوں کو فرمایا: میرے بندے نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یا اللہ! اس نے کہا تیری حمد ہے جیسے تیری عظمت، چہرۂ اقدس اور عظیم سلطنت کے شایانِ شان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اسی طرح لکھ دو جیسے میرے بندے نے کہا ہے اور جب وہ میری ملاقات کرے گا تو میں خود اس کو جزا عنایت کروں گا۔" (القزوینی)

٩٥٥٧۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَأَى مَايُحِبُّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَإِذَا رَأَى مَايَكْرَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ. (رواه ابن ماجة: ٣٨٠٣)

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب نبی ﷺ وہ چیز دیکھتے جو آپ کے پسند ہوتی تو فرماتے تھے: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہے جس کی نعمت کے ساتھ بھلائیاں مکمل ہوتی ہیں، اور جب ناپسندیدہ چیز دیکھتے تو کہتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ہر حال میں۔" (القزوینی)

شرح:...... دنیا کی ہر نعمت اور کامیابی اللہ کا احسان ہے مومن کو ہر موقع پر اس کا اعتراف کرنا چاہیے۔ مشکلات اور مصائب میں بھی اللہ کے احسان کا کوئی نہ کوئی پہلو موجود ہوتا ہے، مثلاً جب بندہ صبر کرتا ہے تو ثواب اور بلند درجات کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اس لحاظ سے مصیبت کے موقع پر اللہ کا شکر ہی کرنا چاہیے شکوہ نہیں۔

(شرح ابن ماجہ: ۵/۱۵۶)

٩٥٥٨۔ عَنْ أَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَاتَدْعُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا وَلٰكِنْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ثُمَّ أَتٰى عَلَيَّ وَأَنَا أَقُوْلُ فِي نَفْسِي لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ يَاعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ

"سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے تو لوگوں نے بلند آواز سے تکبیر کہنا شروع کر دی، پس آپ ﷺ نے فرمایا: لوگو! اپنی جان پر رحم کرو تم نہ تو بہرے کو پکارتے ہو نہ غائب کو، تم تو سننے والے قریب کو پکارتے ہو جو تمہارے ساتھ ہے۔ انہوں نے کہا: میں آپ ﷺ کا ردیف تھا اور میں کہہ رہا تھا: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتادوں؟ میں نے عرض کی:

(٩٥٥٧) ابن ماجه: ٣٨٠٣۔ حسن، الباني: ٣٠٦٦.

(٩٥٥٨) بخاری: ٦٣٨٤۔ مسلم: ٢٧٠٤۔ ابوداؤد: ١٥٢٦۔ ترمذی: ٣٣٧٤۔ ابن ماجه: ٣٨٢٤۔ احمد: ١٩٢٤٦۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

كُنُوزِ الْجَنَّةِ أَوْ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ هِيَ كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ. (رواه البخاري: ٦٣٨٤)

یارسول اللہ! بتایئے۔ آپ نے فرمایا: کہہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔"

شرح:...... نبی اکرم ﷺ امت کے معلم تھے، آپ اسے جس بھی کار خیر پر دیکھتے تو پسند فرماتے تھے۔ یہ اس عمل میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائے، جنھوں نے آوازیں بلند کی تھیں انہیں اخلاص کی ترغیب دی اور لاحول ولا قوۃ کی تلقین کی بندہ اللہ کی نافرمانی سے تب ہی بچ سکتا ہے جب اسے اللہ بچائے اور اللہ کی اطاعت کا کام بھی اس کی توفیق سے ہی سرانجام پاتا ہے تو اس سے آپ ﷺ نے انہیں توحید اور تقدیر دونوں سے آگاہ کر دیا ہے۔

اور لاحول کو جنت کا خزانہ قرار دیا ہے کہ اس کے پڑھنے سے اتنا عمدہ ثواب ملتا ہے کہ پڑھنے والے کے لیے جنت کا ذخیرہ بن جاتا ہے۔ (فتح الباری: ۱۱/۵۰۱)

٩٥٥٩ـ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَالَّذِي تَدْعُونَهُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَةِ أَحَدِكُمْ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ. (رواه مسلم: ٢٧٠٤)

"سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا: وہ ذات جس کو تم پکارتے ہو تم میں سے ایک کی سواری کی گردن سے بھی تمہارے قریب تر ہے۔" (الشیخان، ابوداود، الترمذی)

شرح:...... یعنی زیادہ چلا کر پکارنے کی ضرورت نہیں، وہ اللہ جسے تم پکار رہے اور جس کی کبریائی بیان کر رہے ہو وہ سنتا ہے اور سب کچھ جانتا ہے اور وہ شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اور تمہاری سواریوں کی گردنوں سے بھی قریب تر ہے، یہ ایک مثال دی ہے کہ وہ اپنے عرش پر جلوہ گر ہے اس کے باوجود اپنے بندے کے نزدیک تر ہے۔ (عون المعبود: ۱/۵۶۲)

٩٥٦٠ـ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ دَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَخْدُمُهُ قَالَ فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ صَلَّيْتُ فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا

"سیدنا قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ ان کے والد نے ان کو نبی ﷺ کو خدمت کے لیے حوالے کر دیا۔ آپ ﷺ میرے پاس سے گذرے تو میں نماز پڑھ چکا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنے پاؤں مبارک سے مار کر مجھے فرمایا: کیا میں جنت کے ابواب میں سے ایک باب تجھے نہ بتاؤں؟

(٩٥٥٩) مسلم: ٢٧٠٤ـ بخاری: ٦٦١٠ـ ابوداؤد: ١٥٢٦ـ ترمذی: ٣٣٧٤ـ ابن ماجه: ٣٨٦٤ـ احمد: ١٩٢٤٦.
(٩٥٦٠) ترمذی: ٣٥٨١ـ صحیح، البانی: ٢٨٣٤ـ احمد: ١٥٠٥٤.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ. (رواه الترمذي: ٣٥٨١)

تو میں نے عرض کی: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ۔"

٩٥٦١- أَبُوْهُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ: لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، دَوَآءٌ مِنْ تِسْعَةٍ وَّتِسْعِيْنَ دَاءً أَيْسَرُهَا الْهَمُّ. (للأوسط: بلين)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ لَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰه دوا ہے ننانوے امراض کے لیے جن میں سے آسان ترغم ہے۔" (الاوسط سند کمزور)

٩٥٦٢- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُوْلٌ فَمَنْ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَامَنْجَا مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ كَشَفَ عَنْهُ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ أَدْنَاهُنَّ الْفَقْرُ. (رواه الترمذي: ٣٦٠١)

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں بکثرت کہا کرو لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰه یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔ مکحول نے کہا: جس نے کہا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰه وَلَا مَنْجَامِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ نہیں بچنے کی قوت بدی اور اور نہ نیکی حاصل کرنے کی توفیق ہے مگر اللہ کی مدد کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ سے بچنے کی کوئی جگہ نہیں ما سوا اس کے تو اللہ تعالیٰ اس کے ضرر کے ستر باب بند کر دیتا ہے جن میں سے کم تر باب افلاس ہے۔"

شرح:... لاحول ولاقوۃ الا باللہ، اسے کلمہ استلام اور تفویض کہتے ہیں، یعنی بندہ خود کو اللہ کے سپرد کر دیتا ہے اور سر تسلیم خم کرتا ہے کہ بندہ یہ کہہ کر اقرار کرتا ہے کہ میں اپنے کسی معاملے کا مختار نہیں، کسی شر سے دفاع کا میرے پاس کوئی حیلہ نہیں اور نہ کسی خیر کے حصول کی میرے اندر قوت ہے، یہ سب کچھ ارادۂ الٰہی سے ہوتا ہے اور یہی جنت کی بنیادی اساس ہے اور اس کا یہ نظریہ ایسے ثواب کا ذخیرہ بنتا ہے کہ بندے کے لیے جنت جیسی بے نظیر جاگیر ایک خزانہ بن جاتی ہے۔

اور اللہ کی طرف آ جانا اور اس کی رضا و رحمت کے حصول کے لیے پلٹنا ایسا نیک عمل ہے کہ گناہ جھڑ جاتے ہیں اور فاقے ہٹ جاتے ہیں۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/۵۳۱)

٩٥٦٣- عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ فِيْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

"سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس آئے اور ہم سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ سے بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمیں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر درود پڑھنے کا حکم

(٩٥٦١) طبرانی اوسط، وفيه بشر بن رافع الحارثي وهو ضعيف وقد وثق و بقية رجاله رجال الصحيح الا ان النسخة من الطبراني الاوسط سقط منها عجلان والد محمد الذي بينه وبين ابي هريرة، هيثمي: ١٦٩٠١.

(٩٥٦٢) ترمذی: ٣٦٠١- صحيح، النسائي: ٢٨٤٧- دون قول مكحول، فمن قال فانه مقطوع، احمد: ٨٢٠١.

(٩٥٦٣) مسلم: ٤٠٥- ابوداؤد: ٩٧٩- ترمذی: ٣٢٢- نسائی: ١٢٨٥- دارمی: ١٤٤٣- احمد: ١٦٦٢٤- مؤطا: ٣٩٨.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ. (رواه مسلم: ٤٠٥)

دیا ہے تو ہم آپ ﷺ پر درود کیسے پڑھیں؟ آپ ﷺ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے تمنا کی کہ وہ آپ سے سوال نہ کرتے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کہو۔اے اللہ! درود نازل کر محمد اور ال محمد پر جیسے تو نے درود نازل کیا ابراہیم پر اور برکت نازل کر محمد اور ال محمد پر جیسے تو نے برکت نازل کی ابراہیم پر بے شک صفتوں والا عزت والا ہے۔اور جیسا تم جان چکے ہو۔“

٩٥٦٤- وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (رواه الترمذي: ٣٢٢٠)

وَفِيْ أُخْرٰى: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ.

”اور ایک روایت میں ہے اور برکت نازل کر محمد پر اور ال محمد پر جیسے تو نے برکت نازل کی ابراہیم علیہ السلام پر جہان والوں میں۔ بے شک تو صفتوں والا عزت والا ہے۔اور ایک دوسری روایت میں ہے: اے اللہ! درود نازل کر محمد نبی امی پر اور ال محمد پر۔“ (بخاری کے علاوہ چھ نے روایت کی)

٩٥٦٥- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

”ابن ابی لیلیٰ سے مروی ہے، انہوں نے کہا: مجھے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے اور کہا: کیا میں تجھے ایک تحفہ نہ دوں؟ بے شک نبی ﷺ ہمارے سامنے تشریف لائے تو ہم نے کہا: یا رسول اللہ! ہم جان چکے ہیں کہ ہم آپ ﷺ پر سلام کیسے بھیجیں۔ یہ بتائیے کہ ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ نے فرمایا: کہو اے اللہ! درود نازل کر محمد پر اور ال محمد پر جیسے تو نے درود نازل کیا ابراہیم پر تحقیق تو صفتوں والا عزت والا ہے۔اے اللہ برکت نازل کر محمد پر اور ال محمد پر جیسے تو نے برکت نازل کی

(٩٥٦٤) ترمذی: ٣٢٢٠۔ صحیح، البانی: ٢٥٧٢۔ مسلم: ٤٠٥۔ ابوداؤد: ٩٧٩۔ نسائی: ١٢٨٥۔ دارمی: ١٣٤٣۔ احمد: ١٦٦٢٤۔ مؤطا: ٣٩٨۔

(٩٥٦٥) بخاری: ٦٣٥٧۔ مسلم: ٤٠٦۔ ابوداؤد: ٩٧٦۔ ترمذی: ٤٨٣۔ نسائی: ١٢٨٨۔ ابن ماجہ: ٩٠٤۔ دارمی: ١٣٤٢۔ احمد: ١٧٦٦١۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. (رواه البخاري: ٦٣٥٧)

ابراہیم پر، بے شک تو صفتوں والا عزت والا ہے۔" (مالک کے علاوہ چھ نے روایت کیا)

٩٥٦٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفَى إِذَا صَلَّى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. (رواه أبو داود: ٩٨٢)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو یہ پسند کرتا ہو کہ ناپے پورے پیمانے کے ساتھ جب وہ ہم اہل بیت پر درود بھیجے تو وہ یہ کہے: اے اللہ! درود نازل کر محمد نبی امی پر اوران کی ازواج پر جو مؤمنوں کی مائیں ہیں اور ان کی اولاد پر اور ان کے اہل بیت پر جیسے تو نے درود نازل کیا ابراہیم اور ال ابراہیم پر، بے شک تو صفتوں والا عزت والا ہے۔"

٩٥٦٧- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَارَسُولَ اللهِ هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ. (رواه البخاري: ٦٣٥٨)

"سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ آپ پر سلام کہنا تو معلوم ہے، ہم آپ ﷺ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ نے فرمایا: کہو یا اللہ درود نازل کر محمد پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں جیسا تو نے درود نازل کیا ابراہیم پر اور ال ابراہیم پر اور برکت نازل فرما محمد پر اور ال محمد پر جیسا تو نے برکت نازل کی ابراہیم پر اور الِ ابراہیم پر۔" (بخاری ونسائی)

٩٥٦٨- عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى نَبِيَّ اللهِ ﷺ فَقَالَ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللهِ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. (رواه النسائي: ١٢٩١)

"سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک مرد نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ نے فرمایا: کہو اے اللہ! درود نازل کر محمد ﷺ پر جیسا تو نے درود نازل کیا ابراہیم پر، بے شک تو صفتوں والا عزت والا ہے۔" (النسائی)

(٩٥٦٦) ابوداؤد: ٩٨٢- ضعیف، البانی: ٢٠٧.

(٩٥٦٧) بخاری: ٦٣٥٨- نسائی: ١٢٩٣- ابن ماجہ: ٩٠٣- احمد: ١١٠٤١.

(٩٥٦٨) نسائی: ١٢٩١- صحیح، البانی: ١٢٢٤- احمد: ١٣٩٩.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩٥٦٩ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُمْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. (رواه البخاري: ٣٣٦٩)

”عمرو بن سلیم زرقی سے منقول ہے کہ مجھے خبر دی سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ نے کہ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم آپ ﷺ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ نے فرمایا: کہو اے اللہ! درود نازل کر محمد پر ان ازواج پر اور ان کی اولاد پر جیسا تو نے درود نازل کیا ابراہیم پر اور برکت نازل فرما محمد پر ان کی ازواج پر اور ان کی اولاد پر جیسا تو نے برکت نازل کی ابراہیم پر، بے شک تو صفتوں والا عزت والا ہے۔“ (ترمذی کے علاوہ چھ نے روایت کی ہے)

٩٥٧٠ـ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَحْسِنُوا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَإِنَّكُمْ لَاتَدْرُوْنَ لَعَلَّ ذٰلِكَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ قَالَ فَقَالُوْا لَهٗ فَعَلِّمْنَا قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ إِلٰى آخِرِهَا. (رواه ابن ماجة: ٩٠٦)

”سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب تم نبی کریم ﷺ پر درود بھیجو تو اچھے طریقے سے درود بھیجو! تمہیں کیا معلوم کہ درود آپ ﷺ پر پیش کیا جاتا ہو، تو شاگردوں نے کہا: ہمیں سکھا دیجیے تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: کہو اے اللہ! اپنی صلوات اور اپنی رحمت اور اپنی برکات نازل کر سید المرسلین اور امام المتقین پر تا آخر.....“

شرح: ......ان احادیث سے ثابت ہوا کہ تشہد کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا واجب ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ درود شریف کے جو الفاظ بھی نبی ﷺ سے ثابت ہیں انہیں پڑھا جائے، خود ساختہ نہ ہوں۔

- اور امت کا حق ہے کہ یہ نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے کیونکہ دین جیسی عظیم نعمت آپ ﷺ کے ذریعے ہی ہم تک پہنچی ہے، پھر اس کی جلالت شان کا اس سے پتہ چلتا ہے کہ درود و سلام کا صرف انسانوں ہی کو حکم نہیں، بلکہ فرشتوں کو بھی اس کا پابند کیا گیا ہے اور رب ذوالجلال خود اس میں شامل ہیں، رب تعالیٰ آپ ﷺ کی ثنا اور تعظیم بیان کرتے ہیں، ان بزرگوں کے قول میں کوئی وزن نہیں جو درود کو نماز میں ضروری قرار نہیں دیتے۔

ایک شبہ: اس پر سب کا اتفاق ہے کہ حضرت محمد ﷺ تمام مخلوقات سے افضل ہیں۔ علم بیان کے ماہرین کا یہ اصول ہے کہ مشبہ (جسے تشبیہ دی گئی ہے) مشبہ بہ (جس کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے) سے کم رتبہ والا ہوتا ہے، یہاں صورت

(٩٥٦٩) بخاری: ٣٣٦٩ـ مسلم: ٤٠٧ـ ابوداؤد: ٩٧٩ـ نسائی: ١٢٩٤ـ ابن ماجه: ٩٠٥ـ احمد: ٢٣٠٨٥ـ مؤطا: ٣٩٧.
(٩٥٧٠) ابن ماجه: ٩٠٦ـ ضعیف، البانی: ١٩١.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

مختلف ہے کہ محمد ﷺ کو اور آپ کی آل کو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ آپ ﷺ سے کم درجہ ہیں۔

اس کا حل: یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام، نبی ﷺ کے باپ تھے، بیٹا خواہ کس قدر بلند ہو، باپ ہونے کا شرف انہیں ہی حاصل ہے۔ (تفہیم الاسلام: ۱/ ۳۵۷)

۹۵۷۱۔ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ. (رواه النسائی: ۱۲۹۷)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ایک بار میرے اوپر درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود نازل فرمائے گا اور دس گناہ معاف کرے گا اور دس درجے بلند کر دے گا۔''

۹۵۷۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبُشْرَى فِي وَجْهِهِ فَقُلْنَا إِنَّا لَنَرَى الْبُشْرَى فِي وَجْهِكَ فَقَالَ إِنَّهُ أَتَانِي الْمَلَكُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ أَمَا يُرْضِيكَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا. (رواه النسائی: ۱۲۸۳)

''سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک دن بڑی خوشی کے ساتھ تشریف لائے اور چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں تھے تو ہم نے کہا: ہمیں خوشی کے آثار آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس پر نظر آتے ہیں؛ آپ نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے کہا: یا محمد! تیرا رب فرماتا ہے: کیا تو راضی نہ ہوگا اس پر کہ تیرے اوپر جو شخص ایک بار درود بھیجے تو میں اس پر دس بار درود بھیجوں اور تیرے اوپر ایک بار جو سلام بھیجے میں اس پر دس بار سلام بھیجوں۔'' (نسائی)

۹۵۷۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً. (رواه الترمذی: ۴۸۴)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے قریب آنے کا سب سے زیادہ حقدار قیامت کے دن وہ ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔''

(۹۵۷۱) نسائی: ۱۲۹۷۔ صحیح، البانی: ۱۲۳۰۔ احمد: ۱۱۵۸۷۔

(۹۵۷۲) نسائی: ۱۲۸۳۔ حسن، البانی: ۱۲۲۸۔ دارمی: ۲۷۷۳۔ احمد: ۱۵۹۲۸۔

(۹۵۷۳) ترمذی: ۴۸۴۔ ضعیف، البانی: ۷۴۔ انہوں نے ضعیف قرار دی ہے لیکن علامہ بسام نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ تفہیم الاسلام: ۲/ ۹۸۴۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٩٥٧٤۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ. (رواه الترمذی: ٣٥٤٦)

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پورا اور کامل بخیل وہ انسان ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ میرے اُوپر درود نہ بھیجے۔''(یہ دو ترمذی کی مرویات ہیں۔)

٩٥٧٥۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ. (رواه النسائی: ١٢٨٢)

''سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین پر سیاحت کرتے اور پھرتے رہتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔(النسائی)

٩٥٧٦۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقِفُ عَلٰى قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَيُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعَلٰى أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ. (رواه مالك)

''عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی قبر پر کھڑے ہوتے اور پھر نبی ﷺ پر درود بھیجتے اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما پر۔''(مالک)

٩٥٧٧۔ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَيَّانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِجْعَلْ ثُلُثَ صَلَاتِيْ عَلَيْكَ؟ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ :قَالَ اَلثُّلُثَيْنِ ؟ قَالَ نَعَمْ ، قَالَ فَصَلَاتِيْ كُلُّهَا؟ قَالَ إِذَ يَكْفِيْكَ اللّٰهُ مَا أَهَمَّكَ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ . (للكبير: ٣٥٧٤)

''محمد بن یحییٰ بن حبان اپنے باپ سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اپنے ذکر کی ساعت کا ایک ثلث اور تیسرا آپ ﷺ پر درود بھیجنے کے لیے مخصوص کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ہاں اگر تو چاہتا ہے۔ اس نے کہا: میں دو ثلث کرتا ہوں! آپ نے فرمایا: ہاں درست ہے۔ اس نے کہا: میں ساری ساعت اور وقت درود ہی کے لیے مخصوص کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: پھر تو اللہ تعالیٰ تیرے غم دور کر دے گا اور دنیا اور آخر کے تفکرات سے نجات دے دے گا۔''(الکبیر)

٩٥٧٨۔ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، رَفَعَهُ: إِنَّ اللّٰهَ

''سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ

(٩٥٧٤) ترمذی: ٣٥٧٤۔ واسناده حسن، هيثمی: ١٧٢٨١.

(٩٥٧٥) نسائی: ١٢٨٢۔ صحيح، البانی: ١٢١٥۔ دارمی: ٢٧٧٤۔ احمد: ٤١٩٨.

(٩٥٧٦) مؤطا.

(٩٥٧٧) طبرانی كبير: ٣٥٧٤۔ واسناد حسن، هيثمی: ١٧٢٨١.

(٩٥٧٨) بزار: ٣١٦٢٩۔ وفيه ابن الحميری واسع عمران ياتی الكلام عليه بعده، ونعيم بن ضمضم صعفه بعضهم وبقية رجاله رجال الصحيح، هيثمی: ١٧٢٩١.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وَكَّلَ بِقَبْرِي مَلَكًا أَعْطَاهُ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَلَايُصَلِّيْ عَلَى أَحَدٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، إِلَّا أَبْلَغَنِي بِإِسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيْهِ ، هٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صُلِّيَ عَلَيْكَ . (رواه البزار: ٣١٦٢٩، بضعف)

نے فرمایا: اللہ نے میری قبر پر ایک فرشتہ متعین کر دیا ہے اور سب مخلوق کی آواز سننے کی قوت سماعت عطا کی ہے۔ قیامت تک جو انسان میرے اوپر درود بھیجے گا وہ فرشتہ اس کا نام اور اس کے باپ کا نام لے کر مجھے درود پہنچائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں نے آپ ﷺ پر درود بھیجا ہے۔" (البزار سند ضعیف)

٩٥٧٩۔ أَنَسٍ ، رَفَعَهُ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا مِائَةً ، وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِائَةً كَتَبَ اللّٰهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ بَرَاءَةً مِنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةً مِنَ النَّارِ ، وَأَسْكَنَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الشُّهَدَآءِ . (للأوسط والصغير :٨٩٩ بخفي)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں: "جس نے ایک بار میرے اُوپر درود بھیجا اس کے بدلے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود نازل فرمائے گا اور جو دس بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر سو بار درود نازل فرمائے گا اور جو سو بار میرے اوپر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کی دو آنکھوں کے درمیان نفاق سے اور آگ سے براءۃ لکھ دے گا ، اور اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن شہداء کے ساتھ سکونت عطا کرے گا۔ (الاوسط اور الصغیر سند مخفی)

٩٥٨٠۔ عَلِيٍّ: كَانَ يُعَلِّمُ النَّاسَ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَقُوْلُ ، اَللّٰهُمَّ دَاحِيَ الْمَدْحُوَاتِ وَبَارِيءَ الْمَسْمُوْكَاتِ ، وَجَبَّارَ الْقُلُوْبِ عَلَى فِطْرَتِهَا شَقِيِّهَا وَسَعِيْدِهَا ، اِجْعَلْ شَرَائِفَ صَلَوَاتِكَ وَنَوَامِيَ بَرَكَاتِكَ وَرَأْفَةَ تَحَنُّنِكَ ، عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ ، الْخَاتِمِ لِمَاسَبَقَ وَالْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ ، وَالْمُعْلِنِ الْحَقَّ بِالْحَقِّ وَالدَّامِغِ لِجَيْشَاتِ الْأَبَاطِيْلِ كَمَا حَمَلَ ، فَاضْطَلَعَ

"سیدنا علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو نبی ﷺ پر درود بھیجنا سکھاتے تھے اور کہتے تھے: اے اللہ! سب بچھائی گئی اشیاء بچھانے والے اور مچھلیوں کو پالنے والے اور پر از طریقِ فطرت جبر کرنے والے، بدنصیب اور سعادت مند بنانے والے اپنی عمدہ صلوٰات اور بڑھنے والی برکات اور اپنی شفقت کے لطائف نازل کر اپنے بندے اور اپنے رسول محمد ﷺ پر جو پہلوں پر خاتم ہیں اور بند دروازوں کو کھولنے والے ہیں اور حق کو واضح کر کے علی الاعلان بیان کرنے والے ہیں۔ اور باطل کی افواج کو روکنے والے ہیں جیسا تو نے ان کو اُٹھایا پس وہ تیری اطاعت کے لیے کمر

(٩٥٧٩) طبرانی اوسط، طبرانی صغیر: ٨٩٩۔ وفیه ابراهیم بن سالم بن شبل الهجیمی ولم اعرفه وبقیة رجاله ثقات، قلت له عند النسائی من صلی علی صلاة صلی الله علیه عشرا، هیثمی: ١٧٢٩٨.

(٩٥٨٠) طبرانی اوسط، وسلامة الکندی روایته عن علی مرسلة، وبقیة رجاله الصحیح، هیثمی: ١٣٣٠٦.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بِأَمْرِكَ لِطَاعَتِكَ مُسْتَوْفِزًا فِي مَرْضَاتِكَ ، بِغَيْرِ نَكْلٍ عَنْ قَدَمٍ وَلَاوَهْنٍ فِي عَزْمٍ ، وَاعِيًا لِوَحْيِكَ حَافِظًا لِعَهْدِكَ مَاضِيًا عَلَى نَفَاذِ أَمْرِكَ ، حَتَّى أَوْرَى قَبَسًا لِقَابِسٍ ، بِهِ هَدَيْتَ الْقُلُوْبَ بَعْدَ خَوْضَاتِ الْفِتَنِ وَالْإِثْمِ بِمُوْضِحَاتِ الْأَعْلَامِ وَمُنِيْرَاتِ الْإِسْلَامِ وَنَائِرَاتِ الْأَحْكَامِ ، فَهُوَ أَمِيْنُكَ الْمَأْمُوْنِ وَخَازِنُ عَمَلِكَ الْمَخْزُوْن وَشَهِيْدُكَ يَوْمَ الدِّيْنِ ، وَبَعِيْثُكَ نِعْمَةً وَرَسُوْلُكَ بِالْحَقِّ رَحْمَةً ، اَللّٰهُمَّ أَفْسِحْ لَهُ مَفْسَحًا فِي عَدْنِكَ ، وَأَجْزِهُ مُضَاعَفَاتِ الْخَيْرِ مِنْ فَضْلِكَ ، مُهَنِّئَاتٌ غَيْرُ مُكَدَّرَاتٍ مِنْ فَوْزِ ثَوَابِكَ الْمَعْلُوْمِ وَجَزِيْلُ عَطَائِكَ الْمَجْزُوْلِ ، اَللّٰهُمَّ أَعْلُ عَلَى بِنَاءِ النَّاسِ بِنَاءَهُ ، وَأَكْرِمْ مَثْوَاهُ لَدَيْكَ وَنُزُلَهُ وَأَتِمَّ لَهُ نُوْرَهُ ، وَأَجْزِهُ مِنْ اِنْبِعَاثِكَ لَهُ مَقْبُوْلُ الشَّهَادَةِ مَرْضِيُّ الْمَقَالَةِ ، ذَا مَنْطِقٍ عَدْلٍ وَكَلَامٌ فَصْلٌ ، وَحُجَّةٌ وِبُرْهَانٌ عَظِيْمٌ . (للأوسط: بانقطاع)

بستہ اور تیری رضا کے لیے متوجہ رہنے والے ہیں، نہ ان کے قدم میں لغزش آئی اور نہ ان کے پختہ ارادے میں سستی پیدا ہوئی۔ وہ تیری وحی کو یاد رکھنے والے، تیرے وعدے کو محفوظ کرنے والے اور تیرے احکام کو نافذ کرنے کے لیے چلنے والے ہیں، یہاں تک کہ روشنی حاصل کرنے والے کے لیے انہوں نے روشن چراغ دے دیے جس کے ساتھ فتنوں کے تالاب اور گناہ کے واضح مراکز سامنے آنے پر دلوں کو ہدایات اور اسلام کی روشنی نے اور احکام کے آثار نے راہنمائی کی۔ اے اللہ! وہ تیرے امین، تیرے علم کا خزانہ اور قیامت کے دن تیرے گواہ ہیں اور تیری آنکھوں کے سامنے وہ ایک نعمت اور حق کے بیان کرنے والے تیرے رسول اور وسیلۂ رحمت ہیں۔ اے اللہ! ان کے لیے جنت میں وسیع مقام رکھ دے اور اپنے فضل کے ساتھ ان کے لیے اجر مضاعف کر دے اور ان کو مبارک باد نصیب کر جس میں کوئی کدورت نہ ہو اور تیرا عظیم اجر اور ثواب ان کو نصیب ہو۔ یا اللہ! ان کے بیٹوں کو لوگوں کے بیٹوں پر فوقیت عطا کر۔ اور ان کا ٹھکانہ اپنے قرب میں بنا دے اور ان کی مہمانی عمدہ عطا کر اور ان کا نور مکمل کر دے، بعثت کے فرائض کا اجر جزیل ان کو عطا کر اور ان کی گواہی قبول فرما۔ ان کے قول سے راضی ہو وہ عدل کے ساتھ ناطق اور کلام مفصل کے حامل ہیں۔ ان کو دلیل واضح اور برہان عظیم عطا فرما۔ (الاوسط، سند منقطع ہے)

٩٥٨١ـ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ حِيْنَ ارْتَقَى دَرَجَةً : آمِيْنَ ثُمَّ رَقِي أُخْرَى فَقَالَ: آمِيْنَ ، ثُمَّ رَقِي الثَّالِثَةَ فَقَالَ: آمِيْنَ ، فَلَمَّا نَزَلَ عَنِ

”سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک دن منبر کی طرف نکلے اور اوّل درجے پر قدم رکھا تو آمین کہا اور دوسرے درجے پر گئے تو پھر آمین کہی اور تیسرے درجے پر گئے تو کہا: آمین۔ جب آپ ﷺ منبر سے اترے اور فارغ

(٩٥٨١) طبرانی کبیر: ١٩/ ١٤٤۔ ورجاله ثقات، هيثمی: ١٧٣١٧۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

الْمِنْبَرِ وَفَرَغَ قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ كَلامًا الْيَوْمَ قَالَ: سَمِعْتُمُوْهُ؟ قُلْنا: نَعَمْ قَالَ إِنَّ جِبْرِيْلَ عَرَضَ لِي حِيْنَ ارْتَقَيْتُ دَرَجَةً فَقَالَ: بَعُدَ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَوْ أَحَدَهُمَا لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ قُلْتُ آمِيْنَ وَقَالَ: بَعُدَ مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ آمِيْنَ ثُمَّ قَالَ : بَعُدَ مَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَقُلْتُ آمِيْنَ. (للكبير: ١٩ / ١٤٤)

ہوئے تو ہم نے کہا یا رسول اللہ! ہم نے آپ سے آج کے دن کلام سنا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے وہ سنا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک جبریل علیہ السلام میرے سامنے آئے جب میں نے منبر کے ایک درجے پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا. جو شخص اپنے والدین کو بڑھاپے میں پائے یا ان میں سے ایک کو اور جنت میں داخل نہ ہو تو اس کو دخول جنت نصیب نہ ہو تو میں نے کہا: آمین اور انہوں نے کہا: آپ کا ذکر جس کے سامنے اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے تو وہ جنت میں داخل نہ ہو اور دور رہے۔ تو میں نے کہا: آمین ، پھر انہوں نے کہا: دور رہے وہ جس نے رمضان کا مہینہ پایا تو اس کے گناہ نہ معاف ہوں تو میں نے کہا امین۔ (الکبیر)

٩٥٨٢۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ خَطِئَ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ . (رواه ابن ماجة: ٩٠٨)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو میرے اُوپر درود پڑھنا بھول ہی گیا تو وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔'' (القزوینی)

شرح:... درود کے متعلق وضاحت پہلے ہو چکی ہے، چند اہم باتیں مزید لکھی جاتی ہیں، ارشاد باری ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾

(الاحزاب: ٥٦)

''یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر صلاۃ پڑھتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی آپ ﷺ پر صلاۃ اور سلام پڑھو۔''

اللہ تعالیٰ کی صلاۃ یہ ہے کہ وہ اپنے پیغمبر ﷺ کی ثنا کرتے ہیں اور عنایت فرماتے ہیں اور فرشتوں کی صلاۃ یہ ہے کہ دعائے رحمت کرتے ہیں اور ہم پابند ہیں کہ آپ کے بتائے ہوئے درود کے مسنون الفاظ دہرائیں۔

ان احادیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ قریب سے ہو یا آپ ﷺ کی قبر مبارک سے دور ہو، درود وسلام آپ ﷺ خود نہیں سنتے بلکہ آپ پر فرشتوں کے ذریعے پہنچایا جاتا ہے، باقی اس پہنچانے کی کیفیت ہم نہیں جانتے، جیسا بھی ممکن ہے اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام کر رکھا ہے، ہمیں ایمان رکھنا چاہیے، اس بارے میں قبر کے قریب سے خود آپ کے سننے والی روایت سخت ضعیف ہے۔ (ابن کثیر سورۂ احزاب، پ ٢٢ جلد ٣)

(٩٥٨٢) ابن ماجه: ٩٠٨۔ حسن، صحيح: ٧٤٠۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بعض لوگ درود ماہی، لکھی، ہزاری، تنجینا وغیرہ اور ہندوستان کے بعض علما کے بنے ہوئے الفاظ والے درود پڑھتے ہیں یہ نبی ﷺ سے ثابت نہیں بلکہ ان میں سے صحیح احادیث سے الفاظ حاصل کیے جائیں کیونکہ درود وہ عبادت ہے جس میں رب کائنات بھی شامل ہیں اور مقدس فرشتے بھی زبان تر بتر کیے ہوئے ہیں۔ اور درود پڑھنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ بھی ہے اوپر درج شدہ آیت مبارکہ پر عمل ہو جاتا ہے۔ دس رحمتیں حاصل ہوتی ہیں، دعا قبول ہوتی ہے گناہوں سے مغفرت اور غم سے نجات ملتی ہے، حاجات پوری ہوتی ہیں۔ حسرت سے حفاظت رہتی ہے اور آپ ﷺ سے دائمی محبت کا اظہار ہوتا ہے اور بندے کو قلبی زندگی اور ہدایت نصیب ہوتی ہے۔ اور آپ ﷺ کے عظیم احسانات کا صلہ ادا ہو جاتا ہے اور بخیلی کا وصف بدڈھل جاتا ہے، اس میں احادیث سے وابستہ ہونے والوں کے لیے بڑی سعادت ہے کہ وہ حدیث پڑھیں یا پڑھائیں یا تحریر کریں انہیں درود کی سعادت گرانما حاصل ہوتی رہتی ہے۔ (تفہیم الاسلام: ۲/۹۸۳)

كِتَابُ الزُّهْدِ وَالْفَقْرِ وَالْأَمَلِ وَالرَّجَاءِ وَالْحِرْصِ

زہد، افلاس، امید اور حرص وغیرہ کا بیان

٩٥٨٣- عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيمِ الْحَلَالِ وَلَا إِضَاعَةِ الْمَالِ وَلٰكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَاتَكُوْنَ بِمَافِي يَدَيْكَ أَوْثَقَ مِمَّا فِي يَدَيِ اللّٰهِ وَأَنْ تَكُوْنَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيبَةِ إِذَا أَنْتَ أُصِبْتَ بِهَا أَرْغَبَ فِيهَا لَوْ أَنَّهَا أُبْقِيَتْ لَكَ . (رواه الترمذی: ٢٣٤٠)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''دنیا میں زھد اختیار کرنا حلال کو حرام کرنے کا نام نہیں ہے اور نہ مال کو ضائع کرنے کا نام زھد ہے۔ زہد یہ ہے کہ تیرے قبضے میں جو کچھ ہے اس کی بجائے تجھے اس چیز پر زیادہ وثوق ہو جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور مصیبت کی رغبت ثواب کی وجہ سے ہو کہ اگر مصیبت رہی تو ثواب حاصل ہوگا۔''

٩٥٨٤- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَدْتِ اللُّحُوْقَ بِيْ فَلْيَكْفِكِ فِي الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَإِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِيْ ثَوْبًا حَتّٰى تُرَقِّعِيْهِ . (رواه الترمذی: ١٧٨٠)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تو تیزی سے میرے پاس آ پہنچنے میں رغبت رکھتی ہے تو پھر تجھے دنیا کا ساز و سامان اتنا ہی کفایت کرتا جس قدر ایک سوار سامانِ سفر اپنے ساتھ رکھتا ہے، اور دولت مندوں کی مجلس سے بچتے رہنا اور کسی کپڑے کو پرانا کر کے ترک نہ کرنا یہاں تک کہ اس میں پیوند لگا لے۔''

(٩٥٨٣) ترمذی: ٢٣٤٠۔ ضعیف جداء البانی: ٤٠٥۔ ابن ماجه: ٤١٠٠.

(٩٥٨٤) ترمذی: ١٧٨٠۔ ضعیف جدا: ٢٩٨.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٩٥٨٥- زَادَ رَزِيْنُ: قَالَ عُرْوَةُ: فَمَا كَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَجِدُّ ثَوْبًا حَتَّى تَرْقَعَ ثَوْبَهَا وَتَنْكِسُهُ، وَلَقَدْ جَآءَ هَا يَوْمًا مِنْ عِنْدِ مُعَاوِيَةَ ثَمَانُوْنَ أَلْفًا ، فَمَا أَمْسَى عِنْدَهَا دِرْهَمٌ ، قَالَتْ لَهَا جَارِيَتُهَا :فَهَلَّا اشْتَرَيْتَ لَنَا مِنْهُ بِدِرْهَمٍ لَحْمًا ؟ قَالَتْ: لَوْذَكَّرْتِيْنِي لَفَعَلْتُ .

''زرین نے اضافہ کیا ہے: عروہ نے کہا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نیا کپڑا زیب تن نہیں کرتی تھیں یہاں تک کہ پہلے کپڑے کو پیوند لگائیں اور پرانا کر دیتیں۔ ایک بار ان کے پاس معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے اسی ہزار درہم آئے اور ان کے پاس شام تک ایک درہم باقی نہ رہا۔ خادمہ نے کہا: اس مال سے ہمارے لیے ایک درہم کا گوشت تو خریدا ہوتا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تو مجھے یاد کراتی تو میں ایسا کر دیتی۔

٩٥٨٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! آلِ محمد ﷺ کا رزق صرف گذر اوقات تک ہو۔''

٩٥٨٧- وَفِيْ رِوَايَةٍ وَقَالَ كَفَافًا . (هما لمسلم: ١٠٥٥)

ایک روایت میں ہے: ''بقدر کفایت ہو۔'' (الشیخان، الترمذی)

٩٥٨٨- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَأَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِأَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا يَاعَائِشَةُ لَا تَرُدِّي الْمِسْكِيْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ يَاعَائِشَةُ أَحِبِّي الْمَسَاكِيْنَ وَقَرِّبِيْهِمْ فَإِنَّ اللّٰهَ يُقَرِّبُكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .
(رواه الترمذي: ٢٣٥٢)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: ''یا اللہ! مجھے مساکین میں زندہ رکھ اور مساکین میں مار اور قیامت کو مساکین کے زمرے میں اُٹھا۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ کیوں؟ آپ نے فرمایا: ''وہ چالیس سال اغنیاء سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ اے عائشہ! کسی مسکین کو خالی واپس نہ کرنا خواہ کھجور کا نصف ہی دے دو۔ مساکین سے محبت کرو اور ان کو اپنے قریب کرو اللہ قیامت کو تمہیں اپنے قرب میں جگہ دے گا۔''

٩٥٨٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

(٩٥٨٥) رزين. (٩٥٨٦) مسلم: ١٠٥٥.

(٩٥٨٧) مسلم: ١٠٥٥.

(٩٥٨٨) ترمذي: ٢٣٥٢- ضعيف جداء الباني: ٤١٠- لكن الشطر الاول صحيح: ١٩١٧.

(٩٥٨٩) ترمذي: ٢٣٥٣- حسن، صحيح، الباني: ١٩١٨- ابن ماجه: ٤١٢٢- احمد: ١٠٣٥٢.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ نِصْفِ يَوْمٍ. (رواه الترمذي: ٢٣٥٣)

٩٥٩٠۔ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ أَلَكَ امْرَأَةٌ تَأْوِي إِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ قَالَ فَإِنَّ لِي خَادِمًا قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْمَمْلُوْكِ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَجَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالُوْا يَاأَبَامُحَمَّدٍ إِنَّا وَاللّٰهِ مَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ لَانَفَقَةٍ وَلَا دَابَّةٍ وَلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ مَاشِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ إِلَيْنَا فَأَعْطَيْنَاكُمْ مَايَسَّرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا أَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ وَإِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قَالُوْا فَإِنَّا نَصْبِرُ لَانَسْأَلُ شَيْئًا. (رواه مسلم: ٢٩٧٩)

٩٥٩١۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسْتُ فِي عِصَابَةٍ مِنْ ضُعَفَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ

فرمایا: ”مساکین جنت میں اغنیاء سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے جو جنت کے دن کا نصف ہے۔“ (یہ دو روایات ترمذی کی ہیں)

”ابوعبدالرحمٰن حبلی سے منقول ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ ان سے ایک مرد نے سوال کیا: کیا ہم فقراء مہاجرین میں شمار نہیں ہوتے؟ تو انہوں نے کہا؟ تیری بیوی ہے جس کے پاس تو جگہ پکڑے؟ اس نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کہا: کیا تیرا مکان ہے جس میں تو سکونت رکھتا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کہا: تو اغنیا میں شامل ہے۔ اس نے کہا: میرا تو خدمت گار بھی موجود ہے۔ انہوں نے کہا: پھر تو بادشاہوں میں شامل۔ ابو عبدالرحمٰن حُبلی کہتے ہیں: تین آدمی ابن عمرو کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: اے ابو محمد! بیشک اللہ کی قسم! ہم کسی چیز کی طاقت نہیں رکھتے (نہ خرچہ کی اور نہ کسی جانور اور نہ کسی سازوسامان کی) ابن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم کیا چاہتے ہو تو ہمارے پاس دوبارہ آنا جو اللہ نے تمہارے لیے آسان کیا وہ تمہیں مل جائے گا۔ اور تم چاہو تو تمہارا معاملہ سلطان تک پہنچا دیتا ہوں۔ اور اگر تم چاہو تو صبر کرو اس لیے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ”فقراء مہاجرین قیامت کے دن اغنیاء سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔“ تو انہوں نے کہا ہم صبر کرتے ہیں کوئی سوال نہیں کریں گے۔“ (مسلم)

”سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں: میں مہاجرین کی ضعفاء کی جماعت میں بیٹھا اور ان کا یہ حال تھا کہ

(٩٥٩٠) مسلم: ٢٩٧٩۔ احمد: ٦٥٤٢.

(٩٥٩١) ابوداؤد: ٣٦٦٦۔ ضعيف جدا الباني: ٧٩٢۔ الا جملة دخول الجنة فصحيحة، احمد: ١١٢١٠

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِنَ الْعُرْيِ وَقَارِيءٌ يَقْرَأُ عَلَيْنَا إِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ عَلَيْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَكَتَ الْقَارِئُ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَاكُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ قَارِئٌ لَنَا يَقْرَأُ عَلَيْنَا فَكُنَّا نَسْتَمِعُ إِلَى كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ مِنْ أُمَّتِيْ مَنْ أُمِرْتُ أَنْ أَصْبِرَ نَفْسِيْ مَعَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسْطَنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهٖ فِيْنَا ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْهُهُمْ لَهٗ قَالَ فَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَرَفَ مِنْهُمْ أَحَدًا غَيْرِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَبْشِرُوْا يَامَعْشَرَ صَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَذَاكَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ. (رواہ أبوداؤد: ٣٦٦٦)

ایک دوسرے کی اوٹ میں اپنا ستر ڈھانپتے تھے اور ایک قاری ہمیں قرآن پڑھاتا تھا۔ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور ہمارے سروں پر آ کھڑے ہوئے تو قاری خاموش ہوگیا۔ پھر آپ ﷺ نے سلام کہا اور فرمایا: تم کیا کر رہے تھے؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا قاری ہم کو قرآن پڑھا رہا تھا اور ہم اللہ کی کتاب سنتے تھے۔ فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ میری امت میں وہ لوگ پیدا کیے جن کے ساتھ رہنے کا مجھے حکم دیا گیا ہے، پھر آپ ﷺ ہمارے درمیان میں مل کر بیٹھے تاکہ آپ اپنے آپ کو ہمارے ساتھ مساوی کر دیں، پھر ہاتھ سے اشارہ کیا تو ہم نے دائرہ بنایا اور ہم سب کے چہرے آپ ﷺ کے سامنے آگئے۔ میرے سوا آپ ﷺ کسی کو نہیں جانتے تھے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے فقراء مہاجرین! قیامت کے دن تمہیں مکمل نور کی بشارت ہے۔ تم غنی لوگوں سے نصف دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے جو پانچ سو سال کے برابر ہے۔“ (ترمذی، ابوداؤد، بلفظہ)

٩٥٩٢۔ وَزَادَ الْبَزَّارُ فِيْ آخِرِهٖ: حَتّٰى أَنَّ الْغَنِيَّ يُوَدِّ لَوْكَانَ سَائِلًا.

بزار نے اضافہ کیا اس کے آخر میں: ”یہاں تک کہ غنی پسند کرے گا کہ وہ سائل ہوتا۔“

شرح:...... مسکینی سے مراد ذلت و افتقار ہے۔ اس میں آپ ﷺ کی تواضع ہے کہ آپ مسکینی کی آرزو فرما رہے ہیں، آپ رب کی بارگاہ میں فقر کے طلب گار ہیں، لوگوں کے ہاں نہیں۔ آپ ﷺ نے امت کی رہنمائی فرمائی ہے کہ تکبر سے احتراز کرے اور تواضع اختیار کرے، آپ ﷺ کا مقصد یہ ہے کہ مسکینوں کے درجات بلند ہوں اور یہ قرب الٰہی حاصل کرلیں۔

یہی وجہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا، مساکین اور خصوصاً مہاجر فقراء اغنیاء سے پانچ سو برس پہلے جنت میں جائیں گے۔ یہ انہیں دنیا کی زندگی کا صلہ دیا جا رہا ہے کہ دنیا میں یہ عیش و بہار سے محروم رہے ہیں۔ اس کمی کو انہیں پانچ سو سال پہلے جنت میں بھیج کر پورا کیا جا رہا ہے، جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

(٩٥٩٢) بزار.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

﴿كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ﴾ (الحاقة : ٢٤)

''کھاؤ اور پیو خوشگوار ہو کر، یہ صلہ ہے تمہارے دنیا میں گزرنے والے ایام کا۔''

ان احادیث میں صابر فقیر و مسکین کا شرف بیان ہوا ہے۔

ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس حدیث میں فقیر کی تعریف کی گئی ہے جبکہ نبی ﷺ نے فقر سے پناہ طلب کی ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ جس فقر و مسکنت کو آپ نے پسند کیا ہے وہ ہے مال کی کثرت نہ ہو جو فتنہ بن جائے اور جسے ناپسند کیا ہے وہ دل کا فقر ہے جو کہ سب کچھ ہونے کے باوجود نہیں جاتا۔ ایک اور سوال ہے کہ ایک روایت میں فقراء کے جنت میں پہلے داخلے کی مدت پانچ سو برس ہے اور ایک میں چالیس برس ہے اور ایک آیت میں جو کہ سورۂ معارج کی ۴ آیت ہے اس میں قیامت کے دن کی مقدار (۵۰۰۰۰) سال ہے اور سورۂ حج آیت ۴۷ میں دن کی مقدار ایک ہزار برس ہے۔

اس کا حل یہ ہے کہ پچاس یا چالیس کہنا یہ حد بندی نہیں تعداد کی کثرت بتانا مقصد ہے یا پھر اشخاص کے مراتب کے مطابق یہ تعداد کم وبیش ہوگی، کسی کا رضا و شکر اور صبر کا وصف جتنا ہوگا یہ تعداد کم وبیش ہوگی۔

باقی رہی بات دن کا پچاس ہزار سال کا ہونا یا ہزار کا ہونا تو یہ کافر اور مومن کے لحاظ سے تفریق ہے کہ مومن کے لیے ہزار برس کا ہوگا اور کافر کے لیے اتنی تکلیف ہوگی کہ اس کے لیے پچاس ہزار برس کا ہو جائے گا۔ (اعاذنا اللہ)

(جائزۃ الاحوذی: ۳/۵۵۴)

٩٥٩٣ـ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةَ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ. (رواه البخاري: ٥١٩٦)

''سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو عام داخل ہونے والے مساکین تھے اور اغنیاء روکے ہوئے تھے اور اہل جہنم کے لیے جہنم میں داخل ہونے کا حکم دیا گیا تھا۔ میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والی اکثر عورتیں تھیں۔'' (الشیخان)

شرح:...... خواتین عموماً خاوند کی ناشکری اور ناراضی کے اسباب اختیار کرتی ہیں اور لعنت کثرت سے کرتی ہیں اس لیے یہ ان گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے کثرت سے دوزخ میں دکھائی گئی ہیں۔ (فتح الباری: ۹/ ۲۹۸)

٩٥٩٤ـ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ

''مصعب بن سعد سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ سعد رضی اللہ عنہ کو

(٩٥٩٣) بخاري: ٥١٩٦۔ مسلم: ٢٧٣٦۔ احمد: ٢١٣١٨.

(٩٥٩٤) نسائي: ٣١٧٨۔ صحيح الباني: ٢٩٧٨۔ بخاري: ٢٨٩٦۔ احمد: ١٤٩٦.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ظَنَّ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُوْنَهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ إِنَّمَا يَنْصُرُ اللهُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيْفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَإِخْلَاصِهِمْ. (رواه النسائي: ۳۱۷۸)

گمان ہوا کہ انہیں نبی ﷺ کے دیگر بعض صحابہ پر فضیلت حاصل ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس امت کی امداد ضعفاء کی وجہ سے کرے گا جو اس کے لیے دعائیں طلب کرتے ہوں گے اور ان کی نمازوں کی وجہ سے اور ان کے اخلاص کی وجہ سے نصرت نازل ہوگی۔'' (بخاری، نسائی بلفظہٖ)

شرح:......اس کا مطلب یہ ہے کہ ناتوانوں کا تعلق دنیا کی زیبائش سے نہیں ہوتا اس لیے ان مساکین اور بے نواؤں کی دعاؤں میں اخلاص ہوتا ہے اور عبادت میں خشوع ہوتا ہے اس لیے جب یہ دعائیں کرتے ہیں تو طاقتوروں اور مالداروں کے لیے یہ رزق اور تقویت کا باعث بنتی ہیں۔ بشرطیکہ طاقتور یا مالداران غرباء سے تعاون کریں، اس میں تواضع کا درس ہے اور مسلمان کی تحقیر نہ کرنے کی ترغیب ہے۔ (فتح الباری: ۶/ ۸۹)

۹۵۹۵۔ عَنْ سَهْلٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَاتَقُوْلُوْنَ فِي هٰذَا قَالُوْا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ يُسْتَمَعَ قَالَ ثُمَّ سَكَتَ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِي هٰذَا قَالُوْا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْتَمَعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هٰذَا. (رواه البخاري: ۵۰۹۱)

''سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرد نبی کریم ﷺ کے نزدیک سے گذرا تو آپ ﷺ نے اپنے پاس بیٹھے مرد سے سوال کیا کہ اس جانے والے کے متعلق تیری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا: اشراف میں سے ہے اور اس قابل ہے کہ اگر رشتہ طلب کرے تو اس کو دیا جائے اور شفاعت کرے تو اس کی سفارش قبول کی جائے۔ آپ ﷺ خاموش ہو رہے۔ پھر دوسرا مرد گذرا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے بارے میں تیری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا: یا رسول اللہ! غرباء مسلمانوں میں سے ہے۔ اس حیثیت کا ہے کہ رشتہ طلب کرے تو نہ دیا جائے، سفارش کرے تو قبول نہ کی جائے اور بات کرے تو نہ سنی جائے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: یہ مسکین مسلمان اُس دوسرے جیسے لوگوں سے زمین بھری ہوئی ہو تو ان سب سے بہتر ہے۔'' (الشیخان)

۹۵۹۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(۹۵۹۵) بخاری: ۵۰۹۱۔ ابن ماجہ: ۴۱۲۰۔

(۹۵۹۶) مسلم: ۲۶۲۲۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

قَالَ رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهٗ. (رواه مسلم: ٢٦٢٢)

"کتنے ہی پراگندہ بالوں والے گرد آلود دروازوں سے ہٹائے ہوئے ہیں، اگر اللہ پر قسم کھائیں تو اللہ انہیں بری کردے۔" (مسلم)

شرح:...... جس آدمی کے متعلق کہا گیا تھا وہ جعیل تھے کہ یہ فقیر ہیں، رشتہ کے قابل نہیں اور جس کو شان والا بتایا گیا تھا، یہ عیینہ بن حصن فزاری، یا اقرع بن حابس تمیمی تھے۔ اس میں جعیل رضی اللہ عنہ کی فضیلت بیان ہوئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ سیادت صرف دنیوی نقطہ نظر سے ہی نہیں ہوتی، یہ آخرت کے اعتبار سے ہے کیونکہ اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جو نیک آدمی کو دنیا میں محرومی ہوئی ہوگی آخرت میں اس کا بہترین ازالہ کیا جائے گا۔

اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایک غنی ہو مگر متقی نہ ہو اور فقیر ہو مگر متقی ہو تو یہ فقیر اس غنی سے برتر ہے، ہر فقیر ہر غنی سے بہتر نہیں ہوتا نہ ہی ہر غنی ہر فقیر سے بہتر ہے۔ یہ بہتری و کہتری تقویٰ کے معیار سے ہوگی، ہاں اگر تقویٰ میں دونوں برابر ہوں تو پھر فقیر کو بہتر قرار دیا گیا ہے۔ (فتح الباری: ۱۱/ ۲۷۸)

٩٥٩٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَابَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالَ أَصْحَابُهٗ وَأَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلٰى قَرَارِيْطَ لِأَهْلِ مَكَّةَ. (رواه البخاري: ٢٢٦٢)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو بھی نبی مبعوث فرمایا ہے اس نے بکریاں چرائی ہیں۔ آپ ﷺ کے اصحاب نے عرض کی: کیا آپ نے بھی؟ آپ نے فرمایا: ہاں، میں اہل مکہ کی بکریاں چند درہموں پر چرایا کرتا تھا۔" (مالک بخاری بلفظہ)

شرح: .... قیراط، درہم یا دینار کا ایک حصہ ہوتا ہے یہ اجرت لے کر آپ ﷺ بکریاں چراتے تھے۔

اس کا پس منظر یہ ہے کہ اونٹ والوں نے بکریوں والوں سے بطور فخر اپنی برتری کا اظہار کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے وہ بھی بکریوں کے چرواہے تھے، اور داؤد علیہ السلام بھی مبعوث ہوئے وہ بھی بکریوں کے چرواہے تھے اور میں نے بھی جیاد میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چرائی ہیں۔

ایک شبہ ہو سکتا ہے کہ ایک روایت میں ہے بغیر اجرت میں بکریاں چراتا تھا، ایک میں ہے اجرت پر چراتا تھا۔

تو اس کا حل یہ ہے کہ اپنے گھر والوں کی بغیر اجرت چراتے تھے، اور دوسروں کی اجرت پر چراتے تھے۔

اس میں حکمت یہ تھی کہ قبل از نبوت انبیائے کرام علیہم السلام کو اپنی امت کے معاملات میں تکلف اٹھانے کی مشق ہو جائے، بکریاں چرانے میں بردباری اور مشفقانہ رویہ کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ یہ بکریاں چرانے سے صلاحیت ابھرتی ہے، یہ چراگاہ میں بکھری ہوتی ہیں اور ادھر ادھر نقل و حرکت کرتی رہتی ہیں، انہیں درندے اور چور سے بچانا پڑتا ہے۔ اور ان بکریوں کی طبائع کا خیال رکھنا ہوتا ہے، یہی حال امت کا ہوتا ہے۔ مختلف طبائع کے افراد سے انبیاء کو سابقہ

(٩٥٩٧) بخاری: ٢٢٦٢۔ ابن ماجه: ٢١٤٩.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پڑتا ہے، ان کی عقول بھی جدا جدا ہوتی ہیں۔ تو انبیائے کرام علیہم السلام ان کی کمی پوری کرتے ہیں، امت کے ناتوانوں سے نرمی برتتے ہیں اور امت کی مکمل نگرانی کرتے ہیں، بکریوں کو چرانے سے یہ کام آسان ہو جاتا ہے اگر انہیں پہلی مرتبہ ہی یہ ذمہ داری بغیر اس مشق کے سونپ دی جاتی تو انبیائے کرام علیہم السلام بہت مشکل میں گھر جاتے۔

اور اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تواضع اور اپنے رب کے سامنے انکساری کا عظیم پہلو بھی پایا گیا ہے کہ آپ انبیاء سمیت تمام مخلوق سے برتر ہیں اور معزز و مکرم ہیں پھر بھی بکریاں چرانے کا اظہار کرنے میں کوئی پروا نہیں کی اور اپنے رب کے سامنے احسان مند ہیں۔ (فتح الباری: ۴/ ۴۴۱)

٩٥٩٨۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ فَقَالَ انْظُرُوْا مَاذَا تَقُوْلُ قَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ فَقَالَ انْظُرُوْا مَاذَا تَقُوْلُ قَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِيْ فَأَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا فَإِنَّ الْفَقْرَ أَسْرَعُ إِلَى مَنْ يُحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ إِلَى مُنْتَهَاهُ. (رواه الترمذی: ٢٣٥٠)

''سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرد نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: سوچ تو کیا کہتا ہے۔ اس نے تین بار کہا: قسم اللہ کی! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں آپ نے فرمایا: اگر تو میرے ساتھ محبت کرتا ہے تو پیٹ باندھ کر غربت کے لیے تیار رہو جا۔ جو میرے ساتھ محبت کرتا اس کی طرف غربت یوں تیزی سے آتی ہے جیسے سیلاب نشیبی جگہ کی طرف چلا کرتا ہے۔''

٩٥٩٩۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُوْلُ إِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ طَلَعَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ إِلَّا بُرْدَةٌ لَهُ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَكَى لِلَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِيْ هُوَ الْيَوْمَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ بِكُمْ إِذَا غَدَا أَحَدُكُمْ فِيْ حُلَّةٍ وَرَاحَ فِيْ حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ

''محمد بن کعب القرظی سے مروی ہے کہ مجھے اس نے بیان کیا جس نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے کہ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ ان پر پیوند لگے چادر کے سوا کوئی کپڑا نہیں تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو ان کی پہلی ناز و نعمت کی زندگی اور موجودہ حالت دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رو دیے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا حال ہو گا جب عنقریب تم میں کوئی آدمی صبح کو ایک لباس میں نکلے گا اور شام کو دوسرے لباس میں ہو گا اور اس کے سامنے ایک پلیٹ رکھی جائے گی اور دوسری اُٹھائی جائے گی

(٩٥٩٨) ترمذی: ٢٣٥٠۔ الباني، ضعيف: ٤٠٩۔

(٩٥٩٩) ترمذی: ٢٤٧٦۔ ضعيف، الباني: ٤٤٠۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وَرُفِعَتْ أُخْرٰى وَسَتَرْتُمْ بُيُوتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَأَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ. (رواه الترمذي: ٢٤٧٦)

اور تم اپنے گھروں میں پردے لٹکاؤ گے جیسے کعبہ کو غلاف پہنایا جاتا ہے۔تو لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آج سے اس دن ہم اچھی حالت میں ہوں گے؟ ہمیں مشقت نہیں کرنی پڑے گی اور ہم عبادت کے لیے فارغ ہوں گے۔آپ نے فرمایا: ''بلکہ آج تم اس دن سے زیادہ بہتر ہو۔'' (الترمذی)

٩٦٠٠- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ ذَكَرَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا عِنْدَهُ الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَلَا تَسْمَعُوْنَ أَلَا تَسْمَعُوْنَ إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيْمَانِ إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيْمَانِ يَعْنِي التَّقَحُّلَ. (رواه أبوداؤد: ٤١٦١)

''سیدنا ابو امامہ بن ثعلبہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے سامنے ایک دن آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دنیا کا ذکر کیا۔آپ ﷺ نے دوبار فرمایا کیا تم نہیں سنتے کیا تم نہیں سنتے۔ سادگی ایمان کا حصہ ہے، سادگی ایمان کا حصہ ہے، یعنی خشک بدن ہونا۔'' (ابوداؤد)

شرح:... تکلفات سے پرہیز ایمان کا جز ہے لہٰذا سادہ عادات کا حامل عام نعمت پر بھی اللہ کا شکر کرتا ہے، جبکہ زیب وزینت کا عادی بعض اوقات ایک بڑی نعمت کو بھی اپنے معیار سے کم تر سمجھتا ہے اور شکر کی بجائے شکوہ کرنے لگتا ہے۔ سادگی میں بہت سی چیزیں شامل ہیں مثلاً پیوند لگا کپڑا پہن لینا، زمین پر بیٹھ جانا، مفلس اور غریب کی بات سننے اور حتی الوسع مدد کرنے کو اپنی شان کے خلاف نہ سمجھنا، غریب کی معمولی دعوت قبول کر لینا اور اس کا پیش کیا ہوا سادہ کھانا کھا کر احسان مندی کا اظہار کرنا، ملازموں سے تحقیر آمیز رویہ رکھنے سے اجتناب کرنا، اپنے سے کم تر لوگوں کی خوشی اور غمی میں شریک ہونا یہ سب سادگی میں شامل ہے۔ (شرح ابن ماجہ: ۵/ ۴۱۷)

٩٦٠١- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ: اِسْتَسْقٰى يَوْمًا عُمَرُ فَجِيْءَ بِمَاءٍ قَدْ شِيْبَ بِعَسَلٍ، فَقَالَ: إِنَّهُ لَطَيِّبٌ، لٰكِنِّي أَسْمَعُ اللّٰهَ تَعَالٰى نَعَى عَلٰى قَوْمٍ شَهَوَاتِهِمْ، فَقَالَ ﴿أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا﴾ فَأَخَافُ أَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا فَلَمْ يَشْرَبْهُ. (رواه رزين)

''زید بن اسلم سے مروی ہے کہ ایک دن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پانی طلب کیا تو ان کے لیے پانی لایا گیا جس میں شہد ملایا گیا تھا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ بہت اچھا مشروب ہے مگر میں اللہ کا قول سنتا ہوں کہ ایک قوم کو فرمائے گا تم اپنا نعمتوں کا حصہ دنیوی زندگی میں حاصل کر چکے ہو اور اس سے تم نے فائدہ اُٹھایا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ ہماری نعمت جلدی دنیا میں نہ دی گئی ہو پھر وہ مشروب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نہیں پیا۔''

(٩٦٠٠) ابوداؤد: ٤١٦١ـ صحيح، الباني: ٣٥٠٧ـ ابن ماجه: ٤١١٨.

(٩٦٠١) رزين.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٩٦٠٢۔ عَنْ جَابِرٍ: ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِعِبَادَةٍ وَّاجْتِهَادٍ، وَذُكِرَ آخَرُ بِوَرَعٍ، فَقَالَ ﷺ لَايَعْدِلُ الْوَرَعُ بِشَيْءٍ. (رواہ رزین)

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک مرد کی عبادت اور جہاد کا ذکر کیا گیا اور دوسرے آدمی کے تقویٰ کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تقویٰ اور پرہیز کے ساتھ کوئی چیز برابر نہیں ہے۔'' (یہ دو روایات رزین کی ہیں)

٩٦٠٣۔ عَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَالَا بَأْسَ بِهٖ حَذَرًا لِمَا بِهِ الْبَأْسُ. (رواہ الترمذی: ٢٤٥١)

''سیدنا عطیہ السعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی انسان اہل تقویٰ میں شمار نہیں ہو سکتا ہے یہاں تک کہ ترک کر دے وہ کام جس میں کوئی حرج نہ ہو اس خوف سے کہ وہ اس چیز میں پڑے گا جس میں گناہ ہے۔'' (ترمذی)

شرح:...... متقی وہ ہوتا ہے جو خود کو ہر اس فعل وعمل سے بچائے جسے چھوڑنے پر سزا اور کرنے پر بھی سزا ہو، اس کے تین مراتب ہیں۔

١۔ اللہ کے ابدی عذاب سے بچاؤ کیا جائے، یہ شرک سے بیزاری کرنے سے ہوگا۔

٢۔ ہر وہ عمل خواہ بڑا ہو یا چھوٹا ہو اسے کرنے سے یا چھوڑنے سے آدمی گنہگار ہو جائے اس سے اجتناب کرنا تقویٰ ہے۔

٣۔ تقویٰ جو مطلوب حقیقی ہے وہ یہ ہے کہ جو بھی حق تعالیٰ سے توجہ ہٹانے والا معاملہ ہے اس سے احتیاط کرنا اور مکمل طور پر اللہ کی طرف متوجہ ہو جانا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ کوئی عمل یا بات حلال ہو اگر یہ خوف ہو کہ اسے کثرت سے لذت اندوزی کے طور پر انسان نے کیا تو حرام میں ملوث ہو جائے گا۔ تو پھر اس حلال سے بھی احتیاط کرنا حقیقی تقویٰ ہے تاکہ حرام کی عادت نہ پڑ جائے۔ (انجاز الحاجۃ: ١٢/٢٥٤)

٩٦٠٤۔ عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ كَانَ يَأْتِيْ عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوْقِدُ فِيْهِ نَارًا إِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنْ نُؤْتٰى بِاللُّحَيْمِ. (رواہ البخاری: ٦٤٥٨)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم ایک ماہ گذرنے تک آگ نہیں جلاتے تھے، ہماری خوراک صرف کھجور اور پانی تھا البتہ کبھی گوشت میسر آ جاتا تھا۔''

(٩٦٠٢) رزین۔

(٩٦٠٣) ترمذی: ٢٤٥١۔ ضعیف، البانی: ٤٣٥۔ ابن ماجہ: ٤٢١٥۔ صاحب انجاز الحاجہ نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے: ١٢/٢٥٥۔ لیکن سنن ابن ماجہ مترجم کے محقق حفظہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ ٥/٤٧٦

(٩٦٠٤) بخاری: ٦٤٥٨۔ مسلم: ٢٩٧٢۔ ترمذی: ٢٤٧١۔ ابن ماجہ: ٤١٤٤۔ احمد: ٢٥٤٧٣۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٩٦٠٥۔ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ ثَلَاثًا حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ. (رواه مسلم: ٢٩٧٠)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آلِ محمد ﷺ نے تین رات گندم کی روٹی متواتر پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ ﷺ دنیا سے رحلت فرما گئے۔''

٩٦٠٦۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَاشَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ حَتّٰى قُبِضَ. (رواه ابن ماجة: ٣٣٤٦)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جو کی روٹی مسلسل دو دن پیٹ بھر کر آلِ محمد ﷺ کو میسر نہیں آئی یہاں تک کہ آپ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے۔''

٩٦٠٧۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَاأَكَلَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ أَكْلَتَيْنِ فِيْ يَوْمٍ إِلَّا إِحْدَاهُمَا تَمْرٌ. (رواه البخاري: ٦٤٥٥)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ دو وقت کا کھانا آلِ محمد ﷺ نے ایک دن میں نہیں کھایا مگر ایک وقت صرف کھجور ہی ہوا کرتی تھیں۔''

٩٦٠٨۔عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ ابْنَ أُخْتِيْ إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِيْ شَهْرَيْنِ وَمَا أُوْقِدَتْ فِيْ أَبْيَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَارٌ فَقُلْتُ يَاخَالَةُ مَاكَانَ يُعِيْشُكُمْ قَالَتِ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جِيْرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوْا يَمْنَحُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَلْبَانِهِمْ فَيَسْقِيْنَا. (رواه البخاري: ٢٥٦٧)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عروہ رحمہ اللہ سے کہا: اے میرے بھانجے! اللہ کی قسم! ہم پہلی کا ایک چاند دیکھتے اور پھر پہلی کا دوسرا چاند دیکھتے اور پھر پہلی کا تیسرا چاند دیکھتے یا دنوں کے حساب سے دو ماہ پورے ہو جاتے اور آلِ محمد ﷺ کے گھروں میں آگ نہ جلائی جاتی۔عروہ نے کہا: میں نے کہا اے خالہ! آپ کی زندگی کیسے گزرتی تھی؟ انہوں نے کہا: دو سیاہ اشیاء پر کھجور اور پانی پر مگر یہ کہ نبی ﷺ کے ہمسائے انصار والوں کی دودھ دینے والی اونٹنیاں بہت تھیں اور وہ آپ ﷺ کو دودھ تحفہ کے طور پر بھیجتے اور آپ ہمیں وہ دودھ پلاتے تھے۔''

٩٦٠٩۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ حِيْنَ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ. (رواه البخاري: ٥٣٨٣)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ فوت ہوئے تو لوگ دو سیاہ اشیا کھجور اور پانی سے پیٹ بھرتے تھے۔''

(٩٦٠٥) مسلم: ٢٩٧٠۔ بخاری: ٥٤١٦۔ نسائی: ٤٤٣٢۔ ابن ماجہ: ٣٣٤٤۔ احمد: ٢٥٦٤٤.

(٩٦٠٦) بخاری: ٥٤١٦۔ مسلم: ٢٩٧٣۔ ابن ماجہ: ٣٣٤٦۔ ترمذی: ٢٤٦٧۔ نسائی: ٤٤٣۔ احمد: ٢٥٨٣٥.

(٩٦٠٧) بخاری: ٦٤٥٥۔ مسلم: ٢٩٧١.

(٩٦٠٨) بخاری: ٢٥٦٧۔ مسلم: ٢٩٧٢۔ ترمذی: ٢٤٧١۔ ابن ماجہ: ٤١٤٤۔ احمد: ٢٥٤٧٣.

(٩٦٠٩) بخاری: ٥٣٨٣۔ مسلم: ٢٩٧٥۔ احمد: ٢٥١٠١.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٩٦١٠۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ الْمَاءَ وَالتَّمْرِ. (رواه مسلم: ٢٩٥٧)

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اس وقت ہم ان دو سیاہ اشیاء سے بھی پیٹ بھر نہیں کھاتے تھے۔“

٩٦١١۔ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَقَدْ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَزَيْتٍ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ. (رواه مسلم: ٢٩٧٤)

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی ﷺ فوت ہوئے اور آپ ﷺ نے روٹی اور زیتون کے تیل سے پیٹ بھر کر ایک دن میں دو وقت نہیں کھایا تھا۔“ (الشیخان، الترمذی)

٩٦١٢۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَبِيْتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا وَأَهْلُهُ لَايَجِدُوْنَ عَشَاءً وَكَانَ أَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيْرِ. (رواه الترمذی: ٢٣٦٠)

”سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ اور آپ کی آل مسلسل کئی کئی راتوں تک خالی پیٹ سوتے تھے اور عشاء کو کھانے کے لیے کچھ میسر نہ ہوتا تھا اور ان کی اکثر خوراک جو کی روٹی تھی۔“ (ترمذی)

٩٦١٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصُّوْفَ وَاحْتَذَى الْمَخْصُوْفَ وَقَالَ أَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَشِعًا وَلَبِسَ خَشِنًا فَقِيْلَ لِلْحَسَنِ مَاالْبَشِعُ قَالَ غَلِيْظُ الشَّعِيْرِ مَاكَانَ يُسِيْغُهُ إِلَّا بِجُرْعَةِ مَاءٍ. (رواه ابن ماجة: ٣٣٤٨)

”سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اون کا کپڑا پہنا، نعلین پر چمڑے کا پیوند لگا کر پہنا، موٹا کھایا اور کھردرا کپڑا پہنا۔ راوی حسن بصری رحمہ اللہ کو کہا گیا ”بَشِعْ“ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: جو کا موٹا آٹا جس کی روٹی پانی کے گھونٹ کے بغیر نہ اتر سکے۔“

شرح:....... ان احادیث سے ایک سوال اٹھتا ہے کہ ان میں فقر و فاقہ کا ذکر ہے کہ نبی اکرم ﷺ بھوک پر گزر بسر فرماتے تھے، حالانکہ یہ ثابت شدہ بات ہے کہ آپ ﷺ سال کی خوراک اپنی بیویوں کے لیے جمع کر لیتے تھے، اور یہ بھی آتا ہے کہ اپنے مال فئی سے نبی ﷺ نے صرف چار آدمیوں کو ہزار اونٹ دیئے تھے اور آپ ﷺ نے عمرہ میں سو اونٹ ذبح کیے اور مساکین کو کھلائے اور یہ بھی آتا ہے کہ ایک دیہاتی کو آپ نے بکریوں کا ریوڑ دیا تھا اور یہ بھی آتا ہے کہ آپ ﷺ کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مالدار تھے، جیسا کہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر اور سیدنا عثمان اور

(٩٦١٠) مسلم: ٢٩٥٧۔ بخاری: ٥٣٨٣۔ احمد: ٢٥٢٧٣.

(٩٦١١) مسلم: ٢٩٧٤۔ احمد: ٢٤١٤٤.

(٩٦١٢) ترمذی: ٢٣٦٠۔ حسن، البانی: ١٩٢٣۔ احمد: ٢٣٠٣۔ ابن ماجه: ٣٣٤٧.

(٩٦١٣) ابن ماجه: ٣٣٥٢۔ ضعیف، البانی: ٧٢٨.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہم ہیں، یہ مال اور جان آپ پر نچھاور کرتے تھے، اس کے باوجود یہ حالت کیوں تھی؟

اس کا حل یہ ہے کہ یہ حالت مختلف وجوہات کی بنا پر تھی، یہ صرف فقر و فاقہ ہی کی وجہ سے نہ تھی، کبھی تو فقر و فاقہ ہوتا تھا، کبھی آپ اتنا ایثار کرتے کہ دوسروں کو دیتے، خود اگرچہ ضرورت ہوتی تھی اور کبھی آپ کی یہ حالت فاقہ مستی اس لیے ہوتی کہ زیادہ سیرابی نہ ہو جائے۔ بعد میں کچھ کھانے والی اشیاء میسر بھی آئی تھیں جیسا کہ ان میں سے ایک روایت میں آیا ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، جب رسول اکرم ﷺ کی وفات ہوئی تو ہم کھجوروں سے سیر ہو گئے تھے، اس کشادگی کے باوجود آپ ﷺ نے گزران بقدر ضرورت رکھی تھی۔ اس کے باوجود آپ ﷺ سے فرشتے نے کہا، رب تعالیٰ فرماتے ہیں: اگر آپ کی مرضی ہو تو میں مکہ کی بطحا (وادی) سونے کی بنا دوں، تو آپ ﷺ نے عرض کی: نہیں، میں بھوکا اور ایک دن سیر ہونا چاہتا ہوں، بھوکا ہوں تو گڑگڑاؤں اور سیر ہوں تو شکر ادا کروں۔ (ترمذی) یہ وجوہات تھیں جن کی بنا پر آپ ﷺ کی گزران کی یہ حالت تھی۔

ان احادیث میں زہد کا درس ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ دنیا میں سے ضرورت کے مطابق لیا جائے اور آخرت کے انعامات کے لیے رغبت کی جائے اور فانی دنیا پر اس باقی آخرت کو ترجیح دی جائے اور امت نبی ﷺ کے اس اسوۂ حسنہ کو اپنائے اور اتنی خوراک بدن کو دی جائے جو اسے برقرار رکھے اور اس کی ضرورت پوری کرے، یہ ایک ایسی حالت ہے اس میں رہ کر غنی اور فقر کے فتنے کی آفات سے سلامت رہا جا سکتا ہے۔ (فتح الباری: ۱۱/۲۹۲)

۹۶۱۴۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِنَ السَّرَفِ أَنْ تَأْكُلَ كُلَّ مَا اشْتَهَيْتَ . (رواه ابن ماجة: ۳۳۵۲)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسراف میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ ہر وہ چیز جس کو تیرا دل چاہے تو اس چیز کو کھائے۔'' (ابن ماجہ)

۹۶۱۵۔عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَخْطُبُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ مَا أَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْيَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَظَلُّ الْيَوْمَ يَلْتَوِي مَايَجِدُ دَقَلًا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ . (رواه مسلم: ۲۹۷۸)

''سماک بن حرب سے مروی ہے کہ میں نے نعمان کو سنا کہ اس نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگوں کو دنیا کس قدر میسر آ چکی ہے۔ تو انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ سارا دن بھوکے بسر کر دیتے اور کھانے کو لوبیا بھی میسر نہ آتا تھا جس سے پیٹ بھرتے۔'' (مسلم)

شرح:...... یعنی نبی اکرم ﷺ بھوک کی وجہ سے پیچ و تاب کھاتے تھے اور آخر ردی قسم کی کھجوروں سے پیٹ بھرتے تھے اور لوگ آج انواع و اقسام کے کھانوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ اس میں وضاحت ہے کہ آپ ﷺ کی گزران تنگ تھی۔ (انجاز الحاجہ: ۱۲/ ۱۷۷)

(۹۶۱۴) ابن ماجہ: ۳۳۵۲۔ موضوع، البانی: ۷۲۹.

(۹۶۱۵) مسلم: ۲۹۷۸۔ ترمذی: ۲۳۷۲۔ ابن ماجہ: ٤١٤٦۔ احمد: ۱۷۸۹۲.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٩٦١٦۔عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَخَبَّازُهُ قَائِمٌ قَالَ كُلُوْا فَمَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا حَتَّى لَحِقَ بِاللّٰهِ وَلَا رَأَى شَاةً سَمِيطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ. (رواه البخاری: ٥٤٢١)

"قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہم انس رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے تو اُن کا باورچی تیار کھڑا ہوتا اور ہمارے سامنے کھانا لا کر رکھتا اور انس رضی اللہ عنہ کہتے: کھاؤ میں نہیں جانتا کہ نبی ﷺ نے چھنے ہوئے آٹے کی روٹی دیکھی ہو یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے اور کبھی پوری بکری بھونی ہوئی بھی نہیں دیکھی۔" (بخاری)

٩٦١٧۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ وَلَقَدْ أُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذِي أَحَدٌ وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُوْنَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَمَالِي وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُوْ كَبِدٍ إِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيهِ إِبْطُ بِلَالٍ قَالَ أَبُوْ عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ حِينَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ هَارِبًا مِنْ مَكَّةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ إِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُهُ تَحْتَ إِبْطِهِ. (رواه الترمذی: ٢٤٧٢)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اللہ کی راہ اس قدر ڈرایا اور ستایا گیا کہ اس قدر کسی کو خوف زدہ نہیں کیا گیا اور مجھے اتنی اذیت دی گئی جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئی۔ تیس رات دن میرے اوپر گذر گئے اور میرے اور بلال رضی اللہ عنہ کے پاس کھانے کی کوئی چیز نہیں مگر بلال رضی اللہ عنہ اپنے بغل کے دامن میں کچھ چھپا لیتا تھا۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے کہا: اس کا مفہوم یہ ہے کہ جب مکہ سے ایک بار بلال رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر نکلے تھے تو ان کے دامن میں اٹھائی ہوئی کوئی چیز تھی۔"

٩٦١٨۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ قُلْنَا الْآنَ نَشْبَعُ مِنَ التَّمْرِ. (رواه البخاری: ٢٤٢٤)

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب خیبر فتح ہوا تو ہم نے کہا: اب ہم سیر ہو کر کھجور کھایا کریں گے۔"

٩٦١٩۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا شَبِعْنَا مِنْ تَمْرٍ حَتَّى فَتَحْنَا خَيْبَرَ.

"سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم نے کھجور پیٹ بھر کر تب ہی کھائیں جب ہم نے خیبر کو فتح کیا۔"

(٩٦١٦) بخاری: ٥٤٢١۔ ترمذی: ١٧٨٨۔ ابن ماجہ: ٣٣٣٩۔ احمد: ١١٩٦٥۔

(٩٦١٧) ترمذی: ٢٤٧٢۔ صحیح، البانی: ٢٠١٢۔ ابن ماجہ: ١٥١۔

(٩٦١٨) بخاری: ٢٤٢٤۔

(٩٦١٩) بخاری: ٢٤٢٤۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩٦٢٠۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا فِي بَيْتِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتّٰى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ. (رواه البخاري: ٣٠٩٧)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو میرے پاس جگر والے جاندار کے کھانے کی کوئی چیز نہیں تھی۔ مگر ایک برتن میں جو کے دانے تھے۔ میں بڑا عرصہ ان سے کھاتی رہی۔ پھر میں نے ناپے تو وہ ختم ہو گئے۔'' (الشیخان)

٩٦٢١۔ وفي رواية: فَلَوْ كُنَّا تَرَكْنَاهُ لَأَكَلْنَا مِنْهُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ. (رواه الترمذي: ٢٤٦٧)

''ایک روایت میں ہے: اگر ہم نہ تولتے تو مزید عرصہ کھاتے رہتے۔''

شرح:...... ابن ماجہ اور بخاری والی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے بھنا ہوا گوشت نہیں کھایا اور ترمذی والی حدیث میں ہے کہ آپ نے بھنے ہوئے دستی کے گوشت کو کھایا اس میں مطابقت یہ ہے کہ تردید مکمل بکری کی ہے اور کھانے میں دستی کا گوشت ہے جو کہ ایک حصہ ہے کامل نہیں۔ (انجاز الحاجہ: ۹/۵۹۴)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تھا، نبی ﷺ کی وفات کے وقت ہمارے پاس جو تھے، جبکہ عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اپنی موت کے وقت درہم و دینار اور کوئی چیز نہیں چھوڑی۔

اس میں مطابقت یہ ہے کہ جس حدیث میں نفی کی گئی ہے کہ میں کچھ نہیں چھوڑ رہا، یہ اس چیز کی ہے جو آپ ﷺ کے ساتھ خاص ہے۔ اور جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اشارہ کیا ہے وہ خرچہ ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے تھا۔ ایک یہ بات بھی وضاحت طلب ہے کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ اناج ماپ کر کھاؤ برکت ہوگی، یہاں یہ ہے کہ ماپنے سے برکت ختم ہوگئی۔

اس کی وضاحت یہ ہے کہ آگے دوسروں پر خرچ کرنے کے لیے ماپنا بے برکت ہے اور گھر کے لیے ماپنا باعث برکت ہے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/۶۱۳)

٩٦٢٢۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَدِرْعُهُ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِثَلَاثِيْنَ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ. (رواه البخاري: ٢٩١٦)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے بدلے گروی تھی۔'' (الشیخان، النسائی)

(٩٦٢٠) بخاری: ٣٠٩٧۔ مسلم: ٢٩٧٣۔ ترمذی: ٢٤٦٧۔ ابن ماجه: ٣٣٤٥.

(٩٦٢١) بخاری: ٣٠٩٧۔ مسلم: ٢٩٧٣۔ ترمذی: ٢٤٦٧۔ ابن ماجه: ٣٣٤٥۔ احمد: ٢٤٢٤٧.

(٩٦٢٢) بخاری: ٢٩١٦۔ مسلم: ١٦٠٣۔ نسائی: ٤٦٠٩۔ احمد: ٢٥٤٠٣۔ ابن ماجه: ٢٤٣٦.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٩٦٢٣۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَارَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسُبُّ أَحَدًا وَلَا يُطْوٰى لَهُ ثَوْبٌ.

(رواہ ابن ماجۃ: ٣٥٥٤)

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی کو گالی دیتے نہیں دیکھا اور آپ ﷺ کا کپڑا لپیٹ کر نہیں رکھا گیا۔“ (القزوینی)

شرح: ..... مدینہ میں آپ ﷺ نے ابوشحم یہودی سے اپنے گھر والوں کے لیے۔ تیس صاع جو زرہ گروی رکھ کر حاصل کیے۔ ثابت ہوا کہ غیر مسلموں سے ہتھیار فروخت کرنا جائز ہے بشرطیکہ مسلمانوں کا نقصان نہ ہو۔

اور یہ زرہ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جوادا کر کے چھڑائی تھی۔

(فتح الباری: ٥/١٤٣)

٩٦٢٤۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُوْلُ خَرَجْتُ فِي يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ أَخَذْتُ إِهَابًا مَعْطُوْبًا فَحَوَّلْتُ وَسَطَهُ فَأَدْخَلْتُهُ عُنُقِيْ وَشَدَدْتُ وَسَطِيْ فَحَزَمْتُهُ بِخُوْصِ النَّخْلِ وَإِنِّي لَشَدِيْدُ الْجُوْعِ وَلَوْ كَانَ فِي بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ طَعَامٌ لَطَعِمْتُ مِنْهُ فَخَرَجْتُ أَلْتَمِسُ شَيْئًا فَمَرَرْتُ بِيَهُوْدِيٍّ فِي مَالٍ لَهُ وَهُوَ يَسْقِي بِبَكَرَةٍ لَهُ فَاطَّلَعْتُ عَلَيْهِ مِنْ ثُلْمَةٍ فِي الْحَائِطِ فَقَالَ مَالَكَ يَا أَعْرَابِيُّ هَلْ لَكَ فِي كُلِّ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ قُلْتُ نَعَمْ فَافْتَحِ الْبَابَ حَتّٰى أَدْخُلَ فَفَتَحَ فَدَخَلْتُ فَأَعْطَانِيْ دَلْوَهُ فَكُلَّمَا نَزَعْتُ دَلْوًا أَعْطَانِيْ تَمْرَةً حَتّٰى إِذَا امْتَلَأَتْ كَفِّيْ أَرْسَلْتُ دَلْوَهُ وَقُلْتُ حَسْبِيْ

”سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے گھر سے شدید سردی کے دن نکلا۔ میں نے چمڑا لے کر اُوپر لپیٹا اور اس کے درمیان سے گردن نکال کر کمر باندھا اور ایک یہودی کے کھجور کے حوض پر پہنچا۔ اس وقت مجھے شدید بھوک تھی۔ اگر رسول اللہ ﷺ کے گھر میں کچھ ہوتا تو میں وہاں سے کھاتا۔ میں کچھ کھانے کی چیز کی تلاش میں باہر نکلا۔ یہودی میرے قریب سے گذرا۔ اس نے اپنی اونٹنی کے ساتھ باغ کو سیراب کرتا تھا۔ دیوار کے ٹوٹے ہوئے حصے سے میں نے اس کو دیکھا تو اس نے کہا: اے اعرابی! کھجور کے ایک دانے کے عوض ایک ڈول پانی نکالنے کی خواہش ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ اس نے دروازہ کھولا اور میں اس کے باغ میں داخل ہوا اور اس نے ڈول پکڑایا۔ جب میں ڈول نکالتا تو وہ ایک دانہ کھجور دے دیتا۔ جب میرا ہاتھ بھر گیا تو میں نے ڈول چھوڑ دیا اور میں نے کہا: میرے لیے یہ کافی ہے اور میں نے وہ کھائے اور پانی کے چند گھونٹ پی کر مسجد میں آیا تو

(٩٦٢٣) ابن ماجه: ٣٥٥٤۔ ضعيف، الباني: ٧٨٠۔

(٩٦٢٤) ترمذی: ٢٤٧٣۔ ضعيف، الباني: ٤٣٨۔ ابن ماجه: ٢٤٧٤۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فَأَكَلْتُهَا ثُمَّ جَرَعْتُ مِنَ الْمَاءِ فَشَرِبْتُ ثُمَّ جِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِ. (رواه الترمذي: ٢٤٧٣)

نبی کریم ﷺ مسجد میں ملے۔" (ترمذی)

٩٦٢٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ مَاأَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَا الْجُوْعُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَأَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَخْرَجَنِي الَّذِي أَخْرَجَكُمَا قُوْمُوْا فَقَامُوْا مَعَهُ فَأَتَى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَأَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَيْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَاأَحَدٌ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِنِّي قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيْهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ فَقَالَ كُلُوْا مِنْ هٰذِهِ وَأَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوْا فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوْا وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُسْأَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمْ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى أَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ. (رواه مسلم: ٢٠٣٨)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ دن یا رات کے وقت باہر تشریف لائے تو ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کو موجود پایا۔ آپ نے فرمایا: اس وقت تم دونوں اپنے اپنے گھروں سے باہر کیوں نکل آئے؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! بھوک کی وجہ سے۔ فرمایا قسم اس ذات کے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں بھی اسی وجہ سے نکلا ہوں جس چیز نے تمہیں نکالا ہے۔ اُٹھو، تو وہ آپ ﷺ کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوئے اور ایک انصاری کے ہاں تشریف لے گئے۔ وہ گھر پر موجود نہیں تھا۔ اس کی بیوی نے آپ ﷺ کو دیکھ کر مرحبا کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: فلاں کہا ہے؟ عورت نے کہا: ہمارے لیے پانی لانے کے لیے گئے ہیں۔ اتنے میں انصاری آ گئے اور اس نے آپ ﷺ کو اپنے رفقاء کے ساتھ دیکھا تو کہا: الحمدللہ آج میرے مہمانوں سے بہتر کسی کے گھر مہمان نہیں ہیں۔ وہ گیا اور کھجور کا گچھا توڑ لایا۔ اس میں پختہ وخشک اور تازہ کھجوریں تھیں۔ اور عرض کیا: اس میں سے کھایئے، اور چھری اُٹھائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: دودھ والی ذبح نہ کرنا۔ اس نے ذبح کیا تو ان حضرات نے بکری کا گوشت کھایا اور کھجوریں کھائیں اور پانی پیا جب کھاپی کر سیر ہوئے تو نبی ﷺ نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم سے اس نعمت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ تمہیں گھر سے بھوک نے نکالا، پھر سیر ہوئے بغیر واپس نہیں گئے اور یہ نعمت تمہیں دی گئی۔" (مالک، ترمذی، مسلم بلفظہ)

(٩٦٢٥) مسلم: ٢٠٣٨- ترمذی: ٢٣٦٩- ابن ماجہ: ٣١٨٠.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شرح: ..... اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ اور کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کتنی زیادہ تنگ گزران والے تھے اور دنیاوی ساز وسامان سے قلت میں مبتلا تھے۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ انسان اپنے رنج والم کا ذکر کر سکتا ہے بشرطیکہ بطور شکایت نہ کرے، نہ اللہ کے فیصلے پر ناراضی ہو، مقصد تسلی دینا اور صبر دلانا ہو اور اس کے لیے دعا کرانا مطلوب ہو، اگر بطور شکایت ہو تو منع ہے۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر کسی دوست پر اعتماد ہو تو اس کے گھر میں ساتھیوں کو کھانے کے لیے لے جایا جا سکتا ہے اور اس میں حضرت ابوہیثم رضی اللہ عنہ کی فضیلت بھی نمایاں ہوتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس قابل تصور کیا کہ ان کے گھر تشریف لے گئے۔

اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ضرورت کے تحت اجنبی عورت سے بات کرنا اور اسے سننا جائز ہے بشرطیکہ حرام خلوت نہ ہو۔ نیز بیوی خاوند کی عدم موجودگی گھر میں ان لوگوں کو بیٹھنے کی دعوت دے سکتی ہے بشرطیکہ اسے علم ہو کہ خاوند اسے ناپسند نہیں کرتا۔

٩٦٢٦۔عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ يَقُوْلُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا طَعَامُنَا إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ حَتّٰى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا. (رواه مسلم:٢٩٦٧)

"خالد بن عمیر سے مروی ہے کہ میں نے عتبہ بن غزوان سے سنا کہ اس نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتواں شخص تھا اور ہمارے کھانے کے لیے درخت کے پتوں کے سوا کوئی چیز نہیں تھی یہاں تک کہ ہماری باچھیں زخمی ہو گئیں۔" (مسلم)

شرح: ..... یعنی پتوں کی سختی اور ان کی گرمی کی وجہ سے ہماری باچھیں چھل جاتیں اور زخمی ہو جاتی تھیں، اس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دین کے لیے جانفشانی اور زہد و تقویٰ اور اس دنیا کی فانی آرائشیں اور امارت کے فتنے سے خود کو بچا کر رکھنے کا پتہ چلتا ہے۔ (انجاز الحاجہ:١٢/ ١٨٥)

٩٦٢٧۔ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْجُوْعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ حَجَرَيْنِ. (رواه الترمذي: ٢٣٧١)

"سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹ سے ہم نے اپنا کپڑا اٹھا کر ایک ایک پتھر باندھا ہوا دکھایا تو آپ ﷺ نے اپنے پیٹ سے دو پتھر باندھے ہوئے دکھائے۔" (ترمذی)

شرح: .. ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پیٹ پر پتھر باندھنے کا فائدہ یہ تھا کہ بھوک کی وجہ سے پیٹ کے خالی

(٩٦٢٦) مسلم: ٢٩٦٧۔ ترمذی: ٢٥٧٥۔ ابن ماجہ: ٤١٥٦۔ احمد: ١٧١٢٤.

(٩٦٢٧) ترمذی: ٢٣٧١۔ ضعیف، الباني: ٤١٣. لیکن پیٹ پر پتھر رکھنے والی احادیث علامہ البانی رحمہ اللہ نے احادیث صحیحہ ١٦١٥ میں بیان کی ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہونے سے جو کمر کے زیادہ جھکاؤ کا اندیشہ ہوتا ہے وہ باقی نہیں رہتا، کمر سیدھی رہتی ہے (فتح الباری: ۷/ ۳۹۶) اس میں یہ بھی فائدہ ہے کہ پتھر کی ٹھنڈک سے بھوک کی حرارت کو سکون آ جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ باریک پتھر پیٹ پر باندھنے سے انتڑیاں تقویت حاصل کرتی ہیں تو ضعف بڑھتا نہیں، رک جاتا ہے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/۵۶۲)

۹۶۲۸۔ عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ مَانُكَفِّنُهُ إِلَّا بُرْدَةً إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَهُ خَرَجَ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَأَنْ نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ. (رواه البخاري: ١٢٧٦)

”سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ ہجرت کی۔ ہم اللہ کی رضا طلب کرتے تھے۔ ہمارا اجر اللہ پر ثابت ہو گیا، پھر ہم میں سے کوئی تو فوت ہو گیا اور اس نے اپنے اجر میں سے کچھ بھی نہ کھایا۔ ان لوگوں میں سے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے۔ وہ احد کے دن قتل ہوئے تو ان کے کفن کی ایک چادر کے علاوہ ہمیں کوئی چیز میسر نہ آئی۔ جب ان کا سر ڈھاپنے تو پاؤں باہر نکل آتے اور جب ان کے پاؤں ڈھانپتے تو سر ننگا ہو جاتا۔ چنانچہ نبی ﷺ نے ان کا سر چادر میں لپیٹنے کا حکم دیا اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈالنے کی تلقین فرمائی۔ ہمارے بعض کے ثمرات پک کر تیار ہو گئے اور ان کے گچھے ہم پر لٹک رہے ہیں۔“ (مالک کے علاوہ چھ کی روایت ہے)

شرح:...... اس سے یہ ثابت ہوا کہ کپڑا نہ میسر آئے تو میت پر گھاس ڈالی جا سکتی ہے اور یہ گھاس کپڑے کی قلت کی وجہ سے ڈالی تھی کہ وہ کپڑا پورا نہ تھا۔

پھل کھانے سے مراد فتوحات ہیں اور ان سے حاصل ہونے والا مال غنیمت ہے۔ (فتح الباری: ۳/۱۴۲)

رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ہجرت کا مطلب ہے کہ ہم نے آپ ﷺ کے حکم پر ہجرت کی۔ ظاہری شراکت نہ تھی آپ کے ساتھ ہجرت میں شریک سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عامر بن فہیرہ تھے اور ہجرت کا مقصد دنیا نہ تھا صرف اللہ سے ثواب لینا تھا۔

ایک الجھن سی ہے کہ صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ہم نے ثواب کے لیے ہجرت کی اور پھر آیا ہم میں سے بعض نے دنیا کا اجر پایا جو کہ مال ہے۔

اس کا حل یہ ہے کہ دنیا کے مال پر اجر کا اطلاق مجازی طور پر کیا گیا ہے، اصل اس سے آخرت کا ثواب ہے۔

(۹۶۲۸) بخاری: ۱۲۷۶۔ مسلم: ۹۴۰۔ ترمذی: ۳۸۵۳۔ نسائی: ۱۹۰۳۔ احمد: ۲۶۶۷۲۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ ہمارے اسلاف اپنے حقیقی حالات بیان کرتے ہوئے بے لاگ سچا تذکرہ کیا کرتے تھے۔

اور یہ بھی ثابت ہوا کہ فقر و فاقہ پر اور مشکلات پر صبر کرنا نیک لوگوں کا شیوہ ہے، اور یہ بھی ثابت ہوا کہ بذریعہ کفن میت کا سارا بدن ڈھانپا جائے یہ ساری پردے کی مستحق ہے۔

یہ بھی ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہجرت دنیا کی خاطر نہ کی تھی بلکہ اس سے آخرت کا ثواب حاصل کرنا چاہتے تھے۔ وہ دنیا کی نعمتوں کی بجائے آخرت کی نعمتوں کے حصول کے لیے فکر مند تھے۔ (فتح الباری: ۱۱/ ۲۷۸)

٩٦٢٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ إِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوْا فِي أَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرٰى عَوْرَتُهُ. (رواه البخاري: ٤٤٢)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے کہ میں نے ستر اہل صفہ صحابہ کو دیکھا ان میں سے ایک پر بھی بڑی چادر نہیں تھی یا تو ازار تھی اور یا چھوٹی چادر تھی جس کو انہوں نے گردن میں باندھا ہوتا تھا۔ کوئی نصف پنڈلی تک پہنچتی تھی اور کوئی ٹخنوں تک اور ہاتھ کے ساتھ ہر ایک پکڑ کر رکھتا تھا تا کہ اس کا ستر نظر نہ آئے۔'' (بخاری)

٩٦٣٠۔ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ أَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ وَقَدْ رَقَعَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ بِرِقَاعٍ ثَلَاثٍ لَبَّدَ بَعْضَهَا فَوْقَ بَعْضٍ. (رواه مالك)

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ امیر المومنین تھے اس وقت میں نے ان کو دیکھا کہ ان کے کاندھے پر تین ٹاکیاں قمیض کو لگائی گئی ہیں اور تو نے ایک دوسرے جوڑ کر لگائے گئے ہیں۔'' (امام مالک)

شرح:...... اصحاب صفہ کی تعداد ۷۰ سے زیادہ تھی اور یہ ان ۷۰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ ہے جنہیں بئر معونہ پر آپ نے بھیجا تھا اور وہ شہید ہو گئے تھے کیونکہ یہ حادثہ جانکاہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے پہلے کا ہے۔ یہ اپنا لباس اس لیے پکڑتے تھے کہ کہیں نیچے نہ گر جائے۔ اس حدیث کا لب لباب یہ ہے کہ ان فاقہ مستوں کے زہد کا یہ حال تھا کہ دو کپڑے بھی میسر نہیں تھے۔ (فتح الباری: ۱/ ۵۳۶)

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تہہ بہ تہہ لباس اس لیے پہن رکھا تھا کہ جسم کے ساتھ رہے اور ستر ہو، ان کا مقصد فخر کرنا نہ تھا کیونکہ ان کے نزدیک دنیا اس قابل نہ تھی کہ اس کا پیچھا کیا جائے۔ اس میں انہوں نے زہد ہی اختیار کیا تھا۔

(شرح زرقانی: ۴/ ۲۷۸)

(٩٦٢٩) بخاري: ٤٤٢. (٩٦٣٠) موطا: ١٧٠٦.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۹۶۳۱۔ عَنْ عَبدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ ابْتُلِيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالضَّرَّاءِ فَصَبَرْنَا ثُمَّ ابْتُلِيْنَا بِالسَّرَّاءِ بَعْدَهٗ فَلَمْ نَصْبِرْ. (رواه الترمذي: ۲٤٦٤)

''سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مصائب کے ساتھ آزمائے گئے تو ہم نے صبر کیا اور پھر ہمیں آپ ﷺ کے بعد آسائش کے ساتھ آزمایا گیا تو ہم صبر نہ کر سکے۔'' (ترمذی)

شرح: ......ضراء سے مراد یہ ہے کہ ایسی حالت جو نقصان دہ ہو، سراء سے مراد فقر و فاقہ اور تنگدستی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ ہم فقر و فاقہ سے اور تکالیف سے آزمائے گئے تھے، ہم نے ان پر صبر کیا، جب ہمارے پاس کشادگی اور راحت آئی تو ہم اترانے لگے ہیں اور صبر جاتا رہا۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/۶۱۲)

۹۶۳۲۔ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فَقَالَ بَخٍ بَخٍ أَبُوْ هُرَيْرَةَ يَتَمَخَّطُ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ وَإِنِّيْ لَأَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ مُغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيْءُ الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهٗ عَلَى عُنُقِي وَيُرٰى أَنِّي مَجْنُوْنٌ وَمَابِي مِنْ جُنُوْنٍ مَابِي إِلَّا الْجُوْعُ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ: ۷۳۲٤)

''محمد ابن سیرین سے منقول ہے کہ ہم سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اور ان پر کتان کے دو کپڑے تھے۔ ان کو ناک صاف کرنے کی ضرورت پڑی۔ ایک کپڑے کے ساتھ ناک صاف کی، پھر کہا: بہت خوب ابو ہریرہ! کتان سے ناک صاف کرتا ہے۔ میں نے وہ وقت بھی دیکھا ہے کہ نبی ﷺ کے منبر اور عائشہ رضی اللہ عنہا حجرے کے درمیان میں پڑا ہوتا اور آنے والا آتا اور میری گردن پر پاؤں رکھتا اور وہ خیال کرتا کہ میں دیوانہ ہوں، حالانکہ میرے ساتھ جنون نہیں تھا بلکہ میں بھوک سے نڈھال ہوتا تھا۔'' (بخاری و ترمذی)

شرح: .....اس کا خلاصہ یہ ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے قدموں میں رہ کر بے شمار مصائب کا سامنا کیا اور طلب علم کے لیے آپ ہی کے ہو کر رہ گئے تو انہیں اس کا صلہ بھی امتیازی حیثیت میں ملا کہ احکام اور احادیث سب سے زیادہ ان ہی سے منقول ہیں۔ یہ آپ ﷺ کی خدمت میں رہنے کی برکت کا ہی صلہ تھا۔ (فتح الباری: ۱۳/ ۳۰۷)

۹۶۳۳۔ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا صَلّٰى بِالنَّاسِ يَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ

''سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نماز پڑھتے تو بعض لوگ گر جاتے، وہ بھوک کی وجہ سے نماز میں کھڑے نہ رہ سکتے۔ یہ لوگ اصحاب صفہ کہلاتے تھے۔

(۹۶۳۱) ترمذی: ۲٤٦٤۔ حسن، الاسناد، البانی: ۲۰۰٤.

(۹۶۳۲) بخاری: ۷۳۲٤۔ ترمذی: ۲۳٦۷.

(۹۶۳۳) ترمذی: ۲۳٦۸۔ صحیح، البانی: ۱۹۳۰۔ احمد: ۲۳٤۲۰.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وَهُمْ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتّٰى يَقُوْلُ الْأَعْرَابُ هٰؤُلَاءِ مَجَانِيْنَ أَوْ مَجَانُوْنَ فَإِذَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ لَأَحْبَبْتُمْ أَنْ تَزْدَادُوْا فَاقَةً وَحَاجَةً. (رواه الترمذي: ٢٣٦٨)

اعراب دیکھتے تو کہتے: یہ دیوانے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہو کر ان کے پاس جاتے تو ان کو فرماتے: ''اگر تم جان جاؤ کہ تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس کیا کچھ اجر وثواب ہے تو تم پسند کرنے لگو گے کہ تمہیں اس سے زیادہ بھوک ہو اور ضروریات پوری نہ ہوں۔'' (ترمذی)

٩٦٣٤۔ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تُفْتَحُ الدُّنْيَا عَلٰى أَحَدٍ إِلَّا أَلْقَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (رواه أحمد: ٩٤ والبزار مطولا)

''سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بیشک میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: ''کسی قوم پر دولت دنیا نہیں کھولی جاتی مگر ان کے درمیان اللہ قیامت کے دن تک عداوت اور بغض ڈال دیتا ہے۔'' (احمد اور بزار)

٩٦٣٥۔ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ، رَفَعَهُ: يَا أَبَاذَرٍّ تَقُوْلُ: كَثْرَةُ الْمَالِ الْغِنٰى؟ قُلْتُ نَعَمْ، قَالَ تَقُوْلُ قِلَّةُ الْمَالِ الْفَقْرُ؟ قُلْتُ نَعَمْ ، قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا ، ثُمَّ قَالَ: اَلْغِنٰى فِي الْقَلْبِ، وَالْفَقْرُ فِي الْقَلْبِ مَنْ كَانَ الْغِنٰى فِيْ قَلْبِهِ فَلَا يُغْنِيْهِ مَا أَكْثَرَ فِي الدُّنْيَا ، وَإِنَّمَا تَصِيْرُ نَفْسُهُ كَرِيْمًا . (للكبير: ١٦٤٣)

''سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اے ابوذر! تو کہتا ہے کہ مالداری کثرتِ مال سے ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! فرمایا: تو کہتا ہے کہ غربت مال کی قلت سے ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! یہ بات آپ ﷺ نے تین بار فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''مالداری دل کی ہے اور غربت بھی دل میں ہے۔ وہ شخص جس کا دل غنی ہو تو دنیا جتنی بھی زیادہ ہو وہ اس کو غنی نہیں بناتی۔ اور اس کا نفس شریف ہی رہتا ہے۔'' (الکبیر سند مخفی)

٩٦٣٦۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ سَاهِمُ الْوَجْهِ قَالَتْ فَحَسِبْتُ أَنَّ ذٰلِكَ مِنْ وَجَعٍ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا لَكَ سَاهِمُ الْوَجْهِ قَالَ مِنْ أَجْلِ الدَّنَانِيْرِ

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس آئے تو آپ ﷺ کا چہرہ مرجھایا ہوا تھا۔ میں نے گمان کیا کہ درد کی وجہ سے ہے۔ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ﷺ کو کیا تکلیف ہے کہ چہرہ مرجھایا ہوا ہے؟ آپ نے

(٩٦٣٤) احمد: ٩٤۔ بزار، ابو یعلی واسناد احمد حسن، هیثمی: ١٧٧٤١.

(٩٦٣٥) طبرانی کبیر: ١٦٤٣۔ وفیه من لم اعرفه، هیثمی: ١٧٧٤٩.

(٩٦٣٦) احمد: ٢٥٩٧٥۔ الموصلی، ورجالهما رجال الصحیح، هیثمی: ١٧٧٥٢.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

السَّبْعَةِ الَّتِي أَتَتْنَا أَمْسِ أَمْسَيْنَا وَهِيَ فِي خُصْمِ الْفِرَاشِ . (رواه أحمد: ٢٥٩٧٥ والموصلي)

فرمایا ان سات دیناروں کی وجہ سے جو کل کو آئے تھے۔ شام ہو گئی اور میں ان کو تقسیم نہ کر سکا۔'' (احمد اور موصلی)

٩٦٣٧۔ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَصْرَمَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ وَتَرَكَ دِيْنَارَيْنِ أَوْ دِرْهَمَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَيَّتَانِ صَلُّوْا عَلَى صَاحِبِكُمْ . (رواه أحمد: ٧٩٠ ، ولابنه والبزار : دينارًا أو درهما)

''برید بن اصرم سے مروی ہے کہ اس نے کہا میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے ہیں: اصحاب صفہ میں سے ایک شخص فوت ہوا اور اس نے دو دینار یا دو درہم چھوڑے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ دو داغ ہیں۔ تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔'' (احمد نے ان کے بیٹے نے اور بزار نے اس طرح نقل کیا ہے: ایک دینار یا ایک درہم)

٩٦٣٨۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ :دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى بِلَالٍ وَعِنْدَهُ صُبْرٌ مِنْ تَمْرٍ ، فَقَالَ: مَاهٰذَا يَابِلَالُ؟ فَقَالَ أَعُدُّ ذٰلِكَ لِأَضْيَافِكَ ، فَقَالَ: أَمَا تَخْشَى أَنْ يَكُوْنَ لَهُ دُخَانٌ فِي جَهَنَّمَ أَنْفِقْ بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْلَالًا . (للكبير: ١٠٢٠ ، والبزار)

''سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بلال کے پاس گئے۔ ان کے پاس کھجوروں کا ڈھیر تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: میں آپ ﷺ کے مہمانوں کے لیے تیار کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: کیا تو ڈرتا نہیں ہے کہ یہ جہنم کا دھواں ہے؟ اے بلال! خرچ کر اور عرش والے سے قلت کا خوف نہ رکھ۔'' (الکبیر، البزار)

٩٦٣٩۔ عَنْ نَافِعٍ ، سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَجُلًا يَقُوْلُ: اَلشَّحِيْحُ أَعْذَرُ مِنَ الظَّالِمِ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذَبْتَ ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلشَّحِيْحُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ . (للأوسط: بضعف)

''نافع کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو کہتے سنا: بخیل آدمی ظالم سے بہتر ہے۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: تو نے جھوٹ کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: بخیل آدمی جنت میں داخل نہ ہوگا۔'' (الاوسط، سند ضعیف)

٩٦٤٠۔ عَنِ الْبَرَاءِ ، رَفَعَهُ: مَنْ قَضَى نَهْمَتَهُ فِي الدُّنْيَا ، حِيْلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ شَهْوَتِهِ فِي

''سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص جس نے دنیا میں اپنا مقصد پورا کیا اس کے اور اس کی

(٩٦٣٧) احمد: ٧٩٠۔ ولابنه والبزار دينار او درهما، برار كذلك وفيه عتيبة العزيز وهو مجهول وبقية رجاله وثقوا، هيثمي: ١٧٧٦٤.

(٩٦٣٨) طبراني كبير: ١٠٢٠۔ برار واسنادهما حسن الا ان الطبراني قال في حديثه ما تخشى ان يفور له بحار، هيثمي: ١٧٧٧٧.

(٩٦٣٩) طبراني اوسط، وفيه يحي بن مسلمة والقضبي وهو ضعيف، هيثمي: ١٧٧٨٤.

(٩٦٤٠) طبراني اوسط، طبراني صغير: ١٠٧١۔ وفيه اسماعيل بن عمرو الباحلي وثقه ابن حبان، وضعفه الجمهور وبقية رجاله رجال الصحيح، هيثمي: ١٧٨٢٠.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الْآخِرَةِ وَمَنْ مَدَّ عَيْنَيْهِ إِلَى زِينَةِ الْمُتْرَفِينَ ، كَانَ مُهِينًا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوَاتِ ، وَمَنْ صَبَرَ عَلَى الْقُوْتِ الشَّدِيْدِ صَبْرًا جَمِيْلًا ، أَسْكَنَهُ اللّٰهُ مِنَ الْفِرْدَوْسِ حَيْثُ شَآءَ . (للأوسط والصغير :١٠٧١ بلين)

خواہش کے درمیان قیامت کے دن پردہ حائل ہوگا اور جس نے متکبرین کی زینت کی طرف اپنی آنکھیں بڑھائیں وہ آسمان کی بادشاہت میں ذلیل ہوگا۔ اور جس نے رزق کی کمی پر اچھی طرح صبر کیا اس کو اللہ تعالیٰ فردوس میں آباد کرے گا جہاں بندہ چاہے گا۔" (الاوسط، الصغیر، سند نرم)

٩٦٤١۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، رَفَعَهُ: مَا ذِئْبَانِ ضَاوِيَانِ فِيْ حَظِيْرَةٍ يَأْكُلَانِ وَيُفْسِدَانِ بِأَضَرَّ فِيْهَا مِنْ حُبِّ الشَّرَفِ وَحُبِّ الْمَالِ فِيْ دِيْنِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ . (رواه البزار :٣٦٠٨)

"سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ دو بھیڑیے جو ریوڑ میں آ کر گھس جاتے ہیں اور چیر پھاڑ کرتے ہیں، وہ زیادہ نقصان دہ نہیں ہیں جیسا مرتبے اور مال کی محبت مسلمان آدمی کے دین کو نقصان پہنچاتی ہے۔" (البزار)

٩٦٤٢۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَفَعَهُ: مَاعَالَ مُقْتَصِدٌ قَطُّ . (للكبير:١٢٦٥٦ والأوسط بلين)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما مرفوع بیان کرتے ہیں: "میانہ روی اختیار کرنے والا مفلس نہیں ہوتا۔" (الکبیر، الاوسط سند کمزور)

٩٦٤٣۔عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ ذَكَرَ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ يَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ يَا أَبَاعُبَيْدَةَ فَقَالَ نَبْكِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمًا مَا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَيَفِيْءُ عَلَيْهِمْ حَتّٰى ذَكَرَ الشَّامَ فَقَالَ إِنْ يُنْسَأْ فِيْ أَجَلِكَ يَاأَبَاعُبَيْدَةَ فَحَسْبُكَ مِنَ الْخَدَمِ ثَلَاثَةٌ خَادِمٌ يَخْدِمُكَ وَخَادِمٌ يُسَافِرُ مَعَكَ وَخَادِمٌ يَخْدِمُ أَهْلَكَ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ وَحَسْبُكَ مِنَ الدَّوَابِّ ثَلَاثَةٌ دَابَّةٌ لِرَحْلِكَ وَدَابَّةٌ لِثَقَلِكَ وَدَابَّةٌ لِغُلَامِكَ ثُمَّ هٰذَا أَنَا أَنْظُرُ إِلٰى بَيْتِيْ قَدِ امْتَلَأَ رَقِيْقًا

"سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ آپ کیوں روتے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں روتا ہوں کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا تھا کہ مسلمانوں کو فتوحات حاصل ہونگی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کا بھی ذکر کیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو عبیدہ! اگر تیری زندگی طویل ہو جائے تو تیرے لیے تین خادم کفایت کرتے ہیں۔ ایک خادم تیری خدمت کے لیے اور ایک وہ جو تیرے ساتھ سفر میں جاتا ہو اور ایک وہ خادم جو تیرے گھر میں خدمت کرتا ہو اور انہیں سامان لا کر دیتا ہو اور تیرے لیے تین چوپائے کفایت کرتے ہیں: ایک تیری سواری کے لیے، ایک تیرے بوجھ کے لیے اور ایک تیرے غلام کی سواری کے لیے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ میرا گھر غلاموں سے

(٩٦٤١) برار: ٣٦٠٨۔ وفيه قطبة بن العلاء وقد وثق وبقية رجاله ثقات، هيثمي : ١٧٨٣٠.

(٩٦٤٢) طبراني كبير: ١٢٦٥٦۔ طبراني اوسط، ورجاله وثقوا وفي بعضهم خلاف، هيثمي : ١٧٨٤٩.

(٩٦٤٣) احمد: ١٦٩٨۔ وفيه او لم يسم وبقية رجاله ثقات، هيثمي : ١٧٨٥٤.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَأَنْظُرُ إِلَى مِرْبَطِي قَدِ امْتَلَأَ دَوَابَّ وَخَيْلًا فَكَيْفَ أَلْقَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ هٰذَا وَقَدْ أَوْصَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبَكُمْ مِنِّيْ مَنْ لَقِيَنِيْ عَلٰى مِثْلِ الْحَالِ الَّذِيْ فَارَقَنِيْ عَلَيْهَا. (رواه أحمد: ١٦٩٨، براو لم يسم)

بھرا ہوا ہے اور اپنے باڑے کو دیکھتا ہوں تو وہ چوپایوں اور گھوڑوں سے بھرا ہے۔ تو اتنی دولت جمع کرنے کے بعد میں رسول اللہ ﷺ سے کیسے مل سکوں گا؟ اور ہمیں رسول اللہ ﷺ نے وصیت کی تھی کہ تم میں سے مجھے زیادہ پسند اور میرے قریب جگہ پانے والا وہ ہوگا جو اس حالت پر رہے گا جس پر چھوڑ کر میں جدا ہوا ہوں۔‘‘ (احمد اور بزار ایک روای کا نام مذکور نہیں ہے)

٩٦٤٤۔ عَنْ أَنَسٍ: دَخَلْتُ عَلٰى سَلْمَانَ فَرَأَيْتُ بَيْتَهٗ رَثًّا، فَقُلْتُ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ، فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَهِدَ إِلَيَّ أَنْ يَكُوْنَ زَادُكَ فِي الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ. (للكبير: ٦٠٦٩)

’’سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے گھر گیا تو ان کے گھر کو خالی پایا میں نے ان سے اس سلسلے میں بات کی۔ انہوں نے کہا: مجھے نبی ﷺ نے حکم دیا ہے کہ دنیا میں میرا سامان اتنا ہو جتنا ایک سوار کا سامان سفر میں ہوتا ہے۔‘‘ (الکبیر)

٩٦٤٥۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى أَهْلِهٖ فَلَمَّا رَأٰى مَابِهِمْ مِنَ الْحَاجَةِ خَرَجَ إِلَى الْبَرِيَّةِ فَلَمَّا رَأَتِ امْرَأَتُهٗ قَامَتْ إِلَى الرَّحٰى فَوَضَعَتْهَا وَإِلَى التَّنُّوْرِ فَسَجَرَتْهُ ثُمَّ قَالَتِ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا فَنَظَرَتْ فَإِذَا الْجَفْنَةُ قَدِ امْتَلَأَتْ قَالَ وَذَهَبَتْ إِلَى التَّنُّوْرِ فَوَجَدَتْهُ مُمْتَلِئًا قَالَ فَرَجَعَ الزَّوْجُ قَالَ أَصَبْتُمْ بَعْدِيْ شَيْئًا قَالَتِ امْرَأَتُهٗ نَعَمْ مِنْ رَبِّنَا قَامَ إِلَى الرَّحٰى فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَمَا إِنَّهٗ لَوْ لَمْ يَرْفَعْهَا لَمْ تَزَلْ تَدُوْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (رواه أحمد: ١٠٢٨٠ والبزار)

’’سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی اپنے گھر میں آیا اور اہل خانہ کی ضرورت دیکھی تو وہ جنگل میں نکل گیا۔ اس کی عورت نے دیکھا تو وہ تندور کی طرف کھڑی ہوگئی اور اس کو آگ لگائی اور اس نے کہا: یا اللہ! ہمیں رزق دے تاکہ ہم آٹا پیس کر، آٹا گوندھیں اور روٹی پکائیں تو اس کا برتن آٹے سے بھر گیا اور چکی آٹا پیسنے لگی، اور تنور روٹیوں سے بھر گیا۔ پھر اس کا خاوند آیا اور اس نے کہا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عورت نے کہا: اللہ نے بہت رزق دے دیا ہے، تو اس نے چکی ٹھہرا دی، اور اس کے آس پاس سے آٹا جمع کر دیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’اگر یہ چکی کو چھوڑے رکھتا تو وہ قیامت تک پیستی رہتی۔‘‘ (احمد، اور بزار)

(٩٦٤٤) طبراني كبير: ٦٠٦٩۔ ورجاله رجال الصحيح غير الحسن بن يحي بن الجعد وهو ثقة، هيثمي: ١٧٨٥٥.
(٩٦٤٥) احمد: ١٠٢٨٠۔ بزار، طبراني اوسط بنحوه رجالهم رجال الصحيح غير شيخ البزار وشيخ الطبراني وهما ثقتان، هيثمي: ١٧٨٧٣.

’’محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com

٩٦٤٦ـ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، رَفَعَهُ: إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَحْمِي أَحَدُكُمْ مَرِيْضَهُ الْمَاءَ لِيَشْفَى. (للموصلي: ٦٨٦٥)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں: ''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو دنیا سے اس طرح بچا کر رکھتا ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنے مریض کو پانی سے بچاتا ہے تاکہ وہ شفایاب ہو۔'' (الموصلی)

٩٦٤٧ـ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْجِبُهُ مِنَ الدُّنْيَا ثَلَاثَةٌ الطَّعَامُ وَالنِّسَاءُ وَالطِّيْبُ فَأَصَابَ ثِنْتَيْنِ وَلَمْ يُصِبْ وَاحِدَةً أَصَابَ النِّسَاءَ وَالطِّيْبَ وَلَمْ يُصِبِ الطَّعَامَ. (رواه أحمد: ٢٣٩١٩)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ دنیا کی تین چیزیں بہت پسند فرماتے تھے۔ کھانا، عورتیں اور خوشبو۔ آپ ﷺ کو عورتیں اور خوشبو تو میسر آتی لیکن کھانے میں وسعت حاصل نہیں ہوتی تھی۔'' (احمد)

٩٦٤٨ـ وَعَنْهَا، أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَدَحٍ فِيْهِ لَبَنٌ وَعَسَلٌ، فَقَالَ شُرْبَتَيْنِ فِيْ شُرْبَةٍ وَأُدْمَيْنِ فِيْ قَدَحٍ لَا حَاجَةَ لِيْ بِهِ، أَمَا إِنِّيْ لَا أَزْعَمُ أَنَّهُ حَرَامٌ أَكْرَهُ أَنْ يَسْأَلَنِيَ اللّٰهُ عَنْ فُضُوْلِ الدُّنْيَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (للأوسط: بلين)

''انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دودھ اور شہد کا ایک پیالہ لایا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو مشروب بیک وقت پینے میں اور دو سالن ایک پیالے میں ہیں، مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اور میں اس کو حرام بھی نہیں کہتا اور ناپسند کرتا ہوں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ضرورت سے زیادہ سامان دنیا کا قیامت کے دن سوال کرے گا۔'' (الاوسط، سند کمزور)

٩٦٤٩ـ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ ﷺ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا إِلٰى هٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ وَقَالَ هٰذَا الْإِنْسَانُ وَهٰذَا أَجَلُهُ مُحِيْطٌ بِهِ أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ وَهٰذَا الَّذِيْ هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْأَعْرَاضُ

''سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چوکور شکل کا خط کھینچا، اور درمیان میں ایک خط کھینچا، اور اس سے باہر کی جانب ایک خط کھینچا اور درمیانی خط کے اطراف میں اس خط کے اندر چھوٹے چھوٹے خط کھینچے۔ پھر فرمایا: یہ ہے انسان اور یہ ہے اس کی موت جو اس کو گھیرے ہوئے ہے، اور یہ جو اس کے باہر کی جانب ہے یہ اس کی خواہش ہے اور یہ چھوٹے خطوط بیماریاں ہیں۔ اگر ایک خطا کرے تو دوسری اس

(٩٦٤٦) موصلي: ٦٨٦٥ـ واسناده حسن، هيثمي: ١٨٠٥٤.

(٩٦٤٧) احمد: ٢٣٩١٩ـ وفيه را ولم يسم وبقية رجاله رجال الصحيح، هيثمي: ١٨٢٥٥.

(٩٦٤٨) طبراني اوسط وفيه نعيم بن المورع العنبري، وقد وثقه ابن حبان وضعفه غير واحد وبقية رجاله ثقات، هيثمي: ١٨٢٩٤.

(٩٦٤٩) بخاري: ٦٤١٧ـ ترمذي: ٢٤٥٤ـ ابن ماجه: ٤٢٣١ـ دارمي: ٢٤٢٩ـ احمد: ٤١٣١.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فَإِنْ أَخْطَأَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا وَإِنْ أَخْطَأَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا. (رواه البخاري: ٦٤١٧)

کو پہنچ جائے گی اور اگر دوسری نے نشانہ خطا کیا تو تیسری۔"

٩٦٥٠۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ ﷺ خُطُوطًا فَقَالَ هٰذَا الْأَمَلُ وَهٰذَا أَجَلُهُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْأَقْرَبُ. (رواه البخاري: ٦٤١٨)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک خط کھینچا اور فرمایا: یہ انسان ہے، اور اس کے گرد ایک دوسرا خط کھینچا اور فرمایا: یہ اس کی موت ہے اور ایک اور خط اس سے دور کھینچا اور فرمایا: "یہ خواہش ہے، اور وہ اسی دوران رہتا ہے حتیٰ کہ قریب آنے والی موت اسے آ پہنچتی ہے۔"

شرح:...... مقصد یہ ہے کہ انسان کی حالت قابل تعجب ہے کہ اجل اس کا احاطہ کیے ہوئے ہے اور ہر جانب سے اسے گھیرے ہوئے ہے، اس کے باوجود یہ آرزوئیں کرتا ہے حالانکہ ان میں موت حائل ہے اس کی فکر نہیں کرتا۔

اعراض سے مراد پیش آنے والی آفات ہیں، ایک سے سلامت رہا، دوسری آ جائے گی اگر سب آفات سے سلامت بھی رہے، بیماری یا مال میں کوئی آفت نہ آئے تو موت اچانک آ جاتی ہے۔

اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آرزو چھوٹی رکھی جائے اور اچانک رونما ہونے والی اجل کے لیے تیاری کی جائے۔ (انجاز الحاجہ: ۱۲/۴/۲۷)

٩٦٥١۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَنْكِبِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْعَابِرُ سَبِيلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ. (رواه البخاري: ٦٤١٦) وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ بَعْدُ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ: وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُوْرِ.

"سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے میرا کندھا پکڑا اور فرمایا: "دنیا میں ایسے رہ جیسے ایک مسافر یا رستے سے گذرنے والا۔" ابن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے: جب میں شام کرتا ہوں تو صبح کا انتظار نہیں کرتا اور جب صبح کرتا ہوں تو شام کا انتظار نہیں کرتا۔ آپ ﷺ نے مزید فرمایا کہ اپنی صحت سے اپنی بیماری تک حصہ لے لو۔ اور اپنی زندگی سے موت کے لیے۔ یہ بخاری روایت ہے اور ترمذی نے "عابر سبیل" کے بعد اضافہ کیا: "اور اپنے آپ کو قبروں والوں میں شمار کرو۔"

شرح:...... اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس سے پہلے کہ تمہارا محاسبہ ہو خود اپنا محاسبہ کر لو۔

(٩٦٥٠) بخاری: ٦٤١٨.

(٩٦٥١) بخاری: ٦٤١٦۔ ترمذی: ٢٣٣٣۔ ابن ماجه: ٤١١٤۔ احمد: ٤٩٨٢۔ قال الالبانی عن هذه الزيادة صحيح: ١٩٠٢.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس میں دنیا کی طرف میلان سے اور اسے وطن بنا کر دل لگانے سے منع کیا گیا ہے، اس سے تعلق ایک غریب الدیار کی مانند لگانے کی ترغیب ہے۔ غریب الدیار کا مسکن نہیں ہوتا جہاں وہ رہتا ہے اور پھر اس میں راہ گزر کی مانند قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ وہ مسافر ہوتا ہے یہ رکتا نہیں، منزل پر رواں رہتا ہے۔ اگر رکے بھی تو عارضی طور پر رک کر پھر روانہ ہو جاتا ہے۔

اور یہ کہہ کر خود کو قبروں والوں سے شمار کرو، لحہ ضائع نہ کرنے کی ترغیب ہے کہ آخرت کے سفر کی ہمیشہ تیاری کریں۔ (انجاز الحاجہ: ۱۲/۱۳۴)

۹۶۵۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَعْذَرَ اللّٰهُ إِلَى مْرِىءٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتَّى بَلَّغَهُ سِتِّينَ سَنَةً . (رواه البخاري: ٦٤١٩)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی کا عذر قبول نہیں کرے گا جو ساٹھ سال تک پہنچ جائے۔" (البخاری)

شرح:...... یہ حدیث اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر ہے:

﴿اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَ جَآءَكُمُ النَّذِيْرُ﴾ (الفاطر: ٣٧)

"کیا ہم نے تمہیں عمر نہیں دی جس میں نصیحت حاصل کرنے والوں نے نصیحت حاصل کی اور تمہارے پاس ڈرانے والا آیا۔"

یعنی اتنی مدت عمر کے بعد یہ عذر باقی نہ رہے گا کہ اگر مجھے اور عمر مل جاتی ہے تو میں اللہ کے احکام کو مانتا اور اطاعت کرتا، استغفار کرتا اور آخرت پر کلی طور پر متوجہ ہوتا ہے۔ یہ عذر اتنی عمر کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔ نیک عمل کے لیے یہ عمر کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حجت پوری کر دی ہے، اس کے بعد وہ سزا دے سکتا ہے۔ (فتح الباری: ۱۱/۲۴۰)

۹۶۵۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ طُوْلُ الْحَيَاةِ وَحُبُّ الْمَالِ . (رواه مسلم: ١٠٤٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "بوڑھے شخص کا دل دو چیزوں کے لحاظ سے جوان رہتا ہے: زندگی سے محبت یا فرمایا زندگی کا دراز ہونا، اور مال کی محبت۔"

۹۶۵۴۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمْرِ . (رواه مسلم: ١٠٤٧)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے اور دو خصوصیات سے وہ جوان رہتا ہے: مال کی لالچ اور عمر کی لالچ و حرص۔"

(٩٦٥٢) بخاري: ٦٤١٩۔ احمد: ٨٠٦٣.
(٩٦٥٣) مسلم: ١٠٤٦۔ بخاري: ٦٤٢٠۔ ترمذي: ٢٣٣٨۔ ابن ماجه: ٤٢٣٣۔ احمد: ١٤٨٤.
(٩٦٥٤) مسلم: ١٠٤٧۔ بخاري: ٦٤٢١۔ ترمذي: ٢٣٣٩۔ ابن ماجه: ٤٢٣٤۔ احمد: ١٣٢٨٢.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩٦٥٥۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى وَادِيًا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ. (رواہ مسلم: ١٠٤٨)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ابن آدم کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری چاہے گا، اور کوئی ابن آدم کا پیٹ نہیں بھرتا مگر مٹی، اور اللہ رجوع کرتا ہے اس پر جو شخص توبہ کرے۔" (الشیخان، ترمذی)

شرح:......طویل عمر کی حرص اور مال کی کثرت قابل تعریف چیز نہیں، انسان کو سب سے زیادہ پیاری اپنی جان ہوتی ہے اور مال صحت جان کا باعث ہے۔ انسان عمر طویل چاہتا ہے اور مال کی حرص کرتا ہے اور بڑھاپے میں موت قریب نظر آتی ہے اس لیے مال میں رغبت مزید بڑھ جاتی ہے۔ (فتح الباری: ۱۱/ ۲۴۱)

یہ کہا گیا ہے کہ آدم کے بیٹے کے پیٹ کو مٹی بھرتی ہے وہ یہ ہے کہ جب آدمی فوت ہوتا ہے اور دفن کیا جاتا ہے تو مٹی اس کی آنکھوں پر اور پیٹ وغیرہ پر پڑتی ہے اور انسان مٹی سے پیدا ہوا ہے مٹی ہی نے اس کا پیٹ بھرا ہے۔

توبہ کا آخر میں ذکر اس لیے کیا گیا ہے کہ انسان خواہ کتنا ہی زیادہ حریص ہو جائے اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ (فتح الباری: ۱۱/ ۲۵۶)

كِتَابُ الْخَوْفِ وَالرِّقَائِقِ وَالْمَوَاعِظِ

نرم دلی، خوفِ خدا، اور مواعظ کا بیان

٩٦٥٦۔ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ فَيْرُوْزَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ خَافَ أَدْلَجَ وَمَنْ أَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ. (رواہ الترمذی: ٢٤٥٠)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو ڈرتا ہے وہ راتوں کو چلتا ہے۔ اور جو راتوں کی تاریکی میں چلتا ہے وہ منزل پر پہنچ جاتا ہے اور یاد رکھو اللہ کا مالِ تجارت بہت قیمتی ہے اور خبردار اللہ کا مال تجارت جنت ہے۔"

شرح:......یعنی جو وقت سحر دشمن کی غارت گری سے بچنے کے لیے رات کے اول حصے میں چل پڑے گا وہ منزل مقصود تک پہنچ جائے گا۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/ ۶۰۴)

اس میں نبی کریم ﷺ نے آخرت کے سالک کے لیے ایک مثال بیان فرمائی ہے کہ شیطان اس کی راہ میں کھڑا ہوتا ہے اور نفس اور جھوٹی آرزوئیں رکاوٹ بنتی ہیں۔ اگر یہ بیدار ہو اور عمل میں اخلاص پیدا کر لے گا تو شیطان اور اس کی تدبیر سے محفوظ رہے گا۔

(٩٦٥٥) مسلم: ١٠٤٨۔ بخاری: ٦٤٣٩۔ ترمذی: ٢٣٣٧۔ دارمی: ٢٧٧٨۔ احمد: ١٣٤٦١۔

(٩٦٥٦)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور جو سالک اس راہ سے کٹ گیا تو آخرت اس کے لیے مشکل ہو جائے گی، معمولی محنت سے اسے حاصل کرنا بہت دشوار ہے۔

جبکہ آخرت کا گھر نعمتوں سے معمور ہے اور اس کا سامان نہایت قیمتی ہے اور ان کی قیمت اعمال صالحہ ہیں جو باقی رہنے والے ہیں، جیسا کہ ارشاد باری ہے:

﴿وَ الْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ اَمَلًا﴾ (الكهف: ٤٦)

''اور باقی رہنے والے نیک اعمال تیرے رب کے نزدیک بہتر ہیں اور آرزو کے لحاظ سے اچھے ہیں۔''

اور یہ بھی ارشاد گرامی ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ﴾ (التوبة: ١١١)

''بیشک اللہ تعالیٰ نے ایمانداروں کے مال اور ان کی جانیں جنت کے عوض خرید لیے ہیں۔''

(تحفۃ الاحوذی:۳/۳۰۳)

٩٦٥٧۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَنِّي أَرْجُو اللّٰهَ وَإِنِّي أَخَافُ ذُنُوبِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَايَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُو وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ. (رواه الترمذي: ٩٨٣)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک نوجوان کی نزع کی حالت میں اس کے پاس گئے اور فرمایا: تو کیا محسوس کرتا ہے؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ کی امید رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں سے مجھے خوف آتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ایسے وقت میں خوف و امید جس دل میں جمع ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اس انسان کو وہ چیز عنایت کرتا ہے جو اس نے امید رکھی ہے اور اس چیز سے امن دیتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے۔'' (ترمذی)

شرح:...... اس نوجوان پر موت کی غشی طاری تھی، اس سے پوچھا گیا کہ دنیا سے آخرت کی جانب روانہ ہوتے وقت کیسا محسوس کر رہے ہو؟ اللہ کی رحمت سے پر امید ہو یا اللہ کے غضب سے خائف ہو، تو اس نے کہا: میں اس کی رحمت سے پر امید ہوں اور گناہوں سے خوفزدہ ہوں۔

اس نے امید کا معاملہ اللہ سے وابستہ کیا اور گناہوں کا تعلق خوف سے پیدا کیا۔

یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ اس مقام پر نہ تو خوف امید پر غالب آئے اور نہ امید خوف ہی پر غالب آئے، بلکہ

(٩٦٥٧) ترمذی: ٩٨٣۔ حسن، البانی: ٧٨٥۔ ابن ماجه: ٤٢٦١.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دونوں برابر رہیں، یہ نظریہ درست نہیں کہ ایسی صورت میں صرف امید ہی رکھی جائے خوف نہ رکھا جائے۔

(انجاز الحاجہ: ۱۲/۳۳۰)

٩٦٥٨۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَاكَانَ يَتَبَسَّمُ. (رواه البخاری: ٦٠٩٢)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو حالتیں جمع کرتے نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ ہنستے ہوں اور آپ کے حلق کا کوا نظر آئے، آپ صرف مسکراتے تھے''

شرح:......لہوات، گلے میں لٹکتے گوشت کو کہتے ہیں، بعض روایات میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ اتنا زیادہ ہنسے کہ آپ کی داڑھیں نظر آئیں، یہ زیادہ ہنسنے پر دلالت ہے اور اس حدیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ آپ کبھی کھل کر نہ ہنسے تھے۔ تو دونوں میں مطابقت اس طرح ہے کہ نبی ﷺ کا ہنسنے کا انداز اکثر حالات میں بصورت تبسم تھا، تاہم کبھی اس کیفیت سے زیادہ ہنستے تھے۔ اکثر کھل کر ہنسنا اور اس میں مبالغہ کرنا وقار کے منافی ہے، لہٰذا جو آپ ﷺ نے اکثر عمل کیا ہے اسی کی اقتداء کی جائے۔ (فتح الباری: ۱۰/۵۰۵)

٩٦٥٩۔ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَمَافِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ قَالَتْ وَإِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَاءُ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَفْتُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَعَلَّهُ يَاعَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ ﴿ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا ﴾. (رواه مسلم: ٨٩٩)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ہوائیں چلتی تھیں تو نبی کریم ﷺ دعا کرتے تھے: اے اللہ! میں اس کی بھلائی کا اور جو اس میں ہے اس کا اور جس بھلائی کے ساتھ اس کو بھیجا گیا ہے اس کا سوال کرتا ہوں۔ اور اس کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اور اس چیز کے شر سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ جب آسمان میں تبدیلی رونما ہوتی تو آپ ﷺ کا رنگ بدل جاتا، باہر جاتے، اندر آتے، سامنے آتے اور پیٹھ پھیرتے، جب بارش شروع ہو جاتی تو آپ ﷺ اطمینان میں آجاتے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس کیفیت کو جان گئیں اور آپ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''اے عائشہ! مجھے خوف پیدا ہوتا ہے کہ یہ قوم عاد کے قول کی مثل نہ ہو۔ جب انہوں نے اپنی وادی کی طرف بادل آتے دیکھا تو کہا یہ بادل ہم پر برسے گا۔'' (الشیخان، الترمذی، ابوداؤد)

(٩٦٥٨) بخاری: ٦٠٩٢۔ مسلم: ٨٩٩۔ ابوداؤد: ٥٠٩٨۔ ترمذی: ٣٢٥٧۔ ابن ماجه: ٣٨٩١۔ احمد: ٤٢٨١٤.
(٩٦٥٩) مسلم: ٨٩٩۔ بخاری: ٤٨٢٩۔ ترمذی: ٣٢٥٧۔ ابوداؤد: ٥٠٩٨۔ ابن ماجه: ٣٨٩١۔ احمد: ٢٣٤٨.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شرح:...... بادل آتے تو آپ ﷺ امت کو تعلیم دینے کے لیے اور اس پر رحمت کی وجہ سے خوفزدہ ہو جاتے اور چہرۂ مبارک کا رنگ بدل جاتا، جب صورت حال واضح ہوتی تو آپ ﷺ پرسکون ہو جاتے۔

اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ جب خوف چھا جائے اور حالات بدلنے لگیں تو اللہ کی طرف التجا کریں، عذاب الٰہی سے بے خوف نہ ہو جائیں ایسا نہ ہو کہ نافرمانی کی وجہ سے سزا ہو جائے۔

اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ گزشتہ امتوں کی غلط روش نہ اپنائی جائے بلکہ ان سے عبرت پکڑی جائے۔ اس میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ آپ ﷺ اپنی امت پر بڑی شفقت رکھتے تھے، اس کی قرآن پاک بھی تائید کرتا ہے کہ نبی ﷺ کی موجودگی کی وجہ سے انہیں عذاب نہ ہوگا، ارشاد باری ہے:

﴿وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ﴾ (الانفال: ۳۳)

''اور اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہیں کرے گا جب تک کہ آپ ان میں موجود ہیں۔''

اس پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی امت پر عذاب سے کیوں ڈر گئے تھے جبکہ آپ جانتے تھے کہ میری موجودگی میں ان پر عذاب نہ آئے گا۔

اس کا حل یہ ہے کہ امت پر عذاب کے خوف نے آپ کو اتنا زیادہ بے قرار کر دیا کہ یہ ذہن میں نہ رہا اور اللہ کی تدبیر سے بے خوف نہ ہونے کا غلبہ ہوا۔

اس سے ثابت ہوا کہ بارش دیکھ کر مذکور یہ دعا کی جائے تا کہ مسلمانوں کے لیے اور اپنے لیے پناہ بن جائے اور دنیا و آخرت کے لیے مسلمانوں کی اصلاح ہو جائے۔ (انجاز الحاجۃ: ۱۱/ ۲۲۶)

۹۶۶۰۔عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي أَرَى مَالَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحَقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ مَافِيْهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُوْنَ إِلَى اللّٰهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ. (رواه الترمذی: ۲۳۱۲)

''سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان خوفِ خدا سے لرز رہے ہیں اور ان کا حق ہے کہ وہ چڑ چڑائیں اور لرزیں۔ چار انگشت کی جگہ بھی خالی نہیں ہے اس لیے کہ فرشتے پیشانی رکھ کر سجدے میں پڑے ہیں۔ اللہ کی قسم! اگر تم جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ اور تم اپنے بستروں پر عورتوں سے لذت لینا ترک کر دو اور مجھے یہ پسند ہے کہ میں درخت ہوتا جس کو کاٹ لیا جاتا۔''

(۹۶۶۰) ترمذی: ۲۳۱۲۔ حسن، النسائی: ۱۸۸۲۔ دون قوله لوددت ابن ماجه: ۴۱۹۰۔ احمد: ۲۱۰۰۵۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٩٦٦١- وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ: لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ. (رواه الترمذي: ٢٣١٢)

''ایک روایت میں ہے: ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے پسند ہے کہ میں ایک درخت ہوتا اور مجھے کاٹا جاتا۔'' (ترمذی)

شرح: .....اس میں فرشتوں کی کثرت بتائی گئی ہے اور یہ ایسی حالت میں ہیں کہ بعض رکوع کر رہے ہیں اور بعض سجدہ ریز ہیں۔ اور ان کی تسبیح وتحمید اور تقدیس وتمجید سے آسمان آواز نکال رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نزع کے وقت، برزخ اور روز قیامت کے ہولناک حالات جو میں جانتا ہوں اگر تم جان لو تو تم تمام لذات بھول جاؤ اور صرف بلاؤں کی دوری کی دعائیں ہی کرنے لگو اور گڑگڑانے لگو اور کوئی بھی کام نہ کرو۔

اس میں اللہ کے غضب سے ڈرنے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خشیت الٰہی کی جھلک ہے۔ اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ نصیحت میں شدت اختیار کی جا سکتی ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگی جائے۔

(انجاز الحاجہ: ١٢/ ٢٢٦)

٩٦٦٢- عَنْ حَنْظَلَةَ الْأُسَيِّدِيِّ قَالَ وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَقِيَنِيْ أَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ قَالَ قُلْتُ نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتّٰى كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ فَنَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ أَبُوْبَكْرٍ فَوَاللّٰهِ إِنَّا لَنَلْقٰى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَاذَاكَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ

''حنظلہ بن ربیع اُسیدی سے روایت منقول ہے جو کہ رسول اللہ ﷺ کے کاتبوں میں سے ہیں وہ کہتے ہیں: میری ملاقات سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے کہا: اے حنظلہ! تم کیسے ہو؟ میں نے کہا: حنظلہ تو منافق ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا: اللہ پاک ہے۔ تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا: ہم نبی کریم ﷺ کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ہمیں آگ سے ڈراتے اور جنت کا ذکر فرماتے ہیں تو اتنا یقین پیدا ہوتا ہے گویا ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ پھر جب ہم آپ ﷺ کے پاس سے چلے آتے ہیں اور اپنے بیوی بچوں سے آملتے ہیں اور کھیتوں میں چلے جاتے ہیں تو بہت کچھ بھول جاتے ہیں۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! یہ چیز تو ہم سب پر آتی ہے۔ چنانچہ میں اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! حنظلہ تو منافق

(٩٦٦١) ترمذي: ٢٣١٢.

(٩٦٦٢) مسلم: ٢٧٥٠- ترمذي: ٢٤٥٢- ابن ماجه: ٤٢٣٩- احمد: ١٧١٥٧.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وَالْجَنَّةِ حَتّٰى كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنْ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَاحَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. (رواه مسلم:۲۷۵۰)

ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا بات کیا ہے؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں، آپ جہنم اور جنت کا ذکر فرماتے ہیں تو ہم اس یقین پر آ جاتے ہیں گویا ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اور جب آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں اور اپنے بیوی بچوں اور کھیتوں میں مشغول ہو جاتے ہیں تو ہم بہت کچھ بھول چکے ہوتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم اس حالت پر قائم رہو جس پر تم میرے پاس ہوتے ہو اور ذکر میں مصروف رہو تو تم سے فرشتے مصافحہ کرنے لگیں۔ تمہارے بستر پر بھی اور تمہارے راستے میں بھی، مگر اے حنظلہ! یہ ساعت اور وہ ساعت بدلتی رہتی ہے، تین بار فرمایا۔''
(ترمذی ومسلم بلفظہ)

شرح: .....اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اس انداز پر پیدا کیا ہے کہ وہ رات دن تسبیح وذکر میں مصروف ہیں، ذرہ برابر اکتاتے نہیں۔ اور شیطانوں کی یہ حالت ہے کہ یہ شر وفساد میں کمی نہیں کرتے اور انسان کو ان کے درمیان بنایا ہے اور یہ متلون ہے کبھی یہ ذکر الٰہی میں مصروف ہوتا ہے اور کبھی اپنی ضروریات میں مشغول ہوتا ہے۔

اس سے یہ ثابت ہوا کہ ہمہ وقت ذکر الٰہی میں مستغرق رہنا اگرچہ اچھا ہے مگر یہ مقصود نہیں اور انسان اس کا متحمل بھی نہیں، صرف یہ مقصود ہے کہ انسان اعمال صالحہ سے وابستہ رہے اور حرام سے اجتناب کرے، تاہم حوائج انسانی پر متوجہ ہونے سے نفاق کے دائرے میں نہیں آتا بلکہ اگر ان حقوق انسانی کی ادائیگی میں نیت نیک ہو تو یہ معاشی ضروریات بھی ذکر الٰہی شمار ہوتی ہیں۔ (انجاز الحاجہ:۱۲/۲۸۲)

٩٦٦٣۔ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْمَا رَوٰى عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنَّهٗ قَالَ يَاعِبَادِيْ إِنِّيْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِيْ وَجَعَلْتُهٗ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهٗ فَاسْتَهْدُوْنِيْ أَهْدِكُمْ يَاعِبَادِيْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ

''سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اے میرے بندو! میں نے ظلم اپنے اُوپر حرام کیا ہے اور اس کو تمہارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے پس تم آپس میں ظلم نہ کرو، اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جس کو میں ہدایت دے دوں، پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو، میں تمہیں ہدایت دوں گا۔

(۹۶۶۳) مسلم: ۲۵۷۷۔ ترمذی: ۲٤۹٥۔ ابن ماجه: ٤٢٥٧۔ احمد: ۲۰۹۱۱۔ دارمی: ۲۷۸۸

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُوْنِي أُطْعِمْكُمْ يَاعِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُوْنِي أَكْسُكُمْ يَاعِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِي أَغْفِرْلَكُمْ يَاعِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّي فَتَضُرُّوْنِي وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِي فَتَنْفَعُوْنِي يَاعِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَازَادَ ذٰلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَاعِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُوْنِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَانَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَاعِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَغَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ. (رواه مسلم:٢٥٧٧)

میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر جس کو میں کھانا دے دوں پس تم رزق مجھ سے طلب کرو، میں تمہیں کھانا دے دوں گا۔ اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک ننگا ہے مگر جس کو میں لباس پہنا دوں، لہٰذا تم مجھ سے لباس طلب کرو میں، تمہیں لباس عطا کروں گا۔

اے میرے بندو! تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہ بخشتا ہوں تم مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہیں بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے تمہارے جن اور انسان سب سے زیادہ متقی دل والے انسان کی مثل ہو جائیں تو میری بادشاہت میں کچھ بھی اضافہ نہ ہو گا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے تمہارے انسان اور جن تم میں سب سے زیادہ بدکار کی مثل ہو جائیں تو میری بادشاہی میں کوئی اضافہ نہ ہو گا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے تمہارے انسان اور تمہارے جن سب ایک جگہ کھڑے ہو کر مجھ سے سوال کریں اور میں ہر انسان کو اس کی طلب کردہ چیز دے دوں تو میرے خزانوں میں بھی کمی اتنی نہیں آئے گی جتنی سوئی کو سمندر میں ڈالنے سے آتی ہے۔ اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہی ہیں جو میں شمار کرتا ہوں اور پھر تمہیں پورے پورے لوٹا دیتا ہوں۔ جو بھلائی پائے تو اللہ کا شکر بجالائے اور جو اس کے خلاف پائے تو صرف اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔" (ترمذی و مسلم بلفظہ)

شرح:...... اس میں جنوں اور انسانوں کو مخاطب کیا گیا ہے وجہ یہ ہے کہ یہ دونوں مکلف ہیں اور تقویٰ یا برائی ان ہی سے سرزد ہوتا ہے۔

سب سے پہلے یہ کہا گیا ہے کہ تم میں سے ہر ایک سے گناہ کا صدور ہوتا ہے مگر جسے میں بچاؤں وہ بچتا ہے جیسے انبیاء اور اولیاء ہیں۔ یہ تو کامل افراد ہیں، گناہوں سے سلامت ہیں۔ اگر تم میں سے کسی سے یہ گناہ سرزد ہو جائے تو میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسے رحمت، مغفرت اور توبہ کے ذریعے عافیت دیتا ہوں۔

اور پھر فرمایا کہ ہدایت بھی عنایت ربانی ہے اور اللہ کے لطف وکرم سے حاصل ہوتی ہے اور یہ وہ جوہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں رکھا ہے، ہمیں احکام اسلام کا علم نہ تھا، نہ ہم حدود الٰہی سے آشنا تھے۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے رہنمائی کی ہے۔

اور پھر فرمایا کہ تمہارے نوجوان اور بوڑھے، عالم اور جاہل، فرمانبردار اور نافرمان یعنی سارے آجائیں دنیا کا ایک فرد بھی باقی نہ رہے اور ہر حاجت لے کر آجائے جو بھی دل میں آسکتی ہے، تو اللہ سب کو عطا کردے تو اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہ آئے گی۔ یہ جو کہا گیا ہے کہ سوئی کے برابر کمی آتی ہے یہ بھی مجازی طور پر کہا گیا ہے ورنہ اللہ کے خزانے میں نقص کا تصور تک نہیں۔ وہی قادر مطلق ہے، اسی کا حکم چلتا ہے۔ (انجاز الحاجۃ: ۱۲/۲۲۳)

٩٦٦٤۔ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ. (رواه الترمذي: ٢٤٥٧)

”طفیل بن ابی بن کعب سے مروی ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ایک ثلث حصہ رات جانے کے بعد کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”لوگو! اللہ کا ذکر کرو! کانپنے والی قریب آگئی اور اس کے بعد آنے والی آرہی ہے۔ موت اپنی تمام کیفیات کے ساتھ آچکی ہے۔“ (ترمذی)

شرح: ... یعنی جب صور میں پھونک ماری جائے گی، یہ پہلی پھونک ہوگی جس سے زمین لرز جائے گی اور مخلوق مر جائے گی۔ اس کے بعد دوسری پھونک ہوگی جس سے یہ زندہ ہو جائے گی۔ اس میں اللہ کے اس فرمان کی طرف اشارہ ہے:

﴿يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝﴾ (النازعات: ٦)

”جس دن زمین کانپ جائے گی۔“

اس میں ماضی کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے گویا کہ یہ دن وقوع پذیر ہو چکا ہے، یعنی وہ بالکل قریب ہے اور اس کی ہولناکی سے بچاؤ کی تیاری کریں۔

اور موت آئی کا مطلب ہے جو حالت نزع میں شدائد آئیں گے اور جو قبر اور اس کے بعد آنے والے حالات ہیں ان کے لیے مستعد ہو جاؤ۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/۶۰۸)

٩٦٦٥۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةِ

”سیدہ اسما بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے

(٩٦٦٤) ترمذی: ٢٤٥٧۔ حسن، البانی: ١٩٩٩۔ احمد: ٢٠٧٣٥۔

(٩٦٦٥) ترمذی: ٢٤٤٨۔ ضعیف، البانی: ٤٣٣۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيْرَ الْمُتَعَالِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَا وَالْمُنْتَهٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّيْنَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُوْدُهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهُ. (رواه الترمذی: ٢٤٤٨)

رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: ''بدترین بندہ وہ ہے جو تخیلات میں پڑا رہا اور بہت بڑے بلند کو بھول بیٹھا، بدترین بندہ وہ ہے جس نے جبر کیا اور حد سے تجاوز کیا اور طاقت ور بلند ذات کو بھول گیا۔ وہ بندہ برا ہے جس نے بھول اور شغل اختیار کیا اور نہ قبر یاد رہی اور نہ مصائب، وہ بدتر انسان ہے جس نے تکبر کیا اور سرکشی کی اور ابتداء اور انجام کو نہ سوچا۔ وہ بدتر انسان ہے جس نے اپنا دین خواہشات کے ساتھ ملا دیا۔ بد تر انسان ہے جس کو لالچ اپنے پیچھے دوڑائے۔ وہ انسان بدترین ہے جس کو خواہش گمراہ کر دے اور برا انسان ہے وہ جس کو دنیا کی ترغیب گمراہ کر دے۔''

٩٦٦٦۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَتِ الْاٰخِرَةُ هَمَّهُ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ جَعَلَ اللّٰهُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَفَرَّقَ عَلَيْهِ شَمْلَهُ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَاقُدِّرَ لَهُ. (رواه الترمذی: ٢٤٦٥)

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو آخرت ہی کی فکر لاحق ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں غنا پیدا کر دیتا ہے اور اس کی پراگندگی دور کر دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس فرمانبردار بن کر حاضر ہو جاتی ہے۔ اور جس کے پیش نظر دنیا ہی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ محتاجی اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے اور اس کے حالات پراگندہ کر دیتا ہے اور اسے دنیا وہی ملتی ہے جو لکھی ہوئی ہے۔''

شرح:...... یعنی جس کی نیت طلب آخرت ہو تو اس کے دل میں اللہ تعالیٰ قناعت پیدا کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے زیادہ طلب رک جاتی ہے اور یہ تھکاوٹ سے محفوظ رہتا ہے، جمع خاطر حاصل ہو جاتی ہے اور دنیا آسانی سے مل جاتی ہے۔ اور جس کی نیت طلب دنیا کی ہو اس کے امور بکھر جاتے ہیں اور دلجمعی نہیں رہتی اور برکت ختم ہو جاتی ہے۔

(تحفۃ الاحوذی: ۳/ ۳۰۸)

٩٦٦٧۔ وَزَادَفِيْ رِوَايَةٍ: فَمَا يُمْسِيْ إِلَّا فَقِيْرًا وَلَايُصْبِحُ إِلَّا فَقِيْرًا ، وَمَاأَقْبَلَ عَبْدٌ

''ایک روایت میں اضافہ کیا گیا ہے: وہ شام کے وقت بھی فقیر اور صبح کو بھی غریب ہی رہتا ہے اور جو بندہ دل سے اللہ کی

(٩٦٦٦) ترمذی: ٢٤٦٥۔ صحیح، الالبانی: ٢٠٠٥.

(٩٦٦٧).

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عَلَى اللّٰهِ، بِقَلْبِهِ، إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ تَنْقَادُ إِلَيْهِ بِالْوُدِّ وَالرَّحْمَةِ، وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ خَيْرٍ إِلَيْهِ أَسْرَعُ.

طرف مائل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے دل اس کی طرف مائل کر دیتا ہے، وہ اس سے محبت کرتے اور اس پر شفقت کرتے ہیں اور ہر بھلائی اس کی طرف اللہ تعالیٰ جلدی ارسال فرماتا ہے۔"

٩٦٦٨ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَكَ وَإِلَّا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَيْكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ. (رواه الترمذي: ٢٤٦٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو اپنے دل کو میری عبادت کے لیے فارغ کر میں تیرے سینے کو غنا سے بھر دوں گا اور تیری غربت کا سدباب کر دوں گا۔ اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تیرے دونوں ہاتھ شغل میں لگا کر بھر دوں گا اور تیری غربت کا سدباب نہیں کروں گا۔"

شرح: ...اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ اے انسان! اگر تو اپنی مہمات سے فارغ ہو کر میری اطاعت میں لگ جائے اور ہمہ وقت میری عبادت میں لمحات گزارے گا تو میں تجھے دل کا غنی بنا دوں گا اور تجھے مخلوق سے بے پروا کر دوں گا۔ اور اگر تو نے یہ نہ کیا تو غیر ہی سے مصروف رہے گا حالانکہ ساری مخلوق میری محتاج ہے، لہٰذا میں تیری محتاجی میں اور اضافہ کر دوں گا۔ (انجاز الحاجہ: ۱۲/۱۴۴)

٩٦٦٩ـ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللّٰهِ. (رواه الترمذي: ٢٤٥٩)

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "دانشمند وہ ہے جو اپنی جان سے انصاف کرے اور مرنے کے بعد کے لیے عمل کرے، اور عاجز و پسماندہ وہ ہے جو نفس کی تابعداری اختیار کرے اور خواہشات پر چلے اور اللہ سے امید وابستہ۔"

٩٦٧٠ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَبْعًا هَلْ تَنْتَظِرُونَ إِلَّا فَقْرًا مُنْسِيًا أَوْ غِنًى مُطْغِيًا أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا أَوْ هَرَمًا مُفَنِّدًا أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا أَوِ الدَّجَّالَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سات اشیاء سے پہلے پہلے نیک اعمال کر لو، کیا تم بھلا دینے والی غربت کا انتظار کرتے ہو، یا سرکش کرنے والی دولت مندی کا، یا جسم کو بگاڑنے والی امراض کا، یا بے بس کرنے والے

(٩٦٦٨) ترمذی: ٢٤٦٦ـ صحیح، البانی: ٢٠٠٦ـ ابن ماجہ: ٤١٠٧.

(٩٦٦٩) ترمذی: ٢٤٥٩ـ ضعیف، البانی: ٤٣٦ـ ابن ماجہ: ٤٢٦٠.

(٩٦٧٠) ترمذی: ٢٣٠٦ـ ضعیف، البانی: ٤٠٠ـ احمد: ٩٠٢٥.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَشَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ أَوِ السَّاعَةُ فَالسَّاعَةُ أَدْهٰى وَأَمَرُّ. (رواه الترمذي: ٢٣٠٦)

بڑھاپے کا یا موت کے رخصت کرانے کے، یا فتنۂ دجال کے انتظار میں ہو تو وہ بہت برا ہے جس کا انتظار کیا جاتا ہے۔ یا قیامت کا انتظار ہے اور قیامت بہت خطرناک اور بہت کڑوی ہے۔"

شرح:...... مقصد یہ ہے کہ موت سب سے بڑا وعظ ہے اس سے کسی وقت بھی غافل نہ ہوں۔ (جائزۃ الاحوذی)

٩٦٧١۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ لِإِنْسَانٍ إِنَّكَ فِيْ زَمَانٍ كَثِيْرٌ فُقَهَاؤُهٗ قَلِيْلٌ قُرَّاؤُهٗ تُحْفَظُ فِيْهِ حُدُوْدُ الْقُرْآنِ وَتُضَيَّعُ حُرُوْفُهٗ قَلِيْلٌ مَنْ يَسْأَلُ كَثِيْرٌ مَنْ يُعْطِي يُطِيْلُوْنَ فِيْهِ الصَّلَاةَ وَيَقْصُرُوْنَ الْخُطْبَةَ يُبَدُّوْنَ أَعْمَالَهُمْ قَبْلَ أَهْوَائِهِمْ وَسَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ قَلِيْلٌ فُقَهَاؤُهٗ يُحْفَظُ فِيْهِ حُرُوْفُ الْقُرْآنِ وَتُضَيَّعُ حُدُوْدُهٗ كَثِيْرٌ مَنْ يَسْأَلُ قَلِيْلٌ مَنْ يُعْطِي يُطِيْلُوْنَ فِيْهِ الْخُطْبَةَ وَيَقْصُرُوْنَ الصَّلَاةَ يُبَدُّوْنَ فِيْهِ أَهْوَاءَ هُمْ قَبْلَ أَعْمَالِهِمْ. (رواه مالك: ٤١٩)

"یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کہا: تو اس دور میں ہے جس زمانے میں فقہاء زیادہ ہیں، قاری کم ہیں، قرآن کی حدود محفوظ کی جاتی ہیں، حروف ضائع کیے جاتے ہیں، مانگنے والے تھوڑے ہیں، دینے والے زیادہ ہیں، خطبہ مختصر دیا جاتا ہے، نماز طویل کی جاتی ہے، اور خواہش پر اعمال کو اولیت دی جاتی ہے۔ اس کے بعد لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جس میں دین کو سمجھنے والے فقہاء کم ہوں گے اور قاری زیادہ ہوں، قرآن کے حروف کی خوب حفاظت ہوگی اور اس کے احکام وحدود ضائع کئے جائیں گے، مانگنے والے زیادہ ہوں گے، اور دینے والے تھوڑے ہوں گے، خطبہ طویل دیا جائے گا اور لوگ نماز چھوٹی پڑھیں گے اور لوگ اعمال پر خواہشات کو ترجیح دیں گے۔" (مالک)

٩٦٧٢۔ عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: أَلَا لَا خَيْرَ فِيْ قِرَاءَةٍ لَيْسَتْ فِيْهَا تَدَبُّرٌ، وَلَا فِيْ عِبَادَةٍ لَيْسَ فِيْهَا تَفَقُّهٌ، اَلْفَقِيْهُ كُلُّ الْفَقِيْهِ مَنْ لَمْ يُقَنِّطِ النَّاسَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ، وَلَمْ يُؤْمِنْهُمْ مِنْ مَكْرِ اللّٰهِ، وَلَمْ يَدَعِ الْقُرْآنَ رَغْبَةً عَنْهُ إِلٰى مَا هَوَاهُ. (رواه رزين)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خبردار ہو جاؤ اس تلاوت میں کوئی بھلائی نہیں ہے جس میں غور وفکر اور تدبر نہ ہو، اس عبادت کا کوئی فائدہ نہیں جس میں سمجھ بوجھ نہ ہو اور پورا کامل فقیہ وہ ہے جو لوگوں کو نہ اللہ کی رحمت سے مایوس کرے اور نہ اللہ کی تدبیر سے بے خوف کرے، قرآن کو بے رغبتی کے ساتھ ترک نہ کرے اور خواہشات کے پیچھے نہ جائے۔"

(٩٦٧١) موطا: ٤١٩. (٩٦٧٢) رزين.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شرح:..... سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ اس دور میں فقہاء زیادہ اور قراء کم ہیں اور اس میں قرآن کی حدود کی حفاظت ہو رہی ہے اور حروف ضائع کیے جا رہے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ اب قرآن پاک کے احکام کا کھوج لگانے والے کثیر تعداد میں ہیں۔ چونکہ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دور تھا ظاہر ہے وہ اس کے ماہر تھے۔

اور قراء کے قلیل ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ قرآن کی تلاوت اس وقت کم ہو رہی تھی، ایسا نہ تھا۔ اس وقت تو لوگ قرآن پاک کی تلاوت کے بے حد شوقین تھے، اسے سیکھتے سکھاتے تھے اور لحد میں پہلے اسے اتارتے تھے جسے قرآن زیادہ یاد ہوتا تھا اور حنین میں جب مسلمان افراتفری کا شکار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ کہہ کر بلایا تھا کہ سورت بقرہ پڑھنے والو! کہاں ہو؟ یہ پڑھ کر راہِ فرار کیوں اختیار کر رہے ہو، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس دور میں قرآن کی تلاوت عام تھی اور اسی کی بدولت وہ مشکلات کا سامنا کرتے تھے اور وہ شرف وفضل کے حق دار ٹھہرے تھے۔

اس کا معنی یہ ہے کہ وہ دور جس کی سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بات کرتے ہیں اس میں قرآنی احکام حاصل کرنے والے اور معانی سمجھنے والے بکثرت موجود ہیں اور وہ کم ہیں جو قرآن میں تفقہ اور سمجھ نہ رکھتے ہوں یہ اس دور کی تعریف ہے۔

اور یہ بھی تعریف کی ہے کہ اس دور میں اظہار حق ہوتا تھا اور احکام قرآن کے تقاضے پورے کیے جاتے تھے اور پھر اس کی قراءت کے اصول اور حروف کی ادائیگی بھی درست ہوتی تھی۔ الغرض! قرآن کی حدود کی حفاظت بھی تھی اور لفظی قراءت کی بھی حفاظت کی جاتی تھی۔

اور اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ان کے خطبات اور مواعظ چھوٹے ہوتے تھے اور ان کا عمل زیادہ ہوتا تھا۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ وہ اپنے کاروبار میں مصروف ہوتے یا کوئی خواہش ابھرتی تو وہ خواہش اور مصروفیت چھوڑ کر نماز وغیرہ نیکی کی طرف لپکتے تھے۔

اب اس میں تبدیلی بھی بتائی گئی ہے کہ اپنے مفادات مقدم ہوں گے اور علم دین کی طلب وتلاوت مشغولیات کی وجہ سے ماند پڑ جائے گی، تلاوت ہوگی فقاہت نہ ہوگی، خطبہ ووعظ ہوگا مگر عمل نہ ہوگا۔ آج اس بات کو دیکھنا مشکل نہیں اسلام کے عظیم سپوت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بیان کی تصدیق بالکل عیاں ہے، تلاوت خوبصورت ہے عمل پہ بدنما داغ ہیں اور وعظ دلکش ہے اور عمل حوصلہ شکن ہے، آیئے ہم اس سے عبرت پکڑیں اور اسلاف کی یاد تازہ کر دیں۔ (شرح زرقانی: ۱/۳۵۲)

۹۶۷۳۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَأَكْثِرْنَ الْإِسْتِغْفَارَ فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! صدقہ دیا کرو اور مغفرت طلب کیا کرو میں نے جہنم میں عورتوں کی تعداد زیادہ دیکھی

(۹۶۷۳) مسلم: ۸۰۔ بخاری: ۳۰۴۔ ابوداؤد: ۴۶۷۹۔ نسائی: ۱۵۷۶۔ ابن ماجہ: ۴۰۰۳۔ احمد: ۱۰۹۸۸۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

النَّارِ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَمَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِيْنٍ أَغْلَبَ لِذِيْ لُبٍّ مِنْكُنَّ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَانُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّيْنِ قَالَ أَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ تَعْدِلُ شَهَادَةَ رَجُلٍ فَهٰذَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَتَمْكُثُ اللَّيَالِيْ مَا تُصَلِّيْ وَتُفْطِرُ فِيْ رَمَضَانَ فَهٰذَا نُقْصَانُ الدِّيْنِ.

(رواه مسلم:۸۰)

ہے؟ ایک عورت نے عرض کی جو ان میں سے بڑی تھی: ہم عورتیں کس وجہ سے جہنم میں زیادہ ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم لعنت زیادہ کرتی اور خاوند کے رشتہ داروں کی ناشکری کرتی ہو۔ اتنے کمتر عقل کے میں نے عورتوں کے سوا کسی کو نہیں دیکھا کہ ایک دانا مرد کی عقل پر غالب آ جاتی ہو۔ اس نے عرض کی: عقل اور دین کا نقصان کیسے ہے؟ آپ نے فرمایا: عقل کا نقصان اس سے ظاہر ہے کہ دو عورتوں کی شہادت اللہ نے ایک مرد کی شہادت کے برابر قرار دی ہے اور یہ عقل کی کمی کی وجہ سے ہے۔ کتنی ہی رات گذر جاتی ہیں اور نماز ایک عورت نہیں پڑھتی اور رمضان میں بھی افطار کرتی ہے۔ پس یہ دین کا نقصان ہے۔'' (مسلم وترمذی)

شرح:...... نبی کریم ﷺ نے نماز کسوف میں یہ منظر دیکھا تھا، ثابت ہوا کہ یہ مذموم صفات والی خواتین دوزخ میں تھیں۔ اس میں دوزخ سے خواتین کو بچانے کا طریقہ بھی بتایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ صدقہ و استغفار کریں۔ وجہ یہ ہے کہ صدقے سے غضب الٰہی دور ہوتا ہے اور صدقہ سایہ بن جاتا ہے اور استغفار سے گناہ مٹتے ہیں۔

اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بیوی پر خاوند کا بہت زیادہ حق ہے جس کے کفران سے دوزخ میں جانا پڑے گا اور خاوند کی نافرمانی اللہ کی نعمت کا انکار ہے۔

عقل اور دین کے نقص سے مراد خواتین کی تحقیر نہیں، بلکہ ان کی فطرت بتائی گئی ہے۔

اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ شہادت میں صداقت و امانت کے ساتھ عقل بھی ضروری ہے اگر عقل میں ضعف ہوگا تو شہادت قبول نہ ہوگی۔

اس حدیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ انعامات کا انکار کفر ہے اور حرام ہے اور قبیح کلام سب و شتم اور لعنت کرنا بھی حرام ہے یہ کبیرہ گناہ ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ نصیحت میں سختی بھی کی جا سکتی ہے اس میں یہ بھی ثابت ہوا کہ شاگرد اپنے استاد سے سمجھنے کے لیے تکرار کر سکتا ہے، اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ آپ ﷺ کا اخلاق بہت عظیم تھا، اور آپ نرم خو تھے اور نہایت ہی مشفق تھے۔ (انجاز الحاجۃ:۱۱/۴۲۸)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٩٦٧٤۔ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَانَ يَقُولُ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَتَقْسُو قُلُوبُكُمْ فَإِنَّ الْقَلْبَ الْقَاسِيَ بَعِيدٌ مِنَ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لَا تَعْلَمُونَ وَلَا تَنْظُرُوا فِي ذُنُوبِ النَّاسِ كَأَنَّكُمْ أَرْبَابٌ وَانْظُرُوا فِي ذُنُوبِكُمْ كَأَنَّكُمْ عَبِيدٌ فَإِنَّمَا النَّاسُ مُبْتَلًى وَمُعَافًى فَارْحَمُوا أَهْلَ الْبَلَاءِ وَاحْمَدُوا اللّٰهَ عَلَى الْعَافِيَةِ. (رواه مالك)

"امام مالک رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ان کو یہ خبر پہنچی ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کہا کرتے تھے: ذکر خدا کے بغیر کلام زیادہ نہ کرو، تمہارے دل سخت ہوں گے اور سخت دل اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے اور تمہیں علم بھی نہیں ہوتا اور تم لوگوں کے گناہوں پر نگاہ نہ رکھو کہ تم ان پر گویا آزاد نگران ہو۔ تم اپنے گناہ دیکھو اور اپنے آپ کو غلام تصور کرو۔ لوگ تو گناہ میں مبتلا ہو کر معاف ہوتے رہتے ہیں۔ پس تم اہل مصائب پر رحم کرو اور اللہ کی عافیت جو تمہیں حاصل ہے اس پر شکر کرو۔"

٩٦٧٥۔ عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَوْمًا فِي خُطْبَتِهِ: تَعَلَّمُوا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ الطَّمَعَ فَقْرٌ، وَإِنَّ الْيَأْسَ غِنًى، وَإِنَّ الْمَرْءَ إِذَا يَئِسَ عَنْ أُمُورِ الدُّنْيَا اِسْتَغْنٰى عَنْهَا. (رواه رزين)

"عروہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن خطبے میں کہا: لوگو! علم حاصل کرو، طمع اور لالچ دراصل غربت ہے اور مایوسی سے غنا پیدا ہوتا ہے اور انسان جب دنیا کے کاموں سے مایوس ہو جاتا ہے تو اس کو ان امور سے لاپروائی حاصل ہو جاتی ہے۔"

٩٦٧٦۔ عَنْ مَالِكٍ، أَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِهِ: يَابُنَيَّ إِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَيْهِمْ مَايُوْعَدُوْنَ، وَهُمْ إِلَى الْآخِرَةِ سِرَاعًا يَذْهَبُوْنَ، وَإِنَّكَ قَدِ اسْتَدْبَرْتَ الدُّنْيَا مُنْذُ كُنْتَ، وَاسْتَقْبَلْتَ الْآخِرَةَ، وَإِنَّ دَارًا تَسِيْرُ إِلَيْهَا أَقْرَبُ إِلَيْكَ مِنْ دَارٍ تَخْرُجُ عَنْهَا. (رواه رزين)

"امام مالک رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ لقمان رحمہ اللہ نے اپنے بیٹے کو کہا: اے میرے بیٹے! لوگوں پر وعدے کا وقت طول پکڑ گیا اور وہ جلدی جلدی آخرت کی طرف بڑھ رہے ہیں، اور تو جب سے دنیا میں آیا اسی دن سے دنیا کو چھوڑے جا رہا ہے اور آخرت کی طرف گامزن ہے اور جس گھر کی طرف تو جا رہا ہے وہ تیری طرف جلدی قریب آتا جاتا ہے اور جس گھر میں ہے اس گھر سے تو نکلا جاتا ہے۔"

٩٦٧٧۔ عَنِ ابنِ مسعودٍ: قَالَ كُوْنُوْا يَنَابِيْعَ الْعِلْمِ مَصَابِيْحَ الْهُدٰى أَحْلَاسَ الْبُيُوْتِ سُرُجَ اللَّيْلِ جُدُدَ الْقُلُوْبِ خُلْقَانَ الثِّيَابِ تُعْرَفُوْنَ فِيْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَتَخْفَوْنَ عَلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ. (رواه الدارمی :٢٥٦)

"سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم علم کے سرچشمے بن جاؤ، ہدایت کے چراغ بن جاؤ، گھروں کے اُجالے اور رات کی شمع بن جاؤ، تم تازہ دل والے اور پرانے لباس والے بن جاؤ۔ تو اہل آسمان میں تم متعارف ہو جاؤ گے، اور اہل زمین میں گمنام رہو گے۔"

(٩٦٧٤) مؤطا. (٩٦٧٥) رزین.
(٩٦٧٦) رزین. (٩٦٧٧) دارمی : ٢٥٦.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩٦٧٨ـ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ إِلَى أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ إِنَّهُ مَنْ تَعَبَّدَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ مَا يُفْسِدُ أَكْثَرَ مِمَّا يُصْلِحُ وَمَنْ عَدَّ كَلَامَهُ مِنْ عَمَلِهِ قَلَّ كَلَامُهُ إِلَّا فِيْمَا يَعْنِيْهِ وَمَنْ جَعَلَ دِيْنَهُ غَرَضًا لِلْخُصُوْمَةِ كَثُرَ تَنَقُّلُهُ. (رواه الدارمی: ٣٠٥، وَقَالَ يَعْنِي أَنْ يَنْتَقِلَ مِنْ رَأْيٍ إِلَى رَأْيٍ)

''عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا قول ہے: جس نے علم کے بغیر عبادت کی وہ بگاڑ زیادہ اور اصلاح کم کرے گا۔ اور جس نے اپنے قول کا عمل سے موازنہ کیا وہ ضروری باتوں کے علاوہ کلام ترک کر دے گا، اور جس نے اپنا دین فضول اغراض وخصومات کا ذریعہ بنایا اس کا منتقل ہونا بکثرت ہوگا۔'' (یہ دارمی کی مرویات ہیں اور کہا: یعنی ایسا انسان اپنی ایک رائے سے دوسری رائے کی طرف تبدیل ہوتا رہے گا۔)

٩٦٧٩ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَارَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا. (رواه الترمذی: ٢٦٠١)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے کوئی منظر آگ اور جہنم سے زیادہ خوفناک نہیں دیکھا جس سے بھاگنے والا سو رہا ہو، نہ جنت جیسی چیز دیکھی جس کو طلب کرنے والا سویا ہو۔'' (ترمذی)

شرح:...... مطلب یہ ہے کہ اطاعت کیشی کر کے اور نافرمانیوں سے اجتناب کے ذریعے اور خواب غفلت سے بیدار ہو کر جنت کے حصول کے لیے کوشاں رہیں، کیونکہ نیک عمل اس میں داخلے کا سبب ہے اور دوزخ سے بچاؤ کے لیے تگ ودو کرنی چاہیے، ایسے اعمال سے دور بھاگنا چاہیے جو دوزخ میں لے جائیں۔ (جائزۃ الاحوذی: ٣/٦٨١)

٩٦٨٠ـ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يُصَلِّي فِي حَائِطِهِ فَطَارَ دُبْسِيٌّ فَطَفِقَ يَتَرَدَّدُ يَلْتَمِسُ مَخْرَجًا فَأَعْجَبَهُ ذٰلِكَ فَجَعَلَ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ سَاعَةً ثُمَّ رَجَعَ إِلَى صَلَاتِهِ فَإِذَا هُوَ لَايَدْرِي كَمْ صَلّٰى فَقَالَ لَقَدْ أَصَابَتْنِي فِي مَالِي هٰذَا فِتْنَةٌ فَجَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ لَهُ الَّذِي أَصَابَهُ فِي حَائِطِهِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ صَدَقَةٌ لِلّٰهِ فَضَعْهُ حَيْثُ شِئْتَ. (رواه مالك: ٢٢٢)

''سیدنا عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ چھوٹی چڑیا اُڑی اور وہ اِدھر اُدھر گھومنے لگی اور نکلنے کی جگہ تلاش کرنے لگی، اس کو نکلنے کا راستہ نہ ملا۔ انہیں یہ دیکھ کر اپنا باغ بہت پسند آیا تو تھوڑی دیر باغ کو دیکھتے رہے اور پھر نماز کی طرف متوجہ ہوئے تو انہیں یاد نہ رہا کہ انہوں نے کتنی نماز ادا کی ہے۔ انہوں نے کہا یہ مال تو میرے لیے فتنہ ثابت ہوا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ باغ صدقہ ہے آپ ﷺ جہاں چاہیں اس کو صرف کر دیں۔'' (مالک)

(٩٦٧٨) دارمی: ٣٠٥. (٩٦٧٩) ترمذی: ٢٦٠١.
(٩٦٨٠) موطا: ٢٢٢.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٩٦٨١ـ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا يُجَرُّ عَلَى وَجْهِهِ مِنْ يَوْمِ وُلِدَ إِلَى يَوْمِ يَمُوْتُ هَرَمًا فِي مَرْضَاةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَحَقَّرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (رواه أحمد: ١٧١٩٧)

سیدنا عتبہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی انسان اپنی پیدائش کے دن سے مرنے کے دن تک منہ کے بل اللہ کی رضا کے لیے مصروف عبادت رہے تو وہ بھی قیامت کے دن اپنی عبادت کو کم ہی تصور کرے گا۔'' (احمد)

٩٦٨٢ـ عَنْ أَنَسٍ، رَفَعَهُ: أَرْبَعَةٌ مِنَ الشَّقَاءِ: جُمُوْدُ الْعَيْنِ وَقَسَاوَةُ الْقَلْبِ وَطُوْلُ الْأَمَلِ وَالْحِرْصُ عَلَى الدُّنْيَا. (رواه البزار: ٣٢٣٠بضعف)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں: ''چار چیزیں بدنصیبی کا حصہ ہیں: تنگ نظری، آنکھ کا جامد ہونا، دل کی سختی، طویل امیدیں اور دنیا کی حرص۔'' (البزار سند ضعیف)

٩٦٨٣ـ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يَأْخُذُ عَنِّيْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ أَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ أَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَعَدَّ خَمْسًا وَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ وَأَحْسِنْ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضِّحْكَ فَإِنَّ كَثْرَ الضِّحْكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ. (رواه الترمذی: ٢٣٠٥)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں: ''یہ کلمات کون یاد رکھے گا؟ پھران پر خود عمل کرے یا اس کو بتائے جو ان پر عمل کرے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں ہوں، اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ امور شمار کیے۔ حرام سے بچے گا تو سب سے زیادہ عبادت کرنے والا ہو گا۔ جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے اس پر راضی رہ تو سب سے مستغنی رہے گا۔ ہمسائے کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو تو مومن بن جائے گا۔ تو لوگوں کے لیے وہی پسند کر جو اپنے لیے پسند کرتا ہے تو مسلمان ثابت ہو گا۔ بکثرت نہ ہنس، بے شک بکثرت ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔'' (الترمذی)

٩٦٨٤ـ وَعَنْهُ، رَفَعَهُ: أَمَرَنِيْ رَبِّيْ بِتِسْعٍ: خَشْيَةُ اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، وَكَلِمَةُ

انہی سے مروی ہے اور وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: ''میرے رب نے نو امور کا مجھے حکم دیا: اللہ کا خوف پوشیدگی

(٩٦٨١) احمد: ١٧١٩٧۔ واسناده جيد، هيثمى: ١٧٦٨٠۔
(٩٦٨٢) بزار: ٣٢٣٠۔ وفيه هانى بن المتوكل وهو ضعيف، هيثمى: ١٧٦٨٥۔
(٩٦٨٣) ترمذى: ٢٣٠٥۔ حسن، البانى: ١٨٧٦۔ احمد: ٨٠٣٤۔
(٩٦٨٤) رزين۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الْعَدْلِ فِيْ الرِّضَا وَالْغَضَبِ ، وَالْقَصْدُ فِيْ الْفَقْرِ وَالْغِنٰى، وَأَنْ أَصِلَ مَنْ قَطَعَنِيْ، وَأُعْطِي مَنْ حَرَمَنِيْ، وَأَعْفُوْ عَمَّنْ ظَلَمَنِيْ، وَأَنْ يَكُوْنَ صُمْتِيْ فِكْرًا ، وَنُطْقِي ذِكْرًا، وَنَظْرِىْ عِبْرَةً ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ. (رواه رزين)

اور ظاہر میں، عدل کی بات کہنا رضا اور غصے ہر حالت میں، غربت اور مالداری ہر حالت میں میانہ روی اختیار کرنا، اس سے صلہ رحمی کرنا جو تیرے ساتھ قطع رحمی کرے، تو اس کو دے جو تجھے محروم رکھے، اس کو معاف کر جو تیرے اُوپر ظلم کرے، میرا خاموش رہنا فکر کرنے کے لیے ہو، میرا بولنا ذکر ہو، میرا دیکھنا عبرت کے لیے ہو اور ہر اچھے کام کا حکم دینا۔“

٩٦٨٥۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ . (رواه الترمذي: ١٩٨٧)

”سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جہاں بھی رہو، بدی کے بعد نیکی کرو تا کہ وہ بدی کو مٹا دے اور لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آؤ۔“

٩٦٨٦۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ قَالَ فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ. (رواه الترمذي: ٢٣٣٠)

”عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے مروی ہے، وہ اپنے والد سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: یارسول اللہ! سب سے بہترین انسان کون ہے؟ آپ نے فرمایا: جس کی عمر طویل ہو اور عمل بہتر ہو۔ اس نے سوال کیا: سب لوگوں میں سے بدترین کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جس کی عمر طویل ہو اور اس کا عمل برا ہو۔“

٩٦٨٧۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ لَمْ تَكُوْنَا فِيْهِ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ

”عمرو بن شعیب سے مروی ہے، وہ اپنے والد سے اور وہ اس کے دادا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مرفوع بیان کرتے ہیں: ”دو خصلتیں جس مسلمان میں ہوں اللہ تعالیٰ اس کو شکر کرنے اور صبر کرنے والا لکھ دیتا ہے اور جس میں یہ دو خصلتیں نہ ہوں اس کو شکر کرنے اور صبر کرنے والا نہیں لکھتا۔ جس نے دین میں

(٩٦٨٥) ترمذی: ١٩٨٧۔ حسن، البانی: ١٦١٨۔ احمد: ٢٠٨٩٥۔ دارمی: ٢٧٩١۔

(٩٦٨٦) ترمذی: ٢٣٣٠۔ صحیح، البانی: ١٨٩٩۔ احمد: ١٩٩٨٧۔ دارمی: ٢٧٤٢۔

(٩٦٨٧) ترمذی: ٢٥١٢۔ ضعیف، البانی: ٤٥١۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فِي دِيْنِهِ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاقْتَدٰى بِهِ وَمَنْ نَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ فَحَمِدَ اللهَ عَلَى مَا فَضَّلَهُ بِهِ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِي دِيْنِهِ إِلَى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَأَسِفَ عَلَى مَا فَاتَهُ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا. (رواہ الترمذی: ۲۵۱۲)

اپنے سے بہتر کو دیکھا اور اس کی اقتداء کی اور دنیا کے لحاظ سے اپنے سے کمتر کو دیکھا اور اللہ کی حمد وثنا بیان کی کہ اس کا فضل اس پر زائد ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو شاکر وصابر لکھ دیتا ہے۔ اور جس نے دین میں اپنے سے کمتر کو دیکھا اور دنیا کے لحاظ سے اپنے سے فائق کو دیکھا اور اس پر افسوس کیا کہ اس کو یہ نعمت حاصل نہیں ہے تو اس کو نہ تو اللہ تعالیٰ شاکر لکھتا ہے اور نہ اس کو صابر لکھتا ہے۔"

شرح: نبی اکرم ﷺ نے نہایت ہی موثر انداز میں ان کلمات کی تعلیم دی اور ان پانچ خصائل کو شمار کیا۔

۱۔ اللہ کی حرام کردہ باتوں سے بچو، اس طرح تم لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار تصور ہو گے کیونکہ حرام چیزوں کو چھوڑنا اور فرائض کو ادا کرنا ہی اصل عبادت ہے۔

۲۔ جو اللہ نے دیا ہے اس کی تقسیم پر قناعت کرنا، لوگوں سے طمع نہ رکھنا۔ غنا زیادہ مال سے نہیں ہوتا یہ دل سے ہوتا ہے۔ شاذلی رحمہ اللہ نے کہا تھا: مخلوق پر نظر نہ رکھو، اور جو اللہ نے تقسیم کیا ہے نظر اس پر ہی رکھو۔

۳۔ کامل ایمان کے لیے ضروری ہے کہ قول وفعل کے ذریعے سے اچھے انداز میں حق ہمسائیگی ادا کیا جائے۔

۴۔ کامل اسلام کے لیے ضروری ہے کہ جس طرح اپنی ذات کے لیے خیر چاہتے ہو، لوگوں کے لیے بھی خیر چاہو۔

۵۔ زیادہ ہنسنے سے دل تاریکی میں ڈوب جاتا ہے، اسے موت سے تعبیر کیا گیا ہے جس سے کوئی نفع نہیں ہو سکتا اور نہ کسی پریشانی سے نجات ہو سکتی ہے۔ (تحفۃ الاحوذی: ۳/ ۲۵۷)

۹۶۸۸۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ مَاالنَّجَاةُ قَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيْئَتِكَ. (رواہ الترمذی: ۲۴۰۶)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! نجات کس امر میں ہے؟ آپ نے فرمایا: "اپنی زبان قابو میں رکھ اور اپنے گھر میں رہا کر اور اپنی خطاؤں پر رویا کر۔"

شرح:...... زبان اختیار میں رکھو کا مطلب ہے کہ یہ وبال نہ بن جائے اور نقصان سے روکو اور مفید طور پر اسے استعمال کرو۔

گھر میں بیٹھنے کا مطلب ہے کہ اطاعت الٰہی کے کاموں میں مصروف رہو۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/ ۵۷۹)

(۹۶۸۸) ترمذی: ۲۴۰۶۔ صحیح، الباني: ۱۹۶۱۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩٦٨٩۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاحَلِيْمَ إِلَّا ذُوْ عَثْرَةٍ وَلَا حَكِيْمَ إِلَّاذُوْ تَجْرِبَةٍ. (رواه الترمذی: ٢٠٣٣)

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ بردبار نہیں جس نے ٹھوکر نہ کھائی ہو وہ طبیب نہیں جس کا تجربہ نہ ہو۔''

شرح:...... کامل حلیم وہ ہوتا ہے کہ جس سے لغزش ہوئی ہو اور اسے معاف کیا گیا ہو۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ جب اس سے کوئی خطا سے پیش آئے گا تو وہ اس سے درگزر کرے گا۔

جب انسان تجربات سے گزرتا ہے تو اسے مفید اور غیر مفید باتوں کا تجربہ ہوتا ہے اور پھر وہ دانائی سے خالی نہ تو کوئی کام کرتا ہے، نہ بات کرتا ہے۔ (تحفۃ الاحوذی: ٣/١٥٦)

٩٦٩٠۔ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتَكُوْنُوْا إِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَحْسَنَّا وَإِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰكِنْ وَطِّنُوْا أَنْفُسَكُمْ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَنْ تُحْسِنُوْا وَإِنْ أَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا. (رواه الترمذی: ٢٠٠٧)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ساتھ چلنے والا تم میں سے کوئی نہ بنے اس طرح کہ وہ کہتا ہو میں لوگوں کے ساتھ ہوں، اگر لوگ نیک کام کریں گے تو میں بھی نیک کام کروں گا اور اگر وہ بدی کریں گے تو میں بھی بدی کروں گا۔ بلکہ تم اپنے آپ کو اس بات پر تیار رکھو کہ اگر لوگ نیکی کریں تو تم بھی نیکی کرو اور لوگ بدی کریں تو تم بدی اور ظلم نہ کرو۔''

٩٦٩١۔ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَايَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ قَالُوْا وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيْقُ. (رواه الترمذی: ٢٢٥٤)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مؤمن کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنی جان کو ذلت میں دھکیل دے، لوگوں نے عرض کی: ذلت میں کیسے دھکیلا جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اپنے آپ کو اس بلا پر پیش کردے جس کی اس کو طاقت نہیں ہے۔''

شرح:...... خود کو ذلت پر پیش کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے لیے بددعا کرنا یا دیگر ایسے اسباب اختیار کرنا جن سے تذلیل ہو، ایک مومن کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں۔ کسی فتنہ اور آزمائش میں خود کو نہ ڈالا جائے، مثلاً امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا ضروری ہے، اس میں عزیمت سے کام لینا اچھا ہے مگر یہ تب ہے جب اس کی سختیاں جھیل سکتا ہو اگر

(٩٦٨٩) ترمذی: ٢٠٣٣۔ ضعیف، البانی: ٣٤٩۔ احمد: ١١٢٦٤۔ لیکن علامہ مبارکپوری رحمہ اللہ نے اسے مناوی کے حوالہ سے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ تحفۃ الاحوذی: ٣/١٨٦۔

(٩٦٩٠) ترمذی: ٢٠٠٧۔ ضعیف، البانی: ٣٤٥۔

(٩٦٩١) ترمذی: ٢٢٥٤۔ صحیح، البانی: ١٨٣٨۔ ابن ماجہ: ٤٠١٦۔ احمد: ٢٢٩٣٤۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مصائب برداشت کرنے کی ہمت نہ ہو تو پھر رخصت سے کام لے۔ (انجاز الحاجہ: ۱۱/۴۴۴)

٩٦٩٢ـ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ أَنِ اكْتُبِي إِلَيَّ كِتَابًا تُوصِينِي فِيهِ وَلَا تُكْثِرِي عَلَيَّ فَكَتَبَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِلَى مُعَاوِيَةَ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللَّهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللَّهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللَّهِ وَكَلَهُ اللَّهُ إِلَى النَّاسِ، والسَّلَامُ عَلَيْكَ. (رواه الترمذي: ٢٤١٤)

''اہل مدینہ میں سے ایک آدمی سے مروی ہے، اس نے کہا: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو لکھا کہ میری طرف ایک خط لکھیے جس میں میرے لیے کچھ نصیحت درج کریں اور زیادہ میرے اُوپر طویل بھی نہ ہو۔ چنانچہ انہوں نے لکھا: تیرے اُوپر سلام ہے، امابعد! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: جس نے اللہ کی خوشنودی اختیار کی لوگوں کی ناراضی کے بدلے تو اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ اور جس نے لوگوں کی رضا اللہ کی ناراضی کے بدلے حاصل کی اللہ اس کو لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے۔ والسلام علیک۔''

شرح:.... اسے لوگوں کے سپرد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس پر ظلم کریں اسے اذیت دیں، اللہ تعالیٰ پروا نہیں کرتے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/۵۸۳)

اور اللہ کی رضا کے طلبگار کے لیے یہ بشارت ہے کہ یہ اللہ کا گروہ ہو جاتا ہے اور اللہ کا گروہ ہمیشہ غالب آتا ہے۔ (تحفۃ الاحوذی: ۳/۲۹۰)

٩٦٩٣ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيمٌ. (رواه الترمذي: ١٩٦٤)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مؤمن غیور اور صاحب کرم ہوتا ہے اور بدکار دغاباز ذلیل ہوتا ہے۔'' (یہ ترمذی کی مرویات ہیں)

شرح:...... اس کا مطلب ہے کہ قابل تعریف مومن وہ ہے جس کی طبیعت اور عادت میں سنجیدگی اور صفائی ہو، اس وجہ سے نہیں کہ اسے شر کی سمجھ نہیں، اس وجہ سے کہ وہ شر سے سروکار ہی نہیں رکھتا، اس کی کریمانہ فطرت اور حسن اخلاق کا یہ تقاضا ہوتا ہے کہ وہ شرارت سے باز رہے۔

اور فاسق و فاجر کی عادت ہی یہ ہوتی ہے کہ وہ شر میں گھستا ہے، اس کی وجہ اس کی دھوکا پروری اور کمینہ پن ہوتا ہے۔ (المعالم للخطابی: ٧/١٦٨)

(٩٦٩٢) ترمذی: ٢٤١٤ـ صحیح، البانی: ١٩٦٧۔

(٩٦٩٣) ترمذی: ١٩٦٤ـ حسن، البانی: ١٥٩٩ـ ابوداؤد: ٤٧٩٠۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩٦٩٤۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَايُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ. (رواه ابن ماجة: ٣٩٨٢)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا۔'' (ابن ماجہ)

شرح:...... مشہور یہ ہے کہ یہ مقولہ سب سے پہلے رسول اکرم ﷺ نے استعمال کیا تھا۔ (فتح الباری: ۱۰/ ۵۳۰)

اس کا پس منظر یہ ہے کہ ابوعزہ شاعر بدر کے دن قید ہوا تو اسے آپ ﷺ نے بغیر فدیہ لیے رہا کر دیا کیونکہ یہ محتاج تھا اور اس کی بیٹیاں تھیں۔ جنگ احد میں پھر گرفتار ہوا تو کہنے لگا: مجھے معاف کر دو، آپ نے فرمایا: تو کہتا ہوگا کہ میں مکہ والوں سے کہہ سکوں کہ میں محمد ﷺ کو فریب دے کر آیا ہوں، اب اعتبار نہیں ہوگا۔ ایک بل سے دوبار نہیں ڈسا جا سکتا۔ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اس کی گردن مار دو انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ (الروض الالف: ۳/ ۱۷۵)

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ وہ مومن جو قابل تعریف ہے وہ ہے جو محتاط اور بیدار مغز ہو، جو غفلت کی وجہ سے بار بار فریب نہیں کھاتا۔

یہ بات کوئی بہادری کی نہیں کہ اگر مومن کسی کے خلاف فریب کاری نہیں کرتا لیکن کسی کے خود دام فریب میں آ جائے بلکہ یہ ہوشیار ہوتا ہے اگر فریب کاری نہیں کرتا تو فریب خوردہ بھی نہیں ہوتا۔ (معالم: ۴/ ۱۰۰)

٩٦٩٥۔ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّهُ قِيلَ لِلُقْمَانَ مَابَلَغَ بِكَ مَانَرٰى يُرِيدُونَ الْفَضْلَ فَقَالَ لُقْمَانُ صِدْقُ الْحَدِيثِ وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ وَتَرْكُ مَالَا يَعْنِينِي. (رواه مالك)

''امام مالک رحمہ اللہ کو خبر پہنچی ہے کہ لقمان رحمہ اللہ کو کہا گیا کہ یہ علم فضل تجھے کیسے حاصل ہوا جو ہم دیکھ رہے ہیں تو انہوں نے کہا: سچی بات کہنے کی وجہ سے، امانت ادا کرنے سے، جو بے کار کام ہو اس کو ترک کرنے سے اور وعدہ پورا کرنے سے۔''

٩٦٩٦۔ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَايَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ وَالدَّيُّوثُ وَثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمُدْمِنُ

''سالم سے مروی ہے، وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین شخص ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہیں دیکھے گا۔ ماں باپ کا نافرمان، وہ عورت جو اپنے آپ کو مرد ظاہر کرتی ہو اور وہ انسان جو بے غیرت ہو اور تین آدمی جنت میں داخل نہ ہوں گے:

(٩٦٩٤) ابن ماجه: ٣٩٨٢۔ صحيح، الباني: ٣٢١٧۔ بخاري: ٦١٣٣۔ مسلم: ٢٩٩٨۔ ابوداؤد: ٤٨٦٢۔ دارمي: ٢٧٨١۔ احمد: ٨٧٠٩۔

(٩٦٩٥) موطا۔

(٩٦٩٦) نسائي: ٢٥٦٢۔ حسن صحيح، الباني: ٢٤٠٢۔ احمد: ٦٠٧٨۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عَلَى الْخَمْرِ وَالْمَنَّانُ بِمَا أَعْطَى. (رواه النسائي: ٢٥٦٢)

ماں باپ کا نافرمان، ہمیشہ شراب پینے والا اور کچھ دے کر احسان رکھنے والا۔" (النسائی)

شرح: ... والدین کے عاق سے مراد ہے ان کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے والا۔ عورت جو مرد کی مشابہت کرتی ہے، لباس مردانہ پہنتی ہے، ان جیسی حالت بناتی ہے، اگر علم اور رائے میں مردوں کی مشابہت ہو تو یہ قابل تعریف بات ہے۔ دیوث وہ ہے جس کے گھر میں خباثت ہو رہی ہے، پھر بھی اسے بیوی بیٹی اور بہن پر غیرت نہیں آتی اور مدمن خمر وہ ہے جو ہمیشہ شراب نوشی کرتا رہا ہے حتیٰ کہ اسے توبہ کا موقع بھی نہیں ملا اور اسی حال میں مر گیا۔

منان وہ ہے جو کسی پر نیکی کے بعد احسان جتا کر مفاد اٹھاتا ہے۔

اور جو یہ کہا ہے کہ یہ جنت میں داخل نہ ہوں گے، اس کا مطلب یہ ہے کہ ابتداء میں نہ جائیں گے سزا کے بعد جائیں گے اور جو یہ کہا گیا ہے کہ اللہ انہیں نہیں دیکھیں گے یعنی نظر رحمت سے نہ دیکھیں گے، ورنہ اللہ سے تو کوئی بھی چیز چھپی ہوئی نہیں اور مومن کامل تو قطعی طور پر روز قیامت اللہ کی رحمت میں ہوگا۔ (تعلیقات السلفیہ: ۱/۲۹۲)

٩٦٩٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ اللّٰهُ ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ أَعْطَى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ أَجْرَهُ. (رواه البخاري: ٢٢٢٧)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تین آدمیوں کے ساتھ قیامت کے دن میں خود مقدمہ لڑوں گا۔ ایک وہ آدمی جس نے میری ذمہ داری کی اور پھر دھوکا دیا۔ دوسرا وہ آدمی جس نے کسی آزاد آدمی کو فروخت کر کے اُس کی قیمت کھائی اور تیسرا وہ انسان جس نے اُجرت پر مزدور لگایا، کام پورا لیا اور اُجرت پوری نہ دی۔"

شرح:...... اللہ تعالیٰ ویسے تو ہر ظالم کا مد مقابل ہے مگر ان تینوں کے خلاف شدید ترین مقابلہ کرتے ہیں۔ ان میں سے پہلا یہ ہے کہ اللہ کا نام لے کر عہد کرتا ہے اور معاہدہ کرتا ہے اور اس کے نام کی قسم اٹھا کر حلیف بنتا ہے پھر اسے توڑ دیتا ہے۔

دوسرا وہ آدمی ہے جو آزاد کو غلام بناتا ہے، اس کی ایک صورت یہ ہے کہ ایک آدمی غلام کو آزاد کرتا ہے اور اسے خفیہ رکھتا ہے بعد میں اسے آزاد کرنے کا انکار کر دیتا ہے۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ غلام کو آزاد کرنے کے بعد بھی اس سے غلامانہ انداز میں زبردستی خدمت لیتا ہے۔ اس میں شدت اس لیے ہے کہ تمام مسلمان آزادی میں برابر ہیں، جو آزاد کو فروخت کرتا ہے وہ اسے ان تصرفات سے روکتا ہے جو اللہ نے اسے دے رکھے تھے اور اللہ نے اسے جس ذلت سے بچایا ہے یہ غلام بنانے والا اسے پھر ذلت میں ڈال دیتا ہے۔

(٩٦٩٧) بخاری: ٢٢٢٧۔ ابن ماجه: ٢٤٤٢۔ احمد: ٨٤٧٧.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تیسرا وہ آدمی ہے جو مزدور سے کام پورا لیتا ہے، مزدوری نہیں دیتا تو گویا اس نے بغیر عوض فائدہ اٹھاتا ہے تو یہ اسے غلام بنانے والی بات ہے۔ (فتح الباری: ۴/ ۴۱۸)

۹۶۹۸۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ يَضْمَنْ لِي مَابَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ. (رواه البخاري: ٦٤٧٤)

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مجھے ضمانت دے دے اپنے دو پاؤں کے درمیان کی اور اپنے دو جبڑوں کے درمیان کی تو میں اُس کے لیے جنت کا ضامن ہوں۔'' (بخاری اور ترمذی)

شرح:...... زبان کا حق یہ ہے کہ وہاں بولے جہاں اس کا حق ہے اور لایعنی باتوں سے اجتناب کرے اور شرمگاہ کی ضمانت یہ ہے کہ اسے حلال استعمال کرے اور حرام سے بچائے۔

ثابت ہوا کہ زبان اور شرمگاہ ہر گناہ کا مرکز ہیں، آدمی دنیا میں شرمگاہ اور زبان کی وجہ سے آزمائش میں پڑ جاتا ہے۔ اگر ان کے شر سے محفوظ رہے تو ہر شر سے محفوظ رہے گا اور جنت میں داخلہ ہوگا۔ (فتح الباری: ۱۱/ ۳۰۹)

۹۶۹۹۔ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ شَرُّ مَافِي رَجُلٍ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ. (رواه أبوداؤد: ٢٥١١)

''عبدالعزیز بن مروان سے مروی ہے، اس نے کہا کہ میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے ہیں: ''ایک آدمی کے لیے یہی برائی کافی ہے کہ وہ بخیل، بے صبر، بزدل اور ذلیل ہو۔'' (ابوداؤد)

شرح:...... هَلَعٌ شدید ترین جزع وفزع اور تنگی کو کہتے ہیں، شح سخت ترین کنجوسی کو کہتے ہیں، یعنی اتنا زیادہ بخیل ہو جو حق ذمہ داری ہے اسے بھی ادا نہ کرے۔

جبن خالع سے یہ مراد ہے کہ شدت خوف سے اس کا دل اور جان نکلنے کو آئے۔ یہ آدمی کے لیے بدترین عادات ہیں۔ (عون المعبود: ۲/ ۳۲۰)

۹۷۰۰۔ عَنْ أَبِي بَكْرِ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا مَنَّانٌ وَلَا بَخِيْلٌ. (رواه الترمذي: ١٩٦٣)

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں دغا باز، احسان جتلانے والا اور کنجوس داخل نہ ہوگا۔'' (ترمذی)

(۹۶۹۸) بخاری: ٦٤٧٤۔ ترمذی: ٢٤٠٨۔ احمد: ٢٢٣١٦.

(۹۶۹۹) ابوداؤد: ٢٥١١۔ صحیح، البانی: ٢١٩٢۔ احمد: ٧٩٥٠.

(۹۷۰۰) ترمذی: ١٩٦٣۔ ضعیف، البانی: ٣٣٦۔ احمد: ٣٢.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٩٧٠١۔ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ أَوْحٰى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَبْغِي أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ وَلَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ. (رواه أبوداوٗد: ٤٨٩٥)

عیاض بن حمار بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ تم ایک دوسرے کے ساتھ نرمی اور تواضع سے پیش آ ؤ۔ یہاں تک کہ کوئی کسی کے خلاف بغاوت نہ کرے اور کوئی کسی پر فخر نہ جتائے۔'' (ابوداؤد)

شرح:......تواضع کا مطلب ہے کہ حق کے سامنے سر تسلیم خم کرنا اور مخلوق کے لیے پہلو نرم رکھنا، بڑا ہو، چھوٹا ہو، امیر ہو یا غریب، سب کے لیے نرم خو رہنا اور اپنی عظمت و کبریائی اور شرف کی مستی میں کسی پر ظلم وزیادتی نہ کرنا تواضع ہے۔ (عون المعبود: ۴/ ۴۲۵)

٩٧٠٢۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيْقَ دَمَهُ. (رواه البخاري: ٦٨٨٢)

سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین انسان اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند ہیں۔ حرم میں بے دینی پھیلانے والا، اسلام میں جاہلیت کا طریقہ تلاش کرنے والا اور کسی مسلمان کا خون طلب کرنے والا حق کے بغیر تا کہ اس کا خون بہادے۔'' (بخاری)

شرح:......تمام برائیوں سے مبغوض یہ برائی ہے کہ اللہ کے ساتھ شرک کیا جائے، یہاں مراد شرک کے بعد والی برائیوں سے سب سے زیادہ مبغوض برائیاں ہیں، یہ تین ہیں۔

۱۔ الحاد سے مراد حق سے مائل ہونا ہے، حرم میں صغیرہ گناہ بھی کیا جائے تو اس میں غیر حرم کے کبیرہ گناہ سے زیادہ شدت ہوتی ہے۔ ارشاد باری ہے:

﴿وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيْمٍ﴾ (الحج: ٢٥)

''جو اس میں ظلم کے ساتھ الحاد کا ارادہ کرے گا، ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔''

۲۔ مبغوض حرکت یہ ہے کہ اسلام کے باوجود جاہلیت کا طریقہ اپنانا۔ اس میں ہر جاہلی رسم آ جاتی ہے، بدشگونی، کہانت، یا شرکیہ عقائد وغیرہ۔ ارشاد باری ہے:

﴿أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ﴾ (المائدة: ٥٠)

(٩٧٠١) ابوداؤد: ٤٨٩٥۔ صحيح، البانی: ٤٠٩٣۔ ابن ماجه: ٤١٧٩۔

(٩٧٠٢) بخاری: ٦٨٨٢۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

"کیا یہ جاہلیت کا حکم تلاش کرتے ہیں اللہ سے حکم کے لحاظ سے کون اچھا ہے اس قوم کے لیے جو یقین رکھتی ہے۔"

۳۔ مبغوض کام یہ ہے کہ حرم میں ناحق خونریزی کی جائے۔ اگر کوئی مرتد ہو جائے اور توبہ نہ کرے یا قتل کے قصاص میں مارا جائے تو وہ اس حدیث کی زد میں نہیں آتا۔ (فتح الباری: ۲۱۰/۱۲)

عطاء بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حرم میں فتح مکہ کے موقع پر مزدلفہ میں ایک آدمی قتل ہوا، تب آپ ﷺ نے یہ مذکور حکم جاری کیا۔ (حوالہ مذکور)

۹۷۰۳۔ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعًا وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ. (رواه البخاري: ۲٤۰۸)

"سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو معاویہ رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ میری طرف کوئی حدیث لکھ دیجیے جو آپ نے نبی ﷺ سے سنی ہو۔ تو انہوں نے ان کی طرف لکھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حرام کی تم پر ماؤں کی نافرمانی، بیٹیوں کا زندہ دفنا دینا، منع کرنا اور طلب کرنا اور اُس نے تمہارے لیے تین کام ناپسند کیے ہیں۔ زیادہ باتیں کرنا، کثرت سے سوال کرنا اور مال کو ضائع کرنا۔" (الشیخان)

شرح:...... اس کا پس منظر یہ ہے کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ رسول اکرم ﷺ سے جو آپ نے حدیث سنی ہو وہ لکھ کر بھیجیں اس کے جواب میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ نبی ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھتے اور پھر یہ حدیث بیان کی۔

۱۔ نافرمانی تو باپ کی بھی حرام ہے، ماں چونکہ عورت ذات ہے اور کمزور ہے، اس لیے اس کی نافرمانی کا خصوصی ذکر کیا ہے۔

۲۔ بچوں اور بچیوں کو زندہ درگور کرنے کو حرام قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ جاہلیت میں لوگ کرتے تھے۔ آج کل غیر مسلم ممالک میں اور ان کی دیکھا دیکھی مسلم ممالک میں برتھ کنٹرول (ضبط ولادت) کی کوشش کی جا رہی ہے اور ظلم یہ ہے کہ بچہ روح پڑنے کے بعد بھی ماں کے پیٹ میں تحلیل کر دیا جاتا ہے۔ اگر بچی پیدا ہو، یا بچے زیادہ ہوں تو اسے پیدائش کے بعد بھی زہر کا ٹیکہ لگا کر مار دیا جاتا ہے یہ بھی زندہ درگور کرنا ہی ہے۔

۳۔ اس میں اپنے ذمہ مالی حقوق ادا نہ کرنے والے اور دوسروں سے اپنے حقوق حاصل کرنے والے کو روکا گیا ہے۔ مثلاً خود زکوٰۃ نہ دینا اور دیگر ضروری اخراجات ادا نہ کرنا اور جس مال کا یہ مستحق نہیں اسے طلب کرنا۔

(۹۷۰۳) بخاری: ۲٤۰۸۔ مسلم: ۵۹۳۔ ابوداؤد: ۱۵۰۵۔ نسائی: ۱۳٤۲۔ دارمی: ۲۷۵۱۔ احمد: ۱۷۷۳٤۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۔ اس میں سنی سنائی باتیں بغیر تحقیق آگے پہنچانے، چغلی اور غیبت کرنے اور لوگوں کے عیوب اور کمزوریاں بیان کرنے اور بغیر دلیل کے کہنا فلاں امام نے یہ کہا ہے، فلاں عالم نے یہ کہا ہے اور قرآن وحدیث پر عمل سے روکنا اور لغویات میں الجھانا جن کا نہ دین میں نہ دنیا میں فائدہ ہو یہ سب چیزیں اس میں شامل ہیں۔

۵۔ کثرت سوال سے روکا گیا ہے، غیر ضروری سوالات، لوگوں کے متعلقہ اطلاعات جن کا وجود نہیں اور جو واقعات ابھی رونما نہیں ہوئے ان کے متعلق کرید کرنا اور علمائے کرام کو الجھانے کے لیے سوال کرنا وغیرہ سب منع ہے۔

٦۔ حرام جگہوں پر مال خرچ کرنا یا دین وشریعت نے جہاں خرچ کرنے سے منع کیا ہے وہاں خرچ کرنا اور جہاں بندوں کی مصلحت اور بھلائی ہے، وہاں خرچ نہ کرنا، یہ مال ضائع کرنا ہے اور جائز مقام پر بھی اسراف کرنا مال ضائع کرنا ہے۔ اس حدیث میں ترغیب ہے کہ ایسے اخلاق حمیدہ اور اوصاف جمیلہ اپنا کر دنیا وآخرت سنوار لیں۔ (تفہیم الاسلام: ۸۵۲/۲)

٩٧٠٤۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ. (رواه أبو داوٗد: ٥١٣٠)

”سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تو کسی چیز سے محبت کرتا ہے، تو وہ تجھے اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔“ (ابوداود)

٩٧٠٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِشِرَارِكُمْ ؟ يَأْكُلُ وَحْدَهُ ، وَيَجْلِدُ عَبْدَهُ ، وَيَمْنَعُ رِفْدَهُ. (رواه رزين)

”سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں تمہارے بدترین انسان بتادوں؟ وہ جو تنہا کھاتا ہے، اپنے غلام کو کوڑے مارتا ہے اور اپنی بھلائی روکے رکھتا ہے۔“ (رزین)

٩٧٠٦۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَفَعَهُ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ اتَّقِ اللّٰهَ فِينَا فَإِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا. (رواه الترمذي: ٢٤٠٧)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب صبح کا وقت ہوتا ہے تو ابن آدم کے تمام اعضاء زبان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور وہ کہتے ہیں: ہمارے بارے میں اللہ کا خوف کر۔ ہم تو تیرے ماتحت ہیں۔ اگر تو سیدھی رہی تو ہم سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہو جائے تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔“

شرح:...... صبح ہوتے ہی تمام اعضائے انسانی زبان کی بارگاہ میں تعظیم کرتے ہوئے عرض پرداز ہوتے ہیں کہ

(٩٧٠٤) ابوداؤد: ٥١٣٠۔ ضعیف، البانی: ١٠٩٧۔ احمد: ٢٧٠٠٠۔

(٩٧٠٥) رزین۔

(٩٧٠٦) ترمذی: ٢٤٠٧۔ حسن، البانی: ١٩٦٢۔ احمد: ١١٤٩٨۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ہمارے حقوق کی بابت اللہ سے ڈرنا کیونکہ ہم اگر درست سمت اختیار کریں گے تو تیری مدد سے ہی کریں گے اور اگر کجی اختیار کریں گے تو تیری ہی وجہ سے کریں گے۔

ایک اعتراض یہ ہے کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ جسم میں ایک ٹکڑا ہے اگر وہ درست ہو تو سارا جسم درست رہتا ہے اگر وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے، وہ دل ہے۔

اس کا حل یہ ہے کہ دونوں میں کوئی ٹکراؤ نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ زبان دل کی ترجمان ہے اور بدن کے ظاہری اعضاء میں یہ دل کی نائب ہے۔ اگر کوئی معاملہ زبان کی طرف منسوب ہوتا ہے تو حقیقت میں دل کی ہی کارکردگی ہے، زبان کی طرف نسبت مجازی ہے۔ شفا تو اللہ ہی دیتا ہے۔ لیکن مجازی طور پر کہتے ہیں فلاں ڈاکٹر سے مریض کو شفا ملی ہے۔ (تحفۃ الاحوذی: ۳/ ۲۸۸)

۹۷۰۷۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَعْنِي رَجُلًا أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَوَلَا تَدْرِيْ فَلَعَلَّهُ تَكَلَّمَ فِيمَا لَا يَعْنِيْهِ أَوْ بَخِلَ بِمَالَا يَنْقُصُهُ. (رواہ الترمذی: ۲۳۱۶)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں: ایک مرد فوت ہوا تو دوسرے مرد نے کہا: تجھے جنت کی بشارت ہو۔ نبی کریم ﷺ سن رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: '' تجھے کیا معلوم شاید اس نے بے کار بات کی ہو یا وہ بخل کیا ہو جس کی اُس کو ضرورت نہیں تھی۔''

۹۷۰۸۔عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَالَهُ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ أَوْنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ أَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ. (رواہ الترمذی: ۲٤۱۲)

''سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کی ہر بات اس پر بوجھ ہوتی ہے، مگر اچھی بات کا حکم دینا یا بری بات سے روکنا، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔'' (یہ ترمذی کی روایات ہیں)

۹۷۰۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَهْوِيْ بِهَا فِيْ جَهَنَّمَ. (رواہ البخاری: ٦٤٧٨)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ایک بندہ اللہ کی خوشنودی کا کلمہ کہہ دیتا ہے اور اُس کو اہمیت نہیں دیتا جبکہ اللہ تعالیٰ اس کلمے کے بدلے اُس کو جنت میں داخل کر دیتا ہے اور ایک بندہ اللہ کی ناراضی کا کلمہ بولتا ہے اور اس کی کوئی پروا نہیں کرتا جبکہ اس کے ذریعے وہ آگ میں گر جاتا ہے۔'' (مالک، الشیخین، ترمذی)

(۹۷۰۷) ضعیف، الترمذی: ۲۳۱٦۔ البانی: ٤۰۲.
(۹۷۰۸) ترمذی: ۲٤۱۲۔ ضعیف، البانی: ٤۲٤۔ ابن ماجہ: ۳۹۷٤.
(۹۷۰۹) بخاری: ٦٤٧٨۔ مسلم: ۲۹۸۸۔ ترمذی: ۲۳۱٤۔ احمد: ۸۹٦۷۔ موطا: ۱۸٤۹.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٩٧١٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِيَ بِهِ قُلُوْبَ الرِّجَالِ أَوِ النَّاسِ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا. (رواه أبوداوٗد: ٥٠٠٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اس لیے گفتگو سیکھی تاکہ لوگوں کے دل اپنی طرف مائل کر لے تو اللہ تعالیٰ اُس سے نہ مال خرچ کرنا قبول کرے گا اور نہ عدل کرنا۔''

شرح: ...... وہ کلمہ جس کی وجہ سے ہلاکت ہوتی ہے وہ ہے کسی مسلمان پر سرکشی کرنا اور اس کے خلاف سعی کرنا۔ اور وہ کلمہ جس کے ساتھ درجات بلند ہوتے ہیں اور اللہ کی رضا مندی حاصل ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ مسلمان سے ظلم کو دور کیا جائے، اس سے مصیبت ہٹا دی جائے اور اگر مظلوم ہو تو اس کی مدد کی جائے۔

اس لیے جس بات کے حسن وقبح سے انسان ناآشنا ہو وہ بات کرنا حرام ہے۔

اس حدیث میں زبان کی حفاظت کی ترغیب ہے کہ بولنے سے پہلے تدبر کر لیا جائے۔ اگر مصلحت ہو تو بات کرے اگر نہ ہو تو رک جائے۔ (فتح الباری: ۱۱/ ۳۱۱)

٩٧١١۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ لَقِيَ خِنْزِيْرًا بِالطَّرِيْقِ فَقَالَ لَهُ انْفُذْ بِسَلَامٍ فَقِيْلَ لَهُ تَقُوْلُ هٰذَا لِخِنْزِيْرٍ فَقَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ أُعَوِّدَ لِسَانِيَ الْمَنْطِقَ بِالسُّوْءِ. (رواه مالك: ١٨٤٧)

''یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، وہ کہتے ہیں: سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو راستے میں خنزیر ملا تو انہوں نے خنزیر سے کہا: سلامتی کے ساتھ گزر جا، تو عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آپ خنزیر کو یہ بات کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں ڈرتا ہوں کہ میں اپنی زبان کو بدگوئی کی عادت ڈال دوں۔'' (امام مالک)

شرح: ...... اس سے حسن ادب کا پتہ چلتا ہے کہ انبیائے کرام کس قدر مہذب ہوتے ہیں اور اپنی زبان کی نہایت ہی حفاظت کرتے تھے، اللہ تعالیٰ جنہیں ادب کی دولت سے نوازتا ہے ان سے ایسا ہونا ممکن ہے۔ (شرح زرقانی: ۴/ ۴۰۱)

٩٧١٢۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا رَآهُ قَالَ بِئْسَ أَخُوا الْعَشِيْرَةِ وَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ ﷺ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ فَلَمَّا

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی تو جب آپ نے اُس کو دیکھا تو فرمایا: خاندان کا بُرا بھائی ہے یا فرمایا: خاندان کا بُرا بیٹا ہے۔ جب وہ آ کر بیٹھا تو رسول کریم ﷺ اُس کے ساتھ

(٩٧١٠) ابوداؤد: ٥٠٠٦۔ ضعیف، البانی: ١٠٥٦۔ (٩٧١١) موطا: ١٨٤٧۔

(٩٧١٢) بخاری: ٦٠٣٢۔ مسلم: ٢٥٩١۔ ابوداؤد: ٤٧٩١۔ ترمذی: ١٩٩٦۔ احمد: ٢٤٧٢٦۔ موطا: ١٦٧٢۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ حِيْنَ رَأَيْتَ الرَّجُلَ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِيْ وَجْهِهِ وَانْبَسَطْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاعَائِشَةُ مَتٰى عَهِدْتِنِيْ فَحَّاشًا إِنَّ شَرَّالنَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهٖ. (رواه البخاري: ٦٠٣٢)

خندہ پیشانی سے ملے اور بشاشت سے اسے بیٹھایا۔ پس جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا: جب آپ نے اس آدمی کو دیکھا تو اس کو یہ یہ کہا، پھر آپ اُس کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تو نے مجھے بد کلامی کرتے پایا ہے۔ اللہ کے نزدیک قیامت کے دن بدترین انسان وہ ہے جس کے شر سے بچنے کے لیے لوگ اُس کی ملاقات ترک کردیں۔"

٩٧١٣۔ وفي رواية: اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ. (رواه البخاري: ٦٠٥٤)

"ایک روایت میں ہے اس کی فحش باتوں سے بچنے کے لیے۔" (نسائی کے سوا چھ نے روایت کیا)

شرح: ...... یہ آدمی عیینہ بن حصن فزاری یا مخرمہ بن نوفل تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ جو شخص علانیہ فاسق ہو اور فحش گو ہو، ظالم ہو، یا بدعت کا داعی ہو اس کی غیبت جائز ہے تا کہ دوسرے اس سے آگاہ ہو جائیں اور اس کے شر سے محفوظ ہو جائیں۔ البتہ اس سے نرمی سے اور خندہ پیشانی سے پیش آنا جائز ہے۔ (فتح الباری: ۱۰/۴۵۴)

٩٧١٤۔عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ قَالَ أَبُوْ إِسْحٰقَ لَاأَدْرِيْ أَهْلَكَهُمْ بِالنَّصْبِ أَوْ أَهْلَكُهُمْ بِالرَّفْعِ. (رواه مسلم: ٢٦٢٣)

وَفَسَّرَهُ مَالِكٌ إِذَا قَالَ مُعْجِبًا بِنَفْسِهٖ أَشَدَّ إِحْتِقَارًا مِنْهُ لِغَيْرِهٖ فِيْ بَأْسٍ بِهٖ.

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں کہ جب تم کسی آدمی کو سنو کہ وہ کہتا ہے: لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ اُن سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہوتا ہے۔" (مسلم، ابوداؤد)

ابو اسحاق نے کہا: میں نہیں جانتا کہ اَہْلَکَھُمْ نصب کے ساتھ ہے یا رفع کے ساتھ ہے اور اس حدیث کی امام مالک رحمہ اللہ نے یہ تفسیر کی ہے کہ جب کوئی انسان اپنے نفس کو پسند کر کے دوسروں کو عیب لگانے کی خاطر اس طرح کہے تو وہ دوسروں سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔ اور اگر اپنے نفس کو بھی دوسرے مجرموں کے ساتھ ہی شمار کر کے افسوس کرتا ہے اور اپنے نفس کو دوسرے لوگوں سے زیادہ حقیر تصور کرتا ہے تو پھر ایسا کہنے کوئی حرج نہیں ہے۔

شرح: ...... یہ کہنا گناہ ہے، یہ ایک متکبرانہ طریقہ ہے جس میں لوگوں کی مذمت پائی جاتی ہے اور ان

(٩٧١٣) بخاری: ٦٠٥٤۔ مسلم: ٢٥٩١۔ ابوداؤد: ٤٧٩٢۔ ترمذی: ١٩٩٦۔ احمد: ٤٢٧٨۔ موطا: ١٤٧٢۔

(٩٧١٤) مسلم: ٢٦٢٣۔ ابوداؤد: ٤٩٨٣۔ احمد: ٩٦٧٨۔ موطا: ١٨٤٥۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے عیوب کا اظہار ہے اور انہیں رحمت الٰہی سے مایوس کرنے والی بات ہے اور اس کی مغفرت سے محروم کرنے کی صورت ہے، خود کو پاکباز اور معزز قرار دینے کا قرینہ ہے اور لوگوں کو ذلیل اور حقیر گردانا ہے، اس سے لوگ مزید خراب ہوتے ہیں۔ البتہ دینی امور میں نقائص پیدا کرنے والوں پر رنجیدہ خاطر ہونا یعنی یوں کہنا کہ لوگ دین سے دور ہو رہے ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں۔ (شرح زرقانی: ۴/۴۰۰)

۹۷۱۵۔ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ أَوْ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لِأَبِي مَسْعُوْدٍ مَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي زَعَمُوْا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ . (رواه أبوداوٗد: ٤٩٧٢)

''ابو قلابہ کا بیان ہے کہ ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے ابو عبداللہ کو کہا یا ابو عبداللہ نے ابو مسعود کو کہا: میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ کہتے نہیں سنا: ''جیسا لوگوں کا گمان ہے'' تو اس نے کہا: میں نے آپ کو کہتے سنا ہے: ''ایک آدمی کی بری سواری۔'' (ابوداوٗد)

شرح: ..... زعموا، حق بات، باطل بات اور جھوٹ اور سچ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اسے سواری سے تشبیہ اس لیے دی گئی ہے کہ آدمی جب سفر کا ارادہ کرتا اور کسی شہر میں جانے کے لیے سواری پر سوار ہوتا اور ضرورت تک رسائی حاصل کرتا ہے تو یہ سواری مقصد تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ اسی طرح یہ لفظ بے سند ہے، اس لیے اسے ذریعہ بنانے سے منع کیا گیا ہے، حکم دیا گیا ہے کہ پہلے مضبوط تحقیق کر لیں، پھر بات آگے کریں اور قابل اعتماد راوی سے بات لیں، سنی سنائی بات آگے نہ بتائیں۔ (عون المعبود: ۴/ ۴۴۹)

۹۷۱۶۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهُ ، قَالَ أَحْمَدُ مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ . (رواه الترمذي: ٢٥٠٥)

''سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے بھائی کو کسی گناہ کی عار دلائی تو وہ نہیں مرے گا جب تک وہ یہ عمل نہیں کرے گا۔'' احمد نے کہا: جس گناہ سے اس نے توبہ کی ہو۔'' (ترمذی)

۹۷۱۷۔ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ وَإِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحَ وَقَدْ سَتَرَهُ

''سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میری ساری امت معاف کر دی جائے گی مگر کھلے طور پر برائی کرنے والے۔ اور کھلم کھلا برائی کرنا یہ ہے کہ انسان نے رات کی تاریکی میں حرام کام کیا اور اللہ نے اُس پر پردہ

(۹۷۱۵) ابوداؤد: ۴۹۷۲۔ صحیح، البانی: ۴۱۵۸۔ احمد: ۱۶۶۲۷.
(۹۷۱۶) ترمذی: ۲۵۰۵۔ موضوع: ۴۴۹. (۹۷۱۷) بخاری: ۶۹۶۹۔ مسلم: ۲۹۹۰.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ يَافُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ. (رواه البخاري: ٦٠٦٩)

ڈالا تو وہ لوگوں کو کہے کہ اے فلاں! آج رات میں نے ایسا اور ایسا کیا ہے۔ رات کو اللہ نے اُس پر پردہ ڈالا اور صبح کو اس نے اللہ کا پردہ چاک کر دیا۔" (الشیخان)

شرح:...... ایسا آدمی دو قباحتیں کرتا ہے ایک تو نافرمانی کا اظہار کرتا ہے، دوسرا بے حیائی اور ڈھٹائی جیسی مذموم حرکت کرتا ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ جو شخص اپنے فسق اور بدعت کا خود اظہار کرتا ہے تو جس چیز کا وہ اظہار کرتا ہے اگر کوئی دوسرا آدمی اتنی ہی بات کو بیان کرے تو یہ غیبت میں شمار نہیں ہوتا، یہ جائز ہے۔ (فتح الباری: ۱۰/ ۴۸۷)

٩٧١٨۔ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا وَإِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا ۔ فَقَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوْحَانَ صَدَقَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ أَمَّ قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا فَالرَّجُلُ يَكُوْنُ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَهُوَ أَلْحَنُ بِالْحُجَجِ مِنْ صَاحِبِ الْحَقِّ فَيَسْحَرُ الْقَوْمَ بِبَيَانِهِ فَيَذْهَبُ بِالْحَقِّ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا فَيَتَكَلَّفُ الْعَالِمُ إِلَى عِلْمِهِ مَالَا يَعْلَمُ فَيُجَهِّلُهُ ذٰلِكَ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا فَهِيَ هٰذِهِ الْمَوَاعِظُ وَالْأَمْثَالُ الَّتِي يَتَّعِظُ بِهَا النَّاسُ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا فَعَرْضُكَ كَلَامَكَ وَحَدِيْثَكَ عَلَى مَنْ لَيْسَ مِنْ شَأْنِهِ وَلَا يُرِيْدُهُ. (رواه أبوداؤد: ٥٠١٢)

"سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے ہیں: "بعض بیان جادو کا سا اثر رکھتا ہے، اور کوئی علم جہالت ہوتا ہے اور کوئی شعر پر حکمت ہوتا ہے اور بعض اوقات کلام کرنا مصیبت کا باعث ہوتا ہے۔ صعصعہ بن صوحان نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے درست فرمایا ہے آپ ﷺ کا فرمان کہ کوئی بیان جادو اثر ہوتا ہے تو اس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک انسان کے ذمے حق ہوتا ہے مگر وہ چرب زبان ہوتا ہے اور اپنے مخالف فریق پر اپنی دلیل قائم کر دیتا ہے۔ پس بیان کو مدلل کر کے حق کو اپنی طرف پھیر دیتا ہے۔

اور رسول اکرم ﷺ کا فرمان...... کہ بعض علم جہالت ہوتے ہیں تو یہ اس طرح کہ ایک آدمی بتکلف کسی فن میں اپنی مہارت ظاہر کرتا ہے تو اس کی جہالت دوسروں پر نمایاں ہو جاتی ہے۔ اور آپ ﷺ کا قول کہ کوئی شعر پر حکمت ہوتا ہے۔ تو اس کی مثال مواعظ اور نصیحت کے الفاظ ہیں جن سے انسان

(٩٧١٨) ابوداؤد: ٥٠١٢ـ ضعيف، الباني: ١٠٦٦ـ قال الاستاذ زهير الشاويش سكت الشيخ ناصر الدين عن هذا التفسير ولم يضع له حكما.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نصیحت پکڑتا ہے۔ اور آپ ﷺ کا قول کہ کوئی گفتگو باعث مصیبت ہوتی ہے اس کا راز یوں سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ تیرا بیان کرنا اس کے سامنے جو تیرا کلام سننے کا ارادہ نہیں کرتا یا وہ اس بات کو سمجھنے کی اہلیت ہی نہیں رکھتا۔

٩٧١٩ـعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارِ الْمُجَاشِعِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ خُطْبَتِهِ أَلَا إِنَّ رَبِّيْ أَمَرَنِيْ أَنْ أُعَلِّمَكُمْ مَاجَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِيْ يَوْمِيْ هٰذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ وَإِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا أَحْلَلْتُ لَهُمْ وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يُشْرِكُوْا بِيْ مَالَمْ أُنْزِلْ بِهٖ سُلْطَانًا وَإِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ إِلَّا بَقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِأَبْتَلِيَكَ وَأَبْتَلِيَ بِكَ وَأَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهُ نَائِمًا وَيَقْظَانَ وَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أُحَرِّقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ رَبِّ إِذًا يَثْلَغُوْا رَأْسِيْ فَيَدَعُوْهُ خُبْزَةً قَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اسْتَخْرَجُوْكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ وَأَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهٗ وَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ قَالَ وَأَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ ذُوْ سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ

”سیدنا عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا: خبردار! میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں علم سکھاؤں جو تم نہیں جانتے اور آج جو مجھے علم دیا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: جو چیز میں اپنے بندے کو دیتا ہوں وہ اس کے لیے حلال ہے اور میں نے اپنے تمام بندوں کو یکسو اور حنفاء پیدا کیا ہے۔ اور ان کے پاس شیطان آتے ہیں اور ان کو دین سے منحرف کرتے ہیں اور جو چیز میں نے بندوں کے لیے حلال کی ہے اس کو حرام کرتے ہیں، اور شیطان ان کو حکم دیتے ہیں کہ میرے ساتھ ان چیزوں کو شریک ٹھہرائیں جن کے معبود ہونے کی میں نے کوئی دلیل نہیں نازل کی۔ اللہ تعالیٰ نے اہل زمین پر نگاہ فرمائی تو ان سب عرب وعجم کو ناپسند قرار دیا ماسوا ان لوگوں کے جو اہل کتاب میں سے اصل دین پر قائم تھے اور اللہ نے مجھے فرمایا کہ میں آپ کو مبعوث کرتا ہوں تاکہ آپ کو بھی آزماؤں اور آپ کے ذریعے دوسروں کو بھی آزماؤں، اور آپ کی طرف ایسی کتاب نازل کرتا ہوں جسے پانی دھو نہیں سکتا ہے، آپ نیند کی حالت میں اور بیداری کی حالت میں پڑھتے رہیں گے۔ اور مجھے اللہ نے حکم دیا کہ میں قریش کو جلا دوں تو میں نے عرض کی: اے میرے رب! وہ تو میرا سر پھاڑ کر روٹی کی مانند

(٩٧١٩) مسلم: ٢٨٦٥ـ ابوداؤد: ٤٨٩٥ـ ابن ماجه: ٤٨٩٦ـ احمد: ١٧٨٧٤ـ

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ قَالَ وَأَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ الضَّعِيفُ الَّذِي لَازَبْرَ لَهُ الَّذِينَ هُمْ فِيكُمْ تَبَعًا لَايَبْتَغُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِي لَا يَخْفٰى لَهُ طَمَعٌ وَإِنْ دَقَّ إِلَّا خَانَهُ وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِي إِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَ أَوِ الْكَذِبَ وَالشِّنْظِيرُ الْفَحَّاشُ. (رواہ مسلم: ٢٨٦٥)

کریں گے۔تو اللہ نے فرمایا: عنقریب تو ان کو نکال دے گا جیسے انہوں نے تجھے نکالا ہے اور ان سے جنگ کر، ہم تیری مدد کریں گے، اور تو خرچ کر ہم تیرے اوپر خرچ کریں گے اور تو فوج روانہ کر ہم اس کی امداد ارسال کریں گے۔ اور جو تیری اطاعت کرتے ہیں ان کو ساتھ لے کر ان لوگوں سے جہاد کر جو تیری نافرمانی کرتے ہیں۔ فرمایا: اہل جنت تین قسم کے لوگ ہیں۔ عادل حکمران، صدقہ دینے حق کے موافق کام کرنے والا۔ دوسرا وہ نرم دل مسلمان جو قرابت داروں کے ساتھ نرمی کرنے والا ہو۔ تیسرا وہ عیال دار مسلمان جو ضعیف ہونے کے باوجود سوال سے بچنے والا ہو۔ فرمایا: اہل جہنم پانچ قسم کے لوگ ہیں، وہ ضعیف بے کار جو تمہارے درمیان پڑے رہتے ہیں نہ ان کا مال ہے اور نہ اہل ہے۔ اور وہ خیانت کرنے والا جو کھلم کھلا خائن ہے تھوڑی سی چیز میں بھی خیانت کرنے سے باز نہیں رہتا ہے۔ اور وہ انسان جو رات دن تیرے ساتھ تیرے اہل ومال میں دھوکا دینے کے درپے ہو۔ اور بخیل اور جھوٹے کا ذکر کیا اور پھر فرمایا: ''بداخلاق فحش باتیں کرنے والا۔'' (مسلم)

٩٧٢٠۔عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّمَا النَّاسُ كَالْإِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً. (رواہ البخاری: ٦٤٩٨)

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی یہی مثال ہے۔ سو اونٹوں میں سے سواری کے قابل کسی کو نہیں پائے گا۔'' (الشیخان، ترمذی)

٩٧٢١۔وَعَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

''ایک روایت میں ہے۔ان میں سے سواری کے قابل تو ایک

(٩٧٢٠) بخاری: ٦٤٩٨۔ مسلم: ٢٥٤٧۔ ترمذی: ٢٨٧٢۔ ابن ماجہ: ٣٩٩٠۔ احمد: ٦٢٠١۔

(٩٧٢١) ترمذی: ٢٨٧٢۔ صحیح البانی: ٢٣٠٣۔ بخاری: ٦٤٩٨۔ مسلم: ٢٥٤٧۔ ابن ماجہ: ٣٩٩٠۔ احمد: ٦٢٠١۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَ لَاتَجِدُ فِيْهَارَاحِلَةً أَوْ قَالَ لَاتَجِدُ فِيْهَا إِلَّا رَاحِلَةً. (رواه الترمذی: ٢٨٧٢)

ہی پائے گا۔“

شرح: ...اس کا مطلب ہے کہ شرعی احکام میں سب لوگ برابر ہیں ایک کو دوسرے پر شرف حاصل نہیں جیسا کہ سب اونٹ سواری کے قابل ہیں۔

دوسرا مطلب ہے کہ اکثر لوگ نقص والے ہیں، اہل فضل کی کمی ہے اور اللہ کے پسندیدہ لوگ کم ہیں، ویسے تو لوگوں کی تعداد شمار سے باہر ہے۔ (فتح الباری: ۱۱/ ۳۳۵)

٩٧٢٢۔عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِبْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ اقْتُسِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ قُرْعَةً فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ فَأَنْزَلْنَاهُ فِي أَبْيَاتِنَا فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَغُسِّلَ وَكُفِّنَ فِيْ أَثْوَابِهِ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِيْ عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَايُدْرِيْكِ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَكْرَمَهُ فَقُلْتُ بِأَبِيْ أَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللّٰهُ فَقَالَ أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِيْنُ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرْجُوْلَهُ الْخَيْرَ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِيْ وَأَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَايُفْعَلُ بِيْ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَاأُزَكِّيْ أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا. (رواه البخاری: ١٢٤٣)

”ابن شہاب زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ اس نے کہا مجھے خارجہ بن زید بن ثابت نے خبر دی کہ بیشک ام علاء انصاریہ رضی اللہ عنہا ان انصاریوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول کریم ﷺ کی بیعت کی تھی۔ وہ کہتی ہیں: مہاجرین پر ہم نے قرعہ ڈالا تو ہمارے حصے میں عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ آئے تو ان کو ہم نے اپنے مکانوں میں ٹھہرایا۔ ان کو وہ درد پیدا ہوا جس میں ان کی موت واقع ہوئی۔ جب وہ فوت ہوئے تو ان کو غسل دے کر ان کے کپڑوں کا کفن پہنایا گیا تو نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ میں نے کہا: اے ابو سائب! تیرے اُوپر اللہ کی رحمت نازل ہو، میری یہ گواہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے عزت اور اکرام دے دیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کیا معلوم کہ اللہ نے اس کو اکرام دیا ہے؟ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! پھر وہ کون ہوگا جسے اللہ اکرام فرمائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص پر تو موت آ گئی اور قسم اللہ کی! میں اس کے لیے بہتری کا گمان کرتا ہوں اور قسم ہے اللہ کی! میں اللہ کا رسول ہوں اور مجھے معلوم کیا جائے گا۔ ام علاء کہتی ہیں: اللہ کی قسم! اس کے بعد میں نے نہیں ہے کہ میرے ساتھ کیا کسی کو پاک صاف نہیں قرار دیا۔“

(٩٧٢٢) بخاری: ١٢٤٣۔ احمد: ٢٦٩١١.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

شرح:......اس میں قرعہ ڈالنے اور میت کو بوسہ دینے اور بغیر نوحہ کے رونے کی اجازت کا ثبوت ہے۔ (جائزۃ الاحوذی:۲/۲۸۵)

اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کسی نے عمل کیے بھی ہوں پھر بھی اللہ کی رحمت کے بغیر جنت میں داخلہ نہ ہوگا۔

۹۷۲۳۔ وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَتْ فَنِمْتُ فَأُرِيتُ لِعُثْمَانَ عَيْنًا تَجْرِي فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ذَاكِ عَمَلُهُ. (رواه البخاري: ۲٦۸۷)

''ایک روایت میں ہے اس نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا کہ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی نہر جاری ہے۔ تو میں نبی ﷺ کے پاس آئی اور آپ کو خواب بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس کا عمل ہے۔'' (بخاری)

۹۷۲٤۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَاقِدٍ، رَفَعَهُ: إِذَاكَانَتْ سَنَةُ ثَمَانِينَ وَمِائَةٍ فَقَدْ أُحِلَّتْ لِأُمَّتِي الْعُزْبَةُ وَالتَّرَهُّبُ فِي رُئُوسِ الْجِبَالِ. (رواه رزين)

''یحییٰ بن واقد مرفوع بیان کرتے ہیں کہ جب ایک سو اسی سال پورے ہوں گے تو میری امت کے لیے تنہائی اور ترک دنیا کا وقت آ جائے گا اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر بسیرا کرنا ہوگا۔'' (رزین)

۹۷۲٥۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ أَتَى أَبْوَابَ السُّلْطَانِ افْتَتَنَ. (رواه الترمذي: ۲۲٥٦)

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو دیہات میں آباد ہوا اس نے گناہ کیا اور جس نے شکار کا پیچھا کیا وہ غافل ہوا اور جو بادشاہوں کے گھروں میں آیا وہ فتنے میں مبتلا ہوا۔''

۹۷۲٦۔ وَفِي رِوَايَةٍ: وَمَاازْدَادَ عَبْدٌ مِنَ السُّلْطَانِ دُنُوًّا إِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللّٰهِ بُعْدًا. (رواه أبوداؤد: ۲۸٥۹)

''ایک روایت میں ہے: جو بندہ بادشاہ کے جتنا زیادہ قریب ہوگا وہ اللہ تعالیٰ سے اتنا ہی دور ہوتا جائے گا۔'' (اصحاب سنن)

شرح:...... فتنے میں یوں مبتلا ہوگا کہ اگر بادشاہ ظالم ہے اور یہ اس کی موافقت کرے تو دین خطرے میں ہوا اور اگر اس کی مخالفت کرے تو دنیا خطرے میں ہے۔

اور اگر بادیہ نشین ہوگا تو نہ تو نماز جمعہ میں حاضر ہوگا نہ جماعت میں شریک ہوگا، نہ ہی اسے علماء کی مجالس میں بیٹھنے کا موقع ملتا ہے یہی ظلم ہے۔

(۹۷۲۳) بخاری: ۲٦۸۷۔ احمد: ۲٦۹۱۱۔

(۹۷۲٤) رزین۔

(۹۷۲٥) ترمذی: ۲۲٥٦۔ صحیح، البانی: ۱۸٤۰۔ ابوداؤد: ۲۸٥۹۔ نسائی: ٤۳۰۹۔ احمد: ۳۳٥۲۔

(۹۷۲٦) ابوداؤد: ۲۸٥۹۔ ضعیف، البانی: ٦۱۲۔ ترمذی: ۲۲٥٦۔ نسائی: ٤۳۰۹۔ احمد: ۳۳٥۲۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور جو شکار کا عادی ہوگا اور شکار کو ایک کھیل کے طور پر اپنائے گا وہ غفلت کا شکار ہوگا اور مردہ دل ہو جائے گا۔

ہاں اگر شکار خوراک کے لیے کیا جائے تو یہ جائز ہے، بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شکار کیا کرتے تھے۔ (جائزۃ الاحوذی:۳/ ۵۰۹)

۹۷۲۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صِنفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوْسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَإِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا. (رواه مسلم: ۲۱۲۸)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جہنم کی دو اقسام کے لوگوں کو تا حال ان کو میں نے دنیا میں نہیں دیکھا۔ ایک قوم ہوگی جو ہاتھوں میں گائے کی دم کی مثل کوڑے اُٹھائے ہوں گے اور وہ لوگوں کو ماریں گے۔ اور دوسری قسم ننگے بدن مائل کرنے والی خود مائل ہونے والی عورتیں ہوں گی۔ ان کے سر بختی اونٹ کے کوہان کی مثل موٹے ہوں گے، نہ وہ جنت میں داخل ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی مسافت تک پائی جائے گی۔'' (مسلم)

شرح:......اس میں ظالم حکمرانوں کی سزا ہے جو بے جا لوگوں کو مارتے ہیں اور ستم کرتے ہیں اور غلط عورتوں کی سزا بھی بتائی گئی ہے، مؤطا میں اس کی وضاحت ہے کہ یہ جنت سے محروم ہوں گے۔ حالانکہ اس کی خوشبو ۵۰۰ سال کی مسافت سے پائی جائے گی۔ عورتوں کو لباس کے باوجود برہنہ کہا گیا ہے اس کا ایک تو یہ مطلب ہے کہ اللہ کی نعمت کا شکر نہ کریں گی۔ یہ ناشکری ان کا برہنہ پن ہے کہ اس نے لباس دیا ہے یہ ناقدری کریں گی۔

دوسرا معنی یہ کہ جمال آرائی کے لیے جسم کا کچھ حصہ ستر میں ہوگا کچھ برہنہ ہوگا۔

تیسرا مطلب یہ ہے کہ لباس اتنا زیادہ باریک ہوگا کہ جسم اندر سے برہنہ کی مانند نظر آئے گا۔

مائل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی اطاعت سے روگردانی کریں گی اور ان کے ذمہ جو عصمتوں کی حفاظت کرنا تھی اس کا التزام نہ کریں گی اور دوسری خواتین کو بھی اس عریانی پر مائل کریں گی۔

ایک مطلب یہ بھی ہے کہ اپنی چال میں لٹک پن پیدا کریں گی اور اپنے کندھے کو مٹک مٹک کر حرکت دیں گی اور اس سے مراد یہ بھی ہے کہ سر کے بالوں کا جوڑا کر کے اوپر اٹھائیں گی۔ جب چلیں گی تو اونٹ کی کوہان کی مانند یہ جوڑا جھولے گا۔

الغرض اپنی زیبائش وآرائش سے اور پرکشش اداؤں سے خود بھی میلان کا اظہار کریں گی اور مردوں کو بھی اپنی شوخی کردار سے اپنا گرویدہ بنائیں گی۔

(۹۷۲۷) مسلم: ۲۱۲۸۔ احمد: ۹۳۸۸۔ موطا: ۱۶۹۴۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اور ان دونوں مجرموں کی سزا یہ ہے کہ جنت میں نہ جائیں گے، سزا کے بعد ہی جائیں گے۔ (شرح زرقانی: ۴/ ۲۷۱)

٩٧٢٨۔ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مُثِّلَ ابْنُ آدَمَ وَإِلَى جَنْبِهِ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ مَنِيَّةً إِنْ أَخْطَأَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ حَتَّى يَمُوتَ. (رواه الترمذي: ٢١٥٠)

"مطرف بن عبداللہ بن شخیر اپنے والد سے مرفوع روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ابن آدم کی مثال بیان فرمائی اور اس کے اردگرد ننانوے موت کے اسباب کا ذکر فرمایا۔ ان اموات سے بچ جائے تو بڑھاپے میں پڑے گا اور بالآخر فوت ہو جائے گا۔" (ترمذی)

شرح:...... آدم کے بیٹے کی مثال یہ ہے کہ اس کے پہلو میں ننانوے یعنی کثرت سے بیماریاں ہیں اور مصائب ہیں جو اس کے سامنے کھڑے ہیں، آزمائش موت کے معنی میں لی گئی ہے کیونکہ یہ موت کی سیڑھی ہے۔

جب انسان ان میں سے ایک سے محفوظ رہتا ہے تو دوسری سامنے کھڑی ہوتی ہے۔ بیماری ہے، بھوک ہے، غرق ہونا ہے، جل جانا وغیرہ ہے، ان سے اگر یہ گزر جاتا ہے تو بڑھاپا تو ضرور آن لیتا ہے اور اس کے بعد موت ہے جس سے راہِ فرار نہیں۔

مقصد یہی ہے کہ مصائب اور آزمائشیں اور امراض وغیرہ سے انسان پیدائشی طور پر وابستہ ہے، ان سے چھٹکارا نہیں۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/ ۴۳۷)

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي كَبَدٍ﴾ (البلد: ٤)

"بلاشبہ ہم نے انسان کو مشقت میں پیدا کیا ہے۔"

٩٧٢٩۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ. (رواه البخاري: ٦٤١٢)

"ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں، فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کے معاملے میں گھاٹے میں ہیں: جسمانی صحت اور فراغت۔" (بخاری، ترمذی)

شرح:...... نعمت سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کے ساتھ انسان لذت و مسرت حاصل کرتا ہے اور غبن ہے کہ ایک چیز زیادہ قیمت سے خریدی جائے اور کم قیمت سے فروخت کی جائے، مقصد یہ ہے کہ صحت و فراغت کے ساتھ زیادہ تر لوگ مستفید نہیں ہوتے، انہیں غلط استعمال کرتے ہیں جس کی وجہ سے یہ دونوں چیزیں ان کے لیے وبال بن جاتی ہیں۔ اگر یہ انہیں درست استعمال کرتے تو یہ ان کے لیے کمال بن جاتیں۔

یہ صحت اور فراغت دونوں اللہ کی نعمتیں ہیں۔ اگر ان پر اللہ کا شکر یہ ادا کیا جائے کہ اس کے احکام کی فرمانبرداری کی

(٩٧٢٨) ترمذی: ٢١٥٠۔ حسن، البانی: ١٧٤٧.

(٩٧٢٩) بخاری: ٦٤١٢۔ ترمذی: ٢٣٥٤۔ ابن ماجه: ٤١٧٠۔ دارمی: ٢٧٠٧۔ احمد: ٣١٩٧.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جائے، اس کی منع کردہ باتوں سے رکا جائے تو یہ قابل رشک ہے۔ اگر اس میں کوتاہی کی جائے تو یہ غبن ہے کیونکہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے اس میں جو تجارت کرے گا اس کا منافع آخرت میں ملے گا۔ اگر ان دونوں نعمتوں کی ناقدری کی تو یہ تجارت دنیا میں بھی خسارہ والی ہے اور آخرت تو خسارہ ہی خسارہ ہے، لہٰذا ان دو نعمتوں کو اللہ کے ساتھ ایمان لانے اور نفس کے مجاہدہ میں اور دین کے دشمنوں کے خلاف مجاہدہ میں صرف کرے۔ اس سے دنیا وآخرت کی خیر ملے گی اور شیطان اور نفس کی بات ماننے سے اجتناب کرے تاکہ اصل سرمایہ باقی رہے، ارشاد باری ہے:

﴿هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ﴾ (الصف : ١٠)

''کیا میں تم کو وہ تجارت بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچائے۔ (انجاز الحاجہ: ۱۲/۲۰۰)

٩٧٣٠۔ عَنْ أَنَسٍ، رَفَعَهُ: إِنَّ اللّٰهَ عِبَادًا يَعْرِفُوْنَ النَّاسَ بِالتَّوَسُّمِ. (رواه البزار: ٣٦٣٢)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں، فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے بعض بندے لوگوں ان کے خدوخال اور نشان سے پہچانے جاتے ہیں۔'' (البزار، الاوسط)

٩٧٣١۔ عَنْ اَبِیْ أُمَامَةَ، رَفَعَهُ: اِتَّقُوْا فَرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ. (للكبير: ٧٤٩٧)

''سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت ہے، فرمایا: مؤمن کی دقتِ نظر اور بصیرت سے بچو! وہ اللہ کے دیئے ہوئے نور سے دیکھتا ہے۔''

٩٧٣٢۔ عَنِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: أَفْرَسُ النَّاسِ ثَلَاثَةٌ: صَاحِبَةُ مُوْسٰى الَّتِیْ قَالَتْ يَاأَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ، اَلْآيَةُ، وَصَاحِبُ يُوْسُفَ حِيْنَ قَالَ أَكْرِمِیْ مَثْوَاهُ عَسٰى أَنْ يَّنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا، وَأَبُوْبَكْرٍ حِيْنَ اسْتَخْلَفَ عُمَرَ. (للكبير)

''سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: صاحب فراست تین انسان ہیں۔ ایک موسیٰ علیہ السلام کی زوجہ محترمہ جس نے کہا: اے ابا جان! اس کو اجرت پر رکھو تا آخر آیت، اور یوسف علیہ السلام کو گھر رکھنے والا جس نے کہا: اے عورت! اس کی اچھی جگہ بناؤ قریب ہے یہ ہمیں فائدہ دے یا ہم اس کو بیٹا ہی بنالیں۔ اور تیسرے ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا۔'' (الکبیر)

٩٧٣٣۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قِيْلَ لَهُ: صِفْ لَنَا أَهْلَ الْأَمْصَارِ قَالَ أَهْلُ الْحِجَازِ

''سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے کہا گیا آپ ہمارے لیے شہروں کے رہنے والے لوگوں کے حالات واضح

(٩٧٣٠) بزار: ٣٦٣٢۔ طبرانی واسناده حسن، هيثمی: ١٧٩٤٠۔

(٩٧٣١) طبرانی: ٧٤٩٧۔ واسناده حسن، هيثمی: ١٧٩٤٠۔

(٩٧٣٢) طبرانی كبير باسنادين ورجال احدهما رجال الصحيح، ان كان محمد بن كثير هو العبدی وان كان هو الثقفی فقد وثق علی ضعف كثير فيه، هيثمی: ١٧٩٤١۔

(٩٧٣٣) طبرانی كبير: ١٣١٨٥۔ وفيه ابو امية بن يعلی وهو ضعيف جدا، هيثمی: ١٧٩٤٣۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

أَحْرَصُ النَّاسِ عَلَى فِتْنَةٍ وَأَعْجَزُهُ عَنْهَا وَأَهْلُ الْعِرَاقِ أَحْرَصُ النَّاسِ عَلَى عِلْمٍ وَأَبْعَدُهُ مِنْهُمْ وَأَهْلُ الشَّامِ أَطْوَعُ النَّاسِ لِلْمَخْلُوْقِ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ وَأَهْلُ مِصْرَ أَكْيَسُ النَّاسِ صَغِيْرًا وَأَحْمَقُهُ كَبِيْرًا. (للكبير: ١٣١٨٥، بضعف)

کریں۔ تو انہوں نے کہا: اہل حجاز فتنہ اُٹھانے پر حریص اور اس کو پروان چڑھانے سے قاصر رہتے ہیں۔ اور اہل عراق علم کے شائقین تو ہیں مگر اس سے دور رہتے ہیں اور اہل شام اللہ خالق مالک کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت سب سے زیادہ کرنے والے ہیں۔ اور اہل مصر چھوٹی عمر میں زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں اور بڑے ہوکر زیادہ بے وقوف بن جاتے ہیں۔"

٩٧٣٤۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَفَعَهُ: لِكُلِّ شَيْءٍ مَعْدِنٌ وَمَعْدِنُ التَّقْوَى قُلُوْبُ الْعَارِفِيْنَ. (للكبير: بضعف)

"سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: ہر چیز کی کان ہوتی ہے اور تقویٰ کی کان اہل معرفت کے دل ہیں۔" (یہ دو روایات الکبیر کی ہیں اور سند ضعیف)

٩٧٣٥۔ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ، رَفَعَهُ: مَامِنْ نَاشِئٍ يَنْشَأُ فِي الْعِبَادَةِ حَتَّى يُدْرِكَهُ الْمَوْتُ إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ أَجْرَ تِسْعَةٍ وَتِسْعِيْنَ صِدِّيْقًا. (للأوسط: ٧٨٤، بضعف)

"سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: جو جوانی عبادت میں گذرتا ہے یہاں تک کہ فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو ننانوے صدیقین کا اجر عطا کرتا ہے۔" (الاوسط سند ضعیف)

٩٧٣٦۔ عَنْ أَنَسٍ، رَفَعَهُ: خَيْرُ شَبَابِكُمْ مَنْ تَشَبَّهَ بِكُهُوْلِكُمْ، وَشَرُّ كُهُوْلِكُمْ مَنْ تَشَبَّهَ بِشَبَابِكُمْ. (للأوسط، والبزار بضعف)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں تمہارے اچھے نوجوان وہ ہیں جو بوڑھوں کی محفل میں رہتے ہیں اور تمہارے بوڑھے وہ برے ہیں جو جوانوں کے ساتھ مشابہت بناتے ہیں۔" (الاوسط البزار سند ضعیف)

٩٧٣٧۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ مَأْلَفَةٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ. (رواه أحمد: ٢٢٣٣٣، والكبير)

"سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: مؤمن الفت کرتا ہے اور اس سے اُلفت کی جاتی ہے اور اس میں کوئی بھلائی نہیں جو نہ الفت کرتا ہے اور نہ اس سے الفت کی جاتی ہے۔" (احمد اور الکبیر)

(٩٧٣٤) طبراني كبير وفيه محمد بن رجاء وهو ضعيف، هيثمي: ١٧٩٤٤.

(٩٧٣٥) طبراني اوسط: ٧٨٤۔ اور كبير بنحوه وفيه يوسف بن عطية الصفار وهو ضعيف جدا، هيثمي: ١٧٩٥٥.

(٩٧٣٦) طبراني اوسط، بزار وفيهما الحسن بن ابى جعفر وهو ضعيف، هيثمي: ١٧٩٥٧.

(٩٧٣٧) احمد: ٢٢٣٣٣۔ طبراني كبير واسناده جيد، هيثمي: ١٧٩٧٦.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩٧٣٨۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَفَعَتْهُ: مَنْ لَمْ تَكُنْ فِيهِ وَاحِدَةٌ مِنْ ثَلَاثٍ فَلَا يُعْتَدُّ بِشَيْءٍ مِنْ عَمَلِهِ: تَقْوَى تَحْجُزُهُ عَنِ الْمَحَارِمِ، أَوْ حِلْمٌ يَكُفُّ بِهِ السَّفِيهَ، أَوْ خُلُقٌ يَعِيشُ بِهِ فِي النَّاسِ. (للكبير: ٢٣/ ٣٩٥ بلين)

”سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتی ہیں: جس میں ان تین اوصاف میں سے کوئی وصف نہ ہو تو اس کے اعمال کسی شمار میں نہیں ہیں۔ وہ تقویٰ جو حرام سے اس کو روک دے، دوسرا وہ تحمل مزاجی جس کے ذریعے نادان کو جہالت سے روک دے۔ اور تیسرا وہ اچھے اخلاق جس کے ذریعے وہ لوگوں میں زندگی بسر کرے۔“ (الکبیر سند کمزور)

٩٧٣٩۔ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ، قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَمَامُ الْبِرِّ؟ قَالَ أَنْ تَعْمَلَ فِي السِّرِّ عَمَلَ الْعَلَانِيَةِ. (للكبير: ٣٤٢٠)

”سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کامل نیکی کیا ہے؟ فرمایا: جو عمل تو ظاہر میں کرتا ہے وہی باطن میں ہو تو کمال نیکی اور تقویٰ یہ ہے۔“ (الکبیر)

٩٧٤٠۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ، رَفَعَهُ: كَفَى بِالْمَرْءِ مِنَ الْإِثْمِ أَنْ يُشَارَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ قِيلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِنْ كَانَ خَيْرًا؟ قَالَ وَإِنْ كَانَ خَيْرًا فَهُوَ شَرٌّ لَهُ إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللّٰهُ وَإِنْ كَانَ شَرًّا فَهُوَ شَرٌّ لَهُ. (للكبير: بضعف)

”سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: کسی مؤمن کے لیے یہی گناہ کفایت کرتا ہے کہ اس کی طرف انگلیوں کے ساتھ اشارہ کیا جائے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ! اگر نیکی کا اشارہ کیا جائے تو کیسا ہے؟ فرمایا: اگر نیکی کا بھی ہو تب بھی اس کے لیے برا ہے مگر جس پر اللہ تعالیٰ رحم کر دے۔ اور اگر بدی کا اشارہ ہے تو وہ اس کے لیے بدتر ہے۔“ (الکبیر سند ضعیف)

٩٧٤١۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ رَجُلٌ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ أَكْيَسُ النَّاسِ وَأَحْزَمُ النَّاسِ؟ قَالَ أَكْثَرُهُمْ ذِكْرًا لِلْمَوْتِ وَأَكْثَرُهُمْ اِسْتِعْدَادًا أُولٰئِكَ الْأَكْيَاسُ ذَهَبُوْا بِشَرَفِ الدُّنْيَا وَكَرَامَةِ الْآخِرَةِ. (للصغير: ١٠٠٧)

”سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرد نے عرض کی: یا نبی اللہ! لوگوں میں سے زیادہ عقل مند اور زیادہ دور اندیش کون ہے؟ فرمایا: جو بکثرت موت کو یاد رکھتا ہے اور اس کے لیے زیادہ تیاری کرتا ہے۔ ایسے لوگ زیادہ عقل مند ہیں۔ وہ دنیا کا شرف بھی حاصل کرتے ہیں اور آخرت کا اکرام بھی۔“ (الصغیر)

(٩٧٣٨) طبراني كبير: ٢٣/ ٣٩٥۔ وفيه عبدالله بن مسلم بن هرمز قال ابو حاتم يكتب حديثه وليس بالقوى وضعفه الجمهور وبقية رجاله ثقات، هيثمى: ١٨٠٣٩.

(٩٧٣٩) طبراني كبير: ٣٤٢٠۔ وفيه عبدالرحمن بن زياد بن انعم وهو ضعيف لم يتعمد الكذب وبقية رجاله وثقوا على ضعف بعضهم، هيثمى: ١٨٠٨٩.

(٩٧٤٠) طبراني كبير وفيه كثير بن مروان وهو ضعيف، هيثمى: ١٨١٣٢.

(٩٧٤١) طبراني صغير: ١٠٠٨۔ ابن ماجه باختصار اسناده حسن، هيثمى: ١٨٢١٣.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٩٧٤٢ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَفَعَهُ : عَلَيْكُمْ بِالْحُزْنِ فَإِنَّهُ مِفْتَاحُ الْقَلْبِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ الْحُزْنُ ؟قَالَ إِخْنَعُوْا أَنْفُسَكُمْ بِالْجُوْعِ وَأَظْمِئُوْهَا . (للكبير: ١١٦٩٤)

''ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: تم فکرِ آخرت لازم کرلو وہ دل کی کنجی ہے،لوگوں نے عرض کی: حزن وغم کیسے حاصل ہو؟ آپ نے فرمایا: نفس کو بھوک کے ساتھ قابو کرو اور پیاسا رکھو۔''(الکبیر)

٩٧٤٣ـ عَنِ الْعَبَّاسِ، رَفَعَهُ: إِذَا اقْشَعَرَّ جِلْدُ الْعَبْدِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَحَاتَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُ عَنِ الشَّجَرَةِ الْبَالِيَةِ وَرَقُهَا. (رواه البزار: ١٢٣١ وفيه أم كلثوم بنت العباس)

''العباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: کسی بندے کے بدن کے بال خوف خدا سے کھڑے ہوں تو اس کی خطائیں گرنے لگتی ہیں جیسے خشک درخت کے پتے گرتے ہیں۔''(اس کی سند میں کلثوم بنت عباس ہے)

كِتَابُ التَّوْبَةِ وَالْعَفْوِ وَالْمَغْفِرَةِ

توبہ، معافی، اور مغفرت کا بیان

٩٧٤٤ـ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ أَعُوْدُهُ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِيْثَيْنِ حَدِيْثًا عَنْ نَفْسِهِ وَحَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ فِي أَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ فَطَلَبَهَا حَتّٰى أَدْرَكَهُ الْعَطَشُ ثُمَّ قَالَ أَرْجِعُ إِلٰى مَكَانِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَأَنَامُ حَتّٰى أَمُوْتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلٰى سَاعِدِهِ لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَاحِلَتُهُ وَعَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَاللّٰهُ

''حارث بن سعد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دو اشیاء بیان کیں، ایک رسول اللہ ﷺ کی حدیث اور ایک اپنی طرف سے بیان کی پھر انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے زیادہ خوش ہوتا اس بندے کی خوشی سے جو ویران ہلاکت خیز زمین میں جا ٹھہرا ہو اور اس کی سواری اس کے پاس ہو اور اس کی خوراک اور سامانِ سفر سواری ہو اور وہ سر رکھ کر سو جائے اور بیدار ہو تو اس کی سواری چلی گئی ہو اور وہ اس کو تلاش کرتے کرتے بھوک اور پیاس سے نڈھال ہو جائے اور دل میں کہے: میں جہاں سویا تھا وہاں جا کر سو رہتا ہوں یہاں تک کہ موت آجائے اور مر جاؤں...... چنانچہ وہ اپنے تکیے پر سر رکھ کر مرنے کے لیے تیار ہو جائے اور کچھ نیند کر کے بیدار

(٩٧٤٢) طبرانی کبیر: ١١٦٩٤ـ اسناده حسن، هيثمي: ١٨٢١٦.

(٩٧٤٣) بزار: ١٢٣١ـ وفيه ام كلثوم بنت العباس ولم اعرفها و بقية رجاله ثقات، هيثمي: ١٨٢١٧.

(٩٧٤٤) مسلم: ٢٧٤٤ـ بخارى: ٦٣٠٨ـ ترمذى: ٢٤٩ـ احمد: ٣٦٢٠.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ. (رواه مسلم: ٢٧٤٤)

ہو تو اس کی سواری خوراک اور سامان کے ساتھ اس کے پاس آ کھڑی ہو۔ اللہ اپنے بندے کی توبہ سے زیادہ خوش ہوتا ہے اس انسان سے جس کی سواری اور سامانِ سفر دوبارہ مل گیا ہو۔'' (الشیخان، الترمذی)

٩٧٤٥۔ عَنْ أَنَسٍ، نَحْوَهُ وَفِيهِ: فَأَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ. (رواه مسلم:٢٧٤٧)

''مسلم نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مثل اس کے روایت کی ہے اور اس میں ہے کہ مسافر نے اپنی سواری کی مہار پکڑی اور خوشی کی شدت میں اس نے کہا: اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں۔ وہ بھول کر فرحت کی شدت میں آ کر یوں کہتا ہے۔''

شرح :...... معلوم ہوا کہ بہتر تو یہی ہے کہ آدمی تنہا سفر نہ کرے اس سے ممانعت ہے لیکن یہ تنہا سفر کرنا حرام نہیں ضرورت کے تحت جائز ہے، تنہا سفر کی ممانعت احتیاطی ہے۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ دہشت سے انسان اتنی غلط بات بھی کر دے کہ اللہ کو بندہ اور بندہ کو رب قرار دے بیٹھے تو اس پر مواخذہ نہیں اور ایسی بات کو شریعت کے فائدہ کے لیے آگے بیان کرنا بھی جائز ہے۔

اس میں یہ سبق بھی ہے کہ انسان اپنے ساز و سامان اور زادراہ پر ہی بھروسہ نہ کرے، یہ فریب دے جاتا ہے۔ اپنے اللہ پر اعتماد رکھے، اسی میں برکت ہے، یہ آدمی تو اپنے سامان زیست سے مایوس ہو کر موت کا انتظار کر رہا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی سواری اور سامانِ خورد ونوش اس پر لوٹا دیا جس سے اس کا خوف دور ہوا اور امن و آشتی پیدا ہوئی۔

اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ضرب المثل کے ذریعے سے کسی بات کو پیش کرنا جائز ہے تا کہ وہ ذہن نشین ہو جائے۔

اس میں محاسبہ نفس کی ترغیب ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایمان بہت بڑی نعمت ہے۔ (فتح الباری:١١/ ١٠٨)

٩٧٤٦۔ قَالَ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَابًا مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ مَسِيرَةُ سَبْعِينَ عَامًا عَرْضُهُ أَوْ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي عَرْضِهِ أَرْبَعِينَ أَوْ سَبْعِينَ عَامًا قَالَ سُفْيَانُ قِبَلَ الشَّامِ خَلَقَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مَفْتُوحًا يَعْنِي لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ

''صفوان بن عسال سے منقول ہے، وہ مرفوع بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مغرب کی جانب ایک دروازہ ہے جس کی مسافت، یا فرمایا اس کے عرض میں ایک سوار چالیس سال فرمایا، یا ستر سال فرمایا...... چلتا رہے۔ وہ دروازہ اللہ تعالیٰ نے اس وقت پیدا کیا ہے جب زمین و آسمان کو پیدا کیا اور وہ دروازہ توبہ کے لیے کھلا رہتا ہے۔ اور بند نہ کیا

(٩٧٤٥) مسلم: ٢٧٤٧۔ بخاری: ٦٣٠٩۔ احمد: ١٢٨١٥.

(٩٧٤٦) ترمذی: ٣٥٣٥۔ حسن، البانی: ٢٨٠١۔ نسائی: ١٢٧۔ ابن ماجہ: ٤٧٨۔ احمد: ١٧٦٢٣.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ. (رواه الترمذی: ٣٥٣٥)

جائے گا یہاں تک کہ سورج مغرب کے اس دروازے سے طلوع ہوگا۔'' (ترمذی)

٩٧٤٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ. (رواه مسلم: ٢٧٠٣)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے اس بندے کی توبہ قبول کرے گا جو توبہ کرے گا۔'' (مسلم)

اس دروازہ کی مسافت ۴۰ سال اور ۷۰ سال کی بیان ہوئی ہے لیکن ترمذی میں بغیر شک کے ۷۰ برس ہے، یہی زیادہ ثقہ بات ہے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/ ۵۰۹)

قرآن پاک میں بھی اس کی تائید کرتا ہے:

﴿يَوْمَ يَأْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ﴾ (الانعام: ١٥٨)

''جس دن تیری رب کی نشانی آئے گی اس وقت جو جان پہلے ایمان نہ لائی تھی اب اس کا ایمان اسے نفع نہ دے گا۔''

یہاں بعض آیات سے مراد آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔ (ایسر التفاسیر: ص ۴۳۶)

ثابت ہوا جب آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا تو در توبہ بند ہو جائے گا۔

٩٧٤٨۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَالَمْ يُغَرْغِرْ. (رواه الترمذی: ٣٥٣٧)

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما مرفوع بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول کرتا ہے، جب تک اس کو نزع کا غرغرہ شروع نہیں ہوا۔'' (ترمذی)

شرح:...... غرغرہ سے مراد جب روح حلق تک پہنچ جائے، مطلب ہے جب موت کا یقین ہو جائے تو اب اس کی توبہ قابل قبول نہیں، اس سے پہلے پہلے قبول قبول ہو جاتی ہے، قرآن پاک بھی اعلان کرتا ہے:

﴿وَ لَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ حَتّٰۤى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَ لَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَ هُمْ كُفَّارٌ﴾ (النسآء: ١٨)

''ان لوگوں کی توبہ نہیں جو برائیاں کرتے ہیں، یہاں تک کہ ان کی موت حاضر ہو جاتی ہے اور ان کا ایک کہتا

(٩٧٤٧) مسلم: ٢٧٠٣۔ احمد: ١٠٠٤٧۔

(٩٧٤٨) ترمذی: ٣٥٣٧۔ حسن، البانی: ٢٨٠٢۔ ابن ماجه: ٤٢٥٣۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہے، میں اب ایمان لایا اور نہ ان کی توبہ قبول ہوتی ہے جو کافر مرتے ہیں۔" (جائزة الاحوذی:۴/۵۱۰)

٩٧٤٩۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا . (رواه مسلم:٢٧٥٩)

"سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رات آنے پر اپنا ہاتھ پھیلا دیتا ہے تا کہ دن کو بدی کرنے والا توبہ کر لے، اور دن کو ہاتھ پھیلا دیتا ہے تا کہ رات کو بدی کرنے والا توبہ کر لے۔ یہ سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔" (مسلم)

شرح: ...... اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کا ثبوت ہے، اس کے دونوں ہاتھ ہیں جس طرح اس کی شان جلال وکمال کے لائق ہے۔ ان کی کیفیت وہی بہتر جانتا ہے، ان پر ایمان لانا واجب ہے، ان کی کیفیت کا سوال کرنا بھی منع ہے۔ یہ کہنا کہ اللہ کے ہاتھ سے مراد قدرت اور فضلیت ہے، یہ تاویل کرنا غلط ہے۔

اس میں اللہ کی وسیع رحمت کا ذکر ہے کہ وہ ہر چیز پر چھائی ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ توبہ کی قبولیت کی شرط یہ ہے کہ مغرب سے سورج طلوع ہونے سے پہلے ہو۔ (بهجة الناظرين: ١/ ٣٩)

٩٧٥٠۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَاهِبٍ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَحُوْلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ انْطَلِقْ إِلٰى أَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَإِنَّ بِهَا أُنَاسًا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ

سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک مرد تھا، جس نے ننانوے انسان قتل کیے تھے۔ اس نے اہل زمین میں سب سے بڑے عالم کے متعلق لوگوں سے سوال کیا تو اس کو ایک مرد بتایا گیا جو راہب اور عبادت گذار تھا۔ وہ اس کے پاس گیا اور اس کو بتایا کہ اس نے ننانوے انسان قتل کیے ہیں تو کیا اس کے لیے توبہ کرنے کی گنجائش ہے؟ اس نے کہا: نہیں ہے۔ تو اس نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا اور سو افراد پورے کر دیے، پھر اس نے لوگوں سے زمین کے بڑے عالم کے متعلق سوال کیا تو اس کو ایک عالم بتایا گیا۔ اس نے اس کو خبر دی کہ اس نے سو افراد قتل کیے ہیں، تو کیا اس کے لیے توبہ ہے؟ اس نے کہا: ہاں

(٩٧٤٩) مسلم: ٢٧٥٩۔ احمد: ١٩٠٣٥۔

(٩٧٥٠) مسلم: ٢٧٦٦۔ بخاری: ٢٤٧٠۔ ابن ماجه: ٢٦٢٦۔ احمد: ١٠٧٧٠۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

إِلَى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتَّى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللّٰهِ وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَأَتَاهُمْ مَلَكٌ فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيسُوا مَابَيْنَ الْأَرْضَيْنِ فَإِلَى أَيَّتِهِمَا كَانَ أَدْنَى فَهُوَ لَهُ فَقَاسُوا فَوَجَدُوا أَدْنَى إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ. (رواه مسلم: ٢٧٦٦)

توبہ تو ہے، اللہ کے بندے اور توبہ کے درمیان رکاوٹ کون بن سکتا ہے؟ تو فلاں وادی میں چلا جا۔ وہاں کچھ لوگ ہیں جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ تو بھی ان کے ساتھ اللہ کی عبادت میں لگ جا اور اپنی اس سرزمین پر لوٹ کر نہ آ۔ جہاں تجھے ان جرائم کا مرتکب ہونے کی نوبت آئی ہے۔ وہ سرزمین تیرے لیے بری ہے۔ چنانچہ وہ اس وادی کی طرف چل پڑا اور راستہ نصف تھا۔ اس پر موت کا وقت آ گیا اور اس کے بارے میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں کے درمیان جھگڑا پیدا ہو گیا۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا: یہ توبہ کر کے پورے دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر چکا ہے۔ عذاب کے فرشتوں نے کہا: اس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی ہے۔ وہاں ایک فرشتہ انسانی صورت میں آیا اور دونوں طرف فرشتوں نے اس کو اپنا قاضی تسلیم کیا تو اس نے کہا: درمیان کی زمین کی پیمائش کرو۔ وہ جس طرف قریب ہے اس کا فرد قرار دو۔ زمین ناپی تو جہاں کا قصد کر کے چلا تھا اس طرف قریب ثابت ہوا تو اس کی روح کو رحمت کے فرشتوں نے وصول کر لیا۔"

٩٧٥١۔ وَفِي رِوَايَةٍ: فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى هٰذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي وَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى هٰذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَقَالَ قِيسُوا مَابَيْنَهُمْ فَوُجِدَ إِلَى هٰذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَلَهُ. (رواه البخاری: ٣٤٧٠)

"ایک روایت میں ہے، جب وہ راستے میں تھا کہ موت آ گئی تو سینے کے بل زور لگا کر اس طرف قریب ہو، اور اس میں ہے کہ وہ نیک لوگوں کی سرزمین کی طرف ایک بالشت قریب تھا، چنانچہ وہ ان میں شمار ہوا۔"

٩٧٥٢۔ وَفِي أُخْرَى وَزَادَ فِيهِ: فَأَوْحَى

"اور دوسری ایک روایت میں کہ اللہ تعالیٰ نے اس طرف کی

(٩٧٥١) بخاری: ٣٤٧٠۔ مسلم: ٢٧٦٦۔ ابن ماجه: ٢٦٢٦۔ احمد: ١١٢٩٠۔

(٩٧٥٢) مسلم: ٢٧٦٦۔ بخاری: ٢٤٧٩۔ ابن ماجه: ٢٦٢٦۔ احمد: ١٠٧٧٠۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ إِلَى هٰذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَإِلَى هٰذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي. (رواه مسلم: ٢٧٦٦)

زمین کو وحی ارسال کی کہ تو اس سے بعید تر ہو اور دوسری طرف کی زمین کو وحی نازل کی کہ تو اس کے قریب ہو جا۔" (الشیخان)

شرح: ...... نبی کریم ﷺ وعظ و نصیحت میں بڑی حکمت آموز مثالیں دیتے تھے اور انسان میں خیر فطری طور پر ودیعت ہے، جبکہ شر انسان خود نفس میں داخل کرتا ہے اور جب نیکی اور برائی کا ٹکراؤ ہو تو انسان میں نیکی اختیار کرنے اور اس پر استقامت اختیار کرنے کی استعداد ہوتی ہے۔

عالم کو اس جاہل پر بھی فضیلت حاصل ہے جو عبادت گزار بھی ہے، وجہ یہ ہے کہ جاہل عابد بعض اوقات برائی کا شکار ہوتا ہے اور وہ سمجھتا ہے میں اچھا کام کر رہا ہوں۔ اس طرح وہ خود بھی ہلاک ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جو شخص دعوت و اصلاح کا بیڑا اٹھائے اسے شرعی علم سے واقفیت ہونی چاہیے، ورنہ اس کا نقصان اس کے فائدے سے زیادہ ہوگا۔

اور یہ بھی ثابت ہوا کہ عالم نورِ حق کے ذریعے رہنمائی کرتا ہے اور علم کے ذریعے ہدایت کی توفیق ملتی ہے جو فائدہ پہنچاتی ہے۔

یہ بھی ثابت ہوا کہ عالم اور داعی لوگوں کو اللہ کی طرف اس انداز سے بلائے کہ انہیں خوشخبری بھی سنائے انہیں اللہ کی رحمت سے نا امید نہ کرے۔

یہ بھی بتایا گیا ہے، تمام گناہوں کے لیے خواہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ ہوں، توبہ کا دروازہ کھلا ہے، سچے دل سے توبہ کی جائے تو اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے۔

یہ بھی ثابت ہوا کہ فرشتے انسان کے ساتھ مقرر ہیں اور ان کا اجتہاد انسان کے مطیع یا عاصی ہونے کے بارے میں مختلف ہو سکتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ ان کے درمیان فیصلہ کرتا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ فرشتے انسانی شکل میں آ سکتے ہیں۔

یہ بھی ثابت ہوا کہ جس بستی میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہو وہاں سے ایسی جگہ نقل مکانی کرنی چاہیے جہاں اللہ کی نافرمانی نہ ہوتی ہو اور تائب کو اپنے احوال میں تبدیلی لانی چاہیے اور اہل علم و تقویٰ کی ہم نشینی اختیار کرنی چاہیے۔

اور یہ بھی ثابت ہوا کہ نیک لوگوں کے پاس جانے میں مشقت برداشت کرنا سچی توبہ کی دلیل ہے۔

یہ بھی ثابت ہوا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں ہجرت کرتا ہے خواہ وہ اپنی منزل مقصود تک نہ بھی پہنچا ہو، رستہ میں ہی فوت ہو جائے، اس کا اجر اللہ کے ہاں ثابت ہو جاتا ہے۔

اختلاف کی صورت میں کسی اہل علم کو فیصل مقرر کر لینا چاہیے۔

جب دلائل میں تعارض ہو تو پھر حاکم کو قرائن کی بنیاد پر ترجیح دینی چاہیے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آدمی کی فضیلت بھی نمایاں ہوتی ہے کہ فرشتہ انسانی صورت میں فیصلہ دینے آیا تھا۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ قاتل کی توبہ قبول ہو جاتی ہے۔(بہجۃ الناظرین:۱/۴۵)

٩٧٥٣۔عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُوْنَ. (رواه الترمذي: ٢٤٩٩)

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں ہر آدمی خطا کار ہے اور بہتر خطا کار توبہ کرنے والے ہیں۔''(ترمذی)

شرح:...... خطا سے مراد یہاں معصیت ہے یعنی جو نافرمانی قصداً کی جائے، اس میں تمام اولاد آدم شامل ہے۔ ان میں انبیائے کرام علیہم السلام مخصوص ہیں، ان سے گناہ سرزد نہیں ہوتا اور جو صغیرہ یا کبیرہ گناہوں پر اصرار نہیں کرتے وہ بہترین ہیں کہ فوراً گناہ سے توبہ کرتے ہیں، ارشاد باری ہے:

﴿وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلَى مَا فَعَلُوْا﴾ (آل عمران: ١٣٥)

''اور جو انہوں نے کیا ہے اس پر وہ اصرار نہیں کرتے۔''

ارشاد باری ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ﴾ (البقرة: ٢٢٢)

''بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''(انجاز الحاجہ)

٩٧٥٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ. (رواه مسلم: ٩٧٤٩)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تمہیں لے جائے گا اور دوسری کوئی قوم لائے گا جو گناہ کر کے بخشش طلب کریں گے اور اللہ ان کو بخش دے گا۔''(مسلم)

شرح:...... اس کی تکمیل یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو ہمارے اوپر رقت طاری ہو جاتی ہے اور جب بیوی بچوں میں جاتے ہیں تو کیفیت بدل جاتی ہے، آپ نے فرمایا: اگر تم اسی حالت میں رہو تو فرشتے تمہیں سلام کہیں۔

اور حدیث کا یہ حصہ کہ اگر تم گناہ نہ کرو، الخ۔ یہ اس لیے کہا گیا ہے کہ وہ اللہ بہت زیادہ غفور وغفار ہے۔ اس کی ان

(٩٧٥٣) ترمذی: ٢٤٩٩۔ حسن، الباني: ٢٠٢٩۔ ابن ماجه: ٤٢٥١۔ احمد: ١٢٦٣٧۔ دارمی: ٢٧٢٧۔

(٩٧٥٤) مسلم: ٢٧٤٩۔ ترمذی: ٢٥٢٦۔ احمد: ٧٩٨٣۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

صفتوں کا تقاضا ہے کہ وہ بخش دے۔ اس میں گناہوں میں انہماک رکھنے والوں کو تسلی نہیں دی گئی۔ اگر کوئی یہ تصور کرتا ہے تو وہ فریب خوردہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام کو بھیجا ہی اس لیے ہے کہ یہ لوگوں کو گناہوں کے ارتکاب سے روکیں۔

اس میں صرف یہ بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ عفو و درگزر والا ہے اور گنہگاروں سے تجاوز کرتا ہے تا کہ گناہ کے مرتکب لوگ توبہ میں رغبت کریں نہ کہ گناہ کریں۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/۶۴۰)

٩٧٥٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَبْدِي أَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذُّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ اعْمَلْ مَاشِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ. (رواه مسلم: ٢٧٥٨)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک بندے نے گناہ کیا اور کہا: یا اللہ! میرا گناہ معاف کر، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے گناہ کیا، وہ جانتا ہے کہ اس کا ربّ ہے جو گناہ بخشا بھی ہے اور گناہ پر سزا بھی دیتا ہے۔ اس نے پھر گناہ کیا اور کہا: اے میرے ربّ! میرے گناہ معاف کر، تو اللہ نے فرمایا: میرے بندے نے گناہ کیا ہے اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ اس کا ربّ ہے جو بخشا بھی ہے اور گناہ پر پکڑتا بھی ہے۔ اس آدمی نے گناہ کا پھر اعادہ کیا، اور پھر کہا: یا ربّ! مجھے میرا گناہ بخش دے۔ پس اللہ نے فرمایا: میرے بندے نے گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ بخشا اور گناہ پر سزا بھی دیتا ہے۔ بندے تو جو چاہے گناہ کر میں نے تجھے بخش دیا ہے۔'' (الشیخان)

شرح: ...... اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ معصیت پر اصرار کرنے والے کا معاملہ اللہ کی مرضی پر ہے، چاہے اسے معاف کر دے اور چاہے تو اسے عذاب کرے۔

توبہ کی تین شرائط ہیں: (۱) گناہ سے رک جانا (۲) اس پر ندامت کا اظہار کرنا۔ (۳) گناہ کی طرف نہ لوٹنے کا ارادہ کرنا۔

نیز اس میں استغفار کا عظیم فائدہ بتایا گیا ہے اور اس میں اللہ کے فضل و رحمت اور حلم و کرم کی وسعت بھی بیان ہوئی ہے بشرطیکہ استغفار، جو زبان پر جاری ہے وہ دل میں بھی ہو، زبان سے استغفار اور ادھر نافرمانی پر اصرار بذات خود ایک گناہ ہے۔

(٩٧٥٥) مسلم: ٢٧٥٨۔ بخاری: ٧٥٠٧۔ احمد: ٩٠٠٣۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس میں نہایت اہم بات بیان ہوئی ہے کہ گناہ کی طرف لوٹنا بھی بری بات ہے، مگر گناہ کر کے توبہ کی طرف لوٹنا یہ بہت اچھی بات ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ اس توبہ کے ٹوٹنے کے باوجود اسے قبول کر لیتا ہے اور کہتا ہے کہ جب تک گناہ کر کے بندہ توبہ کرتا رہے گا اللہ اسے معاف کرتا رہے گا۔ (فتح الباری: ۴۷۲/۱۳)

٩٧٥٦۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَاابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ فِيْكَ وَلَا أُبَالِيْ يَاابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِيْ يَاابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً. (رواه الترمذی: ٣٥٤٠)

”سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا اور امید رکھتا ہو گا میں تجھے بخشتا رہوں گا اور یہ نہیں دیکھوں گا کہ تیرے اندر کیا کیا عیب ہیں۔ اے ابن آدم! اگر تو نے آسمان کے کناروں تک گناہ پہنچا دیئے پھر تو نے مجھ سے بخشش مانگی تو میں تجھے بخش دوں گا۔ جو بھی تیرے گناہ ہوں گے اور میں کوئی پروا نہیں کروں گا۔ اے ابن آدم! اگر تو میرے پاس زمین کو گناہوں سے کناروں تک بھر کر لائے گا پھر اس حال میں میرے ساتھ ملاقات کرے گا کہ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائے گا تو میں زمین کو مغفرت سے بھر کر تیرے پاس لاؤں گا۔“ (ترمذی)

٩٧٥٧۔ عَنْ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَتَأَلّٰى عَلَيَّ أَنْ لَا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَإِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ. (رواه مسلم: ٢٦٢١)

”سیدنا جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بیان کیا کہ ایک مرد نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ فلاں آدمی کو نہیں بخشے گا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کون ہے جو میرے بارے میں قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا؟ میں نے اس کو تو بخش دیا اور تیرے عمل ضائع کرتا ہوں۔“ (مسلم)

شرح:...... مطلب یہ ہے کہ آدم کے بیٹے! جب تک تو پرامید ہو کر دعا کرتا رہے گا کہ اللہ! میرے گناہ معاف کر دے تو خواہ تیرے گناہ کبیرہ ہوں اور کثیر ہوں مجھے کوئی پروا نہیں، انہیں بخشنا میرے لیے کوئی بڑا کام نہیں۔

تاہم ایک شرط ہے کہ شرک نہ ہو، اگر توبہ کرے گا تو میں یہ بھی معاف کر دوں گا۔ بہرصورت اگر تیری موت توحید

(٩٧٥٦) ترمذی: ٣٥٤٠۔ صحیح، البانی: ٢٨٠٥.

(٩٧٥٧) مسلم: ٢٦٢١.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

پر ہوگی تو دوسرے جتنے بھی گناہ ہوں گے ان کے برابر میری مغفرت ہوگی۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/ ۵۱۱)

۹۷۵۸۔ قَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ كَانَ رَجُلَانِ فِي بَنِي إِسْرَائِيْلَ مُتَوَاخِيَيْنِ فَكَانَ أَحَدُهُمَا يُذْنِبُ وَالْآخِرُ مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ فَكَانَ لَا يَزَالُ الْمُجْتَهِدُ يَرَى الْآخَرَ عَلَى الذَّنْبِ فَيَقُوْلُ أَقْصِرْ فَوَجَدَهُ يَوْمًا عَلَى ذَنْبٍ فَقَالَ لَهُ أَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّنِي وَرَبِّي أَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيْبًا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ أَوْ لَا يُدْخِلُكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَقَبَضَ أَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَقَالَ لِهٰذَا الْمُجْتَهِدِ أَكُنْتَ بِي عَالِمًا أَوْ كُنْتَ عَلَى مَا فِي يَدِي قَادِرًا وَقَالَ لِلْمُذْنِبِ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي وَقَالَ لِلْآخِرِ اذْهَبُوْا بِهِ إِلَى النَّارِ قَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَوْ بَقَتْ دُنْيَاهُ وَآخِرَتَهُ. (رواه أبوداوٗد: ٤٩٠١)

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں دو مرد تھے، ان کے درمیان اخوت تھی۔ ایک ان میں سے گناہ گار تھا، اور دوسرا عبادت میں محنت کرنے والا تھا اور یہ دیکھتا کہ دوسرا ہمیشہ گناہ کرتا ہے تو اس کو کہتا: بس کر دے، تو ایک دن اس کو گناہ کی حالت میں دیکھا تو کہا: بس بھی کر، اس نے کہا: مجھے اور میرے پروردگار کو رہنے دے، کیا تو میرے اوپر نگران مقرر کیا گیا ہے۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! تجھے اللہ نہیں بخشے گا یا اسے کہا کہ تجھے جنت میں داخل نہیں کرے گا، پس اللہ نے ان دونوں کی روح قبض کی اور وہ رب العالمین کے پاس جمع ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے محنت کرنے والے کو فرمایا: کیا میرے ہاتھ میں جو کچھ ہے تو اس پر قادر تھا؟ اور مجرم کو فرمایا: تو جنت میں میری رحمت کے ساتھ داخل ہو جا۔ اور دوسرے کو کہا: اس کو آگ میں لے جاؤ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، اس آدمی نے ایک بات کی، اللہ کی قسم! ایک کلمے کی وجہ سے اس کی دنیا اور آخرت تباہ ہوگئی۔“ (ابوداؤد)

شرح:...... ان میں ایک نیکی کا طالب تھا اور اس کے لیے کوشاں تھا، دوسرا شر میں سرگرداں تھا، اس نیکی والے نے اپنی نیکی میں زعم پیدا کیا اور دوسرے کو رحمت الٰہی سے مایوس کیا۔ اس کے اس کلمہ نے اس کی دنیا کی ساری کمائی اکارت کر دی اور آخرت بھی برباد کر دی۔ (عون المعبود: ۴/ ۴۲۷)

۹۷۵۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلَى نَفْسِهِ

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص اپنی جان پر ظلم کرتا تھا۔ جب اس پر موت کا

(۹۷۵۸) ابوداؤد: ۴۹۰۱۔ صحیح، البانی: ۴۰۹۷۔ احمد: ۸۰۹۳۔

(۹۷۵۹) بخاری: ۳۴۸۱۔ مسلم: ۲۷۵٦۔ نسائی: ۲۰۷۹۔ ابن ماجہ: ۴۲۵۵۔ موطا: ۵٦۸۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِيهِ إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اطْحَنُونِي ثُمَّ ذَرُّونِي فِي الرِّيحِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبَنِّي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهِ ذٰلِكَ فَأَمَرَ اللّٰهُ الْأَرْضَ فَقَالَ اجْمَعِي مَافِيكِ مِنْهُ فَفَعَلَتْ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَاصَنَعْتَ قَالَ يَارَبِّ خَشْيَتُكَ فَغَفَرَ لَهُ. (رواه البخاري: ٣٤٨١)

وقت آیا تو اس نے کہا: جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دو۔ پھر مجھے پیس ڈالو۔ پھر مجھے ہوا میں اڑا دو۔ پس اللہ کی قسم! اگر اللہ اس کو دوبارہ پیدا کرنے پر قدرت پائے، تو مجھے اتنا عذاب دے گا جتنا کسی کو نہیں دے گا۔ پھر جب وہ فوت ہوا تو اس کے ساتھ وہی کچھ کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ اس کا جو حصہ تیرے اندر موجود ہے وہ جمع کر دے تو زمین نے جمع کر دیا اور وہ کھڑا ہو گیا۔ پس اللہ نے فرمایا: تو نے جو کچھ کیا وہ کیوں کیا؟ اس نے کہا: اے اللہ! میں نے تجھ سے ڈر کر کیا ہے، اور تو خوب جانتا ہے، چنانچہ اللہ نے اس کو بخش دیا۔“

٩٧٦٠۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِأَهْلِهِ إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ ثُمَّ اذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللّٰهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَافِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَارَبِّ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ. (رواه مسلم: ٢٧٥٦)

”سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی، اس نے اپنے گھر والوں کو کہا: جب میں مر جاوں تو مجھے جلا دینا۔ پس انہوں نے جلا دیا۔ نصف حصہ خشکی میں اور نصف حصہ سمندر میں بکھیر دیا۔ مثل حدیث سابق کے ہے۔ اور اس میں ہے: اللہ تعالیٰ نے خشکی کو حکم دیا کہ جو کچھ اس میں ہے جمع کر دے اور سمندر کو حکم دیا کہ جو کچھ اس میں ہے وہ جمع کر دے پھر اللہ نے فرمایا: تو نے یہ کیوں کیا؟ اس نے کہا: اے ربّ تعالیٰ! تو جانتا ہے کہ میں نے تیرے خوف سے ایسا کیا ہے، پس اللہ نے اس کو بخش دیا۔“ (الشیخان، الموطا، النسائی)

شرح:...... یہ آدمی ایماندار تو تھا لیکن یہ کفن چور تھا اور یہ بنو اسرائیل میں سے تھا، اس کا یہ کہنا کہ اگر اللہ نے قدرت پائی الخ یہ تو کفریہ الفاظ ہیں۔ اس میں اللہ کی قدرت کی نفی ہے اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔ اس کی مختلف توجیہات علمائے کرام نے بیان کی ہیں، سب سے زیادہ درست یہ ہے کہ وہ ایمان دار تھا، اس نے یہ انداز گفتگو اس لیے اختیار کیا تھا کہ وہ دہشت میں آ گیا تھا، اس پر خوف الٰہی اتنا زیادہ غالب تھا کہ اس کی عقل قائم نہ

(٩٧٦٠) مسلم: ٢٧٥٦۔ بخاری: ٣٤٨١۔ نسائی: ٢٠٧٩۔ ابن ماجه: ٤٢٥٥۔ احمد: ٧٩٨٠۔ موطا: ٥٦٨.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

رہی اور وہ بھول گیا، جس کی وجہ سے وہ معذور تصور ہوا۔

اس کی مثال یوں سمجھیں کہ ایک آدمی پر شیر حملہ آور ہو تو وہ جو ہاتھ میں آئے گا وہ مار دے گا، اگر چہ اسے یقین ہے کہ میرا یہ عمل مفید نہیں لیکن وہ دہشت زدہ ہو کر کچھ بھی کر دیتا ہے، اسی طرح خشیت الٰہی نے اس کے حواس گم کر دیئے اور یہی خشیت الٰہی اس کی مغفرت کا باعث بن گئی اور اس کی بدولت یہ جنت میں چلا جائے گا۔ یہ سب سے آخری جنت میں جانے والوں میں سے ہے۔ (انجاز الحاجہ: ۱۲/ ۳۱۹)

٩٧٦١۔قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اسْتَأْذَنَ الْحُرُّ لِعُيَيْنَةَ فَأَذِنَ لَهُ عُمَرُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ هِيَ يَاابْنَ الْخَطَّابِ فَوَاللّٰهِ مَاتُعْطِينَا الْجَزْلَ وَلَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ فَغَضِبَ عُمَرُ حَتّٰى هَمَّ أَنْ يُوْقِعَ بِهِ فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ يَاأَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهِ ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ﴾ وَإِنَّ هٰذَا مِنَ الْجَاهِلِيْنَ وَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِيْنَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ. (رواہ البخاری: ٤٦٤٢)

”سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حر نے عیینہ کے لیے اجازت مانگی تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کو اجازت دے دی۔ جب وہ اس پر داخل ہوا تو عیینہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو کہا: اے ابن خطاب! اللہ کی قسم نہ تو ہمیں مال دیتا ہے اور نہ ہمارے درمیان عدل کرتا ہے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ کو غصہ آ گیا۔ اور اس کو سزا دینے کا ارادہ کر لیا تو ایک عالم نے کہا: اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے: معافی کا طریقہ پکڑ اور جاہلوں سے منہ پھیر، اور یقیناً یہ آدمی جاہلوں سے ہے۔ پس اللہ کی قسم جب اس نے یہ آیت پڑھی تو عمر رضی اللہ عنہ اس سے آگے نہیں بڑھے، اور وہ اللہ کی کتاب پر ٹھہر جانے والے تھے۔“ (بخاری)

شرح:...... اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ خوبی بتائی گئی ہے کہ وہ قرآن پاک کے حکم پر اسی طرح ڈھل جاتے تھے۔

اس میں بیان کردہ آیت مکارم اخلاق کی جامع ترین آیت ہے، اخلاق کا انسانی قوی کے مطابق تین اجزاء پر اشتمال ہے۔ (۱) عقلی قوی (۲) شہوانی قوی (۳) غضبی قوی۔

عقلی قوی حکمت پر مبنی ہیں۔ امر بالمعروف کا اس سے تعلق ہے، شہوانی قوی کا تقاضا عفت ہے اور غضبی کا تقاضا شجاعت ہے، جاہلوں پر سے اعراض کرنا بھی شجاعت سے وابستہ ہے، جب یہ آیت نازل ہوئی کہ وامر بالعرف الخ۔

تو آپ نے جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا: اس کا کیا مطلب ہے، تو جبریل علیہ السلام نے کہا: میں اپنے رب سے پوچھے بغیر نہ بتاؤں گا، پھر پوچھ کر واپس آئے تو کہا:

آپ کا رب یہ حکم دیتا ہے جو تم سے قطع تعلق کرے تم اس سے صلہ رحمی کرو اور جو تم کو محروم رکھے تم اسے نوازو اور جو تم پر ظلم کرے تم اس سے درگزر کرو۔ (فتح الباری: ۸/ ۳۰۵)

(٩٧٦١) بخاری: ٤٦٤٢

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الْفِتَنِ أَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهَا التَّحْذِيْرُ وَالتَّنْفِيْرُ مِنْهَا

فتنوں کا بیان بچنے کی تاکید اور نفرت کرنے کا حکم

٩٧٦٢ـعَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ فَقُلْتُ يَاأَبَاثَعْلَبَةَ كَيْفَ تَقُوْلُ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ ﴿عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ﴾ قَالَ أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْهَا خَبِيْرًا سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَأْيٍ بِرَأْيِهِ فَعَلَيْكَ يَعْنِيْ بِنَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ الْعَوَامَّ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ الصَّبْرُ فِيْهِ مِثْلُ قَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيْهِمْ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهِ وَزَادَنِيْ غَيْرُهُ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالَ أَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ. (رواه أبوداوٗد: ٤٣٤١)

”ابوامیہ شعبانی سے مروی ہے کہ میں نے ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: اے ابوثعلبہ خشنی! اس آیت (عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ) کے بارہ میں کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: تو نے خبر رکھنے والے سے سوال کیا ہے اور میں نے نبی ﷺ سے اس آیت کا مفہوم پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اچھی بات کا حکم دو، اور بدی سے منع کرو۔ یہاں تک کہ جب تم مجرم کی اطاعت ہوتے دیکھو خواہشات کی پیروی کرتے دیکھو، دنیا کو ترجیح دیتے دیکھو اور ہر آدمی کو اپنی رائے کو پسند کرنے والا دیکھو تو اپنے آپ کو بچاؤ، اور عوام کو ان کے حال پر چھوڑ دو۔ تمہارے تعاقب میں ایسے دن آرہے ہیں کہ ان میں صبر کرنا، ہاتھ میں جلتا کوئلہ پکڑنے کے برابر ہوگا۔ نیک عمل کرنے والے کو اس کے عمل کے مثل پچاس آدمیوں کے عمل کے برابر اجر ملے گا، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے پچاس یا ان لوگوں میں سے پچاس، فرمایا: تم میں سے پچاس کے برابر۔“ (ابوداؤد اور ترمذی)

٩٧٦٣ـعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّكُمْ فِيْ زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَاأُمِرَ بِهِ هَلَكَ ثُمَّ يَأْتِيْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ بِعُشْرِ مَاأُمِرَ بِهِ نَجَا. (رواه الترمذي: ٢٢٦٧)

”سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم ایسے زمانے میں ہو کہ جو شخص شرعی حکموں کا دسواں حصہ ترک کرے گا وہ ہلاک ہو جائے گا پھر ایک زمانہ آئے گا جو شخص شریعت کے دسویں حصے پر عمل کرے گا وہ نجات پا جائے گا۔“ (ترمذی)

(٩٧٦٢) ابوداؤد: ٤٣٤١ـ ضعيف، الباني لكن فقرة ايام الصبر ثابتة: ٩٣٤ـ ترمذي: ٣٠٥٨ـ ابن ماجه: ٤٠١٤.

(٩٧٦٣) ترمذي: ٢٢٦٧ـ ضعيف، الباني: ٣٩٤.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

شرح: ..... یہاں دسواں حصہ چھوڑنے کا مقصد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چھوڑنا ہے کیونکہ شریعت کے دیگر امور اور فرائض چھوڑنے کی اجازت نہیں، وہ تو ہر دور میں پورے ادا کرنے ہیں، ان کے دسواں حصہ چھوڑنے کی کسی دور میں بھی اجازت نہیں۔ (جائزۃ الاحوزی: ۳/ ۵۱۵)

٩٧٦٤ـ عَنْ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ ذَكَرَ الْفِتْنَةَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ النَّاسَ قَدْ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَخَفَّتْ أَمَانَتُهُمْ وَكَانُوْا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ قَالَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ كَيْفَ أَفْعَلُ عِنْدَ ذٰلِكَ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاكَ قَالَ الْزَمْ بَيْتَكَ وَامْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِأَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ أَمْرَ الْعَامَّةِ. (رواه أبوداود: ٤٣٤٣)

”عکرمہ سے مروی ہے کہ مجھے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے انگلیوں میں انگلیاں ڈالیں (تشبیک کی) اور فرمایا: اے عبداللہ! تیرا کیا حال ہوگا جب تو ایسے لوگوں میں باقی رہے گا جن کا زمانہ گذر چکا ہوگا۔ اور تو ان کو نہیں پہنچے گا، اور لوگ آپس میں اختلاف کی وجہ سے یوں ہوں گے۔ اس نے عرض کیا: پھر کیا کروں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: جو کچھ پہچانتا ہے اسے پکڑ اور جو نہیں پہچانتا اسے چھوڑ دے اور خصوصی لوگوں پر متوجہ ہو اور عوام کو چھوڑ دے۔“ (بخاری)

شرح: ...... بندے چھاننے کا مطلب ہے کہ بہترین لوگ نہ رہیں گے، رذیل لوگ باقی ہوں گے، ان کے معاملات درست نہ رہیں گے، خیانت ہوگی، عہد و پیمان کی پاسداری نہ رہے گی، خائن و فاجر اور نیکوکار کے درمیان کوئی امتیاز نہ ہوگا۔

تو اس حالت میں خصوصاً زبان کو ضبط میں رکھا جائے تاکہ ان بدقماش لوگوں کی اذیت سے محفوظ رہے اور ان کی اتباع نہ کرنا بلکہ اپنی ذات اور اپنے دین کی حفاظت کرنا۔

اس سے ثابت ہوا کہ جب اشرار کی کثرت ہو جائے گی اور اخیار ناتواں ہو جائیں گے تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ترک کرنے کی گنجائش ہے۔ (عون المعبود: ۴/ ۲۱۷)

٩٧٦٥ـ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاأَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ كَيْفَ

”سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! میں نے کہا: لبیک یا رسول اللہ! حاضر خدمت ہوں۔ آپ نے فرمایا: تیرا کیا حال ہوگا جب پتھریلی زمین

(٩٧٦٤) ابوداؤد: ٤٣٤٣ـ حسن صحیح، البانی: ٣٦٤٩ـ بخاری: ٤٨٠.

(٩٧٦٥) ابوداؤد: ٤٢٦١ـ صحیح، البانی: ٣٥٨٣ـ ابن ماجہ: ٣٩٥٨.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

أَنْتَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُوْنُ الْبَيْتُ فِيْهِ بِالْوَصِيْفِ يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ أَوْ قَالَ مَا خَارَ اللّٰهُ لِي وَرَسُوْلُهُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ أَوْ قَالَ تَصْبِرُ ثُمَّ قَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا رَأَيْتَ أَحْجَارَ الزَّيْتِ قَدْ غَرِقَتْ بِالدَّمِ قُلْتُ مَاخَارَ اللّٰهُ لِي وَرَسُوْلُهُ قَالَ عَلَيْكَ بِمَنْ أَنْتَ مِنْهُ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلَا آخُذُ سَيْفِي وَأَضَعُهُ عَلَى عَاتِقِي قَالَ شَارَكْتَ الْقَوْمَ إِذَنْ قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ تَلْزَمُ بَيْتَكَ قُلْتُ فَإِنْ دُخِلَ عَلَيَّ بَيْتِي قَالَ فَإِنْ خَشِيْتَ أَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَأَلْقِ ثَوْبَكَ عَلَى وَجْهِكَ يَبُوْءُ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِهِ. (رواه أبوداوُد: ٤٢٦١)

خون آلود ہوگی اور خون میں ڈوبی ہوگی؟ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول جو چیز میرے لیے اختیار کرتے ہیں وہی کروں گا۔ آپ نے فرمایا: تو جن میں سے ہے ان کے ساتھ رہنا، میں نے عرض کی: کیا میں اپنی تلوار اپنے شانے پر نہ اُٹھاؤں؟ آپ نے فرمایا: تیری قوم تجھے چھوڑ دے گی۔ میں نے عرض کی پھر آپ ﷺ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: گھر میں بیٹھ رہنا۔ میں نے کہا: اگر اہل فتنہ میرے گھر میں گھس آئیں تو کیا کروں؟ فرمایا: اگر تلوار کی چمک سے خوف آتا ہو تو اپنے چہرے پر کپڑا ڈال دے تاکہ وہ اپنے اور تیرے گناہ لے ڈوبے۔'' (ابوداود)

شرح:...... اس میں یہ بیان ہوا کہ کثرت موت کی وجہ سے اور باسیوں سے خالی ہونے کی وجہ سے سستے پڑ جائیں گے۔

اور اس میں خونریزی سے بچنے کی ترغیب ہے تاہم دفاع کی اجازت ہے اور اگر مدمقابل کافر ہو تو پھر تو جیسے بھی ممکن ہو تو مسلمان اپنا دفاع کرے۔

اور اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر ہو سکے تو قاتل نہ بننا، مقتول ہو جانا۔ (انجاز الحاجۃ: ۱۱/ ۳۳۸)

٩٧٦٦۔ عَنْ عُدَيْسَةَ بِنْتِ أُهْبَانَ بْنِ صَيْفِي الْغِفَارِي قَالَتْ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَى أَبِي فَدَعَاهُ إِلَى الْخُرُوْجِ مَعَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي إِنَّ خَلِيْلِي وَابْنَ عَمِّكَ عَهِدَ إِلَيَّ إِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ أَنْ أَتَّخِذَ سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ

''عدیسہ بنت اہبان غفاری سے مروی ہے کہ وہ کہتی ہیں: سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ میرے باپ کے پاس آئے تاکہ وہ ان کے ساتھ جائے تو میرے باپ نے کہا: میرے دوست اور تیرے چچا کے بیٹے نے مجھے حکم دیا ہے کہ جب لوگوں میں فتنہ اور اختلاف پیدا ہو تو تو لکڑی کی تلوار بنا لینا اور میں نے وہ بنا لی ہے، پس اگر تم

(٩٧٦٦)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فَقَدِ اتَّخَذْتُهُ فَإِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ بِهِ مَعَكَ قَالَتْ فَتَرَكَهُ. (رواه الترمذي: ٢٢٠٣)

چاہو تو میں وہ لے کر تمہارے ساتھ نکلتا ہوں ۔تو علی رضی اللہ عنہ نے اس کو ترک کر دیا۔'' (ترمذی)

شرح: ......اس میں جو بتایا گیا ہے کہ لکڑی کی تلوار لوں، اس کا مطلب ہے لڑائی سے رکا رہوں، اس میں شرکت نہ کروں۔ (جائزۃ الاحوذی:۳/۴۷۵)

٩٧٦٧۔عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي فَكَسِّرُوا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوا أَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوا سُيُوفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ فَإِنْ دُخِلَ يَعْنِي عَلَى أَحَدٍ مِنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ. (رواه أبوداود: ٤٢٥٩)

''سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت سے پہلے فتنے بپا ہوں گے جو تاریک رات کے مشابہ ہوں گے، صبح کو آدمی مؤمن ہو گا تو رات کو کافر ہو جائے گا، اور رات کو مؤمن ہو گا تو صبح کو کافر ہو گا۔ اس میں بیٹھا ہوا کھڑے سے بہتر ہو گا اور کھڑا چلنے والے سے بہتر ہو گا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا۔ پس تم اپنے کمان توڑ دو، رسی کاٹ دو اور تلواریں پتھروں پر مار دو۔ اگر کوئی تم پر داخل ہو تو تم آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں سے بہتر بیٹے کی مانند بن جاؤ۔'' (ابوداؤد اور ترمذی)

٩٧٦٨۔وَفِي رِوَايَةٍ: قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ كُونُوا أَحْلَاسَ بُيُوتِكُمْ. (رواه أبوداود: ٤٢٦٢)

''ایک روایت میں ہے کہ لوگوں نے عرض کی آپ ﷺ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: ''تم اپنے گھروں کے اندر چھپ جاؤ۔''

٩٧٦٩۔ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَاهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي وَمَنْ يُشْرِفْ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ. (رواه البخاري: ٣٦٠٢)

''ابن مسیب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ وہ دونوں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب فتنے بپا ہوں گے، بیٹھا ہوا اس میں کھڑے سے بہتر ہو گا اور کھڑا اس میں چلنے والے سے بہتر ہو گا اور چلنے والا اس میں دوڑنے والے سے بہتر ہو گا، جو اس کی طرف جھانکے گا وہ اس میں پڑ جائے گا، اور جس کو امن و پناہ کی جگہ حاصل ہو وہ اس میں پناہ پکڑے۔'' (الشیخان)

(٩٧٦٧) ابوداؤد: ٤٢٥٩۔ صحیح، البانی: ٣٥٨٢۔ ترمذی: ٢٢٠٤۔ ابن ماجہ: ٣٩٦١.

(٩٧٦٨) ابوداؤد: ٤٢٦٢۔ صحیح، البانی: ٣٥٨٤۔ ترمذی: ٢٢٠٤۔ ابن ماجہ: ٣٩٦١.

(٩٧٦٩) بخاری: ٣٦٠٢۔ مسلم: ٢٨٨٦۔ احمد: ٧٧٣٧.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شرح:...... فتنہ تاریخ تر ہوگا جیسے رات کی تاریکی میں کچھ نظر نہیں آتا، اس فتنہ میں بھی سجھائی نہ دے گا اور ایسی افراتفری کا شکار ہوگا کہ صبح ایک چیز کو آدمی حرام قرار دے گا تو رات کو اسی کو حلال قرار دے گا۔

اور بیٹھنے والا کھڑے سے بہتر کا مطلب ہے کہ لوگ تمام فتنوں سے علیحدہ رہیں، جتنا کوئی زیادہ علیحدہ ہوگا اتنا ہی وہ شر سے زیادہ محفوظ رہے گا۔

اور فتنہ میں آدمی اپنے گھر میں رہے کیونکہ جب وہ باہر نہ نکلے گا تو بچے گا، اگر باہر نکلے گا فتنہ کا ارادہ نہ بھی ہو پھر بھی ملوث ہوسکتا ہے۔

تلوار توڑنے کا معنی ہے کہ لڑائی کا باب ہی بند کردے اور موت پر صبر کرلے تو یہ اچھا ہے کیونکہ ایسے دور میں حرکت کرنا فتنہ ابھارنے کا باعث ہوگا۔ (انجاز الحاجہ: ۱۱/۳۴۳)

۹۷۷۰۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْشِكُ أَنْ يَكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهِ مِنَ الْفِتَنِ. (رواه البخاري: ۱۹)

"سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ مؤمن کا مال بکریاں ہوں گی، ان کے پیچھے وہ پہاڑوں کی اطراف اور بارش کی جگہ جائے گا اور اپنا دین لے کر فتنوں سے بھاگا ہوگا۔" (مالک، بخاری، ابوداود، نسائی)

شرح:...... اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ جب فتنہ کا خوف اور دین پر چلنا آبادی میں مشکل ہو جائے تو پھر آبادی چھوڑ کر تنہائی میں جانا جائز ہے۔

اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے، ایک دیہاتی نے آپ ﷺ سے پوچھا تھا کہ لوگوں میں سے بہترین کون آدمی ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ مجاہد مومن جو اپنے مال اور جان سے جہاد کرتا ہے، اس نے کہا، پھر کون ہے؟ فرمایا: وہ مومن جو کسی گھاٹی میں رہتا ہے، اللہ سے ڈرتا ہے اور لوگوں کو اپنی شر سے بچاتا ہے۔ (فتح الباری: ۱/ ۶۹)

۹۷۷۱۔ عَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيْهَا قَالَ رَجُلٌ فِي مَاشِيَتِهِ يُؤَدِّي حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهُ وَرَجُلٌ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخِيْفُ الْعَدُوَّ

"ام مالک بہزیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اس کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قریب وقت میں ظاہر ہونے والے فتنے کا ذکر کیا تو میں عرض کی: یا رسول اللہ! اس میں بہتر انسان کون ہوگا؟ فرمایا: وہ جو اپنے مویشیوں میں رہے گا، ان کی زکوۃ ادا کرے گا اور رب کی عبادت کرتا ہوگا اور دوسرا وہ مرد ہوگا جو

(۹۷۷۰) بخاری: ۱۹۔ ابوداؤد: ۴۲۷۶۔ نسائی: ۵۰۳۶۔ ابن ماجه: ۳۹۸۰۔ احمد: ۱۰۹۹۸.

(۹۷۷۱) ترمذی: ۲۱۷۷۔ صحیح، البانی: ۱۷۶۹۔ احمد: ۲۶۸۰۷.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَيُخِيفُوْنَهُ. (رواه الترمذى: ٢١٧٧)

گھوڑے پر سوار ہوگا، دشمن کو ڈراتا ہوگا اور دشمن اس کو ڈراتے ہوں گے۔" (ترمذی)

شرح:...... فتنہ میں امن کا طریقہ بتایا گیا ہے، اس بلیغ انداز پر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے اس فتنہ کا ذکر کیا کہ وہ قریب دکھائی دینے لگا۔ تو آپ ﷺ نے طریقہ بتایا کہ فتنہ سے بچاؤ کی یہ صورت ہے کہ آدمی اپنے مویشیوں میں رہے، خود بھی فائدہ اٹھائے اور زکاۃ بھی ادا کرے یا پھر یہ صورت ہے کہ کفار کے خلاف شریک جہاد ہو جائے، فتنہ میں حصہ دار نہ بنے، اس سے یہ اجر و ثواب کا مستحق قرار پائے گا۔ (تحفۃ الاحوذی: ۳/۲۱۱)

٩٧٧٢ـعَنْ حَرْمَلَةَ قَالَ أَرْسَلَنِي أُسَامَةُ إِلَى عَلِيٍّ وَقَالَ إِنَّهُ سَيَسْأَلُكَ الْآنَ فَيَقُوْلُ مَا خَلَّفَ صَاحِبَكَ فَقُلْ لَهُ يَقُوْلُ لَكَ لَوْ كُنْتَ فِي شِدْقِ الْأَسَدِ لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَكُوْنَ مَعَكَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ هٰذَا أَمْرٌ لَمْ أَرَهُ فَلَمْ يُعْطِنِي شَيْئًا فَذَهَبْتُ إِلَى حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ فَأَوْقَرُوْا لِي رَاحِلَتِي. (رواه البخارى: ٧١١٠)

"حرملہ کا بیان ہے کہ مجھے اسامہ رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ کیا تاکہ وہ کچھ مال دیدیں اور کہا: وہ تجھ سے پوچھیں گے کہ تیرا صاحب کیوں پیچھے رہا تو تو علی رضی اللہ عنہ کو کہہ دینا کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر علی رضی اللہ عنہ شیر کے جبڑوں کے درمیان بھی چلے جائیں تو میں ان کے ساتھ رہنا ہی پسند کروں گا مگر باغیوں سے لڑنا میری رائے نہیں ہے۔ حرملہ نے کہا: علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا تو میں نے اسامہ کا قول بتایا اور میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے کچھ جواب نہ دیا۔ اور پھر میں حسن، حسین، اور ابن جعفر رضی اللہ عنہم کے پاس گیا تو انہوں نے میری سواری وافر دولت سے بھر کر لا دی۔" (بخاری)

شرح:...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جتنی جنگیں کیں، صفین اور جمل وغیرہ تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ ان میں شریک نہ ہوئے تھے کیونکہ ان کے سامنے یہ بات تھی کہ رسول اکرم ﷺ نے آپس میں لڑنے سے روکا تھا، وگرنہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت بہت تھی اور ان کے ہر مسرت و غم میں شریک ہوتے تھے۔

اس غصہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ایلچی کو مال غنیمت سے محروم رکھا تھا۔

پھر وہ حضرت حسن و حسین اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم کے پاس گیا تو انہوں نے سواری بھر کر مال دیا۔

حرملہ کو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ سے کوفہ بھیجا تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مال لائیں، حرملہ نے خط لکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے کچھ نہیں دیا۔

(٩٧٧٢) بخاری: ٧١١٠.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہنا کہ میں ان سے نفرت کی وجہ سے پیچھے نہیں رہا۔ اگر میں موت کے منہ میں بھی ہوتا تو ضرور ان کی حمایت کرتا۔ پیچھے رہنے کا میرا عذر یہ ہے کہ میں مسلمانوں سے لڑنا پسند نہیں کرتا۔ (فتح الباری:۱۳/ ٦٧)

٩٧٧٣۔قَالَ حُذَيْفَةُ مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ إِلَّا أَنَا أَخَافُهَا عَلَيْهِ إِلَّا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ. (رواه أبوداوٗد: ٤٦٦٣)

”سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں تمام لوگوں کے بارے میں فتنے میں پڑنے سے ڈرتا ہوں مگر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے ان سے فرمایا: ”تجھے فتنہ کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔“ (ابوداؤد)

٩٧٧٤۔عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ. (رواه مسلم: ٢٩٤٨)

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنگ وجدال کے وقت عبادت میں مصروف ہونا میری طرف ہجرت کرنے کے برابر ہے۔“ (مسلم وترمذی)

شرح: ...... ھرج سے مراد ایام فتن ہیں اور جب بندوں کے درمیان عناد برپا ہو، اس وقت لوگ چونکہ غفلت کا شکار ہوتے ہیں اور مصروفیت میں رہتے ہیں، ان میں ہجرت کرنا اتنی بڑی قربت ہے اور عبادت ہے جیسا کہ نبی ﷺ کی طرف ہجرت کرنا ہے۔ یہ سب سے بڑی قربت ہے کہ آپ ﷺ کی طرف ہجرت کی جائے۔

اس دور میں معالم اسلام بے نور ہو رہے ہیں اور شریعت کا مینارہ سرنگوں ہو رہا ہے اور لوگ فرائض سے بے خبر ہو رہے ہیں اور معاملات بگڑ رہے ہیں اور دین حق کے قواعد ہل رہے ہیں اور ملت اسلامیہ کے ضوابط کی دھجیاں بکھر رہی ہیں۔ یہ دور اس حدیث کا مستحق ہو رہا ہے، شرک وبدعت کی آندھیاں بپا ہیں، اور کبیرہ گناہوں کا ارتکاب ہو رہا ہے۔

تاہم مایوسی نہیں، اللہ اپنے فضل وکرم سے بہتری پیدا کر سکتا ہے۔ (انجاز الحاجہ:۱۱/ ۳۹۰)

٩٧٧٥۔ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ ايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ إِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ إِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ

”سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سعادت مند وہ ہے جو فتنوں سے اجتناب کرے، نیک بخت وہ ہے جو فتنوں سے بچ جائے اور وہ جو فتنے میں مبتلا ہو

(٩٧٧٣) ابوداؤد: ٤٦٦٣۔ صحیح، البانی: ٣٨٩٨۔
(٩٧٧٤) مسلم: ٢٩٤٨۔ ترمذی: ٢٢٠١۔ ابن ماجہ: ٣٩٨٥۔ احمد: ١٩٨٠٠۔
(٩٧٧٥) ابوداؤد: ٤٢٦٣۔ صحیح، البانی: ٣٥٨٥۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وَلَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا . (رواه أبوداؤد: ٤٢٦٣)

اور حق پر قائم رہے اور صبر کرے تو اس کی تو کیا بات ہے۔وہ بہت بہتر ہے۔“(ابوداؤد)

شرح:......فتنہ خواہ شروع میں ہو یا آخر میں ہو اس میں مبتلا ہونا قابل افسوس ہے، اور اول وآخر فتنہ سے بچنے والا ہی سعادت مند ہے۔(عون المعبود:۴/ ۱۶۵)

٩٧٧٦ـ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ خَرَجَ سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ إِلَى الرَّبَذَةِ وَتَزَوَّجَ هُنَاكَ امْرَأَةً وَوَلَدَتْ لَهُ أَوْلَادًا فَلَمْ يَزَلْ بِهَا حَتَّى قَبْلَ أَنْ يَمُوْتَ بِلَيَالٍ فَنَزَلَ الْمَدِيْنَةَ . (رواه البخاري: ٧٠٨٧)

”یزید بن ابی عبید بیان کرتے ہیں کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے تو سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ مقام ربذہ میں چلے گئے اور وہاں ایک عورت سے نکاح کیا اور اولاد پیدا ہوئی اور وہ وہاں ہی ٹھہرے رہے اور اپنی وفات سے چند رات پہلے مدینہ میں آ گئے اور مدینہ میں فوت ہوئے۔“

٩٧٧٧ـ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَاابْنَ الْأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِبَيْكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ . (رواه مسلم: ١٨٦٢)

”سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ حجاج کے پاس گئے تو حجاج نے کہا: اے سلمہ! تو ایڑھیوں پر پھر چکا ہے تو اعراب میں چلا گیا ہے۔اس نے کہا: نہیں۔مگر رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیہات میں رہنے کی اجازت دی ہے۔“(الشیخان النسائی)

شرح:......اصل یہ ہے کہ ہجرت کے بعد بغیر عذر اس جگہ پر جانا جہاں سے ہجرت کی ہے، وہ لوگ اسے ارتداد شمار کرتے تھے، غلط فہمی کی بنا پر بغیر تحقیق کے انہوں نے دیہات میں رہنے پر تنقید کر دی، جب انہوں نے حدیث سنائی تو وہ خاموش ہو گئے۔حضرت سلمہ رضی اللہ عنہما دیہات میں تقریباً ۴۰ برس رہے تھے۔(فتح الباری:۱۳/ ۴۱)

٩٧٧٨ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ أَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ . (رواه أبوداوُد: ٤٢٤٩)

”سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عربوں کے لیے ہلاکت ہوگی، قریب آنے والے فتنے سے وہ کامیاب ہوگا جو اپنے ہاتھ روکے گا۔“

شرح:......ویل کلمہ درد ہے اور جہنم میں ایک وادی کا نام ہے اور عرب کا خاص ذکر ہوا ہے کیونکہ اس وقت مسلمانوں کا زیادہ حصہ عرب تھا۔

قریب شر سے مراد یا جوج ماجوج کی دیوار ٹوٹنے والا واقع ہے، اس سے مراد مسلمانوں کے درمیان اختلاف ظاہر

(٩٧٧٦) بخاری: ٧٠٨٧ـ مسلم: ١٨٦٢ـ نسائی: ٤١٨٦ـ احمد: ١٦١١٠.

(٩٧٧٧) مسلم: ١٨٦٢ـ بخاری: ٧٠٨٧ـ نسائی: ٤١٨٦ـ احمد: ١٦١١٨.

(٩٧٧٨) ابوداؤد: ٤٢٤٩ـ صحیح، البانی: ٣٥٧٤ـ احمد: ١٠٥٤٣.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ہونا بھی ہے، جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہے اور جو حضرت معاویہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے مابین لڑائیاں ہوئیں، اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت وغیرہ۔

اس فتنہ میں وہی نجات پائے گا جو لڑائی سے کنارہ کش رہے گا۔ (عون المعبود: ۴/ ۱۵۶)

٩٧٧٩۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ فِتْنَةً فَعَظَّمَ أَمْرَهَا فَقُلْنَا أَوْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَئِنْ أَدْرَكَتْنَا هٰذِهٖ لَتُهْلِكَنَّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلَّا إِنَّ بِحَسْبِكُمُ الْقَتْلَ قَالَ سَعِيْدٌ فَرَأَيْتُ إِخْوَانِيْ قُتِلُوْا. (رواه أبو داوٗد: ٤٢٧٧)

”سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس تھے۔ آپ نے فتنے کا ذکر کیا اور اس کو بڑا معاملہ بتایا۔ ہم نے کہا یا لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! اگر وہ فتنہ ہمیں پائے گا تو ہمیں ہلاک کر دے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں (تمہارا دین سلامت رہے گا) صرف تم قتل ہو جاؤ گے۔ سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: پس میں نے اپنے بھائی قتل ہوتے دیکھے۔“ (ابوداؤد)

٩٧٨٠۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أُمَّتِيْ عَلٰى خَمْسِ طَبَقَاتٍ فَأَرْبَعُوْنَ سَنَةً أَهْلُ بِرٍّ وَتَقْوٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ إِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةِ سَنَةٍ أَهْلُ تَرَحُّمٍ وَتَوَاصُلٍ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ إِلٰى سِتِّيْنَ وَمِائَةِ سَنَةٍ أَهْلُ تَدَابُرٍ وَتَقَاطُعٍ ثُمَّ الْهَرْجُ الْهَرْجُ النَّجَا النَّجَا. (رواه ابن ماجة: ٤٠٥٨)

”سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے پانچ طبقات ہیں: چالیس سال تک اہل تقویٰ کا دور ہے پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ ملتے ہوں گے اور ایک سو بیس سال تک ہوں گے۔ یہ لوگ شفیق اور صلہ رحمی کرنے والے ہوں گے پھر وہ لوگ ہوں گے جو ان کے ملنے والے ہیں۔ پھر ایک سو ساٹھ تک وہ لوگ ہوں گے جو ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرنے اور تعلقات منقطع کرنے والے ہیں پھر جنگ وجدال ہی رہے گا اللہ کی پناہ، اللہ کی پناہ۔“

شرح:...... اس کا مطلب یہ ہے کہ قتل کے پرفتنہ دور میں بھی مغفرت کی امید رکھی جائے، اسی بات کی وضاحت اس میں ہوئی ہے کہ اگر فتنہ اتنا چھا جائے کہ جس میں قتل تک نوبت پہنچ جائے تو یہ قتل نقصان رساں نہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ یہ کوئی بدانجامی ہے، اللہ رحم بھی کر سکتا ہے اور مغفرت سے بھی نواز سکتا ہے۔ (عون المعبود: ۴/ ۱۶۹)

٩٧٨١۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

”سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے

(٩٧٧٩) ابوداؤد: ٤٢٧٧۔ صحیح، الباني: ٣٥٩٦.
(٩٧٨٠) ابن ماجه: ٤٠٥٨۔ ضعیف، الباني: ٨٨٠.
(٩٧٨١) مسلم: ٢٩٠٨

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيمَ قُتِلَ فَقِيلَ كَيْفَ يَكُونُ ذٰلِكَ قَالَ الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ. (رواه مسلم: ٢٩٠٨)

فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا قاتل نہیں جانے گا وہ کیوں قتل کرتا ہے اور مقتول کو بھی علم نہ ہوگا کہ کس وجہ سے اس کو قتل کیا گیا۔عرض کیا گیا: یہ کیسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا: بکثرت جنگوں کی وجہ سے اور قاتل و مقتول ہر دو جہنم میں جائیں گے۔" (مسلم)

٩٧٨٢۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ. (رواه أبوداوٗد: ٤٢٦٥)

"سیدنا عبداللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایک فتنہ ہوگا سارے عربوں کو گھیرے گا۔اس میں قتل ہونے والے جہنم میں جائیں گے اور اس فتنے میں زبان سے کچھ کہنا تلوار مارنے سے زیادہ بڑا گناہ ہوگا۔" (الترمذی، وابوداؤد)

٩٧٨٣۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرٰى أَنِّي أَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ. (رواه البخاري: ٢٤٦٧)

"سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مدینہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر چڑھے اور فرمایا: کیا تمہیں وہ کچھ نظر آرہا ہے جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں؟ تو صحابہ نے عرض کی: نہیں۔آپ نے فرمایا: تمہارے گھروں کے درمیان فتنے گرتے دیکھ رہا ہوں جیسا بارش کے قطرے گرا کرتے ہیں۔"

شرح:......اس میں فتنوں کے گھروں کے درمیان واقع ہونے کی وجہ یہ تھی کہ لوگ ان سے بچاؤ اختیار کر لیں، ان میں گھس نہ جائیں اور اللہ سے صبر و نجات کی التجا کریں۔

ان فتنوں کے لیے مدینہ کا خاص ذکر اس لیے کیا ہے کہ یہاں سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے، اس کے بعد مختلف علاقوں میں فتنہ پھیل گیا، جمل اور صفین کی معرکہ آرائیوں میں یہی چیز کار فرما تھی۔(فتح الباری: ١٣/١٣)

٩٧٨٤۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ الَّذِينَ مِنْ

"سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پہلی قوموں کے طریقے اختیار کرو گے

(٩٧٨٢) ابوداؤد: ٤٢٦٥۔ ضعیف، البانی: ٩١٨۔ ترمذی: ٢١٧٨۔ ابن ماجہ: ٣٩٦٧۔ احمد: ٦٩٤١.

(٩٧٨٣) بخاری: ٢٤٦٧۔ مسلم: ٢٨٨٥۔ احمد: ٢١٢٤١.

(٩٧٨٤)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قَبْلِكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ دَخَلُوْافِي جُحْرِ ضَبٍّ لَاتَّبَعْتُمُوْهُمْ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللهِ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى قَالَ فَمَنْ. (رواہ مسلم: ٢٦٦٩)

جیسا بالشت دوسری بالشت کے برابر ہوتی ہے اور ہاتھ کے برابر ہوتا ہے یہاں تک کہ کوئی ان میں سے گوہ کی سوراخ میں داخل ہوا ہوگا تو اس امر میں بھی تم ان کی پیروی کرو گے۔ تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! یہود ونصاریٰ کی پیروی؟ فرمایا: دوسرا کون؟''

شرح: گوہ کی مثال اس لیے دی گئی ہے کہ اسے جانوروں کا قاضی کہا جاتا ہے لیکن زیادہ مناسب یہ ہے کہ گوہ کی بل چونکہ تنگ ہوتی ہے اور ردی ہوتی ہے، اس کے باوجود یہ لوگ اس میں داخل ہوں گے اور بنواسرائیل کے یہود ونصاریٰ کی راہ گمراہی والی اور غلط ہونے کے باوجود میری امت کے لوگ ان کی راہ پر چلیں گے۔ (فتح الباری: ٦/ ٤٩٨)

٩٧٨٥۔عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ حِيْنَ أَنْزَلَ اللهُ ﴿هُوَ الَّذِيْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ كُلَّ مَنْ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لَا خَيْرَ فِيْهِ فَيَرْجِعُوْنَ إِلٰى دِيْنِ آبَائِهِمْ. (رواہ مسلم: ٢٩٠٧)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: رات اور دن ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ لات اور عزیٰ کی عبادت کی جائے گی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں تو یہ سمجھ رہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ آیت نازل کی ہے ﴿اللہ وہ ہے جس نے اپنا رسول بھیجا ہے، ہدایت اور دین حق کے ساتھ تاکہ اس دین کو تمام ادیان پر غالب کردے خواہ اس کو مشرک ناپسند کرتے ہیں﴾ تو یہ دین مکمل ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا: انشاء اللہ ایسا تو ہوگا جب تک اللہ چاہے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیج دے گا، جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا وہ فوت ہوگا اور صرف وہ لوگ باقی رہیں گے جن میں کوئی بھلائی نہ ہوگی اور وہ اپنے باپ دادا کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔'' (مسلم)

٩٧٨٦۔عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ عَمْيَاءُ مَنْ أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ وَإِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيْهَا

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب بہرہ اور اندھا فتنہ بپا ہوگا جو اس کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھے گا تو فتنہ اس کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا

(٩٧٨٥) مسلم: ٢٩٠٧۔ (٩٧٨٦) ابوداؤد: ٤٢٦٤۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

كَوُقُوْعِ السَّيْفِ. (رواه أبوداوٗد: ٤٢٦٤)

اور زبان سے کچھ کہنا اس فتنے میں تلوار سے زیادہ نفوذ کرے گا۔'' (ابوداؤد)

شرح:..... اس کا مطلب یہ نہیں کہ دین دنیا کے ہر کونے سے منقطع ہو جائے گا کیونکہ اسلام تو قیام قیامت تک رہے گا، تاہم کمزور ہو جائے گا، ایک حدیث میں بھی آتا ہے کہ میری امت کا ایک گروہ حق پر قائم رہے گا۔

پھر دجال آئے گا، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اسے قتل کریں گے، اس کے قتل کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام سات برس زندہ رہیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ٹھنڈی ہوا بھیجیں گے، کوئی بھی اہل ایمان باقی نہ رہے گا، سب فوت ہو جائیں گے۔

صرف شریر لوگ باقی رہ جائیں گے جن پر قیامت قائم ہوگی۔ (فتح الباری: ۱۳/ ۷۷)

۹۷۸۷۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا مَشَتْ أُمَّتِي بِالْمَطَيْطَاءِ وَخَدَمَهَا أَبْنَاءُ الْمُلُوْكِ أَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ سُلِّطَ شِرَارُهَا عَلٰى خِيَارِهَا. (رواه الترمذي: ٢٢٦١)

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میری امت مغرور ہو کر چلنے لگے گی اور شاہانِ فارس اور روم کے بیٹے ان کی خدمت کرنے لگیں گے تو اس وقت میری امت کے بدترین لوگ اہل خیر حضرات پر غالب آ جائیں گے۔'' (ترمذی)

شرح:... اس میں اہم معجزہ کا ذکر ہے کہ مسلمانوں نے فارس اور روم کے علاقے فتح کیے اور ان کا مال قبضہ میں لیا اور ان کی اولاد قیدی بنائی پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو مسلط کیا، انہوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا، پھر اس نے بنوامیہ کو بنوہاشم پر مسلط کیا۔ انہوں نے پھر بنوہاشم سے بہت برا سلوک کیا۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/۵۱۲)

۹۷۸۸۔قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَوْمًا إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ فِتَنًا يَكْثُرُ فِيْهَا الْمَالُ وَيُفْتَحُ فِيْهَا الْقُرْآنُ حَتّٰى يَأْخُذَهُ الْمُؤْمِنُ وَالْمُنَافِقُ وَالرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ وَالصَّغِيْرُ وَالْكَبِيْرُ وَالْعَبْدُ وَالْحُرُّ فَيُوْشِكُ قَائِلٌ أَنْ يَقُوْلَ مَالِلنَّاسِ لَايَتَّبِعُوْنِي وَقَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ مَاهُمْ بِمُتَّبِعِيَّ حَتّٰى أَبْتَدِعَ لَهُمْ غَيْرَهُ فَإِيَّاكُمْ وَمَا ابْتُدِعَ فَإِنَّ مَا ابْتُدِعَ ضَلَالَةٌ وَأُحَذِّرُكُمْ زَيْغَةَ الْحَكِيْمِ

''سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے بعد فتنہ آئے گا جس میں مال زیادہ ہوگا اور قرآن اس دن کھول دیا جائے گا، اس کو مؤمن بھی پڑھے گا اور منافق بھی، مرد بھی پڑھے گا اور عورت بھی، غلام بھی پڑھے گا اور آزاد بھی، چھوٹا بھی پڑھے گا اور بڑا بھی اور قریب ہے کہ ایسا بھی ہوگا کہ کہنے والا کہے گا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ میری پیروی نہیں کرتے، میں نے تو قرآن پڑھا ہے۔ اور یہ لوگ میری پیروی نہیں کریں گے یہاں تک کہ میں ان کے لیے کوئی نئی چیز لاؤں گا جو قرآن کے

(٩٧٨٧) ترمذي: ٢٢٦١.

(٦٧٨٨) بوداؤد: ٤٦١١ـ صحيح الاسناد موقوف، الباني: ٣٨٥٥.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ عَلَى لِسَانِ الْحَكِيمِ وَقَدْ يَقُولُ الْمُنَافِقُ كَلِمَةَ الْحَقِّ قَالَ قُلْتُ لِمُعَاذٍ مَا يُدْرِينِي رَحِمَكَ اللّٰهُ أَنَّ الْحَكِيمَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ وَأَنَّ الْمُنَافِقَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الْحَقِّ قَالَ بَلَى اجْتَنِبْ مِنْ كَلَامِ الْحَكِيمِ الْمُشْتَهِرَاتِ الَّتِي يُقَالُ لَهَا مَاهٰذِهِ وَلَا يُثْنِيَنَّكَ ذٰلِكَ عَنْهُ فَإِنَّهُ لَعَلَّهُ أَنْ يُرَاجِعَ وَتَلَقَّ الْحَقَّ إِذَا سَمِعْتَهُ فَإِنَّ عَلَى الْحَقِّ نُورًا. (رواه أبوداوٗد: ٤٦١١)

علاوہ ہوگی۔ فرمایا: پس تم اپنے آپ کو اس شخص کی بدعت سے بچاؤ۔ اس نے گمراہ کن بدعت نکالی ہے، اور میں تمہیں دنیا کی زیبائش اختیار کرنے سے منع کرتا ہوں۔ اس لیے کہ شیطان حکیم کی زبان سے گمراہ کن الفاظ بیان کرتا ہے اور کبھی منافق بھی حق کا کلمہ کہہ دیتا ہے اور فرمایا: مشہور حکیمانہ کلام سے اجتناب کر جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ کتنی اچھی ہے اور تو اس سے تکرار نہ کر اور بات نہ لوٹا۔ شاید وہ اس بات سے رجوع کر لے گا۔ اور جب حق ملے تو اس کو لے لے۔ اس لیے کہ حق بذات خود روشنی ہے۔“

شرح:..... مقصد یہ ہے کہ کلمہ حق کہنے والا اگرچہ منافق ہو مگر حق کا ایسا نور ہوتا ہے اس کا پتہ چل جاتا ہے اور باطل کا پتہ چل جاتا ہے اگرچہ کہنے والا کتنا ہی حکیم ودانا ہو لوگو سنتے ہی اس کا انکار کر دیں گے کیونکہ اس پر تاریکی اور اس کے بطلان کی سیاہی نمایاں ہوتی ہے، تاہم اس ایک بات کی وجہ سے حکیم ودانا کی ہم نشینی نہ چھوڑنا ہو سکتا ہے وہ اپنی غلط بات سے رجوع کرے، حکیم سے دور نہ رہو اس کی غلط بات سے دور رہو اور منافق وغیرہ سے دور رہو اور اس کی اچھی بات قبول کرو۔ (عون المعبود: ۴/۳۳۱)

٩٧٨٩۔عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ إِلَى أَبْوَابِ

”سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دیگر لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کا پوچھا کرتے تھے اور میں آپ ﷺ سے آنے والے عہد میں شر کے متعلق سوال کیا کرتا تھا، مجھے خوف تھا کہ میں بدی میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ ہم لوگ عہد جاہلیت میں تھے جو شر کے سوا کچھ نہیں تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ ہمارے پاس اسلام کی خیر لے آیا تو کیا اس خیر کے بعد شر عود کر کے آئے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی: اس شر کے بعد پھر خیر کا دور بھی آئے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں اور اس میں دھواں ہوگا۔ میں نے عرض کی: دھواں کیا ہوگا؟

(٩٧٨٩) بخاری: ٣٦٠٦۔ مسلم: ١٨٤٧۔ ابوداؤد: ٤٢٤٤۔ ابن ماجہ: ٣٩٧٩۔ احمد: ٢٢٩٢٢۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيهَا قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا فَقَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمْ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى تُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ. (رواه البخاری: ٣٦٠٦)

فرمایا: لوگ میری سنت کو ترک کر کے اپنا طریقہ بنائیں گے اور میری ہدایت کے علاوہ اپنے لیے ہدایت تجویز کریں گے۔ ان کے بعض کام تو جانتا ہوگا اور بدعات کو نہیں جانتا ہوگا۔ میں نے عرض کی: اس خیر کے بعد بھی شر آئے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں کئی دعوت دینے والے جہنم کے دروازوں پر کھڑے ہوں گے۔ جو ان کی دعوت قبول کرے گا، اس کو وہ جہنم میں پھینک دیں گے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر وہ وقت میری زندگی میں آ جائے تو میرے لیے آپ ﷺ کیا بہتر بتائیں گے؟ آپ نے فرمایا: تو مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا اور ان کے امام کے ساتھ رہنا، میں نے عرض کی: اگر لوگوں کی نہ تو جماعت ہو اور نہ امام ہو تو پھر کیا کروں؟ فرمایا: پھر ان تمام فرقوں سے تو علیحدہ ہو جا، خواہ تجھے اپنے دانتوں سے درخت پکڑنا پڑے، یہاں تک کہ تیرے اُوپر موت آ جائے اور تو اسی حال پر ہو۔"

شرح: ... یہ حدیث بتا رہی ہے کہ جب امراء بدعت وضلالت کی دعوت دیں جیسا کہ خارجی، قرامطہ وغیرہ اور ہر بدعی ہے، یا زمین میں خلیفہ نہیں انارکی ہے تو مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑو اور ان کے امام سے چمٹ جاؤ، اس سے مراد وہ جماعت ہے جو نیکی کے کاموں میں مصروف ہے اور کسی کو امیر مقرر کر رکھا ہے جو اس کی اطاعت سے روگردانی کرے گا وہ جماعت سے خارج ہے۔

اور اگر کسی کا امام ہی نہیں، وہ مختلف گروہوں میں بٹ گئے ہیں اور حق شبہات کا شکار ہو چکا ہے تو پھر علیحدہ ہو جاؤ، اور پریشانیوں پر صبر کرو اور ویرانوں میں چلے جاؤ، کچھ کھانے کو نہ ملے، درخت کی جڑیں کھا کر گزارا کرنا پڑے، کرلو۔ لوگوں سے علیحدہ رہو۔ ان سے مل کر فتنہ میں شریک نہ ہونا۔ (انجاز الحاجۃ: ۱۱/۳۷۴)

٩٧٩٠۔ وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ يَكُوْنُ بَعْدِي أَئِمَّةٌ يَهْتَدُوْنَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِي وَسَيَقُوْمُ فِيهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ فِي جُثْمَانِ إِنْسٍ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذٰلِكَ قَالَ

"ایک روایت ہے کہ ایک قوم ہوگی جو میری سنت کو اپنا طریقہ بنائے گی اور اس قوم میں بہت مرد ہوں گے جن کے دل شیطان کے دلوں کی طرح ہوں گے اور وہ شیطان ہوں گے انسانوں کی شکل میں۔ میں نے عرض کیا: اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: تو سن اور اطاعت کر اس کے

(٩٧٩٠) مسلم: ١٨٤٧۔ بخاری: ٣٦٠٧۔ ابوداؤد: ٤٢٤٤۔ ابن ماجه: ٣٩٧٩۔ احمد: ٢٢٩٣٩۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تَسْمَعُ وَتُطِيعُ الْأَمِيرَ وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَأُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَأَطِعْ. (رواه مسلم: ١٨٤٧)

٩٧٩١- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُوْنَ عَلَيْهِ فَأَتَيْتُهُمْ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يُصْلِحُ خِبَاءَهُ وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرِهِ إِذْ نَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعْنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلٰى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَيُنْذِرُهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هٰذِهِ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا وَسَيُصِيبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُوْنَهَا وَتَجِيْءُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهِ مُهْلِكَتِيْ ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهِ هٰذِهِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَأْتِهِ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِيْ يُحِبُّ أَنْ يُؤْتٰى إِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ

باوجود کہ وہ تیری پشت پر دُرے لگائے اور تیرا مال چھینے، پس تو سنتا اور اطاعت کرتا جا۔" (الشیخان، ابوداؤد)

"عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے تھے اور باقی لوگ ان کے پاس اکٹھے بیٹھے تھے۔ میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا۔ انہوں نے حدیث سنائی کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم اترے تو کسی نے خیمہ لگایا اور کچھ تیر سیدھے کرنے لگے، اچانک منادی کرنے والے نے اعلان کیا کہ نماز جمع کرنے والی ہے تو ہم سب رسول اللہ ﷺ کے پاس اکٹھے ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے پہلے جو بھی نبی آیا اس پر یہ لازم تھا کہ اپنی امت کو وہ چیز بتائے جو ان کے لیے اس کو بہتر معلوم ہو اور ان کے لیے جو چیز شر ہو اس سے ان کو ڈرائے، اور تمہاری اس امت میں عافیت اول دور میں رکھی گئی ہے، اور اس امت کے آخری حصے کو مصائب اور ناپسندیدہ امور سے سابقہ پڑے گا، اور کوئی فتنہ آئے گا تو اس کا بعض حصہ بعض کو نرم کر دے گا، جب کوئی فتنہ اُٹھے گا تو مؤمن کہے گا: یہی میری ہلاکت ہے، پھر وہ اس سے دور کر دیا جائے گا اور پھر کوئی فتنہ اُٹھے گا تو مؤمن کہے گا: یہ بھی اس فتنے کی طرح ہے، پس جو پسند کرتا ہو کہ اس کو آگ سے دور کیا جائے اور جنت میں داخل کیا جائے تو وہ اس حال میں فوت ہو کہ وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ اسی طرح پیش آئے جیسا وہ چاہتا ہے کہ اس کے ساتھ معاملہ کیا جائے، جو شخص کسی امام کی بیعت کرتا ہے اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں ڈالتا ہے اور اپنے دل کا پھل اس کے ہاتھ پر

(٩٧٩١)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْآخَرِ. (رواه مسلم: ١٨٤٤)

رکھتا ہے تو پھر چاہیے کہ جس قدر طاقت رکھتا ہے اس کی اطاعت کرے۔ اگر دوسرا آ جائے جو پہلے امام سے جھگڑتا ہو تو اس کی گردن مار دو۔'' (مسلم اور نسائی)

شرح:...... ثابت ہوا کہ جب مسلمان ایک شخص کو خلیفہ وحاکم مقرر کر لیں پھر جو مسلمانوں کے مابین تفریق کے لیے سرگرمی دکھلائے اور مسلمانوں کے درمیان اختلاف پیدا کرنے کی کوشش کرے وہ واجب القتل ہے اور اس کا خون بے کار ہے۔ (تفہیم الاسلام: ۲/ ۵۷۹)

۲۔ اس میں نبی ﷺ کا معجزہ بھی بیان ہوا ہے کہ اس امت کی ابتداء میں اجتماعیت، سلامتی اور استقامت اور خیر وعافیت رہی ہے۔ یہ حالت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ تک برقرار رہی ہے۔

اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ امت میں ایسے ایسے ناگہانی فتنے برپا ہوں گے کہ بعد والا اتنا بڑا ہوگا کہ پہلا فتنہ اس کے سامنے معمولی محسوس ہوگا، اس سے بچاؤ کا طریقہ یہی ہے کہ انسان اپنی ذمہ داریاں پوری کرتا رہے اور لوگوں سے وہی سلوک کرتا جائے جو یہ اپنے لیے پسند کرتا ہے اور اخلاص سے عہد وپیمان کی پاسداری کرتا رہے۔ (انجاز الحاجہ: ۱۱/ ۳۳۵)

۹۷۹۲۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ إِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيْءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِيْءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ قَالَ فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ وَيَقُوْلُ نِعْمَ أَنْتَ. (رواه مسلم: ٢٨١٣)

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابلیس کا تخت سمندر پر ہے اور وہ اپنے فوجی دستے بھیجتا ہے جو لوگوں میں فتنہ برپا کرتے ہیں اور اس کے نزدیک ان میں سے بڑا شیطان وہ ہے جو بڑا فتنہ بپا کرتا ہے، جب ان میں سے کوئی شیطان اس کے پاس لوٹ کر آتا ہے تو وہ کہتا ہے: میں نے ایسا اور ایسا کیا، تو شیطان کہتا ہے: تو نے تو کچھ نہیں کیا، پھر کوئی شیطان آتا ہے اور وہ کہتا ہے: میں نے فلاں شخص کو اور اس کی بیوی کو نہیں چھوڑا یہاں تک کہ ان کے درمیان جدائی کرا دی تو شیطان اس کو اپنے قریب کرتا ہے اور گلے لگاتا ہے اور کہتا ہے: ہاں تو نے کچھ کیا ہے۔'' (مسلم)

شرح:...... ابلیس کا مرکز سمندر ہے۔ یہ اس نے رب کے مقابلہ میں تخت لگا رکھا ہے، وہاں سے یہ اپنے جتھوں کو ترتیب دیتا ہے جو ارد گرد کے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اور نافرمانیاں مزین کر کے پیش کرتے ہیں اور پھر انہیں برائیوں

(۹۷۹۲) مسلم: ۲۸۱۳۔ احمد: ۱۴۵۲۲۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

میں مبتلا کرتے ہیں مگر میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالنے والے شیطان کو بہت عزت دیتا ہے اور اس سے معانقہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ میرا بہت اچھا بیٹا ہے، وجہ یہ ہے کہ نکاح عقد شرعی ہے، اس سے بیوی حلال ہو جاتی ہے، یہ اسے توڑ کر جدائی ڈالتا ہے جس کی وجہ سے زنا کی وبا پھیلتی ہے، زمین میں فساد ہوتا ہے اور حدود اللہ پامال ہوتی ہیں۔

لہٰذا میاں بیوی کو طلاق کے بارے میں سو بار سوچنا چاہیے۔ (مرعاۃ:۱/۱۴۹)

٩٧٩٣۔ عَنْ أَبِي مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا. (رواه البخاري: ٧٠٧١)

''سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہ ہو گا۔'' (الشیخان، الترمذی)

٩٧٩٤۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَهَرَ سَيْفَهٗ ثُمَّ وَضَعَهٗ فَدَمُهٗ هَدَرٌ. (رواه النسائي: ٤٠٩٧)

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تلوار اٹھائی پھر اس کو مارا تو اس کا خون لغو ہو گا۔'' (النسائی)

شرح:...... خوفزدہ کرنے والے چونکہ اختلاف ڈالتے ہیں، اس لیے ان کے لیے سخت وعید ہے، یہ نہ سمجھا جائے کہ یہ حدیث صرف باغیوں کو آپ کی امت سے نکالتی ہے، بلکہ جو بھی ظالم اور سرکش ہو گا اور عوام پر ناجائز ہتھیار اٹھائے گا، یہ وعید اس کے لیے بھی ہے۔

یہ حدیث کسی بھی مسلمان سے لڑنے کو حرام قرار دیتی ہے، صرف باغیوں پر ہتھیار اٹھانا جائز ہے۔ (تفہیم الاسلام:۲/۵۷۵)

٩٧٩٥۔ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يُقَاتِلُ عَصَبِيَّةً وَيَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ فَقِتْلَتُهٗ جَاهِلِيَّةٌ. (رواه النسائي: ٤١١٥)

''سیدنا جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عصبیت کے جھنڈے تلے لڑا اور عصبیت کی امداد کی تو اس کا قتل جاہلیت کا قتل ہے۔'' (مسلم ونسائی)

شرح:...... اندھے جھنڈے کے نیچے لڑائی کا مطلب ہے: جنگ کا مقصد واضح نہیں کہ یہ جماعت جو لڑ رہی ہے یہ حق پر ہے یا باطل پر ہے اور نہ یہ لڑائی دین کے غلبہ اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے ہے۔ یہ صرف اس لیے لڑتا ہے کہ اس کی قوم لڑ رہی ہے۔ یہ حق پر بھی ہو تو باطل ہے۔ کیونکہ جاہلیت میں ایسا ہوتا تھا۔ اگر یہ مر جاتا ہے تو یہ جاہلیت کی موت ہے۔ (تعلیقات السلفیہ:۲/۱۶۹)

(٩٧٩٣) بخاری: ٧٠٧١۔ مسلم: ١٠٠۔ ترمذی: ١٤٥٩۔ ابن ماجہ: ٢٥٧٧.

(٩٧٩٤) نسائی: ٤٠٩٧۔ شاذ، البانی: ٢٧٧.

(٩٧٩٥) نسائی: ٤١١٥۔ صحیح، البانی: ٣٨٣٥۔ مسلم: ١٨٥٠.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٩٧٩٦۔ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا سَأَلَ جَابِرًا عَنْ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّى يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِي وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ﴾ فَقَالَ جَابِرٌ لَمْ يَجِيْءْ تَأْوِيْلُ هٰذِهِ قَالَ سُفْيَانُ وَكَذَبَ فَقُلْنَا لِسُفْيَانَ وَمَا أَرَادَبِهٰذَا فَقَالَ إِنَّ الرَّافِضَةَ تَقُوْلُ إِنَّ عَلِيًّا فِي السَّحَابِ فَلَا نَخْرُجُ مَعَ مَنْ خَرَجَ مِنْ وَلَدِهِ حَتَّى يُنَادِيَ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ يُرِيْدُ عَلِيًّا أَنَّهُ يُنَادِيْ اخْرُجُوْا مَعَ فُلَانٍ يَقُوْلُ جَابِرٌ فَذَا تَأْوِيْلُ هٰذِهِ الْآيَةِ وَكَذَبَ كَانَتْ فِي إِخْوَةِ يُوْسُفَ ﷺ. (رواہ مسلم:)

”حمیدی نے کہا ہمیں سفیان نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: میں نے ایک شخص کو جابر جعفی سے سوال کرتے سنا کہ وہ اللہ کے اس فرمان کے متعلق پوچھ رہا ہے (پس میں اس زمین پر رہوں گا یہاں تک کہ میرا باپ مجھے اجازت دے یا اللہ تعالی میرے لیے فیصلہ کرے) تو جابر نے کہا: اس کی تفسیر ابھی ظاہر نہیں ہوئی۔ تو سفیان نے کہا جابر غلط کہتا ہے۔ تو سفیان سے سوال کیا گیا کہ اس نے کیا مراد لیا ہے۔ اس نے کہا وہ رافضی لوگوں کا ایک گروہ ہے جو کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ بادلوں میں ہیں پس علی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے جو خروج کرے تو اس کی امداد کے لیے خروج نہیں کیا جائے گا یہاں تک کہ منادی کرنے والا آسمان سے آواز دے اور ان کی مراد علی رضی اللہ عنہ ہیں کہ آواز دیں گے کہ فلاں کے ساتھ نکلو اور ان کے نزدیک اس آیت کی تاویل یہ ہے، جابر نے بھی غلط کہا اور وہ بھی غلط ہی کہتے ہیں۔ یہ آیت تو یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

٩٧٩٧۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا يُشِيْرُ إِلَى الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ. (رواہ البخاری: ٣٥١١)

”امام زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ہمیں سالم بن عبداللہ نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے سنا: سن لو فتنہ یہاں سے اُٹھے گا جہاں سے شیطان کا سینگ خارج ہوتا ہے اور آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔“

٩٧٩٨۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ

”سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دعا

(٩٧٩٦) مسلم۔
(٩٧٩٧) بخاری: ٣٥١١۔ مسلم: ٢٩٠٥۔ ترمذی: ٢٢٦٨۔ احمد: ٦٢١٣۔ موطا: ١٨٢٤۔
(٩٧٩٨) بخاری: ٧٠٩٤۔ مسلم: ٢٩٠٥۔ ترمذی: ٢٢٦٨۔ احمد: ٦٢٦٦۔ موطا: ١٨٢٤۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمْنِنَا قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِي نَجْدِنَا قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيي يَمْنِنَا قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِي نَجْدِنَا فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ. (رواه البخاري: ٧٠٩٤)

فرمائی: اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے شام میں برکت نازل کر۔ اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے یمن میں برکت نازل کر، لوگوں نے کہا: اور ہمارے نجد میں آپ ﷺ نے پھر دعا کی: یا اللہ! ہمارے لیے ہمارے شام میں برکت نازل کر یا اللہ! ہمارے لیے ہمارے یمن میں برکت نازل کر، لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمارے نجد کے لیے بھی دعا کیجیے، اور میرا گمان ہے کہ تیسری بار فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا۔"

٩٧٩٩۔ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ مَا أَسْأَلَكُمْ عَنِ الصَّغِيرَةِ وَأَرْكَبَكُمْ لِلْكَبِيرَةِ سَمِعْتُا أَبِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِيْءُ مِنْ هَاهُنَا وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ وَأَنْتُمْ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَإِنَّمَا قَتَلَ مُوْسَى الَّذِيْ قَتَلَ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ خَطَأً فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ ﴿ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ فُتُوْنًا﴾. (رواه مسلم: ٢٩٠٥)

"سالم نے کہا: اے اہل عراق! تم صغیرہ گناہ کی بابت پوچھتے ہو اور کبیرہ گناہ کے مرتکب ہوئے ہو۔ میں نے اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: فتنہ یہاں سے پیدا ہوگا اور ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا، اور تم ایک دوسرے کی گردن مارتے ہو۔ اور موسیٰ علیہ السلام نے آل فرعون میں سے ایک آدمی قتل کیا تو اللہ نے فرمایا: تو نے ایک نفس قتل کیا پس ہم نے تجھے نجات دی اور تجھے اچھی طرح آزمایا۔" (الشیخان، الموطا، الترمذی)

شرح: ...... نجد ہر اس قطعہ زمین کو کہتے ہیں جو بلند ہو۔

اس وقت رسول اکرم ﷺ نے اہل مشرق کے لیے دعا ترک کر دی تھی تا کہ وہ شر انگیزی نہ کر سکیں جو ان کی طرف سے ممکن تھی۔

اور شیطان کا سینگ ہے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ آفتاب کے طلوع کے وقت شیطان اس کے ساتھ اپنا سینگ

(٩٧٩٩) مسلم: ٢٩٠٥۔ بخاری: ١٠٣٧۔ ترمذی: ٢٩٥٣۔ احمد: ٦٢١٣۔ موطا: ١٨٢٤۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ملاتا ہے تاکہ سورج کی پرستش کے ساتھ اس کی بھی پوجا ہو۔ اور اس وقت اہل مشرق اہل کفر تھے، آپ ﷺ نے فتنہ کی خبر دی تھی، اس جانب سے سب سے پہلا فتنہ یہ پیدا ہوا کہ مسلمانوں کے درمیان فرقت پیدا ہوئی اور یہی شیطان چاہتا تھا، وہیں سے بدعات رونما ہوئیں۔

مدینہ میں نجد جو مشرق کی جانب ہے وہ عراق والا ہے، جہاں سے فتنوں نے جنم لیا۔ (فتح الباری: ۱۳/ ۴۶)

۹۸۰۰۔ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيْدُ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِيْ أَبُوْبَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيْدُ يَا أَحْنَفُ قَالَ قُلْتُ أُرِيْدُ نَصْرَ ابْنِ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِيْ عَلِيًّا قَالَ فَقَالَ لِيْ يَا أَحْنَفُ ارْجِعْ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفِهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ قَالَ فَقُلْتُ أَوْ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ إِنَّهُ قَدْ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ. (رواه مسلم: ۲۸۸۸)

''احنف بن قیس سے مروی ہے کہ میں نکلا اور اس مرد حق کی مدد کرنے چلا تھا کہ راستہ میں ابوبکرہ ثقفی رضی اللہ عنہ ملا اور اس نے کہا: اے احنف کہاں جا رہے ہو میں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے چچا کے بیٹے (علی رضی اللہ عنہ) کی نصرت کرنے جا رہا ہوں، اس نے کہا۔ اے احنف! واپس چلا جا۔ میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لے کر روبرو آتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔ میں نے کہا: یا کسی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ ایک تو قاتل ہے تو مقتول کا جرم کیا ہے؟ فرمایا: وہ اپنے مسلمان بھائی کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔'' (الشیخان، ابوداود، النسائی)

شرح:... وہ قاتل و مقتول دوزخ میں جائیں گے جن کی لڑائی عصبیت پر ہو اور بغیر تاویل لڑیں۔ جو لڑائیاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان ہوئی ہیں وہ اس میں شامل نہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ حسن ظن رکھا جائے، یہی اہل سنت کا نظریہ ہے اور جو ان کے درمیان اختلافات ہوئے ہیں یہ ان میں معذور ہیں کیونکہ یہ اجتہادی اختلاف تھا، یہ محض دنیا کی خاطر نہ تھا، ہر ایک خود کو حق بجانب تصور کرتا تھا۔

اور جو متزلزل تھے وہ دونوں جانب شریک نہ ہوئے تھے، بعض روایات سے احنف کے شریک ہونے کا پتہ چلتا ہے اور بعض میں علیحدہ رہنے کا پتہ چلتا ہے، ان میں موافقت یوں ہے کہ انہوں نے لڑنے کا ارادہ ترک کیا تھا، پھر مناسب سمجھا کہ لڑوں پھر حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے منع کرنے پر رک گئے۔ (انجاز الحاجۃ: ۱۱/ ۳۵۱)

۹۸۰۱۔ عَنْ زُبَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَاوَائِلٍ عَنِ الْمُرْجِئَةِ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ أَنَّ

''زبید رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے ابو وائل سے فرقہ مرجیئہ کے بارہ میں سوال کیا تو اس نے کہا: مجھے ابن مسعود رضی اللہ عنہ مرفوع

(۹۸۰۰) مسلم: ۲۸۸۸۔ بخاری: ۷۰۸۳۔ ابوداؤد: ۴۲۶۸۔ نسائی: ۴۱۲۲۔ ابن ماجه: ۳۹۶۵۔ احمد: ۱۹۹۸۰۔

(۹۸۰۱) بخاری: ۴۸۔ مسلم: ۶۴۔ ترمذی: ۲۶۳۴۔ نسائی: ۴۱۱۲۔ ابن ماجه: ۶۹۔ احمد: ۴۳۸۰۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيَّ ﷺ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ. (رواه البخاري: ٤٨)

بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔'' (الشیخان، الترمذی، النسائی)

٩٨٠٢- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ. (رواه البخاري: ٧٠٧٧)

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد کفار بن کر ایک دوسرے کی گردن نہ کاٹنا۔'' (الشیخان، ابوداؤد، النسائی)

٩٨٠٣-عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ آخِذًا بِيَدِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ مَشٰى إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِيْ لِيَقْتُلَهُ فَلْيَقُلْ هٰكَذَا فَالْقَاتِلُ فِي النَّارِ وَالْمَقْتُوْلُ فِي الْجَنَّةِ. (رواه أبوداوٗد: ٤٢٦٠)

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میری امت کے کسی فرد کو قتل کرنے چلا تو قاتل آگ میں اور مقتول جنت میں جائے گا۔'' (ابوداؤد)

شرح:...... ثابت ہوا کہ ایک مسلمان کی عزت کا تحفظ کیا جائے، اس پر زیادتی نہ کی جائے، اسے گالی نہ دی جائے اور اس سے لڑائی نہ کی جائے کیونکہ مسلمان کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے اور مسلمان کے قتل کو حلال سمجھنا ملت سے خارج ہونا ہے اور مسلمان سے لڑنا اخوت اسلامی کا انکار کرنا ہے۔ اگر کوئی مسلمان کے قتل کو جائز سمجھتا ہے اور اس عقیدہ سے اس کے خلاف ہتھیار اٹھاتا ہے اور اس سے جنگ کرتا ہے تو یہ کفر کا ارتکاب کرتا ہے اور اگر اس نظریہ کے بغیر اس سے لڑائی کرتا ہے تو پھر اس پر کفر کا اطلاق مجازی ہے تاہم ضرورت کے وقت کافر کو گالی دی جاسکتی ہے جیسا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کافر سے کہا تھا، جاؤ جا کر لات بت کی شرمگاہ کو چومو۔ (بخاری، کتاب الشروط) اور اگر کوئی علانیہ فسق و فجور کرتا ہے تو اس کی برائی ظاہر کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ (طبرانی، مسلم: ٢٩٩٠)

اور ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو جذبات میں گالی دے اور ظاہری صورت بھی اس کا تقاضا کرتی ہو تو اس کی بھی گنجائش ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے، حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے جب مکہ والوں کو خط لکھا تھا، تو منافق کہا تھا۔ (بخاری، تفہیم الاسلام: ٢/٨٩٧)

٩٨٠٤- عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفِتْنَةِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ

''سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم میں سے کوئی آدمی یہ دعا نہ کرے کہ یا اللہ! میں فتنے سے تیری پناہ طلب کرتا

(٩٨٠٢) بخاری: ٧٠٧٧- مسلم: ٦٦- ابوداؤد: ٤٦٨٦- نسائی: ٤١٢٧- ابن ماجه: ٣٩٤٣- احمد: ٦١٥٠.
(٩٨٠٣) ابوداؤد: ٤٢٦٠- ضعيف، البانی: ٩١٦- احمد: ٥٦٧٥.
(٩٨٠٤) طبرانی کبیر: ٨٩٣١- بانقطاع وختلط واسناده منقطع وفيه المسعودی، وقد اختلط، هيثمی: ١١٩٥٩.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مِنكُمْ أَحَدٌ إِلَّا يَشْتَمِلُ عَلَى فِتْنَةٍ ، وَلٰكِنْ مَنْ اِسْتَعَاذَ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ مُضِلَّاتِهَا ، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ . (للكبير: ٨٩٣١، بانقطاع وختلط)

ہوں اس لیے کہ تم میں سے ہر ایک پر فتنہ مشتمل ہے مگر گمراہ کرنے والے فتنے سے پناہ مانگا کرو۔اللہ کا ارشاد ہے: ''یقیناً تمہارے مال اور تمہاری اولاد بھی فتنہ ہے۔'' (الکبیر سند منقطع اور مختلط ہے)

٩٨٠٥- عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ مَا تَلْقَى أُمَّتِي بَعْدِي وَسَفْكَ بَعْضِهِمْ دِمَاءَ بَعْضٍ وَسَبَقَ ذٰلِكَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى كَمَا سَبَقَ فِي الْأُمَمِ فَسَأَلْتُهُ أَنْ يُوَلِّيَنِي شَفَاعَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْهِمْ فَفَعَلَ . (رواه أحمد: ٢٦٨٦٤ والأوسط)

''سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ میری امت کو میرے بعد کیسے جدلت ہوگی ،وہ ایک دوسرے کا خون بہائیں گے اور یہ چیز اللہ کی تقدیر میں پہلے سے لکھی گئی ہے جیسا پہلی امتوں پر لکھا گیا تھا،تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے ان کے بارے قیامت کے دن شفاعت کا حق دیا جائے میں تو اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی۔'' (احمد اور الاوسط)

٩٨٠٦- عَنْ أَنَسٍ ، رَفَعَهُ: مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ أَنْ يُرَى الْهِلَالُ قُبُلاً فَيُقَالُ لِلَيْلَتَيْنِ ، وَأَنْ تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ طُرُقًا ، وَأَنْ يَظْهَرَ مَوْتُ الْفُجَاءَةِ . (للأوسط: ١١٣٢، بضعف)

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں کہ فرمایا: علامات قیامت میں سے ایک یہ ہے کہ چاند سامنے آیا کرے گا اور لوگ کہیں گے،دو راتوں کا چاند ہے اور مساجد کو راستے بنایا جاتا ہوگا،اور اچانک اموات واقع ہوا کریں گی۔'' (الاوسط، الصغیر بسند ضعیف)

٩٨٠٧- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، رَفَعَهُ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَظْهَرَ الْفُحْشُ وَقَطِيْعَةُ الرَّحِمِ وَسُوْءُ الْجِوَارِ، وَيَخُوْنُ الْأَمِيْنُ، قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ :فَكَيْفَ الْمُؤْمِنُ يَوْمَئِذٍ ، قَالَ: كَالنَّخْلَةِ وَقَعَتْ فَلَمْ

''سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں، فرمایا: قیامت قائم ہونے سے پہلے فحش کام، قطع رحمی، ہمسائے سے بدی اور امانت میں خیانت جیسے امور ظاہر ہوں گے،عرض کی گئی: یا رسول اللہ! اس دن مؤمن کی کیا حالت ہوگی؟ آپ نے فرمایا: اس کھجور کی مانند جو گرے تو خراب نہ ہو کھائی

(٩٨٠٥) احمد: ٢٦٨٦٤ـ طبرانی اوسط ورجالهما رجال الصحيح الا ان رواية احمد عن ابن ابى حسين انبانا انس عن ام حبيبة ورواية الطبرانى عن الزهرى عن انس، هيثمى: ١١٩٨٣.

(٩٨٠٦) طبرانی اوسط، طبرانی صغير: ١١٣٢ـ عن شيخه الهيثم بن حالد المصيصى وهو ضعيف، هيثمى: ١٢٤٤١.

(٩٨٠٧) بزار: ٢٤٠٩ـ بلين، وفيه عبدالرحمن بن معزاء وثقه ابو زرعة وجماعة وضعفه ابن المدينى وبقية رجاله رجال الصحيح، هيثمى: ١٢٤٥١.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تَفْسُدْ، وَأُكِلَتْ فَلَمْ تُكْسَرْ، وَوُضِعَتْ طَيِّبًا. (رواه البزار: ٣٤٠٩، بلين)

جائے تو نہ ٹوٹے اور پاک ہی رکھی جائے۔‘‘ (البزار سند کمزور)

٩٨٠٨ـعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْرُسُ الْإِسْلَامُ كَمَا يَدْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ حَتّٰى لَايُدْرٰى مَا صِيَامٌ وَلَا صَلَاةٌ وَلَا نُسُكٌ وَلَاصَدَقَةٌ وَلَيُسْرٰى عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِيْ لَيْلَةٍ فَلَا يَبْقٰى فِي الْأَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ وَتَبْقٰى طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ الشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْعَجُوْزُ يَقُوْلُوْنَ أَدْرَكْنَا آبَاءَ نَا عَلٰى هٰذِهِ الْكَلِمَةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَنَحْنُ نَقُوْلُهَا فَقَالَ لَهُ صِلَةُ مَاتُغْنِي عَنْهُمْ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَهُمْ لَايَدْرُوْنَ مَا صَلَاةٌ وَلَا صِيَامٌ وَلَا نُسُكٌ وَلَا صَدَقَةٌ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حُذَيْفَةُ ثُمَّ رَدَّهَا عَلَيْهِ ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ حُذَيْفَةُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ يَاصِلَةُ تُنْجِيْهِمْ مِنَ النَّارِ ثَلَاثًا. (رواه ابن ماجة: ٤٠٤٩)

’’سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں، اسلام اسی طرح مٹ جائے گا جیسا کپڑے کے نقوش مٹ جاتے ہیں یہاں تک کہ کسی کو کوئی پتہ نہ ہوگا کہ روزہ کیا چیز ہے اور نماز کیا چیز ہوتی ہے اور یہی حال قربانی اور صدقے کا ہوگا، اور ایک رات آئے گی کہ اللہ کی کتاب میں سے ایک آیت بھی زمین پر باقی نہ رہے گی۔

اور ایک جماعت باقی ہوگی جو بوڑھے مردوں اور عورتوں پر مشتمل ہوگی اور وہ کہیں گے: ہم نے اپنے باپ دادا کو اس کلمہ پر پایا تھا پس ہم یہ کلمہ کہتے رہیں گے۔ صلہ راوی نے کہا: ان لوگوں کو لا الہ الا اللہ کیا فائدہ دے گا جب وہ نہ جانتے ہوں گے کہ نماز کیا ہے، روزہ کیا ہے، قربانی کیا ہے اور صدقہ کیا ہے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے منہ پھیر دیا تو صلہ رحمہ اللہ نے پھر یہ بات تین بار کہی اور تیسری مرتبہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا: اے صلہ! یہ کلمہ ان کو آگ سے بچائے گا تین بار کہا۔‘‘ (القزوینی)

٩٨٠٩ـ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، رَفَعَهُ: يَكُوْنُ أَمَامَ الدَّجَّالِ سِنُوْنُ خَوَادِعُ، يَكْثُرُ فِيْهَا الْمَطَرُ وَيَقِلُّ النَّبْتُ، وَيَكْذِبُ فِيْهَا الصَّادِقُ وَيَصْدُقُ فِيْهَا الْكَاذِبُ، وَيُؤْتَمَنُ فِيْهَا الْخَائِنُ وَيَخُوْفُ فِيْهَا الْأَمِيْنُ، وَيَنْطِقُ فِيْهَا الرُّوَيْبِضَةُ، قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا

’’سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں: دجال سے پہلے دھوکا دینے والے کئی سال ہوں گے، بارشیں بہت ہوں گی اور نباتات کم پیدا ہوں گی۔ اس وقت سچا جھوٹ کہنے لگے گا اور جھوٹا سچ کہتا ہوگا، خائن کے پاس امانت رکھی جائے گی اور اس دور میں امانت دار خیانت کرنے لگے گا اور پھینی ناک والا صاف بات کرنے لگے گا۔ کہنے والے نے کہا:

(٩٨٠٨) ابن ماجه: ٤٠٤٩ـ صحيح، الباني: ٣٢٧٣.

(٩٨٠٩) طبراني: ١٨/ ٦٨ـ باسانيد وفي احسنها ابن اسحاق وهو مدلس وبقية رجاله ثقات، هيثمي: ١٢٤٦٩.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

الرُّوَيْبِضَةُ؟ قَالَ: مَنْ لَا يُوبَهُ لَهُ. (للكبير: ١٨/ ٦٨ بمدلس)

یا رسول اللہ! رُوَیبِضہ کیا چیز ہے؟ فرمایا: جس کی بات نہ سمجھی جاتی ہو۔" (الکبیر مدلس کی سند کے ساتھ)

شرح: ...... ابن ماجہ والی حدیث میں بہت بڑی خبر دی گئی ہے کہ اسلام کے نقوش مدہم ہونا شروع ہو جائیں گے جب کہ پہلے یہ ساری دنیا پر غالب تھا۔

اس میں قرآن پاک کی عظمت بھی بیان ہوئی ہے، اس کا وجود دین کی بقاء کا سبب ہے، ائمہ کی تقلید دین کے بقا کی ضامن نہیں۔

اس حدیث میں بیان کردہ چیزیں وقوع پذیر ہو چکی ہیں اور دن بدن ان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ (انجاز الحاجہ:۱۲/۲۲)

مَاوَرَدَ مِنْ فِتَنٍ مُسَمَّاةٍ

وہ فتنے جن کا نام رکھا گیا ہے

٩٨١٠۔عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ إِنَّكَ لَجَرِيْءٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَتْ هٰذِهِ وَلٰكِنِ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ يَاأَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ يُفْتَحُ الْبَابُ أَوْ يُكْسَرُ قَالَ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذَاكَ أَحْرٰى أَنْ لَا يُغْلَقَ قُلْنَا عَلِمَ عُمَرُ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَا أَنَّ دُوْنَ غَدٍ اللَّيْلَةَ إِنِّيْ حَدَّثْتُهُ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيْطِ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ وَأَمَرْنَا مَسْرُوْقًا

"سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے فتنے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث کس کو یاد ہے؟ میں نے کہا: مجھے یاد ہے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بیان کرو، تو بڑا جرأت کرنے والا ہے۔ بتا دے کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ میں نے کہا: میں نے آپ ﷺ سے سنا ہے: ایک آدمی کے لیے اس کے مال، اس کی جان، اس کی اولاد اور اس کے ہمسائے میں فتنہ پیدا ہوتا ہے، تو اس کا کفارہ روزے سے، نماز سے، صدقہ سے، اچھی بات کا حکم دینے سے اور بری بات سے منع کرنے سے ادا ہو جاتا ہے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میرا مقصد یہ نہیں میری مراد وہ فتنہ ہے جو سمندر کی موج کی مثل چلے گا۔ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ کے اور اس کے درمیان، دروازہ بند کیا ہوا ہے۔ انھوں نے کہا دروازہ توڑا جائے گا یا وہ کھولا جائے گا؟ میں نے کہا: بلکہ وہ توڑا جائے گا، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا

(٩٨١٠) بخاری: ٣٥٨٦۔ مسلم: ١٤٤۔ ترمذی: ٢٢٥٨۔ ابن ماجہ: ٣٩٥٥۔ احمد: ٢٢٩٠٣.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَنِ الْبَابُ قَالَ عُمَرُ. (رواه البخاري: ٣٥٨٦)

پھر تو وہ اس قابل ہوگا کہ کبھی بند نہ کیا جائے گا۔ راوی نے کہا: ہم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا عمر رضی اللہ عنہ کو علم تھا کہ دروازہ کون ہے؟ تو انھوں نے کہا: ہاں جیسا یہ معلوم ہوتا ہے کہ دن کے بعد رات آتی ہے۔ میں نے اس سے حدیث بیان کی جو غلط نہیں تھی۔ راوی نے کہا ہم حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ڈر گئے اور ہم ان سے سوال نہ کر سکے کہ دروازہ کون ہے؟ تو ہم نے مسروق کو کہا: ان سے سوال کر تو اس نے سوال کیا، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا وہ عمر رضی اللہ عنہ ہے۔" (الشیخان، الترمذی)

٩٨١١۔وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ أَنْتَ لِلّٰهِ أَبُوْكَ قَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِتَ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى تَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ عَلٰى أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَادَامَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ وَالْآخَرُ أَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا لَايَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَّلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَاأُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ قَالَ حُذَيْفَةُ وَحَدَّثْتُهُ أَنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا يُوْشِكُ أَنْ يُكْسَرَ قَالَ عُمَرُ أَكَسْرًا لَا أَبَالَكَ فَلَوْ أَنَّهُ فُتِحَ لَعَلَّهُ كَانَ يُعَادُ قُلْتُ لَابَلْ يُكْسَرُ وَحَدَّثْتُهُ أَنَّ ذٰلِكَ الْبَابَ رَجُلٌ يُقْتَلُ أَوْ يَمُوْتُ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيْطِ قَالَ أَبُوْخَالِدٍ فَقُلْتُ لِسَعْدٍ يَا أَبَا مَالِكٍ مَاأَسْوَدُ مُرْبَادًا

"ایک روایت میں ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو ایسا ہے کہ اللہ ہی کے لیے ہے تیرے باپ کی بھلائی تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: فتنے تمہارے دلوں پر پیش کیے جائیں گے چٹائی کی مثل، ایک ایک کر کے تو جس دل نے فتنہ قبول کیا اس کے اندر سیاہ نکتہ پیدا کر دے گا۔ اور جس کے دل نے اس سے انکار کیا اس میں سفید نکتہ پیدا ہوگا یہاں تک کہ اس کے دل میں صفا پہاڑ کی مثل سفید نکتہ ہوگا پس اسے کوئی فتنہ نقصان نہ پہنچائے گا جب تک زمین و آسمان باقی ہیں، اور دوسرا دل سیاہ ہو جائے گا سخت اور اُلٹایا گیا سیاہ برتن کی مانند، نہ تو معروف کو اچھا سمجھے گا اور نہ بدی کو ناپسند کرے گا، اس کو اپنی خواہشات سے سروکار ہوگا جو وہ قبول کر چکا ہے، اور میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا ہے کہ اس فتنے کے اور عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان دروازہ بند کیا گیا ہے اور قریب ہے کہ وہ توڑا جائے گا، تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تیرا باپ زندہ نہ رہے کیا وہ توڑا جائے گا؟ اگر کھولا جاتا تو پھر تو بند بھی کیا جاتا تو انھوں نے کہا: نہیں، وہ توڑا جائے گا، اور میں نے ان کو بتایا تھا کہ وہ دروازہ ایک مرد ہے جس کو

(٩٨١١) مسلم: ١٤٤۔ بخاری: ٣٥٨٦۔ ترمذی: ٢٢٥٨۔ ابن ماجه: ٣٩٥٥۔ احمد: ٢٢٩٣٠.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قَالَ شِدَّةُ الْبَيَاضِ فِي سَوَادٍ قَالَ قُلْتُ فَمَا الْكُوزُ مُجَخِّيًا قَالَ مَنْكُوسًا. (رواه مسلم: ١٤٤)

قتل کیا جائے گا یا وہ فوت ہو جائے گا، یہ صحیح حدیث ہے غلط بات نہیں ہے۔ ابو خالد کہتے ہیں: میں نے سعد سے کہا: اے ابو مالک! ”اسود مرباد کیا چیز ہے؟ تو اس نے کہا: چت کبرا یعنی گہری سیاہی میں سفیدی، میں نے کہا مجخی کیا چیز ہے؟ اس نے کہا الٹایا گیا۔“

شرح:...... ان میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس امت میں فتنے برپا ہوں گے اور قیامت تک اس امت میں آپس میں لڑائی ہوتی رہے گی۔ (انجاز الحاجہ: ۱۱/۳۳۲)

٩٨١٢- عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِيءٍ الْعَنْسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَأَكْثَرَ فِي ذِكْرِهَا حَتّٰى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْأَحْلَاسِ فَقَالَ قَائِلٌ يَارَسُولَ اللّٰهِ وَمَا فِتْنَةُ الْأَحْلَاسِ قَالَ هِيَ هَرَبٌ وَحَرْبٌ ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنِّي وَلَيْسَ مِنِّي وَإِنَّمَا أَوْلِيَائِي الْمُتَّقُونَ ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلٰى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلٰى ضِلَعٍ ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ أَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَإِذَا قِيلَ انْقَضَتْ تَمَادَتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا حَتّٰى يَصِيرَ النَّاسُ إِلٰى فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطِ إِيمَانٍ لَانِفَاقَ فِيهِ وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَاإِيمَانَ فِيهِ فَإِذَا كَانَ ذَاكُمْ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ غَدِهِ. (رواه أبوداوٗد: ٤٢٤٢)

”عمیر بن ھانی عنسی سے مروی ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے بہت سے فتنوں کا ذکر کیا یہاں تک کہ سیاہ گہرے فتنے کا ذکر فرمایا: اس میں بھاگنا بھی ہوگا اور لڑنا بھی۔ پھر ایک فتنے کا ذکر کیا، پھر ایک خونی فتنہ ایک میرے خاندان کے مرد کے دو پاؤں تلے سے دھوئیں کی طرح اُٹھایا جائے گا، اس کا گمان ہوگا کہ وہ میرے اہل سے ہے اور وہ میرے اہل سے نہ ہوگا میرا اہل تو ہر متقی انسان ہے۔ پھر لوگ ایک مرد پر متفق ہوں گے جو کجاوے کی لکڑی کی مثل ٹیڑھا ہوگا۔ اس کے بعد فتنہ دھیماء (سیاہ، مصیبت کا فتنہ) پیدا ہوگا۔ وہ اس امت کے ہر فرد کے منہ پر تھپڑ رسید کر دے گا۔ جب کہا جائے گا کہ یہ فتنہ ختم ہونے لگا ہے وہ مزید پھیل جائے گا۔ اس میں صبح کو انسان مؤمن اور رات آنے پر کافر ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ لوگ دو بلاکوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک فریق میں ایمان ہوگا اور اس میں نفاق ہرگز نہ ہوگا اور دوسرے فریق میں صرف نفاق ہوگا ایمان نہ ہوگا۔ جب یہ صورتِ حال پیدا ہو جائے تو پھر انتظار کرو کہ وہ دجال آج آیا کہ کل آیا۔“

شرح:...... اس میں چار فتنوں کا ذکر ہوا ہے: (۱) خون ریزی ہوگی۔ (۲) خون اور مال لوٹا جائے گا۔

(٩٨١٢) ابوداؤد: ٤٢٤٢- صحيح، الباني: ٣٥٦٨- احمد: ٦١٣٣.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

(۳) خون مال اور عصمت کو حلال کیا جائے گا۔ (۴) دجال آئے گا۔ اس میں اس فتنہ کی درازی بھی بیان ہوئی ہے اور اس میں عمل صالح کو اس سے نجات ملے گی اور اس میں نبوت کا معجزہ بتایا ہے اور بتایا ہے کہ اعتبار تقویٰ کا ہے اگر چہ نبی ﷺ سے نسبی تعلق نہ بھی ہو اور اگر چہ آپ ﷺ سے قریبی رابطہ ہو اگر وہ فاسق اور فتنہ باز ہے تو اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ (عون المعبود:۴/۱۵۲)

٩٨١٣- عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَنْزِلُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي بِغَائِطٍ يُسَمُّوْنَهُ الْبَصْرَةَ عِنْدَ نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ دِجْلَةُ يَكُوْنُ عَلَيْهِ جِسْرٌ يَكْثُرُ أَهْلُهَا وَتَكُوْنُ مِنْ أَمْصَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَفِي رِوَايَةٍ: اَلْمُسْلِمِيْنَ فَإِذَا كَانَ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ جَآءَ بَنُوْا قَنْطَرَآءَ عِرَاضُ الْوُجُوْهِ صِغَارُ الْأَعْيُنِ يَنْزِلُ عَلَى شَطِّ النَّهْرِ ، فَيَتَفَرَّقُ أَهْلُهَا ثَلَاثَةُ فِرَقٍ، يَأْخُذُوْنَ أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَالرِيه وَهَلَكُوْا ، وَفِرْقَةٌ يَأْخُذُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ وَكَفَرُوا، وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُوْنَ ذَرَارِيَهُمْ خَلْفَ ظُهُوْرِهِمْ وَيُقَاتِلُوْنَهُمْ وَهُمُ الشُّهَدَآءُ . (رواه أبوداوٗد: ٤٣٠٦)

”مسلم بن ابو بکرہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے باپ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ بصرہ نامی جگہ دریائے دجلہ کے کنارے اتریں گے اور اس دریا پر پل ہو گا، اس شہر کی آبادی بہت زیادہ ہو گی اور وہ مہاجرین کا شہر ہو گا، ایک روایت میں ہے مسلمانوں کا شہر ہو گا، آخر زمانہ آئے گا تو بنوقنطرا قبائل آئیں گے جن کے منہ چوڑے ہوں گے، آنکھیں چھوٹی ہوں گی اور وہ دریا کے کنارے پر آ اتریں گے اور اہل شہر تین فرقوں میں تقسیم ہوں گے: ایک فریق اپنے گائے کی دم پکڑ کر صحراء میں جائے گا، اور وہ لوگ ہلاک ہوں گے اور دوسرا فریق کفر کی شرط پر اپنے لیے امن طلب کرے گا، اور تیسرا فریق اپنی پشت کے پیچھے اپنی اولاد کو رکھ کر لڑیں گے اور یہ لوگ شہید ہیں۔“

٩٨١٤-قَالَ جُبَيْرٌ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ذِي مِخْبَرٍ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَيْنَاهُ فَسَأَلَهُ جُبَيْرٌ عَنِ الْهُدْنَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا آمِنًا فَتَغْزُوْنَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِكُمْ فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ ثُمَّ

”جبیر نے کہا کہ ہمارے ساتھ چلیں ذومخبر کی طرف جو کہ صحابی ہیں۔ ہم اس کے پاس آئے تو جبیر نے اس سے ہدنہ کے بارہ میں سوال کیا، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اہل روم سے امن کی صلح کرو گے اور پھر تم اور وہ مل کر اپنے ایک دشمن سے جنگ کرو گے تو تمہاری نصرت کی جائے گی، تمہیں غنیمت حاصل ہو گی اور تم

(٩٨١٣) ابوداؤد: ٤٣٠٦۔ حسن، البانی: ٣٦١٨۔ احمد: ١٩٩٠٠۔

(٩٨١٤) ابوداؤد: ٤٢٩٢۔ صحیح البانی: ٣٦٠٧۔ ابن ماجہ: ٤٠٨٩۔ احمد: ٢٢٦٤٦۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

تَرْجِعُوْنَ حَتّٰى تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِيْ تُلُوْلٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيْبَ فَيَقُوْلُ غَلَبَ الصَّلِيْبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَدُقُّهُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ. (رواه أبوداوٗد: ٤٢٩٢)

سلامت رہو گے پھر تم واپس آ کر ایک موڑ پر جو بلند ٹیلوں والی زمین ہوگی وہاں ٹھہرو گے۔ وہاں ایک نصرانی مرد صلیب اٹھا کر بلند کرے گا اور کہے گا: صلیب غالب آئی ہے۔ پس ایک مسلمان غیرت میں آ کر صلیب کو توڑ ڈالے گا تو اس وقت اہل روم معاہدہ توڑ دیں گے اور ہتھیار اٹھائیں گے اور جمع ہوں گے۔"

٩٨١٥۔ زَادَ فِي رِوَايَةٍ: وَيَثُوْرُ الْمُسْلِمُوْنَ إِلٰى أَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتُلُوْنَ، فَيُكْرِمُ اللّٰهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ. (روه أبوداوٗد: ٤٢٩٢)

"ایک روایت میں کچھ اضافہ بھی ہے: "مسلمان بھی اپنے ہتھیار اٹھائیں گے اور جنگ کریں گے تو اس جماعت کو اللہ تعالیٰ شہادت کی عزت سے نوازے گا۔"

شرح: پہلی حدیث کا مطلب ہے کہ میری امت کے بعض لوگ دجلہ کے قریب اتریں گے، اور وہاں اپنا مسکن بنائیں گے اور یہ شہر مسلمانوں کے اہم شہروں میں شمار ہوگا اور یہ شہر بغداد ہے۔ اسے عالم اسلام میں ہمیشہ اہمیت رہی ہے۔ (عون المعبود: ۴/ ۱۸۹)

اور دوسری حدیث میں مصالحت کے لیے حدود اربعہ بتایا گیا ہے، روم کے مشرق اور شمال میں ترک، روس اور اس کے جنوب میں شام اور اسکندریہ ہے۔ مغرب میں بحر اندلس ہے، جب کسریٰ کی حکمرانی تھی تو یہ سارے شہر اس کے حدود اربعہ میں تھے۔ انطاکیہ اس کا دارالخلافہ تھا، حتیٰ کہ مسلمانوں نے ان ایرانیوں کو وہاں سے نکال دیا اور ان پر قابض ہوئے۔ (عون المعبود: ۴/ ۱۸۲)

٩٨١٦۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا إِلٰى مَكَّةَ فَيَأْتِيْهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوْنَهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُوْنَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذٰلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ

"سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک خلیفہ کی وفات کے وقت اختلاف ہوگا اور مدینہ سے ایک مرد بھاگے گا اور مکہ چلا جائے گا اور اس کے پاس اہل مکہ آئیں گے اور اس کو سامنے لا کر اس کی بیعت کریں گے جب کہ وہ اس چیز کو ناپسند کرے گا۔ تو اس کی بیعت حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان منعقد کی جائے گی۔ اس کے خلاف شام سے فوج روانہ کی جائے گی۔ مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام بیداء میں وہ سب زمین میں غرق کر دیے جائیں گے۔

(٩٨١٥) ابوداؤد: ٤٢٩٢۔ صحیح، البانی: ٣٦٠٨۔

(٩٨١٦) ابوداؤد: ٤٢٨٦۔ ضعیف، البانی: ٩٢١۔ مسلم: ٢٨٨٢۔ احمد: ٢٥٦٩٥۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُوْنَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيْمَةَ كَلْبٍ فَيَقْسِمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ ﷺ وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ فِي الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُتَوَفّٰى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ. (رواه أبو دوٗد: ٤٢٨٦)

جب لوگ یہ علامت دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور عراق کے سردار آ کر اس کی بیعت کریں گے، پھر قریش میں سے ایک مرد جس کے ننہال بنوکلب ہوں گے، اُٹھے گا۔ وہ ان کی طرف فوج روانہ کرے گا۔ یہ اہل حق اس کی فوج پر غالب آئیں گے اور یہ فوج بنوکلب کے افراد پر مشتمل ہوگی۔ان کے مال غنیمت سے جو محروم رہے گا وہ کتنا بڑا ناکام آدمی ہوگا۔ تو خلیفہ اس مال کو تقسیم کرے گا اور لوگوں کے درمیان نبی ﷺ کی سنت کے مطابق حکمرانی کرے گا اور اسلام زمین کے کناروں تک جا پہنچے گا اور وہ سات سال حکومت کرے گا۔“

٩٨١٧۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِقِصَّةِ جَيْشِ الْخَسْفِ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا قَالَ يُخْسَفُ بِهِمْ وَلٰكِنْ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى نِيَّتِهِ. (رواه أبو دوٗد:٤٢٨٩)

”سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اس کا کیا حشر ہوگا جو بنوکلب کی فوج میں جبراً بھرتی کیا گیا ہوگا؟ فرمایا: وہ بھی ان کے ساتھ ہی غرق کیا جائے گا اور پھر قیامت کے دن اپنی نیت کے مطابق اُٹھایا جائے گا۔“

شرح: .. یہ آدمی جو خلیفہ کی وفات کے وقت نکلے گا اور خلافت یا فتنہ سے بھاگتے ہوئے مکہ میں پناہ لے گا اور مکہ ہی لوگوں کے لیے امن کی جگہ ہوگی اور یہ مقام ابراہیم اور حجر اسود کے درمیان کھڑا ہوگا اور لشکروں کو بھیجے گا، یہ امام مہدی ہوں گے۔

اور ابدال سے مراد وہ لوگ ہیں جو اولیاء اللہ ہیں اور عبادت گزار ہیں، انہیں ابدال اس لیے کہا جاتا ہے جب ایک ان میں سے فوت ہوتا ہے اس کے بدل میں دوسرا آ جاتا ہے جو صوفیاء نے کہا ہے کہ ہر زمین میں ابدال ہے، ایک جاتا ہے تو زمین کا انتظام دوسرا سنبھال لیتا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے اور بے سند ہے۔ (المنار المنیف)

یہ سب ابدال جو نیک لوگ ہیں، یہ بھی امام صاحب کے ساتھ ہوں گے اور دیگر دستے بھی امام مہدی کے ساتھ ہوں گے اور اسلام کی آب و تاب ہوگی اور اس کے پاؤں مضبوط ہوں گے۔ اور جو اس کو کراہت کی نظر سے دیکھے گا اسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اگر کوئی اس رستہ میں اچھا بھی ہوگا وہ بھی دھنسا دیا جائے گا پھر اپنی نیت کے مطابق اٹھایا جائے گا۔ (عون المعبود:۴/۱۷۶)

(٩٨١٧) ابوداؤد: ٤٢٨٩۔ صحیح الناني: ١٦٠٥۔ مسلم: ١٨٨٢۔ احمد: ٢٦١٦٢۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٩٨١٨۔عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعِيَ عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلٰى قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ فَقَالَ قَائِلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ. (رواه أبو داوٗد: ٤٢٩٧)

”سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ اقوام تمہارے خلاف ایک دوسرے کو اس طرح دعوت دے کر مدعو کریں گے۔جیسا کھانے پر بلایا جاتا ہے اور برتن میں خوراک موجود ہوتی ہے۔تو ایک کہنے والے نے کہا: کیا اس دن ہماری یہ حالت ہماری تعداد کم ہونے کی وجہ سے ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس وقت زیادہ ہو گے لیکن تم اس گارے کی مانند ہو گے جس کو سیلاب اُٹھالاتا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کے دلوں سے تمہارا رعب نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں وہن ڈال دے گا۔عرض کیا گیا: وہن کیا چیز ہے یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: دنیا کی محبت اور موت کی ناگواری۔“

شرح: مقصد یہ ہے کہ جس طرح کھانے والے بغیر کسی تکلف کے ایک پیالہ میں کھاتے ہیں اور اس میں سے کھانے پر ایک دوسرے کو پکارتے ہیں اور اکٹھے ہو جاتے ہیں، ایسے ہی کافر امتیں تمہارے مال اور ملک کو چھیننے کے لیے آپس میں مل کر تم پر ٹوٹ پڑیں گی تاکہ تمہاری شان وشوکت مٹ جائے اور تمہاری سلطنت پر وہ قبضہ کر لیں۔اس کا سبب وہن ہوگا، دنیا کی محبت اور موت سے نفرت، یہ دونوں لازم وملزوم ہیں۔ان سے دینی پستی اور دشمن کا غلبہ لازمی ہے۔ (عون المعبود:۴/۱۸۴)

٩٨١٩۔قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ السَّاعَةِ وَمَا بِيْ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَسَرَّ إِلَيَّ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا لَمْ يُحَدِّثْهُ غَيْرِيْ وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا أَنَا فِيْهِ عَنِ الْفِتَنِ فَقَالَ

”سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قسم اللہ کی! میں تمام لوگوں سے زیادہ اپنے اور قیامت کے درمیان آنے والے ہر فتنے کو جانتا ہوں اور مجھے کیا علم تھا، رسول اللہ ﷺ نے یہ پوشیدہ راز بتائے ہیں جو دوسرے کسی کو نہیں بتائے۔اور ایک مرتبہ اجمالی طور پر ایک اجتماع میں فرمایا تھا اور بڑے بڑے تین فتنوں کا ذکر کر دیا تھا کہ وہ فتنے کوئی چیز اصلیت پر باقی نہ

(٩٨١٨)
(٩٨١٩) مسلم: ٢٨٩١۔ بخاری: ٦٦٠٤۔ ابوداؤد: ٤٢٤٠۔ احمد: ٢٢٧٨٠۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَعُدُّ الْفِتَنَ مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ لَا يَكَدْنَ يَذَرْنَ شَيْئًا وَمِنْهُنَّ فِتَنٌ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ قَالَ حُذَيْفَةُ فَذَهَبَ أُولٰئِكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي. (رواه مسلم: ٢٨٩١)

رہنے دیں گے۔ اور بعض فتنے موسم گرما کی ہوا کی مثل چلیں گے اور ان میں سے کچھ چھوٹے اور کچھ بڑے ہوں گے۔ اس اجمال کو سننے والے اصحاب بھی فوت ہو چکے ہیں جنہوں نے میرے ساتھ سنا تھا صرف میں باقی ہوں۔" (مسلم)

٩٨٢٠۔ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَصْحَابِي أَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ إِلَى أَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَعَهُ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَصَاعِدًا إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيْهِ وَاسْمِ قَبِيْلَتِهِ. (رواه أبوداوٗد: ٤٢٤٣)

"سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: واللہ میں نہیں جانتا کہ میرے رفقا بھول چکے ہیں یا جان بوجھ کر انہوں نے بھولا رکھا ہے۔ قسم اللہ کی! رسول اللہ ﷺ نے ہر وہ فتنہ بیان کر دیا ہے جس کے قائد کے ساتھ تین سو یا اس سے زائد اس کا ساتھ دینے والے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فتنے کے قائد کا نام، اس کے باپ کا نام اور اس کی قوم کا نام سب بتا دیا تھا۔"

٩٨٢١۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْشِكُ الْمُسْلِمُوْنَ أَنْ يُحَاصَرُوْا إِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى يَكُوْنَ أَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحِ. قَالَ الزُّهْرِيُّ قَرِيْبٌ مِنْ خَيْبَرَ. (رواه أبوداوٗد: ٤٢٥٠)

"سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما مرفوع بیان کرتے ہیں کہ فرمایا: عنقریب وہ وقت آئے گا جب مسلمان مدینہ منورہ میں محصور ہو کر رہ جائیں گے اور آنا جانا صرف سلاح تک محدود ہو گا، امام زہری رحمہ اللہ نے کہا: مقام سلاح خیبر کے قریب ہے۔" (یہ دو ابوداؤد کی مرویات ہیں)

شرح:...... ۱۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ مدینہ منورہ کا محاصرہ ہوگا، مسلمان کفار سے بچاؤ کے لیے مدینہ اور سلاح کے درمیان جمع ہو جائیں گے اور بعض مدینہ کے قلعہ میں پناہ لیں گے، یہ دجال کے زمانہ میں ہوگا، جب اسلام مدینہ میں سمٹ جائے گا، یا پھر آخر زمانہ میں ہوگا۔ (عون المعبود: ۴/۱۵۶)

۲۔ اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ فتنہ کے سرغنے تین سو کے قریب ہوں گے۔ آپ نے ان کے نام ونسب اور قبائل بھی بتائے تھے۔

اس میں نبی ﷺ کے کمال علم کا ذکر ہے اور اپنی امت پر شفقت کا بھی پتہ چلتا ہے، اس میں آپ ﷺ کے معجزہ کا بھی علم ہوا۔ (عون المعبود: ۴/۱۵۲)

(٩٨٢٠) ابوداؤد: ٤٢٤٣۔ ضعيف، البانی: ٩١٣.

(٩٨٢١) ابوداؤد: ٤٢٥٠۔ صحيح، البانی: ٢٥٧٥.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩٨٢٢- عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَيَكُوْنَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَّ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَأْتِيهِمْ يَعْنِي الْفَقِيْرَ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُوْنَ ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ آخَرِيْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (للبخاري: تعليقا)

''سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں ایک قوم آئے گی اور وہ آزاد کو غلام بنانا، ریشم، شراب اور گانے بجانے کو جائز قرار دے گی اور ایک قوم جھنڈے کے آس پاس جمع ہوگی اور ان کی گانے والی چیخ رہی ہوگی۔ ان کے پاس ایک مرد اپنے کام کے لیے آئے گا تو وہ اس کو کہیں گے: کل دوبارہ ہمارے پاس آنا، رات کو اللہ تعالیٰ ان کے جھنڈے کو گرا دے گا اور اول تا آخر ان کو بندر اور خنزیر بنا دے گا اور وہ قیامت تک اسی حال میں رہیں گے۔''

شرح: اس میں حرام چیز کا نام بدل کر اسے حلال قرار دینے والوں کے لیے سخت وعید ہے۔

٩٨٢٣- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ لَمَّا سَارَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَائِشَةُ إِلَى الْبَصْرَةِ بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ وَحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَدِمَا عَلَيْنَا الْكُوْفَةَ فَصَعِدَا الْمِنْبَرَ فَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَوْقَ الْمِنْبَرِ فِي أَعْلَاهُ وَقَامَ عَمَّارٌ أَسْفَلَ مِنَ الْحَسَنِ فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ فَسَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُوْلُ إِنَّ عَائِشَةَ قَدْ سَارَتْ إِلَى الْبَصْرَةِ وَوَاللّٰهِ إِنَّهَا لَزَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَكِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ابْتَلَاكُمْ لِيَعْلَمَ إِيَّاهُ تُطِيْعُوْنَ أَمْ هِيَ. (رواه البخاري: ٧١٠٠)

''عبداللہ بن زیاد سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جب طلحہ، زبیر اور عائشہ رضی اللہ عنہم بصرہ گئے تو علی رضی اللہ عنہ نے عمار ابن یاسر اور حسن رضی اللہ عنہما کو ہمارے پاس کوفہ بھیجا۔ وہ دونوں منبر پر کھڑے ہوئے۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہما بلند سیڑھی پر تھے اور عمار رضی اللہ عنہ اس سے نیچے تھے۔ ہم لوگ اُن دونوں کے پاس جمع ہوئے تو میں نے عمار رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ آ گئی ہیں اور یقیناً وہ دنیا اور آخرت میں تمہارے نبی ﷺ کی بیوی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہیں آزمایا ہے تاکہ وہ ظاہر کر دے کہ تم علی رضی اللہ عنہ کی اطاعت کرتے ہو یا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی۔''

٩٨٢٤- عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ دَخَلَ أَبُوْ مُوْسَى وَأَبُوْ مَسْعُوْدٍ عَلَى عَمَّارٍ حَيْثُ بَعَثَهُ عَلِيٌّ

''شقیق سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور ابومسعود رضی اللہ عنہ، عمار رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جب وہ کوفہ میں لوگوں

(٩٨٢٢) بخاری تعليقا: ٥٥٩٠. (٩٨٢٣) بخاری: ٧١٠٠- احمد: ١٧٨٦٧.
(٩٨٢٤) بخاری: ٧١٠٤- احمد: ١٧٨٦٧.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

إِلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ يَسْتَنْفِرُهُمْ فَقَالَا مَارَأَيْنَاكَ أَتَيْتَ أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدَنَا مِنْ إِسْرَاعِكَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ مُنْذُ أَسْلَمْتَ فَقَالَ عَمَّارٌ مَارَأَيْتُ مِنْكُمَا مُنْذُ أَسْلَمْتُمَا أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدِي مِنْ إِبْطَائِكُمَا عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ وَكَسَاهُمَا حُلَّةً حُلَّةً ثُمَّ رَاحُوا إِلَى الْمَسْجِدِ. (رواه البخاري: ٧١٠٤)

کو لے جانے کے لیے آئے تھے تو ان دونوں نے کہا: ہم نے تیرا کوئی کام بھی تیرے اسلام لانے سے لے کر آج تک ایسا نہیں دیکھا جو ہمیں اتنا ناپسند ہو جتنا اس کام میں تیرا جلدی کرنا ہمیں ناپسند ہے۔ تو انھوں نے کہا: جب سے تم دونوں مسلمان ہوئے ہو میں نے تمہارا کوئی مکروہ کام نہیں دیکھا ماسوائے اس کام میں تمہاری تاخیر کرنے سے، پھر ان دونوں کو کپڑے پہنا دیئے پھر وہ مسجد چل دیے۔"

٩٨٢٥۔ وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّ أَبَا مَسْعُودٍ هُوَ كَسَا عَمَّارًا أَوْ أَبَا مُوسٰى حُلَّةً حُلَّةً.

"اور ایک روایت میں ہے کہ ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے عمار رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو ایک ایک جوڑا کپڑے دیئے۔"

شرح: ...... یہ واقعہ ٣٦ ہجری جمادی ثانیہ میں پیش آیا تھا، اس واقعہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خود کو حق قرار دیا تھا، سائل نے کہا تھا کہ دوسرے بھی کہتے ہیں وہ بھی حق پر ہیں۔ کہا: ہم ان سے جماعت سے خروج اور بیعت توڑنے کی بنا پر لڑ رہے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا تھا، جو پیٹھ پھیر کر چلا جائے اس کا پیچھا نہ کرنا اور زخمی کو نہ مارنا اور کسی کے گھر میں داخل نہ ہونا، پھر لوگوں کو جمع کیا اور ان سے بیعت لی اور بصرہ سے کوفہ تک ابن عباس رضی اللہ عنہما کو عامل بنایا۔

ادھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا باہر نہ جانا چاہتی تھیں۔ انہیں یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ آپ چلیں، شاید آپ کے احترام کی وجہ سے جنگ بند ہو جائے مگر معاملہ الٹ گیا۔ لوگ اور جوش میں آ گئے۔ باہر جانے میں اگرچہ ان کی نیت نیک تھی۔ اس کے باوجود وہ جب یہ سانحہ یاد کرتیں تو زاروقطار روتیں۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا تھا، حق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہے تاہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جنتی بھی ہیں اور وہ اسلام میں داخل تھیں۔

اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں مسلمان جماعتوں کے درمیان جو رونما ہوا ہے وہ اس میں مجتہد تھے اور دونوں ہی راہ حق پر خود کو تصور کرتے تھے۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ صاحب مال اور سخی تھے۔ یہ دونوں جمعہ کے دن ابو مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے تھے، انہوں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو جوڑا پہنایا تا کہ یہ پہن کر جمعہ ادا کریں کیونکہ وہ سفر سے آئے تھے، انہوں نے ان کپڑوں میں مناسب نہ سمجھا کہ وہ نماز پڑھیں اور پھر ان کی وجہ سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو بھی لباس پہنایا کہ ان کے دل میں بات نہ آئے۔ (فتح الباری: ١٣/ ٥٨)

(٩٨٢٥) بخاری: ٧١٠٤۔ احمد: ١٧٨٦٧۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩٨٢٦ـ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبِرْنَا عَنْ مَسِيْرِكَ هٰذَا أَعَهْدٌ إِلَيْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَمْ رَأْيٌ رَأَيْتَهُ فَقَالَ مَاعَهِدَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيْءٍ وَلٰكِنَّهُ رَأْيٌ رَأَيْتُهُ. (رواه أبوداوٗد: ٤٦٦٦)

"قیس بن عباد سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں میں نے علی رضی اللہ عنہ کو کہا: تم مجھے اپنے اس چلنے کی خبر دو۔ کیا نبی کریم ﷺ نے تمہیں اس کا حکم دیا ہے یا یہ تمہاری رائے ہے جو تم نے قائم کی ہے؟ انہوں نے کہا: اس کا مجھے نبی ﷺ نے حکم نہیں دیا بلکہ یہ میری رائے ہے جو میں نے قائم کی ہے۔" (ابوداؤد)

شرح: حضرت علی رضی اللہ عنہ جب عراق کی جانب لڑنے کے لیے جانے لگے یا بصرہ کی جانب جانے لگے تا کہ حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کے خلاف لڑیں تو بیٹے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے روکا تو انہوں نے کہا: بیٹے! تم تو لڑکیوں کی مانند ہو، میں تو ہر اس شخص سے لڑوں گا جو میری مخالفت کرے گا۔ (عون المعبود: ۴/ ۳۵۰)

٩٨٢٧ـ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِنَّهُ سَيَكُوْنُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ عَائِشَةَ أَمْرٌ قَالَ أَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنَا أَشْقَاهُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ إِذَا كَانَ ذَاكَ فَارْدُدْهَا إِلَى مَأْمَنِهَا. (رواه أحمد: ٢٦٦٥٧، والبزار والكبير)

"ابو رافع بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو کہا: عنقریب تیرے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان ایک کام پیش آئے گا، علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ہاں، علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے رفقاء میں سے ہی ہوں گا؟ فرمایا: ہاں۔ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں تو سب سے بدنصیب رہا۔ آپ نے فرمایا: نہیں۔ لیکن جب یہ معاملہ ختم ہو جائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا کو اُس کے امن کی جگہ میں پہنچا دینا۔" (احمد، بزار، الکبیر)

٩٨٢٨ـ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أَتَتْ عَلَى الْحَوْأَبِ سَمِعَتْ نُبَاحَ الْكِلَابِ فَقَالَتْ مَا أَظُنُّنِي إِلَّا رَاجِعَةً إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَنَا أَيَّتُكُنَّ تَنْبَحُ عَلَيْهَا كِلَابُ الْحَوْأَبِ فَقَالَ لَهَا الزُّبَيْرُ تَرْجِعِيْنَ عَسَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يُصْلِحَ بِكِ بَيْنَ النَّاسِ. (رواه أحمد: ٢٤١٣٣، والموصلي والبزار)

"قیس بن ابی حازم سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جب مقام حواب میں آئیں اور کتے بھونکنے کی آواز سنی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میرا تو خیال ہے کہ میں واپس چلی جاؤں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہم سب ازواج کو فرماتے سنا ہے کہ تم میں سے ایک وہ ہے جس پر حواب کے کتے بھونکیں گے تو زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ واپس نہ جائیں شاید اللہ آپ کی وجہ سے لوگوں میں صلح کرا دے۔" (احمد، الموصلی، البزار)

(٩٨٢٦) ابوداؤد: ٤٦٦٦ـ صحيح الاسناد، الباني: ٣٩٠٠.
(٩٨٢٧) احمد: ٢٦٦٥٧ـ بزار، طبرانی كبير ورجاله ثقات، هيتمی: ١٢٠٢٤.
(٩٨٢٨) احمد: ٢٤١٣٣ـ موصلی، بزار، ورجال احمد رجال الصحيح، هيتمی: ١٢٠٢٥.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩٨٢٩- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِنِسَائِهِ: لَيْتَ شَعْرِيْ أَيَّتُكُنَّ صَاحِبَةُ الْجَمَلِ الْأَدِيْبِ تَخْرُجُ فَتَنْبَحُهَا كِلَابُ حَوْأَبَ ، يَقْتُلُ عَنْ يَمِيْنِهَا وَعَنْ يَسَارِهَا قَتْلٰى كَثِيْرٌ، ثُمَّ تَنْجُوْ بَعْدَ مَا كَادَتْ. (رواه البزار: ٣٢٧٤)

”سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ مرفوع نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کو فرمایا: میں افسوس کرتا ہوں کہ تم میں سے ایک بڑے دم والے اُونٹ پر نکلے گی اور اس پر حواب کے کتے بھونکیں گے، اور اس کے دائیں بائیں بہت سے لوگ قتل ہوں گے۔ پھر وہ نجات پائے گی، بعد اس کے کہ قریب تھا کہ وہ۔“

٩٨٣٠- عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ: كَيْفَ أَنْتُمْ وَقَدْ خَرَجَ أَهْلُ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِرْقَتَيْنِ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ وُجُوْهَ بَعْضٍ بِالسَّيْفِ ، فَقِيْلَ : يَاأَبَا عَبْدِ اللّٰهِ ، فَكَيْفَ نَصْنَعُ اِنْ أَدْرَكْنَا ذٰلِكَ الزَّمَانَ؟ قَالَ: أُنْظُرُوْا الْفِرْقَةَ الَّتِيْ تَدْعُوْ إِلٰى أَمْرِ عَلِيٍّ فَالْزِمُوْهَا فَإِنَّهَا عَلَى الْهُدٰى. (رواه البزار: ٣٢٨٣)

”سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارا کیا حال ہو گا جب کہ نبی کریم ﷺ کے اہل بیت دو فریق بن جائیں گے اور ایک دوسرے کے منہ پر تلوار ماریں گے؟ تو ان سے سوال کیا گیا: اے ابو عبداللہ! اگر ہم وہ زمانہ پائیں تو ہم کیا کریں؟ انھوں نے کہا: تم اس فرقے کو دیکھو جو علی رضی اللہ عنہ کی حکومت کی طرف دعوت دیتا ہو۔ اس فریق کو لازم پکڑلو، وہی فریق ہدایت پر ہو گا۔“ (یہ دونوں روایات بزار کی ہیں)

٩٨٣١- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : لَمَّا بَلَغَ أَصْحَابَ عَلِيٍّ حِيْنَ سَارُوْا إِلَى الْبَصْرَةِ أَنَّ أَهْلَ الْبَصْرَةِ قَدْ اِجْتَمَعُوْا لِطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ ، شَقَّ عَلَيْهِمْ وَوَقَعَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : وَالَّذِيْ لَاإِلٰهَ غَيْرُهُ ، لَنَظْهَرَنَّ عَلٰى أَهْلِ الْبَصْرَةِ ، وَلَنَقْتُلَنَّ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ ، وَلَنُخْرِجَنَّ إِلَيْكُمْ مِنَ الْكُوْفَةِ . . سِتَّةَ آلَافٍ وَخَمْسَمِائَةٍ وَخَمْسُوْنَ رَجُلًا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَوَقَعَ ذٰلِكَ فِيْ نَفْسِيْ ، فَلَمَّا أَتٰى

”سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں: جب علی رضی اللہ عنہ کے رفقاء بصرہ گئے تو ان کو یہ خبر ملی کہ اہل بصرہ طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما کے لیے جمع ہو چکے ہیں۔ تو یہ بات اُن پر شاق گزری اور اُن کے دلوں میں تردد پیدا ہوا تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! ہم اہل بصرہ پر غالب ہوں گے اور ہم طلحہ اور زبیر کو قتل کریں گے اور تمہاری امداد کے لیے کوفہ سے چھ ہزار پانچ سو پچاس آدمی بلائیں گے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میرے دل میں شک گزرا۔ جب اہل کوفہ پہنچے تو میں ان کی طرف نکلا اور میں نے کہا: میں

(٩٨٢٩) بزار: ٣٢٧٤- ورجاله ثقات، هيثمي: ١٢٠٢٦.

(٩٨٣٠) بزار: ٣٢٨٣- ورجاله ثقات، هيثمي: ١٢٠٣٢.

(٩٨٣١) طبراني كبير: ١٠٧٣٨- قال ابن عباس، وهو مما كان رسول الله يخبره، طبراني وفيه اسماعيل بن عمرو البجلي وهو ضعيف، هيثمي: ١٢٠٣٤.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

أَهْلَ الْكُوفَةِ خَرَجْتُ فَقُلْتُ : لَأَنْظُرَنَّ ، فَإِنْ كَانَ كَمَا يَقُوْلُ فَهُوَ أَمْرٌ سَمِعَهُ، وَإِلَّا فَهِيَ خَدِيْعَةُ الْحَرْبِ ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْجَيْشِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مَاقَالَ عَلِيٌّ . (للكبير: بضعف)

ضرور دیکھوں گا اگر وہی تعداد ہے جو انھوں نے کہا ہے تو پھر یہ بات اُس کی (نبی علیہ السلام سے) سنی ہوئی ہے ورنہ یہ جنگی چال ہے۔ پس میں نے فوج کے ایک آدمی کو دیکھا اور اس سے پوچھا تو اس نے وہی کہا جو علی رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔'' (الکبیر سند ضعیف)

٩٨٣٢ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَنَسْوَاتُهَا تَنْطُفُ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ فَلَمْ يُجْعَلْ لِي مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ فَقَالَتِ الْحَقْ فَإِنَّهُمْ يَنْتَظِرُوْنَ وَأَخْشَى أَنْ يَكُوْنَ فِي احْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ فَلَمْ تَدَعْهُ حَتَّى ذَهَبَ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مُعَاوِيَةُ قَالَ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهُ فَلَنَحْنُ أَحَقُّ بِهِ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيْهِ قَالَ حَبِيْبُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَهَلَّا أَجَبْتَهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَلَلْتُ حُبْوَتِي وَهَمَمْتُ أَنْ أَقُوْلَ أَحَقُّ بِهٰذَا الْأَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَأَبَاكَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَخَشِيْتُ أَنْ أَقُوْلَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ وَتَسْفِكُ الدَّمَ وَيُحْمَلُ عَنِّي ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ مَا أَعَدَّ اللّٰهُ فِي الْجِنَانِ قَالَ حَبِيْبٌ حُفِظْتَ وَعُصِمْتَ . (رواه البخاری: ٤١٠٨)

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ ان کی خادمہ ان کا سر دیکھ رہی تھی۔ میں نے کہا: لوگ وہ کچھ کر رہے ہیں جو آپ دیکھ رہے ہیں تو انھوں نے مجھے کوئی جواب نہ دیا، اور کہا: جلدی پہنچ، وہ تیرا انتظار کرتے ہوں گے اور مجھے ڈر ہے کہ تیرے تاخیر کرنے سے اختلاف پیدا ہوگا اور انھوں نے ان کو جلدی بھیج دیا۔ جب لوگ چلے گئے تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا: جو شخص اس بارے میں کلام کرنا چاہتا ہے تو وہ اپنا سینگ ہمارے سامنے لائے، ہم اس حکومت کے سب سے زیادہ حقدار ہیں، ہر اس انسان سے اور اُس کے باپ سے۔ حبیب بن مسلمہ راوی کہتے ہیں کہ تو نے اس کو جواب کیوں نہ دیا؟ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ارادہ کیا تھا کہ اس کو کہوں کہ اس حکومت کا تجھ سے زیادہ حقدار وہ ہے جس نے تیرے ساتھ اور تیرے باپ کے ساتھ اسلام کی خاطر جنگ لڑی ہے۔ پھر مجھے خطرہ ہوا کہ جب یہ بات میں کہوں گا تو جماعت میں تفرقہ پیدا ہوگا اور خون خرابہ پیدا ہوگا اور میری طرف سے کچھ اور ہی باتیں بنائی جائیں گی۔ پس میں نے وہ یاد کیا جو اللہ تعالیٰ نے جنت میں تیار کر رکھا ہے۔ راوی حبیب نے کہا: تیری حفاظت کی گئی اور تو بچایا گیا۔'' (بخاری)

٩٨٣٣ـ عَنْ عَلِيٍّ : عَهِدَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے عہد

(٩٨٣٢) بخاری: ٤١٠٨.

(٩٨٣٣) بزار: ٣٢٦٩۔ طبرانی اوسط واحد اسنادی البزار رجاله رجال الصحیح غیر الربیع بن سعید وثقه ابن حبان، هیثمی: ١٢٠٤٢.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فِيْ قِتَالِ النَّاكِثِيْنَ وَالْقَاسِطِيْنَ وَالْمَارِقِيْنَ. (رواه البزار: ٣٢٦٩، والأوسط)

شکنی کرنے والوں اور ظلم کرنے والوں اور دین سے نکلنے والوں کے ساتھ لڑنے کا حکم دیا ہے۔'' (البزار، الاوسط)

٩٨٣٤۔ اِبْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَمْ أَجِدْنِيْ آسٰى عَلٰى شَيْءٍ إِلَّا أَنِّيْ لَمْ أُقَاتِلِ الْفِئَةَ الْبَاغِيَةَ مَعَ عَلِيٍّ. (للكبير)

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: مجھے کوئی افسوس نہیں رہا، ماسوائے اس بات کے کہ علی رضی اللہ عنہ کی معیت میں میں نے باغی لوگوں سے قتال نہیں کیا۔'' (الکبیر)

٩٨٣٥۔ قَالَ لَهُ بَنُوْعَبْسٍ : إِنَّ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عُثْمَانَ قَدْ قُتِلَ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ آمُرُكُمْ أَنْ تَلْزَمُوْ عَمَّارًا، قَالُوْا: إِنَّ عَمَّارًا لَا يُفَارِقُ عَلِيًّا، قَالَ:إِنَّ الْحَسَدَ هُوَ أَهْلَكَ الْجَسَدِ، وَإِنَّمَا يَنْفِرُكُمْ مِنْ عَمَّارٍ قُرْبُهُ مِنْ عَلِيٍّ، فَوَاللّٰهِ لَعَلِيٌّ أَفْضَلُ مِنْ عَمَّارٍ أَبْعَدُ مَا بَيْنَ التُّرَابِ وَالسَّحَابِ، وَإِنَّ عَمَّارًا لَمِنَ الْأَخْيَارِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُمْ إِنْ لَزِمُوْا عَمَّارًا كَانُوْا مَعَ عَلِيٍّ. (للكبير: بمبهم)

''سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، بنوعبس نے ان سے کہا: امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے تو آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ تو انھوں نے کہا: میں تمہیں یہ حکم دیتا ہوں کہ تم عمار کے ساتھ مل جاؤ۔ تو انہوں نے کہا: عمار رضی اللہ عنہ تو علی رضی اللہ عنہ سے جدا نہیں ہو رہے۔ حذیفہ نے کہا: حسد انسان کے جسم کو کھا جاتا ہے اور عمار رضی اللہ عنہ کا علی رضی اللہ عنہ سے قرب تمہیں عمار سے متنفر کرتا ہے۔ اور اللہ کی قسم! علی، عمار رضی اللہ عنہما سے افضل ہیں اور ان کے درجات کا فاصلہ خاک بادل کے فاصلے سے بھی زیادہ ہے اور عمار رضی اللہ عنہ اخیار میں سے ہیں۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ اگر لوگ عمار رضی اللہ عنہ کو لازم پکڑیں گے تو یقیناً وہ علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوں گے۔'' (الکبیر، سند میں ابہام ہے)

٩٨٣٦۔عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ خُوَيْلِدٍ الْعَنْزِيِّ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِيْ رَأْسِ عَمَّارٍ يَقُوْلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لِيَطِبْ بِهِ أَحَدُكُمَا نَفْسًا لِصَاحِبِهِ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ

''حنظلہ بن خویلد عنزی سے مروی ہے کہ میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، اچانک دو آدمی آئے جو عمار رضی اللہ عنہ کے سر کے بارے میں جھگڑا کر رہے تھے تو عبداللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے انہیں کہا: ان میں سے ہر ایک کہتا تھا کہ اس کو میں نے قتل کیا ہے تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک تم میں سے خوشی کے ساتھ دوسرے کو دے دو۔ میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے آپ نے

(٩٨٣٤) طبراني كبير باسانيد واحدها رجاله رجال الصحيح، هيثمي: ١٢٠٥٤.

(٩٨٣٥) طبراني كبير بمبهم ورجاله ثقات، الا اني لم اعرف الرجل المبهم، هيثمي: ١٢٠٥٨.

(٩٨٣٦) احمد باختصار: ٦٥٠٢۔ طبراني وابو يعلى، بنحو الطبراني والبزار ورجال احمد وابي يعلى ثقات، هيثمي: ١٢٠٤٨.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الْبَاغِيَةُ قَالَ مُعَاوِيَةُ فَمَا بَالُكَ مَعَنَا قَالَ إِنَّ أَبِي شَكَانِي إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَطِعْ أَبَاكَ مَادَامَ حَيًّا وَلَا تَعْصِهِ فَأَنَا مَعَكُمْ وَلَسْتُ أُقَاتِلُ. (رواه أحمد: ٦٥٠٢)

فرمایا: عمار رضی اللہ عنہ کو باغی ٹولہ قتل کرے گا تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر تیرا ہمارے ساتھ کیا کام ہے؟ انھوں نے کہا: میرے باپ نے نبی ﷺ سے میری شکایت کی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک زندہ ہے اس کی اطاعت کرنا اور نافرمانی نہ کرنا پس باپ کی وجہ سے میں تمہارے ساتھ تو ہوں اور میں کسی کو قتل نہیں کرتا۔'' (احمد)

٩٨٣٧۔ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْخَوَارِجُ كِلَابُ النَّارِ. (رواه ابن ماجة: ١٧٣)

''سیدنا ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ خوارج آگ کے کتے ہیں۔'' (القزوینی)

٩٨٣٨۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبِ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِيْنَ سَارُوْا إِلَى الْخَوَارِجِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ إِلَى قِرَاءَتِهِمْ بِشَيْءٍ وَلَا صَلَاتُكُمْ إِلَى صَلَاتِهِمْ بِشَيْءٍ وَلَا صِيَامُكُمْ إِلَى صِيَامِهِمْ بِشَيْءٍ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ يَحْسَبُوْنَ أَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ لَاتُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِيْنَ يُصِيْبُوْنَهُمْ مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ ﷺ لَاتَّكَلُوْا عَنِ الْعَمَلِ وَآيَةُ ذٰلِكَ أَنَّ فِيْهِمْ رَجُلًا لَهُ

''زید بن وهب سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ وہ اس فوج میں تھا جو علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خوارج کی طرف بڑھی تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک قوم نکلے گی جو قرآن مجید کی تلاوت کریں گے اور تمہاری تلاوت ان کی تلاوت کے بالمقابل کچھ نہیں سمجھی جائے گی اور تمہاری نماز اُن کی نماز کے بالمقابل اور تمہارے روزے ان کے روزوں کے بالمقابل کچھ نہ ہوں گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے اور ان کا گمان ہوگا کہ وہ ان کے لیے اجر ہے اور قرآن تو اُن کا مخالف ہوگا۔ ان کی نماز ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گی۔ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے پار ہو جاتا ہے۔ اگر وہ فوج جان لے جوان سے مقابلہ کرے گی کہ ان کے نبی ﷺ کی زبان پر اس فوج کے لیے کس اجر کا فیصلہ کیا گیا ہے تو وہ اسی جہاد پر بھروسہ کر کے دیگر اعمال ترک کر دیں گے اور ان لوگوں کی نشانی یہ ہے کہ ان

(٩٨٣٧) ابن ماجه: ١٧٣۔ صحيح، ألباني: ١٤٣۔

(٩٨٣٨) مسلم: ١٠٦٦۔ بخاري: ٣٦١١۔ ابوداؤد: ٤٧٦٧۔ نسائي: ٤١٠٢۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عَضُدٌ وَلَيْسَ لَهُ ذِرَاعٌ عَلَى رَأْسِ عَضُدِهِ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ فَتَذْهَبُوْنَ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَأَهْلِ الشَّامِ وَتَتْرُكُوْنَ هٰؤُلَاءِ يَخْلُفُوْنَكُمْ فِي ذَرَارِيِّكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُوْنُوْا هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَإِنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ وَأَغَارُوا فِي سَرْحِ النَّاسِ فَسِيْرُوْا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ فَنَزَّلَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ مَنْزِلًا حَتّٰى قَالَ مَرَرْنَا عَلَى قَنْطَرَةٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا وَعَلَى الْخَوَارِجِ يَوْمَئِذٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ الرَّاسِبِيُّ فَقَالَ لَهُمْ أَلْقُوْا الرِّمَاحَ وَسُلُّوا سُيُوْفَكُمْ مِنْ جُفُوْنِهَا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُنَاشِدُوْكُمْ كَمَا نَاشَدُوْكُمْ يَوْمَ حَرُوْرَاءَ فَرَجَعُوْا فَوَحَّشُوْا بِرِمَاحِهِمْ وَسَلُّوا السُّيُوْفَ وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ قَالَ وَقُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَمَا أُصِيْبَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ إِلَّا رَجُلَانِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْتَمِسُوْا فِيْهِمُ الْمُخْدَجَ فَالْتَمَسُوْهُ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَقَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِنَفْسِهِ حَتّٰى أَتٰى نَاسًا قَدْ قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ قَالَ أَخِّرُوْهُمْ فَوَجَدُوْهُ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَبَلَّغَ رَسُوْلُهُ قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ عَبِيْدَةُ السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيْثَ

میں ایک مرد ہوگا جس کے ایک بازو کی کلائی نہ ہوگی اور اس کے بازو پر پستان کے سر کی طرح رسولی ہوگی جس پر چند سفید بال ہوں گے۔کیا تم معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف اور اہل شام کی طرف جاتے ہو اور ان لوگوں کو ترک کرتے ہو جو تمہاری اولاد اور تمہارے مال کے نزدیک موجود ہیں۔

اللہ کی قسم! میں امید رکھتا ہوں کہ وہ لوگ یہی قوم ہے۔انہوں نے خونِ حرام بہا دیا، لوگوں کے مویشی لوٹے تو ان کی طرف بڑھو۔سلمہ بن کہیل کہتے ہیں کہ مجھے زید بن وھب منزل بہ منزل ساتھ لے گیا اور جب ہم پل پر سے گزرے تو ہمارا ان سے مقابلہ ہوا۔اس دن خارجیوں کا سردار عبداللہ بن وھب راسبی تھا۔اُس نے اپنی فوج کو کہا: نیزے پھینک دو اور تلواریں میان سے نکال لو۔مجھے ڈر ہے کہ وہ لوگ تمہیں اللہ یاد کرائیں گے جیسا کہ انہوں نے تمہیں حرورا کے دن اللہ کے نام پر صلح کی دعوت دی تھی، چنانچہ اس کی فوج نے تیر پھینک دیے اور تلواریں میان سے نکال لیں اور لوگ ان پر تیر لے کر ٹوٹ پڑے اور انہیں قتل کیا۔علی رضی اللہ عنہ کی فوج سے اُس دن دو آدمی شہید ہوئے تو علی رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ ناکارہ بازو والے کو تلاش کرو۔لوگوں نے ان کی لاشوں میں تلاش کیا اور اُن کو نہ ملا تو علی رضی اللہ عنہ بنفس نفیس اُٹھے اور ان لوگوں کے پاس گئے جنہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا تھا اور علی رضی اللہ عنہ نے کہا: جو زمین پر سب سے نیچے لاشیں ہیں انہیں نکالو، چنانچہ علی رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی پھر کہا: اللہ نے سچ فرمایا: اور اس کے رسول ﷺ نے پہنچا دیا پس علی رضی اللہ عنہ کی طرف عبیدہ سلمانی اُٹھا اور اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ کو اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے! کیا آپ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ تو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِيْ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَاإِلٰهَ إِلَّا هُوَ حَتّٰى اسْتَحْلَفَهُ ثَلَاثًا وَهُوَ يَحْلِفُ لَهُ. (رواه مسلم:١٠٦٦)

علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں! اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اس آدمی نے تین بار قسم دی اور وہ قسم کھاتے رہے۔"

٩٨٣٩۔ عَنْ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ إِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْمُخْدَجُ لَمَعَنَا يَوْمَئِذٍ فِي الْمَسْجِدِ نُجَالِسُهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَكَانَ فَقِيْرًا وَرَأَيْتُهُ مَعَ الْمَسَاكِيْنِ يَشْهَدُ طَعَامَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَ النَّاسِ وَقَدْ كَسَوْتُهُ بُرْنُسًا لِيْ قَالَ أَبُوْ مَرْيَمَ وَكَانَ الْمُخْدَجُ يُسَمّٰى نَافِعًا ذَا الثُّدَيَّةِ وَكَانَ فِيْ يَدِهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ عَلٰى رَأْسِهِ حَلَمَةٌ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهِ شُعَيْرَاتٌ مِثْلُ سِبَالَةِ السِّنَّوْرِ. (رواه أبوداوٗد: ٤٧٧٠)

"ابو مریم رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ معذور آدمی ان ایام میں مسجد میں بیٹھا رہتا تھا اور یہ غریب انسان تھا اور مساکین کے ساتھ لوگوں کے گھر سے آئے ہوئے کھانے پر میرے ساتھ بیٹھتا تھا۔ میں نے اس کو ایک ٹوپی پہنائی تھی۔ اس کا نام پستان والا نافع مشہور تھا۔ اس کے ہاتھ میں عورت کے پستان جیسی رسولی تھی اور اس کے سر میں بھی عورت کے پستان جیسی رسولی تھی جس پر بال تھا جیسے بلی کی دم کے بال ہوتے ہیں۔" (مسلم، داؤد)

٩٨٤٠۔ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ الْحَرُوْرِيَّةَ لَمَّا خَرَجَتْ وَهُوَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالُوْا لَاحُكْمَ إِلَّا لِلّٰهِ قَالَ عَلِيٌّ كَلِمَةُ حَقٍّ أُرِيْدُ بِهَا بَاطِلٌ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَصَفَ نَاسًا إِنِّيْ لَأَعْرِفُ صِفَتَهُمْ فِيْ هٰؤُلَاءِ يَقُوْلُوْنَ الْحَقَّ بِأَلْسِنَتِهِمْ لَايَجُوْزُ هٰذَا مِنْهُمْ وَأَشَارَ إِلٰى حَلْقِهِ مِنْ أَبْغَضِ خَلْقِ اللّٰهِ إِلَيْهِ مِنْهُمْ أَسْوَدُ إِحْدٰى يَدَيْهِ طُبْيُ شَاةٍ أَوْ حَلَمَةُ ثَدْيٍ فَلَمَّا قَتَلَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْظُرُوْا فَنَظَرُوْا

"عبیداللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں حروریہ جب علی رضی اللہ عنہ کے خلاف نکلے تو انہوں نے کہا: کوئی فیصلہ نہیں مگر اللہ کے لیے تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کلمہ حق ہے اور اس کے ساتھ باطل کا ارادہ کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے کچھ لوگوں کا بیان کیا ہے۔ ان کی صفات میں ان لوگوں میں پہچان رہا ہوں۔ وہ زبان سے سچی بات کہیں گے اور وہ ان کے اس مقام سے نیچے نہیں اترے گا اور اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا، وہ لوگ اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند ہوں گے۔ ان میں ایک سیاہ رنگ مرد ہے۔ اس کا ایک ہاتھ بکری کے زانو کے طرح ہے یا پستان کے سر کی طرح ہے۔ جب علی رضی اللہ عنہ نے انہیں قتل کیا تو حکم دیا کہ اس آدمی کو دیکھو تو لوگوں کو وہ نہیں ملا

(٩٨٣٩) ابوداؤد: ٤٧٧٠۔ ضعیف الاسناد، البانی: ١٠٢١۔

(٩٨٤٠) مسلم: ١٠٦٦۔ بخاری: ٣٦١١۔ ابوداؤد: ٤٧٦٨۔ نسائی: ٤١٠٢۔ ابن ماجہ: ١٦٧۔ احمد: ١٣٨١۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَلَمْ يَجِدُوْا شَيْئًا فَقَالَ ارْجِعُوْا فَوَ اللّٰهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ مَرَّتَيْنِ أَوْثَلَاثًا ثُمَّ وَجَدُوْهُ فِي خَرِبَةٍ فَأَتَوْا بِهٖ حَتّٰى وَضَعُوْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ. (رواه مسلم:١٠٦٦)

پس علی رضی اللہ عنہ نے کہا: لوٹ کر جاؤ، تلاش کرو اللہ کی قسم! نہ تو میں جھوٹ کہتا ہوں اور نہ مجھے جھوٹ بتایا گیا ہے۔ دو بار یا تین بار لوگوں کو بھیجا پھر وہ لوگوں کو ایک جگہ مل گیا اور لوگوں نے لا کر علی رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دیا۔'' (مسلم)

٩٨٤١۔ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثًا فَوَاللّٰهِ لَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيْمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خِدْعَةٌ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَايُجَاوِزُ إِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَأَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (رواه البخاري:٦٩٣٠)

''سوید بن غفلہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: جب میں تم سے نبی ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتا ہوں تو وہ حرف بحرف صحیح ہوتی ہے۔ اللہ کی قسم! اگر میں آسمان سے گر جاؤں تو آپ ﷺ پر جھوٹ کہنے سے گرنا مجھے زیادہ پسند ہے۔ ہاں اگر اپنے اور تمہارے درمیان یوں کوئی بات کہتا ہوں تو لڑائی چال کا نام ہے اور میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا عنقریب آخری دور میں ایک قوم نکلے گی، چھوٹی عمر والے، نادان عقل والے، زبان سے ساری مخلوق سے اچھی بات کہیں گے قرآن بھی پڑھیں گے اور ان کا ایمان حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح خارج ہوں گے جیسے تیر نشانے سے گذر جاتا ہے۔ جہاں بھی انہیں پاؤ انہیں قتل کر دو ان کے قتل کرنے میں اللہ کے نزدیک قیامت کے دن قتل کرنے والوں کو اجر ملے گا۔'' (الشیخان، ابوداؤد، نسائی)

٩٨٤٢۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَاسَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ فَسَأَلَاهُ عَنِ الْحُرُوْرِيَّةِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُهَا قَالَ لَا أَدْرِي مَنِ الْحُرُوْرِيَّةُ وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَخْرُجُ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ

''ابو سلمہ اور عطا بن یسار سے مروی ہے کہ ان دونوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے حروریہ فرقہ کے بارے میں سوال کیا: کیا آپ نے نبی ﷺ سے ان کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ انھوں نے کہا میں حروریہ کو تو نہیں جانتا اور البتہ میں نے نبی ﷺ سے یہ سنا ہے کہ اس امت میں اور یہ نہیں فرمایا کہ ان میں سے ایک قوم پیدا ہوگی۔ وہ تمہاری نماز کو اپنی نماز کے بالمقابل حقیر تصور کریں

(٩٨٤١) بخاری: ٦٩٣٠۔ مسلم: ١٠٦٦۔ ابوداؤد: ٤٧٦٧۔ نسائی: ٤١٠٢۔ احمد: ١٣٤٨۔

(٩٨٤٢) مسلم: ١٠٦٤۔ بخاری: ٧٤٣٢۔ ابوداؤد: ٣٧٦٤۔ نسائی: ٢٥٧٨۔ ابن ماجه: ١٦٩۔ احمد: ١١٥١١۔ موطا: ٤٧٧۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ فَيَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَايُجَاوِزُ حُلُوْقَهُمْ أَوْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَنْظُرُ الرَّامِي إِلٰى سَهْمِهِ إِلٰى نَصْلِهِ إِلٰى رِصَافِهِ فَيَتَمَارٰى فِي الْفُوْقَةِ هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَيْءٌ. (رواه مسلم: ١٠٦٤)

گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے اور قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔ تیرانداز اپنا تیر دیکھتا ہے تو اس کے پھل، نوک اور اس کی ہر طرف خون نظر آتا ہے یا نہیں۔"

٩٨٤٣۔ وفي رواية: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ قِسْمًا أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ

"ایک روایت میں ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس تھے اور آپ ﷺ مال تقسیم کر رہے تھے کہ ایک آدمی آیا جس کو ذو الخویصرہ کہا جاتا تھا اور وہ بنو تمیم میں سے ایک مرد تھا۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ! انصاف کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرے اُوپر افسوس ہے۔ پھر کون انصاف کرے گا اگر میں نہیں کروں گا۔"

٩٨٤٤۔ وَفِي أُخْرٰى: قَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ. (هُمَا للبخاري: ٣٦١٠)

"ایک روایت میں ہے: میں ناکام ہوا اور خسارے میں رہا اگر میں نے انصاف نہ کیا۔"

٩٨٤٥۔ وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ أَبُوْسَعِيْدٍ فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ فَأَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَوُجِدَ فَأُتِيَ بِهِ حَتّٰى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلٰى نَعْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَعَتَ. (رواه مسلم: ١٠٦٤)

"دوسری روایت ہے: ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ان لوگوں سے علی رضی اللہ عنہ نے قتال کیا اور ان کو قتل کیا۔ میں ان کے ساتھ تھا۔ علی رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو تلاش کرنے کا حکم دیا لوگوں کو ملا اور وہ اس کو علی رضی اللہ عنہ کے پاس لائے تو میں نے اس کو رسول اللہ ﷺ کے بیان کے مطابق پایا۔"

٩٨٤٦۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه قَالَ بَعَثَ

"سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ یمن میں تھے۔

(٩٨٤٣) مسلم: ١٠٦٤۔ ابوداؤد: ٤٧٦٤۔ نسائی: ٤١٠١۔ احمد: ١١٢٩٨۔

(٩٨٤٤) بخاری: ٣٦١٠۔

(٩٨٤٥) مسلم: ١٠٦٤۔ بخاری: ٧٤٣٢۔ ابوداؤد: ٤٧٦٤۔ نسائی: ٢٥٧٨۔ ابن ماجه: ١٦٩۔ احمد: ١١٥١١۔

(٩٨٤٦) بخاری: ٣٣٤٤۔ مسلم: ٩٠٠۔ نسائی: ٢٥٧٨۔ احمد: ٣٣٢٨۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عَلِيٌّ ﷺ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَرْبَعَةِ الْأَقْرَعِ ابْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمُجَاشِعِيِّ وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَزَيْدٍ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ قَالُوا يُعْطِي صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا قَالَ إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاتِىءُ الْجَبِيْنِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقٌ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَامُحَمَّدُ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ إِذْ اعَصَيْتُ أَيَأْمَنُنِي اللّٰهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَلَا تَأْمَنُوْنِي فَسَأَلَهُ رَجُلٌ قَتْلَهُ أَحْسِبُهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِىءِ هٰذَا أَوْ فِي عَقِبِ هٰذَا قَوْمٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَايُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ. (رواه البخاري: ٣٣٤٤)

انھوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں کچھ سونا مٹی سمیت ارسال کیا تو آپ ﷺ نے وہ چار افراد میں تقسیم کیا۔ اقرع بن حابس حنظلی، عیینہ بن بدر فزاری، علقمہ بن علاثہ عامری اور زید الخیل الطائی کے درمیان، تو قریش وانصاری کو غصہ آیا اور کہا: آپ نجد کے سرداروں کو دیتے ہیں اور ہمیں نہیں دیتے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو اُلفت دلانے کی خاطر دیا ہے۔ پس ایک مرد آیا، گہری آنکھوں والا، اُونچی پیشانی والا، گھنی داڑھی والا، بلند رخساروں والا، سر مونڈا ہوا، اور اس نے کہا: یا محمد ﷺ اللہ سے ڈر، آپ نے فرمایا: پھر تو اللہ کی اطاعت کون کرے گا اگر میں نافرمانی کروں گا۔ وہ مجھے اہل زمین پر امین قرار دیتا ہے اور تم امین نہیں قرار دیتے۔ لوگوں میں سے ایک مرد نے اس کو قتل کرنے کی اجازت طلب کی اور میرا خیال ہے وہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے تو آپ ﷺ نے اس کو منع کیا اور جب وہ مرد منہ پھیر کر جانے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی نوعیت کے لوگ نکلیں گے، وہ قرآن پڑھیں گے اور ان کے حلق سے نہیں اُترے گا۔ وہ اسلام سے اس طرح گذر جائیں گے جیسے تیر نشانے سے چوک جاتا ہے۔ وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر میں نے ان کا زمانہ پایا تو ان کو قتل کر کے قوم عاد کی طرح مٹادوں گا۔“

٩٨٤٧- وَفِي رِوَايَةٍ: أَلَا تَأْمَنُوْنِي وَأَنَا أَمِيْنُ مَنْ فِي السَّمَاءِ يَأْتِيْنِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوْقُ الرَّأْسِ مُشَمِّرُ الْإِزَارِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ

”دوسری روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مجھے امانت دار نہیں سمجھتے اور میں آسمان والے کا امین ہوں۔ صبح وشام آسمان سے میری پاس خبر آتی ہے اور اس کی مثل ایک روایت میں ہے کہ وہ آدمی لوٹ کر چل دیا تو خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: کتنے ہی نمازی ہیں جو زبان سے وہ کچھ کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہے۔

(٩٨٤٧) بخاری: ٤٣٥١- مسلم: ١٠٦٤- ابوداؤد: ٤٧٦٤- نسائی: ٤١٠١- احمد: ١١٢٩٦.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ اِتَّقِ اللّٰهَ قَالَ وَيْلَكَ أَوَلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللّٰهَ قَالَ ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ لَا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُوْنَ يُصَلِّي فَقَالَ خَالِدٌ وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُوْلُ بِلِسَانِهِ مَالَيْسَ فِي قَلْبِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي لَمْ أُوْمَرْ أَنْ أَنْقُبَ عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ وَلَا أَشُقَّ بُطُوْنَهُمْ قَالَ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ فَقَالَ إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِيءِ هٰذَا قَوْمٌ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ رَطْبًا. بنحوه.. (رواه البخاري: ٤٣٥١)

نبی ﷺ نے فرمایا: مجھے لوگوں کے دلوں میں سوراخ کرنے اور ان کے پیٹ پھاڑ کر دیکھنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس آدمی کی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھا۔ وہ کھڑا تھا۔ آپ نے فرمایا اس کی جنس سے ایک قوم نکلے گی جو اللہ کی کتاب کو اچھی طرح پڑھیں گے۔'' (مثل حدیث سابق)

٩٨٤٨۔ وَفِي رِوَايَةٍ: وَزَادَ فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ لَا قَالَ ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَامَ إِلَيْهِ خَالِدٌ سَيْفُ اللّٰهِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ لَا. (رواه مسلم: ١٠٦٤)

''دوسری ایک روایت ہے کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس کی طرف اُٹھے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا میں اس کی گردن نہ اُڑا دوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔''

٩٨٤٩۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ قَوْمًا يَكُوْنُوْنَ فِي أُمَّتِهِ يَخْرُجُوْنَ فِي فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ سِيْمَاهُمُ التَّحَالُقُ قَالَ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ أَوْ مِنْ أَشَرِّ الْخَلْقِ يَقْتُلُهُمْ أَدْنَى الطَّائِفَتَيْنِ إِلَى الْحَقِّ. (رواه مسلم: ١٠٦٥)

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنی امت میں سے ایک قوم کے خارج ہونے کا ذکر کیا جو لوگوں کے اختلاف کے وقت سامنے آئیں گے۔ ان کی علامت یہ ہے کہ ان سب کے سر مونڈے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا: وہ بدترین مخلوق ہیں۔ مسلمان کا وہ گروہ انہیں قتل کرے گا جو سب سے زیادہ حق کے قریب ہوگا۔''

٩٨٥٠۔ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ، بِنَحْوِهِ وَفِيْهِ:

''سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت ہے اور اس

(٩٨٤٨) مسلم: ١٠٦٤۔ بخاری: ٦٩٣٣۔ ابوداؤد: ٤٧٦٤۔ نسائی: ٢٥٧٨۔ ابن ماجہ: ١٦٩۔ احمد: ١١٤٩٦۔ موطا: ٤٧٧.

(٩٨٤٩) مسلم: ١٠٦٥۔ بخاری: ٧٥٦٢۔ ابوداؤد: ٤٧٦٤۔ نسائی: ٤١٠١۔ ابن ماجہ: ١٦٩۔ احمد: ١٥١١۔ موطا: ٤٧٧.

(٩٨٥٠) نسائی: ٤٠١٣۔ ضعیف، البانی: ٢٧٨.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ لَا يَزَالُوْنَ يَخْرُجُوْنَ حَتّٰى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ.
(رواه النسائي: ٤١٠٣)

میں ہے کہ ان کی علامت سر مونڈنا ہے اور وہ ہمیشہ خروج کرتے رہیں گے اور ان کا آخری حصہ دجال کے ساتھ ظاہر ہو گا۔"

٩٨٥١- عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَجُلاً كَانَ يَغْزُوْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَإِذَا رَجَعَ وَحَطَّ عَنْ رَحْلِهِ عَمِدَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَجَعَلَ يُصَلِّيْ فِيْهِ فَيُطِيْلُ الصَّلَاةَ فَإِذَا حَتّٰى جَعَلَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ يَرَوْنَ أَنَّ لَهُ فَضْلاً عَلَيْهِمْ فَمَرَّ يَوْمًا وَالنَّبِيُّ ﷺ قَاعِدٌ فِيْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ ذَاكَ الرَّجُلُ، فَأَمَّا أَرْسَلَ إِلَيْهِ وَإِمَّا جَاءَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ، فَلَمَّا رَآهُ ﷺ مُقْبِلًا قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ أَنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ سَفْعَةً مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلَمَّا وَقَفَ عَلَى الْمَجْلِسِ قَالَ لَهُ ﷺ: أَقُلْتَ فِيْ نَفْسِكَ حِيْنَ وَقَفْتَ عَلَى الْمَجْلِسِ لَيْسَ فِي الْقَوْمِ خَيْرٌ مِنِّيْ؟ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتٰى نَاحِيَةً مِنَ الْمَسْجِدِ فَخَطَّ خَطًّا بِرِجْلِهِ ثُمَّ صَفَّ كَعْبَيْهِ فَقَامَ يُصَلِّيْ، فَقَالَ ﷺ: أَيُّكُمْ يَقُوْمُ إِلٰى هٰذَا فَيَقْتُلُهُ؟ فَقَامَ أَبُوْبَكْرٍ، فَقَالَ ﷺ أَقَتَلْتَ الرَّجُلَ؟ قَالَ وَجَدْتُهُ يُصَلِّيْ فَهِبْتُهُ، فَقَالَ ﷺ: أَيُّكُمْ يَقُوْمُ إِلٰى هٰذَا فَيَقْتُلُهُ؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا، وَأَخَذَ السَّيْفَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّيْ

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوے میں شامل تھا۔ جب وہ واپس آئے تو اس نے اپنی سواری گھر میں چھوڑی اور مسجد میں گیا اور طویل نماز پڑھنے لگا، یہاں تک کہ نبی ﷺ کے اصحاب کو یہ خیال پیدا ہوا کہ وہ شخص صحابہ سے افضل ہے۔ ایک دن نبی ﷺ اپنے اصحاب میں بیٹھے تھے تو ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ آدمی یہ جارہا ہے۔ پھر یا تو آپ ﷺ نے اس کی طرف آدمی بھیجا یا وہ خود آیا۔ جب اس کو نبی ﷺ نے آتے دیکھا تو فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس شخص کی دو آنکھوں کے درمیان شیطان کی مہر لگی ہے۔ جب وہ مجلس پر آ کر کھڑا ہوا تو آپ ﷺ نے اس کو فرمایا: کیا تو نے مجلس پر کھڑے ہو کر اپنے دل میں یہ کہا ہے کہ اس مجلس میں میرے سے بہتر کوئی انسان نہیں ہے؟ تو اس نے کہا: جی ہاں۔ پھر وہ لوٹ کر چلا گیا۔ اور مسجد کے کونے میں جا کر پاؤں سیدھے کر کے نماز میں مصروف ہو گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کون اس کو جا کر قتل کرتا ہے؟ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ اٹھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اس مرد کو قتل کر دیا؟ صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کو نماز پڑھتے دیکھ کر ڈر گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو اُٹھ کر اس آدمی کو قتل کر آئے؟ تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ہوں، تلوار لی اور گئے۔ اس کو نماز پڑھتا دیکھ کر لوٹ آیا

(٩٨٥١) موصلي: ٩٠- ويزيد الرقاشي ضعفه الجمهور وفيه توثيق لين و بقية رجاله رجال الصحيح وقد صح قبله حديث ابي بكرة وابي سعيد، هيثمي: ١٠٤٠١.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَرَجَعَ، فَقَالَ ﷺ لِعُمَرَ: أَقَتَلْتَ الرَّجُلَ؟ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَهِبْتُهُ، فَقَالَ ﷺ أَيُّكُمْ يَقُوْمُ إِلَى هٰذَا فَيَقْتُلُهُ؟ قَالَ عَلِيٌّ أَنَا، فَقَالَ ﷺ: أَنْتَ لَهُ إِنْ أَدْرَكْتَهُ، فَذَهَبَ عَلِيٌّ فَلَمْ يَجِدْهُ فَقَالَ ﷺ: أَقَتَلْتَ الرَّجُلَ؟ قَالَ لَمْ أَدْرِ أَيْنَ سَلَكَ، فَقَالَ ﷺ: إِنَّ هٰذَا أَوَّلُ قَرْنٍ خَرَجَ فِي أُمَّتِي، لَوْ قَتَلْتَهُ مَااخْتَلَفَ فِي أُمَّتِي اِثْنَانِ. (للموصلی: ۹۰، بلین)

تو نبی ﷺ نے پوچھا: کیا تو نے اس مرد کو قتل کیا؟ انھوں نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے اس کو نماز پڑھتے پایا تو میں ڈر گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو اس شخص کو قتل کر آئے؟ تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں جاتا ہوں پس نبی ﷺ نے فرمایا: تو قتل کرے گا اس کو اگر پہنچ سکا۔ علی رضی اللہ عنہ گئے تو اس کو نہ پایا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اس مرد کو قتل کیا؟ انھوں نے عرض کیا: وہ مجھے نہیں ملا، کسی طرف بھاگ گیا ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: یہ میری امت میں پہلا سینگ نکلا ہے۔ اگر تو اس کو قتل کر دیتا تو میری امت کے دو افراد بھی آپس میں اختلاف نہ کرتے۔" (الموصلی سند کمزور)

شرح: .... خارجی ایک بدعتی فرقہ ہے، انہیں اس وجہ سے خارجی کہتے ہیں کہ یہ دین سے نکل گئے تھے اور بہترین مسلمانوں کے خلاف ہیں، ان کے فاسد عقائد ہیں، یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھی مخالف ہیں اور ان سے بغض رکھتے ہیں اور جو کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اسے کافر قرار دیتے ہیں، ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے لڑائی کی تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما انہیں بدترین مخلوق قرار دیتے تھے اور جو آیات قرآن میں کفار کے بارے میں نازل ہوئی ہیں یہ ان آیات کو ایمانداروں پر چسپاں کرتے تھے۔ برسائی کا خیال ہے جو بھی امام حق کے خلاف بغاوت کرے وہ خارجی ہے۔ (فتح الباری، باب قتل الخوارج والملحدین)

ان سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھا کر نبی ﷺ کے معجزے کا ذکر کیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ حق پر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

۲۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا، خارجی قوم آخر زمانہ میں ہوگی اگر اس سے مراد اس دنیا کا آخری زمانہ لیا جائے یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا آخری زمانہ لیا جائے تو پھر بھی یہ اعتراض ہوتا ہے کہ یہ مدت زیادہ ہے، یہ خارجی ۳۸ ہجری میں نہروان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخر میں قتل ہوئے تھے۔ یہ تقریباً پیش گوئی سے ۲۰ برس پہلے واقعہ ہوا ہے۔

اس کا حل یہ ہے کہ آخر زمانہ سے مراد خلافت نبوت کا یعنی خلفائے راشدین کا آخری زمانہ ہے۔ اس طرح یہ اعتراض ختم ہو جاتا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ نوخیز بھی ہوں گے اور کم عقل بھی ہوں گے، یعنی مضبوطی نہ ہوگی اور بصیرت سے محروم ہوں گے۔ بظاہر بہت اچھی بات کہیں گے لیکن وہ صرف زبان کی حد تک ہوگی دل سے نہ ہوگی۔ یہی وجہ ہے نہ ان کی تلاوت، نہ روزہ نہ نماز، کچھ بھی قبول نہ ہوگا، بلکہ مکمل طور پر اسلام سے خارج ہوں گے اور جو انہیں قتل کرے گا وہ بہترین انسان ہے۔

۵۔ انہیں حروریہ کہا گیا ہے۔ یہ کوفہ کے قریب ایک جگہ ہے۔ یہ خارجی وہاں اترے تھے اور مسلمانوں کے خلاف لڑنے پر عہد کیا تھا۔

۶۔ نماز کی کثرت اور روزہ اور عبادات خواہ کتنی بھی زیادہ ہوں عقیدہ خراب ہوتو یہ نفع بخش نہیں۔

۷۔ جعرانہ مکہ سے طائف روڈ تقریباً ۲۵ کلومیٹر پر ہے۔ یہ واقعہ جو آپ پر خارجی نے اعتراض کیا تھا۔ ذوالقعدہ ۸ ہجری میں ہوا تھا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس سے پہلے آپ نے یمن بھیجا تھا، یہ ذوالخویصرہ تھا، جس نے ہرزہ سرائی کی تھی۔ انہیں قتل اس لیے نہ کروایا تھا کہ وہ بظاہر شدید طور پر ارکان اسلام پر کاربند تھے اگر قتل کروادیا جاتا تو اعتراض ہوسکتا تھا۔

۸۔ ان کے حلق کروانے سے بعض نے یہ استدلال کیا ہے کہ مسلمانوں کو حلق نہیں کرانی چاہیے۔ یہ استدلال درست نہیں ہے، ان کی علامت ہونے سے دلیل اس لیے درست نہیں کہ ہر غلط چیز کی علامت حرام ہو یہ ضروری نہیں اور نبی ﷺ کا واضح حکم بھی ہے کہ سر کے بعض بالوں کو منڈوانا اور بعض کو چھوڑ دینا منع ہے، اس سے بھی حلق کروانے کے جواز پر دلالت ہے۔

٩٨٥٢۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَتَاهُ رَجُلَانِ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا إِنَّ النَّاسَ صَنَعُوْا وَأَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ النَّبِيِّ ﷺ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ يَمْنَعُنِي أَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ دَمَ أَخِي فَقَالَا أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ ﴿وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَاتَكُوْنَ فِتْنَةٌ﴾ فَقَالَ قَاتَلْنَا حَتّٰى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَكَانَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ وَأَنْتُمْ تُرِيْدُوْنَ أَنْ تُقَاتِلُوْا حَتّٰى تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِغَيْرِ اللّٰهِ. (رواه البخاري: ٤٥١٥)

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان سے ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے فتنہ میں دو مردوں نے کہا: لوگ جو کچھ کر رہے ہیں آپ دیکھ رہے ہیں اور آپ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں اور نبی ﷺ کے صحابی ہیں۔ آپ کو خلافت کا دعویٰ لے کر نکلنے سے کون سی چیز روکتی ہے؟ انھوں نے کہا مجھے یہ چیز روکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے اوپر مسلمان بھائی کا خون حرام قرار دیا ہے۔ تو ایک مرد نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا (اور لڑو ان سے یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے) تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم لڑے یہاں تک کہ اللہ کے دین کو غلبہ حاصل ہو گیا۔ اور فتنہ نہ رہا اور تم چاہتے ہو کہ تم لڑو یہاں تک کہ فتنہ بپا ہو جائے اور دین اللہ کے سوا کے لیے ہو جائے؟'' (بخاری)

(٩٨٥٢) بخاری: ٤٥١٥۔ ترمذی: ٣٧٠٦۔ احمد: ٥٧٨٣.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩٨٥٣۔ عَنْ أَبِي نَوْفَلٍ رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلٰى عَقَبَةِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ فَجَعَلَتْ قُرَيْشٌ تَمُرُّ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ حَتّٰى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا خُبَيْبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا خُبَيْبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا خُبَيْبٍ أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا أَمَا وَاللّٰهِ إِنْ كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُوْلًا لِلرَّحِمِ أَمَا وَاللّٰهِ لَأُمَّةٌ أَنْتَ أَشَرُّهَا لَأُمَّةٌ خَيْرٌ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَوْلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهِ فَأُلْقِيَ فِي قُبُوْرِ الْيَهُوْدِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلٰى أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ فَأَبَتْ أَنْ تَأْتِيَهُ فَأَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُوْلَ لَتَأْتِيَنِّي أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكِ مَنْ يَسْحَبُكِ بِقُرُوْنِكِ قَالَ فَأَبَتْ وَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا آتِيكَ حَتّٰى تَبْعَثُ إِلَيَّ مَنْ يَسْحَبُنِي بِقُرُوْنِي قَالَ فَقَالَ أَرُوْنِي سِبْتَيَّ فَأَخَذَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ كَيْفَ رَأَيْتِنِي صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللّٰهِ قَالَتْ رَأَيْتُكَ أَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَأَفْسَدَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقُوْلُ لَهُ يَاابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ أَنَا وَاللّٰهِ ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكُنْتُ

”ابو نوفل سے مروی ہے کہ میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو مدینہ کی گھاٹی میں لٹکے ہوئے دیکھا۔ قریش اور دیگر لوگ اس کے پاس سے گزر رہے تھے، یہاں تک کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کے پاس کھڑے ہوئے اور کہا: ابو خبیب السلام علیکم، تین بار کہا۔ اللہ کی قسم! میں تجھے اس کام سے روکتا تھا، تین بار کہا اور جہاں تک میں جانتا ہوں تو دن کو روزہ رکھنے والا رات کو قیام کرنے والا اور صلہ رحمی کرنے والا تھا اور قسم اللہ کی! وہ قوم بری ہے۔ تو ان میں بہتر تھا پھر وہ وہاں سے گزر گیا۔ حجاج کو جب ابن عمر رضی اللہ عنہما کے کھڑا ہونے کی خبر پہنچی تو اس نے آدمی بھیج کر ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو کھجور کے تنے سے اتار کر یہود کے قبرستان میں دفن کرا دیا، پھر حجاج نے سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کی طرف پیغام بھیجا تو اس نے اس کے پاس آنے سے انکار کر دیا حجاج نے پھر قاصد بھیجا، یا تو میرے پاس چلی آ ورنہ تیرے سر کے بالوں سے پکڑ کر کھینچ کر لانے والے بھیج دیتا ہوں تو اس نے انکار کیا اور کہا: میں تیرے پاس نہیں آؤں گی یہاں تک کہ تو مجھے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹنے والوں کو نہیں بھیجے گا، تو حجاج نے کہا: میرے جوتے مجھے دکھاؤ۔ پس اس نے اپنے جوتے پہنے اور ٹہلتا چلا گیا اور سیدھا ان کے پاس گیا اور کہا: تو نے مجھے دیکھا کہ میں نے اللہ کے دشمن کے ساتھ کیا کیا؟ تو اسماء رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے تجھے دیکھا تو نے اُس کی دنیا بگاڑ دی اور اس نے تیری آخرت بگاڑ دی اور مجھے خبر پہنچی ہے کہ تو کہتا ہے کہ اے دو پٹکوں والی عورت کے بیٹے! اللہ کی قسم! میں ہی وہ دو پٹکوں والی عورت ہوں۔ ایک ان میں سے وہ پٹکا ہے جس میں میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا چوپائے پر باندھا تھا اور دوسرا وہ پٹکا ہے

(٩٨٥٣) مسلم: ٢٥٤٥۔ بخاری: ٥٣٨٨۔ احمد: ٢٦٤٢٧۔ رزین

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

أَرْفَعُ بِهِ طَعَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَطَعَامَ أَبِي بَكْرٍ مِنَ الدَّوَابِّ وَأَمَّا الْآخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْأَةِ الَّتِي لَا تَسْتَغْنِي عَنْهُ أَمَا إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَنَا أَنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَمُبِيْرًا فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَرَأَيْنَاهُ وَأَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا إِخَالُكَ إِلَّا إِيَّاهُ قَالَ فَقَامَ عَنْهَا وَلَمْ يُرَاجِعْهَا. (رواه مسلم:٢٥٤٥)

زَادَ رَزِيْنُ: وَقَالَ: دَخَلْتُ لِأُخْبِرَهَا فَأَخْبَرَتْنِي.

جس کی ہر عورت کو ضرورت رہتی ہے اور سن لے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان کیا کہ بنوثقیف میں ایک جھوٹا ہوگا اور ایک خون بہانے والا ہوگا۔ پس جھوٹا تو ہم نے دیکھا اور جو خون بہانے والا ہے میرا خیال ہے وہ تو ہی ہے۔ راوی نے کہا: حجاج ان کے پاس سے اُٹھ آیا اور مزید کوئی بات چیت ان کے ساتھ نہیں کی۔" (مسلم) اور رزین نے اضافہ کیا کہ حجاج نے کہا: میں اس کے پاس خبر دینے کے لیے گیا اور اس نے مجھے خبر دی)

٩٨٥٤۔ عَنْ سَعِيْدِ الْأُمَوِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فَسَمِعْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ يَقُوْلُ هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ غِلْمَةٌ قَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُسَمِّيَهُمْ بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ. (رواه البخاري: ٣٦٠٥)

"سعید اموی سے مروی ہے کہ میں مروان اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد نبوی ﷺ میں تھا۔ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے سنا کہ میں نے بے مثال سچی شخصیت سے سنا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت کی تباہی قریش کے نوجوانوں کے ہاتھ سے ہوگی، تو مروان نے کہا: لڑکوں کے ہاتھ سے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو میں ان کے نام بنام بتا دیتا ہوں۔" (بخاری)

شرح:... غلام اس بچے کو کہتے ہیں جو پیدائش سے لے کر بالغ ہونے تک ہے، ویسے مضبوط اور قوت والے آدمی کو بھی کہا جاتا ہے۔

مشہور یہی ہے کہ ان بچوں کی مدت حکومت کا آغاز ٦٠ ہجری سے ہوا ہے۔ لوگوں کی ہلاکت یوں ہوگی کہ لوگ بادشاہت طلب کریں گے اور اس کے حصول کے لیے قتل وغارت کریں گے، جس سے لوگوں کے احوال بدل جائیں گے اور پے در پے فتنے رونما ہوں گے۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جس علاقہ میں معصیت پھیل جائے اور تباہ کن فتنہ نمودار ہو جائے تو دین کی حفاظت کی خاطر وہاں سے جانا مستحب ہے۔ (فتح الباری:١٣/١٠)

٩٨٥٥۔ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا مَانَلْقِي مِنَ الْحَجَّاجِ

"زبیر بن عدی سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور حجاج بن یوسف کی طرف سے جو

(٩٨٥٤) بخاری: ٣٦٠٥۔ مسلم: ٢٩١٧۔ احمد: ٧٩٤٥.

(٩٨٥٥) بخاری: ٧٠٦٨۔ ترمذی: ٢٢٠٦۔ احمد: ١٢٤٠٦.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ اصْبِرُوْا فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ ﷺ. (رواه البخاري: ٧٩٦٨)

ہمیں سزا ملتی تھی اس کی شکایت کی تو انس رضی اللہ عنہ نے کہا: صبر کرو، تمہارے اُوپر اس کے بعد جو زمانہ آئے گا وہ پہلے سے بدتر ہو گا یہاں تک کہ تم اپنے پروردگار سے جا ملو گے۔ میں نے یہ تمہارے نبی ﷺ سے سنا ہے۔" (بخاری وترمذی)

٩٨٥٦۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيْرٌ قَالَ أَبُوْعِيْسٰى يُقَالُ الْكَذَّابُ الْمُخْتَارُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ وَالْمُبِيْرُ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ. (رواه الترمذي:

"سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں، بنوثقیف میں ایک کذاب اور ایک خون بہانے والا ہو گا۔" اور ترمذی نے کہا کہ کذاب تو مختار بن ابی عبید ہے اور خون بہانے والا حجاج بن یوسف ہے۔)

٩٨٥٧۔ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: أُحْصِيَ مَاقَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَوَجَدْتُهُ مِائَةَ أَلْفٍ وَّعِشْرِيْنَ أَلْفٍ. (رواه الترمذي: ٢٢٢٠)

"ہشام بن حسان سے مروی ہے کہ اس نے کہا: حجاج نے گرفتار کر کے جو قتل کیے ان کو میں نے شمار کیا تو وہ ایک لاکھ بیس ہزار ہیں۔" (ترمذی)

شرح:.. اس میں نبی ﷺ کے معجزہ کا تذکرہ ہے کہ آپ نے احوال کی خرابی کی خبر دی ہے، اس میں ایک اعتراض ہوتا ہے کہ حدیث میں ہے پہلے کی بہ نسبت بعد والا زمانہ برا ہوگا، حالانکہ پہلے کی بہ نسبت بعد والا زمانہ بہتر بھی گزرا ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ یہ مجموعی طور پر کہا گیا ہے کہ زیادہ تر ایسا ہوگا، مکمل طور پر ایسا نہیں ہوگا کہ بعد والا برا ہو۔ (فتح الباری:۱۳/۱۱)

٩٨٥٨۔ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْأُوْلٰى يَعْنِي مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ يَعْنِي الْحَرَّةَ فَلَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَلِلنَّاسِ طَبَاخٌ. (رواه البخاري: ٤٠٢٤)

"سعید ابن المسیب سے مروی ہے کہ جب پہلا فتنہ بپا ہوا یعنی عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو اہل بدر میں سے کوئی صحابی رضی اللہ عنہ نہ رہا پھر دوسرا فتنہ بپا ہوا، یعنی واقعہ حرہ پیش آیا تو اصحاب حدیبیہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی باقی نہ رہا، پھر تیسرا فتنہ واقع ہوا تو وہ ختم نہ ہوا اور لوگوں کو گرمایا جاتا ہے۔" (بخاری)

٩٨٥٩۔ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ

"سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے

(٩٨٥٦) ترمذی: ٢٢٢٠۔ صحیح، البانی: ١٨٠٨

(٩٨٥٧) ترمذی: ٢٢٢٠۔ صحیح الاسناد، مقطوع۔البانی: ١٨٠٨۔

(٩٨٥٨) بخاری: ٤٠٢٤۔ ابوداؤد: ٢٦٨٩۔ احمد: ٢٧٥٤٦

(٩٨٥٩) مسلم: ١٤٩۔ بخاری: ٣٠٦٠۔ ابن ماجہ: ٤٠٢٩۔ احمد: ٢٢٧٤٨۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَحصُوْا لِي كَمْ يَلْفِظُ الْإِسْلَامُ قَالَ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَخَافُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ مَا بَيْنَ السِّتِّ مِائَةٍ إِلَى السَّبْعِ مِائَةٍ قَالَ إِنَّكُمْ لَاتَدْرُوْنَ لَعَلَّكُمْ أَنْ تُبْتَلَوْا قَالَ فَابْتُلِيْنَا حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا لَا يُصَلِّيْ إِلَّا سِرًّا. (رواہ مسلم: ١٤٩)

حکم دیا کہ میرے لیے شمار کرو، کلمہ اسلام بولنے والے کتنے لوگ ہیں۔ ہم نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ہمارے بارے میں آپ ﷺ کو خطرہ ہے؟ ہم تو چھ سو سے لے کر سات سو تک ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم تو جانتے نہیں ہو شاید تم پر بڑی بڑی آزمائشیں آئیں گی۔ پس ہم آزمائے گئے ہیں یہاں تک کہ ہم سے کوئی مرد چھپے بغیر نماز نہیں پڑھتا۔‘‘

شرح:......اس سے ثابت ہوا کہ فوجیوں کی تعداد کو احاطۂ تحریر میں لانا بہتر ہے۔ اس سے برکت نہیں اٹھتی بلکہ یہ دینی مصلحت ہے۔

٩٨٦٠۔عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ كَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ أَنْ يَتَمَثَّلُوْا بِهٰذِهِ الْأَبْيَاتِ عِنْدَ الْفِتَنِ قَالَ امْرُؤُ الْقَيْسِ:

الْحَرْبُ أَوَّلُ مَاتَكُوْنُ فَتِيَّةً
تَسْعٰى بِزِيْنَتِهَا لِكُلِّ جَهُوْلٍ
حَتّٰى إِذَا اشْتَعَلَتْ وَشَبَّ ضِرَامُهَا
وَلَّتْ عَجُوْزًا غَيْرَ ذَاتِ حَلِيْلٍ
شَمْطَاءَ يُنْكَرُ لَوْنُهَا وَتَغَيَّرَتْ
مَكْرُوْهَةً لِلشَّمِّ وَالتَّقْبِيْلِ

(للبخاری: تعليقا)

’’خلف بن حوشب کہتے ہیں کہ فتنے کے دوران بطور مثال کے یہ اشعار پڑھنا لوگ پسند کرتے تھے:

لڑائی پہلے جوان ہوتی ہے اور اپنے ہر دوست کی طرف زینت وزیبائش کر کے دوڑتی ہے۔

جب اس کے شعلے بڑھک اُٹھتے ہیں اور اس کی چنگاریاں پھیلتی ہیں تو وہ ایسی بوڑھی بن جاتی ہے جس کا خاوند نہ ہو۔

اُس کے سر کے بال اتر جاتے ہیں، رنگ متغیر ہو جاتا ہے اور وہ سونگھنے بوسہ لینے کے لیے ناپسند ہو جاتی ہے۔‘‘ (بخاری)

٩٨٦١۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ قَالَ وُلِدَ لِأَخِيْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ غُلَامٌ فَسَمُّوْهُ الْوَلِيْدَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ سَمَّيْتُمُوْهُ بِأَسْمَاءِ فَرَاعِنَتِكُمْ لَيَكُوْنَنَّ فِيْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْوَلِيْدُ لَهُوَ شَرٌّ عَلٰى هٰذِهِ الْأُمَّةِ مِنْ فِرْعَوْنَ لِقَوْمِهِ. (رواہ أحمد: ١١٠)

’’سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ کے بھائی کا لڑکا پیدا ہوا اور اس کا نام ولید رکھا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کا نام وہ رکھا ہے جو تمہارے فرعونوں میں سے ایک فرعون کا نام ہے۔ اس امت میں ایک آدمی ہوگا جس کو ولید کہیں گے اور وہ اس امت کے لیے اس سے زیادہ سخت ہوگا جیسا فرعون اپنی قوم کے لیے تھا۔‘‘ (احمد)

(٩٨٦٠) بخاری تعليقا۔ (٩٨٦١) احمد: ١١٠۔ ورجاله ثقات، هيثمي: ١٢٣٩٢۔

’’محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com

٩٨٦٢۔ أَبُوْإِسْحَاقَ، قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: إِنَّ الْمُخْتَارَ يَزْعَمُ أَنَّهُ يُوْحٰى إِلَيْهِ، قَالَ: صَدَقَ وَإِنَّ الشَّيَاطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ إِلٰى أَوْلِيَائِهِمْ. (للأوسط: ٩٢٨)

''ابو اسحاق سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کہا مختار ثقفی کا گمان ہے کہ اس کی طرف وحی آتی ہے، کیا وہ صحیح کہتا ہے۔ تحقیق شیاطین اپنے ولیوں کی طرف وحی کیا کرتے ہیں۔'' (الاوسط)

كِتَابُ الْمَلَاحِمِ وَأَشْرَاطِ السَّاعَةِ

جنگوں کا اور قیامت کی شرائط کا بیان

٩٨٦٣۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بِإِصْبَعَيْهِ هٰكَذَا بِالْوُسْطٰى وَالَّتِيْ تَلِي الْإِبْهَامَ بُعِثْتُ وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ. (رواه البخاری: ٤٩٣٦)

''سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور قیامت ان دو کی طرح مبعوث کیے گئے ہیں یعنی آپ کی دو انگلیاں۔'' (بخاری)

٩٨٦٤۔ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِيِّ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بُعِثْتُ فِيْ نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهِ هٰذِهِ لِأُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى. (رواه الترمذی: ٢٢١٣)

''مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے نفس قیامت کے ساتھ بھیجا گیا ہے اور میں اس سے کچھ پہلے آ گیا ہوں جیسا یہ اس دوسری سے پہلے ہے یعنی آپ ﷺ کی دو انگلیاں انگشت شہادت اور درمیانی۔'' (ترمذی)

شرح:...... نبی اکرم ﷺ آخر زماں پیغمبر ہیں، آپ کے اور قیامت کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ اس لیے آپ نے اپنے اور قیامت کے درمیان متصل ہونے کا تذکرہ فرمایا کہ جس طرح چھوٹی اور بڑی انگلی میں درازی میں معمولی فرق ہے اس طرح میرے اور قیامت کے درمیان بھی تھوڑا ہی وقفہ ہے، قیامت کسی بھی وقت آ سکتی ہے، قیامت کی علامات ہیں، آپ ان میں سے خود بھی قیامت کی نشانی ہیں کہ آپ کے بعد نبی نہیں آئے گا۔

(جائزۃ الاحوذی: ٣/ ٢٨١)

٩٨٦٥۔ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْهُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَاتَقُوْمُ

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت نہیں قائم ہو گی یہاں تک کہ حجاز میں آگ

(٩٨٦٢) طبرانی اوسط: ٩٢٨۔ ورجاله رجال الصحيح، هيثمی: ١٢٤٨٨.
(٩٨٦٣) بخاری: ٤٩٣٦۔ مسلم: ٢٩٥٠۔ احمد: ٢٢٣٢٧.
(٩٨٦٤) ترمذی: ٢٢١٣۔ ضعيف، البانی: ٣٨٨.
(٩٨٦٥) بخاری: ٧١١٨۔ مسلم: ٢٩٠٢.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرٰى. (رواه البخاري: ٧١١٨)

ظاہر ہو گی جس سے بصریٰ کے اُونٹوں کی گردن روشن ہو گی۔‘‘(الشیخان)

شرح:...... احادیث میں مختلف قسم کی آگ کا ذکر ہے، ان میں سے جو بھی نبی ﷺ نے ذکر کی ہیں وہ سب اسی طرح ہوں گی۔ ایک قیامت کے قائم ہونے کے قریب ہوگی اور ایک آگ ایسی رونما ہوگی جس کے فوراً بعد قیامت برپا ہو جائے گی۔

اس زیر شرح حدیث میں جس آگ کا ذکر ہے، یہ نمودار ہو چکی ہے، یہ مدینہ میں ظاہر ہوئی تھی جمادی ثانیہ ۶۵۴ ہجری میں بدھ کے دن یہ شروع ہوئی۔ اس کا آغاز یوں ہوا کہ بدھ کے دن عشاء کے بعد زلزلہ آیا اور جمعہ کے دن چاشت تک رہا۔

پھر یہ آگ بنو قریظہ کے محلّہ سے نمودار ہوئی۔ یہ ایک آگ کا محل تھا، ہر چیز کو پگھلا کر رکھ دیا اور ساتھ گرج تھی اور یہ آگ مدینہ کے قریب پہنچی اور رک گئی۔ اس دوران بھی مدینہ میں ٹھنڈی بادِ نسیم چلتی رہی، یہ پانچ دن تک جلتی رہی پھر بجھی۔ (فتح الباری: ۱۳/ ۷۹)

٩٨٦٦۔ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِنْ حَضْرَ مَوْتَ أَوْ مِنْ نَحْوِ بَحْرِ حَضْرَ مَوْتَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَحْشُرُ النَّاسَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ. (رواه الترمذي: ٢٢١٧)

’’سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب قیامت سے پہلے حضر موت سے آگ نکلے گی اور لوگوں کو اکٹھا کر دے گی۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم شام میں رہو۔‘‘ (ترمذی)

٩٨٦٧۔ عَنْ أَنَسٍ ؓ، رَفَعَهُ: أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ. مطولاً في قصة إسلام عبداللّٰه بن سلام. (رواه البخاري: ٣٣٢٩)

’’سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: قیامت کی پہلی علامت وہ آگ ہو گی جو لوگوں کو مشرق سے دھکیل کر مغرب کی طرف جمع کر دے گی۔‘‘ (بخاری)

شرح:...... یہ آگ لوگوں کو جمع کرے گی اور ہانک کر لائے گی تو اس صورت میں نبی کریم ﷺ نے شام میں پناہ

(٩٨٦٦) ترمذی: ٢٢١٧۔ صحیح، البانی: ١٨٠٥۔ احمد: ٥٣٥٣.

(٩٨٦٧) بخاری: ٣٣٢٩۔ احمد: ١٢٧٩٣.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

لینے کا حکم دیا ہے کیونکہ وہاں رحمت کے فرشتے ہوں گے۔ یہ آگ وہاں تک نہ پہنچ سکے گی۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴۸۲/۳)
اور بخاری میں جس آگ کا ذکر ہے اس سے مراد بالکل قرب قیامت والی آگ ہے۔

٩٨٦٨ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوزًا وَكَرْمَانَ مِنَ الْأَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ فُطْسَ الْأُنُوْفِ صِغَارَ الْأَعْيُنِ وُجُوْهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ. (رواه البخاري: ٣٥٩٠)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم خوز اور کرمان کے عجمیوں سے جنگ لڑو گے جن کے چہرے سرخ ہوں گے، پھینی ناکوں والے، چھوٹی آنکھوں والے، گویا ان کا چہرہ ڈھال ہے۔ ان کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔''

٩٨٦٩ـ وَفِي رِوَايَةٍ: وَهُمْ أَهْلُ الْبَازِرِ. يَعْنِي أَهْلَ فَارِسَ. (رواه البخاري: ٣٥٩١)

''اور ایک روایت میں اہل فارس سے ہوں گے۔''

٩٨٧٠ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوْهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ يَلْبِسُوْنَ الشَّعَرَ وَيَمْشُوْنَ فِي الشَّعَرِ. (رواه مسلم: ٢٩١٢)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمان ترکوں سے لڑیں گے۔ اس قوم کے چہرے ڈھال کی مثل ہوں گے، وہ اونی لباس پہنے گے، اور وہ بالوں کے جوتوں میں چلیں گے۔''

٩٨٧١ـ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيْثِ يُقَاتِلُكُمْ قَوْمٌ صِغَارُ الْأَعْيُنِ يَعْنِي التُّرْكَ قَالَ تَسُوْقُوْنَهُمْ ثَلَاثَ مِرَارٍ حَتّٰى تُلْحِقُوْهُمْ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَأَمَّا فِي السِّيَاقَةِ الْأُوْلٰى فَيَنْجُوْا مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ وَأَمَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَنْجُوْا بَعْضٌ وَيَهْلَكُ بَعْضٌ وَأَمَا فِي الثَّالِثَةِ فَيُصْطَلَمُوْنَ أَوْ كَمَا قَالَ. (رواه أبوداوٗد: ٤٣٠٥)

''بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ان کو تین بار بھگاؤ گے، یہاں تک کہ جزیرۃ العرب سے ملا دو گے۔ پہلی بار ان میں سے جو بھاگ جائے گا وہ بچ جائے گا اور دوسری بار کچھ بچیں گے اور کچھ ہلاک ہو جائیں گے اور تیسری بار سب ہی ختم ہو جائیں گے۔''

(٩٨٦٨) بخاری: ٣٥٩٠ـ مسلم: ٢٥٢٦ـ ابوداؤد: ٤٣٠٤ـ ترمذی: ٢٢١٥ـ ابن ماجه: ٤٠٩٦ـ احمد: ١٠٤٧٦.
(٩٨٦٩) بخاری: ٣٥٩١ـ مسلم: ٢٩١٢ـ ابوداؤد: ٤٣٠٤ـ ترمذی: ٢٢١٥ـ ابن ماجه: ٤٠٩٧ـ احمد: ١٠٥٧٣.
(٩٨٧٠) مسلم: ٢٩١٢ـ بخاری: ٢٩٢٩ـ ابوداؤد: ٤٣٠٤ـ ترمذی: ٢٢١٥ـ ابن ماجه: ٤٠٩٧ـ احمد: ١٠٠٢٤.
(٩٨٧١) ابوداؤد: ٤٣٠٥ـ ضعیف، البانی: ٩٢٧ـ احمد: ٢٢٤٤٢.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٩٨٧٢۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِيْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَاوَاللّٰهِ لَانُخَلِّيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَايَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَايُفْتَنُوْنَ أَبَدًا فَيَفْتَتِحُوْنَ قُسْطَنْطِيْنِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُيُوْفَهُمْ بِالزَّيْتُوْنِ إِذْ صَاحَ فِيْهِمُ الشَّيْطَانُ إِنَّ الْمَسِيْحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِيْ أَهْلِيْكُمْ فَيَخْرُجُوْنَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ إِذْ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ﷺ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهِ فَيُرِيْهِمْ دَمَهُ فِيْ حَرْبَتِهِ. (رواه مسلم: ٢٨٩٧)

”سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اہل روم مقام دابق اور مقام اعماق تک پہنچ جائیں گے تو اس دور کے اہل مدینہ کے بہترین لوگ فوج بنا کر ان کی طرف نکلیں گے۔ جب مقابلہ ہو گا تو رومی کہیں گے: تم ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے علیحدہ ہو جاؤ جنہوں نے ہمارے آدمی گرفتار کیے ہیں، ہم ان سے لڑنا چاہتے ہیں۔ تو مسلمان کہیں گے: اللہ کی قسم! ایسا نہ ہوگا۔ ہم تمہارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان سے علیحدہ نہ ہوں گے تاکہ تم ان سے لڑو پھر مسلمانوں میں سے تیسرا حصہ بھاگ جائے گا اور اللہ ان کی توبہ قبول نہیں کرے گا اور ایک تہائی قتل ہو جائے گا اور وہ افضل شہدا ہوں گے اللہ کے نزدیک اور تیسرا حصہ فتح پائے گا تو وہ کبھی کسی فتنہ میں مبتلا نہیں ہوں گے، پھر وہ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے۔ وہ مال غنیمت تقسیم کرتے ہوں گے اور اپنے ہتھیار زیتون کے درخت سے لٹکا دیں گے اور شیطان ان کے درمیان افواہ پھیلائے گا کہ تمہارے اہل وعیال میں دجال پہنچ چکا ہے اور وہ اس کی طرف بڑھیں گے اور وہ غلط خبر ہوگی۔ وہ شام پہنچیں گے تو دجال نکل پڑے گا۔ وہ اسی طرح لڑنے کے لیے تیاری کرنے لگیں گے اور اپنی صفیں درست کر کے نماز پڑھنے لگیں گے کہ مسیح علیہ السلام اتر آئیں گے۔ جب مسیح کو اللہ کا دشمن دجال دیکھے گا تو اس طرح پگھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔ پس اگر مسلمان اس کو چھوڑ دیں تو وہ خود ہی ہلاک ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے اس کو قتل کرا دے گا اور وہ لوگوں کو اپنی برچھی کے ساتھ دجال کا خون دکھائیں گے۔“

(٩٨٧٢) مسلم: ٢٧٩٧.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

شرح: ..... ترک قنطوراء کی اولاد میں سے تھے۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی لونڈی تھی۔ (فتح الباری:۶/۱۰۴)

ا۔ یہ جو کہا گیا ہے کہ ان کے جوتے بالوں کے تھے، اس کا مقصد ہے کہ وہ بالوں کی رسیاں بنتے اور ان سے جوتے اور لباس بناتے تھے۔

۲۔ ان کے چہروں کو کشادہ ہونے کی وجہ سے ڈھال کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے اور ان کے سخت ہونے کی وجہ سے اور گوشت زیادہ ہونے کی وجہ سے بھی ڈھال سے مشابہت دی گئی ہے۔

اکثر علمائے کرام کی رائے یہی ہے کہ جتنی بھی صفات بیان ہوئی ہیں، ان سے ترک قوم ہی مراد ہے، اس وقت خراسان سے لے کر چین کے مغرب تک اور ہندوستان کے شمال تک ان کا علاقہ پھیلا ہوا تھا۔

کئی مرتبہ ان کے ساتھ معرکہ آرائیاں ہوئیں حتیٰ کہ ان میں سے زیادہ تر مسلمان ہوئے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ جو صفات ترک قوم کی بتائی ہیں اس سے ترک ہی مراد ہیں اور دوسری صفات جو بیان ہوئی ہیں ان سے بابک خرمی کے ساتھی مراد ہیں۔

یہ زندیقوں کا ایک گروہ تھا۔ یہ حرام رشتوں کو بھی جائز قرار دیتے تھے اور ان کی بہت شان وشوکت تھی، یہ عجم کے شہروں پر غالب آئے تھے جیسا کہ طبرستان اور رے کے علاقوں پر قابض تھے، معتصم کے دور حکومت میں یہ بابک مارا گیا، اس نے ۲۰۱ ہجری میں بغاوت کی اور ۲۲۲ ہجری میں یہ قتل ہوا۔ یہ بھی بالوں کے جوتے پہنتے تھے۔ (فتح الباری:۶/۱۰۴)

تاہم مطابقت یوں ہے کہ بالوں کے جوتے پہننا ترک کی خاص علامت تھی لیکن ان کے علاوہ قومیں بھی بالوں کے جوتے پہنتے تھے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا۔ ان صفات والوں سے جو بھی احادیث میں وارد ہوئی ہیں ان سب سے مسلمانوں کی لڑائی ہوئی ہے۔ (انجاز الحاجہ:۱۲/۱۰۷)

۹۸۷۳۔ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجِّيرَى إِلَّا يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ جَاءَتِ السَّاعَةُ قَالَ فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَاتَقُوْمُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَنَحَّاهَا نَحْوَ الشَّامِ فَقَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُوْنَ لِأَهْلِ

"یسیر بن جابر سے مروی ہے کہ کوفہ میں سرخ اور سخت ہوا چلی تو اچانک ایک آدمی آیا۔ اس نے کہا: قیامت آگئی تو عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میراث تقسیم نہیں کی جائے گی اور مال غنیمت پر خوشی نہ ہوگی اور پھر ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: اہل اسلام کے دشمن جمع ہوں گے اور ان کے مقابلے کے لیے مسلمان بھی جمع ہوں گے۔ کہا گیا: اہل روم کے لیے؟ فرمایا: ہاں اور وہاں سخت جنگ

(۹۸۷۳) مسلم: ۲۸۹۹۔ احمد: ٤١٣٥.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الْإِسْلَامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ قُلْتُ الرُّوْمَ تَعْنِي قَالَ نَعَمْ وَتَكُوْنُ عِنْدَذَا كُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيْدَةٌ فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَاتَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَاتَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَاتَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يُمْسُوْا فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ مَقْتَلَةً إِمَّا قَالَ لَايُرٰى مِثْلُهَا وَإِمَّا قَالَ لَمْ يُرَ مِثْلُهَا حَتّٰى إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيْتًا فَيَتَعَادُّ بَنُو الْأَبِ كَانُوْا مِائَةً فَلَا يَجِدُوْنَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّاالرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِأَيِّ غَنِيْمَةٍ يُفْرَحُ أَوْ أَيُّ مِيْرَاثٍ يُقَاسَمُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ سَمِعُوْا بِبَأْسٍ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِيْ ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُوْنَ مَافِيْ أَيْدِيْهِمْ وَيُقْبِلُوْنَ فَيَبْعَثُوْنَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيْعَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّيْ لَأَعْرِفُ

ہوگی اور شدید پسپائی ہوگی تو مسلمان آپس میں موت کی شرط لگائیں گے کہ غالب ہوئے بغیر نہیں لوٹیں گے، پھر لڑائی لڑی جائے گی یہاں تک کہ رات آ جائے گی تو ہر فریق پیچھے ہٹ جائے گا اور ہر فریق غلبہ نہیں پا سکے گا۔ اگلے دن مسلمان پھر موت کی شرط لگائیں گے کہ غالب ہوئے بغیر واپس نہیں لوٹیں گے اور شدید جنگ ہوگی اور رات آ جائے گی اور کسی فریق کو بھی غلبہ حاصل نہیں ہوگا اور شرط لگانے والے شہید ہو چکے ہوں گے، مسلمان پھر موت کی شرط لگائیں گے کہ غالب آئے بغیر نہیں لوٹیں گے۔ اور رات تک لڑتے رہیں گے پھر دونوں فریق جدا جدا ہو جائیں گے، کوئی ان میں سے غالب نہ ہوا ہو گا اور شرط لگانے والے شہید ہو چکے ہوں گے۔ جب چوتھا دن آئے گا تو بقیہ اہل اسلام ان کی طرف بڑھیں گے اور اتنی شدید جنگ ہوگی جس کی مثل نہیں دیکھی گئی یہاں تک کہ کوئی پرندہ گزرے گا تو وہ بھی ان کے اُوپر سے مر کر گر جائے گا۔ ایک باپ کی نسل سے سو افراد میں سے ایک آدمی انہیں ملے گا تو وہ غنیمت پر کیسے خوش ہوں گے اور میراث کیسے تقسیم ہوگی؟ وہ اسی حال میں ہوں گے کہ وہ سنیں گے کہ ان کے خلاف ان سے زیادہ لوگ جمع ہیں اور انہیں خبر پہنچے گی کہ دجال ان کے اہل اولاد میں پہنچ چکا ہے۔ تو وہ اپنے ہاتھ کی ہر چیز چھوڑیں گے اور دس افراد کو بھیجیں گے تا کہ وہ خبر لائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ان کے نام بھی جانتا ہوں، ان کے باپ دادوں کے نام بھی جانتا ہوں اور ان کے گھوڑوں کے رنگ بھی جانتا ہوں۔ وہ اُس دن اہل زمین میں سے سب سے بہتر شاہسوار ہوں گے یا فرمایا: بہتر شاہسواروں میں سے ہوں گے۔"

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أَسْمَاءَ هُمْ وَأَسْمَاءَ آبَاءِ هِمْ وَأَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ. (رواه مسلم: ٢٨٩٩)

٩٨٧٤ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ سَمِعْتُمْ بِمَدِيْنَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْزُوْهَا سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِنْ بَنِيْ إِسْحَاقَ فَإِذَا جَاءُوْهَا نَزَلُوْا فَلَمْ يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ ثَوْرٌ لَاأَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُوْلُوا الثَّانِيَةَ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُوا الثَّالِثَةَ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْهَا فَيَغْنَمُوْا فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ إِذْ جَاءَ هُمُ الصَّرِيْخُ فَقَالَ إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُوْنَ. (رواه مسلم:٢٩٢٠)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے سنا ہے کہ ایک شہر ہے جس کی ایک طرف خشکی ہے اور دوسری جانب سمندر ہے، تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہاں ایسا ہے۔ آپ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ستر ہزار بنو اسحاق اس پر حملہ آور ہوں گے، اپنے ہتھیاروں سے اور تیروں سے نہیں لڑیں گے۔ وہ کہیں گے: لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو شہر کی دیوار ایک جانب سے گر جائے گی۔ ثور بن زید کہتے ہیں: میں یہی جانتا ہوں کہ وہ سمندر میں گرے گی اور وہ دوبارہ کہیں گے: لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو اس کی دوسری جانب بھی گر جائے گی اور تیسری بار کہیں گے: لا الہ الا اللہ واللہ اکبر (نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ سب سے بڑا ہے) تو شہر ان کے لیے کھول دیا جائے گا پس وہ غنیمت حاصل کر کے تقسیم کر رہے ہوں گے کہ انہیں آواز دی جائے گی کہ دجال نکل چکا ہے تو وہ ہر چیز چھوڑ کر نکل جائیں گے۔'' (مسلم)

شرح:...... یہ شہر قسطنطنیہ ہے، اس میں اس کی فتح کی بشارت ہے۔ (شرح نووی)

٩٨٧٥ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتَّى يَخْتَبِيءَ

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمان یہود سے لڑیں گے اور مسلمان ان کو قتل کریں گے یہاں تک کہ یہودی پتھر اور

(٩٨٧٤) مسلم: ٢٩٢٠.

(٩٨٧٥) مسلم: ٢٩٢٢ـ بخاری: ٢٩٢٦ـ احمد: ٢٧٥٠٢.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ أَوِ الشَّجَرُ يَامُسْلِمُ يَاعَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِي فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ إِلَّا الْغَرْقَدَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ. (رواه مسلم:٢٩٢٢)

درخت کے پیچھے چھپے گا تو پتھر اور درخت کہے گا، اے مسلم! اے اللہ کے بندے! یہ میرے پیچھے یہودی ہے تو اس کو قتل کر دے، مگر غرقد درخت، وہ یہود کے درختوں میں سے ہے۔“ (الشیخان)

٩٨٧٦۔ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا إِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِأَسْيَافِكُمْ وَيَرِثَ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ. (رواه الترمذي: ٢١٧٠)

”سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے نہیں قائم ہو گی قیامت یہاں تک کہ تم اپنے امام کو قتل کرو گے، تمہاری تلواریں مضبوط ہو جائیں گی اور تمہاری دنیا کے وارث شریر ترین ہوں گے۔“

٩٨٧٧۔ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ أَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ ابْنُ لُكَعٍ. (رواه الترمذي: ٢٢٠٩)

”انہیں سے مرفوع روایت ہے کہ فرمایا: قیامت قائم نہ ہو گی کہ جب تک سب سے زیادہ دولت مند وہ ہو گا جو ذلیل ابن ذلیل ہو گا۔“

شرح: ......اس میں آنے والی خبر بتائی گئی ہے، اس میں دین اسلام کی بقا کا اشارہ ہے کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول تک باقی رہے گا، اور یہ دجال سے لڑیں گے اور یہودی جو کہ دجال کے تابع ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام انہیں قتل کریں گے۔ (فتح الباری:٦/١٠٣)

اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جو علم و عقل میں ردی ہو گا اس کے پاس مال کی کثرت ہو گی اور عیش پرستی کی زندگی گزارے گا، اور اس کا منصب بڑا ہو گا اور اسی کا حکم چلے گا۔ (جائزۃ الاحوذی:٣/٤٢٨)

٩٨٧٨۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ وَحَتّٰى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ وَشِرَاكُ نَعْلِهِ

”سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ درندے انسانوں سے گفتگو کریں گے اور مرد سے اس کا کوڑا اور اس کے جوتے کا

(٩٨٧٦) ترمذی: ٢١٧٠۔ ضعیف، البانی: ٣٨٣۔ ابن ماجہ: ٤٠٤٣۔ احمد: ٢٢٧٩١۔
(٩٨٧٧) ترمذی: ٢٢٠٩۔ صحیح، البانی: ١٧٩٩۔ احمد: ٢٢٧٩٢۔
(٩٨٧٨) ترمذی: ٢١٨١۔ صحیح، البانی: ١٧٧٢۔ احمد: ١١٤٣١۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وَتُخْبِرَهُ فَخِذُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ مِنْ بَعْدِهِ. (رواه الترمذي: ٢١٨١)

تسمہ کلام کرے گا، اور اس کی ران اس کو خبر دے گی اس کام کی جو اس کے گھر والوں نے اس کے جانے کے بعد کیا ہوگا۔" (یہ ترمذی کی روایات ہیں)

شرح:...... یہ بھی علامت قیامت ہے کہ درندے، یا باز وغیرہ کلام کریں گے، کوڑا بول اٹھے گا، جوتے کا تسمہ کلام کرے گا۔ (جائزة الاحوذی: ۳/ ۴۶۱)

٩٨٧٩۔ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي أَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ أَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰى ذِي الْخَلَصَةِ وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِي كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. (رواه البخاري: ٧١١٦)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دوس قبیلے کی عورتوں کے سرین ذوالخلصہ کے آس پاس حرکت کرنے لگیں گے اور ذوالخلصہ دوس خاندان کا بت تھا جس کی وہ عہد جاہلیت میں عبادت کرتے تھے۔"

٩٨٨١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ. (رواه البخاري: ٣٥١٧)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ بنو قحطان میں سے ایک مرد سب لوگوں کو اپنے عصا کے ساتھ چلائے گا، یعنی ان پر حکومت کرے گا۔"

شرح:...... ان کی وضاحت پہلے باب میں ہو چکی ہے۔

٩٨٨٢۔ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. (رواه أحمد: ١٣٤٢١)

"سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص پر قیامت قائم نہ ہوگی جو کہتا ہوگا "لا الہ الا اللہ۔" (مسلم، ترمذی)

شرح:...... یعنی اس وقت نہ تو اللہ کا ذکر ہوگا، نہ اس کی عبادت کی جائے گی یعنی لوگ شریر ہوں گے، جب قیامت بپا ہوگی، جب تک اللہ اللہ رہے گی قیامت نہیں آئے گی۔ (جائزة الاحوذی: ۳/ ۴۷۷)

٩٨٨٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ

"سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

(٩٨٧٩) بخاري: ٧١١٦۔ مسلم: ٢٩٠٦۔ احمد: ٧٦٢٠۔
(٩٨٨١) بخاري: ٧١١٧۔ مسلم: ٢٩١٠۔
(٩٨٨٢) احمد: ١٣٤٢١۔ مسلم: ٢٩١٠۔
(٩٨٨٣) ترمذي: ٢٣٣٢۔ صحيح، الباني: ١٩٠١۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُوْنُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَالضَّرَمَةِ بِالنَّارِ. (رواه الترمذي: ٢٣٣٢)

نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ زمانہ قریب آ جائے گا، چنانچہ سال مہینے کے مانند، مہینہ ایک جمعہ کے یعنی ہفتے کے برابر، ہفتہ دن کے برابر، دن ایک ساعت کے برابر اور ساعت آگ کی چنگاری کے برابر ہو جائے گی۔" (ترمذی)

شرح: ......ایک مطلب یہ ہے کہ زمانہ خوشگوار ہوگا اور یہ مسرت کے دن چھوٹے محسوس ہوتے ہیں۔

دوسرا مطلب یہ ہے کہ عمریں کم ہو جائیں گی اور برکت گھٹ جائے گی۔

ایک مطلب یہ بھی ہے کہ مصائب وآلام اور پریشانیوں کی بھرمار ہوگی، دل آزمائش گاہ بن جائیں گے، دنوں کے گزرنے کا پتہ نہ چلے گا، یعنی ہر چیز سے برکت اٹھ جائے گی حتیٰ کہ وقت میں بھی برکت نہ رہے گی۔

بعض علمائے کرام نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ امام مہدی اور عیسیٰ ﷺ کے زمانہ میں ہوگا۔ جب دجال نمودار ہوگا تو ایسا محسوس ہوگا جیسا حدیث میں بتایا گیا ہے۔

بہرصورت ان تمام حالات کی حدیث مذکور میں نشاندہی کی گئی ہے جو ہم نے بیان کیے ہیں۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/ ۵۴۵)

٩٨٨٤۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ. (رواه مسلم: ٢٩٤٩)

"سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی، مگر بدترین لوگوں پر۔" (مسلم)

٩٨٨٥۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ وَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَكُوْنُ أَنَا الَّذِيْ أَنْجُو. (رواه مسلم: ٢٨٩٤)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ دریائے فرات کے تبدیل ہونے سے سونے کا پہاڑ نکلے گا۔ اس پر جنگ لڑی جائے گی اس میں سے سو میں سے ننانوے افراد قتل ہو جائیں گے تو پھر بھی ہر آدمی کہے گا شاید میں بچ جاؤں گا۔" (الشیخان، ابوداود، ترمذی)

شرح: ...نہر فرات کوفہ کی مشہور نہر ہے، اس کا پانی اتر جائے گا اور اس کے نیچے سے سونے کا پہاڑ نکلے گا، یہ امام مہدی کے ظہور اور عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور آگ کے نکلنے سے پہلے ہوگا۔ اس کے حصول کے لیے بہت کثرت سے

(٩٨٨٤) مسلم: ٢٩٤٩۔ احمد: ٤١٣٢۔

(٩٨٨٥) مسلم: ٢٠٩٤۔ بخاری: ٧١١٩۔ ابوداؤد: ٤٣١٣۔ ترمذی: ٢٥٦٩۔ ابن ماجہ: ٤٠٤٦۔ احمد: ٩١٠٣۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قتل وغارت ہوگی۔ (فتح الباری: ۱۳/۸۱)

٩٨٨٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ يَالَيْتَنِيْ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَ الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ إِلَّا الْبَلَاءُ. (رواه مسلم: ١٥٧)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک مرد ایک قبر کے پاس سے گزرے گا اور اس قبر سے لپٹ جائے گا اور کہے گا: افسوس میرے لیے، اس قبر میں اس انسان کی جگہ میں ہوتا۔ یہ بات دین کی وجہ سے نہیں کہے گا بلکہ مصائب کی وجہ سے کہے گا۔" (مالک، شیخین)

شرح: یعنی قبر سے لپٹ کر انسان روئے گا، اس لیے نہیں کہ اسے اللہ کا قرب حاصل ہو، یا یہ اللہ سے ملاقات کا شوق رکھتا ہو، اس لیے لپٹے گا کہ میرا دین محفوظ رہے اور اسے دین میں فتنہ کا ڈر ہوگا، ایسی کوئی بات نہ ہوگی بلکہ فتنہ انگیزیاں ہوں گی، مصائب ہوں گے، دنیا کی مشقتیں ہوں گی جو ایسا کرنے پر مجبور کریں گی۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر زمانہ میں اور ہر جگہ پر ہو یا سب لوگوں میں ہو یہ بعض جگہوں اور بعض لوگوں پر ہو سکتا ہے۔

ہاں اگر دین کو بچانا ہو تو پھر موت کی تمنا کی جا سکتی ہے۔ (انجاز الحاجہ: ۱۲/۵)

٩٨٨٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ. (رواه مسلم: ٢٩١١)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات دن ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ ایک شخص بادشاہ بنے گا جس کو جہجاہ کہا جائے گا یا اس کو جہجل کہا جائے گا۔" (مسلم)

شرح: ...... یہ شہنشاہ کہلوانے والا، شوریٰ سے بادشاہ نہ ہوگا، زبردستی تسلط جمائے گا۔ (جائزة الاحوذی: ۳/۴۸۹)

٩٨٨٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَقِيْءُ الْأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا أَمْثَالَ الْأُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيْءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيْءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِيْ وَيَجِيْءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قُطِعَتْ يَدِيْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهُ فَلَا يَأْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا. (رواه مسلم: ١٠١٣)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین اپنے اندر کی اشیاء نکال پھینکے گی، ستونوں کے برابر سونا اور چاندی نکلے گا تو قاتل آئے گا اور وہ کہے گا: کیا میں نے اس کی وجہ سے انسان قتل کیا ہے؟ اور قطع رحمی کرنے والا آئے گا اور کہے گا: کیا میں نے اس دولت کی وجہ سے قطع رحمی کی ہے؟ اور چور آئے گا اور وہ کہے گا: اس کی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا ہے؟ پھر یہ لوگ اس مال کو چھوڑ دیں گے اور وہ اس میں سے

(٩٨٨٦) مسلم: ١٥٧۔ بخاری: ٧١١٥۔ ابن ماجه: ٤٠٣٧۔ احمد: ٧١٨٦۔ موطا: ٥٧٠.

(٩٨٨٧) مسلم: ٢٩١١۔ ترمذی: ٢٢٢٨ (٩٨٨٨) مسلم: ١٠١٣۔ ترمذی: ٢٢٠٨

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کچھ نہیں لیں گے۔'' (مسلم اور ترمذی)

شرح:...... معنی یہ ہوا کہ زمین اپنے پیٹ کے خفیہ خزانوں کو اگل دے گی، جو خزانے یا کانیں نمودار ہوں گی، انسان جن کی خاطر خرابیاں کرتا تھا آج اتنی زیادہ جان پر بنی ہوگی کہ اسے دیکھے گا بھی نہیں۔ (جائزة الاحوذی: ۳/ ۴۷۷)

۹۸۸۹۔ عَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ أُخْتِ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ الْفَزَارِيِّ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَدَافَعَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُوْنَ إِمَامًا يُصَلِّيْ بِهِمْ. (رواه أبوداوٗد: ۵۸۱)

''سلامہ بنت حر بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: قیامت کی علامات میں سے ہے کہ مسجد کے لوگ امامت کرنے سے کترائیں گے اور ایک دوسرے کو دھکیلیں گے اور انہیں نماز پڑھانے کے لیے امام نہیں ملے گا۔''

۹۸۹۰۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ الْأَزْدِيِّ، رَفَعَهُ: يَاابْنَ حَوَالَةَ إِذَا رَأَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتْ أَرْضَ الْمُقَدَّسَةِ فَقَدْ دَنَتِ الزَّلْزَالُ وَالْبَلَابِلُ وَالْأُمُوْرُ الْعِظَامُ وَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدِيْ هٰذِهٖ مِنْ رَأْسِكَ. (رواه أبوداوٗد: ۲۵۳۵)

''عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن حوالہ! جب خلافت بیت المقدس منتقل ہوگی تو اس وقت یکے بعد دیگرے بڑے بڑے زلزلے اور بڑے بڑے امور ظاہر ہوں گے اور قیامت لوگوں سے بہت قریب آجائے گی جتنا میرا ہاتھ تیرے سر سے قریب ہے۔''

شرح:...... یعنی خلافت نبوت جب مدینہ سے سرزمین شام میں چلی جائے گی، جیسا کہ بنو امیہ کے دور امارت میں ہوا تو اس وقت غموں اور اضطرابوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں گے اور فتنوں کی بھرمار ہوگی۔ (عون المعبود: ۲/ ۳۲۵)

۹۸۹۱۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ يَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبٌ مِنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَحَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَكْثُرَ

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ مسلمانوں کے دو بڑے گروہ آپس میں شدید جنگ لڑیں گے اور ان کا دعویٰ ایک ہی ہوگا اور یہاں تک کہ تیس کے قریب دجال آئیں گے اور ہر ایک یہی گمان کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے، اور علم اُٹھا لیا جائے گا، زلزلے بکثرت آئیں گے، زمانہ جلدی گذرے گا،

(۹۸۸۹) ابوداؤد: ۵۸۱۔ ضعیف، البانی: ۱۱۴۔ ابن ماجہ: ۹۸۲۔ احمد: ۲۶۵۹۶۔

(۹۸۹۰) ابوداؤد: ۲۵۳۵۔ صحیح، البانی: ۲۲۱۰۔ احمد: ۲۱۹۸۱۔

(۹۸۹۱) بخاری: ۷۱۲۱۔ مسلم: ۱۵۷۔ ابوداؤد: ۴۲۵۵۔ ابن ماجہ: ۴۰۴۷۔ احمد: ۱۰۵۷۲۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الزَّلازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرَجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتَّى يَعْرِضَهُ عَلَيْهِ فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لا أَرَبَ لِي بِهِ وَحَتَّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ وَحَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِيْ مَكَانَهُ وَحَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ يَعْنِيْ آمَنُوْا أَجْمَعُوْنَ فَذٰلِكَ حِيْنَ ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِيْ إِيْمَانِهَا خَيْرًا﴾ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيْطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِيْ فِيْهِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلَى فِيْهِ فَلَا يَطْعَمُهَا. (رواه البخاري: ٧١٢١)

فتنے ظاہر ہوں گے، قتل وغارت کثرت سے ہوگی، یہاں تک کہ وہ صدقہ کرے گا تو جس پر وہ پیش کرے گا وہ کہے گا: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے اور یہاں تک کہ لوگ عمارتوں پر فخر کریں گے اور یہاں تک کہ آدمی کسی کی قبر کے پاس سے گذرے گا اور کہے گا کہ کاش اس کی بجائے میں مدفون ہوتا اور یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ اور جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اس کو دیکھیں گے تو سب ہی ایمان لے آئیں گے اور اس وقت نہیں نفع دے گا کسی نفس کو اس کا ایمان لانا جو پہلے سے ایمان نہیں لایا تھا یا اس نے اپنے ایمان میں نیک عمل نہیں کیا تھا۔ پس قیامت قائم ہوگی اور دو آدمیوں نے اپنے کپڑے بچھائے ہوں گے اور وہ بیع کرتے ہوں گے اور کپڑے لپیٹنے سے پہلے قیامت آجائے گی، اور قیامت قائم ہو جائے گی جب کہ ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر لوٹے گا اور پی نہ سکے گا اور قیامت قائم ہوگی جب ایک آدمی حوض بنا رہا ہوگا اور پلا نہ سکے گا اور قیامت قائم ہوگی اور آدمی اپنے منہ کی طرف لقمہ اُٹھائے گا اور اسے کھا نہ سکے گا۔"

٩٨٩٢- وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَحَتَّى تَعُوْدَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَأَنْهَارًا. (رواه مسلم: ١٥٧)

"ایک روایت میں ہے کہ عرب کی زمین شاداب اور سبز ہو جائے گی۔" (الشیخان)

شرح:...... ا۔ دو بڑی جماعتوں کی لڑائی سے مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جماعت اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعت ہے۔

ان کے درمیان دو جنگیں ہوئیں، ایک جنگ جمل اور دوسری جنگ صفین، ان میں سے اگرچہ حق پر حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے مگر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی اپنے اجتہاد کے مطابق خود کو درست قرار دیتے تھے۔

(٩٨٩٢) مسلم: ١٥٧- بخاري: ٦٠٣٧- ابوداؤد: ٤٢٥٥- ابن ماجه: ٤٠٥٢- احمد: ١٠٤١٣.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہی وجہ ہے کہ نبی ﷺ نے خود دونوں جماعتوں کو مسلمانوں کی جماعت قرار دیا ہے، آخر کار قرآن پاک کی برکت سے ان دونوں جماعتوں کے درمیان صلح ہوئی اور جنگ بندی ہوئی، صحیح صلح حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوئی۔ یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں دستبردار ہو گئے تھے۔

۲۔ اس میں ۳۰ کذابوں کا ذکر ہے کہ یہ ظاہر ہوں گے، اسود عنسی، مسیلمہ کذاب اور طلیحہ ہے، یہ بعد میں تائب ہوا تھا۔ سجاح نامی عورت اور مرزا قادیانی ہے۔ وغیرہم

یہ پیشینگوئی پوری ہوگی ان میں سے سب سے آخری اور بڑا کذاب دجال ہے۔ تاہم سچے اور آخری نبی حضرت محمد ﷺ ہی ہیں۔ (فتح الباری: ۸۵/۱۳)

دیگر باتوں کی اوپر تفصیل گزر چکی ہے۔

۹۸۹۳۔ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيْدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا تَذَاكَرُوْنَ قَالُوْا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ إِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُوْلَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﷺ وَيَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلٰى مَحْشَرِهِمْ. (رواه مسلم: ۲۹۰۱)

"سیدنا حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہم پر جھانکا کہ ہم آپس میں مذاکرہ کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا چیز ذکر کر رہے ہو؟ لوگوں نے بتایا: ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تم اس سے پہلے دس علامات نہیں دیکھو گے، پھر آپ ﷺ نے ذکر کیا: دھوئیں کا دجال کا، دابہ کا، سورج مغرب سے طلوع ہونے کا، مسیح علیہ السلام کے اُترنے کا، یا جوج ماجوج کے نکلنے کا اور تین مقامات عرق ہونے کا ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک جزیرۃ العرب میں، اور ان سب کے آخر میں ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو محشر کی طرف دھکیل دے گی۔"

۹۸۹٤۔ وفي رواية: وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قُعْرَةِ عَدَنٍ تَرْحَلُ النَّاسَ وفي أخرى: وَرِيْحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ. (رواه مسلم: ۲۹۰۱)

"ایک روایت میں ہے کہ ایک ہوا چلے گی اور لوگوں کو سمندر میں پھینک دے گی۔"

(۹۸۹۳) مسلم: ۲۹۰۱۔ ابوداؤد: ۴۳۱۱۔ ترمذی: ۲۱۸۳۔ ابن ماجہ: ۴۰۴۱۔ احمد: ۱۵۷۰۸۔

(۹۸۹٤) ابوداؤد: ۴۳۱۲۱۔ ابن ماجہ: ۴۰۵۵۔ ترمذی: ۲۱۸۳۔ احمد: ۱۵۷۹۸۔ مسلم: ۲۹۰۱۔ ابوداؤد: ۴۳۱۲۔ ابن ماجہ: ۴۰۵۵۔ ترمذی: ۲۱۸۳۔ احمد: ۱۵۷۱۰۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩٨٩٥۔ وَفِي أُخْرٰى: وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ فَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا. (رواه الترمذي: ٢١٨٣)

''ایک روایت میں ہے: آگ عدن کے کنویں سے نکلے گی، وہ لوگوں کو ہانک کر لے جائے گی اور رات کے وقت یہ لوگوں کے ساتھ وہاں ٹھہر جائے گی جہاں وہ ٹھہریں گے اور دوپہر کے وقت وہاں ٹھہر جائے گی جہاں لوگ دوپہر کو آرام کریں گے۔''

(مسلم، ابوداود، ترمذی)

شرح:...... ان دس کا ترتیب سے ذکر نہیں ہوا ویسے گنتی پوری کی گئی ہے، آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا عیسیٰ علیہ السلام کے آنے اور یاجوج ماجوج کے ظہور سے پہلے ہوگا۔

اور یہ سورج کا طلوع ہونا صور میں پھونک مارنے سے پہلے ہوگا، اس وقت کسی جان کو اس کا ایمان نفع نہ دے گا۔

(انجاز الحاجہ: ۱۲/۳۳)

٩٨٩٦۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَأَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَعَقَّ أُمَّهُ وَأَدْنٰى صَدِيْقَهُ وَأَقْصٰى أَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ. (رواه الترمذي: ٢٢١١)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں جب مالِ غنیمت کو دولت بنایا جائے گا، امانت کو واپس کرنا تاوان سمجھا جائے گا، زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے گا، دینی علم پڑھا جائے گا دین کے سوا کی غرض کے لیے، مرد اپنی عورت کی اطاعت کرے گا اور ماں کی نافرمانی کرے گا، دوست کو قریب لائے گا۔ اور باپ کو دور ہٹائے گا، مسجدوں میں بلند آواز ہو گی، قبیلے کی سرداری فاسق کے ہاتھ میں ہوگی، قوم کا سردار وہ ہوگا جو سب سے ذلیل ہو، کسی مرد کے شر سے بچنے کے لیے اس کی عزت کی جائے گی اور گانے والی عورتیں اور موسیقی کے آلات ظاہر ہوں گے، شراب پی جائے گی اور اس امت کے پچھلے لوگ پہلے لوگوں پر لعنت بھیجیں گے، پس چاہیے کہ وہ اس وقت انتظار کریں سرخ ہوا کا، زلزلے کا، زمین میں دھنسنے کا، چہرے مسخ ہونے اور بگڑنے کا اور مسلسل نشان ظاہر ہوتے رہیں گے جیسا کہ ہار کا دھاگہ ٹوٹ جائے تو اس کے موتی بکھر جاتے ہیں۔'' (ترمذی)

(٩٨٩٥) ترمذی: ٢١٨٣۔ صحیح، الباني: ١٧٧٤۔ (٩٨٩٦) ترمذی: ٢٢١١۔ ضعیف، الباني: ٣٨٧۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩٨٩٧۔ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِيْ ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ يَأْخُذُ فِيكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فَيَغْدِرُوْنَ فَيَأْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا . (رواه البخاري: ٣١٧٦)

”سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس غزوہ تبوک میں آیا۔ آپ ﷺ چمڑے کے خیمے میں تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت سے پہلے کی چھ چیزوں کو شمار کرو، میری موت، بیت المقدس کی فتح، اور تمہارے درمیان دو بار موتیں واقع ہوں گی جیسے بکریوں میں بیماری پڑتی ہے، مال کا بڑھ جانا یہاں تک کہ ایک آدمی جسے سو دینار دیے جائیں تو وہ غصہ ہونے لگے، پھر ایک فتنہ بپا ہوگا جو عرب کے ہر گھر میں داخل ہو جائے گا اور کوئی گھر خالی نہ رہے گا، پھر تمہارے بنو اصفر (اہل روم) کے درمیان صلح کا معاہدہ ہو گا پھر وہ تم سے معاہدے کی خلاف ورزی کریں گے اور اسی ۸۰ جھنڈوں کے ساتھ تمہارے مقابلے پر آ جائیں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوں گے۔“ (بخاری)

شرح:...... اس میں مذکورہ اشیاء علامات نبوت میں سے ہیں۔ رومیوں والا واقعہ ابھی تک نہیں ہوا، کیونکہ ہماری اطلاع کے مطابق خشکی پر اتنی زیادہ تعداد میں ابھی تک جنگ نہیں ہوئی، اس کے علاوہ کئی علامات نمودار ہو چکی ہیں۔ اس حدیث میں بشارت بھی ہے اور آگاہی بھی ہے کہ لشکر کی اتنی زیادہ کثرت کے باوجود انجام کار ایمانداروں کے ہاتھ میں ہی ہوگا۔

اور اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ مسلمانوں کے لشکر کی تعداد میں کئی گناہ اضافہ ہوگا۔ (انجاز الحاجۃ: ۱۲/۱۳)

٩٨٩٨۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْأُخْرٰى عَلٰى إِثْرِهَا قَرِيْبًا . (رواه مسلم: ٢٩٤١)

”سیدنا ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں، قیامت کی پہلی نشانی سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے اور چاشت کے وقت ایک جانور کا لوگوں کے سامنے آنا ہے۔ ان دو میں سے جو پہلے آ گئی تو دوسری اس کے بعد جلدی آ جائے گی۔“ (مسلم و ابوداود)

(٩٨٩٧) بخاری: ٣١٧٦۔ ابوداؤد: ٥٠٠٠۔ ابن ماجه: ٤٠٤٢۔ احمد: ٢٣٤٦٥۔

(٩٨٩٨) مسلم: ٢٩٤۔ ابوداؤد: ٤٣١٠۔ ابن ماجه: ٤٠٦٩۔ احمد: ٦٨٤٢۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

شرح:...... مختصر یہ ہے کہ زمین کی عام نشانیوں میں سے بڑی نشانی جس سے زمین کے حالات بدل جائیں گے وہ دجال کا آنا ہے۔

اس سے پہلے امام مہدی کا ہونا اس کے منافی نہیں، اس کے بعد طلوع آفتاب مغرب کی جانب سے ہونا۔ یہ عالم بالا میں حالات میں تغیر کی اطلاع ہے۔ اور جانور کا نمودار ہونا بھی اسی کے ساتھ ہوگا اور آگ قیامت قائم ہونے کی علامات میں سے پہلی علامت ہے۔ (انجاز الحاجہ:۱۲/۵۲)

٩٨٩٩۔عَنْ أَبِي أُمَامَةَ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ فَتَسِمُ النَّاسَ عَلَى خَرَاطِيمِهِمْ ثُمَّ يَغْمُرُوْنَ فِيكُمْ حَتَّى يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْبَعِيرَ فَيَقُوْلُ مِمَّنْ اشْتَرَيْتَهُ فَيَقُوْلُ اشْتَرَيْتُهُ مِنْ أَحَدِ الْمُخَطَّمِيْنَ. (رواه أحمد: ٢١٨٠٥)

''سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دابۃ الارض نکلے گا اور لوگوں کی ناک پر نشان لگائے گا اور لوگ پہچانے جائیں گے یہاں تک کہ ایک آدمی اُونٹ خریدے گا تو دوسرا پوچھے گا کہ تو نے کس سے خریدا وہ کہے گا: میں نے اس سے خریدا ہے جس کی ناک پر نشان ہے۔'' (احمد)

٩٩٠٠۔ أَبُوْهُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ: بِئْسَ الشِّعْبِ جِيَادٌ، قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْثَلَاثًا قَالُوْا فَبِمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ تَخْرُجُ مِنْهُ الدَّابَّةُ فَتَصْرُخُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ فَيَسْمَعُهَا مَنْ بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ. (للأوسط: ٦٥٧، بضعف)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بری گھاٹی جیاد ہے، دوبار یا تین بار فرمایا۔ لوگوں نے عرض کی کہ کیوں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: اس سے جانور نکلے گا اور تین بار چیخے گا اور دو پہاڑوں کے درمیان کے سب لوگ سنیں گے۔'' (الاوسط سند ضعیف)

٩٩٠١۔ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ، أَرَاهُ رَفَعَهُ: تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مِنْ أَعْظَمِ الْمَسَاجِدِ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ رَنَتِ الْأَرْضُ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ تَصَدَّعَتْ، قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: تَخْرُجُ حِيْنَ يَسِيْرُ الْإِمَامُ مِنْ جَمْعٍ، وَإِنَّمَا جَعَلَ سَابِقَ الْحَاجِّ لِيُخْبِرَا لِنَّاسَ أَنَّ الدَّابَّةَ لَمْ تَخْرُجْ. (للأوسط)

''میرا خیال ہے حذیفہ بن اسید نے اس حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے، دلبۃ الارض بڑی بڑی مساجد میں نکلے گا، وہ اپنے کام میں ہوں گے کہ زمین کی آواز گونجے گی اور وہ اسی حال میں ہوں گے کہ زمین پھٹ جائے گی۔ ابن عیینہ نے کہا: وہ اس وقت نکلے گا جب امام مزدلفہ سے چلے گا اور اس نے حاجیوں سے پہلے قاصد بھیجا ہوگا تا کہ لوگوں کو خبر دے کہ دابہ نہیں نکلا۔'' (الاوسط)

(٩٨٩٩) احمد: ٢١٨٠٥۔ ورجاله رجال الصحيح غير عمر بن عبدالرحمن بن عطية وهو ثقة، هيثمي: ١٢٥٧٣.

(٩٩٠٠) طبراني اوسط: ١٦٥٧۔ وفيه رباح بن عبيدالله بن عمرو هو ضعيف، هيثمي: ١٢٥٧٧.

(٩٩٠١) طبراني اوسط: ١٢٥٧٨۔ رجاله ثقات، هيثمي: ١٢٥٧٨.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۹۹۰۲۔اِبْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، رَفَعَهُ: إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا خَرَّ إِبْلِيْسُ سَاجِدًا، يُنَادِيْ وَيَجْهَرُ:إِلٰهِيْ مُرْنِيْ أَنْ أَسْجُدَ لِمَنْ شِئْتَ، فَتَجْتَمِعُ إِلَيْهِ زَبَانِيَتُهُ فَيَقُوْلُوْنَ يَاسَيِّدَهُمْ مَا هٰذَا التَّضَرُّعُ؟ فَيَقُوْلُ: إِنَّمَا سَأَلْتُ رَبِّيْ أَنْ يَنْظُرَنِيْ إِلَى الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ، وَهٰذَا الْوَقْتُ الْمَعْلُوْمُ ، ثُمَّ دَابَّةُ الْأَرْضِ مِنْ صَدْعٍ فِي الصَّفَا فَأَوَّلُ خَطْوَةٍ تَضَعُهَا بِأَنْطَاكِيَةَ فَتَأْتِي إِبْلِيْسَ فَتَلْطِمُهُ . (للكبير والأسط: ٩٤ بضعف)

”سیدنا ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں ،جب سورج مغرب سے نکلے گا تو ابلیس سجدے میں گر جائے گا اور بلند آواز سے پکارے گا ،اے اللہ! جس کے لیے تو چاہے مجھے سجدہ کرنے کا حکم دے دے تو اس کے درباری کہیں گے: اے ہمارے سردار! یہ کیسی عاجزی ہے تو وہ کہے گا: میں نے اپنے رب سے معلوم وقت تک مہلت طلب کی تھی اور یہی وقت معلوم ہے ۔پھر دابۃ الارض صفا پہاڑ پھٹنے سے نکلے گا اور پہلا قدم وہ انطاکیہ میں رکھے گا اور ابلیس آئے گا تو دابہ اس کو ایک تھپڑ لگا دے گا۔“ (الکبیر الاوسط سند ضعیف)

۹۹۰۳۔عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطَنْطِيْنِيَّةِ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى فَخِذِ الَّذِيْ حَدَّثَهُ أَوْ مَنْكِبِهٖ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَا لَحَقٌّ كَمَا أَنَّكَ هَا هُنَا أَوْ كَمَا أَنَّكَ قَاعِدٌ يَعْنِيْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ . (رواه أبوداوٗد: ٤٢٩٤)

”سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیت المقدس کا آباد ہونا مدینے کی بربادی کا وقت ہے اور مدینہ کی بربادی بڑی جنگوں کے لڑنے کا وقت ہے، اور بڑی جنگ قسطنطنیہ فتح کرنے کا وقت ہے اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کے خروج کا وقت ہے، پھر آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس شخص کی ران پر یا اس کے شانے پر مارا جس سے آپ ﷺ حدیث بیان فرما رہے تھے پھر فرمایا: یہ واقعات اسی طرح درست ہیں جیسا تو یہاں بیٹھا ہے یعنی معاذ کو فرمایا۔“

۹۹۰٤۔عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَلْحَمَةُ الْكُبْرٰى وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةِ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِيْ سَبْعَةِ أَشْهُرٍ . (رواه أبوداوٗد: ٤٢٩٥)

”ایک روایت میں ہے کہ جنگ عظیم ،قسطنطنیہ اور دجال کا خروج سات ماہ میں واقع ہوگا۔“ (ابوداود، ترمذی)

(۹۹۰۲) طبرانی کبیر اور طبرانی اوسط: ۹٤۔ وفيه اسحاق بن ابراهيم بن زبريق وهو ضعيف، هيثمی: ۱۲۵۷۸.

(۹۹۰۳) ابوداؤد: ٤۲۹٤۔ حسن، البانی: ۳٦۰۹۔ ترمذی: ۲۲۳۸۔ احمد: ۲۱۵٤۰.

(۹۹۰٤) ابوداؤد: ٤۲۹۵۔ ضعیف، البانی: ۹۲۵۔ ترمذی: ۲۲۳۸۔ احمد: ۲۱۵٤۰.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٩٩٠٥۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِيْنَةِ سِتُّ سِنِيْنَ وَيَخْرُجُ الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ. (رواه أبوداوٗد: ٤٢٩٦)

"سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنگ اور وہ شہر فتح کرنے کے درمیان چھ سال بیت جائیں گے اور ساتویں سال دجال نکلے گا۔" (ابوداوٗد)

٩٩٠٦۔ عَنْ أَبِيْ قَبِيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَكْتُبُ إِذْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الْمَدِيْنَتَيْنِ تُفْتَحُ أَوَّلًا قُسْطَنْطِيْنِيَّةُ أَوْ رُوْمِيَّةُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا بَلْ مَدِيْنَةُ هِرَقْلَ أَوَّلًا. (رواه الدارمي: ٤٨٦)

"ابو قبیل نے کہا: میں نے ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو سنا کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے پاس لکھ رہے تھے کہ آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ ان دو شہروں قسطنطنیہ اور رومیہ میں سے پہلے کون سا شہر فتح کیا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں پہلے ہرقل کا شہر فتح ہوگا۔"

شرح:...... مدینہ ویران ہونے کا سبب اور بیت المقدس کی آبادی کی وجہ یہ ہوگی کہ کفار بیت المقدس پر غلبہ حاصل کرلیں گے۔ اور مدینہ کے ویران ہونے کا سبب خونریز جنگ کو قرار دیا گیا ہے، یہ تاتاریوں اور شام کے درمیان ہوئی تھی۔ زیادہ صحیح یہ قول ہے کہ یہ جنگ اہل شام اور رومیوں کے درمیان ہوئی تھی، مختصر یہ ہے کہ یہ امور یکے بعد دیگرے تھوڑی تھوڑی مدت میں موقوع پذیر ہوں گے۔ (عون المعبود:۴/۱۸۳)

٩٩٠٧۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكُوْنُ فِي آخِرِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ إِذَا ظَهَرَ الْخُبْثُ. (رواه الترمذي: ٢١٨٥)

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ مرفوع بیان کرتی ہیں: اس امت کے آخر میں زمین میں غرق ہونا، شکلیں مسخ ہونا اور پتھر برسنا بھی ہوگا۔ تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم ہلاک ہوں گے جب کہ ہمارے درمیان نیک لوگ بھی ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ جب خباثت بڑھ جائے گی۔" (ترمذی)

شرح:...... ثابت ہوا کہ جب فسق و فجور اور زنا عام ہو جائے تو نیک لوگوں کے وجود کے باوصف ہلاکت عام برپا ہو جاتی ہے۔ (شرح مسلم:۱۸/۳)

(٩٩٠٥) ابوداؤد: ٤٢٩٦۔ ضعيف، البانى: ٩٢٦۔ احمد: ١٧٢٣٨۔

(٩٩٠٦) دارمى: ٤٨٦۔ احمد: ٦٦٠٧۔

(٩٩٠٧) ترمذى: ٢١٨٥۔ صحيح، البانى: ١٧٧٦۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩٩٠٨۔عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ قَالَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوْفِ فَوَافَقُوْهُ عِنْدَ أَكَمَةٍ فَإِنَّهُمْ لَقِيَامٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدٌ قَالَ فَقَالَتْ لِي نَفْسِي ائْتِهِمْ فَقُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ لَا يَغْتَالُوْنَهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَعَلَّهُ نَجِيٌّ مَعَهُمْ فَأَتَيْتُهُمْ فَقُمْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ قَالَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ أَعُدُّهُنَّ فِي يَدِي قَالَ تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ . (رواه مسلم: ٢٩٠٠)

”نافع بن عتبہ بن ابی وقاص سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مغرب کی طرف ایک قوم ہے جن کا لباس اونی ہوگا وہ جزیرۃ العرب پر حملہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں فتح دے دے گا، پھر فارس پر حملہ آور ہوں گے تو اس پر بھی اللہ انہیں فتح دے گا، پھر وہ روم پر حملہ آور ہوں گے اور اس کو بھی اللہ فتح کرادے گا، پھر وہ دجال سے لڑیں گے تو اللہ انہیں فتح دے دے گا۔“ (مسلم)

شرح:...... اس کا مقصد ہے کہ جزیرۂ عرب مکمل طور پر مسلمان فتح کریں گے، ایسا ہی ہوا ہے اور آپ ﷺ کے بعد فارس اور روم فتح ہوئے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں یہ فتح ہوئے تھے اور دجال کا ابھی انتظار ہے۔ (انجاز الحاجہ: ۱۲/۱۰۲)

٩٩٠٩۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ قَبْلَ أَنْ يَمُوْتَ بِشَهْرٍ تَسْأَلُوْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ وَإِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ تَأْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ . (رواه مسلم: ٢٥٣٨ ، [وهي حية يومئذ]

فَسَّرَهَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ صَاحِبَ السِّقَايَةِ نَقْصَ الْعُمُرِ ، وَقَالَ سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ : إِنَّمَا هِيَ نَفْسٌ مَخْلُوْقَةٌ يَوْمَئِذٍ .

”سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ نے اپنی وفات سے ایک ماہ قبل فرمایا: تم مجھ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہو اور اس کا علم اللہ کے پاس ہے اور میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ آج روئے زمین پر جتنے نفوس ہیں اس دن سے جب ان پر سو سال پورا ہوگا تو ان میں سے کوئی بھی زندہ نہ رہے گا۔ عبدالرحمٰن صاحب سقایہ نے تفسیر کی کہ عمریں کم ہوں گی اور سالم بن ابی جعد نے کہا: یہ اس دن کی مخلوق کا بیان ہے۔“ (مسلم، اور ترمذی)

(٩٩٠٨) مسلم: ٢٩٠٠۔ ابن ماجه: ٤٠٩١۔ احمد: ١٨٤٩٣.

(٩٩٠٩) مسلم: ٢٥٣٨۔ احمد: ١٤٦٣٨.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٩٩١٠۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، بِنَحْوِهِ وَفِيْهِ: يُرِيْدُ بِذٰلِكَ أَنَّهَا تَخْرِمُ ذٰلِكَ الْقَرْنَ. (رواه البخاري: ٦٠١)

"سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو اس حدیث کی مثل ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ اس صدی کے لوگ ختم ہو جائیں گے۔"

٩٩١١۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَعْرَابِ جُفَاةً يَأْتُوْنَ النَّبِيَّ ﷺ فَيَسْأَلُوْنَهُ مَتَى السَّاعَةُ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُوْلُ إِنْ يَعِشْ هٰذَا لَا يُدْرِكُهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي مَوْتَهُمْ. (رواه البخاري: ٦٥١١)

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: جب دیہات کے لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس آتے تھے تو سوال کرتے تھے کہ قیامت کب آئے گی؟ تو آپ ﷺ ان میں سے کم عمر آدمی کو دیکھتے اور آپ فرماتے تھے: اگر یہ زندہ رہا تو بوڑھا نہ ہو گا کہ تم پر قیامت آ جائے گی۔ ہشام نے کہا: یعنی وہ مر جائے گا۔" (الشیخان)

٩٩١٢۔ أَبُوْسَعِيْدٍ، رَفَعَهُ: لَا تَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوْسَةٌ الْيَوْمَ. (رواه رزين)

"سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں: سو سال نہیں گزریں گے کہ زمین پر جتنے انسان موجود ہیں وہ اُس دن زندہ نہیں ہوں۔" (رزین)

شرح: ...... ان میں اس بات کی نفی نہیں کہ اس رات سے لے کر جو صدی سے کچھ اوپر ہو گا یہ اس حدیث کے خلاف باقی رہا ہے، یہی وجہ ہے کہ ابو طفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے آخری صحابی ہیں جو فوت ہوئے۔ یہ ۱۱۰ ہجری میں فوت ہوئے تھے، نبی کریم ﷺ نے جب یہ اعلان کیا تھا اس وقت سے لے کر ان کی وفات تک صدی کا آغاز ہوتا ہے، جبکہ یہ دس برس اوپر صدی سے گزار کر فوت ہوئے تھے۔

اس میں مولود (پیدا ہونے والے) سے مراد انسان ہیں، فرشتے اس میں شامل نہیں۔ اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ خضر علیہ السلام نبی ﷺ کی بعثت سے پہلے وفات پا چکے تھے۔ اگر وہ زندہ ہوتے تو اس صدی تک موجود ہوتے۔ (فتح الباری: ۲/ ۷۵)

٩٩١٣۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ قَالَ زَائِدَةُ فِي حَدِيْثِهِ لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ ثُمَّ اتَّفَقُوْا

"سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر دنیا سے ایک دن کے سوا باقی نہ رہے تو اللہ اُسی دن کو طویل کر دے گا اور اللہ ایک شخص اُٹھائے گا جو مجھ سے ہو گا

(٩٩١٠) بخاری: ٦٠١۔ مسلم: ٢٥٣٧۔ ابوداؤد: ٤٣٤٨۔ ترمذی: ٢٢٥١۔ احمد: ٥٩٩٢.

(٩٩١١) بخاری: ٦٥١١۔ مسلم: ٢٩٥٦. (٩٩١٢) رزین

(٩٩١٣) ابوداؤد: ٤٢٨٢۔ حسن، صحیح، البانی: ٣٦٠١۔ ترمذی: ٢٢٣٠.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰى يَبْعَثَ فِيهِ رَجُلًا مِنِّي أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي زَادَ فِي حَدِيثِ فِطْرٍ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا. (رواه أبوداوٗد: ٤٢٨٢)

یا میری اہل بیت سے ہوگا۔ اُس کا نام میرے نام پر ہوگا اور اُس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہوگا۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، جیسے وہ ظلم اور جبر سے بھر چکی ہو گی۔'' (ابوداؤد اور ترمذی)

٩٩١٤۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ. (رواه أبوداوٗد: ٤٢٨٤)

''سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مہدی میری اولاد سے اور فاطمہ کی اولاد سے ہوگا۔'' (ابوداؤد)

٩٩١٥۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَهْدِيُّ مِنِّي أَجْلَى الْجَبْهَةِ أَقْنَى الْأَنْفِ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ. (رواه أبوداوٗد: ٤٢٨٥)

''سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہدی مجھ سے ہے، روشن پیشانی والا، بلند ناک والا، زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، جیسے وہ ظلم وجبر سے بھر چکی ہوگی۔ وہ سات سال تک بادشاہت کرے گا۔''

٩٩١٦۔ قَالَ عَلِيٌّ رضي الله عنه وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمّٰى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ. (رواه أبوداوٗد: ٤٢٩٠)

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے اپنے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور کہا: یہ میرا بیٹا سردار ہے جیسا اس کو نبی ﷺ نے سیّد فرمایا ہے اور اس کی اولاد سے ایک مرد پیدا ہوگا۔ اس کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہوگا۔ وہ اخلاق میں آپ ﷺ کے مشابہ ہوگا اور صورت میں مشابہ نہ ہوگا۔'' (ابوداؤد)

٩٩١٧۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللّٰهُ فِي لَيْلَةٍ. (رواه ابن ماجة: ٤٠٨٥)

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہدی میری اہل بیت میں سے ہوگا اور ایک رات میں اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دے گا۔''

شرح:...... صحیح ترین بات یہ ہے کہ امام مہدی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں گے، اور مرزائی مرزا قادیانی کو مہدی قرار دیتے ہیں۔ یہ جھوٹ ہے۔ اس نے تو نبوت کا دعویٰ کر دیا تھا، یہ کذاب ہے، یہ مہدی نہیں ہوسکتا۔

(٩٩١٤) ابوداؤد: ٤٢٨٤۔ صحیح، البانی: ٣٦٠٣۔ ابن ماجه: ٤٠٨٦.

(٩٩١٥) ابوداؤد: ٤٢٨٥۔ حسن، البانی: ٣٦٠٤۔ ترمذی: ٢٢٣٢۔ ابن ماجه: ٤٠٨٣.

(٩٩١٦) ابوداؤد: ٤٢٩٠۔ ضعیف، البانی: ٩٢٤.

(٩٩١٧) ابن ماجه: ٤٠٨٥۔ حسن، البانی: ٣٣٠٠.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور شیعہ کا خیال ہے یہ محمد قائم منتظر ہے، جو غار میں چھپ چکے ہیں۔ یہ غلط ہے کیونکہ انہوں نے ان امام کا نام محمد بن حسن بتایا ہے یہ نبی ﷺ کے باپ والا نام نہیں، جبکہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے، اس امام کا نام میرے نام پر اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا، جبکہ ان کے والد کا نام حسن ہے۔

دوسری بات ہے کہ آپ نے فرمایا، وہ انصاف پھیلائیں گے اور دنیا میں ظلم وستم ہو رہا ہے۔ ان کے غائب ہونے سے دنیا والوں کو کیا فائدہ ہوا؟

بعض کا خیال ہے یہ سید احمد شہید بریلوی ہیں۔ یہ بات باطل ہے وہ تو شہید ہو چکے ہیں۔

صحیح بات یہ ہے کہ یہ آخر زمانہ میں نمودار ہوں گے، دین کی تائید کریں گے، عدل کا بول بالا کریں گے، مسلمان ان کی پیروکاری اختیار کریں گے اور یہ اسلامی ممالک پر غالب ہوں گے۔

ان کے بعد دجال آئے گا اور یہ عیسیٰ علیہ السلام کی دجال کے خلاف مدد کریں گے، اس کے قتل میں معاونت کریں گے اور عیسیٰ علیہ السلام ان کی اقتدا میں نماز پڑھیں گے۔ (عون المعبود:۴/ ۱۷۰)

۹۹۱۸۔عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ نِدَاءَ الْمُنَادِيْ مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُنَادِي الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكُنْتُ فِيْ صَفِّ النِّسَاءِ الَّتِيْ تَلِيْ ظُهُوْرَ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ أَتَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّيْ وَاللّٰهِ مَاجَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيْمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِيْ حَدِيْثًا وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِيْ أَنَّهُ رَكِبَ فِيْ سَفِيْنَةٍ

”سیدہ فاطمہ بنت قیس سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نماز کی جامع منادی کرائی۔ جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کرائی تو منبر پر بیٹھے اور ہنس دیئے اور فرمایا: ہر آدمی اپنی جگہ پر بیٹھا رہے۔ پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں جمع کرایا ہے؟ تو انہوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کو بہتر علم ہے۔ آپ نے فرمایا: قسم اللہ کی! میں ترغیب یا خوف کی وجہ سے تمہیں نہیں بلایا البتہ میں نے تمہیں اس لیے جمع کیا کہ تمیم داری ایک نصرانی مرد تھا وہ آیا اور اس نے بیعت کی اور اسلام قبول کیا، اور اس نے ایک بات بیان کی ہے اور وہ اس چیز کے مطابق ہے جو میں تمہیں بتاتا رہا ہوں۔ دجال کے متعلق اس نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ تیس مردوں سمیت سمندری کشتی میں سوار ہوا جو قبیلہ لخم وجزام میں سے تھے۔ سمندر کی موج نے ایک ماہ تک کھیل جاری رکھا، پھر وہ سمندر کے درمیان ایک جزیرے میں پہنچے جہاں سورج غروب ہوتا ہے۔ وہ اپنی کشتی کے قریب بیٹھ گئے تو انہیں

(۹۹۱۸) ابوداؤد: ۴۳۲۵۔ ترمذی: ۲۲۵۳۔ احمد: ۲۶۷۹۷۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِيْنَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ أَرْفَئُوْا إِلٰى جَزِيْرَةٍ فِي الْبَحْرِ حَتّٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوْا فِيْ أَقْرُبِ السَّفِيْنَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعْرِ لَايَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقَالُوْا وَيْلَكِ مَاأَنْتِ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوْا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ أَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوْا إِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهٗ إِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيْهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدُّهٗ وِثَاقًا مَجْمُوْعَةٌ يَدَاهُ إِلٰى عُنُقِهٖ مَابَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَاأَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِيْ فَأَخْبِرُوْنِيْ مَا أَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِيْنَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ أَرْفَأْنَا إِلٰى جَزِيْرَتِكَ هٰذِهٖ فَجَلَسْنَا فِيْ أَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعْرِ لَايُدْرِيْ مَاقُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقُلْنَا وَيْلَكِ مَاأَنْتِ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتِ اعْمِدُوْا إِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهٗ إِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَقِ فَأَقْبَلْنَا

کثیر بالوں والا ایک جانور ملا۔ اس کا اگلا یا پچھلا طرف معلوم نہ ہوا تو انہوں نے کہا کہ تو کون ہے؟ تو اس نے عورت کی آواز میں کہا کہ میں جساسہ ہوں تو ہم لوگوں نے کہا کہ جساسہ کیا چیز ہے؟ اس نے کہا کہ اے لوگو! اس عمارت میں ایک مرد ہے جو تمہاری ملاقات کا شوق رکھتا ہے۔ تم اس کے پاس جاؤ اُس نے جب مرد کا نام لیا تو ہم ڈر گئے کہ یہ شیطان عورت نہ ہو ہم تیزی سے گئے اور ہم نے ایک قد آور انسان دیکھا۔ اس کا جسم بھی بڑا تھا اور مضبوط باندھا ہوا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ گردن میں باندھے تھے اور زانوؤں سے لے کر ٹخنوں تک لوہے میں ڈبا باندھا ہوا تھا۔ ہم نے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا: تمہیں میری خبر تو معلوم ہو جائے گی لیکن تم بتاؤ کہ تم کون ہو؟ ہم نے کہا کہ ہم عرب لوگ ہیں۔ ہم سمندری کشتی میں سوار ہوئے۔ اتفاقاً سمندر میں طغیانی تھی امواج ایک ماہ تک ہم سے کھیلتی رہی پھر اس جزیرے میں آن پہنچے اور اپنی کشتی کے قریب پہنچے اور جزیرے کے اندر آ گئے تو ہمیں ایک چوپایہ نما چیز ملی جس کے بال بہت زیادہ ہیں اور جس کا اگلا پچھلا طرف ہم نہ جان سکے۔ اس لیے کہ بال بہت زیادہ ہیں۔ ہم نے اس سے کہا کہ تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں جساسہ ہوں۔ ہم نے کہا کہ جساسہ کیا چیز ہے؟ تو اس نے کہا کہ تم اس مرد کے پاس جاؤ جو عمارت میں ہے۔ وہ تمہاری ملاقات کا شوق رکھتا ہے تو ہم تیری طرف دوڑ کر آ گئے تو اس سے ہمیں خوف آیا، ہمیں ڈر ہے کہ وہ شیطان عورت ہے۔ اس نے کہا کہ مجھے خبر دو بیسان کی کھجوروں کی۔ ہم نے کہا کہ ان کے بارے میں تو کیا خبر لینا چاہتا ہے؟ اس نے کہا: مجھے خبر دو بحیرہ طبریہ کی۔ ہم نے کہا: اس کی کیا چیز پوچھنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: کیا اس میں پانی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

إِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَأْمَنْ أَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً فَقَالَ أَخْبِرُوْنِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ يُثْمِرُ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يُوْشِكُ أَنْ لَا تُثْمِرَ قَالَ أَخْبِرُوْنِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِيْهَا مَاءٌ قَالُوْا هِيَ كَثِيْرُ الْمَاءِ قَالَ أَمَا إِنَّ مَاءَ هَا يُوْشِكُ أَنْ يَذْهَبَ قَالَ أَخْبِرُوْنِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالُوْا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَائِهَا قَالَ أَخْبِرُوْنِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّيْنَ مَا فَعَلَ قَالُوْا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوْهُ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيْعُوْهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي إِنِّي أَنَا الْمَسِيْحُ وَإِنِّي أُوْشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَأَخْرُجَ فَأَسِيْرُ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعَ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِيْ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِيْ مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِيْ عَنْهَا وَإِنَّ

موجود ہے؟ تو لوگوں نے کہا کہ اس میں بہت پانی ہے۔ اس نے کہا کہ قریب ہے کہ اس کا پانی ختم ہو جائے گا۔ اس نے کہا: زغر چشمے کے بارے میں بتاؤ۔ لوگوں نے کہا: اس کی کیا حالت پوچھنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا کہ کیا اس میں پانی ہے چشمے اور کیا وہاں کے لوگ اس چشمے کے پانی سے کھیت سیراب کرتے ہیں؟ ہم نے کہا: اس میں بہت پانی ہے اور وہاں کے لوگ اسی پانی سے کھیت سیراب کرتے ہیں۔ اس نے کہا کہ مجھے خبر دو کہ امیوں کا نبی کیا کر رہا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ وہ مکہ سے نکل کر مدینہ چلے آئے ہیں۔ اس نے کہا کہ کیا عربوں نے اس سے جنگ لڑی ہے؟ تو ہم نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: اس نے لوگوں سے کیا برتاؤ کیا؟ ہم نے اس کو خبر دی کہ آپ ﷺ عربوں پر غالب آ گئے ہیں۔ اور وہ آپ ﷺ کی اطاعت کر رہے ہیں اس نے کہا کہ ایسا ہو چکا ہے؟ ہم نے کہا ہاں۔ اس نے کہا لوگوں کے لیے یہی بہتر ہے کہ وہ اس کی اطاعت کریں۔ اب میں اپنے بارے میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ مسیح دجال ہوں اور عنقریب مجھے نکلنے کی اجازت ہو گی اور میں زمین پر چلوں گا اور کوئی بستی ترک نہیں کروں گا، اور چالیس ایام میں ساری دنیا پر گھوم جاؤں گا البتہ مکہ اور طیبہ نہیں جا سکوں گا کہ وہ دونوں میرے لیے ممنوع قرار دیے گئے ہیں۔ جب میں ان میں داخل ہونے کا ارادہ کروں گا تو میرے مقابلے میں فرشتہ آ جائے گا۔ اس کے ہاتھ میں تلوار ہو گی جس کو وہ سونتے رکھے گا اور مجھے روک دے گا اور مدینہ کی ہر گلی کوچے میں فرشتے پہرہ دے رہے ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی لاٹھی سے منبر پر نیزہ مار کر فرمایا: طیبہ یہ ہے، طیبہ یہ ہے اور طیبہ یہ ہے۔ خبردار! کیا میں تم سے یہ بات پہلے بھی بیان کر چکا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةٌ يَحْرُسُونَهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهِ طَيْبَةٌ هٰذِهِ طَيْبَةٌ هٰذِهِ طَيْبَةٌ يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَإِنَّهُ أَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَاهُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَاهُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَاهُوَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ قَالَتْ فَحَفِظْتُ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

ہوں؟ تو لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: مجھے تمیم داری کی بات اس لیے پسند آئی کہ میں یہ بات پہلے بیان چکا ہوں اور مدینہ اور مکہ کی خبر دے چکا ہو۔ خبردار وہ شام کے سمندر میں ہے یا وہ یمن کے سمندر میں ہے۔ نہیں بلکہ وہ مشرق میں ہے اور وہ مشرق نہیں ہے، وہ مشرق نہیں اور ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس کہتی ہیں: یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کی زبانی میں نے سن کر یاد کر رکھا ہے۔''

٩٩١٩۔ وَمِنْ رِوَايَاتِهِ، قَالَتْ، فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ، فَقَالَ إِنَّ بَنِي عَمٍّ لِتَمِيمِ الدَّارِيِّ رَكِبُوا فِي الْبَحْرِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

''ان کی روایات میں یہ ہے کہ وہ کہتی ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر خطبہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ فرمایا: بنوعم تمیم داری سمندر میں سوار ہو کر گئے پھر آگے حدیث بیان کی۔''

٩٩٢٠۔ مِنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخْرَجَ تَمِيمًا إِلَى النَّاسِ فَحَدَّثَهُمْ.

''ان میں سے ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تمیم داری کو لوگوں کے سامنے نکالا اور اس نے لوگوں کو بتایا۔''

٩٩٢١۔ وَمِنْهَا: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّهَا النَّاسُ حَدَّثَنِي تَمِيمٌ الدَّارِيُّ أَنَّ نَاسًا مِنْ قَوْمِهِ كَانُوا فِي الْبَحْرِ فِي سَفِينَةٍ لَهُمْ فَانْكَسَرَتْ بِهِمُ السَّفِينَةُ، فَرَكِبَ بَعْضُهُمْ عَلٰى لَوْحٍ مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ، فَخَرَجُوا إِلٰى جَزِيرَةٍ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

''ان کی روایات میں سے ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! مجھ سے تمیم داری نے بیان کیا کہ اس کی قوم کے کچھ لوگ سمندر کی کشتی میں سوار ہوئے تو کشتی ٹوٹ گئی اور ان میں کچھ افراد کشتی کے ایک تختے پر سوار اور ایک جزیرے میں چلے گئے۔ پھر آگے حدیث بیان کی۔''

(٩٩١٩) ابوداؤد: ٤٣٢٥۔ ترمذی: ٢٢٥٣۔ احمد: ٢٦٧٩٧.

(٩٩٢٠) ابوداؤد: ٤٣٢٥۔ ترمذی: ٢٢٥٣۔ احمد: ٢٦٧٩٧.

(٩٩٢١) ابوداؤد: ٤٣٢٥۔ ترمذی: ٢٢٥٣۔ احمد: ٢٦٧٩٧.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٩٩٢٢۔ وَمِنْهَا، قَالَتْ: صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ. (كلها لمسلم: ٢٩٤٢)

”اور ان کی روایات میں سے ہے وہ کہتی ہیں: آپ ﷺ نے نماز ظہر پڑھی اور پھر منبر پر چڑھے۔“

٩٩٢٣۔وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَخَّرَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ إِنَّهُ حَبَسَنِي حَدِيْثٌ كَانَ يُحَدِّثُنِيْهِ تَمِيْمٌ الدَّارِيُّ عَنْ رَجُلٍ كَانَ فِي جَزِيْرَةٍ، بنحوه وفيه: قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ اذْهَبْ إِلَى ذٰلِكَ الْقَصْرِ فَأَتَيْتُهُ فَإِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهُ مُسَلْسَلٌ فِي الْأَغْلَالِ يَنْزُوْفِيمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. (رواه أبوداوٗد: ٤٣٢٥)

”اور ان میں سے ہے کہ آپ ﷺ نے نماز عشاء ایک دن مؤخر کی پھر باہر تشریف لائے اور فرمایا: تمیم داری نے مجھ سے بیان کیا ہے جس کی وجہ سے میں روکا گیا تھا۔ اس نے جزیرے میں ایک مرد کی خبر دی اور اس میں یہ بھی ہے کہ جساسہ نے اس کو کہا: اس محل میں جاؤ تو میں وہاں گیا اور ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے بال گھسیٹ رہا تھا، وہ زنجیروں میں باندھا تھا اور زمین وآسمان کے درمیان ہوا خوری کر رہا تھا۔“

٩٩٢٤۔وَمِنْهَا: أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ فِلَسْطِيْنَ رَكِبُوْا سَفِيْنَةً فِي الْبَحْرِ فَجَالَتْ بِهِمْ حَتّٰى قَذَفَتْهُمْ فِي جَزِيْرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ فَإِذَا هُمْ بِدَابَّةٍ لَبَّاسَةٍ نَاشِرَةٍ شَعْرَهَا فَقَالُوْا مَاأَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوْا فَأَخْبِرِيْنَا قَالَتْ لَاأُخْبِرُكُمْ وَلَا أَسْتَخْبِرُكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا أَقْصَى الْقَرْيَةِ فَإِنَّ ثَمَّ مَنْ يُخْبِرُكُمْ وَيَسْتَخْبِرُكُمْ فَأَتَيْنَا أَقْصَى الْقَرْيَةِ فَإِذَا رَجُلٌ مُوْثَقٌ بِسِلْسِلَةٍ فَقَالَ أَخْبِرُوْنِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قُلْنَا مَلْاٰى تَدْفُقُ قَالَ أَخْبِرُوْنِي عَنِ الْبُحَيْرَةِ قُلْنَا مَلْاٰى تَدْفُقُ قَالَ أَخْبِرُوْنِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ الَّذِي بَيْنَ الْأُرْدُنِّ وَفِلَسْطِيْنَ هَلْ أَطْعَمَ قُلْنَا نَعَمْ. (رواه الترمذي: ٢٢٥٣)

”اور ان روایات میں سے ہے کہ فلسطین کے چند لوگ کشتی میں سوار ہوئے تو کشتی ان کی وجہ سے ڈولنے لگی اور انہیں ایک جزیرے میں پھینک دیا اس میں ابو جساسہ نے کہا، انہوں نے کہا ہمیں خبر دیدے تو اس خبر نہ دونگی اور نہ تم پوچھتی لیکن تم اس بستی کی اس طرف جاؤ۔ وہاں وہ شخص ہے جو تمہیں بھی بتائے گا اور تم سے بھی سوال کرے گا۔ پس ہم گاؤں کی دوسری جانب گئے تو ایک آدمی باندھا تھا اور اس میں ہے کہ اس نے کہا: بیسان کی کھجوروں کی خبر دو جو اردن اور فلسطین کے درمیان ہیں۔ کیا وہ کھائی جاتی ہیں؟ ہم نے کہا: ہاں۔“ (مسلم وترمذی وابوداود)

(٩٩٢٢) مسلم: ٢٩٤٢.

(٩٩٢٣) ابوداؤد: ٤٣٢٥۔ صحیح، البانی: ٣٦٣٦۔ مسلم: ٢٩٤٢۔ ترمذی: ٢٢٥٣۔ احمد: ٢٦٨٠٤.

(٩٩٢٤) ترمذی: ٢٢٥٣۔ صحیح، البانی: ١٨٣٧۔ مسلم: ٢٩٤٢۔ ابوداؤد: ٤٣٢٥۔ احمد: ٢٧٧٤٧.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٩٩٢٥ـوَلَهُ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَهُ ، وَفِيْهِ : شَهِدَ جَابِرٌ أَنَّهُ ابْنُ الصَّيَادِ ، قُلْتُ فَإِنَّهُ قَدْ مَاتَ ، قَالَ : وَإِنْ مَاتَ ، قُلْتُ: فَإِنْ أَسْلَمَ ، قَالَ وَإِنْ أَسْلَمَ ، قُلْتُ فَإِنْ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ ، قَالَ وَإِنْ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ .

''اور اس کی ایک روایت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا وہ ابن صیاد ہے۔ تو میں نے کہا: وہ تو مر چکا ہے تو اس نے کہا: خواہ وہ مر ہی چکا ہے۔ میں نے کہا: وہ مسلمان ہو چکا تھا۔ اس نے کہا: خواہ وہ مسلمان بھی ہو چکا ہو، میں نے کہا: وہ تو مدینہ میں داخل ہوا ہے تو اس نے کہا: خواہ مدینہ میں داخل ہو چکا ہو۔''

٩٩٢٦ـحَدَّثَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الطَّائِيُّ قَاضِيْ حِمْصَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ ح و حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيْهِ وَرَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِيْ طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذٰلِكَ فِيْنَا فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً فَخَفَّضْتَ فِيْهِ وَرَفَّعْتَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِيْ طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِيْ

''سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن دجال کا ذکر فرمایا: اور آواز پست بھی کی بلند آواز سے بھی بیان کیا۔ اور ہمیں تو گمان ہونے لگا کہ شاید وہ کھجوروں میں چھپا ہوگا۔ ہم اس فکر میں تھے کہ آپ ﷺ ہماری یہ حالت جان گئے پس آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے کل دجال کا ذکر کیا، آواز پست بھی کی اور بلندی بھی تو ہمیں خطرہ پیدا ہوا کہ وہ کھجوروں میں چھپا ہوگا۔

آپ نے فرمایا: دجّال سے زیادہ تمہارے لیے مجھے دوسرے خطرے کا زیادہ خوف ہے۔ دجال تو میری حیات میں آیا تو میں تم سے پہلے اس سے جھگڑوں گا اور اگر وہ میرے بعد نکلا تو ہر مسلمان اپنی جان کا جھگڑا کرے گا اور ذمہ داری پوری کرے گا اور میرے پیچھے اللہ ہر مسلمان کا نگران ہوگا۔ دجال جوان ہوگا، اس کی آنکھ اُوپر کو اُٹھی ہوگی گویا وہ عبدالعزی بن قطن کے مشابہ دکھائی دیتا ہے۔ تو جس کو وہ نظر آئے تو سورۃ الکھف کی ابتدائی آیات تلاوت کرے، وہ شام اور عراق کے درمیان سے خارج ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے دائیں اور بائیں منہ پھیر کر فرمایا: اے اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ!

(٩٩٢٥) ترمذی: ٢٢٥٣ـ صحیح، البانی: ١٨٣٧ـ مسلم: ٢٩٤٢ـ ابوداؤد: ٤٣٢٥ـ احمد: ٢٧٧٤٧.

(٩٩٢٦) مسلم: ٢٩٣٧ـ ابوداؤد: ٤٣٢١ـ ترمذی: ٢٢٤٠ـ ابن ماجه: ٤٠٧٥ـ احمد: ١٧١٧٧.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجَ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِئَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَاعِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوا قُلْنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ وَمَا لُبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًا وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ

وہ زمین میں کتنا عرصہ رہے گا؟ آپ نے فرمایا: چالیس دن ایک دن سال کی مانند ہوگا، ایک دن ایک مہینے کے برابر ہوگا اور ایک دن سات ایام (جمعہ) برابر ہوگا، باقی ایام تمہارے ان ایام کے برابر ہوں گے۔ ہم نے عرض کی: جو دن سال برابر ہو گا اس میں کیا ایک دن کی نمازیں کفایت کریں گی؟ ہم ایک دن کی نمازوں پر کفایت کریں گے؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ تم اندازہ کرو گے۔ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! وہ کتنی تیزی سے زمین پر چلے گا؟ آپ نے فرمایا: اس بادل کی مثل چلے گا کہ پیچھے ہوا کا دباؤ خوب ہو۔ پس وہ ایک قوم کے پاس جائے گا اور ان کی دعوت دے گا تو وہ اس پر ایمان لے آئیں اور اس کی بات ماننے جائیں گے پس وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ برسنے لگے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ نباتات اُگائے گی تو لوگوں کے مویشی چرنے جائیں گے، موٹے تازے، زیادہ بہتر تھنوں والے پہلو نکال کر لوٹیں گے۔ پھر دوسری قوم کے پاس جائے گا اور دعوت دے گا تو وہ اس کی تردید کر دیں گے، اور وہ انہیں چھوڑ کر چلا جائے گا اور صبح کو اس قوم کے ہاتھ کوئی چیز نہ آئے گی ان کے مویشی ویران چراگاہوں سے خالی پیٹ لوٹے ہوں گے۔

وہ زمین کو کہے گا: اپنے خزانے نکال تو وہ نکال دے گی اور خزانے اس کے ساتھ چلنے لگیں گے۔ پھر وہ ایک جوان مرد کو قتل کرے گا اور پھر اس کے جسم کے دو ٹکڑے ملا کر اس متمثل جوان کو بلائے گا تو وہ اُٹھ کھڑا ہوگا۔ اس کا چہرہ چمکتا ہوگا اور ہنستا ہوگا اور اس طرح شعبدہ بازی کرتا ہوگا کہ مسیح بن مریم علیہ السلام دمشق کے مشرقی سفید مینار پر آ اُتریں گے اور اُن پر دو چادریں ہوں گی اور دونوں ہاتھ دو فرشتوں پر رکھے ہوں گے۔ جب سر نیچے جھکائیں گے تو پانی کے قطرات گریں گے اور جب سر بلند

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ الْمَسِيحَ بْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَوْحَى اللّٰهُ إِلٰى عِيسٰى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّوْرِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهِ مَرَّةً مَاءٌ وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ حَتّٰى يَكُوْنَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ

کریں گے تو موتی چمک اٹھیں گے۔کوئی کافر مسیح علیہ السلام کے سانس کی خوشبو برداشت نہ کر سکے گا اور ان کی خوشبو سونگھتے ہی مر جائے گا اور ان کی سانس ان کی حدنگاہ تک جائے گی پس مسیح علیہ السلام دجال کا تعاقب کریں گے اور ان کو باب ولد میں پائیں گے اور قتل کر دیں گے۔پھر مسیح علیہ السلام کے پاس وہ لوگ آئیں جو دجال کو تسلیم کرنے سے محفوظ رہے ہوں گے تو وہ ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے اور جنت میں ان کے درجات کی ان کو بشارت سنائیں گے۔ وہ ان امور میں مصروف ہوں گے اور اللہ تعالیٰ مسیح علیہ السلام کو وحی بھیجے گا کہ میں نے اپنے بندے نکال دیئے ہیں جن سے مقابلے کی طاقت کسی میں نہیں ہے اور میرے بندوں کو طور پر لے جاؤ۔پس اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیج دے گا اور وہ ہر بلندی سے اترتے آئیں گے۔ان کی پہلی فوج بحیرہ طبریہ پہنچے گی اور وہ اس کا پانی پی ڈالیں گے،اور فوج آخری حصہ آئے گا تو وہ کہیں گے: کبھی یہاں بھی پانی ہوتا ہو گا۔اللہ کا نبی عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمان محصور ہو کر رہ جائیں گے اور ان کو ایک بیل کا سر آج تمہاری نسبت سے سو دینار سے بہتر دیکھائی دے گا۔

عیسیٰ علیہ السلام اور اہل اسلام اللہ تعالیٰ کی التجا کریں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کی گردن پر پھوڑا پیدا کر دیگا اور وہ سب ایک انسان کی مثل مرجائیں گے۔ پس مسیح علیہ السلام مسلمانوں کو لے کر میدانوں کی طرف اتریں گے اور ایک بالشت برابر خالی جگہ نہ ہوگی۔ان کی لاشوں سے اور بدبو سے زمین اٹی پڑی ہوگی۔

عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمان پھر اللہ تعالیٰ کی دربار میں دعائیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ پرندے بھیج دے گا جن کی گردن بختی اونٹ کی مثل ہوگی اور وہ لاشوں کو اٹھا کر جہاں اللہ چاہے گا پھینک دیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عِيْسٰى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى أَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْبَعَثَ اللّٰهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ وَالْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ دَخَلَ حَدِيْثُ أَحَدِهِمَا فِي حَدِيْثِ الْآخَرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ مَا ذَكَرْنَا وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ لَقَدْكَانَ بِهٰذِهِ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا إِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ

گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش نازل کر دے گا اور کوئی گھر وغیرہ نہیں رہے گا مگر سب ہی زمین کو دھو کر چھوڑے گا اور سفید حلوے کی مانند زمین صاف شفاف ہو جائے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ کا زمین کو حکم ہو گا کہ اپنے پھل، پھول اور برکات نکال دے، تو اس دن (زمانے) میں ایک بڑی جماعت ایک انار سے سیر ہو گی اور انار کے دانے خول کے نیچے سائے میں بیٹھیں گے۔

اور کھلے چرنے والے مویشی بابرکت کر دیے جائیں گے اور ایک بکری کا دودھ ایک جماعت کے لیے کفایت کرے گا اور ایک گائے کا دودھ ایک قبیلہ کے لیے کافی ہو گا۔ لوگ آسائش کی اس زندگی میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک بہت پاک صاف ہوا چلائے گا اور ان کے بغل کے نیچے سے درد شروع ہو گا اور تمام اہل ایمان کی ارواح قبض ہو جائیں گی، اور اب صرف بدترین لوگ باقی رہیں گے اور وہ گدھوں کی مانند دوڑتے پھرتے ہوں گے اور ان پر قیامت بپا ہو گی اور ایک روایت میں ہے، یاجوج ماجوج کے قول کے بعد کہ "کبھی یہاں بھی ہوتا ہو گا" کہ وہ چل کر جبل خمر کے پاس پہنچیں گے اور وہ بیت المقدس کے قریب ہے اور وہ کہیں گے: ہم نے اہل زمین کو تو قتل کر دیا ہے اور اب آسمان کی مخلوق کو قتل کریں گے پس اپنے ہتھیار آسمان کی طرف داغیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے ہتھیار خون آلود کر کے واپس زمین پر گرا دے گا۔" (مسلم و ابوداؤد وترمذی)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مَخْضُوبَةً دَمًا. (رواه مسلم: ۲۹۳۷)

۹۹۲۷۔عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ، بِنَحْوِهِ وَفِيهِ: وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَقُولَ لِأَعْرَابِيِّ أَرَأَيْتَ إِنْ بَعَثْتُ لَكَ أَبَاكَ وَأُمَّكَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَبُّكَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَتَمَثَّلُ لَهُ شَيْطَانَانِ فِي صُورَةِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَيَقُولَانِ يَابُنَيَّ اتَّبِعْهُ فَإِنَّهُ رَبُّكَ وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يُسَلَّطَ عَلَى نَفْسٍ وَاحِدَةٍ فَيَقْتُلَهَا وَيَنْشُرَهَا بِالْمِنْشَارِ حَتَّى يُلْقَى شِقَّتَيْنِ ثُمَّ يَقُولَ انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هٰذَا فَإِنِّي أَبْعَثُهُ الْآنَ ثُمَّ أَنَّ لَهُ رَبًّا غَيْرِي فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ وَيَقُولُ لَهُ الْخَبِيثُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللّٰهُ وَأَنْتَ عَدُوُّ اللّٰهِ أَنْتَ الدَّجَّالُ وَاللّٰهِ مَاكُنْتُ بَعْدُ أَشَدَّ بَصِيرَةً بِكَ مِنِّي الْيَوْمَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الطَّنَافِسِيُّ فَحَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْوَصَّافِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَرْفَعُ أُمَّتِي دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ قَالَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَاللّٰهِ مَاكُنَّا نُرَى ذٰلِكَ الرَّجُلَ إِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ قَالَ الْمُحَارِبِيُّ ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى حَدِيثِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَأْمُرَ السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرَ وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ أَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتَ وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَأْمُرَ بِالْحَيِّ فَيُكَذِّبُونَهُ فَلَا تَبْقَى

''سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: دجال کے فتنے میں سے یہ کہنا بھی ہے کہ وہ اعرابی کو کہے گا: اگر میں تیری طرف تیرے ماں باپ کو اُٹھالاؤں تو کیا تو گواہی دے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ تو جاہل آدمی کہے گا: ہاں۔تو اس کے سامنے دو شیطان اس کے ماں باپ کی صورت میں متمثل ہو کر آئیں گے اور اس کو کہیں گے: اے میرے بیٹے! یہ تیرا رب ہے اس کی پیروی کر۔

وہ ساری زمین پر پہنچے گا اور صرف مکہ اور مدینہ منورہ اس سے محفوظ رہیں گے۔اور وہ ان میں داخل نہ ہوگا۔ وہ ان میں جس جانب سے داخل ہونے کی کوشش کرے گا ننگی تلواروں سے اس کا مقابلہ فرشتے کرتے ہوں گے۔وہ ظریب احمر کے پاس اُترے گا جہاں مقامِ سخبہ کی حد ختم ہوتی ہے۔اور مدینہ میں زلزلہ شروع ہوگا اور جھٹکے لگیں اور ہر منافق مرد وعورت اور خبیث نفس انسان نکل جائے گا جیسے بھٹی لوہے کی میل نکال کر علیحدہ کر دیتی ہے اور اس دن کو خلاصی کا دن کہا جائے گا۔

ام شریک رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اس دن عرب کہاں ہوں گے، فرمایا: اس دن عربوں کی تعداد تھوڑی ہوگی اور وہ اکثر بیت المقدس میں ہوں گے اور ان کا امام ایک مرد صالح ہوگا۔ وہ فجر کی نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے گا اور اتنے میں عیسیٰ علیہ السلام اُتر آئیں گے۔اور اس روایت میں ہے کہ ان کا عرصہ چالیس سال پر محیط ہوگا۔ ایک سال نصف سال کے برابر ہوگا اور دوسرا سال مہینے کے برابر ہوگا اور مہینہ ایک جمعہ (سات ایام) کے برابر ہوگا اور بقیہ ایام چنگاری کی طرح گزر

(۹۹۲۷) ابن ماجہ: ۴۰۷۷۔ ضعیف، الالبانی: ۸۸۴۔ ابو داؤد: ۴۳۲۱۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لَهُمْ سَائِمَةٌ إِلَّا هَلَكَتْ وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَمُرَّ بِالْحَيِّ فَيُصَدِّقُوْنَهُ فَيَأْمُرَ السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرَ وَيَأْمُرَ الْأَرْضَ أَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتَ حَتّٰى تَرُوْحَ مَوَاشِيْهِمْ مِنْ يَوْمِهِمْ ذٰلِكَ أَسْمَنَ مَا كَانَتْ وَأَعْظَمَهُ وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ وَأَدَرَّهُ ضُرُوْعًا وَإِنَّهُ لَا يَبْقٰى شَيْءٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَّا وَطِئَهُ وَظَهَرَ عَلَيْهِ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ لَا يَأْتِيهِمَا مِنْ نَقْبٍ مِنْ نِقَابِهِمَا إِلَّا لَقِيَتْهُ الْمَلَائِكَةُ بِالسُّيُوْفِ صَلْتَةً حَتّٰى يَنْزِلَ عِنْدَ الظُّرَيْبِ الْأَحْمَرِ عِنْدَ مُنْقَطَعِ السَّبَخَةِ فَتَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَلَا يَبْقٰى مُنَافِقٌ وَلَا مُنَافِقَةٌ إِلَّا خَرَجَ إِلَيْهِ فَنَفِي الْخَبَثَ مِنْهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَيُدْعٰى ذٰلِكَ الْيَوْمُ يَوْمُ الْخَلَاصِ فَقَالَتْ أُمُّ شَرِيْكٍ بِنْتُ أَبِي الْعَكَرِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيْلٌ وَجُلُّهُمْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَإِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ فَبَيْنَمَا إِمَامُهُمْ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّي بِهِمُ الصُّبْحَ إِذْ نَزَلَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحَ فَرَجَعَ ذٰلِكَ الْإِمَامُ يَنْكُصُ يَمْشِي الْقَهْقَرٰى لِيَتَقَدَّمَ عِيْسٰى يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَيَضَعُ عِيْسٰى يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهُ تَقَدَّمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ أُقِيْمَتْ فَيُصَلِّي بِهِمْ إِمَامُهُمْ فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ افْتَحُوا الْبَابَ فَيُفْتَحُ

جائیں گے۔ ایک آدمی مدینہ کے ایک دروازے سے داخل ہو گا اور دوسرے دروازے تک پہنچنے سے پہلے شام آجائے گی۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! اتنے ان چھوٹے ایام میں ہم نماز کیسے پڑھیں گے؟ فرمایا: نماز اندازے سے پڑھو گے جیسے ان طویل ایام بھی اندازے پڑھا کرو گے۔ پھر نماز پڑھیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام میری امت میں حاکم، عادل، امام اور انصاف کرنے والا حکمران ہوگا، صلیب توڑ دے گا، خنزیر مروادے گا، جزیہ لینا موقوف کر دے گا صدقہ رہنے دے گا پس بکری اور اونٹ پر کوئی لگان نہ ہوگا، بخل اور بغض ختم ہوگا اور زہریلی چیز اپنا زہر ترک کر دے گی یہاں تک کہ بچہ اپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں ڈالے گا تو وہ اس کو کوئی ضرر نہیں پہنچائے گا، بھیڑیا بکریوں میں بکریوں کے کتے کی مثل رہے گا اور زمین امن سے یوں بھر جائے گی جیسے پانی سے برتن بھر جاتا ہے، اور صرف ایک ہی دین کا کلمہ جاری ہوگا اور صرف اللہ ہی کی عبادت کی جائے گی اور جنگ و جدال کا خاتمہ ہو جائے گا، لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے گی اور قریش کی حکومت ختم ہو جائے گی، زمین چاندی کی ہتھیلی بن جائے گی، نباتات اس طور پر پیدا ہوں گی جیسے ادم علیہ السلام کے عہد میں پیدا ہوتی تھی اور ایک خاندان انگور کے گچھے سے سیر ہوگا۔ ایک انار پر جتنے افراد جمع ہوں سب سیر ہو جائیں گے، ایک بیل کی اتنی قیمت ہوگی یعنی زیادہ قیمت اور گھوڑا چند درہموں پر فروخت ہوگا۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! گھوڑا کس وجہ سے سستا ہوگا؟ فرمایا: لڑائی کے لیے بھی کوئی سواری نہ ہوگا۔ عرض کیا گیا: بیل کیوں گراں قیمت ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ساری زمین پر کھیتی باڑی کی جائے گی۔ البتہ دجال کے خروج سے پہلے تین سال شدید ہوں گے۔ لوگ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَوَرَاءَهُ الدَّجَّالُ مَعَهُ سَبْعُوْنَ أَلْفَ يَهُوْدِيٍّ كُلُّهُمْ ذُوْ سَيْفٍ مُحَلًّى وَسَاجٍ فَإِذَا نَظَرَ إِلَيْهِ الدَّجَّالُ ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ وَيَنْطَلِقُ هَارِبًا وَيَقُوْلُ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ لِيْ فِيْكَ ضَرْبَةً لَنْ تَسْبِقَنِيْ بِهَا فَيُدْرِكُهُ عِنْدَ بَابِ اللُّدِّ الشَّرْقِيِّ فَيَقْتُلُهُ فَيَهْزِمُ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ فَلَا يَبْقٰى شَيْءٌ مِمَّا خَلَقَ اللّٰهُ يَتَوَارٰى بِهِ يَهُوْدِيٌّ إِلَّا أَنْطَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الشَّيْءَ لَا حَجَرَ وَلَا شَجَرَ وَلَا حَائِطَ وَلَا دَابَّةَ إِلَّا الْغَرْقَدَةَ فَإِنَّهَا مِنْ شَجَرِهِمْ لَا تَنْطِقُ إِلَّا قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ الْمُسْلِمَ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ فَتَعَالَ اقْتُلْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَإِنَّ أَيَّامَهُ أَرْبَعُوْنَ سَنَةً السَّنَةُ كَنِصْفِ السَّنَةِ وَالسَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَآخِرُ أَيَّامِهِ كَالشَّرَرَةِ يُصْبِحُ أَحَدُكُمْ عَلٰى بَابِ الْمَدِيْنَةِ فَلَا يَبْلُغُ بَابَهَا الْآخَرَ حَتّٰى يُمْسِيَ فَقِيْلَ لَهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ فِيْ تِلْكَ الْأَيَّامِ الْقِصَارِ قَالَ تَقْدُرُوْنَ فِيْهَا الصَّلَاةَ كَمَا تَقْدُرُوْنَهَا فِيْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ الطِّوَالِ ثُمَّ صَلُّوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَيَكُوْنُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ أُمَّتِيْ حَكَمًا عَدْلًا وَإِمَامًا مُقْسِطًا يَدُقُّ الصَّلِيْبَ وَيَذْبَحُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَتْرُكُ الصَّدَقَةَ فَلَا يُسْعٰى عَلٰى شَاةٍ وَلَا بَعِيْرٍ وَتُرْفَعُ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَتُنْزَعُ حُمَةُ كُلِّ ذَاتِ حُمَةٍ

شدید بھوک کا سامنا کرنا ہوگا۔ پہلے سال اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دے گا اور تہائی بارش وہ روک دے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ تہائی نباتات روک دے گی، اور دوسرے سال اللہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ دو تہائی بارش روک دے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ دو تہائی اپنی نباتات روک دے گی، پھر تیسرے سال آسمان کو حکم دے گا تو وہ ساری بارش روک دے گا اور بارش کا ایک قطرہ بھی نہیں برسے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ اپنی تمام نباتات روک دے گی پس ہر گھر والا حیوان ہلاک ہو جائے گا مگر جو اللہ چاہے۔ عرض کیا گیا: اس زمانے کے لوگوں کی زندگی کس چیز پر بسر ہوگی؟ آپ نے فرمایا: تہلیل، تکبیر، تسبیح اور تحمید پر اور اس سے ان کے کھانے کی حاجت پوری ہو جائے گی۔

محاربی کہتے ہیں: یہ حدیث معلمین کو دینا مناسب ہے تاکہ وہ بچوں کی کتاب میں شامل کر کے پڑھائیں۔“

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰى يُدْخِلَ الْوَلِيْدُ يَدَهٗ فِي الْحَيَّةِ فَلَا تَضُرَّهٗ وَتَفِرَّ الْوَلِيْدَةُ الْأَسَدَ فَلَا يَضُرُّهَا وَيَكُوْنُ الذِّئْبُ فِي الْغَنَمِ كَأَنَّهٗ كَلْبُهَا وَتُمْلَأُ الْأَرْضُ مِنَ السِّلْمِ كَمَا يُمْلَأُ الْإِنَاءُ مِنَ الْمَاءِ وَتَكُوْنُ الْكَلِمَةُ وَاحِدَةً فَلَا يُعْبَدُ إِلَّا اللّٰهُ وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا وَتُسْلَبُ قُرَيْشٌ مُلْكَهَا وَتَكُوْنُ الْأَرْضُ كَفَاثُوْرِ الْفِضَّةِ تُنْبِتُ نَبَاتَهَا بِعَهْدِ آدَمَ حَتّٰى يَجْتَمِعَ النَّفَرُ عَلَى الْقِطْفِ مِنَ الْعِنَبِ فَيُشْبِعُهُمْ وَيَجْتَمِعَ النَّفَرُ عَلَى الرُّمَّانَةِ فَتُشْبِعَهُمْ وَيَكُوْنَ الثَّوْرُ بِكَذَا وَكَذَا مِنَ الْمَالِ وَتَكُوْنَ الْفَرَسُ بِالدُّرَيْهِمَاتِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُرْخِصُ الْفَرَسَ قَالَ لَا تُرْكَبُ لِحَرْبٍ أَبَدًا قِيْلَ لَهٗ فَمَا يُغْلِي الثَّوْرَ قَالَ تُحْرَثُ الْأَرْضُ كُلُّهَا وَإِنَّ قَبْلَ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ ثَلَاثَ سَنَوَاتٍ شِدَادٍ يُصِيْبُ النَّاسَ فِيْهَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ يَأْمُرُ اللّٰهُ السَّمَاءَ فِي السَّنَةِ الْأُوْلٰى أَنْ تَحْبِسَ ثُلُثَ مَطَرِهَا وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْبِسُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا ثُمَّ يَأْمُرُ السَّمَاءَ فِي الثَّنِيَةِ فَتَحْبِسُ ثُلُثَيْ مَطَرِهَا وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْبِسُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا ثُمَّ يَأْمُرُ اللّٰهُ السَّمَاءَ فِي السَّنَةِ الثَّالِثَةِ فَتَحْبِسُ مَطَرَهَا كُلَّهٗ فَلَا تُقْطِرُ قَطْرَةً وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْبِسُ نَبَاتَهَا كُلَّهٗ فَلَا تُنْبِتُ خَضْرَاءَ فَلَا تَبْقٰى ذَاتُ ظِلْفٍ إِلَّا هَلَكَتْ إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ قِيْلَ فَمَا يُعِيْشُ النَّاسُ فِيْ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِكَ الزَّمَانِ قَالَ التَّهْلِيْلُ وَالتَّكْبِيْرُ وَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّمْجِيْدُ وَيُجْرٰى ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ مُجْرَى الطَّعَامِ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الطَّنَافِسِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبَّ يَقُوْلُ يَنْبَغِيْ أَنْ يُدْفَعَ هٰذَا الْحَدِيْثُ إِلَى الْمُؤَدِّبِ حَتّٰى يُعَلِّمَهُ الصِّبْيَانَ فِي الْكُتَّابِ. (رواه ابن ماجة: ٤٠٧٧)

٩٩٢٨۔ اِبْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، رَفَعَهُ: إِنَّ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ مِنْ وُلْدِ آدَمَ ، وَلَوْ أُرْسِلُوْا لَأَفْسَدُوْا عَلَى النَّاسِ مَعَاشَهُمْ ، وَلَنْ يَمُوْتَ مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا تَرَكَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ أَلْفًا فَصَاعِدًا، وَإِنَّ مِنْ وَرَائِهِمْ ثَلَاثَ أُمَمٍ ، تَاوَلُ وَتَارِسُ وَمَنْسَكُ. (للكبير والأوسط)

”سیدنا ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں: یاجوج ماجوج اولادِ آدم علیہ السلام سے اور اگر ان کو آزاد چھوڑا جاتا تو وہ لوگوں کی معاش تباہ کر کے رکھ دیتے، اور ان میں سے کوئی مرد فوت نہیں ہوتا مگر ایک ہزار یا اس سے زیادہ اولاد چھوڑ کر جاتا ہے اور ان کے پیچھے تین دیگر اقوام ہیں جن کے یہ نام ہیں: تاول، تارس، اور منسک۔“ (الکبیر، الاوسط)

٩٩٢٩۔ وَلَهُ عَنْ حُذَيْفَةَ رَفَعَهُ: يَأْجُوْجُ أُمَّةٌ، وَمَأْجُوْجُ أُمَّةٌ، وَكُلُّ أُمَّةٍ أَرْبَعُمِائَةِ أَلْفِ أُمَّةٍ، لَايَمُوْتُ الرَّجُلُ حَتّٰى يَنْظُرَ إِلٰى أَلْفِ ذَكَرٍ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ صُلْبِهِ كُلٌّ قَدْ حَمَلَ السِّلَاحَ ، قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ، صِفْهُمْ لَنَا؟ قَالَ: هُمْ ثَلَاثَةُ أَصْنَافٍ ، فَصِنْفٌ مِنْهُمْ أَمْثَالُ الْأَرْزِ ، قُلْتُ وَمَاالْأُرْزُ؟ قَالَ شَجَرٌ بِالشَّامِ ، طُوْلُ الشَّجَرَةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ ذِرَاعٍ فِي السَّمَآءِ ، فَقَالَ ﷺ: هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ

”الاوسط کی حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے، فرمایا: یاجوج ایک امت ہے اور ماجوج دوسری جدا امت (قوم) ہے اور امت چار چار لاکھ امتوں اور قوموں پر مشتمل ہے۔ ان میں کوئی مرد نہیں مرتا یہاں تک کہ اپنے سامنے اپنی پشت کی ایک ہزار نرینہ اولاد دیکھتا ہے۔ اور وہ سب ہتھیار اُٹھانے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے لیے ان کا حلیہ بیان فرما دیجیے۔ آپ نے فرمایا: ان کی تین اقسام ہیں، ایک قسم الارز کی مانند ہے تو میں نے عرض کی الارز کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: شام میں ایک درخت ہے۔ اس کا طول ایک سو بیس ہاتھ

(٩٩٢٨) طبرانی کبیر، طبرانی اوسط ورجاله ثقات، هيثمي: ١٢٥٧١.

(٩٩٢٩) طبرانی کبیر، وفيه يحي بن سعيد العطار وهو ضعيف، هيثمي: ١٢٥٧٢.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

لَايَقُوْمُ لَهُمْ جَبَلٌ وَّلَاحَدِيْدٌ، وَصِنْفٌ مِنْهُمْ يَفْتَرِشُ بِأُذُنِهٖ وَيَلْتَحِفُ بِالْأُخْرٰى، لَايَمُرُّوْنَ بِفِيْلٍ وَّلَا وَحْشٍ وَّلَاجَمَلٍ وَّلَا خِنْزِيْرٍ إِلَّا أَكَلُوْا، وَمَنْ مَاتَ مِنْهُمْ أَكَلُوْهُ، مُقَدِّمَتُهُمْ بِالشَّامِ وَسَاقَتُهُمْ بِخُرَاسَانَ، يَشْرَبُوْنَ أَنْهَارَ الْمَشْرِقِ وَبُحَيْرَةَ طَبَرِيَّةَ.

برابر ہے بلندی میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ قسم ہے جن کے سامنے پہاڑ ٹھہرتے ہیں نہ لوہا ٹھہرتا ہے۔ ان میں سے ایک قسم ہے جو اپنا ایک کان نیچے بچھاتے ہیں اور دوسرا کان اُوپر لپیٹتے ہیں۔ انہیں جو چیز ملے ہاتھی وحشی جانور، اُونٹ اور خنزیر تو وہ سب کو کھا جاتے ہیں۔ ان میں سے جو مرتا ہے اس کو بھی کھاتے ہیں۔ ان کا اگلا حصہ شام پہنچے گا اور پچھلا حصہ خراسان سے نکلتا ہو گا۔ وہی مشرقی دریاؤں کا پانی پئیں گے اور وہی بحیرہ طبریہ بھی۔"

۹۹۳۰۔ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثًا طَوِيْلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيْمَا حَدَّثَنَا بِهٖ أَنْ قَالَ يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِيْ بِالْمَدِيْنَةِ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُالنَّاسِ أَوْمِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُوْلُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِيْ حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثَهُ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّوْنَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُوْلُوْنَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيْهِ فَيَقُوْلُ حِيْنَ يُحْيِيْهِ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيْرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ أَقْتُلُهُ فَلَا أُسَلَّطُ عَلَيْهِ. (رواه البخاري: ١٨٨٢)

"سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہم سے دجال کا ذکر فرمایا تو ہمیں محسوس ہوا گویا وہ ہمارے درمیان ہی ہو گا۔ یہاں تک کہ یہ بیان فرمایا کہ دجال پر مدینہ حرام کر دیا گیا ہے۔ وہ جس راستے سے مدینہ کو آئے گا داخل نہ ہو سکے گا اور مدینہ کی بعض اطراف تک آئے گا اور اس کی طرف مدینہ سے ایک بہترین انسان نکلے گا یا وہ بہترین لوگوں میں سے ہو گا اور نکلے گا اور کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کی رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خبر دی ہے تو دجال لوگوں کو کہے گا: اگر میں اس کو قتل کر دوں اور پھر زندہ کر دوں تو تمہیں میرے معاملہ میں کوئی شک رہے گا؟ لوگ کہیں گے نہیں، چنانچہ وہ اس کو قتل کرے گا اور پھر زندہ کرے گا تو جب وہ اس کو زندہ کرے گا تو مؤمن کہے گا: اللہ کی قسم! مجھے اتنی بصیرت پہلے حاصل نہیں جواب حاصل ہوئی ہے۔ تو دجال کہے گا: میں اس کو قتل کرتا ہوں مگر وہ اس کو قتل کرنے پر قادر نہ ہو سکے گا۔"

۹۹۳۱۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ: بِنَحْوِهٖ وَفِيْهِ: قَالَ يَاأَيُّهَا النَّاسُ هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِيْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

"ایک روایت میں اس کے مثل ہے اور اس شخص کا یہ قول ہے: یہی وہ دجال ہے جس کا ذکر نبی کریم ﷺ نے ہم سے

(۹۹۳۰) بخاری: ۱۸۸۲۔ مسلم: ۲۹۳۸۔ احمد: ۱۰۹۲۵۔

(۹۹۳۱) مسلم: ۲۹۳۸۔ بخاری: ۱۸۸۲۔ احمد: ۱۰۹۲۵۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قَالَ فَيَأْمُرُ الدَّجَّالُ بِهِ فَيُشَبَّحُ فَيَقُولُ خُذُوهُ وَشُجُّوهُ فَيُوسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا قَالَ فَيَقُولُ أَوَ مَا تُؤْمِنُ بِي قَالَ فَيَقُولُ أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤْشَرُ بِالْمِنْشَارِ مِنْ مَفْرِقِهِ حَتَّى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ قُمْ فَيَسْتَوِي قَائِمًا قَالَ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ أَتُؤْمِنُ بِي فَيَقُولُ مَا ازْدَدْتُ فِيكَ إِلَّا بَصِيرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُولُ يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَايَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَيَأْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ فَيُجْعَلَ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلَى تَرْقُوَتِهِ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهِ فَيَحْسِبُ النَّاسُ أَنَّمَا قَذَفَهُ إِلَى النَّارِ وَإِنَّمَا أُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هٰذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

(رواہ مسلم: ۲۹۳۸)

کر دیا ہے۔ دجال حکم دے گا کہ اس کو چیر دو تو لوگ اس کو پکڑ کر چیر دیں گے۔ دجال اس کے پیٹ اور پشت کو ملائے گا تو وہ کہے گا: کیا تو میرے ساتھ ایمان نہیں لاتا؟ مؤمن کہے گا: تو وہی جھوٹا دجّال ہے، پھر وہ حکم دے گا کہ اس کو آرے کے ساتھ سر سے لے کر پاؤں تک چیر دو پھر (دونوں ٹکڑوں کے درمیان سے مرد گزرے گا اور پھر دجال کہے گا کہ کھڑے ہو جا تو وہ کھڑا ہو جائے گا: اب پھر دجّال کہے گا: کیا تو میرے ساتھ ایمان نہیں لایا؟ مؤمن کہے گا: مجھے تیرے بارے میں کوئی شبہ نہیں رہا کہ تو وہی دجال ہے اور پھر مؤمن کہے گا: اے لوگو! یاد رکھو اس کے بعد یہ کسی کے ساتھ ایسا شعبدہ نہیں دیکھا سکے گا، چنانچہ دجّال اس کو پکڑے گا تا کہ اس کو ذبح کر دے اور گردن سے لے کر سینے کی ہڈی تک تانبے کی چھری چلائے گا مگر وہ اس پر کوئی قابو نہیں پا سکے گا، پھر وہ اس کو ہاتھ پاؤں سے پکڑ کر پھینک دے گا اور لوگ گمان کریں گے کہ اس کو آگ میں پھینکا ہے اور مؤمن تو جنت میں ڈالا جائے گا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رب العالمین کے نزدیک یہ سب سے بڑا شہید شمار ہوگا۔'' (الشیخان)

۹۹۳۲۔ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْهُ مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ أَحَدُهُمَا رَأْيَ الْعَيْنِ مَاءٌ أَبْيَضُ وَالْآخَرُ رَأْيَ الْعَيْنِ نَارٌ تَأَجَّجُ فَإِمَّا أَدْرَكَنَّ أَحَدٌ فَلْيَأْتِ النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَلْيُغَمِّضْ ثُمَّ لِيُطَأْطِئْ رَأْسَهُ فَيَشْرَبَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَإِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ

''سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ دجّال کے ساتھ کیا چیز ہوگی۔ اس کے ساتھ دو بہتی نہریں ہوں گی آنکھ کے دیکھنے سے۔ ایک دریا کا پانی سفید ہوگا اور دوسرا بظاہر دیکھنے میں آگ نظر آئے گا پس تم میں سے جو شخص پہنچ سکے تو اس نہر کو پہنچے جس کو وہ آگ دیکھ رہا ہے اور پھر اپنا سر جھکا کر پانی پئے وہ ٹھنڈا پانی ہے اور دجّال کی ایک آنکھ مٹی کی ہو گی۔ اس کی دو آنکھوں کے درمیان

(۹۹۳۲) مسلم: ۲۹۳٤۔ بخاری: ۳٤۵۲۔ ابوداؤد: ٤۳۱۵۔ ابن ماجه: ٤۰۷۱۔ احمد: ۲۲۸۷٤۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٌ وَغَيْرِ كَاتِبٍ. (رواه مسلم: ٢٩٣٤)

لکھا ہوگا ''کافر'' ہر مسلمان پڑھ سکے گا خواہ وہ لکھنے والا ہو یا لکھنے والا نہ ہو۔''

٩٩٣٣- عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى جُفَالُ الشَّعَرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ. (رواه مسلم: ٢٩٣٤)

''سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا، گھنے بالوں والا ہوگا، اس کے ساتھ جنت اور جہنم ہوگا اور اس کی آگ جنت ہے اور اس کی جنت آگ ہے۔''

٩٩٣٤- قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مَا سَأَلْتُهُ وَإِنَّهُ قَالَ لِي مَايَضُرُّكَ مِنْهُ قُلْتُ لِأَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهَرَ مَاءٍ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ. (رواه البخاري: ٧١٢٢)

''سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: دجال کے بارے میں جتنا کثرت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سوال کیا ہے اتنا کسی نے نہیں سوال کیا اور آپ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ وہ تجھے کوئی ضرر نہیں پہنچائے گا۔ میں نے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ چلے گا اور پانی کا دریا چلے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اللہ کے نزدیک اس سے کمتر ہے۔'' (الشیخان)

٩٩٣٥- عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِي الْجِبَالِ قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ يَارَسُولَ اللّٰهِ فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيلٌ. (رواه مسلم: ٢٩٤٥)

''سیدہ ام شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو دجال سے بھاگ کر پہاڑوں میں چلے جانا چاہیے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس دن عرب کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: وہ بہت تھوڑے ہوں گے۔'' (مسلم، ترمذی)

٩٩٣٦- عَنْ أَبِي الدَّهْمَاءِ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ عَنْهُ فَوَ اللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ

''سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو دجال کی آمد سنے تو وہ اس سے دور رہے۔ قسم اللہ کی! جب کوئی انسان اس کے پاس جائے گا اور اس کا گمان ہوگا کہ وہ مومن ہے مگر وہ اس کی پیروی اختیار کر

(٩٩٣٣) مسلم: ٢٩٣٤- بخاری: ٣٤٥٢- ابوداؤد: ٤٣١٥- ابن ماجه: ٤٠٧١- احمد: ٢٢٨٧٤.
(٩٩٣٤) بخاری: ٧١٢٢- مسلم: ٢٩٣٩- ابن ماجه: ٤٠٧٣- احمد: ١٧٧٣٩.
(٩٩٣٥) مسلم: ٢٩٤٥- ترمذی: ٣٩٣٠- احمد: ٢٧٠٧٢.
(٩٩٣٦) ابوداؤد: ٤٣١٩- صحیح، البانی: ٣٦٢٩- احمد: ١٩٤٦٦.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ أَوْلِمَا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ هٰكَذَا قَالَ.
(رواه أبوداود: ٤٣١٩)

لے گا اور وہ شبے اور شک تسلیم کر لے گا جو کچھ دجال پیش کرے گا۔" (ابوداؤد)

٩٩٣٧- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ.

"سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدم علیہ السلام کی پیدائش سے قیامت تک فتنے کے لحاظ سے کوئی مخلوق دجال سے بڑھ کر نہیں ہے۔"

٩٩٣٨- وَفِي رِوَايَةٍ: أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ.
(هما لمسلم: ٢٩٤٦)

"اور ایک روایت میں ہے: دجال سے بڑھ کر بڑا فتنہ کوئی نہیں ہے۔"

٩٩٣٩- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ الدَّجَّالَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا وَإِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِئَةٌ. (رواه مسلم: ١٦٩)

"ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور یقیناً مسیح الدجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ گویا اس کی دونوں آنکھیں پانی پر بلبلا اٹھا ہوا ہے۔"

٩٩٤٠- وفي رواية: إِنَّهُ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ أَوْ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَقَالَ تَعَلَّمُوْا أَنَّهُ لَنْ يَرٰى أَحَدٌ مِنْكُمْ رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى يَمُوْتَ. (رواه مسلم: ٢٩٣١)

"ایک روایت میں ہے: اس کی دو آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہو گا جو بھی اس کے کرتب ناپسند کرے گا وہ پڑھ سکے گا یا ہر مومن اسے پڑھ سکے گا اور فرمایا: تم جانتے ہو کہ کوئی بھی تم میں سے مرنے سے پہلے اپنے رب کو نہیں دیکھے گا۔" (الشیخان، ابوداود، ترمذی)

٩٩٤١- عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَامِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَمَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر. (رواه مسلم: ٢٩٣٣)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی نبی نہیں گزرا مگر اس نے اپنی امت کو کانے کذاب سے ڈرایا ہے۔ خبردار رہو وہ کانا ہوگا اور تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اس کی دو آنکھوں کے درمیان ک، ا، ف، ر، لکھا ہوگا۔"

(٩٩٣٧) مسلم: ٢٩٤٦. (٩٩٣٨) مسلم: ٢٩٤٦.
(٩٩٣٩) مسلم: ١٦٩۔ بخاری: ٧١٢٣۔ ابوداؤد: ٤٧٥٧۔ ترمذی: ٢٣٥۔ احمد: ٦٢٧٦۔ مؤطا: ١٧٠٨.
(٩٩٤٠) مسلم: ٢٩٣١۔ بخاری: ١٣٥٥۔ ابوداؤد: ٤٣٢٩۔ ترمذی: ٢٢٤٩۔ احمد: ٦٣٢٧.
(٩٩٤١) مسلم: ٢٩٣٣۔ بخاری: ٧١٣١۔ ابوداؤد: ٤٣١٦۔ احمد: ١٣٥١٣.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩٩٤٢- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنِّي قَدْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتّٰى خَشِيْتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوْا إِنَّ مَسِيْحَ الدَّجَّالِ رَجُلٌ قَصِيْرٌ أَفْحَجُ جَعْدٌ أَعْوَرُ مَطْمُوْسُ الْعَيْنِ لَيْسَ بِنَاتِئَةٍ وَلَا حَجْرَاءَ فَإِنْ أُلْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوْا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ. (رواه أبوداوٗد: ٤٣٢٠)

”سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں دجال کے بارے میں بتاتا رہا ہوں اور مجھے پھر بھی خطرہ ہے کہ تمہیں سمجھ نہ آئی ہوگی۔ یاد رکھو دجال موٹا چوڑا، گھنگریالے بالوں والا، بھینگا، مٹی ہوئی آنکھ والا، نہ بالکل بند نہ کھلی ہوئی اور اگر پھر تمہیں سمجھ نہ آئے تو یہ جان لو کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے۔“ (ابوداؤد)

٩٩٤٣- عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوْحٍ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهُ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمُوْهُ فَوَصَفَهُ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ مَنْ قَدْ رَآنِي وَسَمِعَ كَلَامِي قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ قُلُوْبُنَا يَوْمَئِذٍ أَمِثْلُهَا الْيَوْمَ قَالَ أَوْ خَيْرٌ. (رواه أبوداوٗد: ٤٧٥٦)

”سیدنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شاید اس کا زمانہ وہ پائے گا جس نے مجھے دیکھا ہوگا اور میرا کلام بھی سنا ہوگا، لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس زمانے میں ہمارے دل کیسے ہوں گے؟ فرمایا: جیسے آج ہیں یا اس سے بھی بہتر حالت میں ہوں گے۔“

٩٩٤٤- أَبُوْسَعِيْدٍ: أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ فَقَالَ: هُوَيَوْمُهُ هٰذَا قَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ، وَإِنِّيْ أَعْهَدُ إِلَيْكُمْ فِيْهِ عَهْدًا لَنْ يَعْهَدَهُ نَبِيٌّ إِلٰى أُمَّتِهِ، إِنَّ عَيْنَهُ الْيُمْنٰى مَمْسُوْحَةٌ جَاحِظَةٌ لَا حَدَقَةَ لَهَا، كَأَنَّهَا نُخَاعَةٌ فِيْ حَائِطٍ، وَعَيْنُهُ الْيُسْرٰى كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ، وَمَعَهُ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَمَأْوَاهُ نَارٌ، أَلَا وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَجُلَانِ يُنْذِرَانِ

”سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے دجال کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ آج کا کھانا کھا چکا ہے۔ اور میں اس کے متعلق تمہیں وہ جامع بات کہتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی امت کو نہیں بتائی کہ اس کی دائیں آنکھ مسخ کی گئی ہوگی، روشنی سے خالی ہوگی، اس میں پتلا نہ ہوگا گویا دیوار میں ردی کھجور رکھی ہوئی ہے اور اسکی بائیں آنکھ ستارے کی طرح چمک مارتی ہوگی اور اس کے پاس جنت اور آگ کی مثال ہوگی اور دراصل اس کا جنت آگ ہوگا اور اس

(٩٩٤٢) ابوداؤد: ٤٣٢٠- صحيح، الباني: ٣٦٣٠- احمد: ٢٢٢٥٨.

(٩٩٤٣) ابوداؤد: ٤٧٥٦- ضعيف، الباني: ١٠١٩- ترمذى: ٢٢٣٤.

(٩٩٤٤) رزين.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

أَهْلُ الْقُرٰى فَإِذَا خَرَجَا مِنْ قَرْيَةٍ دَخَلَهَا أَوَّلَ أَصْحَابِ الدَّجَّالِ. (رواہ رزین)

کی آگ جنت ہوگی۔ اور اس کے آگے دو مرد چلیں گے جو لوگوں کو ڈرائیں گے، پس جس بستی سے وہ دونوں نکل جائیں گے تو اس میں پہلے دجال کے ساتھی داخل ہوں گے۔" (رزین)

٩٩٤٥- عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ.

(رواہ الترمذی: ٢٢٣٧)

"سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بیان کیا: دجال مشرقی زمین میں ظاہر ہوگا جس کو خراسان کہا جاتا ہے۔ اس کی پیروی کریں گی وہ اقوام جن کے چہرے ڈھال کی مانند ہوں گے۔"

٩٩٤٦- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْكُثُ أَبُو الدَّجَّالِ وَأُمُّهُ ثَلَاثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُوْلَدُ لَهُمَا غُلَامٌ أَعْوَرُ أَضَرُّ شَيْءٍ وَأَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَبَوَيْهِ فَقَالَ أَبُوْهُ طِوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَأَنَّ أَنْفَهُ مِنْقَارٌ وَأُمُّهُ فِرْضَاخِيَّةٌ طَوِيْلَةُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرَةَ فَسَمِعْنَا بِمَوْلُوْدٍ فِي الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ فَذَهَبْتُ أَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَبَوَيْهِ فَإِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِمَا فَقُلْنَا هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَا مَكَثْنَا ثَلَاثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ أَعْوَرُ أَضَرُّ شَيْءٍ وَأَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَإِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِي

"سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال کا باپ اور اس کی ماں تیس سال تک بے اولاد رہیں گے اور پھر اُن کا ایک لڑکا پیدا ہوگا، ایک آنکھ سے کانا، زیادہ مضر اور کم فائدہ ہوگا اور اس کی دو آنکھیں سوئیں گی اور دل نہیں سوئے گا پھر ہمارے سامنے نبی کریم ﷺ نے ماں باپ کا حلیہ ہمارے سامنے بیان کیا اور فرمایا: اس کا باپ طویل قد کم گوشت والا، اس کی ناک پرندے کی چونچ کی مانند ہوگی اور اس کی ماں طویل پستانوں والی ہوگی۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے اس بیان کے مطابق ایک بچہ پیدا ہوتے سنا جو یہود مدینہ میں پیدا ہوا۔ میں اور زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اس کے ماں باپ کے پاس گئے تو وہ بالکل رسول اللہ ﷺ کے بیان کے مطابق تھے۔ ہم نے ان کو کہا: کیا تمہارا بیٹا ہے؟ انہوں نے کہا: شادی کے بعد تیس سال تک ہمارے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی پھر ہمارے ہاں لڑکا پیدا ہوا جو مضر اور نقصان دہ زیادہ اور مفید کم ہے، اس کی دو آنکھوں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا ہے۔ ہم ان

(٩٩٤٥) ترمذی: ٢٢٣٧۔ صحیح، البانی: ١٨٢٤۔ ابن ماجہ: ٤٠٧٢۔ احمد: ١٣۔

(٩٩٤٦) ترمذی: ٢٢٤٨۔ ضعیف، البانی: ٣٩٢۔ احمد: ١٩٩٩٠۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قَطِيفَةٍ لَهُ وَلَهُ هَمْهَمَةٌ فَتَكَشَّفَ عَنْ رَأْسِهِ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْنَا وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي. (رواه الترمذي: ٢٢٤٨)

کے پاس سے نکلے تو وہ دھوپ میں لیٹا تھا اور چٹائی لپیٹی ہوئی تھی اور وہ کچھ باتیں کر رہا تھا جو سمجھی نہیں جاتی تھیں۔ پھر اس نے اپنا سر ننگا کیا اور کہا: تم دونوں نے کیا کہا ہے؟ ہم نے کہا: جو کچھ ہم نے کہا وہ تم نے سنا ہے؟ تو اس نے کہا: ہاں میری دو آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔"

٩٩٤٧۔عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُودِ أَصْبَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ. (رواه مسلم: ٢٩٤٤)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال کی پیروی کریں گے اصفہان کے ستر ہزار یہود اور انہوں نے طیالسی ٹوپیاں پہنی ہوں گی۔" (مسلم)

٩٩٤٨۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ أَنَّ ابْنَ الصَّائِدِ الدَّجَّالُ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللّٰهِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ ﷺ. (رواه البخاري: ٧٣٥٥)

"محمد بن منکدر سے مروی ہے کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اللہ کی قسم کھا کر بیان کرتے سنا ہے کہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔ تو میں نے کہا: آپ قسم کھاتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کے پاس قسم کھا کر یہ کہتے سنا ہے اور آپ ﷺ نے اس کو منع نہیں کیا ہے۔" (الشیخان، ابوداود)

٩٩٤٩۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ

"سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ساتھ گئے۔ دیگر صحابہ کی ایک جماعت بھی ساتھ تھی۔ ابن صیاد کے پاس گئے تو وہ بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اور بنو مغالہ کے ٹیلے کے پاس تھا، اس وقت ابن صیاد قریب البلوغ تھا اور اس کو کوئی پتہ نہ چلا تھا، یہاں تک کہ نبی ﷺ نے اس کی پشت پر ہاتھ مارا اور پھر ابن صیاد کو فرمایا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آپ ﷺ کی طرف ابن صیاد

(٩٩٤٧) مسلم: ٢٩٤٤۔ احمد: ١٢٩٣١.

(٩٩٤٨) بخاري: ٧٣٥٥۔ مسلم: ١٧١۔ احمد: ٢٣٢٧۔ بخاري: ٣٣٣٧.

(٩٩٤٩) بخاري: ١٣٥٥۔ مسلم: ١٧١۔ احمد: ٢٣٢٧۔ بخاري: ٣٣٣٧.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَضَهُ وَقَالَ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ فَقَالَ لَهُ مَاذَا تَرٰى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَأْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعْنِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَضْرِبُ عُنُقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهِ وَقَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ إِلَى النَّخْلِ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فَرَآهُ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ يَعْنِيْ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَهُ فِيْهَا رَمْزَةٌ أَوْ زَمْرَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ يَاصَافِ وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هٰذَا مُحَمَّدٌ ﷺ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ. (رواه البخاري: ١٣٥٥)

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَقَامَ ﷺ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّيْ لَأُنْذِرُكُمُوْهُ، مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ، لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوْحٌ قَوْمَهُ، وَلٰكِنْ أَقُوْلُ

نے دیکھا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ امیوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے رسول اللہ ﷺ کو کہا: کیا آپ ﷺ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس کو رسول اللہ ﷺ نے فوراً ترک کر دیا اور فرمایا: میں اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں، پھر اس کو آپ ﷺ نے فرمایا: تو کیا دیکھتا ہے؟ اس نے: کہا میرے پاس ایک سچا ایک جھوٹا آتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے اُوپر معاملہ خلط ملط ہوا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تیرے لیے کوئی چیز چھپائی ہے۔ تو ابن صیاد نے کہا: وہ دُخ ہے یعنی دھواں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دور ہو جا تیرا مرتبہ بلند نہ ہوگا۔

عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ ﷺ اجازت دیں اس کی گردن ماردوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر یہ وہی ہو تو تو اس پر مسلط نہ ہوگا اور اگر وہ نہیں تو اس کے قتل کرنے میں تیرے لیے کوئی بھلائی نہیں ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: دوسری بار رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھ اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو لے کر گئے اور کھجور کے درختوں میں پہنچے، وہاں ابن صیاد تھا۔ آپ ﷺ کھجوروں کی آڑ میں چل کر ابن صیاد کی بات اُس کی بے خبری میں سننے کی کوشش کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ابن صیاد کو اس کی چٹائی میں لیٹا ہوا پایا اور اس کی مہمل سی آواز آ رہی تھی۔ ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ ﷺ کو درختوں کی آڑ میں چھپ کر آتے دیکھا تو اس نے کہا: اے ابن صیاد! اے "صاف" یہ ابن صیاد کا نام ہے۔ یہ محمد ﷺ آ رہے ہیں۔ ابن صیاد اُٹھ کھڑا ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ عورت اس کو اپنے حال پر چھوڑتی تو یہ کچھ باتیں کرتا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ ، تَعَلَّمُوا أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ. (رواه البخاري: ٣٣٣٧)

اللہ تعالیٰ کی صفت وثنا بیان کی پھر آپ ﷺ نے دجال کا ذکر فرمایا اور فرمایا: میں تمہیں ڈراتا ہوں اور کوئی نبی نہیں گذرا مگر اس نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے۔ نوح علیہ السلام نے بھی ڈرایا ہے۔ البتہ میں تمہیں وہ بات کہتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں کہی۔ وہ یہ کہ تم جانتے ہی ہو کہ دجال کانا ہوگا اور تمہارا رب کانا نہیں ہے۔“

٩٩٥٠۔ وفي رواية : إِنِّي خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا وَخَبَأَ لَهُ ﴿ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ﴾ . (رواه الترمذي: ٢٢٤٩)

”ایک روایت میں ہے: میں نے کوئی چیز پوشیدہ رکھی ہے اور آپ ﷺ نے یہ آیت سوچ رکھی تھی: ﴿جس دن آسمان دھوئیں کے ساتھ آئے گا﴾ (الشیخان، ابوداؤد، ترمذی)

٩٩٥١۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَقِيَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا تَرٰى قَالَ أَرٰى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَرٰى عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ. (رواه مسلم: ٢٩٢٦)

”ترمذی اور مسلم کی ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تو کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا: میں پانی پر عرش دیکھتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابلیس کا تخت دیکھتا ہے۔“

٩٩٥٢۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِابْنِ صَيَّادٍ مَاتُرْبَةُ الْجَنَّةِ قَالَ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ صَدَقْتَ. (رواه مسلم: ٢٩٢٨)

”سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابن صیاد کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کی خاک کیا چیز ہے؟ تو اس نے کہا: اے ابو القاسم! مکہ کے موتی اور سفید کستوری کی مانند۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے صحیح کہا۔“

٩٩٥٣۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ. (رواه مسلم: ٢٩٢٨)

”سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ ابن صیاد نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، جنت کی خاک کے بارے میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مکہ کے موتی اور خالص سفید کستوری۔“ (مسلم)

(٩٩٥٠) ترمذی: ٢٢٤٩۔ سکت عنه الشيخ وهو با الصحيح برقم: ١٨٣٢۔ بخاری: ١٣٥٥۔ مسلم: ٢٩٣١۔ ابوداؤد: ٤٣٢٩۔ احمد: ٦٣٢٤.

(٩٩٥١) مسلم: ٢٩٢٦۔ ترمذی: ٢٢٤٧۔ احمد: ١٤٦٩٩

(٩٩٥٢) مسلم: ٢٩٢٦۔ احمد: ١٠٨٠٩.

(٩٩٥٣) مسلم: ٢٩٢٨۔ احمد: ١٠٩٩٦.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٩٩٥٤- عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا أَوْ عُمَّارًا وَمَعَنَا ابْنُ صَائِدٍ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَبَقِيْتُ أَنَا وَهُوَ فَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ وَحْشَةً شَدِيْدَةً مِمَّا يُقَالُ عَلَيْهِ قَالَ وَجَاءَ بِمَتَاعِهِ فَوَضَعَهُ مَعَ مَتَاعِي فَقُلْتُ إِنَّ الْحَرَّ شَدِيْدٌ فَلَوْ وَضَعْتَهُ تَحْتَ تِلْكَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَفَعَلَ قَالَ فَرُفِعَتْ لَنَا غَنَمٌ فَانْطَلَقَ فَجَاءَ بِعُسٍّ فَقَالَ اشْرَبْ أَبَا سَعِيْدٍ فَقُلْتُ إِنَّ الْحَرَّ شَدِيْدٌ وَاللَّبَنُ حَارٌّ مَابِي إِلَّا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَشْرَبَ عَنْ يَدِهِ أَوْ قَالَ آخُذَ عَنْ يَدِهِ فَقَالَ أَبَا سَعِيْدٍ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آخُذَ حَبْلًا فَأُعَلِّقَهُ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ أَخْتَنِقَ مِمَّا يَقُوْلُ لِيَ النَّاسُ يَا أَبَا سَعِيْدٍ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيْثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَسْتَ مِنْ أَعْلَمِ النَّاسِ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ كَافِرٌ وَأَنَا مُسْلِمٌ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ عَقِيْمٌ لَا يُوْلَدُ لَهُ وَقَدْ تَرَكْتُ وَلَدِي بِالْمَدِيْنَةِ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ وَلَا مَكَّةَ قَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَأَنَا أُرِيْدُ مَكَّةَ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ حَتّٰى كِدْتُ أَنْ أَعْذِرَهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ وَأَعْرِفُ مَوْلِدَهُ وَأَيْنَ هُوَ الْآنَ قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبًّا

"سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حج یا عمرہ کے لیے نکلے۔ ہمارے ساتھ ابن صیاد بھی گیا۔ جب ہم منزل پر اُترے اور لوگ متفرق طور پر ٹھہر گئے تو میں اور وہ باقی رہ گئے اور مجھے اس سے بہت زیادہ وحشت ہوئی، ان باتوں کی وجہ سے جو اس کے بارے میں کہی جاتی تھی۔ وہ اپنا سامان لایا اور میرے سامان کے ساتھ رکھ دیا۔ میں نے کہا: گرمی بہت ہے۔ اگر تو اس درخت کے نیچے رکھتا تو بہتر ہوتا، چنانچہ اس نے ایسا ہی کر دیا۔ ہماری بکریاں آ گئیں، اور وہ بڑا پیالے لے کر گیا اور دودھ لیا اور اس نے کہا کہ ابوسعید دودھ پیو۔ میں نے کہا: گرمی بہت ہے اور دودھ گرم ہے اور مجھے ضرورت نہیں ہے۔ دراصل اس کے ہاتھ سے پینا میں مکروہ سمجھتا تھا۔ اس نے کہا: اے ابو سعید! میں نے تو یہ ارادہ کیا ہے کہ میں ایک رسی لٹکا کر اپنا گلا دبا دوں، اس وجہ سے کہ لوگ مجھے کچھ سے کچھ کہتے ہیں۔ اے ابوسعید! رسول اللہ ﷺ کی حدیث کسی پر مخفی رہے تو ہو مگر تم انصار قوم پر مخفی نہیں رہتی ہے۔ کیا تو رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو دیگر لوگوں سے زیادہ جاننے والا نہیں ہے؟ کیا نبی ﷺ نے نہیں فرمایا کہ دجال کافر ہے اور میں تو مسلمان ہوں۔ کیا آپ ﷺ نے نہیں فرمایا کہ وہ بے اولاد ہوگا اور میں مدینہ میں اپنا بیٹا چھوڑ کر آیا ہوں اور یہ حدیث کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ مدینہ اور مکہ میں داخل نہیں ہوگا۔ کیا آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا؟ اور میں مدینہ سے آ رہا ہوں اور مکہ جانے کا ارادہ ہے۔ ابوسعید کہتے ہیں کہ قریب تھا کہ میں اس کو معذور سمجھنے لگتا پھر اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں دجال کو جانتا ہوں، میں اس کی جائے پیدائش کو بھی جانتا ہوں

(٩٩٥٤) مسلم: ٢٩٢٧۔ بخاری: ١٨٨٢۔ ترمذی: ٢٢٤٦۔ احمد: ١١٣٤٠۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ. (رواه مسلم: ٢٩٩٧)

اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ وہ اب کہاں ہے۔ اس نے یہ کہا تو میں نے کہا: سارا دن تیرے لیے ہلاکت ہو۔"

٩٩٥٥۔ وفي رواية: وَقِيْلَ لَهُ أَيَسُرُّكَ أَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ. (رواه مسلم: ٢٩٢٧)

"ایک روایت میں ہے، کہ ابن صیاد کو کہا گیا کہ کیا تو وہی مرد ہے؟ تو اس نے کہا: اگر دجال کا منصب مجھے دیا جائے تو میں اس کو ناپسند نہیں کروں گا۔" (مسلم، اور ترمذی)

٩٩٥٦۔ عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَائِدٍ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتّٰى مَلَأَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا أَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَائِدٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا. (رواه مسلم: ٢٩٣٢)

"نافع سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو مدینہ کے کسی راستے پر ابن صیاد ملا تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو وہ بات کہہ دی جس سے اس کو غصہ آیا اور اس کا بدن پھول گیا، یہاں تک کہ گلی بھر گئی، پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان کو یہ خبر پہنچ چکی تھی تو وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کہتی ہیں: اللہ تیرے اُوپر رحمت کرے۔ ابن صیاد سے تجھے کیا کام تھا؟ کیا تجھے علم نہیں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ دجال نکلے گا غصہ دلانے سے اور پھر اس کو غصہ آئے گا۔"

٩٩٥٧۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقِيْتُهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ فَلَقِيْتُهُ فَقُلْتُ لِبَعْضِهِمْ هَلْ تَحَدَّثُوْنَ أَنَّهُ هُوَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ قَالَ قُلْتُ كَذَبْتَنِيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ أَخْبَرَنِيْ بَعْضُكُمْ أَنَّهُ لَنْ يَمُوْتَ حَتّٰى يَكُوْنَ أَكْثَرَكُمْ مَالًا وَوَلَدًا فَكَذٰلِكَ هُوَ زَعَمُوا الْيَوْمَ قَالَ فَتَحَدَّثْنَا ثُمَّ فَارَقْتُهُ قَالَ فَلَقِيْتُهُ لَقْيَةً أُخْرٰى وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ قَالَ فَقُلْتُ مَتٰى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا أَرٰى قَالَ لَا أَدْرِيْ قَالَ قُلْتُ لَا تَدْرِيْ وَهِيَ فِيْ رَأْسِكَ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ خَلَقَهَا فِيْ عَصَاكَ

"ایک روایت میں ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں اس کو دو بار ملا، ایک بار جب میں اس کو ملا تو وہ اپنی قوم کے ساتھ تھا تو میں نے اُن میں سے بعض کو کہا: کیا تم آپس میں یہ بات کہا کرتے ہو کہ یہ وہی ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں اللہ کی قسم! میں نے کہا: تم مجھ سے جھوٹ کہتے ہو قسم اللہ کی! تمہارے بعض آدمیوں نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ نہیں مرے گا یہاں تک کہ وہ تمہارے درمیان سب سے زیادہ مال اور اولاد والا ہو گا اور تم لوگوں کا گمان ہے کہ آج کل وہ ایسا ہی مالدار ہو چکا ہے۔ اس نے کہا: ہم نے کچھ باتیں کیں اور پھر ہم جدا ہو گئے۔ پھر دوسری بار اس سے میری ملاقات ہوئی تو اس کی آنکھ خراب ہو چکی تھی۔ میں

(٩٩٥٥) مسلم: ٢٩٢٧۔ بخاری ١٨٨٢۔ ترمذی: ٢٢٤٦۔ احمد: ١١٥١٣
(٩٩٥٦) مسلم: ٢٩٣٢۔ احمد: ٢٥٨٢٦.
(٩٩٥٧) مسلم: ٢٩٣٢۔ احمد: ٢٥٨٨٩

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

هٰذِهٖ قَالَ فَنَخَرَ كَأَشَدِّ نَخِيرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ قَالَ فَزَعَمَ بَعْضُ أَصْحَابِي أَنِّي ضَرَبْتُهُ بِعَصًا كَانَتْ مَعِي حَتّٰى تَكَسَّرَتْ وَأَمَّا أَنَا فَوَاللّٰهِ مَا شَعَرْتُ قَالَ وَجَاءَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَحَدَّثَهَا فَقَالَتْ مَاتُرِيْدُ إِلَيْهِ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُ قَدْ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يَبْعَثُهُ عَلَى النَّاسِ غَضَبٌ يَغْضَبُهُ. (رواه مسلم: ٢٩٣٢)

نے کہا: تیری آنکھ جو نظر آ رہی ہے یہ تکلیف کب سے ہوئی ہے؟ اس نے کہا: میں نہیں جانتا۔ میں نے کہا: تو نہیں جانتا جب کہ آنکھ تیرے سر میں ہے تو اس سے کہا: اگر اللہ چاہے تو اس کو تیرے اس عصا میں پیدا کر دے، پھر وہ گدھے کی مثل بلند آواز سے آواز نکالنے لگا تو میرے اصحاب نے گمان کیا کہ میں نے اس کو عصا سے ضرب لگائی ہے اور میری لاٹھی بھی ٹوٹ گئی ہے اور مجھے سمجھ بھی نہیں آئی۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان کو خبر دی تو ام المؤمنین نے کہا: تیرا اس سے کیا کام کیا تو نہیں جانتا کہ پہلی بار دجال ظاہر ہوگا تو وہ غصہ دلانے کی وجہ سے لوگوں پر نکل کھڑا ہوگا۔'' (مسلم)

٩٩٥٨۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ. (رواه أبو داوٗد: ٤٣٣٢)

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ واقعہ حرہ کے دن ابن صیاد ہم سے گم ہو گیا۔''

٩٩٥٩۔ عَنْ رَاشِدِبْنِ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ إِصْطَخْرُ نَادٰى مُنَادٍ أَلَا إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ قَالَ فَلَقِيَهُمُ الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ قَالَ فَقَالَ لَوْلَا مَا تَقُوْلُوْنَ لَأَخْبَرْتُكُمْ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَايَخْرُجُ الدَّجَّالُ حَتّٰى يَذْهَلَ النَّاسُ عَنْ ذِكْرِهٖ وَحَتّٰى تَتْرُكَ الْأَئِمَّةُ ذِكْرَهُ عَلَى الْمَنَابِرِ. (رواه أحمد: ١٦٢٣١)

''راشد بن سعد سے روایت ہے کہ جب اصطخر کا علاقہ فتح ہوا تو اعلان کرنے والے نے اعلان کیا کہ خبردار دجال نکل آیا۔ ان کو صعب بن جثامہ ملے۔ انہوں نے کہا: اگر وہ بات نہ ہو جو تم کہتے ہو تو میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دجال ظاہر نہ ہوگا مگر اس وقت جب لوگ اس کا تذکرہ بھول جائیں گے اور یہاں تک کہ امام اس کی باتیں کرنا ترک کر دیں گے۔''

٩٩٦٠۔ أَبُوْهُرَيْرَةَ: ذَكَرَا لدَّجَّالَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: تَلِدُهُ أُمُّهُ فِيْ قَبْرِهَا، فَإِذَا وَلَدَتْهُ حَمَلَتِ النِّسَاءُ بِالْخَطَّائِيْنَ. (للأوسط بمجهول)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی مجلس میں دجال کا تذکرہ کیا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس کی ماں اس کو قبر میں جنے گی اور جب اس کو جنے گی تو

(٩٩٥٨) ابوداؤد: ٤٣٣٢۔ صحیح الاسناد، البانی: ٣٦٤١۔ مسلم: ٢٩٤٢۔ ترمذی: ٢٢٥٣۔ احمد: ٢٧٧٤٧۔

(٩٩٥٩) احمد: ١٦٢٣١۔ طبرانی وفیه المسعودی وقد اختلط، هیثمی: ١٢٥٠٤۔

(٩٩٦٠) طبرانی اوسط، بمجهول وفیه عثمان بن عبدالرحمن الجمعی قال البخاری مجهول، هیثمی: ١٢٥٠٦۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بہت سی عورتوں خطا کرنے والوں کے ساتھ حاملہ ہوں گی۔'' (الاوسط سند مجہول)

شرح:......اس میں ایک حدیث گزری ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابن صیاد کو دجال قرار دیا ہے، حالانکہ ابن صیاد اور ہے اور دجال اور ہے۔ تو اس میں مطابقت یوں ہے کہ انہوں نے دجال بمعنی جھوٹ اور فریب کہا تھا۔ نبی ﷺ نے ۳۰ دجال کی آمد کا کہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابن صیاد کو بھی ان میں سے شمار کیا ہے، وگرنہ آخری دجال وہی ہے جسے عیسیٰ علیہ السلام قتل کریں گے۔ (فتح الباری: ۱۳/ ۳۲۶)

۲۔ وضاحت طلب بات یہ ہے کہ دجال کی کونسی آنکھ کانی ہے، دائیں یا بائیں؟ تو ان میں مطابقت یوں ہے کہ دجال کی دونوں آنکھیں خراب ہیں۔ ایک تو روشنی سے ہی محروم ہوگی اور دوسری ابھری ہوگی۔ (انجاز الحاجہ: ۱۲/ ۵۴)

۳۔ ایک اشکال یہ ہے کہ جب امام مہدی نے آنا ہے اس کے بعد یہ دجال نکلے گا، اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام قتل کریں گے تو پھر یہ خوف کرنا کہ دجال ابھی نکل آنے والا ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ یہ بطور فرض آپ ﷺ نے کہا تھا۔ (انجاز الحاجہ: ۲/ ۶۳)

۴۔ ابن صیاد کا معاملہ مشتبہ ہے، یہ جھوٹ بھی بولتا تھا، اس وجہ سے یہ دجال قرار پایا، مگر دجال کی اولاد نہ ہوگی، اس کی اولاد تھی، وہ مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا جبکہ ابن صیاد مدینہ میں تھا، یہ کبھی ایمان کی بات کرتا تھا جبکہ دجال کافر ہے۔ (عون المعبود: ۴/ ۲۱۰)

۹۹۶۱۔ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَيُوْشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيْكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضَ الْمَالُ حَتّٰى لَايَقْبَلَهٗ أَحَدٌ. (رواه البخاري: ۲۲۲۲)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، قریب ہے وہ وقت جب تمہارے درمیان ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے اور وہ عدل کرنے والے حکمران ہوں گے، صلیب توڑ دیں گے، خنزیر قتل کرا دیں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے۔ مال عام کر دیں گے یہاں تک کہ کوئی قبول کرنے والا نہ ہوگا۔''

۹۹۶۲۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَحَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُوْهُرَيْرَةَ اِقْرَءُ وْا إِنْ شِئْتُمْ ﴿وَإِنْ مِنْ أَهْلِ

''ایک روایت میں ہے یہاں تک کہ ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا، پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے: اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کرو: اور نہیں ہوگا کوئی اہل کتاب میں سے مگر وہ ایمان

(۹۹۶۱) بخاری: ۲۲۲۲۔ مسلم: ۱۵۵۔ ابوداؤد: ۴۳۲۴۔ ترمذی: ۲۲۳۳۔ ابن ماجه: ۴۰۷۸۔ احمد: ۱۰۰۳۲۔

(۹۹۶۲) مسلم: ۱۵۵۔ بخاری: ۲۴۷۶۔ ترمذی: ۲۲۳۳۔ ابن ماجه: ۴۰۷۸۔ احمد: ۱۰۰۳۲۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ﴾ الآيَة. (رواه مسلم: ١٥٥)

لائے اس کے ساتھ اس کی موت سے پہلے۔" (الآیہ)

٩٩٦٣۔ وَفِي رِوَايَةٍ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ. (رواه البخاري: ٣٤٤٩)

"دوسری روایت میں ہے: تمہارا کتنا اچھا حال ہوگا جب تم میں ابن مریم علیہ السلام اُتریں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔"

٩٩٦٤۔ وَفِي رِوَايَةٍ: فَأَمَّكُمْ مِنْكُمْ قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ فَأَمَّكُمْ بِكِتَابِ رَبِّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ ﷺ. (رواه مسلم: ١٥٥)

"ایک روایت میں ہے: پس تم میں سے تمہاری امامت کرے گا۔ ابن ابی ذئب نے اس کی تفسیر کی کہ وہ تمہارے رب کی کتاب کے مطابق اور تمہارے نبی کی سنت کے مطابق تمہارے درمیان حکم دے گا۔"

٩٩٦٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاللهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعَى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ. (رواه مسلم: ٢٢١)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے حکم، عادل۔ وہ صلیب توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ معاف کر دیں گے اور قصاص کو چھوڑ دیں گے۔ کینہ دلوں سے جاتا رہے گا بغض اور حسد نہ رہے گا۔"

٩٩٦٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ يَعْنِي عِيسَى وَإِنَّهُ نَازِلٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُهْلِكُ اللهُ فِي

"دوسری روایت میں ہے: میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں آیا ہے اور وہ اتریں گے، جب تم دیکھو تو ان کو پہچان لو وہ درمیانے قد سرخ سفید رنگ کے ہوں گے۔ دو چادروں میں نازل ہوں گے گویا، ان کے سر سے پانی کے قطرے گرتے ہوں گے خواہ نمی پہنچے یا نہ پہنچے۔ وہ اسلام کی خاطر لوگوں سے جہاد کریں گے، صلیب توڑ دیں گے، خنزیر قتل کر دیں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے، ان کے عہد میں

(٩٩٦٣) بخاری: ٣٤٤٩۔ مسلم: ١٥٥۔ ابوداؤد: ٤٣٢٤۔ ترمذی: ٢٢٣٣۔ ابن ماجہ: ٤٠٧٨۔ احمد: ١٠٠٣٢۔

(٩٩٦٤) بخاری: ٣٤٤٨۔ ترمذی: ٢٢٣٣۔ ابن ماجہ: ٤٠٧٨۔ احمد: ١٠٠٣٢۔ مسلم: ١٥٥۔

(٩٩٦٥) مسلم: ٢٢١۔ بخاری: ٣٤٧٦۔ ترمذی: ٤٠٧٨۔ احمد: ١٠٠٣٢۔

(٩٩٦٦) ابوداؤد: ٤٣٣٤۔ صحیح، البانی: ٣٦٣٥۔ بخاری: ٣٤٤٩۔ مسلم: ١٥٥۔ ترمذی: ٢٢٣٣۔ ابن ماجہ: ٤٠٧٨۔ احمد: ١٠٥٦١۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ وَيُهْلِكُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يُتَوَفّٰى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ. (رواه أبوداوٗد: ٤٣٢٤)

اللہ تعالیٰ تمام مذاہب کو ختم کر دے گا اور صرف اسلام ہی باقی رہے گا، وہ مسیح الدجال کو قتل کریں گے۔ پھر چالیس سال تک زمین پر رہیں گے، پھر وہ فوت ہوں گے اور مسلمان اس کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔" (الشیخان، ابوداؤد، الترمذی)

٩٩٦٧۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَاتَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ﷺ فَيَقُوْلُ أَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ فَيَقُوْلُ لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ. (رواه مسلم: ١٥٦)

"سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ حق پر لڑتا رہے گا، اور قیامت تک وہ غالب رہیں گے جب مسیح علیہ السلام نازل ہوں گے تو مسلمانوں کا امام کہے گا: آؤ ہمیں نماز پڑھاؤ تو وہ کہیں گے: نہیں تم ہی ایک دوسرے کے امراء ہو۔ یہ اس لیے کہ وہ اس امت کا اکرام ملحوظ رکھیں گے۔"

٩٩٦٨۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي فَيَمْكُثُ أَرْبَعِيْنَ لَا أَدْرِي أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِيْنَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِيْنَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِيْنَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهُ قَالَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ

"سیدنا عبداللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا. دجال میری امت میں ظاہر ہو گا اور چالیس تک ٹھہرے گا، میں نہیں جانتا چالیس ایام یا مہینے یا سال۔ پس اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو نازل کرے گا گویا وہ عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ ہیں تو مسیح اس کو قتل کر دے گا، پھر لوگ سات سال تک امن سے رہیں گے اور لوگوں کے درمیان دو افراد میں بھی کوئی عداوت نہ ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ٹھنڈی ہوا چلائے گا، پس روئے زمین پر کوئی انسان جس کے دل میں رائی کے برابر نیکی یا ایمان ہوگا۔ وہ سب قبض کیے جائیں گے، اور اگر کوئی مؤمن پہاڑ کے جگر میں داخل ہوگا تو وہ ہوا وہاں بھی داخل ہو گی۔ اور برے اور شریر لوگ باقی رہیں گے، تیزی میں پرندہ اور عقل میں درندہ کی مثل ہوں گے، وہ کسی

(٩٩٦٧) مسلم: ١٥٦۔ احمد: ١٤٣١٠.
(٩٩٦٨) مسلم: ٢٩٤٠۔ احمد: ٦٥١٩.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُوْلُ أَلَا تَسْتَجِيْبُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ فَمَا تَأْمُرُنَا فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لِيْتًا قَالَ وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوْطُ حَوْضَ إِبِلِهِ قَالَ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ أَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ أَوِ الظِّلُّ نُعْمَانُ الشَّاكُّ فَتَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ إِلٰى رَبِّكُمْ ﴿وَقِفُوْهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ﴾ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ أَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ قَالَ فَذَاكَ يَوْمٌ ﴿يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا﴾ وَذٰلِكَ ﴿يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ﴾. (رواه مسلم: ٢٩٤٠)

اچھائی کو نہیں جانتے ہوں گے اور بدی کو برائی تسلیم نہیں کریں گے، تو شیطان ان کے پاس انسانی صورت میں آئے گا اور کہے گا کیا تم بات نہیں مانتے؟ وہ کہیں گے: تو کیا حکم دیتا ہے؟ وہ انہیں بتوں کی عبادت کا حکم دے گا اور اس حالت میں بھی ان پر گھر، رزق اور اچھی زندگی فراخ کی جائے گی۔ اس کے بعد صور میں پھونک دیا جائے گا۔ تو جو سنے گا اس کی طرف کان لگائے گا اور سب سے پہلے جو سنیں گا وہ حوض بنا رہا ہوگا تاکہ اُونٹوں کو پانی پلائے پس وہ غش کھائے گا اور تمام لوگ بے ہوش ہوتے جائیں گے۔ پھر سائے کی مانند اللہ تعالیٰ بارش نازل کرے گا اور انسانوں کے اجسام اُگنا شروع ہوں گے اور پھر دوسرا نفخہ پھونکا جائے گا تو لوگ اچانک ہی اُٹھ کر دیکھنے لگیں گے پھر کہا جائے گا: اے انسانو! جلدی اپنے رب کے سامنے آؤ اور ان سے پوچھا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا: کتنے؟ حکم ہوگا ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے تو یہ دن ہوگا جس دن بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور اس دن پنڈلی ظاہر کی جائے گی۔"

شرح:......١۔ دجال کے ٹھہرنے کی مدت ۴۰ دن ہے بغیر کسی شک کے، وہ اتنا ٹھہرے گا، یہ جو کہا گیا ہے کہ مجھے علم نہیں، ۴۰ سال ہیں یا ماہ ہیں یا دن ہیں، اس میں راوی سے مشکوک بیان ہوا ہے، صحیح ترین روایت میں ۴۰ دن ہی آتے ہیں۔

٢۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا قرب قیامت نزول ہوگا، لیکن وہ کوئی نئی شریعت لے کر نہیں آئیں گے۔ جب وہ آئیں گے تو حضرت محمد ﷺ کی ہی اتباع کریں گے اور آپ ہی کے دین و شریعت کی تجدید کریں گے کیونکہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ کی شریعت آخری شریعت ہے۔

یہ جب آئیں گے تو مسلمانوں کے امام ہوں گے، قاضی، مفتی اور سلطان ہوں گے، معاملات حل کروانے کے لیے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لوگ ان کی طرف رجوع کریں گے۔ بہت صاف ستھرے اور تازہ دم ہوں گے۔

صلیب توڑیں گے جس پر انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر بنا رکھی تھی، خنزیر جسے یہ کھانا جائز قرار دیتے ہیں، اسے ختم کر دیں گے۔ اور مال و دولت اور اسلام کی شان و شوکت اتنی ہوگی کہ جزیہ دینا بند کر دیں گے۔ اور زمین میں سات برس تک رہیں گے۔ ایک روایت میں ۴۰ برس کا آتا ہے۔

دونوں میں مطابقت یوں ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام اٹھائے گئے تھے اس وقت ان کی عمر ۳۳ برس تھی، سات برس دنیا میں رہیں گے۔ نکاح ہوگا، اولاد ہوگی اور دنیا سے رخصت ہوں گے، تو جس میں ۴۰ برس کا آیا ہے اس روایت میں ساری عمر شمار ہوئی ہے اور جس میں سات برس ٹھہرنے کا آیا ہے وہ اترنے کے بعد کا عرصہ ہے۔

اور وفات کے بعد حجرہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن ہوں گے، مسلمان ان کی نماز جنازہ میں شریک ہوں گے۔ اوپر درج شدہ احادیث واشگاف بتا رہی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور وہ اتریں گے، دجال کو قتل کریں گے اور قرآن پاک سے بھی یہ ثابت ہے، یہودیوں کا یہ خیال تھا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا ہے، سولی دے دیا ہے، اس کی تردید میں قرآن کہتا ہے:

﴿وَ مَا صَلَبُوْهُ﴾ انہوں نے آپ کو سولی نہیں دیا...... ﴿وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا﴾ (النسآء: ۱۵۷) ”بلکہ انہیں اللہ نے اپنی طرف اٹھایا۔“

اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہودیوں نے جو آپ کے قتل کا منصوبہ بنایا تھا وہ اس میں کامیاب نہیں ہوئے، اللہ تعالیٰ نے زندہ انہیں اپنی طرف اٹھا لیا تھا۔

۲۔ اور قرآنی دلیل کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے یہ ہے، ارشاد ربانی ہے:

﴿وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾ (النسآء: ۱۵۹)

”اہل کتاب ان کی موت سے پہلے ان پر ضرور ایمان لائیں گے۔“

ظاہر ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو ابھی فوت نہیں ہوئے، نہ سارے اہل کتاب ان پر ایمان لائے تھے، وہ آخر زمانہ میں آئیں گے اور ان پر تمام اہل کتاب ایمان لائیں گے۔ ایک اور ارشاد گرامی ہے:

﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ (الزخرف: ٦١)

”بے شک یہ قیامت کی نشانی ہیں۔“

یہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں جو قیامت کی علامت بن کر آئیں گے۔

اوپر درج شدہ آیات بھی نزول عیسیٰ علیہ السلام پر دلالت کرتی ہیں، ان کے علاوہ مسیح کا دعویٰ کرنے والے جھوٹے ہیں

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابن ہود نامی ایک فلسفی تھا۔ یہ حلول کا قائل تھا کہ اللہ ہر چیز میں اتر جاتا ہے، لوگ اس کی بہت تعظیم کرتے تھے اور ہر چھوٹا اور بڑا اس کا فرمانبردار تھا اور اس کے خاص مرید یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہی مسیح بن مریم ہے۔

امام صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں، میں نے اس سے مناظرہ کیا اور اس کے غلط دعویٰ کی حقیقت کشائی کی اور میں نے اللہ کی قسم اٹھا کر کہا: یہ عیسیٰ بن مریم نہیں، اللہ نے میری قسم پوری کی اور اس کی اصلیت کھل گئی اور یہ مجھے قدر کی نگاہ سے دیکھنے لگا، وگرنہ یہ اپنے علاوہ لوگوں کو انسان نہیں سمجھتے تھے جانور گردانتے تھے۔ (رسالہ بغیۃ المرتاد)

اور جو قادیاں والا کذاب تھا، اس نے بھی مسیح ہونے کا اعلان کیا تھا، تو وقت کے علمائے کرام نے واضح کیا کہ یہ ایک فریب کار اور مکار ہے۔ (عون المعبود: ۲۰۲/۴)

كِتَابُ الْقِيَامَةِ وَأَحْوَالِهَا مِنَ الْحَشْرِ وَالْحِسَابِ وَالْحَوْضِ وَالصِّرَاطِ وَالْمِيزَانِ وَالشَّفَاعَةِ

قیامت اور اس کے حالات

حشر، حساب، حوض، پل صراط، ترازو اور شفاعت کا بیان

٩٩٦٩۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ أَنْتُمْ وَقَدِ الْتَقَمَ صَاحِبُ الْقَرْنِ الْقَرْنَ وَحَنٰى جَبْهَتَهُ وَأَصْغٰى سَمْعَهُ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْمَرَ أَنْ يَنْفُخَ فَيَنْفُخَ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ فَكَيْفَ نَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا. (رواه الترمذي: ٣٢٤٣)

”سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم بے فکر کیسے ہوسکتا ہو جب کہ صور والے نے صور کو منہ میں لے رکھا ہے، چہرہ جھکایا ہوا ہے اور کان لگائے ہوئے انتظار میں ہے کہ حکم ہو تو صور میں پھونک دے، تو یہ امر صحابہ پر بہت ہی گراں گذرا تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم کیا کریں یا ہم کیا کہیں؟ فرمایا: کہو...... ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہتر کارساز ہے، ہم نے اللہ پر توکل کیا۔“

٩٩٧٠۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا الصُّوْرُ قَالَ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ. (رواه الترمذي: ٢٤٣٠)

”سیدنا عبداللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان ایک اعرابی نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے کہا: صور کیا چیز ہے؟ فرمایا: آپ نے ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا۔“ (ابوداؤد و ترمذی)

(٩٩٦٩) ترمذی: ٣٢٤٣۔ صحیح، البانی: ١٩٨٠۔ احمد: ١٠٦٥٥۔

(٩٩٧٠) ترمذی: ٢٤٣٠۔ صحیح، البانی: ١٩٧٩۔ ابوداؤد: ٤٧٤٢۔ دارمی: ٢٧٩٨۔ احمد: ٦٤٧١۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٩٩٧١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُوْنَ قَالُوْا يَاأَبَاهُرَيْرَةَ أَرْبَعُوْنَ يَوْمًا قَالَ أَبَيْتُ قَالُوْا أَرْبَعُوْنَ شَهْرًا قَالَ أَبَيْتُ قَالُوْا أَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ أَبَيْتُ ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا يَبْلَى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنْبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (رواه مسلم: ٢٩٥٥)

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو نفخوں کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا: کہا چالیس ایام کا؟ تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو یہ بات نہیں کہتا، انہوں نے کہا: ایک ماہ کا؟ تو کہا میں نہیں کہتا۔ انہوں نے کہا چالیس سال کا تو انہوں نے کہا: میں تو نہیں کہوں گا۔ کہا: پھر آسمان سے پانی اترے گا تو لوگ اس طرح اُگیں گے جیسے جڑی بوٹیاں اگتی ہیں۔ اور انسان کی جسم کی ہر چیز پرانی ہو کر خاک ہو جاتی ہے مگر ایک ہڈی ہے اور اس کو عجب الذنب کہتے ہیں اور اسی سے قیامت کے دن لوگوں کے اجسام مرکب ہوں گے۔“

٩٩٧٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُهُ التُّرَابُ إِلَّا عَجْبَ الذَّنْبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يُرَكَّبُ. (رواه مسلم: ٢٩٥٥)

”ایک روایت ہے ابن آدم کے سارے بدن کو خاک کھا جاتی ہے مگر عجب الذنب، انسان کو اسی سے پیدا کیا گیا ہے اور اسی میں دوبارہ مرکب کیا جائے گا۔“

شرح:...... ان میں قرن کی تعریف بتائی گئی ہے۔ یہ اسرافیل اس میں پھونک ماریں گے، پہلی پھونک موت کی ہوگی دوسری اٹھنے کی ہوگی۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اپنی عیش پرور اور پر مسرت زندگی کیسے بناؤں، فرشتہ اپنے منہ میں قرن لیے تیار کھڑا ہے کہ کب حکم ہو اور اسے پھونک ماروں۔

یہ صورت حال بالکل قریب نظر آ رہی ہے اس لیے میں تعیش زندگی اختیار نہیں کرتا۔ اور آپ نے اس پر اندوہ مقام سے بچاؤ کی دعا بھی بتا دی ہے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/۵۹۱)

۲۔ اس میں دو صور پھونکنے کا وقفہ بھی بتایا گیا ہے اور یہ وضاحت ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کو مٹی نہیں کھاتی، دیگر انسانوں کی کوئی گارنٹی نہیں، صرف دمچی کی ہڈی باقی رہتی ہے، اسی سے آدمی ترکیب دیا گیا ہے اور یہی باقی بچے گی جس سے اسے دوبارہ تیار کیا جائے گا، یہ رائی کے دانہ کے برابر ہے۔ یہ بھید بھی اللہ ہی جانتا ہے، جس نے عدم سے انسان کو وجود بخشا ہے وہ بغیر اس کے بھی دوبارہ لوٹا سکتا ہے۔ (فتح الباری: ۱۸/۵۵۲)

(٩٩٧١) مسلم: ٢٩٥٥۔ بخاری: ٤٨١٤۔ ابوداؤد: ٤٧٤٣۔ نسائی: ٢٠٧٧۔ ابن ماجہ: ٤٢٦٦۔ احمد: ٩٢٤٤۔ مؤطا: ٥٦٥.
(٩٩٧٢) مسلم: ٢٩٥٥۔ بخاری: ٤٨١٤۔ ابوداؤد: ٤٧٤٣۔ نسائی: ٤٠٧٧۔ ابن ماجہ: ٤٢٦٦۔ احمد: ٩٢٤٤۔ مؤطا: ٦٥٦.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٩٩٧٣۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَبَاهُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَيْرٌ يَعْلَقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَهُ اللّٰهُ إِلٰى جَسَدِهِ يَوْمَ يَبْعَثُهُ. (رواه مالك: ٥٦٦)

''سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں: مسلمان کی روح پرندہ بن کر جنت کے درختوں پر جابسیرا کرتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو دوبارہ بدن میں واپس کر دے گا، جس دن اس کو اُٹھائے گا۔'' (مالک، نسائی)

شرح:...... اس سے ثابت ہوتا ہے کہ روح اللہ کے حکم سے پرندے کا روپ دھار لیتی ہے جیسا کہ فرشتہ بشریت کے روپ میں نمودار ہوتا ہے۔ (التعلیقات سلفیہ: ۱/ ۲۳۶)

اور جنت کے پھل کھاتی ہے، قرآن نے جو کہا ہے کہ ﴿بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ (آل عمران: ۱۶۹) بلکہ یہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق دیے جاتے ہیں، اس کی یہی تفسیر ہے۔

٩٩٧٤۔ أَبُوْ رَزِيْنِ الْعُقَيْلِيِّ ، قُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ، كَيْفَ يُعِيْدُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ، وَمَا آيَةُ ذٰلِكَ فِيْ خَلْقِهِ ؟ قَالَ: أَمَا مَرَرْتَ بِوَادِيْ قَوْمِكَ جَدْبًا ، ثُمَّ مَرَرْتَ بِهِ يَهْتَزُّ خُضِرًا ؟ قُلْتُ : نَعَمْ، قَالَ: فَتِلْكَ آيَةُ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهِ كَذٰلِكَ يُحْيِي اللّٰهُ الْمَوْتٰى. (رواه رزين)

''ابو رزین عقیلی سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ مخلوق کا دوبارہ کس طرح اعادہ کرے گا، اور اس کی مخلوق میں کوئی اس کی دلیل موجود ہے؟ آپ نے فرمایا: تو اپنی قوم کے علاقے سے کبھی نہیں گذرا کہ جب وہ خشک پڑا ہوا اور جب تو دوبارہ گذرا تو وہ سرسبز تھا؟ میں نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا! یہ اللہ کی نشانی ہے اس کی مخلوق کے درمیان اور اسی طرح وہ مردوں کو زندہ کرے گا۔'' (رزین)

٩٩٧٥۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ لِأَحَدٍ. (رواه مسلم: ٢٧٩٠)

''سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو سفید گرد والی زمین پر مبعوث کرے گا اور کسی کا زمین پر کوئی نشان نہ ہو گا۔'' (الشیخان)

شرح:...... یعنی اس دن زمین برابر ہوگی اور ہموار ہوگی، نشیب وفراز نہ ہوگا، نہ ہی اس میں عمارت ہوگی نہ راستے ہوں گے، نہ پہاڑ نہ چٹان، کچھ نہ ہوگا۔

(٩٩٧٣) موطا: ٥٦٦۔ ترمذی: ١٦٤١۔ نسائی: ٢٠٧٢۔ ابن ماجه: ١٤٤٩۔ احمد: ١٥٣٥٣۔
(٩٩٧٤) رزین۔ (٩٩٧٥) مسلم: ٢٧٩٠۔ بخاری: ٦٥٢١۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس میں اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت پر دلیل ہے، اس نے آخرت کی جزئیات سے پہلے ہی آگاہ کر دیا کہ انسان کے لیے بصیرت افروزی ہو جائے گی۔

اور یہ بھی ثابت ہوا کہ سرزمین حشر نئی ہوگی دنیا والی زمین معدوم ہو جائے گی۔ ارشاد باری ہے:

﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَ السَّمٰوٰتُ وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ (ابراهيم: ٤٨)

"جس دن زمین اس زمین کے علاوہ تبدیل کر دیا جائے گی اور آسمان بھی تبدیل ہوں گے اور یہ اللہ واحد القہار کے سامنے ظاہر ہوں گے۔" (فتح الباری: ۱۱/۳۷۵)

٩٩٧٦۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُرَاةً غُرْلًا وَأَوَّلُ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَرَأَ ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ﴾. (رواه النسائي: ٢٠٨٢)

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کو بالکل ننگے بدن نالوں کے بغیر اُٹھایا جائے گا مخلوق میں سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا، پھر یہ آیت تلاوت کی "جیسا ہم نے پہلے مخلوق پیدا کی ہے اسی طرح دوبارہ زندہ کریں گے۔"

٩٩٧٧۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَقَالَتِ امْرَأَةٌ أَيُبْصِرُ أَوْ يَرٰى بَعْضُنَا عَوْرَةَ بَعْضٍ قَالَ يَافُلَانَةُ ﴿لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيْهِ﴾. (رواه الترمذي: ٣٣٣٢)

"سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تمہیں ننگے پاؤں، ننگے بدن، بالوں سے خالی اُٹھایا جائے گا، تو ایک عورت نے کہا: ایک دوسرے کو ہم ننگے دیکھ رہے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: اے فلاں عورت! اس دن ہر ایک کی اپنی حالت ہوگی جو اسے دوسروں سے غافل کر دے گی۔" (الشیخان، الترمذی، النسائی)

شرح:......ان میں بتایا گیا ہے کہ قبروں سے اٹھائے جانے کے بعد میدان محشر میں تم اللہ سے ملاقات کرو گے، پیدل چلو گے، پاؤں ہوں گے اور جسم برہنہ ہوں گے، ختنہ بھی نہ ہوا ہوگا، سب لوگ ایسی حالت میں ہوں گے، سب سے پہلے انبیائے کرام علیہم السلام کو لباس پہنایا جائے گا، اور انبیائے کرام میں سے سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جوڑا پہنایا جائے گا، یہ خوبی انہیں اس لیے حاصل ہوگی کہ انہیں دنیا میں آگ میں ڈالتے ہوئے انہوں نے آپ کا لباس اتارا تھا۔ اور نبی ﷺ کو جوڑا بعد میں پہنایا جائے گا مگر سب سے زیادہ اعلیٰ ہوگا۔ (فتح الباری: ۱۱/۳۸۴)

(٩٩٧٦) نسائی: ٢٠٨٢۔ صحیح، البانی: ١٩٦٩۔ بخاری: ٦٥٢٥۔ مسلم: ٢٨٦٠۔ ترمذی: ٢٤٢٣۔ دارمی: ٢٨٠٢۔ احمد: ٢٢٨١۔

(٩٩٧٧) ترمذی: ٣٣٣٢۔ حسن، صحیح: ٢٦٥٢۔ بخاری: ٦٥٢٥۔ مسلم: ٢٨٦٠۔ نسائی: ٢٠٨٢۔ دارمی: ٢٨٠٢۔ احمد: ٢٠٩٧۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩٩٧٨۔ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهِ قَالَ أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلٰى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (رواه البخاري: ٦٥٢٣)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرد نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا قول ہے (وہ لوگ جو منہ کے بل جہنم کی طرف جمع کیے جائیں گے) تو کیا کافر کا منہ کے بل چلایا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: وہ جس نے دنیا میں دو پاؤں پر چلایا ہے وہ اس پر بھی قادر ہے کہ قیامت کے دن اس کو منہ کے بل چلائے۔'' (الشیخان)

٩٩٧٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ أَصْنَافٍ صِنفًا مُشَاةً وَصِنفًا رُكْبَانًا وَصِنفًا عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قَالَ إِنَّ الَّذِي أَمْشَاهُمْ عَلٰى أَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى أَنْ يُمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ أَمَا إِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكٍ. (رواه الترمذي: ٣١٤٢)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو قیامت کے دن تین اقسام میں اُٹھایا جائے گا: ایک قسم پیادہ چلتے ہوں گے، ایک قسم سوار ہو کر چلیں گے اور ایک قسم کے لوگ منہ کے بل چلیں گے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ منہ کے بل کیسے چلیں گے؟ آپ نے فرمایا: جس نے ان کو قدموں پر چلایا ہے وہی ان کو منہ کے بل بھی چلائے گا۔ جب کہ وہ (دنیا میں) چہرے کو ہر ٹھوس چیز اور کانٹے سے بچاتے ہیں۔ (ترمذی)

٩٩٨٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ رَاهِبِيْنَ وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَأَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَيَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوْا وَتُمْسِي مَعَهُمْ أَمْسَوْا. (رواه البخاري: ٦٥٢٢)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کو تین طریقوں سے لے جایا جائے گا، کچھ اپنی رغبت سے چلیں گے اور کوئی ایک اونٹ پر دس ہوں گے۔ اور بقیہ کو آگ ہانک کر لے جائے گی، وہ ٹھہرے گی جہاں وہ دوپہر کو ٹھہریں گے اور رات گذارے گی جہاں لوگ رات ٹھہریں گے اور وہ صبح کرے گی جہاں وہ صبح کریں گے اور وہ شام کرے گی جہاں لوگ شام کریں گے۔'' (الشیخان، النسائی)

(٩٩٧٨) بخاری: ٦٥٢٣۔ مسلم: ٢٨٠٦۔ احمد: ٢٠٩٧.

(٩٩٧٩) ترمذی: ٣١٤٢۔ ضعیف، البانی: ٦١٢۔ احمد: ٨٤٣٣.

(٩٩٨٠) بخاری: ٦٥٢٢۔ مسلم: ٢٨٦١۔ نسائی: ٢٠٨٥.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شرح:...... یہ جس حشر کا ذکر ہے وہ قبروں سے اٹھنے کے بعد ہے، وہ ایماندار جن کے عمل مخلوط ہوں گے اچھے بھی اور برے بھی ہوں گے، اپنی برائیوں سے ڈریں گے۔ اور اچھے اعمال کی وجہ سے اللہ کی رحمت سے پر امید ہوں گے۔ اور جو متقی اور نیک ہوں گے وہ سوار ہو کر میدان محشر میں اکٹھے ہوں گے۔ ارشاد باری ہے:

﴿يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا﴾ (مریم: ٨٥)

''اس دن ہم متقیوں کو رحمان کی طرف سوار کریں گے۔''

یہ عظیم الشان اونٹنیوں پر بڑی شان وشوکت سے دارالکرامت کی طرف سوار ہو کر روانہ ہوں گے، جس طرح بادشاہ کے پاس وفد آئے تو اسے عزت سے نوازا جاتا ہے۔ کافروں کو چہرے کے بل چلانے کی وجہ یہ ہے کہ اس نے دنیا میں رب کو سجدہ نہیں کیا تھا۔ اس کی سزا یہی ہونی چاہیے کہ آج اس کے چہرے کو گھسیٹ کر پامال کیا جائے۔ (فتح الباری: ١١/ ٣٨١)

٩٩٨١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَعْرِقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ آذَانَهُمْ. (رواه البخاري: ٦٥٣٢)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو قیامت کے دن پسینہ آئے گا اتنا کہ زمین میں ستر ہاتھ نیچے چلا جائے گا اور پسینہ منہ پر اور کانوں پر پہنچ جائے گا۔''

٩٩٨٢۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ قَالَ يَقُوْمُ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ. (رواه البخاري: ٦٥٣١)

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی (کیا وہ لوگ گمان نہیں کرتے کہ وہ تو بڑے دن کے لیے اُٹھائے جائیں گے۔ جس دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے) پس کہا کوئی شخص اپنے پسینے میں کانوں کے نصف تک بھی ڈوب جائے گا۔'' (الشیخان، الترمذی)

٩٩٨٣۔ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ

''سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: قیامت کے دن سورج قریب آئے گا اور یہاں تک کہ مخلوق سے بعض سے ایک میل کے فاصلے پر ہو گا۔ سلیم بن عامر نے کہا: مجھے معلوم نہیں کہ

(٩٩٨١) بخاری: ٦٥٢٢۔ مسلم: ٢٨٦٣۔ احمد: ٩١٤٤۔

(٩٩٨٢) بخاری: ٦٥٣١۔ مسلم: ٢٨٦٢۔ ترمذی: ٢٤٢٢۔ ابن ماجه: ٤٢٧٨۔ احمد: ٦٠٣٩۔

(٩٩٨٣) مسلم: ٢٨٦٤۔ ترمذی: ٢٤٢١۔ احمد: ٢٣٣٠١۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فَوَ اللّٰهِ مَا أَدْرِيْ مَايَعْنِيْ بِالْمِيْلِ أَمَسَافَةَ الْأَرْضِ أَمِ الْمِيْلَ الَّذِيْ تُكْتَحَلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعِرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ إِلْجَامًا قَالَ وَأَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ إِلٰى فِيْهِ.

(رواه مسلم: ٢٨٦٤)

میل سے کیا مراد ہے، کیا زمین کی مسافت یا آنکھ میں سرمہ ڈالنے کی سلائی۔ کہا: لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں عرق ہوں گے، کوئی ٹخنے تک تو کوئی زانوں تک کوئی کمر تک اور کوئی منہ تک، اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا۔''

٩٩٨٤۔ وَعَنْهُ، رَفَعَهٗ: يُحْشَرُ النَّاسُ مَابَيْنَ السِّقْطِ إِلَى الشَّيْخِ الْفَانِيْ أَبْنَاءُ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِيْنَ، فِيْ خَلْقِ آدَمَ وَحُسْنِ يُوْسُفَ وَقَلْبِ أَيُّوْبَ ، مُكَحَّلِيْنَ ذَوِيْ أَفَانِيْنَ.

(للكبير: ٢٠/ ٢٥٦)

''اور ان ہی سے مروی ہے اور وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: لوگ گرے ہوئے حمل سے بوڑھے تک سب ہی اُٹھائے جائیں گے اور تینتیس سال عمر ہوگی، آدم علیہ السلام کا سا قد ہوگا صورت یوسف علیہ السلام کی سی ہوگی، دل ایوب علیہ السلام کی طرح ہوگا اور وہ سرمہ دار آنکھوں والے گھنے بالوں والے ہوں گے۔'' (الکبیر)

٩٩٨٥۔ أَبُوْهُرَيْرَةَ، رَفَعَهٗ: يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ صُوَرِ الذَّرِّ.

(رواه البزار: ٣٤٣٠)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں: قیامت کے دن تکبر کرنے والوں کو چھوٹی چیونٹی کی جسامت کے مطابق اُٹھایا جائے گا۔'' (البزار سند مخفی)

شرح: ...... یہ بات یاد رہے کہ حشر کے ان معاملات کے بارے میں قیاس نہیں چلتا۔ ان امور کے ساتھ ایمان لانا ضروری ہے، انہیں تسلیم نہ کرنا ایمان کا خسارہ ہے۔

ان سے آگاہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان اس دن کی ہولناکیوں سے بچاؤ اختیار کر سکے اور توبہ کر لے اور اس کی طرف گڑگڑائے۔

اس پسینہ سے انبیاء اور شہداء مستثنیٰ ہیں یہ غرقاب نہ ہوں گے۔

کافر سخت ترین عرق ندامت میں ڈوبے ہوں گے، پھر کبیرہ گناہوں والے، ان میں مسلمان بہت کم ہوں گے اور کافر زیادہ ہوں گے۔ (فتح الباری: ۱۱/۳۹۴)

(٩٩٨٤) طبرانی کبیر: ٢٠/ ٢٥٦۔ وفیه یزید بن سنان ابو فروة الرهاوی وهو ضعیف وفیه توثیق لین، هیثمی: ١٨٣٢٦.

(٩٩٨٥) بزار: ٣٤٣٠۔ وفیه من لم اعرفه، هیثمی: ١٨٣٢٨.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٩٩٨٦۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ مَا أَطْوَلَ هٰذَا الْيَوْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَيُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ أَخَفَّ عَلَيْهِ مِنْ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ يُصَلِّيْهَا فِي الدُّنْيَا. (رواه أحمد: ١١٣٢٠، والموصلي)

''سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کہا گیا: یا رسول اللہ! وہ دن جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے یہ کتنا طویل دن ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ دن مؤمن پر جتنے وقت میں دنیا میں وہ فرض نماز ادا کرتا تھا اس سے بھی زیادہ ہلکا پھلکا ہوگا۔'' (احمد، موصلی)

٩٩٨٧۔ وَلَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ: يَوْمُ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ مِقْدَارُ نِصْفِ يَوْمٍ مِنْ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ، فَيَهُوْنُ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِ كَتَدَلِّي الشَّمْسِ لِلْغُرُوْبِ إِلٰى أَنْ تَغْرُبَ. (للموصلي: ٦٠٢٥)

''موصلی کی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ مرفوع بیان کرتے ہیں: وہ دن (جس دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے) وہ پچاس ہزار سال والے دن کا نصف ہے اور مؤمن کے لیے اتنا ہی ہوگا جتنا کہ سورج ڈوبنا شروع ہوتا ہے اس وقت سے ڈوب جانے تک۔''

٩٩٨٨۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَنْ شَكَّ أَنَّ الْمَحْشَرَ بِالشَّامِ فَلْيَقْرَأْ أَوَّلَ سُوْرَةِ الْحَشْرِ ﴿هُوَ الَّذِيْ أَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ﴾ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: فَهِيَ أَرْضُ الْمَحْشَرِ. (رواه البزار: ٣٤٢٦ بلين)

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جس کو شبہ ہو محشر کے دن شام میں جمع ہونے پر تو وہ سورت الحشر کا پہلا حصہ پڑھے (اللہ وہ ہے جس نے کافروں کو ان کے گھروں سے پہلی بار حشر کی طرف نکال دیا) آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ حشر کی زمین ہے۔'' (البزار سند کمزور)

٩٩٨٩۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ. (رواه مسلم: ٢٨٧٨)

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ مرفوع روایت کرتے ہیں: ہر بندہ اسی حالت پر اُٹھایا جائے گا جس پر وہ فوت ہوا ہو گا۔'' (مسلم)

٩٩٩٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَخِيْهِ

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے ذمہ اپنے بھائی کی کوئی چیز ہو: ظلم زیادتی

(٩٩٨٦) احمد: ١١٣٢٠۔ وابو يعلى واسناده حسن على ضعف فى رواية، هيثمى: ١٨٣٢٨.
(٩٩٨٧) موصلى: ٦٠٢٥۔ ورجاله رجال الصحيح غير اسماعيل بن عبدالله بن خالد وهو ثقة، هيثمى: ١٨٣٤٨.
(٩٩٨٨) بزار: ٣٤٢٦۔ وفيه ابو سعد البقال والغالب عليه الضعف، هيثمى: ١٨٣٥٥.
(٩٩٨٩) مسلم: ٢٨٧٨۔ احمد: ١٤١٣٤.
(٩٩٩٠) بخارى: ٢٤٤٩۔ احمد: ٩٣٣٢.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ. (رواه البخاری: ٢٤٤٩)

یا کوئی چیز ہو تو وہ اس کو آج ہی بخشا دے اس سے پہلے کہ وہ وقت آئے گا جس میں نہ درہم ہوگا، نہ دینا ہوگا اگر اس کا کوئی عمل صالح ہو تو وہ لیا جائے گا اور مظلوم کے حق کو پورا کیا جائے گا اور اس کی نیکیاں نہ ہوں گی تو حقدار کی بدیاں لا کر اس کے سر پر رکھی جائیں گی اور یہ ان کا بوجھ اُٹھائے گا۔“

٩٩٩١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَأَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطَى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ. (رواه مسلم: ٢٥٨١)

”سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ لوگوں نے کہا: ہمارے درمیان مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ درہم ہو نہ سامان ہو، آپ نے فرمایا: مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا اور اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی کو بہتان لگایا ہوگا، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا پیٹا ہوگا۔ پس اس کی نیکیاں ان لوگوں کو دی جائیں گی۔ اگر اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں اور اس کے ذمہ کچھ باقی رہے تو مظلوموں کی خطائیں لے کر اس پر ڈالی جائیں گی اور اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔“

٩٩٩٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ. (رواه مسلم: ٢٥٨٢)

”سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم حقوق والوں کے حقوق قیامت کے دن ادا کرو گے یہاں تک کہ بے سینگ بکری کا حق سنگیوں والی بکری سے دلایا جائے گا۔“

٩٩٩٣۔ وَعَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَسْمَعُ أَنَّ الرَّجُلَ يَتَعَلَّقُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ لَا يَعْرِفُهُ، فَيَقُوْلُ لَهُ، مَالَكَ إِلَيَّ، وَمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ

”اس سے روایت ہے کہ ہم سنا کرتے تھے کہ ایک مرد قیامت کے دن دوسرے مرد سے چمٹ جائے گا اور وہ اس کو نہیں پہچانے گا اور وہ کہے گا تیرا میری طرف کچھ نہیں ہے

(٩٩٩١) مسلم: ٢٥٨١۔ ترمذی: ٢٤١٨۔ احمد: ٨٢٠٩.

(٩٩٩٢) مسلم: ٢٥٨٢۔ ترمذی: ٢٤٢٠۔ احمد: ٨٦٣٠.

(٩٩٩٣) رزین.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

مَعْرِفَةٌ؟ فَيَقُوْلُ كُنْتُ تَرَانِيْ عَلَى الْخَطَإِ وَعَلَى الْمُنْكَرِ وَلَاتَنْهَانِيْ. (رواه رزين)

اور میرے تیرے درمیان جان پہچان بھی نہیں ہے تو وہ شخص کہے گا: تو مجھے خطا کرتے دیکھتا تھا اور برے کاموں پر دیکھتا تھا اور مجھے منع نہیں کرتا تھا۔'' (الرزین)

شرح:...... یعنی آدمی جس حالت پر اور نیت پر فوت ہوگا اسی پر اٹھایا جائے گا، اس لیے اطاعت شعاری اور نیکوکاری کی عادت ڈالی جائے۔ (شرح مسلم: ۲/ ۳۸۷)

اور یہ بھی ثابت ہوا کہ قیامت کے دن جانوروں کو بھی اس طرح جمع کیا جائے گا جیسے کہ انسانوں کو اٹھایا جائے گا، اور روز قیامت بے لاگ عدل ہوگا، جانور جو غیر مکلف ہیں، جب ان سے بدلہ لیا جائے گا تو انسان تو مکلف ہیں، انہوں نے ظلم کیا ہوگا تو معافی نہیں ہوسکتی۔ اس لیے حقداروں کو حق دیا جائے، کیونکہ حقوق العباد کی معافی نہیں۔ حقیقی افلاس یہ ہے جو قیامت کے دن نقصان ہو۔

نماز روزہ اور زکوٰۃ کی پابندی اور ادائیگی کا اہتمام ضروری ہے تاہم اس کے ساتھ ساتھ اخلاقیات اور معاملات کی درستی بھی نہایت ضروری ہے۔ (بہجۃ الناظرین: ۱/ ۲۴۱)

٩٩٩٤۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلَّا هَلَكَ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاءَ كَ أَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِيْنِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيْرًا﴾ قَالَ ذَاكَ الْعَرْضُ يُعْرَضُوْنَ وَمَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ. (رواه البخاري: ٤٩٣٩)

''ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس سے بار بار پوچھا گیا تو اس کو عذاب ہوگا عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے عرض کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا (وہ شخص جس کو نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا گیا اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔ اور وہ اپنے اہل میں خوشی کے ساتھ لوٹے گا۔ آپ نے فرمایا: یہ صرف پیش کرنا ہے اور جس سے قیامت کے دن پورا حساب لیا گیا وہ ہلاک ہوگا۔''

٩٩٩٥۔ وَفِي رِوَايَةٍ: وَلَيْسَ أَحَدٌ يُنَاقَشُ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عُذِّبَ. (رواه البخاري: ٦٥٣٧)

''اور ایک روایت میں ہے۔ قیامت کے دن حساب میں جس سے جھگڑا کیا گیا اس کو عذاب ہوگا۔''

(٩٩٩٤) بخاری: ٤٩٣٩۔ مسلم: ٢٨٧٦۔ ابوداؤد: ٣٠٩٣۔ ترمذی: ٢٤٢٦۔ احمد: ٢٤٩٨٨.

(٩٩٩٥) بخاری: ٦٥٣٧۔ مسلم: ٢٨٧٦۔ ابوداؤد: ٣٠٩٣۔ ترمذی: ٣٣٣٧۔ احمد: ٢٤٩٨٨.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شرح:...... اس کا پس منظر یہ ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے نماز میں پڑھا: اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا . کہ اے اللہ! میرا حساب آسان کر دے، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! آسان حساب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، آدمی کا اعمال نامہ دیکھا جائے اور اس سے درگزر کر دیا جائے۔ اے عائشہ! اس دن جس کا حساب کریدا گیا وہ ہلاک ہو گیا۔

مقصد یہ ہے کہ آیت اور حدیث میں تعارض نہیں۔ جو آیت میں حساب کا کہا گیا ہے کہ وہ آسان ہے، وہ یہ ہے کہ صرف حساب پیش کرنا آسان ہے، اور حدیث کا مطلب بھی درست ہے کہ جب اعمال پیش ہوں، گناہوں کا تعارف کروا دیا جائے اور درگزر کر دیا جائے تو یہ آسان ہے۔ اگر یہ اعتراض ہوا کہ یہ اعمال کیوں کیے ہیں، یہ ہلاکت ہے۔ (فتح الباری:۱۱/۴۰۲)

۹۹۹۶۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَوَّلُ مَايُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلَاةُ وَأَوَّلُ مَايُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ . (رواه النسائي: ۳۹۹۱)

''سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندے سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا اور لوگوں کے درمیان سب سے پہلا فیصلہ خون کے بارے میں ہوگا۔''

شرح:...... اس حدیث میں سب سے پہلے فیصلہ خونریزی کا آیا ہے جبکہ دوسری حدیث میں سب سے پہلے فیصلہ نماز میں ہوگا آتا ہے۔

ان میں تعارض نہیں کیونکہ حقوق العباد میں سب سے بڑا گناہ قتل ہے، اس لیے حقوق العباد میں سے سب سے پہلے خونریزی کے بارے میں فیصلہ ہوگا۔ اور حقوق اللہ میں سے نماز سب سے زیادہ مقدم ہے، اس لیے حقوق اللہ میں سے نماز کا سب سے پہلے محاسبہ ہوگا۔

اس میں روز قیامت، اس کا حساب اس کے قضا و قدر اور اس کی جزا و سزا کو بھی ثابت کیا گیا ہے، اور انسان کو تنبیہ کی گئی ہے کہ حقوق العباد کے بارے میں خبردار رہے۔ ان میں تقصیر سے بچائے، کہیں میدان محشر میں شرمندگی نہ ہو۔ (تفہیم الاسلام:۲/۵۲۹)

۹۹۹۷۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمُ ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهٖ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کے دونوں قدم اس کے رب کے پاس قیامت کے دن اپنی جگہ سے نہیں اُٹھائے جائیں گے یہاں تک کہ

(۹۹۹۶) نسائی: ۳۹۹۱۔ صحیح، الألبانی: ۳۷۲۶۔ بخاری: ۶۵۳۳۔ مسلم: ۱۶۷۸۔ ترمذی: ۱۳۹۶۔ ابن ماجه: ۲۶۱۵۔ احمد: ۴۱۸۸.

(۹۹۹۷) ترمذی: ۲۴۱۶۔ حسن، الألبانی: ۱۹۶۹.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فِيمَ أَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَ أَبْلَاهُ وَمَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ. (رواه الترمذي: ٢٤١٦)

پانچ چیزوں کا اس سے سوال کیا جائے گا، عمر کس بات میں خرچ کی، جوانی کس بات میں خرچ کی، مال کہاں سے حاصل کیا، اور کس چیز میں خرچ کیا اور اپنے علم پر کیا عمل کیا۔"

٩٩٩٨۔ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُجَاءُ بِابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ بَذَجٌ فَيُوقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ أَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَاذَا صَنَعْتَ فَيَقُولُ يَارَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ فَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي آتِكَ بِهِ فَيَقُولُ لَهُ أَرِنِي مَاقَدَّمْتَ فَيَقُولُ يَارَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ فَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي آتِكَ بِهِ كُلِّهِ فَإِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضَى بِهِ إِلَى النَّارِ. (رواه الترمذي: ٢٤٢٧)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک ابن آدم کو لایا جائیگا اور اللہ کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا۔ اللہ فرمائے گا: میں نے تجھے دیا، میں نے تیرا ماحول بنایا، میں نے تیرے اُوپر انعام کیا، تو نے کیا شکر ادا کیا؟ وہ کہے گا: اے اللہ! میں نے اس کو جمع کیا میں نے اس کو بڑھایا اور زیادہ کیا اور بہت زیادہ کر کے میں اس کو چھوڑ آیا پس تو مجھے لوٹا دے تاکہ میں تیرے پاس لے آؤں۔ اللہ فرمائے گا: مجھے وہ چیز بتا جو تو نے آگے بھیجی ہے۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے جمع کیا، میں نے اس کو بڑھایا اور میں زیادہ کر کے چھوڑ آیا۔ مجھے واپس بھیج تاکہ میں اس کو واپس تیرے پاس لے آؤں پس جب بندے کی کوئی نیکی آگے نہ پہنچی ہوگی تو اس کو آگ میں بھیج دیا جائے گا۔"

٩٩٩٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَوَ الَّذِي نَفْسِي

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم (دوپہر کے وقت جب بادل نہ ہو) سورج کے دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم چودھویں رات کے چاند کے دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ پھر

(٩٩٩٨) ترمذی: ٢٤٢٧۔ ضعیف، البانی: ٤٢٧۔

(٩٩٩٩) مسلم: ٢٩٢٨۔ بخاری: ٦٥٧٤۔ ابوداؤد: ٤٧٣٠۔ ترمذی: ٢٥٤٩۔ نسائی: ١١٤٠۔ ابن ماجه: ١٧٨۔ دارمی: ٢٨٠٣۔ احمد: ١٠٨١٦۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بِيَدِهٖ لَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُوْلُ أَيْ فُلْ أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ فَإِنِّيْ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيْ فَيَقُوْلُ أَيْ فُلْ أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُوْلُ بَلٰى أَيْ رَبِّ فَيَقُوْلُ أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ فَإِنِّيْ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُوْلُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُوْلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِيْ بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُوْلُ هَاهُنَا إِذًا قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ وَيَفَكَّرُ فِيْ نَفْسِهٖ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهٖ وَلَحْمِهٖ وَعِظَامِهٖ انْطِقِيْ فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ وَلَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِكَ الَّذِيْ يَسْخَطُ اللّٰهُ عَلَيْهِ. (رواه مسلم: ٢٩٦٨)

آپ ﷺ نے اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر فرمایا: بندہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اللہ فرمائے گا: اے فلاں شخص! کیا میں نے تیرا اکرام نہیں کیا؟ میں نے تجھے سردار نہیں بنایا؟ میں نے تیرا نکاح نہیں کیا، میں نے تیرے لیے گھوڑے اور اونٹ مسخر کر دیئے اور تجھے اس حال میں بڑھا دیا کہ تیری سرداری اور تابعداری تسلیم کی جاتی تھی۔ تو وہ کہے گا: ہاں اے میرے پروردگار! پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا: کیا تیرا گمان تھا کہ تو میرے ساتھ ملاقات کرے گا؟ تو وہ کہے گا: نہیں۔ اللہ فرمائے گا: میں تجھے اسی طرح بھلا دیتا ہوں جیسا تو نے مجھے بھلا دیا تھا، پھر اس کو آگ میں ڈالا جائے گا، پھر دوسرا شخص ملاقات کرے گا اس کے بارے میں بھی اس کے مثل بیان فرمایا، پھر تیسرا ملاقات کرے گا اور اس کے بارے میں بھی یہی بیان کیا، یہاں تک کہ اللہ فرمائے گا: کیا تیرا گمان تھا کہ تو میرے ساتھ ملاقات کرے گا؟ وہ کہے گا: اے میرے رب! میں تیرے ساتھ تیری کتاب کے ساتھ، اور تیرے رسولوں کے ساتھ، ایمان لایا، میں نے نماز پڑھی، میں نے روزہ رکھا، اور میں نے صدقہ دیا، اور وہ جس قدر کر سکے گا اپنی نیکیاں شمار کرے گا جب وہ یہاں تک پہنچے گا تو اللہ فرمائے گا: اب ہم تیرے اوپر گواہ لاتے ہیں تو وہ دل میں کہے گا: کون ہوگا جو میرے خلاف گواہی دے گا؟ پس اس کے منہ پر مہر ماری جائے گی اور اس کی ران کو حکم ہوگا کہ تو بیان کر تو اس کی ران بولے گی، اس کا گوشت بولے گا، اور اس کی ہڈیاں بولیں گی اور اس کے اعمال بیان کر دیں گی اور یہ اس کے نفس کی طرف سے عذر ہوگا اور یہ منافق ہوگا۔ یہ وہ شخص ہوگا جس پر اللہ ناراض ہوگا۔"

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

١٠٠٠٠ـ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا فِي زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيْرَةِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ وَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَيْسَ فِيْهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَايَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِيَتَّبِعْ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقٰى أَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاقَطُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ وَغُبَّرِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَيُدْعَى الْيَهُوْدُ فَيُقَالُ لَهُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ قَالُوْا كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ ابْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ فَمَا ذَا تَبْغُوْنَ قَالُوْا عَطِشْنَا يَارَبَّنَا فَاسْقِنَا فَيُشَارُ إِلَيْهِمْ أَلَا تَرِدُوْنَ فَيُحْشَرُوْنَ إِلَى النَّارِ كَأَنَّهَا سَرَابٌ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَتَسَاقَطُوْنَ فِي النَّارِ ثُمَّ يُدْعَى النَّصَارٰى فَيُقَالُ لَهُمْ مَاكُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ قَالُوْا كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيْحَ ابْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ لَهُمْ كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ

”سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے کہا: یا رسول اللہ! کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا: ہاں۔ کیا جب مطلع صاف ہو بادل نہ ہوں تو دوپہر کے وقت سورج کو دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت پیش آتی ہے؟ اور کیا چودھویں کا چاند دیکھنے میں کوئی دقت پیش آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: نہیں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: تمہیں قیامت کے دن رب تعالیٰ کو دیکھنے میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی جیسے تمہیں ان دو کو دیکھنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی ہے۔ قیامت کے دن اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ جو امت جس چیز کی عبادت کرتی تھی وہ اس کے پیچھے چلی جائے، چنانچہ نہ رہے گا کوئی جو اللہ کے سوا کی عبادت کرتا تھا۔ خواہ بت پرست تھا یا تھان (انصاب) پرست تھا، سب ہی جہنم میں گرا دیئے جائیں گے۔ جب اللہ کی عبادت کرنے والوں کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا تو ان میں فاسق وفاجر اور اہل کتاب وغیرہ لوگ باقی ہوں گے پس یہود کو بلایا جائے گا اور ان کو کہا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ تو وہ کہیں گے: ہم اللہ کے بیٹے عزیر کی عبادت کرتے تھے۔ تو ان کو کہا جائے گا: تم جھوٹ کہتے ہو۔ اللہ نے نہ بیوی بنائی نہ بیٹا بنایا۔ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم پیاسے ہیں ہمیں پانی دیدے تو ان کو اشارہ کر کے دکھایا جائے گا کہ وہاں جا کر گھاٹ پر اتر جاؤ، پس ان کو آگ کی طرف جمع کر دیا جائے گا، سراب کی مثل آگ نظر آئے گی اور بعض آگ بعض کو کھا رہی ہوگی تو وہ سب ہی آگ میں دھکیل دیے جائیں گے۔ پھر نصاریٰ کو بلایا جائے گا اور ان کو کہا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے:

(١٠٠٠٠) مسلم: ١٨٣ـ بخاری: ٤٧٣٠ـ ترمذی: ٢٥٥٥ـ نسائی: ١١٤٠ـ دارمی: ٢٨١٧ـ احمد: ١١٤٤٥.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فَيُقَالُ لَهُمْ مَاذَا تَبْغُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ عَطِشْنَا يَارَبَّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُشَارُ إِلَيْهِمْ أَلَا تَرِدُوْنَ فَيُحْشَرُوْنَ إِلَى جَهَنَّمَ كَأَنَّهَا سَرَابٌ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَتَسَاقَطُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ تَعَالٰى مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ أَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى فِي أَدْنٰى صُوْرَةٍ مِنَ الَّتِيْ رَأَوْهُ فِيْهَا قَالَ فَمَا تَنْتَظِرُوْنَ تَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَاكَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوْا يَارَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا أَفْقَرَ مَاكُنَّا إِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ فَيَقُوْلُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ لَانُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا مَرَّتَيْنِ أَوْثَلَاثًا حَتّٰى إِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَكَادُ أَنْ يَنْقَلِبَ فَيَقُوْلُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ فَتَعْرِفُوْنَهُ بِهَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ إِلَّا أَذِنَ اللّٰهُ لَهُ بِالسُّجُوْدِ وَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ اتِّقَاءً وَرِيَاءً إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ ظَهْرَهُ طَبَقَةً وَاحِدَةً كُلَّمَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ خَرَّ عَلٰى قَفَاهُ ثُمَّ يَرْفَعُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَقَدْ تَحَوَّلَ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ رَأَوْهُ فِيْهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ أَنْتَ رَبُّنَا ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْجِسْرُ قَالَ دَحْضٌ مَزِلَّةٌ فِيْهِ خَطَاطِيْفُ وَكَلَالِيْبُ وَحَسَكٌ تَكُوْنُ بِنَجْدٍ

ہم اللہ کے بیٹے مسیح کی عبادت کرتے تھے۔ تو ان کو کہا جائے گا: تم جھوٹ کہتے ہو۔ اللہ نے نہ بیوی بنائی اور نہ بیٹا بنایا۔ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم پیاسے ہیں: ہمیں پانی عطا کر۔ پس ان کو اشارہ کیا جائے گا: تم وہاں گھاٹ پر کیوں نہیں اترتے ؟ اور جہنم کی طرف چلائے جائیں گے، وہ دراصل سراب ہو گا اور آگ بعض بعض کو کھا رہی ہو گی پس وہ سب ہی آگ میں ڈال دیے جائیں گے۔ اور صرف وہ لوگ باقی رہیں گے جو اللہ کی عبادت کرتے تھے، نیک بھی اور بدکار بھی، پھر ان کے سامنے اللہ تعالیٰ ایسی صورت میں جلوہ گر ہو گا جس کو وہ تقریباً پہچان سکیں گے اور اس میں انہوں نے رب کا تصور کیا ہو گا۔ اللہ فرمائے گا: تم کس کے انتظار میں ہو؟ ہر امت اپنے معبود کے پیچھے جا چکی ہے۔ تو یہ لوگ کہیں گے: اے رب کریم! ہم دوسرے لوگوں سے دنیا میں بھی جدا تھے جب کہ ہم ان کی طرف بہت زیادہ محتاج بھی تھے اور پھر بھی ہم نے ان کی مصاحبت اختیار نہیں کی تھی۔ تو پھر اللہ فرمائے گا. میں ہی تمہارا رب ہوں تو مؤمن کہیں گے: ہم تجھ سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ ہم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں بناتے، دو یا تین بار کہیں گے۔ یہاں تک کہ بعض ان میں سے پیچھے ہٹنے لگیں گے تو اللہ فرمائے گا: تمہارے اور اس کے درمیان کوئی نشانی موجود ہے جس کے ساتھ تم اس کو پہچان سکو؟ تو وہ کہیں گے: ہاں پس پنڈلی کھول دی جائے گی تو جو بھی دل سے اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتا ہو گا ان سب کو اللہ تعالیٰ سجدے کی اجازت دے گا اور وہ سجدہ کر دیں گے اور جو شخص سجدہ کرتا رہا ریا کاری کے لیے اللہ تعالیٰ اس کی پشت کو تختے کی مانند کر دے گا وہ جب سجدہ کرنے کا ارادہ کرے گا تو گردن

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فِيهَا شُوَيْكَةٌ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُوْنَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيْحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَأَجَاوِيْدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوْشٌ مُرْسَلٌ وَمَكْدُوْسٌ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَامِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ بِأَشَدَّ مُنَاشَدَةً لِلّٰهِ فِي اسْتِقْصَاءِ الْحَقِّ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِإِخْوَانِهِمِ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَيُصَلُّوْنَ وَيَحُجُّوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ أَخْرِجُوْامَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا قَدْ أَخَذَتِ النَّارُ إِلٰى نِصْفِ سَاقَيْهِ وَإِلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيْهَا أَحَدٌ مِمَّنْ أَمَرْتَنَا بِهٖ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيْهَا أَحَدًا مِمَّنْ أَمَرْتَنَا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ نِصْفِ دِيْنَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيْهَا مِمَّنْ أَمَرْتَنَا أَحَدًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيْهَا خَيْرًا وَكَانَ

کے بل پیچھے گر جائے گا۔ پھر وہ اپنا سر اُٹھائیں گے تو اللہ اس صورت میں ظاہر ہوگا جس میں انہوں نے پہلے دیکھا تھا۔ تو اللہ فرمائے گا: میں ہی تمہارا رب ہوں تو وہ کہیں گے: تو ہی تمہارا رب ہے۔ پھر جہنم پر پل لگا دیا جائے گا اور شفاعت کرنا حلال ہو جائے گی اور وہ کہیں گے: اے اللہ! سلامت رکھ، سلامت رکھ۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! پل کیسا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: پھسلنے کی گھاٹی ہوگی اس میں اُٹھانے والے لوہے کے سلاخ ہوں گے اور جھاڑیاں ہوں گی، جو بہت اونچی ہوں گی جیسا نجد کے علاقے ہیں، سعد ان نامی جھاڑی ہے۔ پس مؤمن نظر کی تیزی اور بجلی کی رفتار اور ہوا کی رفتار اور پرندے کی رفتار اور اصیل گھوڑے کی رفتار اور اونٹ کی رفتار سے چلیں گے اور گذر جائیں گے۔ تو کوئی نجات پائے گا اور کوئی چھیدا جائے گا۔ اور کوئی آگ میں گرا دیا جائے گا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! نجات پانے والے ایماندار اس دن جہنم میں گرنے والے گنہگار بھائیوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے اتنا جھگڑا کریں گے کہ اس قدر اپنے حقوق حاصل کرنے کے لیے کوئی نہ جھگڑا ہوگا اور نہ کسی نے جھگڑے میں اتنی شدت اختیار کی ہوگی اور وہ کہیں گے: اے اللہ! وہ ہمارے ساتھ روزے رکھتے، نماز پڑھتے اور حج کرتے تھے تو ان کو کہا جائے گا: جن لوگوں کو تم پہچانتے ہو ان کو نکال لو۔ ان لوگوں کے چہرے آگ پر حرام ہوں گے کسی کو آگ پنڈلی تک اور کسی کو دوزانوں تک پہنچی ہوگی اور بہت زیادہ مخلوق اہل ایمان نکال لائیں گے پھر کہیں گے: یا اللہ! جن کو تو نے حکم دیا تھا ان میں سے کوئی باقی نہیں رہا۔ تو اللہ فرمائے گا: واپس جا کر دیکھ جس کے دل میں دینار برابر بھلائی اس کو بھی نکال لاؤ تو پھر وہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ يَقُولُ إِنْ لَمْ تُصَدِّقُونِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ ﴿ إِنَّ اللّٰهَ لَايَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا ﴾ فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّونَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُونَ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمٌ لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوا حُمَمًا فَيُلْقِيهِمْ فِي نَهَرٍ فِي أَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ نَهَرُ الْحَيَاةِ فَيَخْرُجُونَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ أَلَا تَرَوْنَهَا تَكُونُ إِلَى الْحَجَرِ أَوْ إِلَى الشَّجَرِ مَايَكُونُ إِلَى الشَّمْسِ أُصَيْفِرُ وَأُخَيْضِرُ وَمَايَكُونُ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ يَكُونُ أَبْيَضَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَأَنَّكَ كُنْتَ تَرْعٰى بِالْبَادِيَةِ قَالَ فَيَخْرُجُونَ كَاللُّؤْلُؤِ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ يَعْرِفُهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ اللّٰهِ الَّذِينَ أَدْخَلَهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوْهُ ثُمَّ يَقُوْلُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَمَا رَأَيْتُمُوْهُ فَهُوَ لَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا أَعْطَيْتَنَا مَالَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَيَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِي أَفْضَلُ مِنْ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ يَارَبَّنَا أَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ هٰذَا فَيَقُوْلُ رِضَايَ فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا.

(رواه مسلم: ۱۸۳)

بہت سی مخلوق نکال لائیں گے اور پھر کہیں گے: اے ہمارے رب! جن کو تو نے حکم دیا تھا ان میں سے ہم نے کوئی نہیں چھوڑا، اللہ پھر فرمائے گا: جا کر دیکھو جس کے دل میں دینار کے نصف برابر نیکی ہے اس کو بھی نکال لاؤ، چنانچہ بہت زیادہ مخلوق نکالیں گے اور پھر کہیں گے: اے ہمارے رب! جن کا تو نے حکم دیا تھا ان میں سے ہم نے کوئی نہیں چھوڑا تو اللہ فرمائے گا: واپس جاؤ اور جس کے دل میں رائی برابر نیکی ہو اسے بھی نکال دو تو وہ بہت زیادہ مخلوق نکالیں گے اور پھر کہیں گے: یااللہ! ہم نے کوئی نہیں چھوڑا جس میں کوئی بھلائی ہو۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے اگر اس حدیث میں تم میری تصدیق نہیں کرتے تو چاہو تو یہ آیت پڑھو (بے شک اللہ تعالیٰ ظلم نہیں کرتا ذرہ برابر پس اگر نیکی ہوگی اس کو دوگنا کر دے گا اور اپنی طرف سے بہت بڑا اجر عطا کرے گا) پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: فرشتوں نے شفاعت کی، انبیاء نے بھی شفاعت کی اور اہل ایمان نے بھی شفاعت کی اور ارحم الراحمٰن کے سوا کوئی باقی نہیں رہا اور سب شفاعت کر چکے ہیں، پس اللہ تعالیٰ آگ سے نکالے گا اس قوم کی ایک مٹھی جنہوں نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی اور وہ لوگ کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ اللہ انہیں اس نہر میں ڈال دے گا جو جنت کے سامنے ہے اور اس کو نہر الحیات کہا جاتا ہے تو وہ ایسے اگیں گے جیسے سیلاب کی مٹی میں دانہ اگتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے دیکھا ہوگا کہ جو دانہ پتھر یا درخت کی اوٹ میں اگتا ہے اور سورج کے سامنے نہیں آتا اس میں کچھ حصہ زرد اور کچھ سبز ہوتا ہے اور جو سائے میں ہوتا ہے وہ سفید ہوتا ہے۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ آبادی سے باہر بکریاں چراتے رہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ نہر سے موتی کی طرح صاف ہو کر نکلیں گے اور ان کی گردن میں مہر ہوگی اور ان کو اہل جنت پہچانتے ہوں گے اور کہیں گے: یہ وہ لوگ اللہ کے آزاد کیے ہوئے ہیں جنہیں اللہ نے جنت میں داخل کر دیا۔ انہوں نے نہ تو کوئی عمل کیا تھا اور نہ کوئی نیکی آگے بھیجی تھی۔ پھر اللہ فرمائے گا: اس جنت میں داخل ہو جاؤ جتنا جس کو نظر آئے وہ اسی کا ہے تو وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! تو نے ہمیں وہ دیا ہے جو سب جہان والوں میں سے کسی کو نہیں دیا تو اللہ فرمائے گا: تمہارے لیے میرے پاس اس سے بھی افضل چیز موجود ہے تو وہ کہیں گے: اے ہمارے ربّ! اس سے کیا چیز افضل ہو سکتی ہے؟ اللہ فرمائے گا: وہ میری رضا ہے پس اس کے بعد میں تم پر کبھی غصہ نہیں کروں گا۔"

١٠٠٠١۔ وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: أَبُوْسَعِيْدٍ: بَلَغَنِيْ أَنَّ الْجِسْرَ أَدَقُّ مِنَ الشَّعْرِ وَأَحَدُّ مِنَ السَّيْفِ. (رواه مسلم: ١٨٣)

"اور ایک روایت میں ہے، سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ وہ پل بال سے باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہو گا۔"

١٠٠٠٢۔ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُسْأَلُ عَنِ الْوُرُوْدِ فَقَالَ نَجِيْءُ نَحْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ كَذَا وَكَذَا انْظُرْ أَيْ ذٰلِكَ فَوْقَ النَّاسِ قَالَ فَتُدْعَى الْأُمَمُ بِأَوْثَانِهَا وَمَاكَانَتْ تَعْبُدُ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ ثُمَّ يَأْتِيْنَا رَبُّنَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ مَنْ تَنْظُرُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ نَنْظُرُ رَبَّنَا فَيَقُوْلُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ حَتّٰى نَنْظُرَ إِلَيْكَ فَيَتَجَلّٰى لَهُمْ يَضْحَكُ قَالَ فَيَنْطَلِقُ بِهِمْ وَيَتَّبِعُوْنَهُ وَيُعْطٰى

"ابو زبیر سے مروی کہ اس نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ان سے ورود کے بارے سوال کیا جا رہا تھا تو انہوں نے جواب دیا: ہم قیامت کے دن ایسے ایسے آئیں گے۔ انہوں نے کہا کہ امتوں کو ان کے بتوں کے نام سے پکارا جائے گا پھر ہمارا رب آئے گا۔ اللہ فرمائے گا تم کس کا انتظار کرتے ہو؟ تو وہ کہیں گے: ہم اپنے ربّ کا انتظار کرتے ہیں۔ اللہ فرمائے گا: میں ہی تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے: اس وقت ہمیں یقین آئے گا جب ہم دیکھیں گے۔ پس اللہ ہنس کر ان کی طرف ظاہر ہوگا اور ان کو لے کر جائے گا اور ہر انسان کو نور عطا کرے گا خواہ وہ مؤمن ہو یا

(١٠٠٠١) مسلم: ١٨٣۔

(١٠٠٠٢) مسلم: ١٩١۔ بخاری: ٢٧٦٨۔ ابن ماجه: ١٨٣۔ احمد: ٥٤١٣۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مُنَافِقٍ أَوْ مُؤْمِنٍ نُوْرًا ثُمَّ يَتَّبِعُوْنَهُ وَعَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ وَحَسَكٌ تَأْخُذُ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُطْفَأُ نُوْرُ الْمُنَافِقِيْنَ ثُمَّ يَنْجُوا الْمُؤْمِنُوْنَ فَتَنْجُوْا أَوَّلُ زُمْرَةٍ وُجُوْهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ سَبْعُوْنَ أَلْفًا لَا يُحَاسَبُوْنَ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ كَأَضْوَإِ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ ثُمَّ كَذٰلِكَ ثُمَّ تَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَشْفَعُوْنَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيْرَةً فَيُجْعَلُوْنَ بِفِنَاءِ الْجَنَّةِ وَيَجْعَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ يَرُشُّوْنَ عَلَيْهِمُ الْمَاءَ حَتّٰى يَنْبُتُوْا نَبَاتَ الشَّيْءِ فِي السَّيْلِ وَيَذْهَبُ حُرَاقُهُ ثُمَّ يَسْأَلُ حَتّٰى تُجْعَلَ لَهُ الدُّنْيَا وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهَا مَعَهَا. (رواہ مسلم: ١٩١)

منافق اور وہ اس کے پیچھے جائیں گے اور جہنم کے پل پر پہنچ جائیں گے۔ اس پر لوہے کی سلاخ اور کانٹے دار جھاڑیاں ہوں گی اور وہ اسی کو پکڑیں گی جس کو اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر منافقوں کا نور بجھ جائے گا اور مومنوں کو نجات ہوگی، اور پہلی جماعت جو نجات پائے گی۔ ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی مانند روشن ہوں گے۔ وہ ستر ہزار بلا حساب جانے والے ہوں گے اور پھر وہ ہوں گے جو ان کے قریب تر ہیں اور وہ آسمان کے روشن ترین ستارے کی مانند ہوں گے پھر اسی طرح درجہ بدرجہ ہر ایک ہوگا۔ اور پھر شفاعت کی اجازت ملے گی اور جہنم سے نکالا جائے گا جس نے کہا ہوگا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ نہیں کوئی عبادت کے لائق مگر اللہ۔ اور اس کے دل میں جو کے وزن برابر نیکی ہو گی۔ ان کو جنت کے میدان میں رکھا جائے گا۔ اہل جنت ان پر پانی کا چھڑکاؤ کریں گے یہاں تک کہ وہ اس طرح اُگیں گے جیسے سیلاب کی مٹی میں کوئی چیز اُگتی ہے۔ اور آگ کے داغ ان پر سے اتر جائیں گے پھر ان سے ان کی ضروریات کا پوچھے گا اور پھر ہر ایک کے لیے اضافہ کیا جائے گا جو دنیا کے برابر اور اس کے دس گنا ہوگا۔"

١٠٠٠٣۔ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ بَيْنَا ابْنُ عُمَرَ يَطُوْفُ إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَوْ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ فِي النَّجْوٰى فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ يُدْنَي الْمُؤْمِنُ مِنْ رَبِّهِ وَقَالَ هِشَامٌ يَدْنُو الْمُؤْمِنُ حَتّٰى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ فَيُقَرِّرُهُ بِذُنُوْبِهِ تَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا يَقُوْلُ

"صفوان بن محرز ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوع بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مؤمن اپنے رب سے مقام قرب میں سر گوشی کرے گا اور اپنا پردہ رکھے گا اور اس کے گناہوں کا اقرار لے گا اور فرمائے گا: کیا تو جانتا ہے کہ فلاں دن تو نے یہ کیا؟ تو وہ کہے گا: اے میرے رب! میں جانتا ہوں۔ اے میرے رب! میں جانتا ہوں۔ دو مرتبہ کہے گا: اللہ فرمائے گا: دنیا میں میں نے تیرے اُوپر پردہ ڈالا تھا اور آج میں یہ گناہ تجھے بخشتا ہوں۔

(١٠٠٠٣) بخاری: ٤٦٨٥۔ مسلم: ٢٧٦٨۔ ابن ماجہ: ١٨٣۔ احمد: ٥٤١٣۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أَعْرِفُ يَقُوْلُ رَبِّ أَعْرِفُ مَرَّتَيْنِ فَيَقُوْلُ سَتَرْتُهَا فِي الدُّنْيَا وَأَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ ثُمَّ تُطْوٰى صَحِيْفَةُ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْآخَرُوْنَ أَوِ الْكُفَّارُ فَيُنَادٰى عَلٰى رُءُ وْسِ الْأَشْهَادِ ﴿هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ﴾. (رواه البخاري: ٤٦٨٥)

پھر اس کے حساب کا دفتر لپیٹ دیا جائے گا۔اور دوسرے یعنی کفار اور منافقین ان کو ساری مخلوق کے سامنے آواز دی جائے گی۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ کہا ہے اور خبردار! اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر۔'' (الشیخان)

شرح:......۱۔ ان میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربانی کرے گا کہ روزِ قیامت ان کے گناہوں کی پردہ پوشی کرے گا، اور جس کے چاہے گا گناہ بخش دے گا۔ (انجاز الحاجہ:۲/۱۸۴)

۲۔ اس میں یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ روز قیامت اپنے ایماندار بندوں کو اپنا دیدار کرائیں گے اور بندے بغیر تھکاوٹ اور مشقت اللہ کو دیکھ سکیں گے۔ جو بدعتی لوگ اس کا انکار کرتے ہیں ان کے پاس کوئی دلیل نہیں۔

۳۔ جب لوگ میدان محشر میں ہوں گے تو پکار اٹھے گی، لوگ چالیس برس تک آسمان کی طرف نگاہیں جما دیں گے۔ مگر ان سے کوئی کلام نہ کرے گا۔ سورج سروں پر ہوگا اور پسینہ میں ڈوبے ہوں گے، لیکن ایمانداروں پر وقت اتنا آسان ہوگا جیسا کہ نماز کا وقت ہے۔

۴۔ جو جس کی عبادت کرتا ہوگا اس کے ساتھ ہوگا، صرف فرشتے اور عیسیٰ علیہ السلام اور جو بھی اللہ کے سوا عبادت پسند نہ کرتے ہوں گے ان کے عبادت گزار اپنے معبود سے علیحدہ رکھے جائیں گے، دوسرے سب عابد و معبود جو غیر اللہ کو مانتے رہے ہیں، جہنم میں اکٹھے ہوں گے۔

۵۔ ایماندار اور توحید کے دلدادہ اپنے رب کے انتظار میں ہیں، انہیں پہچان ہوگی تو یہ اللہ کو سجدہ کریں گے، اصل میں وہاں جو امتحان ہے وہ دنیا کے اعمال کے مطابق ہوگا، کیونکہ وہ تو جزا کا گھر ہے، دنیا دار العمل ہے۔ یہ سب کچھ دنیا کے عمل کا ہی ردعمل ہوگا کہ ایماندار رب کے سامنے سجدہ ریز ہوں گے۔

انہیں دیکھ کر منافق بھی یہ تصور کریں گے جس طرح دنیا میں ہماری چال کارگر ہوتی تھی شاید اب بھی چل جائے مگر اب ان کی منافقت کا پردہ چاک کر دیا جائے گا، ان کو سجدے میں گرنے کی توفیق نہ ہوگی۔

۶۔ نیچے دوزخ ہوگا اور اوپر پل صراط ہوگا۔ اس سے گزر کر جنت میں جانا ہے، صلہ رحمی اور امانت پل کے دونوں طرف کھڑے ہوں گے۔

اور کوئی کلام نہ کرے گا، صرف انبیاء علیہم السلام کریں گے وہ بھی کہیں گے: اے رب سلامت رکھنا۔ اپنے اعمال کے مطابق رفتار میں تیزی اور سستی ہوگی، بعض کے گناہ سلاخوں سے زخمی ہو کر ہی معاف ہو جائیں گے۔ اور جو گناہوں کے

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

غلبہ والے ہیں وہ دوزخ میں گر جائیں گے۔

۷۔ اب دوزخ میں گرنے والوں کی سفارش ہوگی، فرشتے سفارش کریں گے، انبیاء اور شہداء کریں گے اور شہید کریں گے اور اللہ تعالیٰ خود کریں گے۔ جس کے دل میں رائی کے چوتھے حصہ کے برابر بھی توحید و رسالت ہوگی، اسے نکال لیا جائے گا اور باقی کافر و مشرک ابدی جہنمی ہی دوزخ میں رہ جائیں گے۔

اور دوزخ میں سزا حلیہ بگاڑ دے گی لیکن اللہ کو سجدہ کرنے والے نمازی جو ہیں ان کی پیشانیوں کو آگ نہیں کھائے گی، باقی سارا جسم جل چکا ہوگا، ثابت ہوا کہ کفار کے عذاب اور مومنوں کے عذاب کی کیفیت میں فرق ہوگا۔

تاہم عذاب کے جلوں کو آب حیات سے نہلا کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ اور جنت میں ایک حدیث میں ہے آخری جنت والے کو اس کے مطالبہ کی مثل دیا جائے گا ایک میں دس مثل ہے، ان میں مطابقت یوں ہے کہ پہلے ایک مثل کا علم ہوا بعد میں دس گنا ملنے کی وحی ہوئی۔

یہ بھی ثابت ہوا کہ دعا کرنے والا اہل نہ بھی ہو تو دعا کی قبولیت کی امید رکھے اللہ کا فضل بہت وسیع ہے، یہ آخر میں جنت میں داخل ہونے والا اس قابل نہ تھا۔ اس نے پختہ یقین رکھ کر اللہ سے مانگا تو اللہ نے اسے عطا کر دیا۔ (فتح الباری: ۱۱/۴۴۶)

١٠٠٠٤۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِيْ مَمْلُوْكِيْنَ يُكَذِّبُوْنَنِيْ وَيَخُوْنُوْنَنِيْ وَيَعْصُوْنَنِيْ وَأَشْتُمُهُمْ وَأَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ أَنَا مِنْهُمْ قَالَ يُحْسَبُ مَاخَانُوْكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوْكَ وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَالَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ دُوْنَ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ اقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ قَالَ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَعَلَ يَبْكِيْ وَيَهْتِفُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَمَا تَقْرَأُ كِتَابَ اللّٰهِ ﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! میرے دو غلام ہیں وہ مجھے جھوٹ بتاتے، میری خیانت کرتے اور میری نافرمانی کرتے ہیں۔ میں ان کو مارتا ہوں اور ان کو گالی دیتا ہوں۔ تو میں ان کے حساب سے کیسے بچوں گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو انہوں نے جو تجھے جھوٹ کہا، جو تیری خیانت کی اور تیری نافرمانی کی اور جو تو نے ان کو سزا دی اس کا موازنہ کرایا جائے گا۔ اگر تیری سزا ان کے جرم کے برابر ہوگی تو نہ تجھے کچھ ملے گا اور نہ تیرے اوپر کوئی بوجھ ہوگا اور اگر تیری سزا ان کے جرم سے کم ہوگی۔ تو تیرا بچا ہوا حساب ان کو چکانا پڑے گا، اور اگر تیری سزا ان کے جرم سے زیادہ ہوگی تو اضافے کے برابر ان کے لیے تجھ سے قصاص لیا جائے گا۔ پس وہ آدمی اپنی جگہ سے اٹھا اور آہ بھرتا اور روتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا فرمان

(١٠٠٠٤) ترمذی: ٣١٦٥۔ صحیح الاسناد، الناني: ٢٥٣١۔ احمد: ٢٥٨٦٩۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ ﴾ الْآيَةَ فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاأَجِدُ لِيْ وَلِهٰؤُلَاءِ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ مُفَارَقَتِهِمْ أُشْهِدُكُمْ أَنَّهُمْ أَحْرَارٌ كُلُّهُمْ. (رواه الترمذی: ٣١٦٥)

نہیں پڑھا؟ (اور عدل کا تراز وقیامت کے دن رکھ دیں گے۔تا...... حَاسِبِيْنَ......) تو اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اپنے اور ان کے درمیان جدا ہونے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں جانتا۔ آپ ﷺ گواہ رہیں کہ وہ سب ہی آزاد ہیں۔'' (ترمذی)

١٠٠٠٥۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّ أَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ يَقُوْلُ يَارَبِّ أَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ فَإِنِّيْ لَاأُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِيْ إِلَّا شَاهِدًا مِنِّيْ قَالَ فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيْدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِأَرْكَانِهِ انْطِقِيْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِأَعْمَالِهِ قَالَ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ أُنَاضِلُ. (رواه مسلم: ٢٩٦٩)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس موجود تھے۔ آپ ﷺ ہنس دیے، پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں کیوں ہنسا ہوں؟ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کو بہتر علم ہے۔ آپ نے فرمایا: میں ہنسا ہوں کہ بندہ اپنے رب سے کہے گا: یا اللہ! کیا تو نے ظلم سے مجھے پناہ نہیں دی ہے؟ اللہ فرمائے گا: ظلم سے تجھے پناہ حاصل ہے۔ تو بندہ کہے گا: میں اپنی جان کے سوا کسی کی گواہی اپنے اُوپر جائز نہیں سمجھتا ہوں۔ تو اللہ فرمائے گا: آج تیرا نفس ہی تیرے اُوپر گواہی کے لیے کفایت کرتا ہے۔ اور باعزت لکھنے والے بھی گواہ ہیں۔ پس اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے اعضاء کو کہا جائے گا کہ تم بیان کرو! تو وہ اپنے اعمال بیان کریں گے اور پھر اس کی زبانی کھولی جائے گی تو وہ کہے گا: تم دفع ہو جاؤ، تمہارے لیے تو جھگڑ رہا تھا۔'' (مسلم)

١٠٠٠٦۔ عَنْ أَنَسٍ رَفَعَهُ: اَلظُّلْمُ ثَلَاثَةٌ: فَظُلْمٌ لَايَغْفِرُهُ اللّٰهُ، وَظُلْمٌ يَغْفِرُهُ، وَظُلْمٌ لَا يَتْرُكُهُ اللّٰهُ، فَأَمَّا الظُّلْمُ لَايَغْفِرُهُ اللّٰهُ، فَالشِّرْكُ، قَالَ تَعَالٰى ﴿ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴾ وَأَمَّا الظُّلْمُ الَّذِيْ يَغْفِرُهُ اللّٰهُ:

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں: ظلم تین ہیں: ایک وہ ظلم جس کو اللہ تعالیٰ نہیں بخشتا، ایک وہ ظلم ہے جس کو اللہ تعالیٰ بخش دے گا اور ایک ظلم وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ ترک نہیں کرے گا: وہ ظلم جس کو اللہ تعالیٰ نہیں بخشے گا وہ شرک ہے اور وہ ظلم جو اللہ اور بندوں کے درمیان ہے اس کو اللہ تعالیٰ بخش

(١٠٠٠٥) مسلم: ٢٩٦٩.

(١٠٠٠٦) بزار: ٣٤٣٩۔ وفيه احمد بن مالك القشيري ولم اعرفه وبقية رجاله قد وثقوا على ضعفهم، هيثمى: ١٨٣٧٩.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فَظُلْمُ الْعِبَادِ لِأَنْفُسِهِمْ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَبِّهِمْ وَأَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي لَا يَتْرُكُهُ اللّٰهُ ، فَظُلْمُ الْعِبَادِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى يَدِيْنَ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ. (رواه البزار: ٣٤٣٩، وفيه أحمد بن مالك القشيري)

دے گا۔اور وہ ظلم جو بندوں کا ایک دوسرے پر ظلم ہے اس کا اللہ تعالیٰ بدلہ دلائے گا۔'' (البزار اور اس کی سند میں احمد بن مالک القشیری ہے)

١٠٠٠٧- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَوَّلُ خَصْمَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَارَانِ. (رواه أحمد: ١٦٩٢١)

''سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے آپس میں جھگڑنے اور مقدمہ لڑنے والے دو ہمسائے ہوں گے۔'' (احمد)

١٠٠٠٨- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، رَفَعَهُ: إِذَا الْتَقَى الْخَلَائِقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَأَدْخَلَ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ ، وَأَهْلَ النَّارِ النَّارَ ، نَادَى مُنَادٍ :يَاأَهْلَ الْجَمْعِ تَتَارَكُوْ ا الْمَظَالِمَ بَيْنَكُمْ وَثَوَابُكُمْ عَلَيَّ. (للأوسط بلين)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں جب سب مخلوق قیامت کے دن جمع ہو جائے گی اور جنت والے جنت میں اور جہنم والے جہنم میں جا چکے ہوں گے تو منادی کرنے والا منادی کرے گا: اے جمع ہونے والو! آپس کے درمیان کے مظالم اور زیادتیاں معاف کردو اور اس کا اجر تمہیں اللہ سے ملے گا۔ اللہ فرمائے گا: وہ میرے ذمہ ہے۔'' (الاوسط سند کمزور)

١٠٠٠٩- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ وَآخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا رَجُلٌ يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ اعْرِضُوْا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوْبِهِ وَارْفَعُوْا عَنْهُ كِبَارَهَا فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ صِغَارُ ذُنُوْبِهِ فَيُقَالُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا وَعَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا

''سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس شخص کو جانتا ہوں جو سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا اور وہ سب سے آخر میں جہنم سے خارج ہوگا۔ اور فرمایا: قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور حکم ہوگا کہ اس کے صغیرہ اعمال اس پر پیش کرو اور کبیرہ اس سے اُٹھا لو۔ چنانچہ اس پر صغیرہ گناہ پیش کیے جائیں گے۔ اور کہا جائے گا: تو نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں گناہ کیے ہیں تو وہ کہے گا:

(١٠٠٠٧) احمد: ١٦٩٢١۔ باسناد حسن، هيثمى : ١٨٣٨٧.

(١٠٠٠٨) طبرانى اوسط، وفيه الحكم بن سنان ابو عون قال ابو حاتم عنده وهم كثير وليس بالقوى ومحله الصدق، يكتب حديثه وضعفه غيره، وبقية رجاله ثقات، هيثمى : ١٨٤٢٦.

(١٠٠٠٩) مسلم: ١٩٠.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وَكَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ لَايَسْتَطِيْعُ أَنْ يُنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِ ذُنُوبِهِ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ فَيُقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً فَيَقُولُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ لَاأَرَاهَا هَاهُنَا فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ. (رواہ مسلم: ۱۹۰۔)

ہاں اور انکار نہیں کر سکے گا اور کبیرہ گناہوں کے پیش کرنے سے ڈرتا ہو گا پس اس کو کہا جائے گا: تیرے لیے ہر گناہ کے بدلے نیکی دی جاتی ہے، تو وہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے کچھ گناہ کیے ہیں جو یہاں نظر نہیں آ رہے، راوی نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اتنے ہنسے کہ آپ کے پچھلے دانت نظر آنے لگے۔" (مسلم و ترمذی)

شرح:...... یعنی وہ جب اپنے صغیر گناہ دیکھ لے گا تو اسے خوف ہو گا کہیں کبیرہ بھی سامنے نہ کر دیے جائیں، اسی لیے وہ یہ کہے گا کہ میرے صحیفہ میں کبیرہ گناہ بھی تھے میں انہیں نہیں دیکھ رہا، مگر یہ اس کی توبہ کی وجہ سے تبدیل ہو چکے ہوں گے، ارشاد باری ہے:

﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ﴾ (الفرقان: ۷۰)

"مگر جس نے توبہ کی اور نیک عمل کیا پس ان کی برائیاں اللہ تعالیٰ نیکیوں میں تبدیل کر دے گا۔"

یہ اس پر اللہ کا فضل ہو گا، جن برائیوں کی وجہ سے وہ دوزخ میں گیا تھا اللہ نے وہ نیکیوں میں بدل کر اسے دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا۔

جب اس نے یہ کہا تھا کہ میری برائیاں نظر نہیں آ رہیں اسے اللہ کے کرم سے امید تھی، اس نے تب یہ کہا تھا۔

(جائزۃ الاحوذی: ۳/ ۶۷۸)

۱۰۰۱۰۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ. (رواہ البخاری: ۶۹۲۱)

"سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! کیا ان گناہوں پر ہماری گرفت ہو گی جو ہم نے بحالت کفر کیے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جس نے اسلام میں اپنی سیرت زیادہ احسن اور بہتر کر دی اس کو جاہلیت کے اعمال پر مواخذہ نہ ہو گا۔ اور جس نے اسلام میں داخل ہو کر بھی بدیاں ترک نہ کیں اس کو پہلے اور پچھلے تمام گناہوں کی سزا ہو گی۔" (الشیخان)

شرح:...... ایک سوال یہ ہو سکتا ہے کہ ایک حدیث میں ہے کہ اسلام پہلے گناہ مٹا دیتا ہے اور قرآن پاک میں بھی آتا ہے:

(۱۰۰۱۰) بخاری: ۶۹۲۱۔ مسلم: ۱۲۰۔ ابن ماجہ: ۴۲۴۲۔ احمد: ۴۰۹۲۔ دارمی: ۱۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿قُل لِّلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ إِن يَنتَهُوا۟ يُغْفَرْ لَهُم مَّا قَدْ سَلَفَ﴾ (الانفال : ۳۸)

''کافروں سے کہہ دو: اگر یہ باز آ گئے تو جو پہلے گزرا ہے وہ بخش دیا جائے گا۔''

بخاری کی یہ زیر شرح حدیث اس نظریہ کے خلاف ہے۔ اس میں ہے کہ گناہ کی وجہ سے جاہلیت کی برائی کی بھی گرفت ہوگی۔

علمائے کرام نے اس کی بہت ساری توجیہات بیان فرمائی ہیں، ان میں سے بہتر یہ ہے کہ جاہلیت کے گناہ اسلام کے بعد مٹ جاتے ہیں اور بخش دیئے جاتے ہیں اور اگر کوئی بشری تقاضے سے اسلام لانے کے بعد گناہ سرزد ہو جائے تو وہی گناہ شمار ہوتا ہے، جاہلیت والے کا اضافی بوجھ نہیں پڑتا۔

یہاں زیر شرح حدیث میں برائی کرنے سے مراد کفر ہے کیونکہ یہ بدترین برائی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اسلام لاتا ہے پھر مرتد ہو جاتا ہے اور حالت کفر میں ہی مر جاتا ہے۔ گویا یہ اسلام لایا ہی نہیں۔ اسے پہلے اور بعد والے تمام گناہوں کی سزا ملے گی۔ (فتح الباری: ۱۲/ ۲۶۶)

۱۰۰۱۱- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاآنِيَةُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا أَلَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ آنِيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ آخِرَ مَاعَلَيْهِ يَشْخَبُ فِيْهِ مِيْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ عَرْضُهُ مِثْلُ طُوْلِهِ مَابَيْنَ عَمَّانَ إِلَى أَيْلَةَ مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ. (رواہ مسلم: ۲۳۰۰)

''سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! حوض کے برتن کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس کے برتن آسمان کے ستاروں سے زیادہ اور تاریک رات میں چمکنے والے ستاروں سے زیادہ روشن ہیں۔ وہ جنت کے برتن ہیں جو ایک بار اس سے پیے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ حوض کی چوڑائی اس کے طول کے برابر ہے۔ وسیع اتنا جتنا عمان تا ایلہ کا فاصلہ ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ صاف سفید ہے اور مٹھاس میں شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔'' (ترمذی و مسلم بلفظہ)

۱۰۰۱۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِيْنَةِ. (رواہ مسلم: ۲۳۰۳)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے حوض کی دو اطراف کا فاصلہ اتنا ہے جتنا صنعاء اور مدینے کے درمیان کا فاصلہ ہے۔''

(۱۰۰۱۱) مسلم: ۲۳۰۰۔ احمد: ۲۰۸۲۰۔

(۱۰۰۱۲) مسلم: ۲۳۰۳۔ بخاری: ۶۵۸۰۔ ترمذی: ۲۴۴۲۔ ابن ماجہ: ۴۳۰۴۔ احمد: ۱۲۹۹۲۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۰۰۱۳۔ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُمَا شَكَّا فَقَالَا أَوْ مِثْلَ مَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَعَمَّانَ وَفِي حَدِيْثِ أَبِي عَوَانَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْ حَوْضِي. (رواه مسلم: ۲۳۰۳)

''ایک روایت میں: مدینہ اور عمان کا فاصلہ ہے۔''

۱۰۰۱۴۔ وَفِي أُخْرَى: كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ الْيَمَنِ. (رواه مسلم: ۲۳۰۳)

''دوسری روایت میں: ایلاء وصنعاء اور یمن کا ذکر ہے۔''

۱۰۰۱۵۔ وَفِي رِوَايَةٍ: تُرَى فِيهِ أَبَارِيقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ. (رواه مسلم: ۲۳۰۳)

''ایک روایت میں ہے: اس میں سونے اور چاندی کے آبخورے دیکھے گا جن کی تعداد آسمان کے ستاروں کے برابر ہو گی۔''

۱۰۰۱۶۔ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ. (رواه مسلم: ۲۲۹۲)

''سیدنا ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا حوض ایک ماہ کے سفر کے برابر ہے۔''

۱۰۰۱۷۔ قَالَ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ أَبُو طَالُوتَ قَالَ شَهِدْتُ أَبَا بَرْزَةَ دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَحَدَّثَنِي فُلَانٌ سَمَّاهُ مُسْلِمٌ وَكَانَ فِي السِّمَاطِ فَلَمَّا رَآهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ مُحَمَّدِيَّكُمْ هٰذَا الدَّحْدَاحُ فَفَهِمَهَا الشَّيْخُ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحْسَبُ أَنِّي أَبْقَى فِي قَوْمٍ يُعَيِّرُونِي بِصُحْبَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالَ لَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ إِنَّ صُحْبَةَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَكَ زَيْنٌ غَيْرُ شَيْنٍ قَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِأَسْأَلَكَ عَنِ الْحَوْضِ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ

''ابو طالوت سے مروی ہے کہ وہ بیان کرتے کہ ابو برزہ الاسلمی رضی اللہ عنہ عبید اللہ بن زیاد کی محفل میں داخل ہوئے تو عبید اللہ نے لوگوں کو کہا: یہ تمہارا محمدی بھائی چھوٹے قد کا ہے (پست قد ہے) تو بزرگ اس کی بات سمجھ گئے اور انہوں نے کہا: میرا گمان نہیں تھا نہ میں اس قوم کے پیدا ہونے تک زندہ رہوں گا جو محمد ﷺ کا صحابی ہونے کی وجہ سے مجھے عار دلائیں گے۔ تو عبید اللہ نے کہا: محمد ﷺ کی صحبت آپ کے لیے زینت ہے عیب نہیں ہے، اور کہا: میں نے آپ کو آدمی بھیج کر اس لیے یہاں بلایا ہے کہ میں آپ سے حوض کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا کوئی ذکر سنا ہے؟

(۱۰۰۱۳) مسلم: ۲۳۰۳۔ (۱۰۰۱۴) مسلم: ۲۳۰۳۔

(۱۰۰۱۵) مسلم: ۲۳۰۳۔ بخاری: ۶۵۸۰۔ ترمذی: ۲۴۴۲۔ ابن ماجه: ۴۳۰۵۔ احمد: ۱۳۰۸۴۔

(۱۰۰۱۶) مسلم: ۲۲۹۲۔ بخاری: ۶۵۷۹۔ احمد: ۲۷۷۵۸۔

(۱۰۰۱۷) ابوداؤد: ۴۷۴۹۔ صحیح، البانی: ۳۹۷۵۔ احمد: ۱۹۲۶۴۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فِيهِ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ أَبُو بَرْزَةَ نَعَمْ لَا مَرَّةً وَلَا ثِنْتَيْنِ وَلَا ثَلَاثًا وَلَاأَرْبَعًا وَلَا خَمْسًا فَمَنْ كَذَّبَ بِهِ فَلَا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْهُ ثُمَّ خَرَجَ مُغْضِبًا. (رواه أبوداوٗد: ٤٧٤٩)

ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں! ایک بار یا دو بار نہیں، تین بار یا چار بار نہیں اور پانچ بار بھی نہیں اور جو حوض کی تکذیب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو حوض کا پانی نہ پلائے، پھر وہ غصے کے ساتھ محفل سے چلے گئے۔" (ابوداوٗد)

١٠٠١٨ـ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَإِنَّهُمْ يَتَبَاهَوْنَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةً وَإِنِّي أَرْجُوْا أَنْ أَكُوْنَ أَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً. (رواه الترمذی: ٢٤٤٣)

"سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے لیے حوض ہے جس کے گھاٹ پر وہ اپنی امت کو اتارے گا اور وہ آپس میں ایک دوسرے پر فخر دکھائیں گے کہ ان میں سے کون اپنے حوض پر زیادہ لوگوں کو اتارتا ہے، اور میں امید رکھتا ہوں کہ ان میں سے میں ہی سب سے زیادہ اتاروں گا۔" (ترمذی)

١٠٠١٩ـ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ هَلْ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ مَنْزِلٌ؟ قَالَ بَيْنَهُمَا حَوْضٌ ، شَرَفَاتُهُ عَلَى الْجَنَّةِ ، وَتُضْرَبُ شَرَفَاتُهُ عَلَى النَّارِ. (للكبير مطولًا بخفى)

"سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے سوال کیا گیا: کیا جنت اور جہنم کے درمیان کوئی جگہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ان دونوں کے درمیان میرا حوض ہے۔ اس کا ایک کنارہ جنت کے کنارے پر ہے اور دوسرا جہنم کے کنارے پر ہے۔" (الکبیر کی طویل خفی روایت)

١٠٠٢٠ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ صَاحِبُ حَوْضِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (للأوسط: ١٩٠ بلين)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما دونوں سے مروی ہے کہ وہ مرفوع بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میرے حوض کے منتظم علی رضی اللہ عنہ ہوں گے۔" (الاوسط سند کمزور)

١٠٠٢١ـ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلَيُرْفَعَنَّ مَعِي رِجَالٌ مِنْكُمْ ثُمَّ لَيُخْتَلَجُنَّ دُوْنِي

"سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میرے پاس حوض پر کچھ مرد آئیں گے، جب وہ میرے سامنے آ جائیں گے تو وہ میرے پاس سے دور کر دیے جائیں گے

(١٠٠١٨) ترمذی: ٢٤٤٣ـ صحیح، البانی: ١٩٨٨.
(١٠٠١٩) طبرانی کبیر مطولا نحفی.
(١٠٠٢٠) طبرانی اوسط: ١٩٠ـ وفيه ضعفاء وثقوا، هيثمی:
(١٠٠٢١) بخاری: ٦٥٧٦ـ مسلم: ٢٢٩٧ـ ابن ماجه: ٣٠٥٧ـ احمد: ٤٣٣٨.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَأَقُوْلُ يَارَبِّ أَصْحَابِيْ فَيُقَالُ إِنَّكَ لَاتَدْرِيْ مَاأَحْدَثُوْا بَعْدَكَ. (رواه البخاری: ٦٥٧٦)

تو میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ میری چھوٹے صحابی ہیں، یہ میرے چھوٹے صحابی ہیں، تو مجھے کہا جائے گا: تجھے معلوم نہیں ہے کہ تیرے بعد انہوں نے کیا کیا بدعات نکالی ہیں۔''

١٠٠٢٢۔ وَفِي رِوَايَةٍ: فَأَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِيْ. (رواه البخاری: ٧٠٥١)

''ایک روایت میں ہے کہ میں کہوں گا: بدی ہے اس شخص کے لیے جو میرے بعد تبدیل ہوا ہے۔''

١٠٠٢٣۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَرِدُ عَلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِيْ فَيُحَلَّؤُوْنَ عَنِ الْحَوْضِ فَأَقُوْلُ يَارَبِّ أَصْحَابِيْ فَيَقُوْلُ إِنَّكَ لَاعِلْمَ لَكَ بِمَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ إِنَّهُمْ ارْتَدُّوْا عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى. (رواه البخاری: ٦٥٨٥)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میرے اصحاب کی ایک جماعت میرے پاس آئے گی تو وہ میرے حوض سے ہٹا دیے جائیں گے تو میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ میرے صحابہ ہیں۔ پس اللہ فرمائے گا: تجھے اس چیز کا کیا علم جو انہوں نے تیرے بعد ایجاد کی۔ یہ الٹی چال ایڑیوں پر پھر گئے تھے۔''

١٠٠٢٤۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَرِدُ عَلَيَّ أُمَّتِي الْحَوْضَ وَأَنَا أَذُوْدُ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَذُوْدُ الرَّجُلُ إِبِلَ الرَّجُلِ عَنْ إِبِلِهِ قَالُوْا يَانَبِيَّ اللّٰهِ أَتَعْرِفُنَا قَالَ نَعَمْ لَكُمْ سِيْمَا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ غَيْرِكُمْ تَرِدُوْنَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ وَلَيُصَدَّنَّ عَنِّيْ طَائِفَةٌ مِنْكُمْ فَلَا يَصِلُوْنَ فَأَقُوْلُ يَارَبِّ هٰؤُلَاءِ مِنْ أَصْحَابِيْ فَيُجِيْبُنِيْ مَلَكٌ فَيَقُوْلُ وَهَلْ تَدْرِيْ مَاأَحْدَثُوْا بَعْدَكَ. (رواه مسلم: ٢٤٧)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حوض پر میرے پاس کچھ لوگ اتریں گے تو میں ان کو وہاں سے ہٹا دوں گا جیسے کوئی مرد اپنے پانی پینے والے اونٹوں سے غیر اونٹ کو ہٹا دیتا ہے۔ صحابہ نے عرض کی: کیا یا نبی اللہ ﷺ! کیا آپ ہمیں پہچانیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں تمہاری وہ نشانی ہوگی جو دوسری امتوں میں سے تمہارے سوا کسی کی نہ ہوگی۔ تم میرے پاس آؤ گے سفید چہرے اور چاروں اعضا سے سفید ہونے کی صورت میں وضو کے آثار سے اور تم میں سے ایک جماعت میرے پاس آنے سے روک دی جائے گی اور وہ نہیں پہنچ سکیں گے تو میں کہوں گا:

(١٠٠٢٢) بخاری: ٧٠٥١۔ مسلم: ٢٢٩١۔ احمد: ٢٢٣١٥۔

(١٠٠٢٣) بخاری: ٦٥٨٥۔ مسلم: ٢٢٠١۔ احمد: ٢٢٣٦٦۔

(١٠٠٢٤) مسلم: ٢٤٧۔ ابن ماجہ: ٤٢٨٢۔ احمد: ٩٠٣٧۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اے میرے رب! یہ تو میرے صحابی ہیں تو ایک فرشتہ مجھے جواب دے گا اور کہے گا: کیا تجھے معلوم ہے کہ تیرے بعد انہوں نے کیا کیا ہے۔"

۱۰۰۲۵۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَنَا فَاعِلٌ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ فَأَيْنَ أَطْلُبُكَ قَالَ اطْلُبْنِي أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِيْ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْمِيْزَانِ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ فَإِنِّي لَاأُخْطِيءُ هٰذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ. (رواه الترمذي: ۲٤۳۳)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ آپ قیامت کے دن میری شفاعت کریں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان شاءاللہ کروں گا، میں نے عرض کی: آپ ﷺ کو کہاں تلاش کروں؟ آپ نے فرمایا: پہلے مجھے پل پر تلاش کر۔ میں نے عرض کی: اگر پل پر آپ ﷺ سے ملاقات نہ ہو تو؟ آپ نے فرمایا: میزان کے پاس تلاش کرنا، میں نے عرض کی: اگر میزان کے پاس ملاقات نہ ہو سکے تو؟ آپ نے فرمایا: حوض پر تلاش کر اور میں ان تین مقامات سے خطا نہیں کروں گا۔"

شرح:...... حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم رسول اکرم ﷺ کے پاس تھے۔ اچانک آپ پر غنودگی کی حالت طاری ہوئی۔ پھر آپ نے سر اقدس اٹھایا اور مسکرا رہے تھے، ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہنسنے کی وجہ کیا ہے، فرمایا: میرے اوپر ابھی سورت اتری ہے۔ یہ مجھے ساری دنیا سے محبوب ہے، پھر آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر سورت کوثر پڑھی، اور پھر فرمایا: کوثر جانتے ہو کیا ہے؟ ہم نے کہا: اللہ جانتا ہے یا پھر اس کا رسول جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ ایک نہر ہے۔ میرے رب نے مجھے دینے کا وعدہ کیا ہے، یہ خیر کثیر ہے۔ یہ حوض ہے میری امت روز قیامت اس پر وارد ہوگی۔ (مسلم) یہ وہ نہر ہے جو حوض میں ڈالی جائے گی۔

۲۔ اس میں اختلاف ہے کہ حوض کوثر صرف نبی ﷺ کے لیے ہی خاص ہے یا سارے انبیاء کے لیے ہے۔

اس بارے میں بعض روایات آتی ہیں کہ ہر نبی کے لیے حوض کوثر ہے، اگر ان روایات کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو مشہور یہی ہے کہ یہ عطیہ ہمارے نبی ﷺ کے لیے خاص ہے۔

اگر اسے ہر نبی کے لیے ثابت کیا بھی جائے تو جو حوض کوثر نبی ﷺ کا ہوگا، اس کی مثل کوئی نہ ہوگا، یہ بے مثال ہے۔

۳۔ یہ جو حوض کوثر کی مسافت اور درازی میں اختلاف وارد ہوا ہے، اس میں تعارض نہیں کیونکہ یہ ساری مسافتیں قریب قریب ہیں، یہ تقریباً آدھے ماہ کے مطابق ہیں۔

(۱۰۰۲۵) ترمذی: ۲٤۳۳۔ صحیح، البانی: ۱۹۸۱۔ احمد: ۱۲٤۱٤۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۔ بظاہر یہی پتہ چلتا ہے کہ حوض کوثر سے پانی پل صراط کے نصب ہونے اور اس پر سے گزرنے کے بعد پیا جائے گا اور بعض سے پتہ چلتا ہے پل صراط سے پہلے ہوگا۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا خیال ہے کہ پل صراط کے بعد ہوگا۔ اور حوض جنت کی ایک جانب ہوگا اور جنت کے اندر سے اس میں پانی گرے گا۔

اس میں ایک اہم بات یہ ہے کہ اتباع سنت میں یہ خوبی ہے کہ حوض کوثر کا پانی نصیب ہوگا اور بدعتی آدمی اس سے محروم رہیں گے۔ (فتح الباری:١١/٤٦٦)

١٠٠٢٦۔ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شِعَارُ الْمُؤْمِنِ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ. (رواه الترمذي: ٢٤٣٢)

”سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں، پل پر اہل ایمان کا شعار قیامت کے دن یہ ہوگا: اے اللہ! سلامت رکھ، سلامت رکھ۔“

١٠٠٢٧۔ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنَبِّهٍ، رَفَعَهُ: تَقُوْلُ النَّارُ لِلْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَامُؤْمِنُ فَقَدْ أَطْفَأَ نُوْرُكَ لَهَبِي. (للكبير: ٢٢/ ٢٥٨ بضعف)

”یعلی بن منبہ رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں: قیامت کے دن مؤمن کو آگ کہے گی: اے مؤمن! گذر جا تیرے نور نے میرے شعلے بجھا دیے ہیں۔“ (الکبیر سند ضعیف)

١٠٠٢٨۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَايُبْكِيكِ قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُوْنَ أَهْلِيكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَمَّا فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ أَحَدٌ أَحَدًا عِنْدَ الْمِيزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ أَيَخِفُّ مِيزَانُهُ أَوْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِيْنَ يُقَالُ ﴿هَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ﴾ حَتّٰى يَعْلَمَ أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ أَفِي يَمِيْنِهِ أَمْ فِي شِمَالِهِ أَمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ. (رواه أبوداود: ٤٧٥٥)

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مرفوع بیان کرتی ہیں: میں نے آگ یاد آنے پر رونا شروع کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو کیوں روتی ہے؟ میں نے عرض کی: مجھے آگ یاد آئی تو میں روتی ہوں۔ کیا آپ ﷺ قیامت کے دن اپنی اہل کو یاد رکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: تین مقامات پر تو کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا: ایک ترازو کے وقت یہاں تک کہ وہ جان لے کہ اس کا عمل ہلکا ہوتا یا بھاری ہوتا ہے، اور دوسرا نامۂ اعمال اٹھانے کے وقت یہاں تک کہ نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں ملتا ہے یا بائیں ہاتھ میں یا پشت کے پیچھے سے اور پل صراط کے وقت جب اُس کو جہنم کے دو اطراف پر رکھا جائے گا یہاں تک کہ انسان وہاں سے گزر جائے۔“ (ابوداؤد)

(١٠٠٢٦) ترمذی: ٢٤٣٢۔ ضعیف، البانی: ٤٢٩۔

(١٠٠٢٧) طبرانی کبیر: ٢٥٨٢٢۔ وفيه سليم بن سليم منصور بن عمار وهو ضعيف، هيثمي: ١٨٤٤٦۔

(١٠٠٢٨) ابوداؤد: ٤٧٥٥۔ ضعیف، البانی: ١٠١٨۔ احمد: ٢٤١٧٥۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

١٠٠٢٩۔ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ دَعَاهَا لِأُمَّتِهِ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (رواہ مسلم: ٢٠٠)

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے لیے ایک دعا ہوتی ہے جو وہ امت کے لیے طلب کرتا ہے اور میں نے اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے بچا رکھی ہے۔''

شرح:...... مطلب ہے کہ ہر نبی کی ایک عام دعا ہے جو امت کے بارے میں قبول ہوئی ہے خواہ وہ امت کی ہلاکت کی صورت میں ہو یا ان کی نجات کی صورت میں ہو۔

دوسری خاص دعائیں ہیں، ان میں بعض قبول ہوئی ہیں اور بعض قبول نہیں ہوئیں۔

بہر صورت انبیاء علیہم السلام کی دعائیں تمام مستجاب ہیں۔ اور دیگر انبیاء نے اپنی امت کی ہلاکت کی دعائیں کی ہیں، میں نے نہیں کی، مجھے اس کے عوض شفاعت دی گئی ہے۔

ایک اشکال پیدا ہوتا ہے کہ نبی ﷺ نے عرب کے بعض قبائل پر بددعا کی اور قریش پر نام لے کر بددعا کی۔

تو اس کا حل یہ ہے کہ ہر نبی نے دعا کی جو اس کی امت کے حق میں قبول ہوئی، ہمارے نبی ﷺ نے بھی امت کے بعض افراد کے لیے بددعا کی مگر جواب آیا، یہ معاملہ آپ کے ہاتھ میں نہیں، اور ویسے بھی آپ کی اکثر بددعاؤں میں ارادہ ان کی ہلاکت کا نہ تھا، ارادہ تھا یہ توبہ کی طرف آ جائیں۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ آپ کی وہ دعا اب بھی آخرت کے لیے ذخیرہ ہے جو آپ نے محفوظ رکھی ہے۔ (فتح الباری: ١١/ ٩٧)

١٠٠٣٠۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ. (رواہ مسلم: ١٩٦)

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور انبیاء علیہم السلام میں سے سب سے زیادہ پیروکار قیامت کے دن میرے ہوں گے اور میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔'' (الشیخان)

١٠٠٣١۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ فَقَالَ لِي جَابِرٌ يَامُحَمَّدُ مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْكَبَائِرِ فَمَالَهُ وَلِلشَّفَاعَةِ. (رواہ الترمذی: ٢٤٣٦)

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت میری امت کے بڑے بڑے گناہوں کے لیے ہوگی۔''

(١٠٠٢٩) مسلم: ٢٠٠۔ بخاری: ٦٣٠٥۔ احمد: ١٣٥٢٠۔
(١٠٠٣٠) مسلم: ١٩٦۔ بخاری: ٦٣٠٥۔ احمد: ١٢٠١١۔ دارمی: ٥١۔
(١٠٠٣١) ترمذی: ٢٤٣٦۔ صحیح، البانی: ١٩٨٣۔ ابن ماجہ: ٤٣١٠۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شرح:......یعنی کبیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور برائیاں مٹ جاتی ہیں، اتقیاء اور اولیاء جو ہیں سب کو درجات کی بلندی کی ضرورت ہے اس لیے سفارش کی بھی سب کو ضرورت ہے۔

اگر کبیرہ گناہ نہ ہوں تو بھی سفارش بلندی درجات کے کام آئے گی۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/۵۹۶)

۱۰۰۳۲۔ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ هِلَالٍ الْعَنَزِيِّ قَالَ اجْتَمَعْنَا نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَذَهَبْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَذَهَبْنَا مَعَنَا بِثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ لَنَا عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَإِذَا هُوَ فِي قَصْرِهِ فَوَافَقْنَاهُ يُصَلِّي الضُّحٰى فَاسْتَأْذَنَّا فَأَذِنَ لَنَا وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى فِرَاشِهِ فَقُلْنَا لِثَابِتٍ لَاتَسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ أَوَّلَ مِنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ يَاأَبَاحَمْزَةَ هٰؤُلَاءِ إِخْوَانُكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ جَاءُوكَ يَسْأَلُونَكَ عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ إِذَاكَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسٰى فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللّٰهِ فَيَأْتُونَ مُوسٰى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسٰى فَإِنَّهُ رُوحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ فَيَأْتُونَ عِيسٰى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ ﷺ فَيَأْتُونِي فَأَقُولُ أَنَا لَهَا فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي وَيُلْهِمُنِي

''معبد بن ہلال عنزی نے کہا: ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ہم نے ثابت سے سفارش کرائی، جب ہم اُن کے پاس پہنچے تو وہ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے۔ پس ہمارے لیے ثابت نے اجازت طلب کی تو ہم ان کے پاس داخل ہوئے تو انہوں نے ثابت کو اپنے پاس تخت پر بٹھایا، تو اس نے کہا اے ابوحمزہ! اہل بصرہ سے تیرے بھائی تجھ سے شفاعت والی حدیث بیان کرانے کے لیے آئے ہیں۔ تو انہوں نے کہا: محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہو گا تو لوگ ایک دوسرے کی طرف جائیں گے۔ پس وہ آدم کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: تو اپنی اولاد کے لیے شفاعت کر، وہ کہیں گے: میں ایسا نہیں کر سکتا۔ البتہ تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ اللہ کے خلیل ہیں، چنانچہ لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور وہ کہیں گے: میں اس کے قابل نہیں ہوں، تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ اللہ کے کلیم ہیں۔ پس موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو وہ کہیں گے: میں اس کے لیے مناسب نہیں ہوں۔ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کا روح اور اس کا کلمہ ہے۔ تو لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ وہ کہیں گے کہ میں اس کے لیے مناسب نہیں ہوں، تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ تو لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں کہوں گا: میں ہی شفاعت کے لیے مناسب ہوں۔ پس میں جاؤں گا اور اپنے رب سے اجازت مانگوں گا تو مجھے اجازت دی جائے گی۔ پس میں

(۱۰۰۳۲) بخاری: ۷۵۱۰۔ مسلم: ۱۹۳۔ ترمذی: ۲۵۹۳۔ ابن ماجہ: ۴۳۱۲۔ احمد: ۱۳۱۷۸۔ دارمی: ۵۲۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مُحَامِدًا أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيَقُولُ يَامُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَارَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيَقُولُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَامُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَارَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيَقُولُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيَقُولُ يَامُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَارَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيَقُولُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى أَدْنَى مِثْقَالَ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ أَنَسٍ قُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِنَا لَوْمَرَرْنَا بِالْحَسَنِ وَهُوَ مُتَوَارٍ فِي مَنْزِلِ أَبِي خَلِيفَةَ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَأَتَيْنَاهُ فَسَلَّمْنَاعَلَيْهِ فَأَذِنَ لَنَا فَقُلْنَا لَهُ يَاأَبَا سَعِيدٍ جِئْنَاكَ مِنْ عِنْدِ أَخِيكَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَلَمْ نَرَ مِثْلَ مَا حَدَّثَنَا فِي الشَّفَاعَةِ

اللہ کے سامنے اُس کی حمد وثنا کے لیے کھڑے ہو کر وہ صفت وثنا بیان کروں گا جس پر آج دنیا میں قادر نہیں ہوں۔ اس کو اللہ ہی میرے دل میں الہام کرے گا۔ پھر میں اپنے رب کے لیے سجدے میں گر جاؤں گا تو اللہ فرمائے گا: یا محمد! ﷺ سر اُٹھا اور بات کر، تیری بات سنی جائے گی اور سوال کر، تجھے دیا جائے گا، اور شفاعت کر تیری شفاعت قبول کی جائے گی۔ پس میں کہوں گا: اے اللہ! میری امت، میری امت۔ پس اللہ فرمائے گا: جا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر یا گندم اور جو کے دانے کے برابر ایمان ہو اُس کو آگ سے نکال لے۔ پس میں جاؤں گا اور نکال لوں گا۔ پھر میں اپنے رب کے پاس جاؤں گا اور اس کی وہی حمد وثنا بیان کروں گا اور پھر سجدے میں گر جاؤں گا اور پھر مجھے وہی کہا جائے گا، اے محمد ﷺ! اپنا سر اُٹھا، بات کر تیری بات سنی جائے گی اور سوال کر تجھے دیا جائے گا اور شفاعت کر، تیری شفاعت سنی جائے گی۔ تو میں کہوں گا: اے میرے رب! میری امت، میری امت، تو مجھے کہا جائے گا: جائیے اور جس کے دل میں رائی کے دانے کے چھوٹے سے چھوٹے حصے کے برابر ایمان ہو اس کو بھی آگ سے نکال لو۔ میں جا کر ایسا کروں گا۔ یہ انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو انہوں نے ہمیں بیان کی ہے۔ پھر ہم اُس کے پاس سے نکلے اور جب ہم پہاڑ کی پشت پر چڑھے تو ہم نے کہا: اگر ہم حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس جاتے اور اس کو سلام کہتے وہ ابو خلیفہ کے گھر میں چھپے ہوئے تھے۔ راوی نے کہا: ہم اُس کے پاس گئے اور ہم نے اس کو سلام کہا، اور ہم نے کہا: اے ابوسعید! ہم آپ کے بھائی ابوحمزہ کے پاس سے آئے ہیں اور اس نے ہمیں شفاعت کے بارے میں ایک حدیث بیان کی ہے، تو

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ هِيْهْ فَحَدَّثْنَا هُ بِالْحَدِيْثِ فَانْتَهٰى إِلٰى هٰذَا الْمَوْضِعِ فَقَالَ هِيْهْ فَقُلْنَا لَمْ يَزِدْ لَنَا عَلٰى هٰذَا فَقَالَ لَقَدْ حَدَّثَنِيْ وَهُوَ جَمِيْعٌ مُنْذُ عِشْرِيْنَ سَنَةً فَلَا أَدْرِيْ أَنَسِيَ أَمْ كَرِهَ أَنْ تَتَّكِلُوْا قُلْنَا يَاأَبَاسَعِيْدٍ فَحَدِّثْنَا فَضَحِكَ وَقَالَ خُلِقَ الْإِنْسَانُ عَجُوْلًا مَا ذَكَرْتُهُ إِلَّا وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدَّثَنِيْ كَمَا حَدَّثَكُمْ بِهِ قَالَ ثُمَّ أَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَامُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ يَارَبِّ ائْذَنْ لِيْ فِيْمَنْ قَالَ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَيَقُوْلُ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكِبْرِيَائِيْ وَعَظَمَتِيْ لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. (رواه البخاری: ۷۵۱۰)

انہوں نے کہا: وہ مجھے سناؤ تو ہم نے اُن کو حدیث سنائی تو اس نے کہا۔آگے سناؤ تو ہم نے کہا: اس سے زیادہ انہوں نے ہمیں نہیں سنائی تو انہوں نے کہا: بیس سال پہلے جب کہ وہ اچھے صحت مند تھے یہ حدیث ہمیں سنائی تھی،اور اس نے اب حدیث کا کچھ حصہ ترک کیا ہے، میں نہیں جانتا کہ شیخ بھول گئے ہیں یا وہ ناپسند کرتے ہیں کہ اگر تمہیں سنا دیں تو تم اسی پر توکل کرلو گے۔تو ہم نے کہا آپ ہی ہم سے بیان کر دو۔ وہ ہنس دیے اور انہوں نے کہا: انسان جلد بازی پر پیدا کیا گیا ہے۔ میں نے اس کا تمہارے سامنے ذکر اسی لیے کیا ہے کہ میرا ارادہ تم سے حدیث بیان کرنے کا ہے۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر میں اپنے رب کے پاس چوتھی مرتبہ جاؤں گا اور ان ہی صفتوں کے ساتھ اللہ کی حمد وثنا بیان کروں گا اور سجدے میں گر جاؤں گا۔ پس مجھے کہا جائے گا: اے محمد ﷺ! اپنا سر اُٹھاؤ۔تم بات کرو تمہاری بات سنی جائے گی، سوال کرو تمہیں دیا جائے گا،شفاعت کرو، وہ قبول کی جائے گی تو میں کہوں گا: اے اللہ! مجھے ان لوگوں کی شفاعت کی اجازت دی جائے جس نے کہا۔لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔اللہ فرمائے گا۔یہ تیرے لیے نہیں ہیں۔میری عزت اور بڑائی۔میری عظمت اور جلال کی قسم! میں ضرور آگ سے اُس کو نکالوں گا جس نے کہا ہے:"لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" (الشیخان)

۱۰۰۳۳۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ فَقَضٰى بَيْنَهُمْ وَفَرَغَ مِنَ الْقَضَاءِ قَالَ الْمُؤْمِنُوْنَ قَدْ قَضٰى بَيْنَنَا رَبُّنَا

''دارمی نے سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مرفوع ہے اس کے مثل روایت کی ہے،اور اس میں ہے: لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے: میں تمہیں شفاعت کے لیے نبی ﷺ کو بتاتا ہوں۔تو لوگ میرے پاس آجائیں گے۔

(۱۰۰۳۳) دارمی: ۲۸۰۴.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فَمَنْ يَشْفَعُ لَنَا إِلٰى رَبِّنَا فَيَقُوْلُوْنَ انْطَلِقُوْا إِلٰى آدَمَ فَإِنَّ اللّٰهَ خَلَقَهُ بِيَدِهِ وَكَلَّمَهُ فَيَأْتُوْنَهُ فَيَقُوْلُوْنَ قُمْ فَاشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّنَا فَيَقُوْلُ آدَمُ عَلَيْكُمْ بِنُوْحٍ فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا فَيَدُلُّهُمْ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ فَيَدُلُّهُمْ عَلٰى مُوْسٰى فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَدُلُّهُمْ عَلٰى عِيْسٰى فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ أَدُلُّكُمْ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ قَالَ فَيَأْتُوْنِيْ فَيَأْذَنُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِيْ أَنْ أَقُوْمَ إِلَيْهِ فَيَثُوْرُ مَجْلِسِيْ أَطْيَبَ رِيْحٍ شَمَّهَا أَحَدٌ قَطُّ حَتّٰى آتِيَ رَبِّيْ فَيُشَفِّعَنِيْ وَيَجْعَلَ لِيْ نُوْرًا مِنْ شَعْرِ رَأْسِيْ إِلٰى ظُفْرِ قَدَمِيْ فَيَقُوْلُ الْكَافِرُوْنَ عِنْدَ ذٰلِكَ لِإِبْلِيْسَ قَدْ وَجَدَ الْمُؤْمِنُوْنَ مَنْ يَشْفَعُ لَهُمْ فَقُمْ أَنْتَ فَاشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ فَإِنَّكَ أَنْتَ أَضْلَلْتَنَا قَالَ فَيَقُوْمُ فَيَثُوْرُ مَجْلِسُهُ أَنْتَنَ رِيْحٍ شَمَّهَا أَحَدٌ قَطُّ ثُمَّ يَعْظُمُ لِجَهَنَّمَ فَيَقُوْلُ عِنْدَ ذٰلِكَ ﴿وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ﴾ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ﴾. (رواه الدارمی: ٢٨٠٤)

اور اللہ مجھے اپنے سامنے کھڑا ہونے کی اجازت دے دے گا تو میری مجلس میں ایسی خوشبو اُٹھے گی جو کبھی کسی نے نہیں سونگھی، اور میں اپنے پروردگار کے پاس آؤں گا اور وہ میری سفارش قبول فرمائے گا اور میرے سر کے بالوں سے میری پاؤں کے ناخن تک مجھے نور عطا کر دے گا۔ تو اس وقت کافر لوگ ابلیس کو کہیں گے کہ مؤمنوں کو شفاعت کرنے والا مل چکا ہے، اور تو بھی اُٹھ کر اپنے رب سے ہمارے لیے شفاعت کر۔ کیونکہ ہمیں تو نے ہی گمراہ کیا تھا۔ تو وہ کھڑا ہوگا اور اس کی مجلس سے ایسی بدبو اُٹھے گی جو کبھی کسی کو محسوس نہیں ہوئی۔ پھر اُس کا جسم جہنم کے لیے بڑھا دیا جائے گا اور وہ اس وقت کہے گا (اور شیطان کہے گا جب کام کا فیصلہ ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں سچے وعدے دیئے اور میں نے بھی تمہیں وعدہ دیا اور میں تم سے وعدہ کر کے خلاف کر دیا ہے۔)......الآیہ

١٠٠٣٤۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً فَقَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهَلْ تَدْرُوْنَ بِمَ ذَاكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَوَّلِيْنَ

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک دعوت میں تھے۔ آپ ﷺ کو بکری کا بازو پیش کیا گیا اور وہ آپ کو پسند تھا۔ آپ نے دانتوں کے ساتھ اس سے کھایا اور فرمایا: میں قیامت کے دن سب لوگوں کا سردار ہوں گا۔ کیا تم جانتے ہو یہ کیسے ہو گا؟ اللہ جمع کرے گا پہلے

(١٠٠٣٤) مسلم: ١٩٤۔ بخاری: ٤٧١٢۔ ترمذی: ٢٤٣٤۔ نسائی: ١١٤٠۔ احمد: ٥٨٩.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيْ وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُوا الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَالَايُطِيقُوْنَ وَمَالَا يَحْتَمِلُوْنَ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ أَلَا تَرَوْنَ مَاأَنْتُمْ فِيْهِ أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ ائْتُوْا آدَمَ فَيَأْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَاآدَمُ أَنْتَ أَبُوا الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهٖ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرٰى إِلَى مَانَحْنُ فِيْهِ أَلَا تَرٰى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ آدَمُ إِنَّ رَبِّيْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَإِنَّهٗ نَهَانِيْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهٗ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اذْهَبُوْا إِلَى غَيْرِيْ اذْهَبُوْا إِلَى نُوْحٍ فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ يَانُوْحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى الْأَرْضِ وَسَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرٰى مَانَحْنُ فِيْهِ أَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَغْنَا فَيَقُوْلُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَإِنَّهٗ قَدْ كَانَتْ لِيْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا عَلٰى قَوْمِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اذْهَبُوْا إِلَى إِبْرَاهِيمَ ﷺ فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُوْلُوْنَ أَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ وَخَلِيْلُهٗ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرٰى

اور پچھلے سب لوگوں کو ایک ہی سرزمین پر۔ ان سب کو دیکھنے والا دیکھ سکے گا اور ایک آواز دینے والا سب کو اپنی آواز پہنچادے گا، اور سورج اُن کے قریب آئے گا تو لوگوں کو غم اور تکلیف پہنچے گی، جو ان کی طاقت سے باہر ہوگی اور وہ برداشت نہیں کر سکیں گے۔ لوگ آپس میں کہیں گے: تم دیکھتے نہیں کہ تم کس حال میں ہو اور کہاں تک پہنچ چکے ہو؟ کیا تم تلاش نہیں کرتے تم ایسا شخص تلاش کر دیکھو جو تمہارے رب کے پاس تمہاری شفاعت کر دے؟ تو کچھ لوگ ایک دوسرے کو کہیں گے: تمہارا باپ آدم موجود ہے۔ تو وہ اس کے پاس جائیں گے: اور وہ کہیں گے: اے آدم علیہ السلام! تو سب انسانوں کا باپ ہے، تجھے اللہ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ہے، تیرے اندر اپنی طرف سے روح پھونکی ہے اور فرشتوں کو حکم دیا ہے اور انہوں نے تجھے سجدہ کیا ہے، اور اللہ نے تجھے جنت میں آباد کیا ہے۔ کیا تو اپنے رب کے پاس ہماری شفارش نہیں کرتا۔ کیا تو نہیں دیکھتا ہم کیسی حالت تک پہنچ چکے ہیں؟ پس وہ کہیں گے: میرا رب آج اتنا غضب ناک ہے کہ اتنا غصہ نہ پہلے تھے نہ آئندہ ہوگا اور اس نے مجھے ایک درخت سے منع کیا تھا۔ تو مجھ سے نافرمانی ہوئی۔ میری اپنی جان، میری جان اور میری اپنی جان، تم میرے سوا کسی دوسرے کے پاس جاؤ، نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ تو لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: اے نوح علیہ السلام! تو سب سے پہلا اہل زمین کی طرف رسول ہے اور اللہ نے تیرا نام شکر گزار بندہ رکھا ہے۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ ہم کس حالت میں ہیں۔ کیا تو نہیں دیکھتا ہم کس حد تک پہنچ چکے ہیں۔ کیا تو ہمارے لیے اپنے رب کے پاس سفارش نہیں کرتا۔ تو وہ کہیں گے: میرا رب آج اتنا غصے میں ہے کہ آج

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

إِلَى مَانَحْنُ فِيْهِ أَلَا تَرَى إِلَى مَاقَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ لَهُمْ إِبْرَاهِيْمُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَذَكَرَ كَذَبَاتِهِ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اذْهَبُوْا إِلَى غَيْرِيْ اذْهَبُوْا إِلَى مُوْسٰى فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُوْنَ يَامُوْسٰى أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسَالَاتِهِ وَبِتَكْلِيْمِهِ عَلَى النَّاسِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرٰى إِلَى مَانَحْنُ فِيْهِ أَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ لَهُمْ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّيْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِيْ نَفْسِيْ اذْهَبُوْا إِلَى عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يَاعِيْسٰى أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَلِمَةٌ مِنْهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِنْهُ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرٰى مَانَحْنُ فِيْهِ أَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ لَهُمْ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ لَهُ ذَنْبًا نَفْسِيْ نَفْسِيْ اذْهَبُوْا إِلَى غَيْرِيْ اذْهَبُوْا إِلَى مُحَمَّدٍ ﷺ فَيَأْتُوْنِيْ فَيَقُوْلُوْنَ يَامُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَغَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ أَلَا

تک اتنا غصہ نہیں کیا اور نہ آج کے بعد اتنا غصہ کرے گا۔اور میری ایک دعا تھی جو میں اپنی قوم کے لیے کر چکا ہوں۔میری جان ،میری جان،اور میری جان، کسی اور کے پاس جاؤ۔تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، چنانچہ لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ تو اللہ کا نبی ہے اور اہل زمین میں سے تو اللہ کا دوست ہے۔اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کرو۔کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم کس حال میں ہیں۔تو وہ کہیں گے: میرے رب کو آج کے دن اتنا غصہ ہے کہ اس کی مثل نہ کبھی غصہ آیا اور آئندہ آئے گا اور میں نے غلط باتیں کیں ہیں پھر ان کو ذکر کریں گے، میری جان، میری جان اور میری جان اور بس۔میرے علاوہ کسی کے پاس جاؤ۔تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، چنانچہ وہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور انہیں کہیں گے: تم اللہ کے رسول ہو اور تمہیں اللہ نے دوسرے لوگوں پر فضیلت دی ہے۔اپنی رسالت اور اپنے کلام کے ذریعہ،اس لیے اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کرو۔کیا تم دیکھتے ہو کہ ہمارا کیا حال ہو چکا ہے؟ وہ کہیں گے: میرا رب تعالیٰ آج اتنے غصے میں ہے جتنا نہ تو پہلے کبھی غصے میں تھا نہ آج کے بعد غصے میں ہوگا۔اور میں نے ایک آدمی قتل کیا ہے جس کے قتل کرنے کا مجھے حکم نہیں دیا گیا تھا۔اپنی جان،اپنی جان اور اپنی جان۔تم میرے سوا کے پاس جاؤ۔تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، چنانچہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: یا عیسیٰ علیہ السلام! تم اللہ کے رسول ہو اللہ کا کلمہ ہو جو مریم علیہا السلام کی طرف ڈالا گیا اور تم اللہ کی طرف سے روح ہو اور تم نے ماں کی گود میں باتیں کی ہیں۔اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کرو، کیا ہماری حالت نہیں دیکھتے؟ تو عیسیٰ علیہ السلام

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تَرٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ وَيُلْهِمُنِي مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ لِأَحَدٍ قَبْلِي ثُمَّ يُقَالُ يَامُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُوْلُ يَارَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ يَامُحَمَّدُ أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَاحِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرٍ أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى. (رواه مسلم:١٩٤)

کہیں گے: میرا رب اتنا غصے میں ہے کہ کبھی اتنا غصے میں نہیں تھا اور نہ کبھی اتنا غصے میں ہوگا اور وہ اپنا کوئی گناہ ظاہر نہ کریں گے۔ میں تو اپنا نفس اپنا آپ اور اپنی جان، تم میرے علاوہ کسی کے پاس جاؤ۔ تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ تو لوگ کہیں گے: یا محمد! ﷺ آپ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم الانبیاء ہیں، اللہ نے آپ کے اگلے اور پچھلے سب ہی گناہ معاف کیے ہیں۔ آپ اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کریں آپ ﷺ دیکھتے نہیں ہم کس حالت تک پہنچ چکے ہیں؟ تو میں عرش کے نیچے جاؤں گا اور سجدہ کروں گا۔ اللہ تعالیٰ میرے اوپر اپنی حمد وثنا کے وہ ابواب کھولے گا جو مجھ سے پہلے کسی پر نہیں کھولے ہیں پھر اللہ فرمائے گا: یا محمد ﷺ! سر اٹھا سوال کر، تجھے دیا جائے گا، شفاعت کر تیری شفاعت قبول کی جائے گی تو میں سر اُٹھا کر کہوں گا: اے میرے ربّ! میری امت، اے میرے رب! میری امت پس کہا جائے گا: اپنی امت کے وہ لوگ جن پر کوئی حساب نہیں ان کو جنت کے دائیں دروازے سے داخل کر دے۔ اور ان کو دوسرے دروازے استعمال کرنے کا دیگر لوگوں کے ساتھ حق پہنچتا ہے اور فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جنت کے دروازوں کے دو پٹ کے درمیان کا فاصلہ مکہ اور مقام ہجر یا مکہ اور مقام بصری کے فاصلے کے برابر ہے۔

١٠٠٣٥۔ وَلِلْبُخَارِيِّ: كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحِمْيَرَ.

''اور بخاری میں ہے: فاصلہ مکہ اور حمیر کے فاصلہ کی مثل ہے۔''

١٠٠٣٦۔ وَفِي رِوَايَةٍ: يَجْمَعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ فَيَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى

''اور ایک روایت میں ہے: اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو جمع کرے گا اور مومن اُٹھیں گے تو جنت ان کے قریب کی جائے گی تو وہ

(١٠٠٣٥) بخاری

(١٠٠٣٦) مسلم: ١٩٥۔ بخاری: ٣١٩٩۔ ترمذی: ٢١٨٦۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَأْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا أَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ وَهَلْ أَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا خَطِيْئَةُ أَبِيْكُمْ آدَمَ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اذْهَبُوْا إِلٰى ابْنِيْ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَيَقُوْلُ إِبْرَاهِيْمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ إِنَّمَا كُنْتُ خَلِيْلًا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ اِعْمِدُوْا إِلٰى مُوْسٰى ﷺ، بِنَحْوِهِ. وَفِيْهِ: وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنَبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَيَمُرُّ أَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ أَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ قَالَ أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِيْ طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيْحِ ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِيْ بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتّٰى تَعْجِزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتّٰى يَجِيْءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيْعُ السَّيْرَ إِلَّا زَحْفًا. (رواه مسلم: ١٩٥)

آدم علیہ السلام کے پاس جائیں اور کہیں گے: اے ہمارے باپ! ہمارے لیے جنت کا دروازہ کھول دو۔تو وہ کہیں گے: تمہیں جنت سے تمہارے باپ کی خطا نے ہی نکالا ہے۔ میں تمہارے کام نہیں آ سکتا۔ میں تمہارا وہ رفیق نہیں ہوں، تم ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ کے پاس جاؤ جو میرا بیٹا ہے۔تو ابراہیم علیہ السلام کہیں گے: اس کام میں تمہارا رفیق نہیں ہوں میں تو حقیقت حال سے باہر باہر ہی خلیل اللہ ہوں تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ یہ حدیث بھی مثل دوسری احادیث کے ہے۔ اور اس میں ہے: امانت اور رحم وکرم دونوں کو پل صراط کے دائیں بائیں کھڑا کیا جائے گا تو تمہارے پہلے بجلی کس طرح جاتی اور لوٹتی ہے اور آنکھ جھپکنے میں آتی اور جاتی ہے، پھر بجلی کی طرح، پھر پرندے کی طرح، پھر تیز دوڑنے والے مردوں کی طرح ہر کوئی اپنے اپنے اعمال کے مطابق چلے گا۔اور تمہارا نبی پل پر کھڑا ہوگا۔ اور کہے گا: اے اللہ! سلامت رکھ، اے اللہ! سلامت رکھ، یہاں تک کہ بعض بندوں کے اعمال عاجز آ جائیں گے تو کوئی مرد اس حال میں آئے گا کہ وہ چل نہیں سکے گا مگر جان گھسیٹ کر آئے گا۔“

١٠٠٣٧۔ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِيْ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ قَالَ فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلَاثَ فَزَعَاتٍ فَيَأْتُوْنَ آدَمَ بِنَحْوِهِ. إِلَّا أَنَّ فِيْهِ: فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى

”سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں قیامت کے دن تمام اولاد آدم علیہ السلام کا سردار ہوں گا اور فخر سے نہیں کہتا، میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور فخر نہیں کرتا اور تمام انبیاء آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ سب میرے جھنڈے تلے ہوں گے، اور سب سے پہلے زمین شق ہوگی میرے لیے اور میں باہر آؤں گا۔ انسان تین بار بہت خوف زدہ ہوں گے۔ پس وہ آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔

(١٠٠٣٧) ترمذی: ٣١٤٨۔ صحیح، البانی: ٢٨٥٩۔ ابن ماجہ: ٤٣٠٨۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فَيَقُوْلُ إِنِّي عُبِدْتُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ. الحديث بطوله. (رواه الترمذي: ٣١٤٨)

مثل دیگر احادیث ہے مگر اس میں یہ بھی ہے کہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو وہ کہہ دیں گے: میری تو عبادت کی گئی ہے اللہ کے سوا۔"

١٠٠٣٨ـ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَإِذَا رَجُلٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ بُرَيْدَةُ يَامُعَاوِيَةُ فَائْذَنْ لِيْ فِي الْكَلَامِ فَقَالَ نَعَمْ وَهُوَ يَرٰى أَنَّهُ سَيَتَكَلَّمُ بِمِثْلِ مَا قَالَ الْآخَرُ فَقَالَ بُرَيْدَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَشْفَعَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدَدَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ وَمَدَرَةٍ قَالَ أَفَتَرْجُوْهَا أَنْتَ مُعَاوِيَةُ وَلَا يَرْجُوْهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه. (رواه أحمد: ٢٢٤٣٤، بضعف)

"بریدہ سے مروی ہے کہ انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ میں قیامت کے دن زمین کے درختوں اور اس کے ڈھیلوں کی تعداد کے برابر لوگوں کی شفاعت کروں گا۔ بریدہ نے کہا: اے معاویہ رضی اللہ عنہ اگر تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی امید کرتا ہے تو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اس کی امید کیوں نہیں کرتے ہوں گے۔" (احمد بسند ضعیف)

١٠٠٣٩ـ عَنْ أُنَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ، رَفَعَهُ: إِنِّي لَأَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي كُلِّ شَيْءٍ مِمَّا عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ مِنْ حَجَرٍ وَمَدَرٍ. (للأوسط بخفي)

"انیس انصاری مرفوع بیان کرتے ہیں، فرمایا: میں قیامت کے دن ہر اس گناہ کے متعلق شفاعت کروں گا جو ہر اس چیز کے بارے میں ہوگا جو روئے زمین پر خواہ درخت ہو یا وہ ڈھیلا ہو۔"

١٠٠٤٠ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ: إِنِّي آتِي جَهَنَّمَ فَأَضْرِبُ بَابَهَا، فَيُفْتَحُ لِيْ، فَأَدْخُلُهَا فَأَحْمَدُ اللّٰهَ مَحَامِدَ مَا حَمِدَهُ أَحَدٌ قَبْلِي مِثْلَهَا، وَلَا يَحْمَدُهُ أَحَدٌ بَعْدِي، ثُمَّ أُخْرِجُ مِنْهَا مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا، فَيَقُوْمُ إِلَيَّ أُنَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں: میں جہنم کے دروازے پر جا کر دستک دوں گا اور وہ میرے لیے کھولا جائے گا تو میں اس میں داخل ہو کر اللہ تعالیٰ کی وہ حمد وثنا بیان کروں جو نہ تو میرے سے پہلے کسی نے کی ہے اور نہ میرے بعد کوئی کرے گا، پھر میں نکالوں گا ہر اس شخص کو جس نے خلوص سے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ پڑھا ہے۔ پس میری طرف قریش کے چند افراد

(١٠٠٣٨) احمد: ٢٢٤٣٤ـ ورجاله وثقوا على ضعف كثير في ابى اسرائيلي المالكي، هيثمي: ١٨٥٢٥.

(١٠٠٣٩) طبراني اوسط، وفيه احمد بن عمرو صاحب على بن المديني ويعرف بالقلوري، ولم اعرفه وبقية رجاله وثقوا على ضعف في بعضهم، هيثمي: ١٨٥٢٧.

(١٠٠٤٠) طبراني اوسط، عن شيخه على بن سعيد الرازي وفيه لين وفيه، من لم اعرفه، هيثمي: ١٨٥٢٨.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَيَنْتَسِبُوْنَ لِيْ فَأَعْرِفُ نَسَبَهُمْ وَلاَ أَعْرِفُ وُجُوْهَهُمْ وَأَتْرُكُهُمْ فِيْ النَّارِ . (للأوسط بخفى)

اُٹھیں گے اور میرے ساتھ اپنا نسب ملائیں گے اور نسب تو میں پہچان جاؤں گا اور ان کے چہرے نہیں پہچانوں گا اور ان کو آگ ہی میں چھوڑ آؤں گا۔"

١٠٠٤١۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَفَعَهُ: أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَهْلُ بَيْتِيْ ، ثُمَّ الْأَقْرَبُ فَالْأَقْرَبُ مِنْ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ ، ثُمَّ مَنْ آمَنَ بِيْ وَاتَّبَعَنِيْ مِنَ الْيَمَنِ ، ثُمَّ مِنْ سَائِرِ الْعَرَبِ ثُمَّ مِنَ الْأَعَاجِمِ ، وَأَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ أُوْلُوْا الْفَضْلِ . (للكبير: ١٣٥٥٠)

"سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے میں اپنی امت میں سے جن کی شفاعت کروں گا وہ میرے اہل بیت ہیں۔ پھر الاقرب فالاقرب یعنی ترتیب سے قریب تر کی، قریش اور انصار میں سے، پھر جس نے میرے ساتھ ایمان لا کر میری پیروی کی اہل یمن میں سے، پھر تمام عربوں سے، پھر اہل عجم اور سب سے پہلے اہل فضیلت کی شفاعت کروں گا۔" (الکبیر سند خفی)

١٠٠٤٢۔ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ ، رَفَعَهُ: أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ مِنْ أُمَّتِيْ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ وَأَهْلُ مَكَّةَ وَأَهْلُ الطَّائِفِ . (رواه البزار: ٣٤٧٠ والكبير بخفى)

"عبدالملک بن عباد بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں سب سے پہلے اپنی امت میں سے اہل مدینہ کی شفاعت کروں گا اور اہل مکہ کی اور اہل طائف کی۔" (البزار، الکبیر سند خفی)

١٠٠٤٣۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ، رَفَعَهُ: أَوَّلُ مَنْ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَنْبِيَاءُ ، ثُمَّ الشُّهَدَاءُ، ثُمَّ الْمُؤَذِّنُوْنَ . (رواه البزار: ٣٤٧١ بضعف)

"سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے انبیا علیہم السلام شفاعت کریں گے، پھر شہداء اور اذان کہنے والے۔" (البزار سند ضعیف)

١٠٠٤٤۔ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ يَرْفَعُهُ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أُتِيَ بِالْمَوْتِ كَالْكَبْشِ الْأَمْلَحِ فَيُوْقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُذْبَحُ

"سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو موت کو لایا جائے گا وہ سیاہ آنکھوں والے مینڈھے کی مانند ہوگی۔ اس کو جنت اور جہنم کے درمیان

(١٠٠٤١) طبرانی کبیر: ١٣٥٥٠.

(١٠٠٤٢) بزار: ٣٤٧٠۔ وفيه عنبسة بن عبدالرحمن الامرى وهو مجمع على ضعفه، هيثمى: ١٨٥٤٢.

(١٠٠٤٣) بزار: ٣٤٧١۔ وفيه عنبسة بن عبدالرحمن الامرى وهو مجمع على ضعفه، هيثمى: ١٨٥٤٢.

(١٠٠٤٤) ترمذى: ٢٥٥٨۔ صحيح، دون قوله فلو ان احدا: ٢٠٧٣۔ بخارى: ٤٧٣٠۔ مسلم: ٢٨٤٩۔ احمد: ١٠٦٨٢.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ فَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ فَرَحًا لَمَاتَ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ حُزْنًا لَمَاتَ أَهْلُ النَّارِ . (رواه الترمذي: ٢٥٥٨)

کھڑا کر کے ذبح کیا جائے گا اور ہر دو فریق دیکھ رہے ہوں گے۔ پس اگر کوئی خوشی کی وجہ سے مرتا تو اہل جنت مر جاتے اور اگر کوئی غم کی وجہ سے مرتا تو اہل جہنم مر جاتے۔"

١٠٠٤٥ـ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُؤْتٰى بِالْمَوْتِ كَهَيْئَةِ كَبْشٍ أَمْلَحَ فَيُنَادِي مُنَادٍ يَاأَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ فَيَقُوْلُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ وَكُلُّهُمْ قَدْ رَآهُ ثُمَّ يُنَادِيْ يَا أَهْلَ النَّارِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ فَيَقُوْلُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ وَكُلُّهُمْ قَدْ رَآهُ فَيُذْبَحُ ثُمَّ يَقُوْلُ يَاأَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ﴾ وَهٰؤُلَاءِ فِيْ غَفْلَةٍ أَهْلُ الدُّنْيَا ﴿وَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾. (رواه البخاري: ٤٧٣٠)

"سیدنا ابو سعید خدری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پس موت کو مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا جس کی آنکھیں سیاہ ہوں گی پس منادی کرنے والا منادی کرے گا: اے اہل جنت! تو وہ اس کی طرف متوجہ ہو کر دیکھیں گے تو وہ کہے گا: کیا تم اس کو پہچان سکتے ہو؟ وہ کہیں گے ہاں یہ موت ہے اور ہر ایک اس کو دیکھ ہی چکا ہے۔ پھر منادی کرنے والا اہل جہنم کو آواز دے گا تو وہ سر اُٹھا کر اس کو دیکھیں گے تو وہ ان کو کہے گا: کیا تم اس چیز کو پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے ہاں اور ہر ایک نے اس کو دیکھا ہو گا۔ پھر اس کو جنت اور جہنم کے درمیان ذبح کیا جائے گا اور پھر کہا جائے گا: اے اہل جنت! ہمیشہ رہنا ہو گا پس اب موت نہیں آئے گی۔ اور اے اہل جہنم! ہمیشہ رہنا ہو گا اب مرنا نہیں ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت کی (اور ڈرا ان کو افسوس کے دن سے جب فیصلہ کیا جائے گا اور وہ غفلت میں ہوں گے اور وہ ایمان نہیں لائیں گے) اور ہاتھ سے دنیا کی طرف اشارہ کیا۔"

شرح:......لوگ تب جنت میں داخل ہوں گے جب اللہ تعالیٰ اجازت دیں گے اور سب سے پہلے آپ ﷺ کی سفارش سے ہی در جنت کھولا جائے گا، اس میں آپ ﷺ کا ہی شرف ہے اور یہ شرف بھی آپ ﷺ ہی کو حاصل ہے کہ جنت میں سب سے پہلے آپ ہی کی امت داخل ہو گی۔

- شفاعت کا لغوی معنی ہے، وسیلہ یا ذریعہ اور معروف یہ معنی ہے کہ دوسرے کے لیے خیر طلب کرنا۔

روز قیامت نبی ﷺ اللہ کی اجازت سے آٹھ مرتبہ شفاعت کریں گے، بعض سفارشوں میں آپ کی خصوصیت ہے اور بعض میں دوسرے بھی آپ کے ساتھ شریک ہیں: (۱) شفاعت عظمیٰ: یہ مقام محمود پر ہو گی کہ نبی اکرم ﷺ

(١٠٠٤٥) بخاری: ٤٧٣٠۔ مسلم: ٢٨٤٩۔ ترمذی: ٢٥٥٨۔ احمد: ١٠٦٨٢۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سفارش کریں گے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیں، یہ سفارش آپ اس وقت کریں گے جب لوگ میدان محشر میں عرصہ دراز سرگرداں رہے ہوں گے، اور انبیائے کرام علیہم السلام کی جانب رجوع کریں گے اور وہ انکار کر دیں گے تب آپ اللہ کے اذن سے سفارش کے لیے کھڑے ہوں گے۔

۲۔ شفاعت ہوگی کہ آپ حساب سے فراغت کے بعد اہل جنت کے جنت میں داخلے کی سفارش کریں گے۔

۳۔ شفاعت ہوگی جو آپ ﷺ اپنے چچا ابو طالب کے عذاب میں تخفیف کی کریں گے، یہ آپ کے ساتھ خاص ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بتا رکھا ہے کہ کافروں کو سفارش نفع نہ دے گی مگر آپ کافر چچا کے لیے تخفیف عذاب کی سفارش کریں گے، وہ قبول ہوگی۔ اول اور دوم دونوں سفارشیں بھی آپ کے ساتھ خاص ہیں یعنی اہل توحید کے لیے بھی آپ خصوصی سفارش کریں گے، یہ آپ ہی کا خاصہ ہے۔

۴۔ ان کے بارے میں جو موحد ہوں گے اور نافرمان ہوں گے، آپ ﷺ ان کے بارے میں سفارش کریں گے کہ انہیں اللہ کریم دوزخ میں داخل نہ کریں۔

۵۔ آپ ﷺ دوزخ میں جانے والے موحدوں کے لیے سفارش کریں گے کہ اللہ تعالیٰ انہیں دوزخ سے نکال دیں۔

۶۔ آپ ﷺ بعض اہل جنت کے درجات کی بلندی کی شفاعت کریں گے۔

۷۔ ان کے بارے میں سفارش کریں گے جن کے نیک عمل اور برائیاں برابر ہوں گے جو کہ اصحاب اعراف ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کریں۔

۸۔ آپ ﷺ شفاعت کریں گے کہ بعض مومن جو بغیر حساب جنت میں جانے والے ہوں گے انہیں جنت میں داخل کر دے۔

جیسا کہ نبی ﷺ نے حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہا تھا، یہ آخری پانچ سفارشیں ایسی ہیں جن میں آپ ﷺ کے ساتھ دیگر انبیائے کرام علیہم السلام، فرشتے اور صدیقین اور شہداء بھی کریں گے۔

اہل سنت والجماعت کا ان تمام سفارشوں پر یقین ہے لیکن دو شرطوں کے ساتھ ہوں گی۔

شرط ۱: اللہ تعالیٰ سفارش کرنے والے کو اجازت دیں گے تو وہ سفارش کرے گا۔ ارشاد باری ہے:

﴿مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ﴾ (البقرة: ۲۵۵)

"کون ہے جو اس کے پاس سفارش کرے مگر اس کی اجازت کے ساتھ۔"

ارشاد گرامی ہے:

﴿مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ﴾ (یونس: ۳)

"نہیں کوئی سفارش کرنے والا مگر اس کی اجازت کے بعد۔"

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شرط۲: اور جس کے لیے سفارش کی جائے اس پر اللہ کی رضا ہو۔

ارشاد باری ہے:

﴿وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ﴾ (الانبیاء: ۲۸)

"اور نہیں وہ سفارش کریں گے مگر جسے اللہ پسند کرے گا۔"

یہ دونوں شرطیں اس آیت مبارکہ میں شامل ہیں، ارشاد باری ہے:

﴿وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِنْ بَعْدِ أَنْ يَّأْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى﴾ (النجم: ۲٦)

"آسمان میں کتنے فرشتے ہیں ان کی سفارش کچھ کام نہ آئے گی، مگر اللہ کی اجازت کے بعد اور جس کے لیے وہ پسند کرے گا۔"

ایک اعتراض معتزلہ فرقہ گمراہ یہ کہتا ہے کہ کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرنے والے ایمانداروں کے لیے سفارش نہ ہوگی وہ دوزخ میں جائیں گے۔ وہ اس سے دلیل لیتے ہیں:

﴿فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ﴾ (المدثر: ٤٨)

"پس انہیں سفارش کرنے والوں کی سفارش کام نہ آئے گی۔"

اس کا حل یہ ہے کہ یہ سفارش مفید نہ ہونا کفار کے لیے ہے جیسا کہ ہم نے اوپر قرآن وحدیث کے دلائل سے واضح کیا ہے، ایمانداروں کے لیے سفارش مفید ہوگی۔

سفارش کے بارے میں ایک نظریہ غلو پر مبنی ہے کہ اسے ہر کہہ وسر کے لیے ثابت کرتے ہیں جیسا کہ یہود ونصاریٰ، مشرک اور غالی صوفیاء اور قبر پرست ہیں، جسے چاہتے ہیں اسے سفارش قرار دے دیتے ہیں۔

دوسرا نظریہ سفارش کے منکر کا ہے جیسا کہ معتزلہ اور خارجی ہیں، یہ کبیرہ گناہ والوں کے لیے سفارش کا انکار کرتے ہیں۔ تیسرا نظریہ اہل سنت والجماعت کا ہے یہ کتاب وسنت میں وارد سفارش کے قائل ہیں جیسا کہ اوپر قرآنی اور حدیثی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ (شرح عقیدہ واسطیہ: ص ۱۵۵)

كِتَابُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَمَافِيهِمَا

جنت اور جہنم اور جو کچھ ان دونوں میں ہے اس کا بیان

١٠٠٤٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا تو جبریل علیہ السلام کو

(١٠٠٤٦) ابوداؤد: ٤٧٤٤۔ حسن صحیح، البانی: ٣٩٧٠۔ بخاری: ٦٤٨٧۔ ترمذی: ٢٥٦٠۔ نسائی: ٣٧٦٣۔ احمد: ٨٦٤٤۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لِجِبْرِيْلَ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ ثُمَّ قَالَ يَاجِبْرِيْلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ قَالَ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ يَاجِبْرِيْلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ ثُمَّ قَالَ يَاجِبْرِيْلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ أَنْ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا. (رواه أبوداوٗد: ٤٧٤٤)

فرمایا: جا کر اس کو دیکھ۔ پس وہ گئے اور اس کو دیکھا اور پھر عرض کیا: تیری عزت کی قسم! جو اس کے بارے میں سنے گا وہ اس میں داخل ہوگا، پھر اللہ نے اس کو مشقتوں کے پردے میں ڈھانپ دیا، اور فرمایا: جا کر اب دیکھ۔ اس نے دیکھا اور عرض کیا: تیری عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اس میں کوئی داخل نہ ہو گا۔ اور جب اللہ نے جہنم کو پیدا کیا تو جبرئیل کو فرمایا: جا کر اس کو دیکھ وہ گئے اور دیکھا پھر عرض کیا: تیری عزت کی قسم! اس کے بارے میں جو بھی سنے گا وہ اس میں داخل نہیں ہوگا، تو اللہ نے اس کو خواہشات کے پردے میں ڈھانپ دیا، اور اس کو فرمایا: اب دیکھ تو اس نے دیکھا اور عرض کیا: تیری عزت کی قسم! اب میں ڈرتا ہوں اس سے کوئی نہ بچے گا اور ہر کوئی داخل ہو گا۔'' (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

١٠٠٤٧۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ. (رواه مسلم: ٢٨٢٣)

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں آگ خواہشات کے ساتھ ڈھانپی گئی ہے اور جنت مشقتوں کے ساتھ ڈھانپی گئی ہے۔'' (الشیخان)

شرح: ...... یہ نہایت جامع اور بلیغ مثال ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے کنارے ڈھانپنے کا فرما کر یہ ذہن نشین کرایا ہے کہ جنت تک رسائی تب ہی ممکن ہوگی جب مشقتوں اور شہوتوں اور نفسی میلان کو پھلانگا جائے اور شہوات کی اتباع دوزخ میں جانے کا باعث ہے۔ اس سے بچاؤ کے لیے ضروری ہے کہ شہوات سے اجتناب کیا جائے، یہی وجہ ہے کہ پہلے کہا گیا تھا کہ جنت کا حسن دیکھ کر اور اس کی رونق کا نظارہ اتنا پرکشش ہے کہ ہر ایک اس میں داخلے کا لالچ کرے گا۔

جب اسے شرعی تکالیف جو کہ نفوس انسانی پر گراں گزرتی ہیں ان سے احاطہ کیا گیا تو پھر اس میں داخلہ مشکل نظر آیا۔

اور میلان نفس، شہوات ولذات کی بھر مار اور اطاعت شعاری میں سست روی انسان پر آسان ہے اس لیے کہا اس کا انجام دوزخ ہے۔ ان میں اس نظریہ کی بھی تردید ہے کہ جنت یا دوزخ ابھی پیدا نہیں ہوئے یہ قیامت کو پیدا ہوں گے۔ یہ غلط ہے بلکہ جنت اور دوزخ دونوں پیدا ہو چکے ہیں۔ (عون المعبود: ۴/ ۳۸۰)

(١٠٠٤٧) مسلم: ٢٨٢٣۔ ترمذی: ٢٦٦٩۔ احمد: ١٣٢٥٩۔ دارمی: ٢٨٤٣.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

١٠٠٤٨۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَلْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلٰى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ. (رواہ البخاری: ٦٤٨٨)

''سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کے جوتے کے تسمے سے جنت اس سے زیادہ قریب ہے اور جہنم بھی مثل اس کے ہے۔''

شرح: ......''شراک'' جوتے کے تسمہ کو کہا جاتا ہے جس کے ساتھ پاؤں باندھا جاتا ہے۔ مراد یہ بھی ہے کہ جنت اور دوزخ کو اتنا نزدیک تصور کرو۔

دوسرا مطلب یہ ہے کہ اطاعت کے کام جنت میں پہنچاتے ہیں اور معصیت کاری دوزخ کے قریب کر دیتی ہے اور کبھی معمولی اطاعت کا کام جنت میں داخلے کا باعث ہو جاتا ہے اور کبھی چھوٹی سی نافرمانی دوزخ کا باعث بن جاتی ہے، لہٰذا اسے آسان نہ لیا جائے کہ کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھا جائے اور نہ چھوٹی سی شر کو اپنایا جائے۔

کیا معلوم کہ چھوٹی سی نیکی رحمت الٰہی میں جگہ دے دے اور چھوٹی سی برائی اللہ کی ناراضی کا سبب بن جائے۔

لہٰذا حسن قصد سے اور اطاعت شعاری سے جنت کا حصول ہو سکتا ہے اور ہوس پرستی اور معصیت سے دوزخ میں دخول ہو سکتا ہے۔ (فتح الباری: ١١/ ٣٢١)

١٠٠٤٩۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقٰى فِيْهَا وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيْهَا قَدَمَهُ فَيَنْزَوِيْ بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ وَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتّٰى يُنْشِىءَ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ. (رواہ مسلم: ٢٨٤٨)

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جہنم میں لوگوں کو ڈالا جاتا رہے گا اور وہ کہتی رہے گی: کیا کچھ مزید ہے؟ پھر اللہ رب العزت اس میں قدم رکھے گا تو وہ سکڑ کر بعض دوسرے بعض جڑ جائے گی اور کہے گی: بس بس تیری عزت اور بخشش کی قسم اور جنت کا کچھ حصہ خالی رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے مخلوق پیدا کرے گا اور ان کو بقیہ جنت میں آباد کر دے گا۔''

١٠٠٥٠۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جنت اور جہنم کا جھگڑا ہوا تو آگ نے کہا: متکبر اور سرکش لوگوں کے ساتھ مجھے ترجیح دی گئی ہے تو جنت نے کہا: میرے لیے

(١٠٠٤٨) بخاری: ٦٤٨٨۔

(١٠٠٤٩) مسلم: ٢٨٤٨۔ بخاری: ٤٨٤٨۔ ترمذی: ٣٢٧٢۔ احمد: ١٣٣٨٢۔

(١٠٠٥٠) بخاری: ٤٨٥٠۔ مسلم: ٢٨٤٦۔ ترمذی: ٢٥٥٧۔ احمد: ١٠٢١٠۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَتِ الْجَنَّةُ مَالِيْ لَا يَدْخُلُنِيْ إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحْمَتِيْ أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ وَقَالَ لِلنَّارِ إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِيْ أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مِلْؤُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰى يَضَعَ رِجْلَهُ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ وَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا. (رواه البخاري: ٤٨٥٠)

کیا حرج ہے، میرے اندر داخل نہیں ہوں گے مگر کمزور اور گرے پڑے لوگ اور سادے لوگ۔ اللہ تعالیٰ نے جنت کو فرمایا: تو میری رحمت ہے، تیرے سبب میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا رحمت کروں گا اور جہنم کو فرمایا: تو میرا عذاب ہے، میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا عذاب دے دوں گا اور تم میں سے ہر ایک کے بھر دینے کا سامان ہوگا پس آگ نہیں بھری جائے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں قدم کو رکھے گا تو آگ کہے گی: بس اور بس اور اس کا بعض حصہ بعض سے جڑ جائے گا اور اللہ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا اور زائد جنت کے لیے اللہ تعالیٰ نئی مخلوق پیدا کرے گا۔'' (الشیخان، الترمذی)

شرح:...... لوگ اللہ کے قدم کی توجیہات بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد دوزخ کی طغیان طبعی ختم ہونا ہے اور مخلوق کا قدم مراد ہے وغیرہ یہ سب تاویلات فاسدہ ہیں۔

درست یہ ہے کہ ہمیں کسی تاویل کی ضرورت نہیں، ہر تاویل سے اللہ میں نقص پیدا ہوتا ہے۔ کسی تاویل کے بغیر جو بھی حدیث میں آیا ہے جس طرح اللہ کی شان کے لائق ہے اسی طرح قدم اللہ کے لیے ثابت ہے اور وہ رکھیں گے اور دوزخ بس بس کہے گی، اس پر ایمان لانا واجب ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ اسلاف رحمہم اللہ کا یہی نظریہ ہے، تاویل کرنا بدعت ہے۔ اور یہ تاویل بھی بدعت ہے کہ جنت اور دوزخ کا احتجاج کیسے ہوا کیونکہ اللہ تعالیٰ دونوں میں یہ تمیز پیدا کر سکتا ہے کہ یہ احتجاج کریں اور بات کریں۔

ان سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرتا، مزید عطا کرتا ہے جیسا کہ جنت کے لیے مخلوق تیار کرے گا اور انہیں بغیر عمل ہی جنت میں بسائے گا۔ اور جنت بھرنے کا وعدہ پورا کرے گا۔

لیکن دوزخ پر پاؤں رکھ کر اسے سکیڑ دے گا تاکہ اسے بھرنے کا وعدہ پورا کرے اور کسی مخلوق پر بغیر اس کے عمل کے زیادتی بھی نہ ہو۔ (فتح الباری: ۸/۵۹۶)

۱۰۰۵۱۔عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَمَّا أَهْلُ النَّارِ الَّذِيْنَ هُمْ أَهْلُهَا

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اہل جہنم تو نہیں مریں گے اور نہ وہ زندہ

(۱۰۰۵۱) مسلم: ۱۸۵۔ بخاری: ۴۷۳۰۔ ترمذی: ۲۵۶۲۔ نسائی: ۱۱۴۰۔ احمد: ۱۱۴۸۸۔ دارمی: ۲۸۱۷۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فَإِنَّهُمْ لَايَمُوْتُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَحْيَوْنَ وَلٰكِنْ نَاسٌ أَصَابَتْهُمُ النَّارُ بِذُنُوْبِهِمْ أَوْ قَالَ بِخَطَايَاهُمْ فَأَمَاتَهُمْ إِمَاتَةً حَتّٰى إِذَا كَانُوْا فَحْمًا أُذِنَ بِالشَّفَاعَةِ فَجِيْءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَبُثُّوْا عَلٰى أَنْهَارِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قِيْلَ يَاأَهْلَ الْجَنَّةِ أَفِيْضُوْا عَلَيْهِمْ فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُوْنُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ كَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ كَانَ بِالْبَادِيَةِ. (رواه مسلم: ۱۸۵)

ہوں گے لیکن وہ لوگ جن کو ان کے گناہوں کی وجہ سے آگ میں ڈالا گیا ان کو آگ یکبارہی مار ڈالے گی اور وہ کوئلہ ہو کر رہ جائیں گے، پھر شفاعت کی اجازت ہوگی تو ان لوگوں کو جوق درجوق لاکر جنت کے دریاؤں میں ڈال دیا جائے گا پھر اہل جنت کو کہا جائے گا کہ ان پر چھڑکاؤ کرو تو وہ اس طرح اُگیں گے جس طرح سیلاب کی مٹی میں دانہ اُگتا ہے۔ لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: گویا رسول اللہ ﷺ جنگلوں میں رہتے رہے ہیں۔'' (مسلم)

شرح:...... مطلب یہ ہے کہ جو کفار ہوں گے اور ابدی دوزخی ہیں ان کی زندگی وہاں نہ تو مفید ہوگی نہ آرام دہ ہوگی جیسا کہ اس کا ارشاد ہے:

﴿لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيٰى﴾ (الاعلیٰ: ۱۳)

''دوزخ میں نہ موت آئے گی نہ زندگی ہوگی۔''

ارشاد باری ہے:

﴿لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا﴾ (الفاطر: ۳۶)

''ان پر موت نہ آئے گی اور نہ ہی ان کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔''

اور جو جنتی ہوں گے وہ بھی ہمیشہ میں رہیں گے۔

لیکن گنہگار ایماندار جو بغیر توبہ فوت ہوں گے انہیں دوزخ میں پھینکا جائے گا۔ ان کے عذاب کی مدت جب ختم ہوگی تو ایک لمحہ بھر میں اس کا احساس ختم ہو جائے گا۔ انہیں ایک لحظہ بھر بھی عذاب نہ ہوگا اور دوزخ سے نکال کر انہیں آب حیات سے نہلایا جائے گا اور انہیں مکمل قوت سے نوازا جائے گا اور جنت میں اعلیٰ مقام پر سرفراز کیا جائے گا۔ (شرح مسلم: ۱/ ۲۱۰۴)

۱۰۰۵۲۔ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُوْنَ عَلٰى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن آگ سے خلاصی پائیں گے اور ان کو جنت اور جہنم کے درمیان ایک پل پر روک دیا جائے گا تو ایک دوسرے پر دنیا میں جو ظلم کیے تھے اس کا قصاص لیا جائے گا

(۱۰۰۵۲) بخاری: ۶۵۳۵۔ احمد: ۱۱۲۰۹۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فَيَقُصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا أُذِنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ أَهْدَى بِمَنْزِلَةٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا. (رواه البخاري: ٦٥٣٥)

اور جب وہ صاف ہو جائیں گے تو انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ قسم اللہ کی! ہر ایک جنت میں اپنے گھر کا راستہ دنیا کے گھر سے زیادہ جانتا پہچانتا ہوگا۔"

١٠٠٥٣- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ كَأَنَّهُمُ الثَّعَارِيرُ قُلْتُ مَا الثَّعَارِيرُ قَالَ الضَّغَابِيسُ. (رواه البخاري: ٦٥٥٨)

"سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: شفاعت کے ذریعے جہنم سے ایسی قوم نکلے گی گویا وہ ککڑے ہیں۔ لوگوں نے کہا: ککڑے کیسے؟ آپ نے فرمایا: لاغر ککڑے۔"

شرح:...... یعنی جب معاملات حشر طے پا جائیں گے اور جنتی جنت میں داخلہ کے لیے پل صراط سے گزر کر جنت کے دروازوں کے پاس جمع ہوں گے تو دنیا کی سب تاریکیاں چھٹ جائیں گی اور ان کے دلوں کو کینہ سے پاک کر دیا جائے گا اور فرشتے انہیں رہنمائی کریں گے اور جنت میں داخل کریں گے تو یہاں وہاں ایسے اپنے ٹھکانے پہچان لیں گے جیسے دنیا میں اپنے گھروں کی پہچان رکھتے تھے۔ (فتح الباری: ١١/ ٣٩٩)

١٠٠٥٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ أَخْرِجُوهُمَا فَلَمَّا أُخْرِجَا قَالَ لَهُمَا لِأَيِّ شَيْءٍ اشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ إِنَّ رَحْمَتِي لَكُمَا أَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا أَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَيَنْطَلِقَانِ فَيُلْقِي أَحَدُهُمَا نَفْسَهُ فَيَجْعَلُهَا عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا وَيَقُومُ الْآخَرُ فَلَا يُلْقِي نَفْسَهُ فَيَقُولُ لَهُ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ مَا مَنَعَكَ أَنْ

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں میں سے جو آگ میں داخل ہوں گے دو مرد بہت چیخیں چلائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ان دونوں کو نکالو، پھر ان دونوں سے کہے گا: تمہاری شدید چیخ و پکار کس وجہ سے ہے تو وہ کہیں گے: یہ اس لیے تاکہ تو ہم پر رحم فرما دے (اللہ) فرمائے گا: تمہارے اُوپر میری رحمت یہ ہے کہ تم دونوں جاؤ اور آپ کو جہاں تم تھے وہیں آگ میں پھینک دو تو وہ دونوں جائیں گے اور ایک ان میں سے جلدی اپنے آپ کو آگ میں ڈال دے گا اور وہ اس پر ٹھنڈی اور سلامت بن جائے گی اور دوسرا جا کر آگ کے اوپر ٹھہر جائے گا اور آگ میں اپنے

(١٠٠٥٣) بخاری: ٦٥٥٨۔ مسلم: ١٩١۔ ترمذی: ٢٥٩٧۔ احمد: ١٤٦٣٠.

(١٠٠٥٤) ترمذی: ٢٥٩٩۔ ضعیف، البانی: ٤٨٧.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَا أَلْقَى صَاحِبُكَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَاتُعِيْدَنِي فِيهَا بَعْدَ مَا أَخْرَجْتَنِي فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ لَكَ رَجَاؤُكَ فَيَدْخُلَانِ جَمِيعًا الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ. (رواه الترمذی: ۲۵۹۹)

آپ کو نہیں ڈالے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تجھے آگ میں گرنے سے کون سی چیز منع کرتی ہے جیسے تیرے ساتھی نے اپنے آپ کو آگ میں ڈال لیا ہے؟ تو وہ کہے گا: اے رب تعالیٰ! میں امید رکھتا ہوں کہ تو مجھے آگ سے نکال کر دوبارہ آگ میں نہیں ڈالے گا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیری امید تجھے مل جائے گی۔ پس وہ دونوں جنت میں اللہ کی رحمت کے ساتھ داخل ہو جائیں گے۔" (ترمذی)

۱۰۰۵۵۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُؤْتَى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَاابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَاوَاللّٰهِ يَارَبِّ وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ يَاابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَاوَاللّٰهِ يَارَبِّ مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ. (رواه مسلم: ۲۸۰۷)

"سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اہل جہنم سے وہ شخص لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ نازونعمت میں پلا تھا۔ اس کو ایک بار آگ میں غوطہ دیا جائے گا پھر اس کو کہا جائے گا: اے ابن آدم! کیا دنیا میں تو نے کوئی خوشی دیکھی ہے اور کسی نعمت سے لطف اُٹھایا ہے؟ تو وہ کہے گا: اے میرے رب! قسم اللہ کی! گویا میں نے کوئی بھلائی نہیں دیکھی اور اہل جنت میں سے ایک تنگ دست انسان کو بلایا جائے گا۔ اور ایک بار اس کو جنت میں سے گزار دیا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا: اے ابن آدم! کیا تو نے کوئی بھوک پیاس دیکھی ہے اور کبھی تیرے اوپر کوئی پریشانی گذری ہے؟ تو وہ کہے گا: ہرگز نہیں اللہ کی قسم! اے میرے ربّ! میرے پاس سے تو بھوک پیاس اور شدت گذری بھی نہیں ہے۔" (مسلم)

۱۰۰۵۶۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُوْلُ

"سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جہنم والوں میں سے سب سے آخر میں نکلنے والے کو جانتا ہوں اور وہ جنت میں داخل ہونے والوں میں سے سب سے آخر میں ہوگا۔ ایک مرد ہو گا جو جہنم سے

(۱۰۰۵۵) مسلم: ۲۸۰۷۔ احمد: ۱۲۶۹۹۔

(۱۰۰۵۶) مسلم: ۱۸۶۔ بخاری: ۶۵۷۱۔ ترمذی: ۲۵۹۵۔ ابن ماجہ: ۴۳۳۹۔ احمد: ۴۳۷۷۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَارَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَارَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا أَوْ إِنَّ لَكَ عَشَرَةَ أَمْثَالِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُولُ أَتَسْخَرُ بِي أَوْ أَتَضْحَكُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ فَكَانَ يُقَالُ ذَاكَ أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً. (رواه مسلم: ١٨٦)

جسم کو گھسیٹ کر نکلے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جا جنت میں داخل ہو جا جب وہ جنت کے پاس آئے گا تو اس کو یوں محسوس ہوگا جیسے جنت بھر چکا ہے تو وہ واپس لوٹ جائے گا اور کہے گا: اے اللہ! وہ تو بھر چکا ہے پس اللہ فرمائے گا: جا جنت میں داخل ہو تیرے لیے دنیا اور اس کے دس مثل ہر چیز موجود ہے تو وہ کہے گا: اے اللہ! تو میرے ساتھ مذاق کرتا ہے، تو میرے ساتھ ہنستا ہے اور تو بادشاہ ہے راوی نے کہا: رسول اللہ ﷺ اتنے ہنسے کہ آپ کے پچھلے دانت ظاہر ہوئے۔ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''یہ شخص جنت میں کم تر درجے والا ہے۔'' (الشیخان، الترمذی)

١٠٠٥٧۔عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ آخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِي مَرَّةً وَيَكْبُوْا مَرَّةً وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً فَإِذَا مَاجَاوَزَهَا الْتَفَتَ إِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِي نَجَّانِي مِنْكِ لَقَدْ أَعْطَانِيَ اللّٰهُ شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلْأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَاابْنَ آدَمَ لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَهَا سَأَلْتَنِي غَيْرَهَا فَيَقُولُ لَا يَارَبِّ وَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَايَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرٰى مَالَاصَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيهِ

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں جو مرد سب سے آخر میں داخل ہوگا وہ کبھی چلے گا اور کبھی منہ کے بل گر جائے گا اور کبھی اس پر آگ حملہ آور ہوگی۔ جب وہ آگ سے گذرے گا تو آگ کی طرف منہ کر کے کہے گا: برکت والا ہے وہ اللہ جس نے مجھے تجھ سے نجات بخشی۔ اللہ نے مجھے وہ کچھ دے دیا جو پہلے اور پچھلے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دیا گیا۔ پھر اس کے سامنے ایک درخت آئے گا، پس وہ کہے گا: یا اللہ! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے قریب رہوں اور اس کا پانی پیو۔ اللہ فرمائے گا: اگر میں نے تجھے وہ دے دیا تو تو کچھ اور مانگے گا تو وہ کہے گا: نہیں اے میرے پروردگار! اور وہ وعدہ کرے گا کہ اس کے سوا اور کوئی چیز نہیں مانگے گا، اور اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول کرے گا

(١٠٠٥٧) مسلم: ١٨٧۔ بخاری: ٦٥٧١۔ ترمذی: ٢٥٩٥۔ ابن ماجہ: ٤٣٣٩۔ احمد: ٣٨٨٩.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءِ هَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولٰى فَيَقُوْلُ أَيْ رَبِّ أَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ لِأَشْرَبَ مِنْ مَاءِ هَا وَأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَاابْنَ آدَمَ أَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ أَنْ لَا تَسْأَلَنِيْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَعَلِّيْ إِنْ أَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْأَلُنِيْ غَيْرَهَا فَيُعَاهِدُهَا أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرٰى مَالَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءِ هَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ فَيَقُوْلُ أَيْ رَبِّ أَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ لِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَاءِ هَا لَاأَسْأَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَاابْنَ آدَمَ أَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ أَنْ لَا تَسْأَلَنِيْ غَيْرَهَا قَالَ بَلٰى يَارَبِّ هٰذِهِ لَاأَسْأَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرٰى مَا لَاصَبْرَ لَهُ عَلَيْهَا فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَإِذَا أَدْنَاهُ مِنْهَا فَيَسْمَعُ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِيْهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ آدَمَ مَايَصْرِيْنِيْ مِنْكَ أَيُرْضِيْكَ أَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ يَارَبِّ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُوْنِيْ مِمَّ أَضْحَكُ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ قَالَ هٰكَذَا ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مِنْ ضِحْكِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حِيْنَ قَالَ أَتَسْتَهْزِئُ

اس لیے کہ وہ جانتا ہے کہ اس پر وہ صبر نہیں کر سکتا تو اللہ تعالیٰ اس کو درخت کے قریب کر دے گا تو وہ اس کے سائے میں بیٹھے گا۔ اور اس کا پانی پیے گا، پھر اس کو درخت نظر آئے گا جو پہلے سے بہتر اور اچھا ہو گا تو وہ کہے گا: اے میرے رب! تو مجھے اس کے قریب کر دے تا کہ میں اس کے پانی پیوں اور اس کے سائے میں رہوں اور اس کے سوا تجھ سے کچھ نہیں مانگوں گا تو اللہ فرمائے گا: اے ابن آدم! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ اس کے سوا تو مجھ سے کچھ نہیں مانگے گا، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر میں نے تجھے اس کے قریب کر دیا تو تو کچھ اور مانگے گا۔ تو وہ وعدہ کرے گا کہ اس کے سوا کچھ نہیں مانگوں گا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول کرے گا اس لیے کہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس پر صبر نہیں کرے گا پس اس درخت کے قریب کر دے گا تو وہ اس کے سائے میں بیٹھے گا اور اس کا پانی استعمال کرے گا، پھر اس کو جنت کے دروازے پر درخت نظر آئے گا اور وہ پہلے دونوں سے زیادہ اچھا ہو گا تو وہ کہے گا: یا اللہ! مجھے اس درخت کے سائے میں لے چل تا کہ میں اس کا پانی پیو اور اس کے سوا تجھ سے کچھ نہیں مانگوں گا تو اللہ فرمائے گا: اے ابن آدم! تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا کہ تو مجھ سے اس کے سوا کچھ نہیں مانگے گا، تو وہ کہے گا: ہاں اے میرے رب! اس کے سوا کچھ نہیں مانگوں گا۔ اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول کرے گا اس لیے کہ وہ جانتا ہے کہ وہ صبر نہیں کر سکتا ہے تو [illegible] قریب کر دے گا۔ اور جب وہ اس کے قریب [illegible] اہل جنت کی آواز سنائی دے [illegible] میں داخل کر دے پھر اللہ [illegible] سے راضی ہوگا اگر [illegible]۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

مِنِّيْ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَيَقُوْلُ إِنِّيْ لَا أَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّيْ عَلٰى مَا أَشَاءُ قَادِرٌ. (رواه مسلم: ١٨٧)

کہے گا: اے میرے رب! کیا تو میرے ساتھ مذاق کرتا ہے اور تو ربّ العالمین ہے۔ پس ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہنس دیے اور کہا کہ تم مجھ سے پوچھتے نہیں کہ میں کیوں ہنس رہا ہوں؟ انہوں نے کہا: آپ کیوں ہنستے ہیں؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اسی طرح ہنسے تھے تو لوگوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ کیوں ہنسے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں رب العالمین کے ہنسنے کی وجہ سے ہنسا ہوں۔ جب اس شخص نے کہا: تو مجھ سے مذاق کرتا ہے اور تو رب العالمین ہے۔ تو اللہ فرمائے گا: میں تیرے ساتھ مذاق نہیں کرتا لیکن میں جو چاہتا ہوں اس پر قادر ہوں۔'' (مسلم)

شرح: ......یعنی وہ اتنا خوش ہوگا کہ اسے مسرت کی وجہ سے یہ خیال نہ رہے گا کہ میں کس سے بات کر رہا ہوں اور وہ اتنا حیرت میں ہوگا اور اللہ پاک کے اس احسان پر اتنا زیادہ مانوس ہوگا کہ وہ اس سے گھل مل کر باتیں کرے گا کہ میں تو دنیا میں سستی وکاہلی کا شکار رہا ہوں۔ اب میرا رب مجھے اتنا کچھ دے رہا ہے، اس لیے یہ تکرار کرے گا لیکن اللہ کا کرم دیکھیے کہ وہ اس کی اس حیرت پر کتنا ہنس رہا ہے، جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے۔ وہ ہنستا ہے کسی تاویل کی ضرورت نہیں۔ (فتح الباری: ۱۱/۴۴۴)

١٠٠٥٨۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْئًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّيْنَ جُزْئًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا. (رواه البخاري: ٣٢٦٥)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری یہ آگ جو تم دنیا میں استعمال کرتے ہو وہ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم یہی آگ کافی تھی پس آپ ﷺ نے فرمایا: وہ آگ اس سے زیادہ ہے آگ پر فضیلت دی گئی ہے انہتر گنا کے ساتھ۔ ہر حصے کی حرارت اس جیسی ہے۔''

شرح: ......کسی روایت میں سوگنا بھی آتا ہے، مطابقت یوں ہے کہ مقصد مبالغہ اور کثرت ہے، خاص تعداد بتانا نہیں۔ اور بتایا ہے کہ جو آگ دنیا میں ہے نافرمانوں کو سزا دینے کے لیے یہی کافی ہے۔ وہ تو پھر اتنی زیادہ شدید ہوگی وہ کیسے برداشت ہوگی۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/۶۷۵)

(١٠٠٥٨) بخاري: ٣٢٦٥.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

١٠٠٥٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أُوْقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى احْمَرَّتْ ثُمَّ أُوْقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى ابْيَضَّتْ ثُمَّ أُوْقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ. (رواہ الترمذی: ٢٥٩١)

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہزار سال آگ جلائی گئی یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی، پھر ہزار سال اس کو جلایا گیا تو وہ سفید ہوگئی، پھر اس کو ہزار سال جلایا گیا تو وہ سیاہ ہوگئی پس وہ نہایت ہی سیاہ آگ ہے۔''

١٠٠٦٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قَالَ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَهُوَ يَهْوِيْ فِي النَّارِ الْآنَ حَتَّى انْتَهٰى إِلٰى قَعْرِهَا. (رواہ مسلم: ٢٨٤٤)

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک آواز سنی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کیا چیز ہے؟ ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کو بہتر معلوم ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ ایک پتھر ہے جو ستر سال پہلے جہنم میں گرایا گیا ہے اور وہ آج تک نیچے ہی گرتا چلا گیا ہے اور اب اس کی گہرائی میں پہنچا ہے۔'' (مسلم)

١٠٠٦١۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ أَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهِ وَأَشَارَ إِلٰى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ أُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ هِيَ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْأَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ أَنَّهَا أُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ أَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ قَبْلَ أَنْ تَبْلُغَ أَصْلَهَا أَوْ قَعْرَهَا. (رواہ الترمذی: ٢٥٨٨)

''سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے مرفوع بیان کیا ہے کہ اگر اس ٹھوس پتھر کے مثل اور اشارہ کیا ایک گول پتھر کی طرف، آسمان سے زمین کی طرف پھینکا جائے جو پانچ سو سال کا راستہ ہے تو وہ رات تک زمین تک پہنچ جائے گا اور اگر اس کو جہنم کی ایک زنجیر کے ایک طرف سے گرایا جائے تو چالیس سال اس کی گہرائی تک پہنچنے میں لگ جائیں گے۔''

١٠٠٦٢۔ وَبِهٰذَ الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِسُرَادِقِ النَّارِ أَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مِثْلُ مَسِيْرَةِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً. (رواہ الترمذی: ٩٩٩٨)

''اس سند سے نبی کریم ﷺ سے مرفوع حدیث مروی ہے کہ آگ کے کناروں پر چار دیواریں ہیں اور ہر دیوار کی موٹائی چالیس سال کا راستہ ہے۔''

(١٠٠٥٩) ترمذی: ٢٥٩١۔ ضعیف، البانی: ٤٨٥۔
(١٠٠٦٠) مسلم: ٢٨٤٤۔ احمد: ٨٦٢٢۔
(١٠٠٦١) ترمذی: ٢٥٨٨۔ ضعیف، البانی: ٤٨٤۔ احمد: ٦٨١٧
(١٠٠٦٢) ترمذی: ٩٩٨٨۔ ضعیف، البانی: ٤٧٩۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

١٠٠٦٣ـ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْوَيْلُ وَادٍ فِي جَهَنَّمَ يَهْوِيْ فِيْهِ الْكَافِرُ أَرْبَعِيْنَ خَرِيفًا قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ قَعْرَهُ. (رواه الترمذي: ٣١٦٤)

”سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام ویل ہے۔ کافر اس میں چالیس سال تک لٹکتا رہے گا، پھر بھی اس کی گہرائی تک نہیں پہنچے گا۔“

١٠٠٦٤ـ وبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ أَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَأَنْتَنَ أَهْلَ الدُّنْيَا. (رواه الترمذي: ٢٥٨٤)

”اور وہی مرفوع بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر ایک ڈول اس وادی کی پیپ کا دنیا میں بہایا جائے تو تمام اہل دنیا ہلاک ہو جائیں۔“

١٠٠٦٥ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿ اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ ﴾ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَأَفْسَدَتْ عَلٰى أَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُوْنُ طَعَامَهُ. (رواه الترمذي: ٢٥٨٥)

”سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی (اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرو تو مسلمان ہی مرو) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر زقوم درخت کا ایک قطرہ دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو ساری دنیا کی زندگی تباہ ہو جائے تو اس آدمی کا کیا حال ہوگا جس کی خوراک ہی یہی ہوگی۔“ (ترمذی)

١٠٠٦٦ـ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى بِلَالِ بْنِ أَبِيْ بُرْدَةَ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَاكَ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ فِيْ جَهَنَّمَ وَادِيًا يُقَالُ لَهٗ هَبْهَبُ يَسْكُنُهٗ كُلُّ جَبَّارٍ فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ. (رواه الدارمي: ٢٨١٦ بضعف)

”ابو موسیٰ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے جس کو ھبھب کہتے ہیں اس میں ہر جابر جائے گا پس تم اپنے آپ کو جابر بننے سے بچاؤ۔“ (یہ دارمی کی روایت ہے سند ضعیف)

١٠٠٦٧ـ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے

(١٠٠٦٣) ترمذی: ٣١٦٤۔ ضعیف، البانی: ٦١٧۔ احمد: ١١٣١٥۔
(١٠٠٦٤) ترمذی: ٢٥٨٤۔ ضعیف، البانی: ٤٨٠۔
(١٠٠٦٥) ترمذی: ٢٥٨٥۔ ضعیف، البانی: ٤٨١۔ ابن ماجہ: ٥٣٢٥۔ احمد: ٢٧٣٠۔
(١٠٠٦٦) دارمی: ٢٨١٦۔
(١٠٠٦٧) بخاری: ٥٣٧۔ مسلم: ٦١٥۔ ابوداؤد: ٤٠٢۔ ترمذی: ١٥٧۔ نسائی: ٥٠٠۔ ابن ماجہ: ٤٣١٩۔ احمد: ١٠٢١٤۔ دارمی: ١٢٠٧۔ مؤطا: ٢٨۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شَدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ يَارَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَاتَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ. (رواه البخاري: ٥٣٧)

فرمایا: آگ نے اپنے رب سے شکایت کی اور اس نے کہا: اے میرے ربّ! میرا بعض حصے نے بعض کو کھا دیا ہے۔ اللہ نے اس کو دو سانس کی اجازت دے دی، ایک موسم گرما میں اور ایک موسم سرما میں۔ چنانچہ وہ زیادہ سخت ہے اس سے جو تم گرمی محسوس کرتے ہو اور زیادہ سخت ہے جو تم سردی محسوس کرتے ہو۔''

شرح:...... آگ کے شکایت کرنے کو حقیقت پر محمول کرنے میں کوئی استحالہ نہیں، کسی تاویل کی ضرورت نہیں۔ اور دوزخ کے ایک دوسرے کو کھانے سے مراد ہے کہ ایک حصہ دوسرے حصہ پر غالب آ رہا ہے یعنی شدید ہے اور دوزخ کی آگ مزاحمت کر رہی ہے۔ اور دوزخ کی سانس سے گرمی میں شدت اور کمی آ رہی ہے اور دن میں اس کی شدت بڑھ جاتی ہے۔ (فتح الباری: ۲/ ۱۹)

۱۰۰۶۸۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهَا عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَأُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُوْلُ إِنِّي وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَبِكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِيْنَ. (رواه الترمذي: ٢٥٧٤)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن آگ سے ایک گردن نکلے گی۔ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جس سے وہ دیکھے گا اور اس کے دو کان ہوں گے جس سے وہ سنے گی اور ایک زبان ہو گی جس سے وہ گفتگو کرے گی اور کہے گی: مجھے تین آدمیوں پر معمور کیا گیا ہے ایک وہ جس نے اللہ کے ساتھ معبود تجویز کیا ہے اور دوسرا ہر جابر عناد کرنے والا اور تیسرا تصویر بنانے والا۔'' (ترمذی)

۱۰۰۶۹۔ وَلِرَزِيْنٍ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْنَ عَيْنَيْ جَهَنَّمَ مَقْعَدًا، قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَلَهَا عَيْنَانِ؟ قَالَ: أَمَا سَمِعْتُمْ قَوْلَ اللّٰهِ ﴿إِذَا رَأَتْهُمْ مِنْ مَكَانٍ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَزَفِيْرًا﴾ يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ لَهُ عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ، بِنَحْوِهِ

''رزین کی روایت ہے: جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا تو وہ جہنم کی دو آنکھوں کے سامنے جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنائے، لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا جہنم کی دو آنکھیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا فرمان نہیں سنا (جب جہنم دیکھے گی ان کو دور مقام سے تو لوگ سنیں گے اس کا غصہ اور آواز) جہنم کی آگ سے گردن نکلے گی۔''

(۱۰۰۶۸) ترمذی: ۲۵۷٤۔ صحیح، البانی: ۲۰۳۸۔ احمد: ۸۲۲۵.

(۱۰۰۶۹) رزین.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شرح:......مراد ہے دوزخ سے ایک آگ کا ٹکڑا نکلے گا جو لمبی گردن کی مانند ہوگا جو ہر سرکش اور راہِ راست سے پھر جانے والے اور حق معلوم ہونے کے باوجود اسے رد کرنے والے اور مصور کو تاک تاک کر گرفت میں لے گا۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/ ٦٦٧)

۱۰۰۷۰۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا. (رواه مسلم: ٢٨٤٢)

''سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں: اس دن جہنم کو لایا جائے گا اور اس کے لیے ستر ہزار لگام ڈالی جائے گی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتہ اس کو کھینچتا ہوگا۔'' (مسلم اور ترمذی)

شرح:...... یہ فرشتے دوزخ کو لگاموں میں سے کھینچ کر اس لیے میدان محشر میں لائیں گے تا کہ مجرموں کو مرعوب کریں اور لوگ اسے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرلیں۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/ ٦٦٧)

۱۰۰۷۱۔ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَنْتَعِلُ بِنَعْلَيْنِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ دِمَاغُهُ مِنْ حَرَارَةِ نَعْلَيْهِ. (رواه مسلم: ٢١١)

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جہنم میں سے کم تر عذاب اس شخص کو ہوگا جس کے پاؤں میں آگ کے جوتے ڈالے جائیں گے اور جوتوں کی حرارت سے اس کا دماغ ابلتا ہوگا۔''

۱۰۰۷۲۔ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى تَرْقُوَتِهِ. (رواه مسلم: ٢٨٤٥)

''سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بعض لوگوں کو ٹخنوں تک آگ پہنچے گی اور بعض کو کمر تک پہنچے گی اور بعض کو گلے تک جا پہنچے گی۔''

شرح:......ا۔ یہ بتایا گیا ہے کہ کافر دوزخ سے نہ نکالا جائے گا، عذاب میں سفارش کی وجہ سے تخفیف ہوگی۔ یہ بھی آپ ﷺ کے لیے خاص شرف ہے کہ آپ کی سفارش سے چچا کے عذاب میں تخفیف ہوئی ہے۔

اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اہل نار کے عذاب میں اسی طرح تفاوت ہے جس طرح اہل جنت کے درجات وانعامات میں فرق ہے۔ (شرح مسلم: ۱/ ۱۱۵)

(۱۰۰۷۰) مسلم: ۲۸٤۲۔ ترمذی: ۲۵۷۳.

(۱۰۰۷۱) مسلم: ۲۱۱۔ احمد: ۱۱۳۳۰.

(۱۰۰۷۲) مسلم: ۲۸٤۵۔ احمد: ۱۹۵۹۷.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

١٠٠٧٣۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُلْقٰى عَلٰى أَهْلِ النَّارِ الْجُوْعَ فَيَعْدِلُ مَاهُمْ فِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِيْعٍ لَايُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوْعٍ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِيْ غُصَّةٍ فَيَذْكُرُوْنَ أَنَّهُمْ كَانُوْا يُجِيْزُوْنَ الْغَصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَيُرْفَعُ إِلَيْهِمُ الْحَمِيْمُ بِكَلَالِيْبِ الْحَدِيْدِ فَإِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوْهِهِمْ شَوَتْ وُجُوْهُهُمْ فَإِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَهُمْ قَطَعَتْ مَافِي بُطُوْنِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ ﴿أَلَمْ تَكُ تَأْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِيْنَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ﴾ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا مَالِكًا فَيَقُوْلُوْنَ ﴿يَامَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ ﴿إِنَّكُمْ مَاكِثُوْنَ﴾ قَالَ الْأَعْمَشُ نُبِّئْتُ أَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَبَيْنَ إِجَابَةِ مَالِكٍ إِيَّاهُمْ أَلْفَ عَامٍ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ فَلَا أَحَدًا خَيْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ ﴿رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّيْنَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُوْنَ﴾ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ ﴿اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنَ﴾ قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَئِسُوْا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ

''سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اہل جہنم پر بھوک کا عذاب ڈالا جائے گا تو یہ عذاب بھی اس کے مساوی ہو گا جس میں پہلے سے مبتلا ہیں۔ وہ کھانا مانگیں گے تو انہیں تھوہر کا کھانا دیا جائے گا جو نہ موٹا کرے گا نہ بھوک ختم کرے گا پھر وہ کھانا طلب کریں گے تو ان کو گلے میں اٹکنے والا کھانا دیا جائے گا تو وہ یاد کریں گے کہ گلے میں اٹکنے والی چیز کو مشروب کے ساتھ اتارتے تھے۔ تو وہ پانی طلب کریں گے پس لوہے کی سلاخوں میں پکڑا کر ان کو کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا۔ جب وہ ان کے منہ کے قریب ہو گا تو ان کے جڑوں کو بھون دے گا اور پھر کہنے والے ان کو کہیں گے: (کیا تمہارے پاس تمہارے رسول واضح دلائل لے کر نہیں آئے تھے تو وہ کہیں گے: ضرور آئے تھے تو وہ کہیں گے: تم ہی پکارو اور نہیں ہے کافروں کی پکار مگر گمراہی میں تو جہنمی کہیں گے: مالک داروغہ جہنم کو پکارو پس وہ کہیں گے: اے مالک! چاہیے تیرا رب ہمارے اوپر موت ڈال دے) تو وہ ان کو جواب دے گا (یقیناً تم ٹھہرنے والے ہو) امام اعمش رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھے خبر دی گئی ہے کہ اہل جہنم کے پکارنے اور مالک کے جواب دینے کے درمیان ایک ہزار سال کا وقفہ ہو گا۔ جہنم والے کہیں گے: اپنے رب ہی کو پکارو اس سے اچھا تمہیں کوئی نہیں ملے گا تو وہ کہیں گے: (اے ہمارے رب ہم پر ہماری بدنصیبی غالب آ گئی اور ہم گمراہ قوم تھے۔ ہمیں اس سے نکال دے۔ اگر ہم دوبارہ لوٹیں گے تو ہم ظالم ہوں گے) تو وہ ان کو جواب دے گا: اس میں دفع ہو جاؤ اور مجھ سے کلام ہی نہ کرو پس اس وقت وہ ہر بھلائی سے مایوس ہو جائیں گے اور اب وہ چیخیں گے، افسوس

(١٠٠٧٣) ترمذی: ٢٥٨٦۔ ضعیف، البانی: ٤٨٢۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وَعِنْدَ ذٰلِكَ يَأْخُذُوْنَ فِي الزَّفِيْرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ. (رواه الترمذي: ٢٥٨٦)

کریں گے اور کہیں گے: ہلاکت ہے۔"

١٠٠٧٤۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْحَمِيْمَ لَيُصَبُّ عَلٰى رُءُ وْسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيْمُ حَتّٰى يَخْلُصَ إِلٰى جَوْفِهٖ فَيَسْلِتُ مَافِي جَوْفِهٖ حَتّٰى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ [يُعَادُ] كَمَا كَانَ. (رواه الترمذي: ٢٥٨٢)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کھولتا پانی اوپر ڈالا جائے گا اور وہ بدن میں گھس کر پیٹ تک پہنچ جائے گا اور جو اس کے پیٹ میں ہوگا وہ اس کے قدموں میں اتر جائے گا اور وہ پگھل جائے گا اور پھر لوٹ آئے گا جیسا پہلے تھے۔"

١٠٠٧٥۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضِرْسُ الْكَافِرِ أَوْ نَابُ الْكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيْرَةُ ثَلَاثٍ. (رواه مسلم: ٢٨٥١)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کافر کا پچھلا دانت یا اس کے انیاب احد کی مثل ہوں گے اور اس کی کھال سخت ہوگی اور اس کی موٹائی تین ایام کی مسافت کے برابر ہوگی۔" (مسلم)

١٠٠٧٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ أُحُدٍ وَفَخِذُهٗ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلَاثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ. (رواه الترمذي: ٢٥٧٨)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کافر کے پچھلے دانت قیامت کے دن احد کے مثل ہوں گے اور اس کی ران، بیضا پہاڑ کی مثل ہوگی اور مقعد آگ سے ہوگی اور تین ایام کی مسافت کے برابر ہوگی جیسے مدینہ سے مقام ربذہ ہے۔یعنی مدینہ اور ربذہ کا فاصلہ اور بیضا پہاڑ ہے اور کہا گیا: مغرب میں ایک شہر کا نام بیضاء ہے۔"

١٠٠٧٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَأَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا وَإِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ أُحُدٍ وَإِنَّ مَجْلِسَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ. (رواه الترمذي: ٢٥٧٧)

"اور اس کی ایک روایت میں ہے: کافر کی موٹائی بیالیس ہاتھ ہوگی اور اس کی داڑھ احد کی مثل ہوگی اور اس کی بیٹھنے کی جگہ جہنم میں مکہ اور مدینہ کے درمیان کے فاصلے کے برابر ہوگی۔"

(١٠٠٧٤) ترمذی: ٢٥٨٢۔ ضعیف، البانی: ٤٧٦۔ احمد: ٨٦٤٧.

(١٠٠٧٥) مسلم: ٢٨٥١۔ بخاری: ٦٥٥٣۔ ترمذی: ٢٥٧٩۔ احمد: ٨٢٠٥.

(١٠٠٧٦) ترمذی: ٢٥٧٨۔ حسن، البانی: ٢٠٨٥۔ مسلم: ٢٨٥١۔ احمد: ١٠٥٤٨.

(١٠٠٧٧) ترمذی: ٢٥٧٧۔ صحیح، البانی: ٢٠٨٧۔ مسلم: ٢٨٥١۔ احمد: ١٠٥٤٨.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

١٠٠٧٨ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَي الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ. (رواه مسلم: ٢٨٥٢)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں: جہنم میں کافر کے دو شانوں کے درمیان تیز چلنے والے سوار کے لیے تین دن کی مسافت کے برابر فاصلہ ہوگا۔"

١٠٠٧٩ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الْكَافِرَ لَيُسْحَبُ لِسَانُهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّؤُهُ النَّاسُ. (رواه الترمذی: ٢٥٨٠)

"سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کافر اپنی زبان ایک یا دو میل تک نکال کر کھینچتا جائے گا اور لوگ اُوپر پاؤں رکھیں گے۔"

شرح: ... ان صحیح احادیث میں جو بھی دوزخی کے جثہ کے متعلق بیان ہوا ہے سب درست ہے۔ یہ اللہ کی قدرت میں ہے اس پر ایمان لانا واجب ہے، کافر کی اذیت کے لیے سب ممکن ہے۔ (تحفۃ الاحوذی: ۳/۳۴۲)

١٠٠٨٠ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُلْقَى إِبْرَاهِيْمُ أَبَاهُ آزَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَى وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ فَيَقُوْلُ لَهُ إِبْرَاهِيْمُ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا تَعْصِنِيْ فَيَقُوْلُ أَبُوْهُ فَالْيَوْمَ لَا أَعْصِيْكَ فَيَقُوْلُ إِبْرَاهِيْمُ يَارَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِيْ أَنْ لَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَأَيُّ خِزْيٍ أَخْزَى مِنْ أَبِي الْأَبْعَدِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالَى إِنِّيْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَاإِبْرَاهِيْمُ مَاتَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُلْتَطِخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ. (رواه البخاری: ٣٣٥٠)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ کو دیکھیں گے۔ اس پر گرد و غبار اور سیاہی چڑھی ہوگی تو اس کو ابراہیم علیہ السلام کہیں گے: کیا میں نے تجھے نہیں کہا تھا کہ تو میری نافرمانی نہ کر تو ان کا باپ کہے گا: آج کے دن میں تیری نافرمانی نہیں کروں گا۔ تو ابراہیم علیہ السلام کہیں گے: اے اللہ! تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ تو مجھے قیامت کے دن رسوا نہیں کرے گا تو کونسی رسوائی میرے باپ کی رسوائی سے زیادہ ہوسکتی ہے؟ تو اللہ فرمائے گا: میں نے کافروں پر جنت حرام کردی ہے، پھر اللہ فرمائے گا ابراہیم علیہ السلام کو اے ابراہیم! اپنے پاؤں تلے دیکھ تو وہ دیکھیں گے تو خون میں لپٹا ہوا ذبح کیا ہوا نظر آئے گا اور اس کو چاروں اعضاء سے پکڑ کر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔" (البخاری)

شرح: ...... اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام جو قرآن میں آیا ہے، وہی نام حدیث میں ہے۔

۲۔ عذاب میں مبتلا کرنے کے لیے آزر کو بجو کی شکل میں بنایا گیا ہے، کتے اور خنزیر کی شکل میں نہیں بنایا گیا۔

(١٠٠٧٨) مسلم: ٢٨٥٢ـ بخاری: ٦٥٥٣.

(١٠٠٧٩) ترمذی: ٢٥٨٠ـ ضعیف، البانی: ٤٧٤ـ احمد: ٥٦٣٨.

(١٠٠٨٠) بخاری: ٣٣٥٠.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وجہ یہ ہے کہ یہ احمق جانور ہے، آزر بھی احمق ترین تھا کہ اپنے بیٹے سے توحید اور حقانیت کے واضح دلائل دیکھنے کے باوجود ان پر ایمان نہ لایا تھا اور کفر میں ہی مرا، اس نے کفر پر اصرار کیا۔ یہ ذلیل حرکت ہے، اسے عذاب بھی رسوا کن ہونا تھا۔

ایک اعتراض ہوسکتا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو علم تھا کہ اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتے تو پھر بھی باپ کی رسوائی کا معاملہ سامنے رکھ دیا۔ اور اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَ مَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّ عَدَهَآ اِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ﴾ (التوبة: ١١٤)

"نہیں تھا استغفار ابراہیم کا اپنے باپ کے لیے مگر وعدہ تھا جو انہوں نے اپنے باپ سے کیا تھا، جب ان کے لیے یہ ظاہر ہوا کہ یہ اللہ کا دشمن ہے تو اس سے بیزار ہوئے۔"

جب قرآن کہتا ہے یہ بیزار ہوئے تو اب اس باپ کے لیے کیسے کہہ سکتے تھے۔

اس کا حل: بات تو یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کس وقت باپ سے بیزاری کا اظہار کیا تھا، مفسرین کا اس میں اختلاف ہے، ایک قول ہے کہ جب آزر حالت شرک میں مرا تو دنیا کی زندگی ہی میں اس سے براءت کر دی تھی، زندگی تک اس کے لیے استغفار کیا جب وہ مرا تو استغفار روک دیا۔

دوسرا قول ہے کہ جب وہ مسخ ہوا تو قیامت کے دن اس سے مایوس ہو کر براءت کا اظہار کیا۔

ان میں مطابقت یوں ہوگی کہ جب باپ مشرک مرا تو براءت کا اظہار کیا اور استغفار چھوڑ دیا، اور جب اسے روز قیامت دیکھا تو پھر رحم آ گیا تو اللہ سے اس کے لیے التجاء کی۔ جب دیکھا کہ وہ بجو بنا دیا گیا ہے تو ہمیشہ کے لیے براءت کا اظہار کر دیا اور جب اس کی صورت بدل گئی تو رسوائی کا معاملہ نہ رہا، اللہ کا مشرک کو نہ بخشنے کی وعید بھی پوری ہوگئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جو رسوا نہ کرنے کا وعدہ تھا وہ بھی پورا کر دیا، ہر اعتراض کا حل پیش کر دیا ہے۔ (الحمدللہ) (فتح الباری: ٨/٥٠٠)

١٠٠٨١۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَفَعَهُ: اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ [نُوْرَانِ]عَقِيْرَانِ فِي النَّارِ. (للموصلي: ٤١١٦ بلين)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں: سورج اور چاند جہنم میں سینگ مارنے والے دو بیل بن جائیں گے۔" (الموصلی سند کمزور)

١٠٠٨٢۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، رَفَعَهُ: عُمْرُ

"سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مکھی کی عمر چالیس

(١٠٠٨١) موصلي: ٤١١٦۔ وفيه ضعفاء قد وثقوا، هيثمي: ١٨٥٩٩.

(١٠٠٨٢) موصلي: ٤٢٣١۔ ورجاله ثقات هيثمي: ١٣٣٨٧.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الذُّبَابِ أَرْبَعُوْنَ لَيْلَةً وَالذُّبَابُ كُلُّهُ فِي النَّارِ إِلَّا النَّحْلَ. (للموصلي: ٤٢٣١)

رات ہوتی ہے اور تمام مکھیاں آگ میں ڈالی جائیں گی، شہد کی مکھی کے سوا۔"

١٠٠٨٣ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ: لَوْ كَانَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ مِئَةٌ أَوْ يَزِيْدُوْنَ، وَفِيْهِ رَجُلٌ مِنَ النَّارِ فَتَنَفَّسَ فَأَصَابَ نَفَسَهُ، لَأَحْتَرَقَ الْمَسْجِدَ وَمَنْ فِيْهِ. (للموصلي: ٦٦٧٠)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں: اگر اس مسجد میں ایک لاکھ یا اس سے زیادہ انسان ہوں تو اہل جہنم میں سے کوئی مرد سانس لے لے اور اس کا سانس مسجد میں آ جائے تو مسجد کو اور جو لوگ مسجد میں ہیں سب کو جلا ڈالے۔" (یہ دو موصلی کی روایات ہیں)

١٠٠٨٤ـ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْ أَنَّ مِقْمَعًا مِنْ حَدِيْدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ فَاجْتَمَعَ لَهُ الثَّقَلَانِ مَا أَقَلُّوْهُ مِنَ الْأَرْضِ. (رواه أحمد: ٢٧٦٢٣ والموصلي بلين)

"سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں، اگر ایک سلاخ لوہے کی زمین پر رکھ دی جائے اور جن وانس مل کر اُٹھانا چاہیں تو وہ اس کو زمین سے نہیں اُٹھا سکیں گے۔" (الموصلی سند کمزور)

١٠٠٨٥ـ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: جَآءَ جِبْرِيْلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي حِيْنٍ غَيْرِ حِيْنِهِ كَانَ يَأْتِيْهِ فِيْهِ، فَقَامَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: يَاجِبْرِيْلُ مَالِيْ أَرَاكَ مُتَغَيِّرَ اللَّوْنِ؟ فَقَالَ: مَاجِئْتُكَ حَتَّى أَمَرَ اللّٰهُ تَعَالَى بِمَفَاتِيْحِ النَّارِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَاجِبْرِيْلُ، صِفْ لِيَ النَّارَ وَانْعَتْ لِيْ جَهَنَّمَ، فَقَالَ جِبْرِيْلُ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى أَمَرَ بِجَهَنَّمَ فَأُوْقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ عَامٍ حَتَّى ابْيَضَّتْ، ثُمَّ أَمَرَ فَأُوْقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ عَامٍ حَتَّى احْمَرَّتْ، ثُمَّ أَمَرَ فَأُوْقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ عَامٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ، فَهِيَ

"سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جبرائیل صلوۃ والسلام نبی ﷺ کے پاس اس وقت تشریف لائے جس وقت وہ نہیں آیا کرتے تھے۔ نبی ﷺ ان کی طرف اُٹھے اور فرمایا: اے جبرائیل کیا وجہ ہے میں تیرا رنگ تبدیل پاتا ہوں؟ انہوں نے کہا: میں آپ ﷺ کے پاس نہیں آیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے جہنم کی چابیوں کا حکم نہیں دیا پس آپ ﷺ نے فرمایا: اے جبرائیل! ہمارے لیے جہنم کو بیان کر، انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اور جہنم پر ایک ہزار سال آگ جلائی تو وہ سفید ہو گیا پھر حکم دیا تو ایک ہزار سال آگ جلائی تو وہ سرخ ہو گیا، پھر حکم دیا اور اس پر آگ ایک ہزار سال تک جلائی گئی تو وہ سیاہ ہو گیا اب وہ بالکل سیاہ ہے نہ تو اس کی چنگاری روشنی دیتی ہے اور نہ

(١٠٠٨٣) موصلی: ٦٦٧٠ـ عن شيخه اسحاق ولم ينسبه فان كان ابن راهويه فرجاله رجال الصحيح وان كان غيره فلم اعرفه، هيثمي: ١٨٦٠٢.

(١٠٠٨٤) احمد: ٢٧٦٢٣ـ موصلي وفيه ضعفاء قد وثقوا: ١٨٥٨٣ـ هيثمي.

(١٠٠٨٥) طبراني اوسط وفيه سلام الطويل وهو مجمع على ضعفه، هيثمي: ١٨٥٧٣.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سَوْدَاءُ مُظْلَمَةٌ لَايُضِيءُ شَرَرُهَا وَلَايُطْفَأُ لَهَبُهَا. (للأوسط)

اس کے شعلے بند ہوتے ہیں۔

١٠٠٨٦۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْنَا الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ دَخَلَهَا يَنْعَمُ لَايَبْأَسُ وَيَخْلُدُ لَايَمُوْتُ لَاتَبْلٰى ثِيَابُهُمْ وَلَايَفْنٰى شَبَابُهُمْ. (رواه الترمذي: ٢٥٢٥)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مخلوق کس چیز سے بنائی گئی ہے؟ آپ نے فرمایا: پانی سے، میں نے عرض کیا: جنت کی عمارتیں کس چیز سے بنائی گئی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ایک اینٹ چاندی ہے اور ایک اینٹ سونے سے اور ان کے لیے (گارا) مسالہ خالص کستوری ہے اور اس کی ریت موتی اور یاقوت ہیں اور اس کی خاک زعفران ہے۔ جو اس میں داخل ہوگا وہ نعمت میں رہے گا اور وہ پرانا نہ ہوگا اور وہ ہمیشہ رہے گا اور وہ نہیں مرے گا اور نہ اُن کے کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ ان کی جوانی ختم ہوگی۔''

١٠٠٨٧۔عَنْ ثُمَامَةِ بْنِ عُقْبَةَ الْمُحَلِّمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُعْطٰى قُوَّةَ مِائَةِ رَجُلٍ فِي الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْجِمَاعِ وَالشَّهْوَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ إِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ تَكُوْنُ مِنْهُ الْحَاجَةُ قَالَ يَفِيْضُ مِنْ جِلْدِهِ عَرَقٌ فَإِذَا بَطْنُهُ قَدْ ضَمَرَ. (رواه الدارمي: ٢٨٢٥)

''ثمامہ بن عقبہ محلمی سے مروی ہے کہ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ بیان کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت کے ایک مرد کو سو مردوں کی قوت دی جائے گی، کھانے پینے میں اور جماع وشہوت میں۔ ایک یہودی مرد نے کہا: وہ جو کھائے پیئے گا وہ انسانی ضرورت بھی رفع کریگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے جسم سے پسینہ نکلے گا، اس کا پیٹ پتلا ہو جائے گا۔''(الدارمی)

شرح:...... یعنی خوشبو کی بہترین مہکار ہوگی اور زیبائش کے لیے رنگین نوائی ہوگی اور درختوں پر سبز رعنائی ہوگی۔ اور حدیث کے آخر میں فرمایا، بندے! میں تیرے حق کو ضائع نہ کروں گا اگرچہ مدت گزار جائے۔ میں تیری دعا قبول کروں گا۔ میں بردبار ہوں، بندوں کو جلدی عذاب نہیں دیتا، مہلت دیتا ہوں تاکہ بندے ظلم سے رک جائیں اور توبہ کرلیں۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/۲۴۰)

(١٠٠٨٦) ترمذی: ٢٥٢٥۔ صحيح، الباني دون قوله مم خلق الخلق: ٢٠٥٠۔ مسلم: ٢٨٣٦۔ احمد: ٩١٢٥۔ دارمی: ٢٨٢١.

(١٠٠٨٧) دارمی: ٢٨٢٥۔ ورواته مجتمع بهم في الصحيح تحقيق دارمي، ابن حبان، حاكم، احمد: ١٨٨٢٧.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۲۔ جنتی اگر خوراک اتنی کھائیں گے تو انہیں قوت جماع بھی اسی حساب سے ملے گی۔ ۲۰، ۳۰، ۴۰ اور ۱۰۰ مرتبہ جماع کرسکیں گے یا اتنی بیویوں سے جماع کریں گے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/ ۶۴۵)

۱۰۰۸۸۔ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَافِيْهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوْا إِلٰى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ. (رواه البخاری: ٧٤٤٤)

''سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دو باغات چاندی کے ہیں، ان کے برتن بھی اور جو کچھ اُن دونوں میں ہے اور دو جنت اور اُن کے برتن اور جو کچھ اُن میں ہے سب سونے کے ہیں۔ لوگوں کے اور اُن کے ربّ کے درمیان ذات اقدس کے چہرے پر جنت عدن میں صرف کبریائی کی چادر ہوگی۔''

شرح:...... سونے کے دو باغ مقرب لوگوں کے لیے ہوں گے اور دائیں جانب والے عام لوگوں کے لیے چاندی کے دو باغ ہوں گے جو ان سے کم تر ہیں۔

﴿وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتَانِ۝﴾ (الرحمٰن: ٦٢)

''ان کے سوا دو باغ ہوں گے اس کا یہی مطلب ہے۔''

ایک سوال یہ ہوسکتا ہے کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ لوگوں نے پوچھا: جنت کی تعمیر بتائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہے۔ (طبرانی، ترمذی)

اور اس حدیث میں باغ سونے کے آتے ہیں یا چاندی کے آتے ہیں۔ اس کا حل یہ ہے کہ سونے یا چاندی سے بنے ہوئے باغ اور اس کے برتنوں کا ذکر ہے، اور ایک اینٹ سونے اور چاندی سے مراد اس باغ کی دیواریں بنی ہوں گی۔

اور اس میں یہ بیان ہوا ہے کہ اہل جنت جب جنت میں اپنے ٹھکانوں پر براجمان ہو جائیں گے تو اللہ کی ہیبت ان کے درمیان حائل ہوگی اور اس کی کبریائی کی چادر دیدار میں رکاوٹ ہوگی، اسے اللہ تعالیٰ اٹھائیں گے اور اللہ کا دیدار ہوگا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ محدود ہو جائیں گے وہ جس طرح چاہیں گے بندوں کو اپنا دیدار کرائیں گے۔ (فتح الباری: ۱۳/ ۴۳۲)

۱۰۰۸۹۔ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ طُوْلُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا.

''سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں: ایک مؤمن کا جنت میں ایک ہی موتی کا خیمہ ہوگا جس کی آسمان میں لمبائی ساٹھ میل تک ہوگی۔''

(۱۰۰۸۸) بخاری: ٧٤٤٤۔ مسلم: ١٨٠۔ احمد: ١٩٢٣٢۔ دارمی: ٢٨٢٢.

(۱۰۰۸۹) بخاری: ٤٨٨٠۔ ترمذی: ٢٥٢٨۔ احمد: ١٩٢٦٢۔ دارمی: ٢٨٣٣.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

١٠٠٩٠- وفي رواية: لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا أَهْلُونَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ فَلَا يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا. (هم لمسلم: ٢٨٣٨)

''ایک روایت میں ہے کہ اس کی چوڑائی اتنی ہوگی اور مؤمن کے اہل وعیال اس میں رہیں گے اور مؤمن اس میں آ جائے گا اور ایک دوسرے کونہیں دیکھیں گے۔''

شرح:......ا۔مقصد ہے کہ جنت میں معمولی جگہ بھی دنیا ومافیہا سے بہتر ہے، کوڑے کو خاص طور پر ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اکثر ایسا ہوتا تھا کہ سوار جس جگہ اترنا چاہتا تھا وہ پہلے اس زمین پر اپنا کوڑا پھینکتا تھا تا کہ اس جگہ پر کوئی اور نہ اتر جائے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ دنیا فانی ہے اور جنت باقی ہے۔(انجاز الحاجہ:١٢/ ٤٣٩)

جنت میں جس درخت کا ذکر ہوا ہے وہ طوبیٰ ہے۔ اور جنت میں تو سورج نہ ہوگا نہ حرارت ہوگی یہاں سائے سے مراد نور ہے جو چمکتا ہوگا۔(انجاز الحاجہ:١٢/ ٤٤٨)

١٠٠٩١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ ﴿وَظِلٍّ مَمْدُودٍ﴾ وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ. (رواه البخاري: ٣٢٥٣)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک سوار سو سال چلتا رہے گا اور تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کرو(اور سائے ہوں گے طویل ترین)اور جنت میں کمان کے برابر جو جگہ ہے وہ بہتر ہے اس تمام دنیا سے جس پر سورج طلوع ہوتا اور غروب ہوتا ہے۔''(یہ شیخین اور ترمذی کی روایات ہیں)

١٠٠٩٢-عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَاهَا دَرَجَةً وَمِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْأَرْبَعَةِ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُونُ الْعَرْشُ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ. (رواه الترمذي: ٢٥٣٠)

''سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں سو درجات ہیں ہر درجے کے درمیان کا فاصلہ زمین وآسمان کے فاصلے کے برابر ہے اور فردوس اعلیٰ ترین درجہ ہے۔ اسی سے جنت کے چار دریا نکلتے ہیں اور اس کے اُوپر عرش عظیم ہے۔ جب تم اللہ سے سوال کرو تو اس سے جنت الفردوس مانگو۔''

شرح:...... جنت کی چار نہروں سے مراد یہ ہے کہ پانی، دودھ، شراب اور شہد کی نہریں۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ

(١٠٠٩٠)

(١٠٠٩١) بخاری: ٣٢٥٣- مسلم: ١٨٨٢- ترمذی: ٢٥٣٣- ابن ماجہ: ٤٣٣٥- احمد: ٩٩٠٠- دارمی: ٢٨٣٨.

(١٠٠٩٢) ترمذی: ٢٥٣٠- صحیح، البانی: ٢٠٥٦- احمد: ٢٢١٨٧.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فردوس سب سے اعلیٰ جنت کا درجہ ہے۔ اس کے حصول کے لیے ہی آپ ﷺ نے امت کو تعلیم دی ہے اور ہمت بندھائی ہے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/۶۴۳)

۱۰۰۹۳۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ أَوْ مَوْضِعُ يَدِهِ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَافِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَضَاءَ تْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِها خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. (رواہ الترمذی: ۱٦٥۱)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح کو اللہ کی راہ میں نکلنا یا شام کو اللہ کی راہ میں نکلنا دنیا و مَافِيْهَا سے بہتر ہے۔ اور تم میں سے کسی ایک کے کمان کی جگہ یا اس کے قدر کے برابر جگہ جنت میں دنیا و مَافِيْهَا سے بہتر ہے اور اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت اہل دنیا کی طرف جھانک لے تو دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب ہی چمک اُٹھے اور زمین و آسمان کا درمیان خوشبو سے بھر جائے اور اس کی اُوڑھنی یعنی سر کی چادر دنیا و مَافِيْهَا سے بہتر ہے۔''

۱۰۰۹٤۔ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ أَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا أَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ. (رواہ الترمذی: ۲٥۳۸)

''سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تھوڑی سی خوشبو جنت کی خوشبو میں سے ظاہر ہو جائے تو زمین و آسمان کے کنارے خوشبو سے بھر جائیں اور اگر اہل جنت میں سے کوئی مرد آئے اور اپنا کنگن ظاہر کر دے تو سورج کی روشنی مٹ جائے جیسے سورج ستاروں کی روشنی مٹا دیتا ہے۔''

شرح:...... مقصد یہ ہے کہ دنیا کا معاملہ معمولی ہے، جہاد کا معاملہ عظیم ہے کیونکہ جہاد کے عوض جنت ملتی ہے اور انسان اعلیٰ درجات پر فائز ہوتا ہے۔ اور وہ اتنی حسین جگہ ہے کہ وہاں کی عورت جھانک دے تو جنت سے زمین تک فضا جگمگا اٹھے، اور یہ ترغیب دلائی ہے کہ وہاں کی عورت کے سر کا معمولی دوپٹہ ساری دنیا سے بہتر ہے، اس جنت کی دیگر نعمتوں کا اندازہ لگاؤ کتنی زیادہ قیمتی ہیں۔

۲۔ اور جنت میں آدمیوں کو بھی کنگن پہنائے جائیں گے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/ ۱۲۷)

(۱۰۰۹۳) ترمذی: ۱٦٥۱۔ صحیح، البانی: ۱۳٤٥۔ بخاری: ۲۷۹۲۔ مسلم: ۱۸۸۰۔ ابن ماجہ: ۲۷٥۷۔ احمد: ۱۲۷٤۹۔

(۱۰۰۹٤) ترمذی: ۲٥۳۸۔ صحیح، البانی: ۲۰٦۱۔ احمد: ۱٤٥۲۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

١٠٠٩٥۔ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تُشَقَّقُ الْأَنْهَارُ بَعْدُ. (رواه الترمذی: ٢٥٧١)

''معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تحقیق جنت میں شہد کا سمندر ہے، اور شراب کا سمندر ہے، اور دودھ کا سمندر ہے اور پانی کا سمندر ہے پھر ان سمندروں سے جنت کے دریا نکلتے ہیں۔''

شرح: ......یعنی ان سمندروں سے نہریں جاری ہوں گی اور ہر جنت والے کے مقام تک پھیل جائیں گی۔ (جائزۃ الاحوذی: ٣/٦٦٦)

١٠٠٩٦۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللهِ إِنِّي أُحِبُّ الْخَيْلَ أَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنْ أُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ أُتِيْتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ لَهُ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ. (رواه الترمذی: ٢٥٤٤)

''سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ میں گھوڑوں سے محبت کرتا ہوں تو کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو جنت میں داخل ہوگا تو تجھے یاقوت کا گھوڑا ملے گا جس کے دو پر ہوں گے پھر تو اس پر سوار ہوگا پس وہ تجھے اُڑا کر وہاں لے جائے گا جہاں تو چاہے گا۔''

١٠٠٩٧۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِيْنِ يُرَفِّعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ يَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا قَالَ يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْؤُسُ وَنَحْنُ الرَّضِيَاتُ فَلَانَسْخَطُ طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّالَهُ. (رواه الترمذی: ٢٥٦٤)

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں موٹی آنکھوں والی حوروں کا مجمع ہوتا ہے اور وہ بلند آواز سے گاتی ہیں اور اس جیسی مخلوق نے کوئی آواز نہیں سنی اور وہ کہتی ہیں: ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں، کبھی ہلاک نہ ہوں گے، ہم نازو نعمت میں پلنے والی ہیں کبھی مفلس بدصورت نہ ہوں گی، ہم راضی رہنے والی ہیں، ہم کبھی ناراض نہ ہوں گی۔ خوشخبری ہے اس کے لیے جو ہمارے لیے ہے اور ہم اس کے لیے ہیں۔''

١٠٠٩٨۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَقِيَ

''ابن مسیب سے مروی ہے کہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

(١٠٠٩٥) ترمذی: ٢٥٧١۔ صحیح، البانی: ٢٠٧٨۔ احمد: ١٩٥٤٨۔ دارمی: ٢٨٣٦۔

(١٠٠٩٦) ترمذی: ٢٥٤٤۔ ضعیف، البانی: ٤٦٠۔

(١٠٠٩٧) ترمذی: ٢٥٦٤۔ ضعیف، البانی: ٤٦٩۔ احمد: ١٣٤٥۔

(١٠٠٩٨) ترمذی: ٢٥٤٩۔ ضعیف، البانی: ٤٦٢۔ بخاری: ٦٥٤٥۔ مسلم: ١٨٢۔ ابوداؤد: ٤٧٣٠۔ ابن ماجہ: ١٧٨۔ احمد: ٨٨١٥۔ دارمی: ٢٨١١۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

أَبَاهُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ أَسْأَلُ اللّٰهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوْقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ أَفِيْهَا سُوْقٌ قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَتُوْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوْتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَافِيْهِمْ مِنْ دَنِيٍّ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُوْرِ وَمَايَرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرٰى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَاقَالَ كَذٰلِكَ لَاتُمَارُوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقٰى فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتّٰى يَقُوْلَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَافُلَانُ بْنَ فُلَانٍ أَتَذْكُرُ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ يَارَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْلِي فَيَقُوْلُ بَلٰى فَسَعَةُ مَغْفِرَتِي بَلَغَتْ بِكَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهِ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيْبًا لَمْ يَجِدُوْا مِثْلَ رِيْحِهِ شَيْئًا قَطُّ

سے ملا تو اس نے مجھے کہا: میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ مجھے اور تجھے جنت کے بازار میں جمع کر دے تو میں نے کہا: کیا اس میں بازار بھی ہے اس نے کہا جی ہاں مجھے رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ اہل جنت جب جنت میں داخل ہوں گے تو اپنے اعمال کے مطابق گھروں میں داخل ہوں گے پھر ان کو اجازت دی جائے گی کہ سات دن دنیا کے ایام کے برابر وہ ٹھہریں گے اور پھر جمعہ کے دن اپنے رب سے ملاقات کریں۔ پس ان کے سامنے اللہ کا عرش آ جائے گا اور جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں اللہ ان کے سامنے ظاہر ہوگا اور ان کے لیے نور کے منبر، موتی کے منبر، یاقوت کے منبر اور زبرجد کے منبر ہوں گے اور سونے کے ممبر اور چاندی کے ممبر ہوں گے اور اہل جنت میں سے جو کم تر درجے والا ہوگا وہ کستوری کے ڈھیر پر بیٹھے گا اور کوئی یہ نہیں سوچے گا کہ کرسیوں والے اس سے افضل مجلس میں بیٹھے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے، فرمایا: ہاں! کیا تم سورج دیکھنے میں اور چودھویں کا چاند دیکھنے میں کچھ شک رکھتے ہو۔ ہم نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: اسی طرح تم اپنے رب کو دیکھنے میں شک نہ کرو گے، اور اس مجلس میں ہر مرد سے اللہ تعالیٰ آمنے سامنے بات کرے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کسی کو فرمائے گا: اے فلاں فلاں عورت کے بیٹے! کیا تجھے فلاں دن یاد ہے جب تو نے یہ اور یہ کہا تھا؟ اور اس کی دنیا کی بعض بعض غلطیاں یاد کرائے گا تو بندہ کہے گا: اے میرے رب! کیا تو نے مجھے بخش نہیں دیا؟ اللہ فرمائے گا: بلکہ میری وسیع بخشش کی وجہ سے تو اس منزل تک پہنچا ہے پس وہ اسی حال میں ہوں گے کہ ان کو اُوپر سے ایک بادل آ کر ڈھانپ لے گا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَيَقُوْلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قُوْمُوْا إِلٰى مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوْا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَأْتِيْ سُوْقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ فِيْهِ مَالَمْ تَنْظُرِ الْعُيُوْنُ إِلٰى مِثْلِهِ وَلَمْ تَسْمَعِ الْآذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوْبِ فَيُحْمَلُ لَنَا مَااشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيْهَا وَلَا يُشْتَرٰى وَفِيْ ذٰلِكَ السُّوْقِ يَلْقٰى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ وَمَافِيْهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوْعُهُ مَايَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِيْ آخِرُ حَدِيْثِهِ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ إِلَيْهِ مَاهُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ أَنَّهُ لَايَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيْهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلٰى مَنَازِلِنَا فَيَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَأَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا. (رواه الترمذی: ۲۵۴۹)

اور ان پر خوشبو برسائے گا جس کی مثل خوشبو انہوں نے کبھی نہیں سونگھی ہوگی پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اُٹھو اس چیز کی طرف جو میں نے تمہاری عزت کے لیے تیار کی ہے اور جا کر لے لو جو تم چاہو۔ پھر ہم بازار میں آئیں گے اور وہ فرشتوں سے بھرا ہوا ہوگا۔ اور اس میں وہ چیز ہوگی جو کبھی کسی آنکھ نے نہیں دیکھی، جو کبھی کسی کان نے نہیں دیکھی اور کسی کے دل پر نہیں کھٹکی، پس ہم اس میں سے اُٹھائیں گے جو ہمیں پسند ہوگا خرید وفروخت کے بغیر اور اسی بازار میں اہل جنت ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے۔ اپنے گھر میں سے کوئی شخص ملاقات کرے گا جو اس سے رتبے میں کم ہے اور ان میں سے کوئی بھی کمتر نہیں ہے۔ اسے خوف آئے گا جو کچھ اس کے اوپر لباس موجود ہے دوسرا ابھی بات بھی ختم نہیں کرے گا یہاں تک کہ جو لباس اس پر ہے وہ دوسرے سے زیادہ خوبصورت ہو جائے گا، اور یہ اس وجہ سے ہے کہ جنت میں کسی سے خفا ہونا ممنوع ہے، پھر ہم اپنے گھروں کی طرف واپس لوٹیں گے اور اپنی بیویوں سے آملیں گے اور وہ ہمیں خوش آمدید کہیں گی اور وہ کہیں گی: تیرا واپس آنے پر حسن وجمال بڑھا ہوا ہے اس حالت سے جب تو ہمارے پاس سے جدا ہوا پس ہم کہیں گے: آج ہم نے رب تعالیٰ کی زیارت کی ہے اور ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم اتنے حسین وجمیل بن جائیں کہ ہم اس سے ملے ہیں جو سب سے اعلیٰ وارفع ہے۔"

۱۰۰۹۹۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَافِيْهَا شِرَاءٌ وَلَا بَيْعٌ إِلَّا الصُّوَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُوْرَةً

"سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک بازار ہے جس میں خرید وفروخت نہیں ہے، صرف مردوں کی اور عورتوں کی تصاویر ہیں۔ جب کوئی مرد کسی صورت کو پسند کرے گا تو وہی صورت اس میں داخل

(۱۰۰۹۹) ترمذی: ۲۵۵۰۔ ضعیف، البانی: ۴۶۳۔ احمد: ۱۳۴۵۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دَخَلَ فِيهَا . (رواه الترمذي: ٢٥٥٠)

ہو جائے گی۔"

١٠١٠٠ـ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَ وْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا يَتَرَاءَ وْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَايَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ . (رواه البخاري: ٣٢٥٦)

"سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اہل جنت اپنے اُوپر ایک دوسرے کو بالا خانے دکھائیں گے جیسے تم چمکتے ستارے کو مشرق یا مغرب کے کنارے پر ایک دوسرے کو دکھاتے ہو۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ ان کے درمیان فضیلت میں درجات ہیں۔ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا وہ انبیاء کی منزل ہیں جن کو دوسرا کوئی نہیں پہنچ سکتا؟ فرمایا: نہیں قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ وہ مرد ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔"

شرح: ...... ثابت ہوا اہل جنت کے درجات مختلف ہوں گے حتیٰ کہ نچلے طبقہ والے اوپر والوں کو ستاروں کی مانند دیکھیں گے۔

یہ وہ لوگ ہوں گے جو بلند درجات پر فائز ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور پیغمبروں کی تصدیق کرتے ہیں جو سفارش سے جنت میں داخل ہوں گے وہ نچلے درجہ میں ہوں گے۔ (فتح الباری: ٦/ ٣٢٨)

١٠١٠١ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلٰى أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً لَايَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَتْفِلُوْنَ وَلَايَمْتَخِطُوْنَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ الْأَنْجُوجُ عُوْدُ الطِّيْبِ

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہو گی ان کی صورت چودھویں کے چاند جیسی ہوگی پھر جو ان کے بعد ہوں گے وہ آسمان کے شدید روشنی والے ستارے جیسے ہوں گے۔ اہل جنت نہ پیشاب کریں گے نہ وہ ناک صاف کریں گے، نہ وہ کینہ رکھیں گے، نہ جوئیں پڑیں گی، نہ بلغم تھوکیں گے، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی، وہ کستوری کا چھڑکاؤ کریں گے اور ان کی انگیٹھی میں عود کی لکڑی جلے گی جس کی خوشبو بہت اچھی

(١٠١٠٠) بخاری: ٣٢٥٦ـ مسلم: ٢٨٢١ـ احمد: ٢٢٣٦٩ـ دارمی: ٢٨٣٠.
(١٠١٠١) بخاری: ٣٣٢٧ـ مسلم: ١٦٢٥ـ ترمذی: ٢٥٣٧ـ ابن ماجہ: ٤٣٣٣ـ احمد: ١٠١٧٠ـ دارمی: ٢٨٢٣.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ. (رواه البخاري: ٣٣٢٧)

ہوگی اور ان کی بیویاں موٹی آنکھوں والی حوریں ہوں گی۔ وہ سب ایک مرد کے اخلاق پر ہوں گے اور اپنے باپ آدم کے قد برابر ساٹھ ہاتھ بلند ہوں گے۔"

١٠١٠٢- وفي رواية: وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَااخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يُسَبِّحُونَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا. (رواه البخاري: ٣٢٤٥)

"ایک روایت میں ہے: ان میں سے ہر ایک کی دو بیبیاں ہوں گی، ان کی پنڈلی کا مغز ان کے حسن کی وجہ سے گوشت کے پیچھے سے نظر آئے گا۔ ان کے درمیان کوئی اختلاف نہ ہوگا اور نہ بغض ہوگا، سب ایک مرد کے دل کے مطابق ہوں گے اور صبح وشام اللہ کی تسبیح پڑھتے رہیں گے۔" (الشیخان)

١٠١٠٣- عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَايَتْفُلُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ قَالُوا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفَسَ

"سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اہل جنت کھائیں پئیں گے، نہ تو جوئیں نکالیں گے، نہ پیشاب کریں گے، نہ ناک صاف کریں گے، نہ تھوکیں گے۔ لوگوں نے عرض کیا: ان کا کھایا پیا کہاں جائے گا؟ فرمایا: ڈکار کے ساتھ چلا جائے گا اور چھڑکاؤ ہوگا جیسے کستوری چھڑکی جاتی ہے، ان کو تسبیح و تحمید ایسی آسان کر دی جائے گی جیسے سانس لینا آسان ہوتا ہے۔"

١٠١٠٤- وَفِي رِوَايَةٍ: بَدَلَ التَّحْمِيدِ: اَلْحَمْدُ.

"اور ایک روایت میں تحمید کے بدلے الحمد ہے۔"

١٠١٠٥- وَفِي أُخْرَى: اَلتَّكْبِيرُ. (هي لمسلم: ٢٨٣٥)

"اور ایک دوسری روایت میں تکبیر ہے۔" (مسلم)

١٠١٠٦- وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيرٍ أَوْكَبِيرٍ يُرَدُّونَ أَبْنَاءَ ثَلَاثِينَ فِي الْجَنَّةِ لَايَزِيدُونَ عَلَيْهَا أَبَدًا وَكَذٰلِكَ أَهْلُ النَّارِ وَبِهٰذَا

"سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص اہل جنت میں سے فوت ہوتا ہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو، جنت میں داخل ہوتے وقت وہ تیس سال کا ہوگا، اور اس کے بعد کوئی اضافہ نہ ہوگا، اور کہا کہ وہ سر پر تاج رکھیں گے اور اس کا ادنیٰ

(١٠١٠٢) بخاري: ٣٢٤٥۔ مسلم: ٢٨٣٤۔ ترمذي: ٢٥٣٧۔ ابن ماجه: ٤٣٣٣۔ احمد: ١٠٢١٥۔ دارمي: ٢٨٢٣.
(١٠١٠٣) بخاري.
(١٠١٠٤) مسلم: ٢٨٣٥. (١٠١٠٥) مسلم: ٢٨٣٥.
(١٠١٠٦) ترمذي: ٢٥٦٢۔ ضعيف، الباني: ٤٦٧۔ احمد: ٢٧٣٢٣.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ عَلَيْهِمُ التِّيجَانَ إِنَّ أَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيءُ مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. (رواه الترمذی: ٢٥٦٢)

موتی ایسا ہوگا جو مشرق اور مغرب کو روشن کر دے گا۔"

شرح: ...... سات لاکھ افراد جنت میں داخل ہوں گے۔ ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی مانند چمک رہے ہوں گے اور ایک دوسرے کے ہاتھ تھام کر اول تا آخر سب داخل ہوں گے، پھر ان کے بعد روشن ستارے کی مانند گروہ داخل ہوگا۔

اور اہل جنت کی غذا بہت لطیف ہوگی اور اعتدال پر ہوگی اس لیے اس میں اذیٰ نہ ہوگی، نہ ہی گندگی پیدا ہوگی بلکہ یہ عمدہ ترین خوشبو بن جائے گی اور کنگھی بھی مزید حسن افزائی کے لیے ہوگی ورنہ لذت برآری اور نعمت کی وجہ سے ان کی فطرتی صفائی ہوگی۔ (انجاز الحاجہ: ۱۲/۴۴۴)

١٠١٠٧۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِينَ أَبْنَاءَ ثَلَاثِينَ أَوْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ سَنَةً. (رواه الترمذی: ٢٥٤٥)

"سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اہل جنت داڑھی مونچھ اور بالوں سے خالی ہوں گے، آنکھوں میں سرمہ ہوگا اور تیس یا تینتیس سال کی عمر کے ہوں گے۔"

١٠١٠٨۔ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيلَ يَارَسُولَ اللّٰهِ أَوَ يُطِيقُ ذٰلِكَ قَالَ يُعْطَى قُوَّةَ مِائَةٍ. (رواه الترمذی: ٢٥٣٦)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں: مومن کو جنت میں اتنی اور اتنی جماع کی قوت دی جائے گی۔ کہا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا کسی کو اتنی طاقت ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ایک مرد کو سو مردوں کی قوت دی جائے گی۔"

١٠١٠٩۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسِنُّهُ فِي سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِي. (رواه الترمذی: ٢٥٦٣)

"سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مومن جنت میں اولاد چاہے گا تو اس کا حمل ٹھہرنا اور بچہ پیدا ہونا اور پوری عمر کا ہونا ایک ساعت میں ہوگا جیسا وہ چاہے گا۔"

١٠١١٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے

(١٠١٠٧) ترمذی: ٢٥٤٥۔ حسن، البانی: ٢٠٦٤۔ احمد: ٢١٥٧٦۔

(١٠١٠٨) ترمذی: ٢٥٣٦۔ حسن صحیح، البانی: ٢٠٥٩۔

(١٠١٠٩) ترمذی: ٢٥٦٣۔ صحیح، البانی: ٢٠٧٧۔ ابن ماجہ: ٤٣٣٨۔ دارمی: ٢٨٣٤۔

(١٠١١٠) مسلم: ٢٨٣٦۔ ترمذی: ٢٥٢٦۔ احمد: ١٠٩٣٩۔ دارمی: ٢٨٢١۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قَالَ مَنْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ لَايَبْأَسُ لَاتَبْلٰى ثِيَابُهُ وَلَايَفْنٰى شَبَابُهُ. (رواه مسلم: ٢٨٣٦)

فرمایا: جو جنت میں داخل ہوگا وہ ہمیشہ نعمت میں پلتا رہے گا اور بدنما نہ ہوگا، نہ اس کے کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ اس کی جوانی ختم ہوگی۔'' (مسلم)

١٠١١١- عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَكُوْنُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَتَكَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهٖ كَمَا يَكْفَأُ أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهٗ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ فَأَتٰى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ يَاأَبَا الْقَاسِمِ أَلَا أُخْبِرُكَ بِنُزُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ بَلٰى قَالَ تَكُوْنُ الْأَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَنَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِإِدَامِهِمْ قَالَ إِدَامُهُمْ بَالَامٌ وَنُوْنٌ قَالُوْا وَمَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَنُوْنٌ يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُوْنَ أَلْفًا. (رواه البخاري: ٦٥٢٠)

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ساری زمین ایک روٹی ہوگی، غالب قدرت والا اپنے ہاتھ سے تیار کرے گا جیسے تم میں سے کوئی انسان سفر میں خود روٹی تیار کرتا ہے، یہ اہل جنت کی مہمانی ہو گی، پس ایک یہودی مرد آیا اور اس نے کہا: اے ابو القاسم! آپ ﷺ پر اللہ رحمٰن اپنی رحمت نازل کرے، میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ اہل جنت کی قیامت کے دن اور مہمانی کیا ہو گی؟ آپ نے فرمایا: ہاں اس نے کہا: یہ زمین ایک روٹی ہو گی، اس نے وہی کہا جو نبی ﷺ نے فرمایا تھا۔ نبی ﷺ نے ہماری طرف دیکھا اور اتنے ہنسے کہ آپ کے پچھلے دانت مبارک ظاہر ہو گئے پھر آپ نے فرمایا: کیا میں خبر دوں کہ سالن کیا ہوگا؟ کہا گیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کا سالن آلامٌ اور نون ہے تو لوگوں نے کہا: وہ کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: بیل اور مچھلی۔ اس کے جگر کے زائد حصے سے ستر ہزار سیر ہوں گے۔'' (الشیخان)

١٠١١٢- عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِيْ لَهٗ ثَمَانُوْنَ أَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَتُنْصَبُ لَهٗ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَيَاقُوْتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ إِلٰى صَنْعَاءَ. (رواه الترمذي: ٢٥٦٢)

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کم تر درجے والا اہل جنت جو ہوگا اس کے اسی ہزار خادم ہوں گے اور بہتر بیویاں ہوں گی اور اس کے لیے موتی اور زبرجد کے خیمے نصب کیے جائیں گے، وہ وسعت میں مقام جابیہ سے صنعاء تک وسیع ہوں گے۔''

(١٠١١١) بخاري: ٦٥٢٠- مسلم: ٢٧٩٢.

(١٠١١٢) ترمذي: ٢٥٦٢- ضعيف، الباني: ٤٦٦- احمد: ٢٧٣٢٣.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

١٠١١٣۔ عَنْ ثُوَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ إِلَى جِنَانِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَنَعِيْمِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرُرِهِ مَسِيْرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ وَأَكْرَمَهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ غَدْوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ﴿وُجُوْهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾.

(رواه الترمذي: ٢٥٥٣)

''ثویر سے مروی ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت میں سے کم تر رتبے والا وہ شخص ہوگا جس کے باغ، بیویاں، نعمتیں، خدمتگار، وغیرہ ہزار سال کی مسافت میں پھیلیں ہوں گے اور وہ ان کو دیکھے گا، اور وہ جو زیادہ عزت والے ہوں گے اللہ کے نزدیک وہ ذات حق کے چہرے کو صبح وشام دیکھا کریں گے، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی (کئی چہرے اس دن تازہ ہوں گے اپنے رب کی طرف دیکھنے والے ہوں گے)۔''

شرح:...... جنت کی مہمانی نہایت ہی عجیب اور انوکھی ہوگی اور میدان محشر میں بھوک کا وقفہ زیادہ نہ ہوگا۔ اللہ اپنے مومن بندوں کے قدموں میں سے رزق نکال دے گا، جسے وہ بلا مشقت لے سکیں گے اور جنت میں داخلہ کے بعد مچھلی اور بیل کے جگر سے موحدوں کی مہمان نوازی کی جائے گی۔ (فتح الباری: ١١/٣٧٣)

١٠١١٤۔ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَرْفَعُهُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَأَلَ مُوْسَى رَبَّهُ مَا أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً قَالَ هُوَ رَجُلٌ يَجِيْءُ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ أَيْ رَبِّ كَيْفَ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ وَأَخَذُوْا أَخَذَاتِهِمْ فَيُقَالُ لَهُ أَتَرْضَى أَنْ يَكُوْنَ لَكَ مِثْلُ مُلْكِ مَلِكٍ مِنْ مُلُوْكِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ رَضِيْتُ رَبِّ فَيَقُوْلُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ فَقَالَ فِي الْخَامِسَةِ رَضِيْتُ رَبِّ فَيَقُوْلُ هٰذَالَكَ

''سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ربّ سے سوال کیا کہ اہل جنت میں سے کم تر رتبے والا کون ہوگا؟ فرمایا: وہ مرد ہوگا جس کو اہل جنت کے جنت میں داخل ہونے کے بعد لایا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جا تو وہ کہے گا: اے میرے ربّ! یہ کیسے ہے؟ سب لوگ اپنی اپنی منزل پر اتر چکے ہیں اور جو کچھ تھا وہ لے لیا ہے تو اس کو کہا جائے گا: کیا تو راضی نہ ہوگا کہ تیرے لیے اس قدر ساز وسامان ہو جس قدر دنیا کے کسی بادشاہ کے پاس ہوتا تھا؟ تو وہ کہے گا: اے میرے ربّ! میں راضی ہوا تو اللہ فرمائے گا: اتنا کچھ تیرے لیے ہے اور اس کے مثل اور پھر اس کے مثل اور پھر اس کے مثل تو جب پانچ بار کہا جائے گا تو وہ پانچویں بار

(١٠١١٣) ترمذی: ٢٥٥٣۔ ضعیف، البانی: ٤٦٤۔ احمد: ٤٦٠٩۔

(١٠١١٤) مسلم: ١٨٩۔ ترمذی: ٣١٩٨۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ وَلَكَ مَااشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ فَيَقُولُ رَضِيتُ رَبِّ قَالَ رَبِّ فَأَعْلاهُمْ مَنْزِلَةً قَالَ أُوْلٰئِكَ الَّذِيْنَ أَرَدْتُ غَرَسْتُ كَرَامَتَهُمْ بِيَدِيْ وَخَتَمْتُ] عَلَيْهَا فَلَمْ تَرَ عَيْنٌ وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ وَمِصْدَاقُهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾. (رواه مسلم: ١٨٩)

کہے گا: یا ربّ! میں راضی ہو گیا ہوں پس اللہ فرمائے گا: یہ تیرے لیے ہے اور اس کا دس گنا بھی تیرے لیے ہے اور تیرے لیے وہ کچھ بھی ہے جو کچھ تیرا نفس چاہے گا اور جس سے تیری آنکھوں کو راحت محسوس ہوگی تو وہ انسان کہے گا: اے میرے ربّ! میں راضی ہوں۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے پروردگار! اہل جنت میں سے بلند تر درجے والے لیے کیا ہے؟ فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جن کی مہمانی میں نے اپنے ہاتھ سے تیار کی ہے اور ان کی خوراک پر مہر لگا دی ہے تو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل پر خیال گزرا ان کے لیے وہ کچھ ہے۔ اس کا مصداق اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ (پس نہیں جانتا کوئی نفس کہ ان کے لیے کیا کچھ مخفی رکھا ہے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک سے)۔'' (مسلم)

١٠١١٥ـ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ أَفْئِدَةِ الطَّيْرِ. (رواه مسلم: ٢٨٤٠)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں کچھ اقوام داخل ہوں گی جن کے دل پرندوں کے دلوں جیسے ہوں گے۔'' (مسلم)

شرح:...... دل پرندوں کی مانند ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان میں پرندوں کی مانند رقت ہوگی۔ پرندہ بہت جلد خوفزدہ ہوتا ہے یا یہ مراد ہے کہ اللہ کا خوف ان میں بھرا ہوگا جیسا کہ ارشاد باری ہے:

﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ (الفاطر: ٢٨)

''بے شک اللہ کے بندوں سے علماء ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔'' (شرح مسلم: ٢/٣٨٠)

١٠١١٦ـ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الْغَلِيْظُ الْفَظُّ. (رواه أبوداوٗد: ٤٨٠١)

''سیدنا حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں داخل نہیں ہوگا سخت دل اور متکبر اور کہا کہ جواظ سخت دل کو کہتے ہیں۔'' (ابوداود)

(١٠١١٥) مسلم: ٢٨٤٠ـ احمد: ٨١٨٢.

(١٠١١٦) ابوداؤد: ٤٨٠١ـ صحیح، البانی: ٤٠١٦ـ احمد: ١٨٢٥٣.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

١٠١١٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ أَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ بَلَى وَلٰكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ قَالَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ فَكَانَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللّٰهُ دُونَكَ يَاابْنَ آدَمَ فَإِنَّهُ لَايُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ وَاللّٰهِ لَاتَجِدُهُ إِلَّا قُرَيْشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ وَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ النَّبِيُّ.

(رواه البخاري: ٢٣٤٨)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بیان کر رہے تھے اور آپ کے پاس ایک اعرابی بیٹھا تھا، آپ نے فرمایا: ایک مرد جنت میں کھیتی کی اجازت طلب کرے گا تو اللہ اس کو فرمائے گا: کیا تیرے پاس سب کچھ نہیں ہے جو تو چاہتا ہے؟ وہ کہے گا: ہاں اے میرے پروردگار! مگر میں اس کو پسند کرتا ہوں پس اس کو اجازت دی جائے گی۔ وہ ایک طرف سے بیج ڈالتا جائے گا دوسری طرف سے فصل اُگتا، کٹتا اور پہاڑوں جیسے غلہ کے ڈھیر لگتے ہوں گے۔ اللہ فرمائے گا: اے ابن ادم! ٹھہر جا، تجھے کوئی چیز سیر نہیں کرتی۔ دیہاتی نے کہا: یہ تو نہیں ملا ہے مگر قریش اور انصار کو اور وہ کاشتکار ہیں اور ہم لوگ کاشتکار نہیں ہیں۔ نبی ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے پچھلے دانت ظاہر ہوئے۔''

شرح: ...... اس میں ایک تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ زراعت کرنا جائز ہے اور بٹائی پر زمین دینا بھی جائز ہے۔ اگر یہ ناجائز ہوتی تو جنت جیسی پاکیزہ جگہ پر اس آدمی کو اس کا خیال نہ آتا، علاوہ ازیں اس سے ثابت ہوا کہ جنت میں اہل جنت دنیا کے کسی بھی معاملہ کا مطالبہ کریں گے اور جو بھی ان کی اشتہاء ہوگی اسے وہاں پورا کیا جائے گا۔

اس میں سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ نفوس انسانی دنیا کی کثرت طلب پر فطرتی طور پر کاربند ہیں اس میں زیادہ لالچ کی مذمت ہے اور قناعت کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ (فتح الباری: ۵/ ۲۷)

١٠١١٨۔ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ، رَفَعَهُ: لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ إِلَّا بِجَوَازٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ هٰذَا كِتَابٌ مِنَ اللّٰهِ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ أَدْخِلُوهُ جَنَّةً عَالِيَةً قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ.

(للكبير: ٦١٩١ والأوسط)

''سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں: جنت میں اس اجازت نامے کے بغیر کوئی داخل نہ ہوگا، اللہ کے نام سے جو نہایت رحم کرنے والا مہربان ہے یہ فلاں بن فلاں کے لیے اللہ کی طرف سے لکھا گیا ہے کہ اس کو اعلیٰ ترین جنت میں داخل کر دو جس کے پھل قریب قریب ہیں۔''

(١٠١١٧) بخاری: ٢٣٤٨۔ احمد: ١٠٢٦٤۔

(١٠١١٨) طبرانی کبیر: ٦١٩١۔ طبرانی اوسط، هیثمی: ١٨٦٥٤۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۱۰۱۱۹۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ أَبَاأُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ مَرَّ عَلٰى خَالِدِبْنِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ أَلْيَنِ كَلِمَةٍ سَمِعَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ أَلَاكُلُّكُمْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ شَرَدَ عَلَى اللّٰهِ شِرَادَ الْبَعِيْرِ عَلٰى أَهْلِهِ. (رواه أحمد:٢١٧٢٣)

”علی بن خالد سے مروی ہے کہ وہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے کہ وہ خالد بن یزید بن معاویہ کے پاس سے گذرے۔ انہوں نے بہت نرم کلمہ سنا جوانہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہیں کہ فرمایا: خبردار! تم سب جنت میں داخل ہو جاؤ گے مگر وہ شخص جو اللہ تعالیٰ سے اس طرح بگڑ کر بھاگے جس طریقے سے اونٹ اپنے گھر والوں سے بھاگتا ہے۔“ (احمد)

۱۰۱۲۰۔عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ: لَايَبْقٰى أَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ شَرَدَ عَلَى اللّٰهِ كَشَرَادِ الْبَعِيْرِ السُّوْءِ عَلٰى أَهْلِهِ، فَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْنِيْ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: ﴿لَايَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقٰى، اَلَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى﴾ كَذَّبَ بِمَاجَاءَ بِهٖ مُحَمَّدٌ ﷺ وَتَوَلّٰى عَنْهُ. (للكبير: ٧٧٣٠)

”الکبیر میں اس کی مثل ہے اور اس میں ہے کہ راوی نے کہا: جو میری تصدیق نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کا قول ہے (آگ میں نہیں داخل ہوگا مگر بڑا بد بخت جو تکذیب کرتا اور منہ پھیرتا ہو)

۱۰۱۲۱۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، رَفَعَهُ: إِنَّكَ لَتَنْظُرُ إِلَى الطَّيْرِ فِي الْجَنَّةِ فَتَشْتَهِيْهِ، فَيَجِيْءُ مَشْوِيًّا بَيْنَ يَدَيْكَ. (رواه البزار: ٣٥٣٢ بضعف)

”سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں: جب تو جنت میں کسی پرندے کی طرف دیکھے گا اور تو اس کو کھانا چاہے گا تو وہ بھونا ہوا تیرے سامنے لایا جائے گا۔“ (البزار سند ضعیف)

۱۰۱۲۲۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، بْنِ عَمْرٍو قَالَ: إِنَّ رَجُلًا قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، أَخْبِرْنَا عَنْ ثِيَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، أَخَلْقٌ يَخْلُقُ أَمْ نَسْجٌ يُنْسَجُ؟ فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ، فَقَالَ ﷺ: مِمَّ تَضْحَكُوْنَ؟ مِنْ جَاهِلٍ يَسْأَلُ عَالِمًا؟ أَيْنَ

”سیدنا عبداللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرد نے کہا: یا رسول اللہ! ہمیں جنت کے لباس کی خبر دیجیے کہ کیا وہ پیدا کیے ہوں گے یا وہ کاتے اور بنے ہوئے ہوں گے؟ کچھ لوگ ہنس دیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کس وجہ سے ہنستے ہو؟ تم نہ جاننے والے سے ہنستے ہو جو عالم سے پوچھ رہا ہے؟

(١٠١١٩) احمد: ٢١٧٢٣۔ ورجاله رجال الصحيح غير على بن خالد الدولى وهو ثقة، هيثمى: ١٨٦٨١.

(١٠١٢٠) طبرانى كبير: ٧٧٣٠۔ موقوفا ورجاله وثقوا على ضعف فى بعضهم، هيثمى: ١٨٦٨٢.

(١٠١٢١) بزار: ٣٥٣٢۔ وفيه حميد بن عطاء الاعرج وهو ضعيف، هيثمى: ١٨٧٣٤.

(١٠١٢٢) بزار: ٣٥٢١۔ فى حديث طويل رجاله ثقات، هيثمى: ١٨٧٣٦.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

السَّائِلُ؟ قَالَ: أَنَا ذَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ، قَالَ: تَنْشَقُّ عَنْهَا ثِمَارُ الْجَنَّةِ . (رواه البزار: ٣٥٢١)

سائل کہاں ہے؟ اس نے کہا: میں یہ ہوں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: وہ جنت کے پھلوں میں سے نکلیں گے۔''

١٠١٢٣۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقِيْلَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ، أَيَنَامُ أَهْلُ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ ﷺ: اَلنَّوْمُ أَخُو الْمَوْتِ ، وَأَهْلُ الْجَنَّةِ لَايَنَامُوْنَ. (للأوسط: ٩٢٣ والبزار)

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے سوال کیا گیا: کیا اہل جنت سوئیں گے اور ان کو نیند آئے گی؟ آپ نے فرمایا: نیند موت کی بہن ہے اور اہل جنت نہیں سوئیں گے۔'' (الاوسط البزار)

١٠١٢٤۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، رَفَعَهُ : لَوْأَذِنَ اللّٰهُ فِي التِّجَارَةِ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ لَاتَّجَرُوْا فِي الْبَزِّ وَالْعِطْرِ . (للصغير: ٦٩٩)

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ اہل جنت کو تجارت کی اجازت دے تو وہ ریشم اور عطر کی تجارت کریں گے۔'' (الصغیر)

١٠١٢٥۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَنَاكَحُ أَهْلُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ بِذِكْرٍ لَايَمَلُّ وَشَهْوَةٍ لَاتَنْقَطِعُ دَحْمًا دَحْمًا . (للكبير: ٧٦٧٤)

''سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں، نبی ﷺ سے سوال کیا گیا کہ اہل جنت جماع کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں زور اور پوری قوت سے۔ ان کے دو شغل ہوں گے ذکر الٰہی جس سے وہ تھکاوٹ نہیں محسوس کریں گے اور شہوت ختم نہیں ہوگی۔''

١٠١٢٦۔ وَفِي رِوَايَةٍ: لٰكِنْ لَامَنِيَّ وَلَا مَنِيَّةَ . (للكبير: ٧٤٧٩)

''ایک روایت میں ہے: نہ تو منی ہوگی اور نہ موت ہوگی۔'' (الکبیر)

رُؤْيَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي دَارِ الْخُلْدِ

ہمیشہ رہنے کے گھر میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا بیان

١٠١٢٧۔ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً يَعْنِي الْبَدْرَ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ

''سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس تھے۔ آپ ﷺ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا: عنقریب تم اپنے رب کو ظاہر

(١٠١٢٣) طبراني اوسط: ٩٢٣۔ بزار ورجال البزار رجال الصحيح، هيثمي: ١٨٧٤٠۔

(١٠١٢٤) طبراني صغير: ٦٩٩۔ وفيه عبدالرحمن بن ايوب السكوني وهو ضعيف، هيثمي: ١٨٧٤٣۔

(١٠١٢٥) طبراني كبير: ٧٦٧٤۔ باسانيد ورجال بعضها وثقوا على ضعف في بعضهم، هيثمي: ١٨٧٤٧۔

(١٠١٢٦) طبراني كبير: ٧٤٧٩۔ ورجاله وثقوا على ضعف في بعضهم، هيثمي: ١٨٧٤٧۔

(١٠١٢٧) بخاري: ٥٥٤۔ مسلم: ٦٣٣۔ ترمذي: ٢٥٥١۔ ابوداؤد: ٤٧٢٩۔ ابن ماجه: ١٧٧۔ احمد: ١٨٧٦٦۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ﴾ رواه البخاري: (٥٥٤)

دیکھو گے جیسے اس کو چاند کو دیکھتے ہو اور اس کے دیکھنے میں تمھیں کوئی تکلیف نہیں ہے۔ اگر تمھیں طاقت ہو تو تمہارے اُوپر سورج طلوع ہونے سے پہلے کی نماز اور سورج غروب ہونے سے پہلے کی نماز مشکل نہ ہوں تو ضرور ادا کرو پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: (اور تسبیح بیان کیجیے اپنے رب کی حمد وثنا کے ساتھ، سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے)'' (شیخین، ترمذی اور ابوداؤد)

١٠١٢٨ـ عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا أَزِيْدُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا أُعْطُوْا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلٰى رَبِّهِمْ عَزَّوَجَلَّ.

''سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اہل جنت جنت میں داخل ہوں گے تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: کیا تم کسی چیز کا ارادہ رکھتے ہو تا کہ تمھیں زیادہ دے دوں؟ تو وہ کہیں گے: کیا تو نے ہمارے چہرے روشن نہیں کیے؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا؟ کیا تو نے ہمیں جہنم سے نجات نہیں دی؟ پس اللہ اپنا پردہ اُٹھائے گا تو جو چیزیں ان کو عطا کی گئیں ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کے دیکھنے سے ان کے نزدیک زیادہ پسند کوئی چیز نہ ہوگی۔''

١٠١٢٩ـ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ: ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿ لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾. (هُمَا لِمُسْلِمٍ)

''ایک روایت میں اضافہ کیا ہے: پھر آپ ﷺ یہ آیت تلاوت کی: (وہ لوگ جنھوں نے احسان کیا ہے ان کے لیے بہتر بدلہ بھی ہے اور اضافہ بھی ہے۔'' (مسلم اور ترمذی)

١٠١٣٠ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، رَفَعَهُ: أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيْ يَدِهِ مِرْآةٌ بَيْضَاءُ فِيْهَا نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ ، فَقُلْتُ: مَاهٰذِهِ يَاجِبْرِيْلُ؟

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور ان کے ہاتھ میں سفید شیشہ تھا جس میں ایک سیاہ نکتہ تھا۔

(١٠١٢٨) مسلم: ١٨١.

(١٠١٢٩) مسلم: ١٨١ـ ترمذي: ٢٥٥٢ـ ابن ماجه: ١٨٧ـ احمد: ١٨٤٦٢.

(١٠١٣٠) بزار: ٣٥١٩ـ موصلي : ٤٢٢٨ـ طبراني كبير، طبراني اوسط، ورجال ابي يعلي رجال الصحيح، واحد اسنادى الطبراني رجاله رجال الصحيح غير عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان وقد وثقه غير واحد وضعفه غيرهم واسناد البزار فيه خلاف، هيثمي : ١٨٧٧١.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: هٰذِهِ الْجُمُعَةُ يَعْرِضُهَا عَلَيْكَ رَبُّكَ لِتَكُوْنَ لَكَ وَعِيْدًا وَلِقَوْمِكَ مِنْ بَعْدِكَ تَكُوْنُ أَنْتَ الْأَوَّلُ ، وَتَكُوْنُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ بَعْدِكَ ، قَالَ : مَالَنَا فِيْهَا ؟ قَالَ: لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ، لَكُمْ فِيْهَا سَاعَةٌ مِنْ دَعَا رَبَّهُ فِيْهَا بِخَيْرٍ هُوَلَهُ قَسَمٍ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ ، وَلَيْسَ لَهُ بِقِسْمٍ إِلَّا اِدَّخَرَ لَهُ مَاهُوَ أَعْظَمُ مِنْهُ ، أَوْ تَعَوَّذُ فِيْهَا مِنْ شَرٍّ هُوَ عَلَيْهِ مَكْتُوْبٌ إِلَّا أَعَاذَهُ مِنْهُ۔ قُلْتُ : مَاهٰذِهِ النُّكْتَةُ السَّوْدَاءُ فِيْهَا؟ قَالَ: هٰذِهِ السَّاعَةُ تَقُوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَهُوَ سَيِّدُ الْأَيَّامِ عِنْدَنَا ، وَنَحْنُ نَدْعُوْهُ فِي الْآخِرَةِ يَوْمَ الْمَزِيْدِ. (رواه البزار : ٣٥١٩ ، والموصلي :٤٢٢٨ ، والكبير والأوسط)

میں نے کہا: اے جبریل علیہ السلام! یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: یوم جمعہ ہے، اس کو تیرے ربّ نے تیرے اوپر پیش کیا ہے تا کہ یہ تیرے لیے بھی عید ہو اور تیرے بعد تیری قوم کے لیے بھی۔ اس سے تجھے اوّلیت حاصل ہو گی اور تو پہلا ہو گا اور یہود ونصاریٰ تیرے بعد پیش ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں ہمارے لیے کیا فائدہ ہو گا؟ انہوں نے کہا: تمہارے لیے اس میں ایک ساعت ہے جس نے اس میں اپنے ربّ سے جو چیز طلب کی وہ اس کو دی جائے گی۔ اگر اس کی قسمت میں ہو گی تب بھی اس کو دی جائے گی اور اگر اس کی قسمت (تقدیر) میں نہ ہو گی تو اس سے بہتر چیز دی جائے گی۔ یا اس وقت شر سے وہ پناہ طلب کرے اور وہ اس پر لکھا ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے پناہ دے دیتا ہے اور نہ لکھا ہو تو اس سے بڑے شر سے پناہ دے دیتا ہے۔ میں نے کہا: یہ نکتہ جو سیاہ رنگ کا ہے، یہ کیسا ہے؟ اس نے کہا: یہ جمعے کے اندر ایک ساعت ہے اور جمعہ ہمارے نزدیک سب ایام کا سردار ہے اور قیامت میں ہم اس کو اضافے کا دن کہیں گے۔ میں نے کہا: تم اُس کو اضافے کا دن کیوں کہتے ہو؟ تو اس نے کہا تیرے ربّ نے جنت میں ایک وادی سفید کستوری کی بنائی ہے جو بہت ہی خوشبودار ہے پس جب جمعے کا دن ہو گا اور اللہ تعالیٰ اپنی بلندی کی جگہ سے کرسی پر آئے گا اور سحر کے آس پاس نور کے منبر رکھے جائیں گے اور انبیاء علیہم السلام آ کر ان پر بیٹھ جائیں گے پھر تمام اہل جنت آئیں گے اور وہ اس کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے پس اللہ تعالیٰ ان کے سامنے تجلی فرمائے گا اور وہ اس کے چہرہ اقدس کی طرف دیکھیں گے اور اللہ فرمائے گا: میں نے تم سے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا ہے اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دی ہیں اور یہ میری سخاوت کا مقام ہے تو تم مجھ سے سوال کرو تو وہ اللہ تعالیٰ سے رضا طلب کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میری رضا نے تمہیں اس مقام پر پہنچایا ہے۔ اور میں تمہیں اپنی سخاوت دینا چاہتا ہوں پس وہ اللہ سے سوال کریں گے یہاں تک کہ ان کی آرزوئیں پوری ہو جائیں گی۔ پس اللہ ان کے لیے اس وقت وہ انعامات کھولے گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی، نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی انسان کے دل پر ان کا خیال گذرا اور یہ جمعے کے دن لوگوں کی واپسی کا وقت ہو گا پھر اللہ اپنی کرسی پر جلوہ افروز ہو گا اور شہدا اور صدیق بھی اس کے ساتھ ہوں گے۔ راوی نے کہا: میرا گمان ہے کہ فرمایا: بالا خانوں والے اپنے سفید موتی کے بالا خانوں کی طرف واپس جائیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گے۔وہ سرخ یاقوت کے ہوں گے یا وہ سبز زبرجد کے ہوں گے،بعض بالا خانے وہ ہوں گے جن کے دروازوں پر دریا کی آبشار لٹکتی ہوں گی،انہیں بالا خانوں میں ان کی بیویاں اور خدمت گار رہیں گے اور آنے والے جمعے تک وہ کسی چیز کی ضرورت محسوس نہیں کریں گے تاکہ ان کی عزت میں اضافہ ہو اور تاکہ وہ ذات اقدس کے چہرے کی طرف زیادہ دیکھ سکیں اس وجہ سے یہ اس کو یوم المزید کہتے ہیں۔(اضافے کا دن)'' (البزار، الکبیر، الاوسط الموصلی)

١٠١٣١۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَاهُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ النَّاسَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُمَارُوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُوْنَهُ سَحَابٌ قَالُوْا لَايَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ تُمَارُوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَاقَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْ فَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الْقَمَرَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الطَّوَاغِيْتَ وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوْهَا فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيْهِمُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَدْعُوْهُمْ فَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوْزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِيْ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے، آپ نے فرمایا: کیا چودھویں کی رات چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی شبہ رہتا ہے، جب کہ بادل بھی نہ ہوں؟ انہوں نے کہا: نہیں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: بادل نہ ہوں تو سورج دیکھنے میں کوئی شبہ رہتا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: پس تم اسی طرح اس کو دیکھو گے۔اور اسی طرح قیامت کے دن لوگوں کو جمع کیا جائے گا تو اللہ فرمائے گا: جو شخص جس کی عبادت کرتا تھا اس کے پیچھے چلا جائے تو کچھ لوگ سورج کے پیچھے چلے جائیں گے اور کچھ چاند کے پیچھے اور کچھ بتوں کے پیچھے چلے جائیں گے اور یہ امت باقی رہے گی اور اس میں منافق بھی ہوں گے۔ وہ کہیں گے: ہم تو یہاں ہی ٹھہریں گے یہاں تک کہ ہمارا رب آجائے پس جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اس کو پہچان لیں گے۔ان کے پاس اللہ تعالیٰ آئے گا اور فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں تو لوگ کہیں گے: تو ہی ہمارا رب ہے پھر اللہ انہیں بلائے گا اور جہنم پر پل رکھ دیا جائے گا تو سب رسولوں سے پہلے اپنی امت کو لے کر میں گذروں گا اور اس دن رسولوں کے سوا کوئی شخص کلام نہیں کرے گا اور رسولوں کا کلام اس دن (اے اللہ سلامت رکھ، سلامت رکھ) ہو گا اور جہنم کے سلاخ ہوں گے جیسے سعدان درخت کے کانٹے۔کیا تم نے سعدان درخت

(١٠١٣١) بخاری: ٨٠٦۔ مسلم: ١٨٥۔ ترمذی: ٢٤٣٤۔ نسائی: ١١٤٠۔ ابن ماجہ: ٤٢٨٠۔ احمد: ١١٤٤٥۔ دارمی: ٢٨٠٣.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

السَّعْدَانِ هَلْ رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَايَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ تَخْطِفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يُوْبَقُ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدِلُ ثُمَّ يَنْجُوْا حَتّٰى إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةَ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ اللّٰهُ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوْا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ وَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِآثَارِ السُّجُوْدِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُوْدِ فَيَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَثَرَ السُّجُوْدِ فَيَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوْا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقٰى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ قَدْ قَشَبَنِيْ رِيْحُهَا وَأَحْرَقَنِيْ ذَكَاؤُهَا فَيَقُوْلُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فُعِلَ ذٰلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ لَاوَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللّٰهُ مَايَشَاءُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيْثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ بِهٖ عَلَى الْجَنَّةِ رَأٰى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَارَبِّ قَدِّمْنِيْ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ أَنْ

کے کانٹے دیکھے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: وہ سعدان کے کانٹے کی طرح ہوں گے۔ البتہ یہ بات جدا ہے کہ ان سلاخوں کی بڑائی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا پس لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اُٹھایا جائے گا تو ان میں سے وہ ہوگا جو اپنے اعمال کی وجہ سے غرق ہو جائے گا اور ان میں سے وہ ہوگا جو گرے گا اور پھر نجات پائے گا، پھر جب اللہ تعالیٰ اہل جہنم پر رحم کرنے کا ارادہ کرے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ ان لوگوں کو نکال دو جو اللہ کی عبادت کرتے تھے تو سجدے کے آثار پہچان کر فرشتے ان کو نکال دیں گے اور اللہ تعالیٰ نے سجدے کے آثار آگ پر حرام کیے ہیں۔ پس وہ نکالے جائیں گے اور وہ جل چکے ہوں گے۔ ان پر آب حیات ڈالا جائے گا تو وہ اس طرح اُگیں گے جیسے سیلاب کی مٹی میں دانہ اُگتا ہے پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے سے فارغ ہوگا اور جنت اور جہنم کے درمیان ایک مرد پیچھے رہے گا۔ یہ جہنم سے نکلنے والا اور جنت میں داخل ہونے والا آخری انسان ہوگا اور اس کا چہرہ آگ کی طرف پھرا ہوگا تو وہ کہے گا: اے میرے ربّ! میرا چہرہ جہنم سے پھیر دے، مجھے اس کی بدبو نے پریشان کیا اور اس کی حرارت نے مجھے جلا دیا ہے تو اللہ فرمائے گا: کیا تو اس بات کے قریب ہے کہ اگر میں ایسا کردوں تو کچھ اور بھی مانگے گا تو وہ کہے گا تیری عزت کی قسم! میں کچھ نہیں مانگوں گا تو اللہ جو چاہے گا اس سے عہد و پیمان لے گا اور پھر اس کے چہرے کو آگ سے پھیر دے گا جب وہ جنت کی طرف پھیرا اور اس کی تروتازگی دیکھی تو جتنا اللہ چاہے گا وہ اس قدر خاموش رہے گا پھر وہ کہے گا: اے اللہ! مجھے جنت کے دروازے پر لے چل تو اللہ فرمائے گا: تو نے

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

لَاتَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ لَاأَكُوْنُ أَشْقٰى خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ فَمَا عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيْتَ ذٰلِكَ أَنْ لَاتَسْأَلَ غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَاوَعِزَّتِكَ لَاأَسْأَلُ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيُعْطِي رَبَّهٗ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيْثَاقٍ فَيُقَدِّمُهٗ إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَأٰى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيْهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُوْرِ فَيَسْكُتُ مَاشَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ وَيْحَكَ يَاابْنَ آدَمَ مَاأَغْدَرَكَ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ أَنْ لَاتَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِيْ أُعْطِيْتَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ لَاتَجْعَلْنِيْ أَشْقٰى خَلْقِكَ فَيَضْحَكُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهُ ثُمَّ يَأْذَنُ لَهٗ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰي حَتّٰى إِذَا انْقَطَعَ أُمْنِيَّتُهٗ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا أَقْبَلَ يُذَكِّرُهٗ رَبُّهٗ حَتّٰى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهٖ قَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ لَمْ أَحْفَظْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا قَوْلَهٗ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ إِنِّيْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ ذٰلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهٖ. (رواه البخاری: ۸۰۶)

پختہ معاہدے نہیں کیے کہ جو تو سوال کر چکا ہے اس کے سوا کوئی سوال نہیں کرے گا تو وہ کہے گا: اے میرے ربّ! میں تیری ساری مخلوق میں سے سب سے بدنصیب رہوں۔ اللہ فرمائے گا: تو قریب ہے کہ میں تجھے دے دوں تو تو اس کے سوا بھی سوال کرے گا تو وہ کہے گا: تیری عزت کی قسم! اس کے سوا تجھ سے کوئی سوال نہیں کروں گا پس اللہ جو چاہے گا اس سے وعدے لے گا اور جنت کے دروازے پر پہنچا دے گا جب وہ جنت کے دروازے پر پہنچے گا وہاں تروتازگی اور خوشیاں دیکھے گا تو خاموش رہے گا جس قدر اللہ چاہے پس وہ کہے گا: اے میرے ربّ! مجھے جنت میں داخل کردے پس اللہ فرمائے گا: اے ابن آدم! تیرے لیے افسوس ہے، میں نے کتنے ہی تیرے عذر قبول کیے ہیں کیا تو نے پختہ وعدہ نہیں کیا اگر میں نے تجھے یہ کچھ دے دیا تو مزید کچھ نہیں مانگے گا تو وہ کہے گا: یااللہ! مجھے اپنی مخلوق میں سے زیادہ بدنصیب نہ کیجیے پس اللہ تعالیٰ اس سے ہنسے گا، پھر اس کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے دے گا۔ پھر اللہ فرمائے گا: تمنا کر تو وہ تمنا کرے گا تو جب وہ اپنی ساری تمنا مکمل کردے گا تو اللہ فرمائے گا: یہ بھی آرزو کر اور یہ بھی تمنا کر اور اللہ اس کو یاد دلائے گا اور جب اس کی ساری تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ فرمائے گا: تیرے لیے تیری یہ آرزو اور اس جیسی مزید اس کے ساتھ ہیں۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ فرمائے گا: تیرے لیے اس کی دس مثل ہے تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے صرف وہ یاد کیا ہے جو میں نے تجھے بتا دیا ہے کہ اس کی ایک مثل۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: تیرے لیے اس کی دس مثل ہے۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا:
جنت میں داخل ہونے والوں میں سے یہ آخری مرد ہو گا۔“
(الشیخین، الترمذی)

شرح:......درج ذیل آیات اللہ تعالیٰ کی رویت اور دیدار پر دلالت کرتی ہیں۔

﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ○ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ○﴾ (القيامة: ٢٢۔٢٣)
”کچھ چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے اپنے رب کی طرف دیکھنے والے ہیں۔“

٢۔ ﴿عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ○﴾ (المطففين: ٣٥)
”تختوں پر دیکھتے ہوں گے۔“

٣۔ ﴿لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ زِيَادَةٌ﴾ (يونس: ٢٦)
”ان لوگوں کے لیے جنہوں نے اچھائی کی، اچھائی ہے اور زیادہ ہے۔“

٤۔ ﴿لَهُمْ مَا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ○﴾ (ق: ٣٥)
”اور ان کے لیے ہے اس میں جو وہ چاہتے ہیں اور ہمارے پاس مزید ہے۔“

ان آیات میں زیادہ سے مراد اللہ کے کریم چہرے کو دیکھنا ہے اور ناظرہ سے مراد بھی اپنے رب کو دیکھنے والی آنکھیں ہیں، ینظرون سے مراد ہے: اپنے رب عزوجل کی طرف دیکھتے ہیں۔

ان آیات مبارکات سے ثابت ہوتا ہے کہ روز قیامت ایماندار اپنے رب کا دیدار کریں گے، یہ اس دن سب سے بڑی اللہ کی نعمت ہوگی۔

علاوہ ازیں درج بالا احادیث مبارکہ بھی اللہ کے دیدار پر دلالت کرتی ہیں لہٰذا تواتر سے یہ ثابت ہے کہ ایمان داروں کو اللہ کا دیدار ہوگا۔ یہ ایسے صاف اور ظاہر ہوگا جیسے چودھویں کا چاند چمکتا ہے کیونکہ اس سے رات روشن ہوتی ہے اسی طرح واضح دیدار ہوگا، اللہ کی مثل تو کوئی چیز نہیں یہ تشبیہ صرف دیکھنے میں ہے اور اتنی آسانی سے ہوگا کہ انہیں کسی جگہ جمع نہ ہونا پڑے گا، نہ ازدحام ہوگا۔ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے دیدار الٰہی سے شادکام ہوں گے۔

اس کے لیے نماز فجر اور نماز عصر کی حفاظت کا حکم ہے کہ انہیں وقت پر ادا کیا جائے ان دونوں میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ نمازوں میں سے افضل ہیں ان کی حفاظت سے دوسری نمازوں کی حفاظت آسان تر ہو جاتی ہے۔ اس لیے ان کی حفاظت کا صلہ بھی بڑا ہے کہ دیدار الٰہی نصیب ہوگا۔

دیدار الٰہی پر یقین رکھنا ایمان میں داخل ہے، اس کا انکار کرنے والا اللہ کی کتاب، اس کے رسول اور اس کی کتاب کی تکذیب کرتا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

یہ دیدار ضرور ہوگا، کافروں سے پردہ ہوگا روز قیامت میدان محشر میں ایمان والوں کو دیدار ہوگا اور دوسری مرتبہ جنت میں داخلہ کے بعد ایمانداروں کو اللہ تعالیٰ اپنے دیدار سے نوازیں گے۔

بعض گمراہ فرقے اس کا انکار کرتے ہیں، رافضی، جہمی اور معتزلی فرقے دیدار الٰہی کو نہیں مانتے۔ یہ واہی تباہی دلائل پیش کرتے ہیں:

۱۔ یہ ہے کہ کسی کو دیکھنا تب ممکن ہے جب وہ ایک جہت میں ہو اور جہت میں ہوگا تو پھر اس کا عام جسم کی مانند جسم ماننا پڑتا ہے، یہ اللہ کے لیے درست نہیں۔

(ا) اس کا جواب یہ ہے کہ جہت کے لفظ میں اجمال ہے۔ اگر اس سے مراد یہ ہو کہ اللہ اس جہت میں اتر جاتے ہیں تو یہ باطل ہے، اللہ کے لیے مخلوق میں اترنا غلط ہے اور نہ یہ اترنا دیدار کے لیے لازمی ہے۔ اس جہت سے مراد ہے کہ اللہ اپنی مخلوق سے اوپر ایک جہت پر جلوہ گر ہوں گے۔ یہ درست ہے، یہ دیدار میں رکاوٹ نہیں، اس کا انکار جہالت ہے۔

۲۔ دیدار کی نفی کے لیے وہ یہ دلیل دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا: لَنْ تَرَانِي تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکو گے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ آیہ مبارکہ میں دنیا میں دیدار سے روکا گیا ہے۔ اس سے آخرت میں دیدار کی نفی نہیں، آخرت کی حالت دنیا کی حالت سے مختلف ہے۔

۳۔ دیدار کے منکر کہتے ہیں ارشاد ربانی ہے: ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ﴾ ''اسے آنکھیں نہیں پا سکتیں۔''

اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں ادراک (پانے) کی نفی ہے، دیدار الٰہی کی نفی نہیں، ادراک کا معنی احاطہ ہے۔ یہ درست ہے کہ ایماندار اللہ کا احاطہ نہیں کر سکیں گے لیکن وہ دیدار کر سکیں گے۔

الغرض یہ نفی کے جتنے دلائل ہیں سب غلط ہیں۔ دیدار الٰہی ایمانداروں کو ضرور حاصل ہوگا۔

(شرح عقیدہ واسطیہ: ص ۹۴)

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْماً كَثِيْراً

قدتمت ترجمة جمع الفوائد بعون الله العزيز۔ ابو احمد

۱۳ شعبان ۱۴۲۴

۱۰-۱۰-۰۳

پروفیسر عبدالقیوم لائبریری
002546
کتاب نمبر
دار المعارف ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ضروری نوٹس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

انصار السنہ پبلیکیشنز

کے زیر اہتمام

سلسلة خدمة الحديث النبوي

کے عنوان سے شائع کردہ

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

اردو زبان میں پہلی مرتبہ

ترجمہ، شرح اور تحقیق و تخریج کے ساتھ

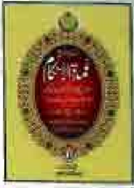

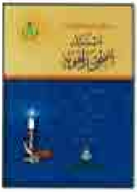

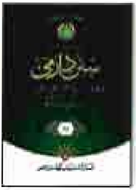

اسلامی اکادمی

الفضل مارکیٹ، 17- اردو بازار لاہور

فون: 042-37357587